

اِنَّ رُبَّ شَيْءٍ كُنَّا فِيهِ كَاثِرِينَ  
فَلَمَّا كُنَّا فِيهِ قُلْنَا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ  
فَلَمَّا كُنَّا فِيهِ قُلْنَا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

# طحاوی شریف

مع خلاصہ مضامین

تفہیم

محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ

ترجمہ و تفسیر

مولانا علامہ محمد رفیع الدین ہزاروی مدظلہ

ناشر

حامد اینڈ کمپنی  
۳۸-۱۱۱۱ بازار لاہور



احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ  
فقہ حنفی احادیث مبارکہ کی روشنی میں

# شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف  
(عربی، اردو)

مع خلاصہ مضامین

تصنیف: محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی حنفی، رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۲۳۹ ————— ۵۳۲۱

۶۸۵۳ ————— ۶۹۳۳

ترجمہ و تلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸- اردو بازار لاہور



Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



نام کتاب : شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف)  
تصنیف : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ  
مترجم : مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی  
تصحیح : مولانا محمد طفیل (جلد اول)  
: مولانا خادم حسین (جلد دوم)  
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور  
طبع بار اول : اکتوبر ۱۹۹۳ء  
طبع بار دوم : صفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار

فارید بک اسٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

**HAMID & COMPANY®**

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی  
مہینہ منزل لاہور  
۳۸ اردو بازار

فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹

ای میل: info@faridbookstall.com

ویب سائٹ: www.faridbookstall.com



# فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	صفت کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والا۔	۷	۱۳۶	جائے تودہ اسے کیسے قضا کرے۔	۱۳۶
۲	نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا۔	۱۶	۱۳۷	مردار کا چمڑا و باغنت سے پاک ہو مانا ہے یا نہ؟	۱۳۷
۳	بیمار کے پیچھے تندرست کی نماز۔	۲۳	۱۳۸	ران ستر سے ہے یا نہیں؟	۱۳۸
۴	نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والا۔	۳۳	۱۳۹	نفل نماز میں لمبا قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت۔	۱۳۹
۵	نماز میں قرأت کا تبیین۔	۴۰		<b>کتاب الجنائز</b>	
۶	مسافر کی نماز۔	۴۵		جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ۔	۱۵۲
۷	کیا سفر میں وتر نماز سواری پر پڑھی جاسکتی ہے یا نہ؟	۷۰		جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہاں ہونا چاہیے؟	۱۵۵
۸	جس شخص کو نماز میں خشک ہوا اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟	۷۵		جنازہ گزرے تو لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوں یا نہ؟	۱۶۵
۹	سجدہ سہو، سلام سے پہلے ہے یا بعد؟	۸۷		نماز جنازہ پڑھنے والا کہاں کھڑا ہو؟	۱۷۳
۱۰	نماز میں بھول واقع ہونے کی صورت میں کلام کرنا۔	۹۶		مساجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہ؟	۱۷۵
۱۱	نماز میں اشارہ کرنا۔	۱۱۲		نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں۔	۱۷۸
۱۲	نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں؟	۱۲۰		شہداء کی نماز جنازہ۔	۱۹۰
۱۳	جو شخص نماز کے وقت سویا ہے یا اسے بھول	۱۳۱		بچے کی میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ؟	۱۹۸
				قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا۔	۲۰۲
				رات کے وقت دفن کرنا۔	۲۰۷



نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۷	قبروں پر بیٹھنا۔	۲۱۱	۴۵	سینچر کا روزہ	۳۳۷
	کتاب الزکوٰۃ		۴۶	شعبان کے آخری نصف کے روزے۔	۳۴۰
۲۸	بنو ہاشم کو صدقہ دینا۔	۲۱۲	۴۷	روزہ دار کا بوسہ لینا۔	۳۴۹
۲۹	تندرست فقیر کے لیے صدقہ حلال ہے یا نہیں۔	۲۳۰	۴۸	روزہ دار کا قے کرنا	۳۵۲
۳۰	کیا عورت اپنے بال سے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے؟	۲۴۴	۴۹	روزہ دار کا سینگی لگوانا۔	۳۵۶
۳۱	چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟	۲۴۹	۵۰	جنابیت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھے یا نہ؟	۳۷۳
۳۲	کیا حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے؟	۲۵۷	۵۱	تقلی روزہ شروع کر کے توڑنا۔	۳۸۱
۳۳	زکوٰۃ میں عیب دار جانہ لینا۔	۲۶۲	۵۲	یوم شک کا روزہ۔	۳۸۸
۳۴	زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ۔	۲۶۳		کتاب مناسک الحج	
۳۵	(پیداوار) کا اندازہ لگانا۔	۲۶۹	۵۳	جس عورت کو محرم نہ ملے اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟	۳۸۹
۳۶	صدقہ فطر کی مقدار	۲۷۴	۵۴	میتقات جہاں سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں؟	۳۹۷
۳۷	صاع کا وزن کتنا ہے؟	۲۸۵	۵۵	آخر لم کہاں سے باندھا جائے۔	۴۰۳
	کتاب الصیام		۵۶	طبیعیہ کا طریقہ۔	۴۰۸
۳۸	روزہ دار پر کھانا کب حرام ہو جاتا ہے؟	۲۹۱	۵۷	احرام کے وقت خوشبو لگانا۔	۴۱۰
۳۹	طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا۔	۲۹۴	۵۸	محرم کا لباس۔	۴۲۲
۴۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و گرامی	۳۰۱	۵۹	احرام کی حالت میں درس اور زعفران والا خوشبو دار کپڑا پہننا۔	۴۲۷
	"عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجۃ کم نہیں ہوتے" کا مفہوم۔		۶۰	احرام باندھنے والا قمیص کیسے اتارے؟	۴۳۰
۴۱	رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بیوی سے ہم بستری کرنے کا کفارہ۔	۳۰۲	۶۱	سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا احرام۔	۴۳۳
۴۲	سفر میں روزہ رکھنا۔	۳۰۷	۶۲	تمتع اور قرآن کی ہدی پر سواری کا حکم۔	۴۴۵
۴۳	یوم عرفہ کا روزہ۔	۳۲۲	۶۳	محرم کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟	۴۷۱
۴۴	عاشورہ کا روزہ۔	۳۲۵	۶۴	غیر محرم کا حرم سے باہر شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں؟	۴۷۸



نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۵	بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا۔	۴۹۰	۷۸	طواف زیارت کے بعد اور طوافِ صدر سے پہلے عودت کو حیض آنا۔	۵۸۲
۶۶	طواف میں رمل کرنا۔	۴۹۵			
۶۷	طواف میں کن ارکان کو بوسہ دیا جائے۔	۵۰۱	۷۹	حج کے افعال میں تقدیم و تاخیر کا بیان۔	۵۸۸
۶۸	صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز	۵۰۵	۸۰	عمرہ کا ارادہ کرنے والا متی کہاں سے احرام باندھے۔	۵۹۶
۶۹	حج کے محرم کا وقت عرفات سے پہلے طواف کرنا۔	۵۱۱	۸۱	اگر ہدی کو حرم تک پہنچنے میں رکاوٹ ہو جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟	۵۹۸
۷۰	قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں؟	۵۲۵	۸۲	اس متمتع کا حکم جس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ وہ دس دنوں میں روزہ رکھ سکے۔	۶۰۱
۷۱	مزدلفہ میں ٹھہرنا۔	۵۴۱	۸۳	حج کے محضر کا حکم	۶۱۱
۷۲	مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ۔	۵۴۷	۸۴	بچے کا حج۔	۶۲۳
۷۳	جن کمزور لوگوں کو وقت مزدلفہ میں چھوٹ دی گئی ان کے لیے کنکریاں مارنے کا حکم۔	۵۵۴	۸۵	کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا صحیح ہے؟	۶۲۶
۷۴	قربانی کی رات جمرہ عقبہ کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا۔	۵۶۹	۸۶	مکہ مکرمہ کی طرف ہدی بھیجنے والے کا گھر میں حالت احرام میں رہنا۔	۶۳۵
۷۵	قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی نہ جانے کی صورت میں اس کے بعد رمی کا حکم۔	۵۶۴	۸۷	محرم کا نکاح کرنا۔	۶۴۲
۷۶	حاجی تبلیہ کب ختم کرے۔	۵۶۶	۸۸	تلبیحیں۔	۶۵۱
۷۷	محرم کے لیے لباس اور خوشبو کب جائز ہو جاتے ہیں۔	۵۷۵			



## ۸۴۔ بَابُ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ

### وَحْدَهُ !

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَحْدَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يَحْدِثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فِي خَلْفِ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ۔

۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالَ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ بِالرَّقَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ۔

۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالَ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرِو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ الشَّجِيئِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ الشَّجِيئِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدُ الْوُفْدِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَيْتُ صَلَاتَهُ وَرَجُلٌ قَرَأَ يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَضَى

## صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والا

حضرت والبعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مقام رقبہ میں حضرت والبعہ بن معبد کے سامنے لاکر رکھا اور فرمایا مجھ سے میرے باپ (والبعہ بن معبد) نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبد الرحمن بن علی بن شیبان سیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ وفد کے ایک رکن تھے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے نماز کو پورا کیا تو ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا شے سرے سے نماز پڑھو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔



صَلَاتُهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا  
صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ -

فَذْهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ مَنْ صَلَّى خَلْفَ  
صَفِّ مُتَفَرِّدًا فَصَلَّاهُ بَاطِلَةً وَاحْتَجُّوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي  
ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ  
أَسَاءَ وَصَلَّاهُ مُجْزِئَةً عَنْهُ وَقَالُوا لَيْسَ  
فِي هَذِهِ الْأَثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَا قُلْنَا  
وَذَلِكَ أَنْكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِي صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ  
يُعِيدَ الصَّلَاةَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُهُ  
بِذَلِكَ لِأَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ

وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُهُ بِذَلِكَ لِمَعْنَى  
آخَرَ كَمَا أَمَرَ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى  
أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمْرُهُ أَنْ يُعِيدَهَا  
حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مِرَّارًا فِي حَدِيثِ رِفَاعَةَ  
وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ دَخَلَ  
الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَكِنَّهُ لِمَعْنَى آخَرَ غَيْرِ  
ذَلِكَ وَهُوَ تَرْكُ أَصَابَةِ قَرَائِصِ الصَّلَاةِ  
فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا رَوَيْتُمْ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي صَلَّى  
خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ لِأَنَّهُ  
صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَلَكِنْ لِمَعْنَى آخَرَ كَانَ  
مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ وَفِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ كَيْبَانَ  
مَعْنَى زَائِدٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِي فِي حَدِيثِ  
وَإِبْرَاهِيمَ وَذَلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى  
صَلَاتَهُ وَرَجُلٌ قَرَدَ يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ

ایک جماعت کا موقف ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے  
تنہا نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں  
ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے دوسرے  
حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص نے غلطی  
کی لیکن اس کی نماز جائز ہے۔ وہ کہتے ہیں ان روایات میں ہمارے  
قول کے خلاف کوئی دلالت نہیں اور وہ اس لیے کہ تم نے روایت کیا  
کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو صف کے پیچھے نماز  
پڑھ رہا تھا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسے  
صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہ حکم فرمایا ہو اور ممکن ہے  
کہ کسی دوسری وجہ سے حکم دیا ہو۔ جیسا کہ حضرت رفاعہ اور حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں  
داخل ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے اسے لوٹانے کا حکم دیا پھر دوبارہ  
پڑھنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ کئی بار ایسا کیا تو یہ اس لیے نہیں تھا کہ اس  
شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ  
تھی اور وہ یہ کہ اس نے فراموش نماز میں کوتاہی کی۔ تو تمہاری روایت  
کہ وہ حدیث کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے  
نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم دیا، میں یہ بھی احتمال ہے کہ  
صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز میں کسی  
دوسری خرابی کی وجہ سے (لوٹانے کا حکم فرمایا اور حضرت علی بن شیبان  
کی روایت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت سے زائد معنی  
میں بھی پایا جاتا ہے وہ یہ کہ آپ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے نماز مکمل کی (دیکھا کہ ایک  
شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا آپ اس کے پاس  
کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نماز مکمل کر چکا تو فرمایا نئے سرے سے  
نماز پڑھ کیونکہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں ہوتی۔  
امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے  
کہ آپ نے اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ صف کے



فَقَامَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبِلْ نِيَّاتَهُ  
لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ أَنْ  
يَكُونَ أَمْرُهُ إِيَّاهُ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ كَانَ  
لِلْمَعْنَى الَّذِي وَصَفْنَا فِي مَعْنَى حَدِيثِ  
وَإِصْنَةٍ وَأَمَّا قَوْلُهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ  
الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَقَوْلِهِ  
لَا رُصُوءَ لِمَنْ تَوَلَّى سَورَةً وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ الْأَخْرَجَ  
لَا صَلَاةَ لِحِجَابِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ وَ  
كَيْسَ ذَلِكَ عَلَى آتِهِ إِذَا صَلَّى كَذَلِكَ كَانَ فِي  
حُكْمِهِ مَنْ تَوَلَّى يُصَلِّي وَابْتَدَأَ قَدْ صَلَّى صَلَاةً  
تَجْزِيئَةً وَابْتَدَأَ لَيْسَتْ بِمُتَكَامِلَةٍ إِلَّا سَبَابَ  
فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ  
مَعَ الْإِمَامِ أَنْ تَصَالُ الصُّفُوفُ وَسَدُّ الْفَرْجِ  
هَكَذَا يَتَّبِعِي لِلْمُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ أَنْ  
يَفْعَلَ فَإِنْ قَصَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَ  
صَلَاتُهُ تَجْزِيئَةٌ وَابْتَدَأَ لَيْسَتْ بِالصَّلَاةِ  
الْمُتَكَامِلَةِ فِي فَرَائِضِهَا وَسُنَنِهَا فَقِيلَ  
لِذَلِكَ صَلَاةٌ لَمْ آتِ لَصَلَاةٍ لَمْ تُتَكَامِلْ  
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَالْمَرْتَانِ  
وَلَكِنَّ الْمُسْكِينِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ فَيَتَصَدَّقُ  
عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ  
لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَ  
الْمَرْتَانِ أَلَمَّا مَعْنَاهُ لَيْسَ هُوَ بِالْمُسْكِينِ  
الْمُتَكَامِلِ فِي الْمُسْكِنَةِ إِذْ هُوَ يَسْأَلُ فَيُعْطَى  
مَا يَقْوَتُهُ وَيُورِي عَوْرَتَهُ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينِ  
الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُ قَوْلَهُ  
فَيَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهِ فَنُفِيَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی تو یہاں اس بات  
کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے اس بنیاد پر نماز پڑھانے  
کا حکم فرمایا جو ہم نے حضرت والبعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان  
کی اور آپ کا یہ فرمانا کہ صف کے پیچھے کیلئے آدمی کی نماز نہیں ہوتی  
اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بات جس نے بسم اللہ  
نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں، کی طرح ہو اور جسے آپ نے فرمایا  
مسجد کے پڑوسی کی نماز، مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی تو اس  
کا یہ مطلب نہیں کہ جب وہ اس طرح پڑھے تو نہ پڑھنے والے  
کے حکم میں ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھ چکا جو اس کو  
کفایت کرتی ہے۔ لیکن فرائض و سنن کے اسباب کے اعتبار  
سے کامل نہیں۔ کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اسی طرح  
کہنا چاہیے اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن نماز  
جائز ہوگی۔ البتہ فرائض و سنن کے اعتبار سے کامل نہ ہوگی۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں  
جسے ایک یا دو کھجوریں لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کی پہچان نہ  
ہو پس اسے صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا۔  
تو اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص ایک یا دو کھجوروں کے ذریعے پس  
ہو جائے وہ مسکین نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص کامل  
مسکین نہیں کیونکہ وہ مانگتا ہے پھر اس کو اس قدر دیا جاتا ہے جس  
سے وہ ایک وقت کی روزی حاصل کر لے اور اپنی شرمگاہ کو ڈھاپ  
لے لیکن مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی وہ محتاجی میں  
معروف ہے تو لوگ اس کو دیتے ہیں۔ پس اس حدیث میں اس  
مسکین کی نفی ہے جو اسباب احتیاج کے اعتبار سے کامل  
مسکین نہیں۔ تو آپ کے اس فرمان میں کہ صف کے پیچھے تنہا  
نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، میں اس بات کا احتمال ہے  
کہ اس کی نماز جائز تو ہے لیکن کامل نہ ہونے کے اعتبار سے  
اس کی نفی فرمائی۔



مَنْ كَانَ مُسْكِنًا غَيْرَ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابُ  
الْمُسْكِنَةِ أَنْ يَكُونَ مُسْكِنًا فَيَحْتَمِلُ أَنْ  
يَكُونَ أَيْضًا لَمَّا كَفَى بِقَوْلِهِ لَا صَلَوةَ لِمَنْ  
صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ مَنْ صَلَّى خَلْفَ  
الصَّفِّ أَنْ يَكُونَ مُصَلِّيًا لِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلٍ  
أَسْبَابُ الصَّلَوةِ وَهُوَ قَدْ صَلَّى صَلَوةً مُجْتَمِعَةً  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُونَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا شَيْئًا يَدُلُّ  
عَلَى مَا قُلْتُمْ قِيلَ لَهُ نَعَمْ -

۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو  
الضَّرِيرِيُّ قَالَ أَنَا حَمَادُ بْنُ سَكَمَةَ أَنَّ زِيَادَ  
بْنَ الْأَعْلَمِ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ  
جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَاكِعٌ وَقَدْ حَفَرْتُ فِي النَّفْسِ فَرَكَعْتُ دُونَ  
الصَّفِّ ثُمَّ مَشَيْتُ إِلَى الصَّفِّ نَلَمًا تَقْضِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوةَ  
قَالَ أَيُّكُمْ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ قَالَ  
أَبُو بَكْرَةَ أَنَا قَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا  
تَعُدَّ -

۵- حَدَّثَنَا الْعَسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَزَوِيُّ  
قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَمَادُ بْنُ  
سَكَمَةَ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحِمْيَارِيُّ قَالَ ثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَّيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ  
زِيَادِ بْنِ الْأَعْلَمِ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ  
رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدَّ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَفِي هَذَا الْحَدِيثُ  
أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ دُونَ الصَّفِّ فَكَلِمَ

اگر کوئی معترض کہے کہ کیا تم اپنے اس قول پر سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات (روایت) پاتے ہو؟ تو اس سے  
کہا جائے گا ہاں۔

حضرت حسن (بصری) حضرت ابوبکرہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں  
میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع  
میں تھے میرا سانس پھول گیا تھا تو میں نے صف  
کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلا گیا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناز مکمل کر چکے تو  
فرمایا تم میں سے کس نے صف سے باہر رکوع کیا  
فرماتے ہیں میں نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ  
فرمایا اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے اُندہ  
ایسا نہ کرنا۔

حضرت عفان بن مسلم فرماتے ہیں ہم سے  
حامد بن سلمہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند  
کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ بواسطہ زیاد اعظم  
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف کے  
پیچھے رکوع کیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے اُندہ ایسا نہ کرنا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے  
کہ انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے



يَا مَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ  
الصَّلَاةِ فَلَوْ كَانَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ لَا  
تَجْزِيهِ صَلَاتُهُ لَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَأَخْلَفَ الصَّفِّ لَكُونُ  
دَاخِلًا فِيهَا. الْأَثَرِيُّ أَنَّ مَنْ صَلَّى عَلَى مَكَانٍ قَدْ رَأَى أَنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ دَخَلَ  
اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ عَلَى مَكَانٍ قَدْ رَأَى لَمْ يَصِرْ إِلَى  
مَكَانٍ نَظِيفٍ إِنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ فَكَانَ كُلُّ  
مَنْ اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ فِي مَوْطِنٍ لَا يَجُوزُ لَهُ فِيهِ  
أَنْ يَأْتِيَ بِالصَّلَاةِ فِيهِ بِكَمَالِهَا لَمْ يَكُنْ  
دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَانَ دَخُولُ أَبِي بَكْرٍ  
فِي الصَّلَاةِ دُونَ الصَّفِّ دَخُولًا صَحِيحًا  
كَانَتْ صَلَاةُ الْمُصَلِّي كُلِّهَا دُونَ الصَّفِّ  
صَلَاةً صَحِيحَةً فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ مَعَى  
قَوْلِهِ وَلَا تَعْدُ قِيلَ لَهُ ذَلِكَ عِنْدَنَا يَحْتَمِلُ  
مَعْنَيْنِ يَحْتَمِلُ وَلَا تَعْدُ أَنْ تَرْكِعَ دُونَ الصَّفِّ حَتَّى  
تُؤْمِنَ فِي الصَّفِّ كَمَا قَدْ رَوَى عَنْهُ أَبُو هُرَيْرَةَ -

٧- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْقَدِّمِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَنَا ابْنُ مَجْلَانَ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ  
فَلَا يَرْكِعْ دُونَ الصَّفِّ حَتَّى يَأْخُذَ مَكَانًا  
مِنَ الصَّفِّ.

وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهُ وَلَا تَعْدُ أَيُّ وَلَا تَعْدُ أَنْ  
تَسْعَى الصَّلَاةَ سَعْيًا يَحْفَظُكَ فِيهِ النَّفْسُ كَمَا قَدْ  
جَاءَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ -

٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
تَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَنَا ابْنُ بَرِهَيْمٍ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ تَنَا وَهْبٌ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

انہیں نماز ٹولنے کا حکم نہیں فرمایا اگر صف سے پیچھے پڑھنے والے کی  
ناز جائز نہ ہوتی تو صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونے والا نماز میں داخل  
شمار نہیں ہوتا۔ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص ناپاک  
جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور جو آدمی ناپاک جگہ  
ناز شروع کر کے پھر پاک جگہ چلا جائے تو اس کی نماز بھی فاسد ہے  
تو جس جگہ نماز کے شروع کرنے سے اسے وہاں مکمل کرنا جائز نہیں  
وہاں نماز کا شروع کرنا بھی جائز نہیں تو جب حضرت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ کا صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونا صحیح تھا تو نماز کی مکمل  
ناز صف سے پیچھے (تنہا) صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ "آئندہ ایسا نہ کرنا" کا کیا مطلب  
ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس میں دو معنوں کا احتمال  
ہے یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا حتیٰ کہ تم  
صف میں کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے تو صف  
کے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ صف میں اپنی جگہ پر  
چلا جائے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ نماز کے لیے اس طرح دوڑ  
ہوئے تاکہ تمہارا سانس پھول جائے جیسا کہ دیگر احادیث میں آیا  
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی  
ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے  
چلتے ہوئے آؤ جو کچھ (امام کے ساتھ) پاؤ اسے پڑھ  
لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعُونَ وَاتَّوَّعَهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتُوا.

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ وَقَدْ قَالَ أَحَدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَا قُضُوا.

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ.

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا الْخَضِيبُ قَالَ تَنَا هِشَامُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدُونُ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ.

۱۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

حضرت ابن شہاب حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں (اتوا) کی جگہ (فاقضوا) کے الفاظ ہیں (یعنی باقی نماز اٹھ کر پوری کر لو)

حضرت محمد بن عمر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زہری، بواسطہ حضرت سعید اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے



ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَا يَكُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّوْا  
بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُواهَا وَأَنْتُمْ كَسَعَوْتَ وَ  
أَتْتُمُوهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا  
أَذَرَ كَلْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتُوا-

۱۶۔ حَلَّ ثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَا يَكُ حَدَّثَنَا عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ أَبِيهِ وَلَا سَمْعَنِي  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّكَ  
مِثْلَهُ وَهَذَا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ  
يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ-

۱۷۔ حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ أَنَا حَمِيدُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا  
جَاءَ أَحَدُكُمْ يَغْنِي الصَّلَاةَ فَلْيَمْسِ عَلَى هَيْئَتِهِ  
فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهِ مِنْهَا-

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَالتَّظَرُّعُ عِنْدَنَا يَدُلُّ  
عَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ فَصَلَّاهُ جَائِزُهُ  
وَذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي  
وَأَاءَ الْإِمَامِ فِي صَفِّ فَخَلَا مَوْضِعَ رَجُلٍ  
أَمَامَهُ لَأَنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَمْسِيَ إِلَيْهِ حَتَّى  
يَقُومَ فِيهِ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

۱۸۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ  
حَيْثُمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى  
جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ فَرَأَى فِي الصَّفِّ خَلًّا فَجَعَلَ  
يَعْنِي أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ إِثْمًا  
يَسْتَعْنِي أَنْ أَتَقَدَّمَ الصَّيْقُ بِمَكَانِي إِذَا جَلَسَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے  
لیے اقامت ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے  
نہ آؤ بلکہ سکون و وقار سے آؤ (امام کے ساتھ)  
جس قدر (نماز) پاؤ اسے پڑھو اور جو رہ جائے  
اسے پورا کر لو۔

حضرت علاء اپنے والد اور حضرت اسحق بن  
عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا  
آپ نے فرمایا، پھر اس پہلی روایت کی مثل ذکر  
کیا اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ تم میں سے کوئی  
شخص جب نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب  
تم میں سے کوئی نماز کی طرف آئے تو اپنی رفتار پر  
چلے جو کچھ (امام کے ساتھ) پالے اسے پڑھے اور جو  
گزر گیا اسے (بھریں) پورا کرے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے  
نزدیک غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ جو کچھ شخص صف کے پیچھے (تہا)  
نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور یہ اس لیے کہ ان (ائمہ) کا اس  
بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص امام کے پیچھے صف  
میں نماز پڑھ رہا ہو پھر اس کے آگے ایک آدمی کی جگہ خالی ہو جائے  
تو اسے چاہیے کہ اس طرف چل پڑے حتیٰ کہ وہاں کھڑا ہو جائے،  
حضرت خثیمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے  
پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اگلی صف میں خالی  
جگہ دیکھی تو مجھے آگے بڑھنے کے لیے کو نچا مارا لیکن  
وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ کی تنگی نے مجھے روکے  
رکھا جب انہوں نے یہ بات دیکھی تو وہ خود آگے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔



أَنْ أْبْعَدَ مِنْهُ فَلَمَّا أَنْ رَأَى ذَلِكَ تَقَدَّمَ هُوَ  
وَالَّذِي يَتَقَدَّمُ مِنْ صَفٍّ إِلَى صَفٍّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا  
هُوَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ صَفٍّ فَلَمْ يَضُرَّهُ  
ذَلِكَ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَوْ كَانَتْ  
الصَّلَاةُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِقِيَامٍ فِي صَفٍّ لَفَسَدَتْ  
عَلَى هَذَا صَلَاتُهُ لِمَا صَارَ فِي غَيْرِ صَفٍّ وَإِنْ  
كَانَ ذَلِكَ أَقَلُّ الْقَلِيلِ كَمَا أَنَّ مَنْ وَقَفَ عَلَى  
مَكَانٍ نَجِسٍ وَهُوَ يُصَلِّي أَقَلُّ الْقَلِيلِ أَفْسَدَ  
ذَلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

فَلَمَّا أَجْمَعُوا أَنَّهُمْ يَمُرُّونَ هَذَا الرَّجُلَ  
بِالتَّقَدُّمِ إِلَى مَا خَلَا أَمَامَهُ مِنَ الصَّفِّ وَلَا يَفْسِدُ  
عَلَيْهِ صَلَاتُهُ كَوْنَهُ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ  
صَفٍّ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى دُونَ الصَّفِّ لَمْ يَفْسِدْ  
مُجْزِئَةً عَنْهُ - وَقَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ  
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُمْ رَكَعُوا دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الصَّفِّ  
وَأَعْتَدُوا بِذَلِكَ رَكْعَةً أَلْتِي رَكَعُوهَا دُونَ  
الصَّفِّ -

۱۹۔ قِيسُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍو  
بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عِيْسَى عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلْتُ  
الْمَسْجِدَ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ فَادْرَكْنَا الْإِمَامَ  
وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكْعْنَا ثُمَّ مَشِينَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا  
بِالصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ قُمْتُ  
لَا قِضَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ -  
۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ قَالَ  
سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدُ  
أَبَوِ الْحَكَمِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ  
جُلُوسًا فَجَاءَ أَذَنُهُ فَقَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

بڑھ گئے۔ تو جو شخص ایک صف سے دوسری صف  
کی طرف بڑھتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ  
دو صفوں کے درمیان ہوتا ہے کسی صف میں نہیں  
ہوتا تو یہ عمل اسے نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ اسے  
ناز سے نکالتا ہے پس اگر صف میں کھڑا ہونے  
ہی سے ناز جائز ہوتی تو اس صورت میں ناز  
فاسد ہو جاتی کیونکہ وہ صف کے علاوہ جگہ میں چلا گیا اگرچہ  
یہ بہت قلیل عمل ہے جیسے کوئی شخص ناپاک جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے  
اگرچہ بہت قلیل وقت ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔  
تو جب اس بات پر اجماع ہو گیا کہ وہ (اگرچہ کلام) اس شخص کو  
اگلی صف میں خالی جگہ جانے کا حکم دیتے ہیں اور دو صفوں کے درمیان  
ہونے اور صف کے اندر نہ ہونے کے باوجود اس کی نماز فاسد نہیں  
ہوتی تو یہ اس بات پر دلت ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے نماز  
پڑھے اس کی نماز جائز ہوگی۔ — صحابہ کرام کی ایک جماعت  
سے مروی ہے کہ انھوں نے صف سے پیچھے ایک رکعت ادا کی پھر  
صف کی طرف چلے اور انھوں نے صف کے پیچھے پڑھی جانے والی  
اس رکعت کو شمار کیا اسی سے یہ ہے۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے  
امام کو رکوع میں پایا ہم نے رکوع کیا پھر ہم چل کر صف میں کھڑے  
ہو گئے۔ امام نے نماز مکمل کی تو میں باقی نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے (مکمل) نماز حاصل کر لی  
ہے۔

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے  
تھے تو آپ کے دربان نے بتایا کہ نماز کھڑی ہو گئی  
ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ



فَقَامَ وَقُمْنَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مَقَامِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَرَكِعَ وَمَشَى وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ۔

فَإِنْ اِعْتَلَّ فِي هَذَا مَعْتَلٌّ بِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ صَارَ هُوَ وَاصْحَابُهُ صَفًّا۔

۲۱۔ قِيلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسَ رُكُوعٌ فَبَشَى حَتَّى إِذَا أُمَكْنَا أَنْ يُصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ رَاكِعٌ كَبَّرَ فَرَكِعَ ثُمَّ دَبَّ وَهُوَ رَاكِعٌ حَتَّى وَصَلَ الصَّفِّ۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَرْكَعُ عَلَى عَتَمَةِ الْمَسْجِدِ وَخَلَعَ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ مَشَى مُعْطِرًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَعْتَدُّ بِهَا إِنْ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ أَوْ لَوْ يَصِلُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ مُخَافُونَ مَا تَذَرُونَ يَتَمَوَّهُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ وَ تَقُولُونَ لَا يُبْغَى لِأَحَدٍ أَنْ يَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ قِيلَ لَهُ نَعَمْ وَلَكِنْ احْتَجَجْنَا بِذَلِكَ عَلَيْكَ لِتَعْلَمَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ لَا يَبْطَأُونَ صَلَوةً مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَوةِ قَبْلَ دُخُولِهِ إِلَى الصَّفِّ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِي ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ

کھڑے ہو گئے آپ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے اگلے صف میں رکوع کرتے ہوئے دیکھا آپ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آگے چل پڑے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

اگر کوئی شخص یہ دلیل دے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں سے مل کر صف مکمل ہو گئی تھی۔ اس شخص کو جواباً کہا جائیگا کہ اس سلسلے میں حضرت

حضرت ابولامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں دیکھا آپ آگے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو صف میں پہنچنا ممکن ہوا تو آپ نے جھکتے ہوئے تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر اسی حالت میں چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچ گئے۔

حضرت مالک اور ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے اور آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا پھر آگے بڑھتے ہوئے دائیں جانب کی طرف چلتے اور اس رکعت کو شمار کرتے پہنچتے یا نہ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اسی بات کی مخالفت کرتے ہو جو تم نے حضرت ابن مسعود اور حضرت زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور تم کہتے ہو کہ کسی شخص کے لیے صف سے پیچھے رکوع کرنا جائز نہیں۔ اس شخص کو کہا جائے گا ہاں، لیکن ہم نے اس (روایت) سے تمہارے خلاف استدلال کیا۔ ہے تاکہ تم جان لو کہ تمام صحابہ کرام اس شخص کی نماز کو باطل قرار نہیں دیتے جو صف میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کرتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم ایسی بات کی طرف گئے ہو کہ تم نے

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے



حَتَّى خَالَفْتُمُو عَبْدَ اللَّهِ وَتَرَيْدًا - قِيلَ لَهُ  
مَا قَدْ رَوَيْتَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيثِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرْكَعُ أَحَدٌ كَوْمَدُونَ الصَّفِ  
حَتَّى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِ وَقَدْ قَالَ  
بِذَلِكَ الْحَسَنُ -

۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا الْقَوَارِئِيَّ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ  
الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِ وَكُلُّ  
مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ هَذَا أَوْ مِنْ إِجَارَةِ  
صَلَاةٍ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِ هُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَابْنِ يَوْسَفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ  
تَعَالَى -

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي  
صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَيُصَلِّي مِنْهَا رُكْعَةً  
ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَوَى عطاءُ بْنُ يَسَافٍ  
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ  
الصُّبْحِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ  
أَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِأَسَانِيدٍ  
فِي بَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ هَبْ تَوَمُّ  
إِلَى أَنْ مَنْ صَلَّى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ رُكْعَةً قَبْلَ  
طُلُوعِ الشَّمْسِ ثُمَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ صَلَّى  
إِلَيْهَا أُخْرَى دَاخِتْجُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْأَثَرِ  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا  
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَسَدَتْ

حضرت ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ تو اس  
شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ کوئی شخص صبح سے پیچھے  
رکوع نہ کرے مگر وہ صبح میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے حضرت  
من بصری رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہے۔

حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت من بصری رضی  
اللہ عنہ صبح سے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند  
کرتے تھے۔

ہم نے اس باب میں یہ جو کچھ بیان کیا اور یہ کہ صبح  
کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہ امام ابو عیسیٰ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ نِمَازِ فَجْرِ كِ اِيَكِ رُكْعَتِ پڑھنے کے بعد  
سُورَجِ كَا طُلُوعِ هُونَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت  
عطاء بن یسار اور دیگر راویوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پائے اس نے نماز  
کو پایا۔ — ہم نے اسے اس کی اسناد کے ساتھ  
اوقات نماز کے باب میں بیان کیا ہے۔ — ایک  
جماعت اسی طرز گئی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ایک  
رکعت پالے پھر سورج طلوع ہو جائے تو اس کے ساتھ دوسری  
رکعت ملائے، انہوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے  
استدلال کیا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت  
کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص حالت نماز میں ہو اور سورج



عَلَيْهِ وَقَالُوا لَيْسَ فِي هَذَا إِلَّا تَقَرُّرٌ دَلَالَةٌ عَلَى مَا  
ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ  
الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ  
أَدْرَكَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ  
الْأُولَى وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَنِّي بِهِ الصَّبِيَّانِ  
الَّذِينَ يَبْلُغُونَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَالْحَيْضُ  
الَّذِي يَطْهَرُونَ وَالنَّصَارَى الَّذِينَ يُسَلِّمُونَ  
لَا شَيْءَ لِمَا ذَكَرْتُ فِي هَذَا إِلَّا تَقَرُّرٌ دَلَالَةٌ وَلَمْ يَذْكُرِ  
الصَّلَاةَ فَيَكُونُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ وَ  
مَنْ أَشَبَّهُهُمْ مَذْكُورِينَ لِهَذِهِ الصَّلَاةِ وَيَجِبُ  
عَلَيْهِمْ قَضَاءُ هَذَا إِنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ عَلَيْهِمْ  
مِنْ وَقْتِهَا أَقَلَّ مِنَ الْمَقْدَارِ الَّذِي يُصَلُّونَهَا  
فِيهِ قَالُوا وَهَذَا الْحَدِيثُ هُوَ الَّذِي ذَهَبْنَا  
فِيهِ إِلَى أَنَّ الْمَجَانِينَ إِذَا أَكْتَوُوا وَالصَّبِيَّانِ  
إِذَا بَلَغُوا وَالنَّصَارَى إِذَا اسْلَمُوا وَالْحَيْضُ  
إِذَا طَهَرْنَ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِ الصُّبْحِ  
مِقْدَارُ رَكْعَةٍ أَتَمُّ لَهَا مَذْكُورُونَ فَلَمْ يُخَالَفْ  
هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنَّمَا خَالَفْنَا تَأْوِيلَ أَهْلِ  
الْمَقَالَةِ الْأُولَى -

۲۵۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ رَهْلُ الْمَقَالَةِ  
الْأُولَى مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ  
مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا خَلَّى -

۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

طلوع ہو جائے تو اس کی نماز ناسد ہو جائے گی وہ کہتے ہیں  
اس روایت میں پہلے گروہ کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیوں کہ  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے طلوع آفتاب  
سے پہلے فجر کی ایک رکعت پائی اس نے نماز کو پایا میں اس بات  
کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال  
ہے کہ اس سے وہ بچے مراد ہوں جو طلوع شمس سے پہلے بالغ ہوئے  
وہ حائضہ عورتیں جو پاک ہوئیں اور وہ عیسائی مراد ہوں جنہوں نے  
اسلام قبول کیا کیونکہ جب آپ نے ”ادراک“ (پالنے) کا ذکر فرمایا  
اور نماز کا ذکر نہ کیا تو یہ لوگ جن کا ہم نے ذکر کیا اور ان جیسے دوسرے  
لوگ اس نماز کو پالنے والے ہوئے اور ان پر اس کی قضا واجب  
ہے اگرچہ ان کے لیے اس مقدار سے کم وقت بچے جس میں وہ یہ  
نماز پڑھ سکتے ہیں۔

یہ حضرات کہتے ہیں یہی وہ حدیث ہے جس سے ہم  
نے استدلال کیا کہ جب پاگل ٹھیک ہو جائیں، بچے بالغ ہو جائیں،  
عیسائی اسلام قبول کر لیں اور حائضہ والی عورتیں پاک ہو جائیں اور  
وقت فجر سے ایک رکعت کی مقدار باقی ہو تو وہ اس نماز کو پالنے والے  
ہیں تو ہم اس حدیث کے خلاف نہیں بلکہ اس مفہوم کے خلاف ہیں  
جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان  
کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی نماز  
سے ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری ملائے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ



عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

**فِيهَا رَوَيْنَا ذِكْرَ الْبَنَاءِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ عَلَى مَا قَدْ دَخَلَ فِيهِ قَبْلَ طُلُوعِهَا۔**  
**فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ** إِنَّ هَذَا إِذَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ مِنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَهْيِئِهِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهُ قَدْ كُفِيَ عَنْ ذَلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْأَثَارُ بِتَهْيِئِهِ عَنْ ذَلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا تِلْكَ الْأَثَارَ فِي بَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا كَانَ فِيهِ إِلَّا بِأَحَدِهِ هُوَ مَنْسُوخٌ بِمَا فِيهِ النَّهْيُ۔ **فَقَالُوا إِنَّمَا النَّهْيُ عَنِ الْتَطَوُّعِ خَاصَّةٌ لَا عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ لَا تَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَيْفَ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ بِمَا نَعِمْ أَنْ تُقْضَى صَلَاةٌ فَإِنَّهُ فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ كَذَلِكَ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَا يَكُونُ مَا نَعِمْ عِنْدَنَا لِأَنَّ يُقْضَى جِهَتَيْنِ صَلَاةٌ فَإِنَّهُ إِنَّمَا هُوَ مَانِعٌ مِنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً۔**

**فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخِرِينَ عَلَيْهِمَا أَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُدَالُّ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْمَقْرُوءَاتِ الْقَائِمَاتِ قَدْ دَخَلَتْ فِيْمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔**

وسلم نے فرمایا جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت پائی اس کی نماز پوری ہو گئی اور جب اسے نمازِ فجر سے ایک رکعت مل گئی تو فجر کی نماز پوری ہو گئی۔

تو جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس میں طلوعِ آفتاب کے بعد اس نماز پر بناء کا ذکر ہے جسے اس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے شروع کیا۔ — تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنے سے پہلے کی ہو اور آپ نے اس سے منع فرمایا اس ممانعت پر تو اتر کے ساتھ دلائل مروی ہیں۔ ہم نے ان روایات کو اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے جن روایات میں اباحت کا ذکر ہے وہ بھی کیسیا سے منسوخ ہو چکی ہوں۔

وہ (پہلے قول کے قائلین) کہتے ہیں ممانعت نوافل سے مخصوص ہے فرائض کی قضاء سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ہمارے اور تمہارے سب کے نزدیک ان دو وقتوں میں قضاء نماز سے ممانعت نہیں ہے تو اسی طرح آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوعِ آفتاب کے وقت جس ممانعت کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے نزدیک فوت شدہ نمازوں کی قضاء سے ممانعت نہیں بلکہ وہ صرف نوافل سے ہی ہے۔

دوسرے قول کے قائلین ان کے خلاف جو حجت پیش کرتے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فوت شدہ فرض نمازیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت میں داخل ہیں۔



۲۷۔ وَذَلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ أَوْ قَالَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ إِحْدَا السَّحَرِ عَرَسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتَّى أَتَقَطَّنَا حَزَّ الشَّمْسُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِتَّائِبٌ فِرْعَادَ هِشَامٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا مِنْ مَسِيرِنَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَزَلْنَا فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمْرًا لَا فَاذَنْ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا نَقْضِيهَا لَوْ قُتِلَ مِنَ الْغَدَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَهَا كُمْ اللَّهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ عُكَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ قَتَامٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْرًا فَاذَنْ ثُمَّ انْطَرَحَ حَتَّى اسْتَعْلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرًا فَأَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْيَمَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ قَالَ ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حَصِينٍ قَالَ أَسْرَى بَنَارُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَسْنَا مَعَهُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَزِّ الشَّمْسِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں چلے (غزوہ یا سرہد کا لفظ فرمایا) جب سحری کا آخری وقت ہوا تو ہم سو گئے پس ہم جاگ نہ سکے حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے ہمیں بیدار کیا تو ہم میں سے ہر شخص گھبراہوا دہشت زدہ اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں کوچ کرنے کا حکم فرمایا ہم دہاں سے چل پڑے حتیٰ کہ سورج بلند ہوا تو قوم نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انھوں نے اذان کہی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اپنے وقت پر قضا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے بھی منع کرتا ہے پھر تم سے قبول بھی کر لے گا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں تھے تو صبح کی نماز سے آرام فرما رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا آپ کے حکم سے اذان دی گئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کی انتظار کی پھر حکم دیا تو اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کو لے کر چلے اور آپ نے رات کے آخر میں پڑاؤ کیا تو سورج کی گرمی تک ہم جاگ نہ سکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری نماز رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا تمہاری نماز فوت نہیں ہوئی اس جگہ سے کوچ کرو چنانچہ آپ نے قریب کی ایک جگہ کی



كَهْتَدًا هَبْ صَلَاتُكُمْ اُرْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ  
فَارْتَحَدَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى -

کی طرف کوچ فرمایا پھر اترے اور نماز پڑھی۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي دَجَّاجٍ عَنْ  
عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنُوهُ -

حضرت ابو رجاہ، حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا اِبْرَاهِيمُ  
بْنُ الْجَبَّارِ قَالَ ثنا اَبُو يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ اَسْرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَائِهِ وَنَحْنُ مَعَهُ  
فَقَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ لَوْ عَرَسْتُ فَقَالَ اِلَى اَخَا  
اَنْ تَنَا مَوْا عَنْ الصَّلَاةِ فَقَالَ يَلَالُ اَنَا وَقِظْكُمْ  
فَنَزَلَ الْقَوْمُ فَاصْطَبَحُوا وَاسْتَدَّ يَلَالٌ رَمْلًا  
ظَهَرَهُ اِلَى رَاحِلَتِهِ وَالْقَوْمُ فَاسْتَيْقَظَ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے موقع پر  
رات کو چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کیا اچھا  
ہوتا اگر آپ یہاں اترتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ڈر  
ہے کہ تم نماز سے (غافل ہو کر) سو جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ  
نے عرض کیا میں آپ سب کو جگاؤں گا چنانچہ لوگ اترے اور لیٹ  
گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوے سے ٹیک لگائی  
اور ان پر بھی نیند غالب آگئی۔ صحابہ کرم بیدار ہوئے تو سورج کا  
کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! ہتھاری بت کہاں گئی؟  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ہتھاری  
ارواح کو قبض کر لیا اور جس وقت چاہا لوٹا دیا۔ لوگوں کے لیے نماز  
کا اعلان کرو چنانچہ انہوں نے اذان دی اور صحابہ کرم نے وضو کیا  
جب سورج بلند ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں سنائیں  
پھر نماز فجر ادا فرمائی۔

الْقَوْمُ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ لَدُنَّ  
مَا قُلْتُ يَا يَلَالُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَلْقَيْتَ عَلَيَّ وَهْمًا  
مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ  
قَبْضُ اَرْوَاحِكُمْ حِينَ تَشَاءُ وَرَدُّهَا لَكُمْ حِينَ تَشَاءُ نَآذِرُ  
النَّاسَ بِالصَّلَاةِ كَاذِبُهُمْ فَتَوَضَّؤْا فَلَمَّا اَزْدَفَتِ الشَّمْسُ  
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ -

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت حصین  
نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر  
کیا۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا  
حُصَيْنٌ قَدْ كَرِهْتُ سَنَادَهُ مِثْلَهُ -

حضرت عبد اللہ بن ربیع، حضرت ابو قتادہ سے  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث  
کی مثل بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت روح سے  
روایت کی اور جسے ہم نے اس فصل کے شروع میں ذکر کیا ہے  
البتہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر  
نہیں کیا۔ حضرت عبد اللہ بن ربیع فرماتے ہیں حضرت عمران

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ رُوْحِ الْاَقْبَرِ  
ذَكَرْنَا فِي اَوَّلِ هَذِهِ الْفَصْلِ غَيْرَ اَنَّهُ كُوْنِدُ كَرِهْتُ سَوَالَهُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَمَعْنَى عَمْرَانَ



۳۴۔ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ الْقَوْمُ  
أَعْلَمُوا بِحَدِيثِهِمْ أَنْظُرْ كَيْفَ تَحَدَّثُ كَيْفَ  
أَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ قَالَ  
مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ  
غَيْرِي قَالَ حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا حَمِيدُ بْنُ الطَّوِيلِ  
عَنْ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۵۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ مَنْ يَكْلَأُنَا  
الَّيْلَةَ لَا يَنَامُ حَتَّى الصُّبْحُ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا  
فَأَسْتَقْبِلُ مَطْلِعَ الشَّمْسِ فَضْرِبُ عَلَى أَذَانِهِمْ  
حَتَّى آيُقِظَهُمْ حَتَّى الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأُوا ثُمَّ قَعَدُوا  
هَذِيحَةً ثُمَّ صَلُّوا رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا

الْفَجْرَ -  
۳۵۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو رَوْحٍ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُو  
مُضْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ  
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَرَسَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ  
هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ  
الشَّمْسُ فَاسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ هَذَا مَنَزِلٌ بِهِ شَيْطَانٌ فَأَتَادَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَادَ  
أَصْحَابُهُ حَتَّى ارْتَفَعَ الصُّحَى فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَاخَ أَصْحَابُهُ فَأَمَّهُمْ  
فَصَلَّى الصُّبْحَ -

بن حصین نے مجھے جامع مسجد میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا  
تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں عبد اللہ بن ربیع انصاری ہوں انھوں  
نے فرمایا لوگ اپنی حدیث کو زیادہ جانتے ہیں دیکھو کیسے بیان کر رہے  
ہو میں اس رات سات میں سے ایک تھا (حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں)  
جب میں فارغ ہوا تو انھوں نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے  
زیادہ اس حدیث کو یاد رکھنے والا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں ہم سے حمید  
طویل نے بیان کیا وہ حضرت بکر سے وہ حضرت عبد اللہ بن ربیع سے وہ حضرت  
عمر بن ربیع سے وہ حضرت بکر سے وہ حضرت عبد اللہ بن ربیع سے وہ حضرت

حضرت نافع بن جبر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا رات کو  
کون ہماری حفاظت کرے گا اور وہ صبح تک نہ سوئے۔ حضرت بلال  
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں" چنانچہ انھوں مقام طلوع آفتاب کی  
طرف رخ کیا اور ان (صحابہ کرام) کے کانوں نے سنا پھوڑ دیا حتیٰ کہ  
سورج کی گرمی نے انھیں جگایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے  
وضو فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی وضو کیا پھر تھوڑی دیر بیٹھے اس کے  
بعد صبح کی دو رکعتیں (سنیئیں) پڑھیں پھر فجر کی نماز ادا کی۔

حضرت البرہہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں اترے تو  
آپ اور صحابہ کرام بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ ان پر دھوپ آگئی رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اس جگہ شیطان ہے پس آپ  
وہاں سے چل پڑے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ چائے  
کا وقت ہو گیا تو آپ نے اونٹ بٹھایا صحابہ کرام نے بھی اونٹ  
بٹھائے تو حضور علیہ السلام نے ان کی امامت کرتے ہوئے انھیں  
صبح کی نماز پڑھائی۔



فَلَمَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ صَلَوةَ الصُّبْحِ لَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ فَرِيضَةٌ فَلَمْ يُصَلِّهَا حِينَئِذٍ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَ قَدْ قَالَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ نَبِيَ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ذَلِكَ أَنْ نَهَيْتُهُ عَنِ الصَّلَوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَدْ دَخَلَ فِيهِ الْفَرَايِضُ وَالنَّوَافِلُ وَإِنَّ الْوَقْتَ الَّذِي اسْتَبْقَطَ فِيهِ كَيْسَ يَوْ قِيَامِ الصَّلَوةِ الَّتِي نَامَ عَنْهَا - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قُلْتُ تَلَكَّ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ وَتَرَكْتُ بَعْضَهُ فَقُلْتُ مَنْ صَلَّى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً ثُمَّ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ لَمْ يَصَلِّ بِقِيَّتِهَا - قِيلَ لَهُ لَمْ نَقُلْ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنْهُ بَلْ جَعَلْنَاهُ مَنْسُوحًا كُلَّهُ بِمَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَرَبَّمَا قَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ جَبْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَيْلِيِّ قَتَادَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَلَى أَنَّ الْفَرِيضَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي ذَلِكَ وَانْهَى لَا تُصَلِّي حِينَئِذٍ كَمَا لَا تُصَلِّي النَّافِلَةَ وَامَّا الصَّلَوةُ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ لِعَصْرِ يَوْمِهِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا الْكَلَامَ فِي ذَلِكَ فِي بَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَوةِ - فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَرْتَفِعَ وَتَنَاقُزَ نَهْيُ عَنِ الصَّلَوةِ فِيهِ فَارَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي كُنْهِيَ فِيهَا عَنِ الْأَشْيَاءِ هَلْ يَكُونُ عَلَى التَّطَوُّعِ مِنْهَا دُونَ الْفَرَايِضِ أَوْ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ تَمَّ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے کے بعد نماز کو مؤخر کیا حالانکہ یہ فرض نماز تھی تو اس وقت ادا نہ کی تھی کہ سورج بلند ہو گیا اور آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہے تو جب یاد آئے پڑھے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے ہم کا دعوام صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں اور جس وقت آپ بیدار ہوئے وہ اس نماز کا وقت نہیں جس سے سو گئے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور باقی چھوڑ دیا کیوں؟ تم نے کہا کہ جو شخص عصر کی ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج غروب ہو جائے تو وہ باقی نماز کو بھی پڑھ لے،

ہم کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کے بعض حصے بلکہ اس سے کسی بات کے بھی قائل نہیں ہیں، ہم تو اس تمام حدیث کو اس حدیث سے منسوخ مانتے ہیں جس میں سرکار دعوام صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا نیز اس کے ساتھ جس پر حضرت جابر، حضرت عمر، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت دلالت کرتی ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس (ممانعت) میں فرض نماز بھی داخل ہے اور اس وقت نوافل کی طرح اسے بھی نہ پڑھا جائے جہاں تک غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی نماز عصر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہم نے اوقات نماز کے باب میں گفتگو کیا ہے۔

معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سورج طلوع ہونے کے وقت نماز سے منع کیا گیا ہے جب تک وہ بلند نہ ہو جائے تو ہم نے ان اوقات کو دیکھا جن میں ممانعت ہے کیا وہاں صرف نوافل سے منع کیا گیا ہے فرائض سے نہیں یا تمام سے منع کیا گیا۔ تو ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو دیکھتے ہیں کہ سرکار دعوام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس پر آپ کی طرف سے دلیل بھی قائم ہو گئی تو تمام علماء کے نزدیک ان دنوں میں فرض اور نفل دونوں قسم



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْهُ  
بِذَلِكَ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتْحُ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ  
عَلَى أَنَّ لَا يُصَامَ فِيهِمَا فَرِيضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ فَكَانَ  
النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ فِي ذَاتِ طُلُوعِ الشَّمْسِ الْكَذِبِ  
قَدْ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهِ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ لَا  
تُصَلِّي فِيهِ فَرِيضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ وَكَذَلِكَ يَجِيءُ  
فِي النَّظَرِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَأَمَّا هُنَا الْفَتْحُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
حَتَّى تَغِيَّبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ فَإِنَّ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لَمْ يَنْهَ عَنْ الصَّلَاةِ  
فِيهِمَا لِلْوَقْتِ وَإِنَّمَا نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهِمَا  
لِلصَّلَاةِ وَقَدْ تَأَيَّنَا ذَلِكَ الْوَقْتُ يَجُوزُ لِمَنْ لَمْ  
يُصَلِّ أَنْ يُصَلِّي فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَالصَّلَاةَ الْفَاقَةَ  
فَلَمَّا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ النَّاهِيَةُ كَانَتْ إِنَّمَا يَنْهَى  
عَنْ غَيْرِ شُكْلِهَا مِنَ التَّوَاتُلِ لَا عَنِ الْفَرَاغِ وَ  
هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ الْحَكَمُ وَ  
حَمَادٌ -

۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا ابْنُ ابْنِ  
قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَادًا عَنِ  
الرَّحْلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ فَيَسْتَنْقِظُ وَقَدْ طَلَعَ  
مِنَ الشَّمْسِ شَيْءٌ قَالَا لَا يُصَلِّي حَتَّى تَنْبَسِطَ  
الشَّمْسُ -

بَابُ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ  
الْمَرِيضِ -

۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا يَحْيَى  
بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کے دروں کی ممانعت ہے لہذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب  
کے وقت نماز کی ممانعت بھی اسی طرح کی ہو اس میں فرض اور نفل دونوں  
نہ پڑھے جائیں۔ غروب آفتاب کے وقت سے متعلق بھی قیاس اسی بات  
کا مقتضی ہے جہاں تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد  
غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز سے منع کرنے  
کا تعلق ہے تو ان دونوں وقتوں میں نماز کی ممانعت وقت کی وجہ  
سے نہیں بلکہ نماز کی وجہ سے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے نماز  
نہ پڑھی ہو وہ اس وقت فرض نماز اور نفل شدہ نماز پڑھ سکتا ہے  
تو جب نماز ہی مانع ہوئی حالانکہ وہ فرض ہے تو وہ اپنی دوسری  
نیکل یعنی نوافل کے لیے مانع ہوگی فرض کے لیے نہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم  
اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت حکم اور حضرت حاد بھی یہی بات فرماتے  
ہیں۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور  
حضرت حاد سے اس شخص کے بارے میں پوچھا  
جو نماز سے سو بار یا پھر بیدار ہوا تو سوچ کا کچھ حصہ طلوع  
ہو چکا تھا (تو وہ کیا کرے) ان دونوں نے فرمایا سوچ  
کا کچھ حصہ پھینک دے نماز نہ پڑھے

باب: بیمار کے پیچھے تندرست کی نماز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر  
کی نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ



سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
 هَذَا الْوَأَبَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
 صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ  
 وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيَسْمَعَنَا قَبْضَرِينَا  
 قِيَامًا فَقَالَ اجْلِسُوا أَوْ فِي بَيْتِكُمْ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا  
 قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ كَيْدُكُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فَعَلْ  
 فَأَرَسَ وَالرُّومُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَتَّبِعُوا بِأَيْمَتِكُمْ  
 فَإِنْ صَلُّوا قِيَامًا فَاصْلُوا قِيَامًا وَإِنْ صَلُّوا  
 جُلُوسًا فَاصْلُوا جُلُوسًا -

۳۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
 مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ  
 فَرَسًا فَصَرَعَ عَنْهُ فَجَحَشَ شِقْلَهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى  
 صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَائِدٌ وَصَلَّيْنَا  
 وَرَأَاهُ فَعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ  
 الْإِمَامُ يُمُوتُ تَحْتَهُ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا  
 قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَاصْلُوا جُلُوسًا  
 أَجْمَعِينَ -

۳۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
 قَدْ كَرِهَ بَابُ رَدِّهِ مِثْلَهُ -

۴۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
 ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا  
 حَمِيدٌ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ مِثْلَهُ -

۴۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
 مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ کے پیچھے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر  
 کہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں سنانے  
 کے لیے تکبیر کہی جب آپ نے ہمیں کھڑا دیکھا تو ارشاد  
 کرتے ہوئے فرمایا بیٹھ جاؤ نماز ادا کر چکے تو فرمایا  
 قریب ہے کہ تم اپنے ائمہ کے ساتھ ایڑائیوں اور  
 رومیوں جیسا طریقہ اختیار کرو پس اگر وہ کھڑے  
 ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی قیام کی حالت میں نماز  
 ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی  
 بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی  
 ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار  
 ہوئے تو اس سے زخمی ہو کر گر پڑے جس سے  
 آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر  
 نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ  
 کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے  
 اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔  
 جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو تم بھی کھڑے ہو  
 پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو سب بھی بیٹھ کر ادا کرو۔  
 حضرت لیث اور یونس حضرت ابن شہاب  
 سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے  
 ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک  
 رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت  
 کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاتم اقدس میں نماز



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى  
جَالِسًا فَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ  
أَنْ اجْلِسُوا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

۴۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا يُونُسُ  
بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْمٍ بْنُ مَرْثُوقٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يَحْدِثُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ  
مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ الْوَلِيَّ  
فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى الْوَلِيَّ فَقَدْ عَصَانِي  
فَإِذَا صَلَّي قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّي قَاعِدًا  
فَصَلُّوا قُعُودًا -

۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْثُوقٍ قَالَ ثَنَا  
الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ عَنْ مُصْعَبِ  
بْنِ مَحْمُودٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَى بِهِ كَإِذَا صَلَّي قَاعِدًا  
فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ -

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حُمَازٍ عَنْ وَهْدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي

ادان فرمائی اور آپ بیمار تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔  
آپ کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو آپ نے  
انکی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل لکھی  
حضرت علی بن مسہر، حضرت ہشام بن مرہ سے وہ  
اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے  
اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا حکم مانا  
اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی  
کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی  
فرمانبرداری کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر  
کی نافرمانی کی اس نے میری حکم مدولی کی۔ جب وہ  
(امیر یعنی امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی قیام  
کی صورت میں نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھائے  
تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے  
مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداد کی جائے، جب وہ  
بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن ابی معبد باہلی فرماتے ہیں  
میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں  
مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان



الضَّهْبَاءِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَوْمًا مِنْ  
الْأَيَّامِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي تَقْرِيرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ  
تَعْلَمُونَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَقَالُوا بَلَى  
نَشْهَدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ  
أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنْ أَطَاعَنِي  
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ قَالُوا بَلَى نَشْهَدُ

أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ  
قَالَ فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ أَنْ تُطِيعُونِي وَإِنْ  
مِنْ طَاعَتِي أَنْ تُطِيعُوا أَيْمَنَكُمْ فَإِنْ صَلَّوْا  
تَعُودًا فَصَلُّوا تَعُودًا أَجْمَعِينَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
فَقَالُوا مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ قَاعِدًا مِنْ عَلَيْهِ صَلَّوْا  
خَلْفَهُ تَعُودًا وَإِنْ كَانُوا يُطِيقُونَ الْقِيَامَ  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْرُجُوا فَقَالُوا بَلْ  
يُصَلُّونَ خَلْفَهُ قِيَامًا وَلَا يَسْقُطُ عَنْهُمْ  
قَرْضُ الْقِيَامِ لِيَسْقُطَ عَنْ إِمَامِهِمْ -

۴۷ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو  
بُشَيْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ تَنَا الْقُرْبَا فِي حَرْفٍ وَحَدَّثَنَا رِيعُ  
الْمُؤَذِّنُ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَا تَنَا سُرَابِيلُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ سَأَلْتُ  
مَعَ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ الْمَدِينَةِ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَضَ  
مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ كَانَ فِي بَيْتٍ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَدْعَاؤُا لِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
لَكَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ أَدْعُوهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ الْا

بیان کیا کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور  
آپ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے  
ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں (رسول ہوں)  
انہوں نے عرض کیا ہاں! کیوں نہیں ہم گواہی دیتے  
ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا  
کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ  
بات نازل فرمائی کہ جس نے میری اطاعت کی اس  
نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔ انہوں نے عرض کیا  
ہاں کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ  
کا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ آپ نے  
فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سے ہے کہ تم  
میری بات مانو اور میری اطاعت سے یہ بات بھی  
ہے کہ تم اپنے امہ کی فرمانبرداری کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں

حضرت امام ابو جعفر لمحادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک  
جماعت اسی طرف گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے  
لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھانے تو وہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر ادا کریں۔  
لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت  
کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ (مقتدی) اس کے پیچھے کھڑے ہو کر  
نماز پڑھیں امام سے قیام کی فرضیت ساقط ہونے کی وجہ سے ان سے ساقط  
نہیں ہوگا انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے — حضرت  
ارقم بن حریز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے شام تک سفر کیا تو انہوں نے فرمایا رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرضِ وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجر مبارک میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ کو میری طرف بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا  
ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں، فرمایا ان کو  
بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ کو خدمتِ اقدس میں نہ بلائیں فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل



فَدَعَاكَ عَمْرٍو قَالَ ادْعُوهُ نَقَلَتْ اُمُّ  
الْفَضْلِ اَلَا نَدْعُوكَ الْعَبَّاسَ عَمَكَ قَالَ  
ادْعُوهُ فَلَمَّا حَضَرُوا رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ  
لِيُصَلِّ بِنَاسٍ اَبُو بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى  
بِالنَّاسِ وَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يَهْدِي بَيْنَ  
رَجُلَيْنِ فَلَمَّا أَحْسَنَهُ اَبُو بَكْرٍ سَبَّحُوا بِهِ فَنَهَبَ  
اَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكَانَكَ فَاسْتَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى اَبُو بَكْرٍ مِنْ  
الْقِرَاءَةِ وَابُو بَكْرٍ قَائِمٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَيَايَتُمَا اَبُو بَكْرٍ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَتُمَا النَّاسُ بِأَبِي  
بَكْرٍ فَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الصَّلَاةَ حَتَّى ثَقُلَ فَخَرَجَ يَهْدِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
وَإِنَّ رَجُلَيْهِ لَتَخْطَانِ بِالْأَرْضِ فَمَاتَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ يَوْصِي -

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ خَفِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَائِمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَائِمٌ وَهَذَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَا قَالَ فِي الْإِحَادِيثِ الَّتِي  
فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ -

۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا أَحْمَدُ  
بْنُ يُونُسَ قَالَ ثنا زَائِدَةُ قَالَ ثنا مُوسَى ابْنُ  
أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثُنِي  
عَنْ مَوْضِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَقَلَتْ بَلَى كَانَ النَّاسُ مَعُكُوفًا فِي الْمَسْجِدِ

رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو آپ  
کی خدمت میں بلائیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی بلالو۔ جب یہ تمام حضرات  
حاضر ہوئے تو آپ نے یہ انور اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں  
کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور  
لوگوں کو نماز پڑھائی (اسی اثناء میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
آپ میں کچھ افاقہ پایا تو دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے باہر تشریف  
لے گئے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو محسوس کیا  
تو انہوں نے (صحابہ کرام نے) تسبیح کہی، حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے  
تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے  
رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دہاں سے (آگے) قرأت مکمل  
کی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ حضرت صدیق اکبر  
رضی اللہ عنہ کھڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور کے پیچھے اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر کے پیچھے  
اپنی نماز مکمل کی۔ ابھی نماز سے فراغت نہیں ہوئی تھی کہ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بھاری ہو گئی چنانچہ آپ دو آدمیوں کے ہمارے  
چل کر تشریف لائے۔ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے تھے پھر آپ  
کا دھال ہو گیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں  
ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی اقتدا کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کا یہ عمل اس ارشادِ گرامی  
کے بعد کا ہے جس کا باب کے شروع میں روایت کردہ احادیث میں  
ذکر کیا گیا۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا  
کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے بارے میں مجھے نہیں  
بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لوگ مسجد میں سر جھکانے نماز  
عشاء کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے تو نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ



يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ  
بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ أَرْسَلَ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً  
فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَ  
أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ  
لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْحَى إِلَيْهِ الْآيَتَا خَرَدَقَالَ لَهُمَا  
أَجْلِسَا فِي إِلَيَّ جَنِبِهِمَا فَاجْلِسَا إِلَى جَنْبِ أَبِي  
بَكْرٍ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ  
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَائِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ خَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
فَعَرَضْتُ حَدِيثًا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ ذَلِكَ  
شَيْئًا

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الزَّعَمَشُ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لَمَّا تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَاجَّةَهُ بِبَلَدٍ مِنْ يَوْمِ ذُنُوبِهِ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ابْتَوَا  
أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَهَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ  
رَجُلٌ أَسِيفٌ وَمَتَّى يَقُومُ مَقَامَكَ لَقَدْ يُسْمِعُ  
النَّاسَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَمَّا مَا  
أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ  
وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيفَةً  
فَقَامَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَانِ تَخْطَانِ

لوگوں کو نماز پڑھائیں پس اُن دنوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو  
نماز پڑھاتے پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ  
افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف  
لائے (اس وقت) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے  
تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے  
لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے ہٹو اور ان دونوں سے فرمایا  
مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ انھوں نے آپ کو حضرت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے  
ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے  
ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور ام  
المؤمنین کی یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اس  
میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہ کیا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک  
بوجھل ہو گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے حاضر  
ہوئے آپ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کہ  
وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا :  
یا رسول اللہ! اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمائیں کہ لوگوں  
کو نماز پڑھائیں (تو اچھا ہے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ترقی  
القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہیں  
سکیں گے۔ آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں  
چنانچہ انھوں (صحابہ کرام) نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو  
بتایا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب انھوں نے نماز شروع کی  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو



فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ  
لِيَعْتَازَ فَاذْمُوعَهُ إِلَيْهِ أَنْ صَلَّى كَمَا أَنْتَ فَجَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ  
عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يَقْتَدِي بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَالنَّاسُ  
يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

فَقَالَ قَائِلُونَ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هَذَا  
الْحَدِيثِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ مَأْمُومًا.

۵۰. وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهَذَا  
قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ شَيْبَانَةُ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُعَيْهِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي  
دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ  
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا.

۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ هِشَامٍ  
الرُّعَيْنِيُّ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ  
حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ  
أَبِي بَكْرٍ فِي تَوْبٍ قَاصِدٍ بَرْدٍ مَخَالِفٍ بَيْنَ طَرَفَيْهِ  
فَكَانَتْ آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا.

۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مَعَاذَةُ  
بْنُ عَمْرِو بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ  
السَّلَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ فَقَالَ مَرُوءًا

آدمیوں کے درمیان سہارے سے چل کھڑے ہوئے آپ کے قدم  
مبارک زمین کو چھو رہے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
آپ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان کو اسی طرح ناز پر ہٹنے کا اشارہ کیا اور آپ حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم صحابہ کرام کو ناز پر چارہ رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
کھڑے ہونے کی حالت میں آپ کی اقتدا کر رہے تھے جبکہ صحابہ کرام،  
کچھ لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی دلیل  
نہیں کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس ناز میں مقتدی تھے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں۔ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مرضِ وصال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ  
کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے یعنی چادر میں نماز  
ادا فرمائی اس کے کنارے ایک دوسرے کے لٹ  
ڈال رکھے تھے۔ اور یہ آپ کی آخری نماز تھی جسے  
ادا فرمایا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو فرمایا حضرت  
ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی  
اللہ عنہ رقیبِ القلب شخص ہیں تو آپ نے (پھر)  
فرمایا ابو بکر کو کہو نماز پڑھائیں تم تو حضرت یوسف



أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ نِائِلُكُمْ صَوَّاحِبُ  
يُوسُفَ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ إِذَا  
قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي قَدْ ذَكَرْتُهُ وَلَكِنْ  
أَفْعَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ  
تِلْكَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ إِمَامًا وَذَلِكَ أَنَّ  
عَائِشَةَ قَالَتْ فِي حَدِيثٍ الْأَسْوَدِ عَنْهَا فَقَعْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَيْسَارِ أَبِي  
بَكْرٍ وَذَلِكَ قَعْدُ الْإِمَامِ رَأَيْتُكَ لَوْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ  
إِمَامًا لَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُ  
عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا قَعْدَ عَنْ كَيْسَارٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
عَنْ يَمِينِهِ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ هُوَ السَّامِعُ  
وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَبِثٍ أَنْتَهَى أَبُو بَكْرٍ  
فَفِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ الْقِرَاءَةَ  
وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ دَلِيلٌ  
أَنَّهُ كَانَ الْإِمَامُ وَكَوْنُ ذَلِكَ لَوْ يَقْرَأُ لَكِنَّ تِلْكَ  
الْصَّلَاةُ كَانَتْ صَلَاةً يُجَاهِدُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَكَوْنُ  
لَا ذَلِكَ لِمَا عَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَوْضِعَ الَّذِي أَنْتَهَى إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ  
وَلَا عَلَيْهِ مَنْ خَلَفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا  
وَصَفْنَا أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَانَتْ مِمَّا يُجَاهِدُ فِيهَا  
بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيهَا -

وَكَانَ النَّاسُ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ  
السَّامِعَ لَا يَقْرَأُ خَلَفَ الْإِمَامَ كَمَا يَقْرَأُ الْإِمَامُ

علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو حضرت ابو موسیٰ فرماتے  
میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی (ظاہری) زندگی میں (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے  
ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو حدیث انھوں

نے ذکر کی ہے وہ مروی ہے لیکن اس نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی افعال مبارکہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ امام تھے  
اور یہ اس لیے کہ حضرت اسود کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی  
اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امام کا بیٹھنا ہے  
یعنی امام بائیں جانب بیٹھتا ہے اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی  
اللہ عنہ امام ہوتے تو حضور علیہ السلام ان کی دائیں جانب بیٹھتے  
پس جب آپ ان کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابو بکر  
آپ کی دائیں جانب تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم ہی امام تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما نے اپنی حدیث میں فرمایا ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دلوں سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
ختم کی تھی۔۔۔۔۔۔ اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت چھوڑ دی اور سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے  
کہ آپ ہی امام تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ قرأت نہ کرتے  
کیونکہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اگر  
یہ بات نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام کو معلوم نہ ہوتا کہ حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ نے قرأت کہاں چھوڑی ہے اور پیچھے والوں کو بھی  
پتہ نہ چلتا پس جب ہم اسے اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ وہ نماز تھی جس  
میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس میں قرأت فرمائی اور اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ مقتدی  
روایات کے طریقے سے بیان یہ ہے قیاس اور غور و فکر  
کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے



ہیں کہ مقتدی کے امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جانے سے اس پر وہ بات فرض ہو جاتی ہے جو پہلے اس پر فرض نہیں تھی اور ہم نہیں سمجھتے کہ جو چیز پہلے سے اس پر فرض تھی وہ اس سے ساقط ہو جائے اسی سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسافر، مقیم کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ مقیم کی نماز چار رکعتیں ادا کرے حالانکہ امام کے ساتھ شریک ہونے سے پہلے یہ اس پر واجب نہ تھیں اس شمولیت نے اس پر اسے واجب کیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم مسافر کی نماز میں شریک ہو جائے تو اپنی نماز (چار رکعات) پڑھے گا۔ یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے تو یہ مقیم والی نماز پوری کرے گا۔ اور مسافر امام کے ساتھ شمولیت سے مقیم سے کوئی فرض ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی حالت پر رہے گا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے جب مریض (امام) جس سے قیام ساقط ہو گیا ہے کے ساتھ شریک ہو تو اس شرکت کے باعث وہ فرض ساقط نہ ہوگا جو اس نماز میں داخل ہونے سے پہلے اس پر لازم تھا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس شخص کو جس پر جمعہ فرض نہیں دیکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جائے تو وہ اسے ظہر کی جگہ کفایت کرتا ہے اور اس سے وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے جو امام کے ساتھ شمولیت سے پہلے اس پر لازم تھا۔ اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات ہمارے قول کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نماز میں شامل ہونے سے پہلے اس پر جمعہ فرض نہیں تھا جب ان لوگوں کے ساتھ جن پر یہ فرض ہے، نماز میں داخل ہوا تو محض شرکت سے ہی وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے

ثَبَّتَ بِذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ إِمَامًا فَهَذَا وَجْهٌ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ - وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمَجْتَمِعَ عَلَيْهِ أَنَّ دُخُولَ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ قَدْ يُوْجِبُ فَرْضًا عَلَى الْمَأْمُومِ وَكَوْنُكَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ وَلَمْ تَرَءَ يُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضًا قَدْ كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ فَمِنْ ذَلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْمُسَافِرَ يَدْخُلُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِ فَيُجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ مَعَهُ وَ إِنَّمَا أُوجِبَ عَلَيْهِ دُخُولُهُ مَعَهُ وَرَأَيْنَا مُقِيمًا كَوْدَخَلَ فِي صَلَاةِ مُسَافِرٍ صَلَّى بِصَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا فَرَغَ أَتَى بِتِمَامِ صَلَاةِ الْمُقِيمِ فَلَمْ يَسْقِطْ عَنِ الْمُقِيمِ فَرْضٌ يَدْخُولُهُ مَعَ الْمُسَافِرِ وَكَانَ فَرْضُهُ عَلَى حَالِهِ غَيْرَ سَاقِطٍ مِنْهُ شَيْءٌ فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الطَّبَعِيُّ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْقِيَامِ إِذَا دَخَلَ مَعَ الْمَرِيضِ الَّذِي قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِي صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ الدُّخُولُ مُسْقِطًا عَنْهُ فَرْضًا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعَبْدَ الَّذِي لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ يَدْخُلُ فِي الْجُمُعَةِ فَيُجِبُ بِهِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضٌ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ مَعَ الْإِمَامِ فِيهَا - قِيلَ لَهُ هَذَا يُؤَكِّدُ مَا قُلْنَا وَذَلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ جُمُعَةٌ قَبْلَ دُخُولِهِ فِيهَا فَلَمَّا دَخَلَ فِيهَا مَعَ مَنْ هِيَ عَلَيْهِ كَانَ دُخُولُهُ إِنَّمَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَى إِمَامِهِ فَصَارَ بِذَلِكَ إِذَا



وَجَبَّ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَى مَا مِمَّا فِي  
حُكْمِ مَسَافِرٍ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ  
فَقَدْ صَارَتْ وَاجِبَةً عَلَيْهِ لَوُجُوبِهَا عَلَى  
إِمَامِهِ وَصَارَتْ مُجْزِئَةً عَنْهُ مِنَ الظُّهْرِ  
لَا نَهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا فَكَذَلِكَ الْعَبْدُ لَكَ  
وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ بِدُخُولِهِ فِيهَا أَجْزَاءُ  
مِنَ الظُّهْرِ لَهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا - فَقُلْ  
ثَبَّتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ دُخُولَ الرَّجُلِ فِي صَلَاةٍ  
غَيْرِهِ قَدْ يَوْجِبُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِ  
قَبْلَ دُخُولِهِ فِيهَا وَرَدَّ سَقَطَ عَنْهُ مَا كَانَ وَاجِبًا  
عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ - فَثَبَّتَ بِذَلِكَ أَنَّ الصَّحِيحَ  
الَّذِي الْقِيَامُ فِي الصَّلَاةِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ إِذَا دَخَلَ  
مَعَهُ مَنْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرَضُ الْقِيَامِ فِي صَلَاتِهِ  
لَمْ يَكُنْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِدُخُولِهِ مِنَ الْقِيَامِ مَا كَانَ  
وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ وَهَذَا أَقُولُ آيُ حَنِيفَةٍ  
وَآيُ يُوسُفَ رَ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ  
لَا يَجُوزُ لِصَحِيحٍ أَنْ يَأْتِيَ بِرَيْصٍ يَصِلُ  
قَاعِدًا وَإِنْ كَانَ يَزْكُمُ وَيَسْجُدُ وَيَذْهَبُ  
إِلَى أَنْ مَا كَانَ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي مَرْصِدِهِ  
يَا النَّاسِ وَهُوَ قِيَامٌ مَخْصُوصٌ لِأَنَّهُ قَدْ تَعَلَّ  
فِيهَا مَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنْ  
أَخِذِهِ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ  
وَخَرُوجِ آيِ بَكْرٍ مِنَ الْإِمَامَةِ إِلَى أَنْ صَارَ  
مَا مَوْمًا فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَلِهَذَا لَا يَجُوزُ  
لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا  
قَدْ ذَكَرْتُ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ خَصَّ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ بِمَا مَنَعَ  
مِنْهُ غَيْرُهُ -

امام پر واجب تھی۔ تو جب اس پر وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے  
امام پر واجب تھی تو اس سے وہ اسی صاف کے حکم میں ہو گیا جس پر بعد  
فرض نہیں تھا لیکن جماعت میں شرکت سے امام پر واجب ہونے  
کی وجہ سے اس پر بھی واجب ہو گیا اور ظہر کی جگہ کفایت کر گیا کیونکہ  
وہ اس کا بدل بن گیا اسی طرح جس بندے پر شرکت نماز کی وجہ سے  
بعد فرض ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے (نماز) ظہر کی جگہ کافی ہوتا  
ہے کیونکہ یہ اس کا بدل ہے۔ — تو جو کچھ ہم نے ذکر  
کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ شریک  
نماز ہو جائے اس پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے  
اس پر واجب نہ تھی اور جو کچھ پہلے سے واجب ہے وہ ساقط  
نہیں ہو گا۔ — تو اس سے ثابت ہوا کہ جب  
تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے اس شخص کے ساتھ ناری  
شریک ہو جس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو گئی ہے تو اس  
(داخل ہونے والے) سے محض شرکت کی وجہ سے واجب  
قیام ساقط نہ ہو گا۔ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ  
کا قول ہے۔ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں بیٹھ کر  
نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز صحیح نہیں  
اگرچہ وہ رکوع اور سجدہ بھی کرے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز  
پڑھنا جبکہ صحابہ کرام کھڑے تھے آپ سے مخصوص ہے کیونکہ آپ نے  
اس میں وہ عمل کیا جو آپ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں مثلاً آپ  
نے وہاں سے قرات شروع کی جہاں تک حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ پہنچے تھے اسی طرح ایک ہی نماز میں حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ امامت سے نکل کر مقتدی بن گئے اور اس بات پر  
مسلمانوں کا اتفاق کہ آپ کے بعد کسی کے لیے یہ عمل جائز نہیں  
تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ وہ عمل مخصوص ہے جس سے دوسروں کو منع  
کیا گیا ہے۔



## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ الْفَرِيضَةَ خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيُ تَطَوُّعًا.

۵۳۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيُهَا بِقَوْمِهِ  
فِي بَيْتِ سَلَمَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي  
بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.  
فَلَمَّا هَبَّ كُوفُوا إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يُصَلِّيُ النَّافِلَةَ وَيَأْتِيَهُمْ  
مَنْ يُصَلِّيُ الْفَرِيضَةَ وَاسْتَجْلَوْا بِهَذَا الْأَثَرِ وَ  
خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ  
لِرَجُلٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرِيضَةً خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيُ  
نَافِلَةً وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ هَذَا أَنَّ  
مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ كَانَ نَافِلَةً لَهُ أَوْ  
فَرِيضَةً فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً ثُمَّ يَأْتِي  
كُوفَةً فَيُصَلِّيُ بِهِيَ فَرِيضَةً فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ  
كَذَلِكَ فَلَا حُجَّةَ لَكُوفِي هَذَا الْحَدِيثِ وَتَحْتَمِلُ  
أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَرِيضَةً ثُمَّ يُصَلِّيُ بِقَوْمِهِ تَطَوُّعًا كَمَا  
ذَكَرْتُمْ فَلَمَّا كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَيْنِ  
لَكُوفِي أَحَدُهُمَا أَوَّلِي مِنَ الْآخِرِ وَلَوْ يَكُنْ  
لِأَحَدٍ أَنْ يَصْرِفَهُ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيْنِ دُونَ الْآخِرِ  
الْآخِرِ لَا يَدُلُّ لَاحِظُهُ عَلَى ذَلِكَ فَكَفَى أَنَّ  
أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأَوَّلِي فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِي بَعْضِ  
الْأَثَرِ أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ هُوَ تَطَوُّعٌ  
وَأَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةً.

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والا۔

حضرت امام ابو جعفر لمحادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل  
رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے  
پھر واپس لوٹ کر جو مسلمہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ ہم (امام  
لمحادی رحمہ اللہ) نے اس (حدیث) کو اس کی سند کے ساتھ نماز مغرب  
میں قرأت کے باب میں ذکر کیا ہے۔ — ایک جماعت اس  
بات کی طرف گئی ہے کہ ایک شخص نفل نماز پڑھتا ہو تو فرض پڑھنے  
والا اس کی اقتداد کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس روایت سے  
استدلال کیا ہے۔ — لیکن دوسرے حضرات نے اس  
سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے  
نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا جائز نہیں وہ کہتے ہیں سحر  
معاذ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ جو کچھ  
وہ اپنی قوم کو پڑھاتے تھے وہ ان کے لیے نفل تھے یا فرض؟ ہو  
سکتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نفل پڑھتے ہوں پھر قوم  
کے پاس اگر ان کو فرض پڑھاتے ہوں اگر یہ بات اسی طرح ہے  
تو تہارے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں اور ممکن ہے سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کے  
ساتھ نفل ادا کرتے ہوں جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے پس جب اس حدیث  
میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور ان میں سے ایک دوسری  
سے اولیٰ نہیں اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ کسی ولایت کے  
بغیر ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنی مراد لے تو پہلے قول کے  
قائلین کہتے ہیں ہم بعض روایات میں پاتے ہیں کہ جو کچھ وہ  
قوم کے ساتھ پڑھتے وہ نفل نماز ہوتی اور رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہمراہ فرض نماز ادا کرتے تھے۔



۵۴۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَرَاهِينُ  
بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ أَنَّ مَعَاذًا كَانَ يُصَلِّي  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ  
يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهِمَا بِهِنَّ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ  
وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ۔

**فكان** من الحجّة للأخوين عليهم أن ابن عيينة  
قد روى هذا الحديث عن عمرو بن دينار كما رواه ابن  
جريج وجاء به ثامنا واثنا أحسن من سياق ابن جريج  
غير أنه لم يقل فيه هذا الذي قاله ابن  
جريج هي له تطوع ولهم فريضة فيجوز أن  
أن يكون ذلك من قول ابن جريج ويجوز أن  
يكون من قول عمرو بن دينار ويجوز أن يكون  
من قول جابر فمن أي هؤلاء الثلاثة كان  
القول فليس فيه دليل على حقيقة فعل  
معاذ أنه كذب أم لا لأنهم لم يحكوا ذلك  
عن معاذ إنما قالوا قولاً على أنه عندهم  
كذب وقد يجوز أن يكون في التحقيق  
بخلاف ذلك ولو ثبت ذلك أيضاً عن  
معاذ لم يكن في ذلك دليل أنه كان يأمر  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم كواخبره به لا  
قتره عليه أو غيره۔ **وهذا** عند ابن  
الخطّاب لما أخبره رفاعه بن رافع أنهم  
كانوا يجامعون على عهد رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ولا يغتسلون حقاً ينزلوا  
فقال لهم عمر أفاخبركم ما قال رسول الله  
عليه وسلم بذلك فريضته لكم قال لا فلو  
يجعل ذلك عندهم حجة فكذلك هذا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت ابن جریج  
سمری ہے حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر (رضی اللہ عنہما)  
نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ناز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کی طرف جا کر انہیں نماز پڑھاتے  
تو یہ ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض نماز ہوتی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ  
اس حدیث کو ابن عیینہ نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت  
کیا جس طرح حضرت جریج نے روایت کیا لیکن وہ اسے مکمل اور  
ابن جریج کی نسبت اچھے انداز میں لائے ہیں البتہ انہوں نے یہ  
بات نہیں کہی جو ابن جریج نے کہی ہے کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور  
قوم کے لیے فرض ہوتی لہذا ہو سکتا ہے یہ ابن جریج کا اپنا قول ہو اور  
مکمل ہے حضرت عمرو بن دینار کا قول ہو اور ہو سکتا ہے یہ حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔ تو ان تینوں میں سے جس کا بھی  
قول ہو اس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل کی حقیقت پر  
کوئی دلیل نہیں کہ وہ اسی طرح بتایا نہیں کیونکہ انہوں نے یہ بات  
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل نہیں کی انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ  
ان کے نزدیک ایسا ہے ممکن ہے حقیقت میں اس کے خلاف  
بات ہو اور اگر یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہوتی  
تو پھر بھی اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ ان کا عمل سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھا اور نہ اس بات پر کوئی دلیل  
ہے کہ اگر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خبر دیتے تو آپ انہیں  
اس پر قائم رکھتے یا کوئی دوسری بات ہوتی۔ — اور یہ  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضرت رفاعہ بن رافع  
رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں جلع  
کرتے تھے تب تک انزال نہ ہوتا غسل نہ کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور  
آپ نے اسے تہارے لیے پسند فرمایا، انہوں نے عرض کیا ”نہیں“  
تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو دلیل قرار نہ دیا اسی طرح یہ



الْفِعْلُ لَوْ كُنْتَ أَنَّ مُعَاذًا فَعَلَهُ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُنْ فِي  
ذَلِكَ دَيْلٌ أَنَّهُ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ  
ذَلِكَ -

۵۵- حَلَّ ثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ  
الْوَحَاظِيُّ مِمَّنْ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ  
ثَنَا سَكِينُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى  
الْمَازِنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ جَدًّا  
مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمٌ آتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَطْلُقُ فِي  
أَعْمَالِنَا كُنَّا فِي حَيْثُ نَسِيْنَا نَتَصَلَّى فَيَأْتِي  
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَتَأْتِيهِ  
فَيَطْوِلُ عَلَيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَنَّا نَأْمُرُ أَنْ تَصَلَّى  
مَعِيَ وَإِنَّا نَخْشَفُ عَنْ قَوْمِكَ -

فَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْبُعَاذُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ  
إِمَّا الصَّلَاةَ مَعَهُ أَوْ بِقَوْمِهِ وَإِنَّهُ لَوْ يَكُنْ  
يَجْتَمِعُ هُمَا لَكَانَ قَالَ إِمَّا أَنْ تَصَلَّى مَعِيَ أَوْ  
وَلَا تَصَلَّى بِقَوْمِكَ وَإِمَّا أَنْ تَخْشَفَ بِقَوْمِكَ  
أَوْ لَا تَصَلَّى مَعِيَ فَلَمَّا لَوْ يَكُنْ فِي الْأَثَرِ الْأَوَّلِ  
مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ  
وَكَانَ فِي هَذَا الْأَثَرِ مَا ذَكَرْنَا كُنْتَ بِهَذَا  
الْأَثَرِ أَنَّهُ لَوْ يَكُنْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِمُعَاذٍ شَيْءٌ مُتَقَدِّمٌ

فعل بھی ہے اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کیا تو یہ اس بات کی دلیل  
نہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کیا۔ اور ہم  
نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف پر دلالت کرنے  
والی احادیث روایات کی ہیں۔

حضرت عمر و بن یحییٰ مازنی حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی سے  
روایت کرتے ہیں کہ غزوة میں سے ایک شخص جسے سلیم کہا جاتا تھا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض  
کیا ہم دن بھر کام میں مصروف رہتے ہیں شام ہوتی ہے تو ہم  
نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں  
تو نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے اور ہم حاضر ہوتے ہیں۔ وہ  
ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اے معاذ! لوگوں کو ہفتے میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو  
ہمارے ساتھ نماز پڑھا کر دیا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ  
تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
فرمان اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک  
وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا تو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے  
یا اپنی قوم کے ساتھ، دونوں کو جمع نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا  
یا قومیرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کے ساتھ پڑھو، یا اپنی قوم کو ہلکی نماز  
پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو تو جب پہلی روایات میں وہ بات ہے  
جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس روایت سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں پہلے کچھ نہیں  
فرمایا تھا اور اس ضمن میں بعد میں بھی آپ سے کچھ بات ہمارے علم میں  
نہیں، تو اس بات کو دلیل بنانا ہم پر لازم ہے اگر اس سلسلے میں رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات مروی ہے جس طرح پہلے قول کے  
قابلین کہتے ہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اس وقت سے ثابت ہوگی جب فرض نماز  
دوبارہ پڑھی جاتی تھی تو آغاز اسلام میں اس طرح کیا جاتا تھا یا نہ



کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔ ہم نے یہ بات نمازِ خوف کے بیان میں سندوں کے ساتھ ذکر کی ہے

وَلَا عَلَيْنَا أَنَّهُ كَانَ فِي ذَلِكَ أَيُّضًا مِنْهُ نَهْيٌ  
مَتَأَخَّرُ فَيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا وَلَوْ كَانَ فِي  
ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ  
كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأَوَّلَى لَا حَتَمَ أَنْ  
يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فِي وَاقِعٍ مَا كَانَتْ الْفَرِيضَةُ تُصَلَّى  
مَرَّتَيْنِ فَإِنْ ذَلِكَ كَذَا كَانَ يُفْعَلُ فِي أَقْلٍ لِإِسْتِدْرَاجِ  
حَقِّ نَهْيٍ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ ذَكَّرْنَا ذَلِكَ بِأَسَانِيدٍ فِي بَابِ صَلَاةِ  
الْخَوْفِ. فَعَلَّ مُعَاذِنُ الْكِنْدِيِّ ذَكَّرَنَا بِحُجَّتِهِ  
أَنْ يَكُونَ قَبْلَ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ النَّهْيُ  
فَنَسَخَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي أَحَدِ الْوَقْتَيْنِ إِلَّا  
كَانَ لِمُخَالِفِهِمْ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْوَقْتِ الْآخِرِ  
فَهَذَا أَحْكَمُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ -  
وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ  
رَأَيْنَا صَلَاةَ السَّامُومِينَ مُضِنَّةً بِصَلَاةِ  
إِمَامِهِمْ بِصَلَاتِهَا وَتَسَادِهَا يَجِبُ ذَلِكَ  
النَّظَرُ الصَّحِيحُ. مِنْ ذَلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا إِمَامًا  
إِذَا سَهَا وَجَبَ عَلَى مَنْ خَلْفَهُ لِسَهْوِهِ مَا  
وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَوْ سَهَوُوا هُمْ وَلَوْ يَسَهُ هُوَ كَو  
يَجِبُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِمْ إِذَا سَهَا  
فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ السَّامُومِينَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ  
السَّاهِي لِسَهْوِهِ إِمَامِهِمْ وَيَنْتَفِي عَنْهُمْ حُكْمُ السَّاهِي  
بِإِنْتِفَائِهِ عَنْ إِمَامِهِمْ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمْ فِي  
صَلَاتِهِمْ حُكْمُ إِمَامِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ وَكَانَ  
صَلَاتُهُمْ مُضِنَّةً بِصَلَاتِهِمْ وَكَانَ كَأَنَّهُمْ  
صَلَاتُهُمْ مُضِنَّةً بِصَلَاتِهِمْ كَمَا يَجُزَّ أَنْ يَكُونَ  
صَلَاتُهُمْ خِلَافَ صَلَاتِهِمْ. فَثَبَتَ بِذَلِكَ

ترجمت ماذنہ اللہ علیہ وسلم کا عمل جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس منافعت سے پہلے  
کا ہو سکتا ہے پھر نبی کے آنے سے منسوخ ہو گیا اور ہو سکتا ہے (نبی  
کے) بعد کا ہو تو کوئی شخص اس کو کسی ایک وقت پر محمول نہیں کر سکتا  
کیونکہ دوسرا اسے دوسرے وقت پر محمول کر سکتا ہے۔ روایات  
کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے (جو ذکر کیا گیا)

اور غور و فکر کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مقتدیوں  
کی نازِ صحت و فساد کے اعتبار سے امام کی ناز میں شامل ہوتی ہے  
مصحح غور و فکر سے یہ بات واجب ہوتی ہے۔

اسی بات سے ہے کہ ہم دیکھتے ہیں امام کے بھولنے سے  
مقتدیوں پر وہی بات واجب ہوتی ہے جو امام پر واجب ہے اور اگر  
وہ بھول جائیں اور امام نہ بھولے تو مقتدیوں پر وہ چیز واجب نہ ہوگی  
جو امام کے بھولنے سے اس پر واجب ہوتی ہے۔ پس جب ثابت ہوا  
کہ امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم ثابت ہوتا ہے اور امام  
پر سہو کا حکم نہ لگے تو مقتدیوں سے بھی اس کی نفی ہوتی ہے تو ثابت  
ہوا کہ ناز میں ان کا حکم، امام کی ناز کا حکم ہی ہے اور امام کی ناز ان  
کی ناز کو شامل ہوتی ہے تو جب امام کی ناز ان کی ناز کو بھی شامل  
ہے تو ان کے لیے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مقتدی کی ناز کا امام کی ناز کے



خلافت ہونا جائز نہیں۔

أَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ صَلَاتُهُ خِلَافَ صَلَاةِ إِمَامِهِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيَ فَرِيضَةً فَكَمَا كَانَ الْبَصَلِيُّ تَطَوُّعًا يَجُوزُ أَنْ يَأْتِيَ بَيْنَ يُصَلِّيَ فَرِيضَةً كَانَ كَذَلِكَ يَجُوزُ لِلْبَصَلِيِّ فَرِيضَةً أَنْ يُصَلِّيَهَا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا۔ قِيلَ لَهُ إِنْ سَبَبَ التَّطَوُّعُ هُوَ بَعْضُ سَبَبِ الْفَرِيضَةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْكَوْنِيَّ يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يُرِيدُ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ مِنْ نَافِلَةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ يَكُونُ بِذَلِكَ دَاخِلًا فِي نَافِلَةٍ وَإِذَا كَوَى الدُّخُولُ فِي الصَّلَاةِ وَكَوَى الْفَرِيضَةَ كَانَ بِذَلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ فَصَارَ يَكُونُ ذَلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ بِالسَّبَبِ الَّذِي دَخَلَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ وَيَسَبِّبُ آخَرًا فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ كَانَ الَّذِي يُصَلِّيُ تَطَوُّعًا وَهُوَ يَأْتِي بِمُصَلِّ فَرِيضَةٍ هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي كُلِّهَا إِمَامٌ وَالَّذِي يُصَلِّيُ فَرِيضَةً وَيَأْتِي بَيْنَ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي بَعْضٍ سَبَبِهَا الَّذِي بِهِ دَخَلَ فِيهَا إِمَامٌ وَكَيْسَ لَهُ فِي بَقِيَّتِهِ إِمَامٌ فَلَمْ يَجْزُ ذَلِكَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ جُنُبًا فَأَعَادُوا وَلَمْ يَعِيدُوا فَقَالَ ذَلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُمْ لَمْ تَكُنْ مُضْمِنَةً بِصَلَاتِهِمْ۔ فَقَالَ مُخَالِفُهُمْ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَخَذَ لِنَفْسِهِ بِالتَّحَوُّطِ فَأَعَادُوا وَلَمْ يَأْمُرْ عَلَيْهِ بِالْعَادَةِ۔

۵۶۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھ سکتا ہے تو جس طرح نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے اسی طرح فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نفل کا سبب فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے۔ وہ یوں کہ جو شخص نماز میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کے علاوہ فرض یا نفل وغیرہ (میں سے کسی) کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ نفل نماز میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ نماز شروع کرتے ہوئے فرض نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرض نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا سبب وہی ہے جس سے وہ نفل نماز میں داخل ہوا اور اس کے علاوہ بھی جب بات اس طرح ہے تو نفل پڑھنے والا جو فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرتا ہے وہ اس کی تمام نماز میں امام ہے لیکن فرض پڑھنے والا جب نفل پڑھنے والے کا مقتدی بنتا ہے تو وہ اس بعض سبب سے اس کی نماز میں داخل ہوتا ہے جس سے امام نماز میں داخل ہوا اور باقی اسباب میں وہ اس کا امام نہیں ہوتا لہذا یہ (اقتداء) جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھائی پھر آپ نے ٹوٹائی لیکن صحابہ کرام نے نہ ٹوٹائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی نماز مقتدیوں کی نماز کو شامل نہ تھی۔

ان کے مخالفین جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ عمل اس لیے کیا کہ ان کو نماز سے پہلے جنابت کا یقین نہ تھا اس لیے انہوں نے اپنے لیے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور نماز ٹوٹائی لیکن ان مقتدیوں کو ٹوٹانے کا حکم نہ دیا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔ حضرت



حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا عِبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغَدَاةَ  
قَالَ أَنَا إِذْ إِذْ بَنُ قَدَامَةً عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ عُمَرُ  
قَدْ اخْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَيْتُ وَمَا  
اُعْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ اُغْسِلْ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضِجْ  
مَا لَمْ أَرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى مُتَمَكِّنًا وَقَدْ ارْتَفَعَ  
الصُّحْبُ -

۵۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ فَنَظَرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ اخْتَلَمَ فَصَلَّى وَ  
لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَأَيْتُ إِلَّا وَقَدْ  
اخْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَيْتُ وَمَا اُعْتَسَلْتُ  
قَالَ فَاغْتَسِلْ وَغَسَلَ مَا بَرَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ  
مَا لَمْ يَرَوْا ذَنْ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ  
مَا ارْتَفَعَ الصُّحْبُ مُتَمَكِّنًا -

فَدَلَّ هَذَا عَلَى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَتَقَنَّ  
بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ -

۵۸۔ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ كَانَ  
يَرَى أَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ صَلَاةِ  
الْإِمَامِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا  
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ قَالَ تَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ  
أَنَّ عُمَرَ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ  
فَأَعَادَ بِهَا الصَّلَاةَ -

فَلَمَّا أَعَادَ بِهَا عُمَرَ الصَّلَاةَ لِتَوَكُّفِ  
الْقِرَاءَةِ وَفِي تَفْسَادِ الصَّلَاةِ بِتَوَكُّفِ الْقِرَاءَةِ  
اِخْتِلَافٌ كَانَ إِذَا صَلَّى بِهِمْ جَنَابًا آخَرَى أَنَّ  
يُعِيدُ بِهِمُ الصَّلَاةَ - فَإِنْ كَانَ كَائِلًا فَقَدْ

زبید بن صلت فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا لیکن مجھے پتہ نہ چل سکا چنانچہ میں  
نے غسل کیے بغیر ناز پڑھ لی۔ پھر فرمایا جو کچھ دیکھتا ہوں اسے دہوتا  
ہوں اور جو کچھ نظر نہیں آتا۔ اس پر پھینٹے مارتا ہوں (اچھی طرح نہیں  
دہوتا) پھر آپ کھڑے ہوئے اور ناز پڑھی۔ اس وقت پاشت ہو  
چکی تھی۔

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ  
نکلا انہوں نے دیکھا کہ ان کو احتلام ہوا ہے غسل کیے بغیر  
ناز پڑھ چکے تھے فرمایا اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ مجھے  
احتلام ہوا ہے لیکن مجھے پتہ نہ چل سکا اور میں نے غسل کیے  
بغیر ناز پڑھ لی۔ (راوی) فرماتے ہیں پھر انہوں نے غسل  
کیا اور جو کچھ کپڑے میں دیکھا اس کو دھویا اور جو کچھ دکھائی  
نہیں دیتا تھا اس پر پانی چھڑکا اذان دی اور اقامت  
کہی پھر اچھی طرح پاشت ہونے پر ناز ادا فرمائی۔

تو یہاں بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین  
نہ تھا کہ ناز سے پہلے انہیں جنابت تھی اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عمر فاروق رضی

حضرت ہمام بن عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قرأت بھول گئے تو ان (مقتدیوں)  
کو دوبارہ ناز پڑھائی۔

توجہ زک قرأت کی وجہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو  
دوبارہ ناز پڑھائی حالانکہ قرأت کے چھوڑنے سے ناز کے فاسد ہونے میں  
اختلاف ہے تو آپ نے جو ناز حالت جنابت میں پڑھائی اسے ان کے  
ساتھ لانا نایاب لائق تھا۔ اگر کوئی شخص کہ حضرت عمر فاروق رضی



رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلَّافٍ ذَلِكَ.

۵۹۔ قَدْ كَرَّمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ

قَالَ ثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ

قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةً كَرَأَ

فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَيْسَ قَدْ أَتَمَمْتَ

الزَّكَاةَ وَالسُّجُودَ قَالَ بَلَى قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُكَ

قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ

قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَتَى سَمِعْتَ

هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ رَأَى سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ

قِيلَ لَهُ قَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عُمَرَ مِنْ

حَيْثُ ذَكَرْتُمْ وَلَكِنَّ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِيهِمَا بَدَأَ

نَا يَذْكُرُهُ مُتَّصِلُ السَّنَادِ عَنْ عُمَرَ وَهَمَامٌ

حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْهُ فَمَا اتَّصَلَ اسْتَادُهُ عَنْهُ

فَهُوَ أَقْبَلُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَهُ وَهَذَا

أَيْضًا مِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ وَذَلِكَ لِأَنَّهُمْ

أَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا كَوَصَلِي خَلْفَ جَنْبٍ وَهُوَ

يَعْلَمُ بِذَلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوا

صَلَاتَهُ مُضْتَبِّنَةً بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فَكَمَا كَانَ

ذَلِكَ كَذَلِكَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ بِفَسَادِ صَلَاةِ إِمَامِهِ

كَانَ كَذَلِكَ فِي النَّظَرِ إِذَا كَانَ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَا تَرَى أَنَّ

الْمَأْمُورَ كَوَصَلِي وَهُوَ جَنْبٍ وَهُوَ يَعْلَمُ أَوْ لَا يَعْلَمُ كَانَتْ

صَلَاتُهُ بَاطِلَةً فَكَانَ مَا يَفْسُدُ صَلَاتَهُ فِي هَالٍ عَلَيْهِ

بِهِ هُوَ الَّذِي يَفْسُدُ صَلَاتُهُ فِي هَالٍ جَهْلِهِ بِهِ وَكَانَ عَلَيْهِ بِفَسَادِ

صَلَاةِ إِمَامِهِ تَفْسُدُ بِهِ صَلَاتُهُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ

رَجُلٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ

بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ

عَنْ طَاوُسٍ وَمَجَابِهِدٍ فِي إِمَامٍ صَلَّى بِقَوْمٍ

وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ يُعِيدُونَ الصَّلَاةَ

رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نماز

پڑھتے ہوئے قرأت نہیں کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے

پوچھا کیا تم نے رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کیا۔ اس نے کہا جی ہاں مکمل

کیا ہے، فرمایا تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت

عبداللہ بن عمر عمری نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے

حضرت محمد بن ابراہیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی

ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ سے (سنی ہے)۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح

بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن جو کچھ ہم نے شروع میں ان سے روا

کیا ہے اس کی سند حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک متصل ہے اور حضرت

ہمام خود وہاں موجود تھے تو میں کی سند متصل ہے وہ اس کے خلاف کی نسبت

قبولیت کے زیادہ لائق ہے اور اس پر بھی قیاس کی دلالت پائی باقی

ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جنبی آدمی کے پیچھے نماز

پڑھے اس سے اس بات کا علم بھی ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اسے وہ

امام کی نماز میں شامل سمجھتے ہیں تو جب امام کی نماز کے فاسد ہونے کا علم ہونے کی

صورت میں بھی یہی حکم ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ علم نہ ہونے کی صورت میں

بھی یہی حکم ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں نماز پڑھے

اسے (جنابت کا) علم ہو یا نہ، اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ تو جاننے کی صورت

میں جس چیز نے اس کی نماز کو باطل کیا ہے عدم علم کی صورت میں بھی وہی چیز اس

کی نماز کو باطل کر دیتی ہے تو امام کی نماز کے بطلان کا علم اس کی نماز کو باطل کر

دیتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ امام کی نماز کے بطلان کو نہ جاننے کی صورت میں

بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے یہی قیاس ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف

اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت طاووس اور حضرت مجاہد

حضرت جابر مغنی، حضرت طاووس اور حضرت مجاہد

رضی اللہ عنہم ہمارے اس امام کے بارے میں جو بغیر وضو

کے لوگوں کو نماز پڑھنے کی روایت کرتے ہیں کہ وہ سب

نماز کو نوتا ہیں۔



جَمِيعًا. وَقَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَّقِيَيْنِ  
مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي اخْتِلَافِ صَلَوةِ  
الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِينَ -

۶۱۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَتَّصِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِكُوفِهِ هِيَ لَهُ الظُّهْرُ وَكُهُمُ الْعَصْرُ  
قَالَ يُعِيدُ ذَنْ وَلا يُعِيدُ -

۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ جَاءَ  
عِبَادٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَوَجَدَهُمْ  
يُصَلُّونَ الْعَصْرَ فَصَلَّى مَعَهُمْ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا  
الظُّهْرُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا صَلَّوْا فَيَاذَا  
هِيَ الْعَصْرُ فَأَتَى الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ  
فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا جَمِيعًا -

۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَعِيدُ  
بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ  
كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يَقُولَانِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا -  
وَقَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ  
قَالَ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا -

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُمَرٍ  
قَالَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ -

بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْقِرَاءَةِ

فِي الصَّلَاةِ -

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

امام اور مقتدیوں کی نماز میں اختلاف کے سلسلے میں مقتدی  
سے بھی ہمارے مذہب کے موافق مروی ہے۔

حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو  
کسی قوم کو نماز پڑھانے خود وہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی  
عصر کی نماز پڑھتے ہوں تو وہ (مقتدی) ٹوٹا ٹیٹا امام نہ ٹوٹائے۔

حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں حضرت عباد  
رضی اللہ عنہ بارش کے دن مسجد میں آئے تو لوگوں کو ظہر  
کی نماز پڑھتے ہوئے پایا انھوں نے ظہر کی نماز خیال  
کرتے ہوئے ان کے ساتھ شرکت کی۔ انھوں نے نماز  
ظہر ادا نہیں کی تھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو معلوم ہوا کہ  
عصر کی نماز تھی چنانچہ وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے  
اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے ان کو دونوں نمازیں (دوبارہ) پڑھنے کا

حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں حضرت  
حسن اور ابن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے تھے۔  
دونوں نمازیں ادا کرے۔

(امام ابو جعفر طحاوی) فرماتے ہیں۔ حضرت ابو معشر نے امام نخعی سے نقل  
کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ وہ دونوں نمازیں ادا کرے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی  
نماز ادا کرے۔

باب: نماز میں قرأت کا تعین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبید اللہ بنی اور عبید اللہ بنی  
میں پہلی رکعت میں ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ“



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّحَى وَالْفِطْرِ فِي الْأَوَّلِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

اور دوسری رکعت میں ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ“ پڑھتے تھے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِوٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ يَوْمَ عِيدٍ وَيَوْمَ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اور ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ“ پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ کا دن اکٹھے ہوتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرْظِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

حضرت جریر بن عبد الحمید، حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرْظِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِوٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا السُّعُودِيُّ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ۔

حضرت سمیرہ بن جندب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کے بارے میں اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے جمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا السُّعُودِيُّ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

حضرت وہبی فرماتے ہیں ہم سے مسعودی نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

حضرت معبد بن خالد، حضرت زید بن عقیبہ فزاری رضی



قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ كَيْدِ بْنِ عَقْبَةَ الْقَزَارِيِّ قَدْ كُتِبَ شَادِهِ مِثْلَهُ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ هُمَا اللَّتَانِ يَتَّبِعُنِي بِمَا مَرَّ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا يُجَادِرُ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ وَاحْتَجَّوا بِهَذِهِ الْأَثَارِ - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ فِي ذَلِكَ تَوْثِيقٌ بِعَيْنِهِ لَا يَتَّبِعُنِي أَنْ يُجَادِرَ إِلَى غَيْرِهِ وَلَكِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا وَلَهُ أَنْ يَقْرَأَ بِغَيْرِهِمَا ۚ ۷۲ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُوَ فِي ذَلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَابْنَ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَاظِدٍ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ قُلْتُ قَا وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَأَ الْقَمَرُ -

۷۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَثْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَبَا قَاظِدٍ قَدْ كُتِبَ مِثْلَهُ -

فَهَذَا أَبُو قَاظِدٍ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرَأَى فِي الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ مَا أَخْبَرَهُ بِهِ مَنْ رَوَى الْأَثَارَ الْأَوَّلَ - وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرَأَى فِي الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَيْضًا فِي الْأَثَارِ الْأَوَّلِ - ۷۴ - فِيمَا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عبادت اسی طرف گئی ہے کہ امام کو عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ یہی دوسری پڑھنی چاہیے، کسی دوسری طرف تجاوز نہ کرے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کسی معین سورت کو مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے دوسری طرف متجاوز نہ ہو سکے بلکہ امام کو چاہیے کہ یہ سورتیں پڑھے البتہ ان کے علاوہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے دلائل سے اس طرح ہے۔ حضرت

ابو داؤد فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کیا پڑھتے تھے میں نے کہا ”اور“ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالْأَشْقُ الْكَمَرُ“

حضرت حمید الشہد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی روایات میں مذکورہ قرأت کے علاوہ (سورتوں کی) قرأت کی۔ مگر اردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں ان سورتوں کے علاوہ بھی قرأت فرمائی جن کا پہلی روایات میں ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں یوں فرمائی حضرت حمید الشہد بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت ضحاک بن قیس



نے حضرت نمان بن بشیر (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ آپ "ہَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

يُؤْتَسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ  
الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الطَّحَاكَ  
بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ  
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
عَلَى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَذَا  
أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ -

حضرت مالک بن انس سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ (کی نماز) میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورہ جمعہ اور سورہ "ہَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ"۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنَا صَمْرَةُ بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الطَّحَاكَ  
بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَا كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ  
قَالَ الْجُمُعَةُ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ -  
۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ  
وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورہ جمعہ اور "ہَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مَوْمِلُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَخْوَلِ بْنِ يَزِيدٍ  
عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِطِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَثَلَهُ -

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا جَاءَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ  
قَرَأَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ غَيْرَ مَا جَاءَ عَنْهُ  
فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ لَمْ يُجْزَأْ أَنْ يُحْمَلَ ذَلِكَ عَلَى  
التَّضَادِّ وَالْكَذِبِ وَالْكَثَا نَحْمِلُهُ عَلَى الْإِطْفَاقِ  
وَالْتَّصَادُقِ فَتَجْعَلُ ذَلِكَ مَثَلَهُ قَدْ كَانَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِهَذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں اس کے علاوہ قرأت کی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے تو جائز نہیں کہ اسے تفاد اور ایک دوسرے کی تکلیف پر محمول کیا جائے بلکہ ہم اسے اتفاق اور باہمی تصدیق پر محمول کرتے ہیں۔ ہم ان میں سے ہر ایک کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرار دیتے ہیں۔ کبھی آپ نے اسے پڑھا اور کبھی اس کی



مَرَّةً وَبِهَذَا مَرَّةً فَحَكَ عَنْهُ كُلُّ فَرِيقٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ مَا حَضَرَهُ مَعَهُ فَقِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ لَا كَوْفِيَّةَ لِلْقِرَاءَةِ فِي ذَلِكَ وَأَنَّ لِلدِّمَا مِمَّ أَنْ يَقْرَأَ فِي ذَلِكَ مَعَ مَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَيْ الْقُرْآنِ شَلَا وَكَذَلِكَ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّكَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا الْحِمْيَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَشَرِيكٌ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا الْحِمْيَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ الْكَوْثَرِ تَنْزِيلًا وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ -

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمٍ قَالَ ثَنَا هَنَاقٌ عَنْ ثَنَادَةٍ عَنْ عَدْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَيْسَ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَجَاوَزُ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُهُ يَخُكُّ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ غَيْرَ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ حَقٌّ لَا يَجُوزُ خِلَافُ ذَلِكَ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَخْبَرَنَا رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا كَمَا أَخْبَرَ النُّعْمَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ

تلاوت فرمائی۔ تو ہر فریق نے اپنی حاضری (اور مشاہدے) کے مطابق آپ سے روایت کیا۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ نماز میں قرأت مقرر نہیں۔ اور امام کو حق حاصل ہے کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن میں سے جہاں سے چاہے پڑھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن کی نماز فجر کی قرأت بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں ”الْقُرْآنُ تَنْزِيلٌ“ اور ”عَلَى الْإِنْسَانِ“ پڑھتے تھے۔

حضرت عزیرہ، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو سورتوں سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ سے یہ قول منقول نہیں کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ان دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جائے کہ اس کے خلاف جائز نہ ہو بلکہ جن حضرات نے یہ دو حدیثیں روایت کی ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ آپ ان دو کسوتوں میں یہ دو سورتیں پڑھتے تھے۔ جس طرح حضرت نعمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں قرأت کرتے تھے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر دوسرے حضرات سے مروی ہوا کہ آپ نے اس کے خلاف بھی قرأت کی ہے کیونکہ



بِمَاذُكَّرْنَا ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْ غَيْرِهِمَا أَنَّهُ قُرَأَ  
بِغِلَاتٍ ذَلِكَ لِأَنَّهُ قُرَأَ بِهَذَا مَرَّةً وَبِهَذَا مَرَّةً  
فَكَذَابُكَ مَا حَكَى عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ  
الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أُرِيَ  
مَرَّةً أَوْ قُرَأَ بِهِ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُرَأَ بِغَيْرِهِ فَيَحْكِي  
كُلُّ مَنْ حَضَرَهُ مَا سَمِعَ مِنْ قِرَائَتِهِ وَكَيْسَ فِي  
ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِ التَّوَقُّفِ وَجَمِيعُ مَا  
ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ  
تَعَالَى۔

آپ نے ایک بار اسے پڑھا اور دوسری بار اس (دوسری سورت) کی  
قرأت فرمائی اسی طرح جس کے دن نماز فجر کی جو قرأت آپ سے منقول  
جاس میں بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے ایک بار پڑھا یا کئی بار  
اس کی قرأت کی پھر اس کے علاوہ کو پڑھا۔ پس حاضرین میں سے  
جس نے جو کچھ سنا اسے بیان کر دیا۔ اس میں قرأت کے تعین پر  
کوئی دلیل نہیں۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا وہ حضرت  
امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا  
قول ہے۔

## باب ۸۹: مسافر کی نماز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز میں قصر بھی کی اور  
پوری نماز بھی پڑھی۔

## باب ۸۹: صَلَوةُ الْمُسَافِرِ

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُبَشَّرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْمُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍاءَ عَنْ مَخْزُومِ بْنِ نِيَّادٍ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ قَصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
السَّفَرِ قَلِيلًا ثُمَّ۔

حضرت امام ابو جعفر لحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
کا مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے چاہے تو اپنی نماز پوری کرے اور  
اگر چاہے تو قصر کرے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا)  
حدیث اور حضرت یحییٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا  
ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نماز میں قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج  
نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں ڈالیں گے۔" اب لوگوں  
کو امن حاصل ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا مجھے بھی اس بات پر تعجب  
ہو جس پر تم متعجب ہو۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا  
فرمایا ہے لہذا اس کا صدقہ قبول کرو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ  
الْمُسَافِرَ بِالْخِيَارَيْنِ شَاءَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَإِنْ  
شَاءَ قَصَرَهَا وَاصْتَجُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
۸۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ قَالَ تَنَا رَوْحُ  
بْنِ عُبَادَةَ قَالَ تَنَا ابْنُ جَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ يُحَدِّثُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاكَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثُومٍ  
قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ  
الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ  
مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا  
صَدَقْتَهُ -

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا  
لَا يَتَّبِعُنِي أَنْ يَزِيدَ عَلَيَّ اثْنَتَيْنِ فَإِنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ  
فَإِنْ كَانَ قَعْدَ فِي اثْنَتَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ  
وَالْعِشَاءِ قَدَرِ الشَّهْدِ فَصَلَاةٌ تَامَّةٌ وَإِنْ  
كَانَ لَمْ يَقْعُدْ فِيهَا قَدَرِ الشَّهْدِ فَصَلَاةٌ  
بَاطِلَةٌ -

۸۶- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ  
السَّقَالَةِ الْأُولَى فِيمَا احْتَجَّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ  
الْحَدِيثَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا هُمَا فِي أَقْلِ هَذَا  
الْبَابِ أَنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ  
الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مَرْجَانُ رَجَاءٌ قَالَ ثَنَا  
دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَقَلُّ مَا قَرِضْتُ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ  
رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى إِلَى كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَهَا  
غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهَا وَتَمُّ النَّهَارِ وَصَلَاةُ الْبُحْرِ  
يَطُولُ قِرَاءَتُهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلَى صَلَاتِهِ  
الْأُولَى -

فَهَذَا عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ  
رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى إِلَى كُلِّ  
صَلَاةٍ مِثْلَهَا وَإِنَّهُ كَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلَى  
صَلَاتِهِ الْأُولَى فَكَانَتْ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي  
سَفَرِهِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَدُورَ بِحِمَامِ  
الصَّلَاةِ وَذَلِكَ رَكْعَتَانِ قَدْ بَلَغَ خِلَافُ  
حَدِيثِ فَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے  
ہوئے کہا کہ دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس  
نے نماز مکمل کی اور ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو رکعتوں کے  
بعد تشهد کی مقدار قعدہ کیا تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی، اور اگر تشهد  
کی مقدار قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

پہلے قول کے قائلین جنہوں نے مذکورہ دو حدیثوں سے  
استدلال کیا ہے، کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا شروع شروع میں دو دو رکعتیں نماز  
فرض تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے۔  
تو آپ نے مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل  
ادا کی۔ مغرب دن کے وتر ہیں اور فجر کی نماز میں قرأت طویل ہے  
اور جب آپ قرأت فرماتے تو پہلی ناز کی طرف لوٹ آتے۔  
(دو دو رکعتیں ادا کرتے)۔

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ  
مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل کو بلا کر ادا  
کیا اور آپ جب سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹتے تو ام المؤمنین  
نے بتایا کہ آپ سفر میں اسی طرح نماز ادا کرتے جیسے تکمیل نماز کے  
حکم سے پہلے ادا کرتے تھے۔ اور یہ دو رکعتیں تھیں تو یہ حضرت  
فہد کی اس روایت کے خلاف ہے جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز پوری بھی پڑھتے اور قصر  
بھی کرتے تھے۔



اور حضرت یحییٰ بن منیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکورہ آیت سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور جب تم زمین پر چلو — آفریں! وہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف قصر ناز کی نصحت ہے ان پر لازم نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان دونوں پر رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رجوع میں آسانی اور وسعت دی گئی ہے ان پر اسے واجب نہیں کیا گیا۔

دوسرے قول والے ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ان الفاظ سے کبھی وہی بات مراد ہوتی ہے جو انھوں نے ذکر کی اور کبھی اس کے علاوہ بات مراد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جس نے بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کیا تو اسے ان دونوں (صفا اور مروہ) پر چکر لگانے میں حرج نہیں" اور یہ تمام علماء کے نزدیک لازمی ہے کیونکہ کسی بھی حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے ان دونوں کا چکر چھوڑنا جائز نہیں۔ — توجیب حرج کی نفی کبھی اختیار کے لیے اور کبھی ایجاب کے لیے ہوتی ہے تو کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ کتاب، سنت یا اجماع سے ثابت دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنی پر محمول کرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سفروں میں قصر کرنے پر متواتر روایات مروی ہیں۔

حضرت ابن سمط فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ (مقام) پر دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

فِي السَّفَرِ وَقَصَرَ - وَأَمَّا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى فَإِنَّ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَى اخْتَجُّوا بِالْأَيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِيهِ وَهِيَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْآيَةِ قَالُوا فَذَلِكَ التَّخْصُّصُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ لَا عَلَى الْخَتْمِ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ وَهُوَ كَقَوْلِهِمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا ذَلِكَ عَلَى التَّوَسُّعِ مِنْهُ لَهُمْ فِي التَّرَاجُعِ لَا عَلَى إِيْجَابِهِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ - فَكَانَ مِنْ جُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ وَأَهْلُ الْمَقَالَةِ الْآخَرَى أَنَّ هَذَا اللَّفْظُ قَدْ يَكُونُ عَلَى مَا ذَكَرُوا وَيَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَذَلِكَ عَلَى الْخَتْمِ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرَّحَدٍ حَجٍّ أَوْ اعْتِمَارٍ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا - فَلَمَّا كَانَ نَفْيُ الْجُنَاحِ قَدْ يَكُونُ عَلَى التَّخْيِيرِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْإِيْجَابِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَمِلَ ذَلِكَ عَلَى أَحَدِ التَّعْنِيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ، يَدُلُّهُ عَلَى ذَلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إجماعٍ - وَقَدْ جَاءَتْ الْأَثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَقْصِيرِهِ فِي أَسْفَارِهِ كُلِّهَا -

۸۳۔ فَمِمَّا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبِيْبَ بْنَ عَبْدِ يَحْيَى عَنْ جَبِيْرِ بْنِ نَفِيْعٍ عَنْ ابْنِ السَّمُوطِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ -



۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُبُ  
عَمْرُو قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمٌ عَنْ  
عَمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ  
أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرُو رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ  
حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبِّلَتَانِ -  
۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا حَفْصُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ كَرِهَ كَوْنَهُ قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَيْتَ حَظِّي  
إِلَى الْخِيَالِ حَدِيثٌ -

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مٹی میں دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت فاروق اعظم  
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ کاش میری چار  
رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہو جائیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ  
عنہ کے ساتھ جو چار رکعات پڑھا ہوں ان میں سے دو رکعات ہی قبول ہو جائیں)  
دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عبداللہ عنہ سے اس کی  
مثل مروی ہے، البتہ اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول  
”کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہوں“  
نہیں ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ  
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ  
فِي الشَّهْرِ وَيُفْطِرُ وَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ لَا يَدْعُهُمَا  
يَعْنِي لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا -

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (کبھی)  
روزہ رکھتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے تھے اور دو رکعتیں ادا  
کرتے انھیں نہ چھوڑتے یعنی ان پر افادہ نہ کرتے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ  
قَالَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي  
رَكْعَتَيْنِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور سترہ دن ٹھہرے تو آپ نے  
دو رکعتیں پڑھیں۔ ۱۷

۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَحْدٍ ثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا  
أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنفِيٍّ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ كَرِهَ

حضرت سعید بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے بارے میں پوچھنے لگے  
تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے  
تشریف لے جاتے تو واپس لوٹنے تک صرف دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کی نیت نہ کی تھی ورنہ آپ مکمل نماز پڑھتے کیونکہ پندرہ دن کی قیامت سے آدمی مقیم شمار ہوتا ہے۔  
(بخاری)



يُصَلِّ إِلَّا رُكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ۔  
 ۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا بِفَصْرِ الصَّلَاةِ۔  
 ۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رُكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رُكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رُكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رُكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رُكْعَتَيْنِ سِتِّ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ ثُمَّ أَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا دُوحٌ بْنُ عَبَّادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ كُثَيْبًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِلَى مَوْضِعِ الْعُرْقَةِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْفَتْحُ سَأَلَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَاحْفَظُوهَا عَنِّي مَا

حضرت عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے تو آپ نماز میں قصر کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میں دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی غلات کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے تو چار رکعات ادا کرتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مٹی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال دو رکعتیں ادا کیں۔ اس کے بعد انھوں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے مکمل نماز پڑھی۔

حضرت ابو نعیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سفر کے بارے میں پوچھا تو وہ مقام عوقہ کی طرف گئے اور فرمایا اس نوجوان نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفری نماز کے بارے میں سوال کیا ہے تو اسے مجھ سے یاد رکھو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر میں ایسی تک دو رکعتیں پڑھتے آپ فتح مکہ کے



موقعہ پر اٹھارہ دن مکہ مکرمہ میں رہے تو دو رکعتیں پڑھتے  
پھر فرماتے اسے اہل مکہ اکھڑے ہو کر پچھلی دو رکعتیں پڑھو ہم  
مسافر لوگ ہیں۔ پھر آپ غزوہ حنین اور طائف کی طرف تشریف  
لے گئے تو وہ دو رکعتیں پڑھتے رہے پھر جبرائیل مقام کی طرف لوٹے  
تو وہاں سے ہی ذیقعدہ میں عمرہ کیا (حضرت عمران بن حصین  
فرماتے ہیں) پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے  
ہمراہ جہاد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ  
کیا تو وہ دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے  
ابتدائی دور خلافت میں ان کے ہمراہ عمرہ کیا تو وہ دو رکعتیں ادا  
کیں اس کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار چار  
رکعات پڑھنے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مدینہ طیبہ میں چار  
چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا کیں۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی  
اللہ عنہ کے واسطے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت یحییٰ بن ابی اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سرکار

سَافَرًا رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا  
إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَتَمَّ  
بِمَكَّةَ نَزَلَ مَنْ انْفَتَحَ كُنَانُ عَشْرَةِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ يَقُولُ يَا هَلْ مَكَّةَ قَوْمُوا وَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ  
أَخْرَاجُ نِيَابَتَنَا كَوْمَ سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ حَنِينًا وَ  
الطَّائِفَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى  
الْجَعْرَانَةِ فَاعْتَمَرَ مِنْهَا فِي ذِي الْقَعْدَةِ ثُمَّ  
غَزَا وَتَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَاعْتَمَرَ تَمَعَ عُمَرُ وَ  
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانُ وَصَدْرًا مِنْ أَمَارَتِهِ  
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انَّ عُثْمَانَ رَمَى بَعْدَ  
ذَلِكَ صَلَّى أَرْبَعًا بَنِي.

۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَيْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ  
وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ  
الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ  
أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ كَثِيبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ  
قَالَ ثَنَا سَعْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ.

۹۵۔ حَدَّثَنَا مَبِشَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو  
عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ



قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَوَا قَمَلُكَ قَالَ عَشْرًا

۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعْيٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَوْ يَدُ كُرْ سَوَالَهُ لَا نَسِ

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ أَمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ

۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْعَوْنِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هِيَ وَتَوَالِيهَا وَلَا تَنْقُصُ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ أَرْبَعًا وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے (راوی کہتے ہیں) میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا آپ دعا کتنا عرصہ پڑھتے انہوں نے فرمایا ”دس دن“

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن ابی اسحق سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کا ذکر نہیں۔

حضرت محمد بن عبد اللہ (ابن ابی سلیم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں نماز ادا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعات نماز ادا کی اور اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی نماز عصر پڑھی) مغرب کی نماز میں رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کیں اور آپ نے فرمایا یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ سفر و حضر میں کم نہیں ہوئے۔ عشاء کی نماز چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات پڑھیں۔ فرماتے ہیں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ مغرب کی تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، عشاء کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت حواری بن ابی مجیفہ فرماتے ہیں۔ میں نے



قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنٌ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ  
عِزَّةُ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
بَيْنَ يَدَيْهِ الْبَرَاءَةَ وَالْعِصَاءَ.

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي كَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَيْلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي  
جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ مُسَافِرًا فَكَوْنُ يَزُلُّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ  
حَتَّى رَاجَعَ.

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ  
ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ  
بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا  
كُنَّا وَارِثَةً.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهُوَ لَا أَصْحَابَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُونَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ فِي سَفَرِهِ  
يَقْصِدُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ قَدْ  
رُويَ عَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي  
أَسْفَارِهِمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۱۰۳۔ فِيمَنْ ذَلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هَذَا  
الْفَصْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَمْرٍو وَمِنْهُ أَيْضًا مَا  
حَدَّثَنَا أَبُو ثَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ ثَنَا سُكَيْنُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ قَضَى بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ  
يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَرَبْتُمْ أَصَلَّيْتُمْ فَا نَا قَوْمٌ سَفَرٌ.

اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان کو مقام بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے  
نیزہ تھا۔ ظہر و عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ آپ کے  
سامنے سے عورت اور گدھا گزرتا تھا۔

حضرت حواری بن ابی جحیفہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما)  
سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر  
پر تشریف لے گئے تو آپ واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے  
رہے۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھائیں  
علاوہ اُن کے اس وقت زیادہ پڑھنا نہ تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ صحابہ کرام آپ سے خبر دیتے ہیں کہ آپ سفر میں  
گھر بیٹھے تک (نمازیں) قمر کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد صحابہ کرام  
سے بھی مروی ہے کہ وہ اپنے سفر میں اسی طرح کرتے تھے۔ اس  
ضمن میں ہم نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ  
کے بارے میں اس فصل میں روایت کیا ہے۔

اور اسی سلسلے میں یہ بھی مروی ہے حضرت ہمام بن عاتق  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں  
دو دو رکعتیں پڑھائیں پھر فرمایا اے اہل مکہ! تم اپنی نماز مکمل کرو  
ہم مسافر لوگ ہیں۔



۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَايَعُ قُوتُ بْنُ  
إِسْحَاقَ وَرَوْحُ وَوَهْبُ قَالُوا تَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْعَكْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ  
۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَا يَكَا حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ وَمَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى  
عُمَرَ بْنِ الْكَافِرِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ تَوَدَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ  
۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا رَوْحُ قَالَ  
تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْطَرِ  
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
مِثْلَهُ

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ يَزِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ رِزْوَانَ إِلَى صِفِّينَ فَصَلَّى  
بَيْنَ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْجَسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ تَنَا يُونُسُ  
بْنُ عَدِيٍّ قَالَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانَ بْنُ رِفِئَةَ  
ثَلَاثَةَ عَشَرَ جُلَاةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَكَانَ سَلْمَانُ بْنُ رِفِئَةَ  
أَسْهَمَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمْسَتْ الصَّلَاةُ  
فَقَالُوا تَقْدِمُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مَا أَنَا  
بِالَّذِي أَتَقْدِمُ أَأَنْتُمْ الْعَرَبُ وَمِنْكُمْ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ  
فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقُرْمِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ  
فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرُتَبَةِ  
إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهْبُ  
قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے اور وہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اسلم (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے  
غلام) فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب  
مکہ مکرمہ تشریف لائے تو \_\_\_\_\_ اس کے بعد  
انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے۔  
حضرت سالم اپنے والد سے وہ حضرت عمر فاروق  
(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ صفین کی  
طرت نکلے تو انہوں نے جسراور قنطرہ کے درمیان دو  
رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک  
غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ  
عنہم کے ساتھ نکلے۔ حضرت سلمان ان میں سے عمر رسیدہ  
تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔  
صحابہ کرام نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! (حضرت سلمان  
رضی اللہ عنہ) آپ آگے بڑھیں انہوں نے فرمایا۔ میں  
آگے نہیں پڑھتا تم عربی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی تم میں سے ہیں لہذا تم میں سے کوئی ایک آگے بڑھے  
چنانچہ ایک صحابی آگے بڑھے اور انہوں نے چار رکعات  
پڑھائیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات (پڑھنے کی) کیا ضرورت  
ہے۔ ہمارے لیے دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے فرماتے ہیں ہم ملک شام کی ایک بستی میں



عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَسُورِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَهْمَاةٍ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْيَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ يَحْيَى كَانُوا جَمِيعًا فِي سَفَرٍ فَكَانَ سَعْدٌ يَقْضِي الصَّلَاةَ وَيُفْطِرُ وَكَانَا يَتِمَّانِ الصَّلَاةَ وَيَصُومَانِ فَقِيلَ لِسَعْدٍ ذَاكَ تَقْضِي الصَّلَاةَ وَتُفْطِرُ وَيَتِمَّانِ فَقَالَ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِعُودٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَيْنَا لَا نَفْسِنَا أَرْبَعًا۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِنِي أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَلَّى صَلَاةَ سَفَرٍ مَا لَمْ أَجْمَعْ إِكَامَةً فَلَمْ أَكُنْتُ ثَلَاثِي عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور ہم چار رکعات ادا کرتے ہم ان سے اس بارے میں پوچھتے تو وہ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے انہیں حضرت عبدالرحمن بن مسور بن محرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن محرمہ اور عبدالرحمن بن عبد لیث رضی اللہ عنہم تمام ایک سفر میں تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے اور دوسرے دو حضرات مکمل نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے ہیں اور وہ دونوں مکمل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم خوب جانتے ہیں۔

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن صفوان (رضی اللہ عنہم) کے عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں امام کے پیچھے چار رکعات پڑھتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں جب تک اقامت کی نیت نہ کر لوں۔ نماز سفر ادا کرتا ہوں اگرچہ بارہ راتیں رہوں۔

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں میں حضرت سالم کے



أَبِي نَجِيحٍ قَالَ أَتَيْتُ سَالِمًا سَأَلَهُ وَهُوَ عِنْدَ  
بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ  
قَالَ كَانَ إِذَا صَدَرَ الظُّهْرُ وَقَالَ نَحْنُ مَا كَثُرْنَا  
أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَإِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا قَصَرَ  
فَلَمْ يَكُنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً -

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْحَزَّارِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ  
قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
فَكَانَ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ رَكَعَتَيْنِ -

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَى شِيقِ سِيرِينَ فَأَمَّا فِي  
السَّيْفِيَّةِ عَلَى بَسَاطِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ  
ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ -

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ  
بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَرزَةَ الْأَسْلَمِيَّ  
يَا لَاهُوازٍ صَلَّى الْعَصْرَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ  
رَكَعَتَيْنِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَهْوَلَاءُ أَصْحَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْصُرُونَ فِي  
السَّفَرِ وَيَنْكُرُونَ عَلَى مَنْ أَتَمَّ إِلَّا تَرَمِ أَنْ  
سَعْدًا لَمَّا قِيلَ لَهُ إِنَّ الْيَسُورَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ يُتِمَّانِ قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ وَكَمْ  
يَعْدِرُهُمَا فِي إِتْمَامِهِمَا وَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي  
قَدْ مَلَ سَلَمَانٌ وَمَعَهُ ثَلَاثَةُ عَشْرَ مَرَّةً  
أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقَالَ لَهُ سَلَمَانٌ مَا لَنَا وَ  
لِمَرْبَعَةٍ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمَرْبَعَةِ وَلَمْ

پاس پوچھنے آیا تو وہ مسجد کے دروازے کے پاس تھے۔  
میں نے پوچھا آپ کے والد کیا طریقہ اختیار کرتے تھے۔  
انہوں نے فرمایا جب ظہر شروع ہوتا اور وہ فرماتے ہم  
ٹھہرنے والے ہیں تو مکمل نماز پڑھتے اور جب فرماتے  
آج اور کل (ٹھہریں گے) تو قصر کرتے اگرچہ بیس راتیں رہتے۔  
حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ سے  
مدینہ طیبہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہم سفر رہا  
تو آپ فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ہم حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) سیرین کے  
ایک کنارے کی طرف نکلے تو انہوں نے کشتی میں کپڑا  
بچھا کر ہمیں نماز پڑھانی ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر  
اس کے بعد عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت ازرق بن  
قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سلمی  
کو مقام اہواز میں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔  
(حضرت شعبہ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کتنی رکعتیں  
پڑھیں انہوں نے فرمایا ”دو رکعتیں“

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سفر میں قصر کرتے اور پوری نماز پڑھنے  
والوں کی مخالفت کرتے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب حضرت  
سعد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت مسور اور عبدالرحمن بن عبد العزیز  
رضی اللہ عنہما پوری نماز پڑھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ہم زیادہ جانتے  
ہیں اور نماز مکمل کرنے کے سلسلے میں ان کو معذور نہیں سمجھتے  
سمجھتے تھے اور وہ شخص جن کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے  
کیا اور آپ کے ساتھ تیرہ صحابہ کرام تھے اس نے چار رکعات پڑھائیں  
تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات پڑھنے  
کی کیا ضرورت ہے ہمیں دو رکعتیں کافی ہیں اور وہاں موجود



حضرات نے اس بات کی مخالفت نہ کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے مذہب میں سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میں شخص کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا وہ اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے اور یہ بات ان دونوں کا مل (حضرت سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اس روایت کے خلاف ہے کہ سفر میں نماز مکمل نہ کی جائے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا اس میں تنہا مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت مسور اور وہ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما نے نماز کو اس لیے مکمل کیا ہو کہ وہ اس سفر میں قصر کو جائز نہ سمجھتے ہوں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ حج عمرہ اور جہاد کے علاوہ قصر نہ کی جائے۔ کیونکہ ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کا یہ موقف ہے تو جب ان کے بارے میں مروی بات کا احتمال پایا گیا اور اکثر صحابہ کرام سے قعر ثبات ہے تو اسے صحابہ کرام سے مروی روایات کے متضاد قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا اس بنیاد پر کیا کہ آپؐ ان مکمل نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ ہم ان شاء اللہ اس بات کو اس باب میں بیان کریں گے۔ تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمارے لیے نماز سفر میں قعر ثبات ہو گئی اور پورا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو ہمارے لیے یہاں نہیں کہ ہم اس کی مخالفت کر کے دوسری راہ اختیار کریں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات روایت کی ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ سفر

مِنْكَرُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ يَحْضُرْتِهِ مِنْ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ  
أَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَكُنْ إِبَاحَةً إِلَّا ثَمَامٌ فِي السَّفَرِ  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَتَى ذَلِكَ الرَّجُلُ  
الَّذِي قَدْ مَنَّهُ سَلْمَانُ رَضِيَ وَالْمُسَوْرُ وَهُمَا  
صَحَابِيَّانِ فَقَدْ ضَادَّ ذَلِكَ مَا رَوَاهُ سَلْمَانُ  
وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَى تَرْكِ الْإِثْمَامِ فِي السَّفَرِ  
فَقِيلَ لَهُ مَا فِي هَذَا إِنْ بَيَّنَّ عَلَى مَا كُنتُمْ لَا تَهْتَكُونَ  
قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُسَوْرُ رَضِيَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ  
الَّذِي أَتَمَّ إِلَهُمَا لَمْ يَكُنَا يَرِيَانِ فِي ذَلِكَ  
السَّفَرِ قَصْرًا إِلَّا أَنْ مَذَاهِبُهُمَا أَنْ لَا تَقْصُرَ  
الصَّلَاةُ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزَاةٍ فَإِنَّهُ  
قَدْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَيْضًا غَيْرُهُمَا فَلَمَّا  
اِحْتَمَلَ مَا رَوَى عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ ثَبَتَ  
التَّفْصِيلُ عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْعَلْ ذَلِكَ مُصْطَافًا لِيَكُنَا  
قَدْ رَوَى عَنْهُمَا إِذْ كَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ وَهَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ  
فَقَدْ صَلَّى بِمِنَى أَرْبَعًا فَاتَّكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ وَمَنْ أَتَكَرَّ مَعَهُ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ إِنْ لَمْ نَعْلَمْ لِمَنْ رَأَى بِه  
إِثْمَامَ الصَّلَاةِ مِمَّا سَنَصِفُهُ فِي مَوْضِعِهِ  
مِنْ هَذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا كَانَ  
الَّذِي ثَبَتَ لَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ هُوَ تَفْصِيلُ الصَّلَاةِ  
فِي السَّفَرِ لِثَمَامٍ هَذَا لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نَخَالِفَ  
ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رَوَيْتُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا



میں فرض نماز دو رکعتیں ہے تاکہ یہ تمہارے مخالفت کی بات کا قلع قمع کر دے ہم کہتے ہیں ”ہاں“

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حالت اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض کی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا : عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، نماز جمعہ دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں کمی نہیں۔ یہ تمہارے نبی کی زبان سے بیان ہوا۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا — پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابواسحق، حضرت محمد بن طلحہ سے اور

يَذُكَّرُ عَلَىٰ أَنْ فَرَّائِضَ الصَّلَاةِ رَكْعَتَانِ فِي السَّفَرِ فَيَكُونُ ذَاكَ قَاطِعًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَخَافَكُمْ قُلْنَا نَعَمْ۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا رِيعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ الصَّبْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ كُرِضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ زُبَيْدِ الْيَافِغِيِّ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَطَرِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُوفٍ عَنْ زُبَيْدِ الْيَافِغِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَاةُ الرُّضَا رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۰۔ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كُرِضَ مِثْلَهُ۔

۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كُرِضَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ



الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ  
قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الثَّقَفِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ -

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ  
ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَنِ الثَّقَفِ -

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ  
قَالَ سَأَلْتُ بَنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي أَقِيمُ بِمَكَّةَ  
فَكَمْ أَصَلَّى قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ  
قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ  
جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهِيَ تَامَةٌ -

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ  
أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ  
أَخْشَى أَنْ تُكْذِبَ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ  
كَفَرَ -

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ  
قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاسِ عَنْ  
مُؤَرِّقٍ قَالَ سَأَلَ صَفْوَانَ بْنُ مُحْرِزٍ عُمَرَ فَذَكَرَ  
مِثْلَهُ -

وہ حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند  
کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ، حضرت سفیان سے روایت کرتے  
ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زبید نے بیان کیا انہوں نے  
عبدالرحمن بن ابی بلال سے انہوں نے ایک ثقہ راوی سے اور انہوں نے حضرت عمر  
حضرت شریک حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انہوں  
نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے سن الثقفہ  
راوی سے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے  
ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھتے  
ہوئے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں کتنی رکعات پڑھوں؟ انہوں نے  
فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حضرت ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی  
اللہ عنہم فرماتے ہیں سفر میں دو رکعتیں پڑھنا رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ پوری نادر ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔  
حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سفری نادر کے  
بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا مجھے ڈبہ ہے کہ تم دو رکعتوں  
کے بارے میں مجھے جھٹلاؤ لیکن میں نے سنت کی مخالفت کی اس  
نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

حضرت مؤرق فرماتے ہیں حضرت صفوان بن محرز نے  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ پھر انہوں نے  
اس کی مثل ذکر کیا۔



۱۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْذِنُ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سَامَةُ  
بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ التَّطَوُّعِ فِي  
السَّفَرِ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ  
مُسْلِمٍ أَنَا حَدَّثْتُكَ أَنَا سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ  
هَذَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ فُرِضَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ فِي الْحَضَرِ  
أَوْ بَعَاوًا فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا يَتَطَوَّعُ هَهُنَا  
قَبْلَهَا وَمِنْ بَعْدِهَا فَكَذَلِكَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ  
قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ أَوَّلُ  
مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ  
وَزَيْدًا فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي  
قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ  
فَكُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ اذْنُ حَتَّى أُخْبِرَكَ  
عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَّعَ شَطْرَ  
الصَّلَاةِ عَنِ الْمَسَافِرِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْعَبْلِ  
وَالنَّرَضِ۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ  
عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
حضرت طاووس سے سفر میں نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا  
نہیں کس چیز نے روکا ہے؟ حضرت حسن بن مسلم نے فرمایا میں تم سے  
بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت طاووس سے اس بارے میں پوچھا تو  
انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت اقامت میں چار اور سفر میں دو  
رکعتیں فرض کی گئی تھیں تو جس طرح یہاں (فرض نماز سے) پہلے اور  
بعد نفل پڑھے جاتے ہیں اسی طرح سفر میں بھی (فرض نماز سے)  
پہلے اور بعد نفل پڑھے جائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے قرآنی  
ہیں شروع شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی پھر نماز سفر  
کو اسی طرح برقرار رکھا گیا اور حالت اقامت کی نماز میں اضافہ  
کیا گیا۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک  
نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو قتلابہ، بنو عامر کے ایک شخص سے  
روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کھانا تناول  
فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اؤ تم بھی کھاؤ، اس نے عرض کیا میں  
روزہ دار ہوں، آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں روزہ  
کے بارے میں بتاؤں بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نماز  
کا نصف اور حاملہ عورت نیز دودھ پلانے والی سے روزہ اٹھایا  
ہے۔ لے

حضرت ابو العلاء، اپنی قوم کے ایک شخص سے  
روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر  
انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

لے۔ مطلب یہ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی نیز مسافر کو روزہ کی ادائیگی میں رخصت دے دی البتہ قضا واجب ہے لیکن مسافر کے لیے نماز میں  
نقص ہوگی۔ بعد میں مزید دو رکعتیں نہیں پڑھے گا۔ ۱۳۔ ہزار ہدی۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ مِثْلَهُ -

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ -

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي تَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ لَقِينَاهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَنِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَأَتَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَنَرَادَ وَعَنِ الْعَامِلِ وَالْمُرْضِعِ -

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَادَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْخَرِيشٍ قَالَ كُنَّا لَسَافِرًا تَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمُوهُ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ أَحَدٌ ثَلَاثًا عَنِ الصَّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

حضرت ابو قتلابہ، ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی کام سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ اٹھایا ہے۔

حضرت ایوب فرماتے ہیں مجھ سے ابو قتلابہ نے بیان کیا انھوں نے بخیر کے ایک بزرگ سے اور انھوں نے اپنے چچا سے روایت کیا پھر ایک دن ہم ان (بزرگ) سے ملے تو حضرت ابو قتلابہ نے ان سے کہا ان (حضرت ایوب) سے بیان کیجئے تو شیخ نے فرمایا مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹوں کے سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں عاقلہ اور دودھ پلانے والی کا ہونا ذکر کیا۔ حضرت انس بن مالک (یعنی ابوامامہ کعبی) رضی اللہ عنہ بخیر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہم پر حملہ آور ہوا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہانی بن عبد اللہ بن شخیخ بلخیش (بنو بلخیش) کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم سفر میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا نصف



اُٹھایا ہے۔

حضرت ابو قتلابہ فرماتے ہیں مجھ سے ابو امیہ نے  
یا (فرمایا) ایک شخص نے ابو امیہ سے روایت کرتے ہوئے  
بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا میں ایک سفر سے بارگاہ نبوی  
میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے ابو امیہ تم کھانے کے منتظر  
ہو میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں پھر اس کی مثل  
ذکر کیا۔

تقریب روایات جنہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نقل کیا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسافر کی فرض نماز دو رکعتیں  
ہیں اور وہ اپنی ان دو رکعتوں کے ساتھ مقیم کے چار رکعتوں کے  
ساتھ ہونے کی طرح ہے تو جس طرح مقیم کے لیے چار رکعات پر  
اضافہ جائز نہیں اسی طرح مسافر بھی دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کر سکتا۔

اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہ ہے کہ ہم  
دیکھتے ہیں فرض نماز کو مکمل طور پر پڑھنا مستفق علیہ ہے اور اسے  
اس میں سے کچھ چھوڑنے کا اختیار حاصل نہیں اور یہ بات بھی مستفق علیہ  
ہے کہ جس عمل کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو وہ نفلی ہے چاہے تو  
عمل کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ یہ نفلی عمل کی تعریف ہے۔ اور  
جس عمل کا کرنا لازمی ہو وہ فرض ہے، (اور یہاں) دو رکعتوں کا ادا  
کرنا ضروری ہے جبکہ بعد والی دو رکعتوں میں اختلاف ہے ایک گروہ  
کہتا ہے کہ انہیں ادا نہیں کرنا چاہیے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مسافر  
کو یہ دو رکعتیں بھی پڑھنی چاہئیں اور اگر چاہے تو نہ پڑھے پس دو  
رکعتوں پر فرض کی تعریف ماذق آتی ہے لہذا وہ فرض ہیں اور بعد  
والی رکعتیں نفل کے وصف سے موصوف ہیں۔ پس اس سے ثابت  
ہو کہ مسافر پر دو ہی رکعتیں فرض ہیں جبکہ مقیم پر چار رکعتیں فرض ہیں  
تو جس طرح مقیم سلام پھیرے بغیر چار رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ  
سکتا اسی طرح مسافر بھی سلام سے پہلے دو رکعتوں کے بعد کچھ نہیں  
پڑھ سکتا۔ اس باب ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ

الصَّيَّامَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ -  
۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُورٍ  
قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ ثَنَا  
أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ أَوْ عَنْ جَلِ  
عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ إِلَّا تَلْتَظِرُ  
الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ  
ذَكَرْتُ لَكَ -

فَهَذِهِ الْأَثَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ فَرَضَ  
السَّافِرِ رَكْعَتَانِ وَإِنْ كُنِيَ رَكْعَتَيْهِ كَالْمُقِيمِ  
فِي أَرْضِ بَعْتِهِ فَكَمَا لَيْسَ لِلْمُقِيمِ أَنْ يَزِيدَ فِي  
صَلَاتِهِ عَلَى أَرْضِ بَعْتِهِ شَيْئًا فَكَذَلِكَ لَيْسَ  
لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَزِيدَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى رَكْعَتَيْهِ  
شَيْئًا وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ إِنْ  
تَأَيَّنَا الْفَرَضَ الْمُنْجِئَ عَلَيْهِ لَا يَدَّ لِمَنْ  
هُوَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُ خِيَارٌ  
فِي أَنْ لَا يَأْتِيَ بِهَا عَلَيْهِ مِنْهَا وَكَانَ مَا أُجْمِعَ  
عَلَيْهِ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ إِنْ شَاءَ وَإِنْ  
شَاءَ تَوَاتَتْ بِهِ فَهُوَ التَّطَوُّعُ إِنْ شَاءَ فَعَلَهُ  
وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ فَهَذِهِ هِيَ صِفَةُ التَّطَوُّعِ  
وَمَا لَا يَدَّ مِنْ الْإِثْبَانِ بِهِ فَهُوَ الْفَرَضُ وَ  
كَانَتِ الرُّكْعَتَانِ لَا يَدَّ مِنَ الْمُنْجِئِ بِهِمَا وَ  
مَا بَعْدَ هُمَا فَبِهِمَا اخْتِلَافٌ فَقَوْمٌ يَقُولُونَ  
لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤْتِيَ بِهِ وَقَوْمٌ يَقُولُونَ لِمَسَافِرٍ  
أَنْ يَنْجِي بِهِ إِنْ شَاءَ وَلَهُ أَنْ لَا يَنْجِي بِهِ فَالْمَسَافِرُ  
مَوْصُوفَانِ بِصِفَةِ الْفَرَضِ نَهْمَا فَرِيضَةٌ  
وَمَا بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ مَوْصُوفٌ بِصِفَةِ التَّطَوُّعِ  
فَهُوَ تَطَوُّعٌ فَتَبَيَّنَ بِذَلِكَ أَنَّ الْمَسَافِرَ فَرَضُهُ



امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رُكْعَتَانِ وَكَانَ الْفَرَضُ عَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا فِيمَا  
يَكُونُ فَرَضُهُ عَلَى الْمَسَافِرِ رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا لَا  
يَتَّبِعِي لِلْمُقِيمِ أَنْ تَصَلِّيَ بَعْدَ الزَّوْجِ شَيْئًا  
مِنْ تَسْلِيمٍ فَكَذَلِكَ لَا يَتَّبِعِي لِلْمَسَافِرِ أَنْ تَصَلِّيَ  
بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَهَذَا هُوَ  
النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَابْنِ يَوْسَفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ  
تَعَالَى۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى عَنْ  
جَمَاعَةٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُتِمُّونَ۔

۱۴۰۔ وَذَكَرَنِي ذَلِكَ مَا قَدْ فَعَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ  
بِشْرِ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثنا يُونُسُ بْنُ بَكْزَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي  
صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
أَنْهَا قَالَتْ أَقُولُ مَا فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رُكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ أَكْمَلْتُ أَرْبَعًا وَابْتِغَيْتُ لِلْمَسَافِرِ قَالَ  
صَالِحٌ فَقَدْ كُنْتُ بِذَلِكَ عَمْرًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
فَقَالَ عَمْرُوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ أَنْهَا كَانَتْ  
تُصَلِّيُ فِي الشَّفَرِ أَرْبَعًا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ  
قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ حَدِيثًا مِنَ الْكُوفَةِ  
إِلَى الْمَدَائِنِ أَوْ مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الْكُوفَةِ  
فِي مَصْنَعٍ فَقَالَ أَذْنُ بَكَ عَلَى أَنْ لَا تَقْطُرَ  
وَلَا تَقْصُرَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا أَكْفَلُ لَكَ أَنْ لَا  
أَقْصُرَ وَلَا أَقْطُرَ۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَذْرَكْتُ

اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے  
پوری نماز (چار رکعات) پڑھنا بھی مروی ہے اور وہ اس سلسلے میں  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منیٰ میں عمل اور دیگر روایات کا ذکر کرے۔  
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی پھر چار رکعات  
مکمل کی گئیں اور مسافر کے لیے ان (دو) کو ہی باقی رکھا گیا۔ حضرت  
صالح فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ  
سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ سفر میں چار  
رکعات پڑھتی تھیں۔

حضرت ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
وہ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک میں حضرت مذلفہ رضی اللہ عنہ  
سے کوفہ سے مدائن یا مدائن سے کوفہ کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو  
انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ نہ روزہ  
چھوڑنا اور نہ ہی (نماز میں) قصر کرنا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ  
میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ نہ قصر کروں گا اور نہ ہی روزہ چھوڑوں گا۔

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ گیا تو عثمان  
کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پائی۔ میں نے اپنی رائے سے کچھ



رُكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَصَنَعْتُ شَيْئًا بَرًّا لِي تَسَأَلْتُ  
الْقَائِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَكُنْتُ تَرَى أَنَّ اللَّهَ  
يُعَذِّبُكَ تَوَصَّلَيْتَ أَرْبَعًا كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُؤْمِنَانِ  
عَائِشَةُ رَضِيَ تَصَلَّى أَرْبَعًا وَتَقُولُ الْمُسْلِمُونَ  
يَصَلُّونَ أَرْبَعًا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَارُ رُوحٍ قَالَ  
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيْ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْخِرُ الصَّلَاةَ  
فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي إِلَّا عَائِشَةُ رَضِيَ وَسَعْدُ  
بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ۔

فَهَذَا عَطَاءٌ قَدْ حَكَى ذَلِكَ عَنْ سَعْدٍ  
وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ  
الزُّهْرِيِّ وَحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَارُ رُوحٍ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبَّانَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ  
عَطَاءٍ مَنْ بَعَثَ أَهْلَ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أَصَلَّى  
قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِي مَضِيٍّ وَإِنْ  
صَلَّيْتَ رُكْعَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ۔

فَهَذَا عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَحَدَّثَنِي  
بْنُ الْيَمَانِ وَعَائِشَةُ رَضِيَ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَى  
عَنْهُمْ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا  
وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَذْهَبِهِ الَّذِي ذَهَبَ  
إِلَيْهِ مَعْنَى سُبُكَّتِهِ فِي هَذَا الْبَابِ وَنَذَكُرُ  
مَعَ ذَلِكَ مَا يَجِبُ بِهِ يَقُولُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ  
وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ فَأَمَّا عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ  
فَالَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ هُوَ إِتْمَامُ  
الصَّلَاةِ بِمَعْنَى فَلَكَ رُكْعَتَيْنِ ذَلِكَ لِأَنَّكَ تَكُونُ  
الْقَصِيرَ فِي السَّفَرِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ

عمل کیا پھر میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے پوچھا  
تو انہوں نے فرمایا کیا تھا یا خیال ہے کہ چار رکعات پڑھنے  
پر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ  
مدلیقہ رضی اللہ عنہا چار رکعات ادا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ  
مسلمان چار رکعات پڑھتے ہیں۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کون کون سے صحابہ کرم سفر میں پوری  
نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا میں حضرت عائشہ مدلیقہ اور  
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں  
جانتا۔

تو یہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت سعد رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم ان سے حضرت زہری اور  
حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں اس کے خلاف روایت کر چکے ہیں۔

حضرت حبان باریقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
عرض کیا کہ میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں میں کیسے نماز پڑھوں؟  
انہوں نے فرمایا اگر چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور  
اگر دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو۔

تو یہ حضرت عثمان بن عفان مدلیقہ بن بیان، عائشہ  
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جن سے سفر میں پوری نماز پڑھنا مروی  
ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لیے اپنے مذہب  
میں جس کی طرف وہ گئے ہیں ایک وجہ ہے جسے ہم عنقریب اس باب  
میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم وہ بات بھی بیان کریں  
گے جو قیاس کے طریقے پر ان کے قول سے لازم آتی ہے اور جو  
کچھ ان پر واجب ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

ابو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسئلہ تو جو کچھ ہم نے  
ان سے منیٰ میں مکمل نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے تو وہ اس لیے نہیں تھا  
کہ وہ سفر میں قصر کے مخالف تھے اور ان کے بارے میں یہ بات  
کیسے منظور ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جب تم زمین



عَلَيْهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا كُنْتُمْ فِي السَّجْدِ فَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلِيُذَكِّرُوا  
الْأَنفُسَ الَّتِي فِيهَا كُفَرُوا ۚ فَابْتَغُوا اللَّهَ لَكُمْ فِي التَّقْصِيرِ فِي مَعْنَى  
الْأَيَةِ إِذَا خَافُوا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ ثُمَّ  
أَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
ذَلِكَ وَاجِبٌ لَهُمْ وَإِنْ آمَنُوا فِي حَدِيثِ يَعْلَى  
بْنِ مُمَيَّةَ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ  
هَذَا الْبَابَ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا كَثُرَ مَا كَانُوا وَآمَنَهُ وَ  
عُثْمَانُ مَعَهُ فَلَمْ يَكُنْ لِنِسَاءِ مَدِّ الصَّلَاةِ بَيْنَهُ  
لَا نِسَاءً أَتَكَرَّرَ التَّقْصِيرُ فِي الشَّفَرِ وَلَكِنْ لِمَعْنَى  
قَدْ اخْتَلَفَ فِيهِ -

۱۴۵۔ فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَا حُسَيْنُ بْنُ  
مَهْدِيٍّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَنَا صَلَّى عُثْمَانُ بِمَقَرِّ رُبْعَا  
لَا نِسَاءً لَمْ يَمَعْ عَلَى الْمَقَامِ بَعْدَ الْحَجِّ -

فَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
أَنَّ لِنِسَاءِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَانَّ نِسَاءَ الْإِقَامَةِ  
فَصَارَ لِنِسَاءِ ذَلِكَ وَهُوَ مُقِيمٌ قَدْ خَرَجَ  
مِمَّا كَانَ فِيهِ مِنْ حُكْمِ الشَّفَرِ وَدَخَلَ فِي حُكْمِ  
الْإِقَامَةِ فَلَيْسَ فِي فِعْلِهِ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى هَيْ  
كَيْفَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فِي الشَّفَرِ هَلْ هُوَ الْإِقَامَةُ  
أَوِ التَّقْصِيرُ - وَقَدْ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا  
غَيْرَ ذَلِكَ -

۱۴۶۔ فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَا أَبُو عُمَرَ  
عَنْ حَبَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَبُو رُبْعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ لَنَا صَلَّى عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا لَنَ الْإِقَامَةِ  
كَانُوا أَكْثَرُ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَاحْتَبَّ أَنْ يُخَيَّرَهُمْ  
بَيْنَ الصَّلَاةِ أَرْبَعًا -

فَهَذَا يُخَيَّرُ أَنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ

پر چلو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو۔ تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ  
نے ان کے لیے نماز میں قصر کرنا جائز قرار دیا کیا جب انہیں اس بات  
کا اندیشہ ہو کہ کفار ان کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ یہ (قصر) ان پر واجب ہے، اگرچہ وہ پُر امن  
ہوں یہ حضرت یحییٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جسے  
ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی میں دو  
دور کھینچ دیے ہیں۔ حالانکہ اس وقت صحابہ کرام پہلے سے زیادہ  
پُر امن تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ  
نے مٹی میں نماز کو اس لیے طویل نہیں کیا کہ آپ سفر میں قصر کا انکار  
فرماتے تھے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف کیا گیا ہے۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
نے مٹی میں چار رکعات پڑھائیں کیونکہ آپ حج کے بعد وہاں ٹھہر  
گئے تھے۔

تو حضرت زہری نے ہمیں اس حدیث میں بتایا کہ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ انہوں  
نے اقامت کی نیت کر لی تھی تو آپ نے مقیم ہونے کی وجہ سے مکمل  
نماز پڑھی اور آپ مسافر کے حکم سے مکمل کر مقیم کے حکم میں داخل ہو  
گئے تو اس حدیث میں ان کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ نماز  
سفر کے سلسلے میں کیا تھا۔ نماز کو مکمل کرنا یا قصر کرنا حضرت زہری  
نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابوب، حضرت زہری سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مٹی میں چار رکعات  
اس لیے پڑھیں کہ اس سال دیہاتی کافی تعداد میں تھے تو آپ نے  
ان کو بتانا چاہا کہ نماز چار رکعات ہے۔

تو یہ روایت اس بات کی خبر دیتی ہے کہ آپ نے یہ عمل اس



لِيَعْلَمَ الْأَعْرَابَ بِهِ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ فَقَدْ  
يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كُنَّا أَرَادَ أَنْ يَرِيَهُمْ ذَلِكَ  
لَوْ إِذَا قَامَةَ فَصَارَ مَقِيمًا فَرَضَهُ أَرْبَعُ فَصَلَّى  
بِهِمْ أَرْبَعًا وَهُوَ مُقِيمٌ بِالسَّبَبِ الَّذِي حَكَاهُ  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْفَضْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا  
وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذَلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ  
لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَالْثَّانِي الْأَوَّلُ أَشْبَهُ  
عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوا بِالصَّلَاةِ  
وَأَحْكَامِهَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَجْهَلُ مِنْهُمْ بِهَا وَحُكْمِهَا فِي زَمَنِ  
عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِأَمْرٍ أَجَاهِلِيَّةٍ حِينَئِذٍ حَدَّثَ  
عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِلْمِ بِقِرَائَةِ الصَّلَاةِ أَجْوَجَ  
مِنْهُمْ إِلَى ذَلِكَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْتَمِ الصَّلَاةِ  
لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلَكِنْ قَصَرُوا لِيَصَلُّوا مَعَهُ صَلَاةَ  
السَّفَرِ عَلَى حُكْمِهَا وَيَعْلَمَهُمْ صَلَاةَ إِذَا قَامَتِ

عَلَى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا  
يَتَّقِيَ بِهِمْ الصَّلَاةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلَكِنَّهُ يَصِلُهَا  
بِهِمْ عَلَى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ وَيَعْلَمُهُمْ كَيْفَ  
حُكْمُهَا فِي الْحَضَرِ فَقَدْ عَادَ مَعْنَى مَا صَحَّ  
مِنْ تَأْوِيلِ حَدِيثِ أَبِي يُوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى الْمَعْنَى  
حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ قَالَ آخَرُونَ  
إِنَّمَا أَكْمَرُوا الصَّلَاةَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَذْهَبُونَ إِلَى أَنَّ  
لَا يَقْصُرُهَا إِلَّا مَنْ حَلَّ وَارْتَحَلَ -

۱۴۷- وَاجْتَبَوْا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو  
بَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَعَ عَنْكَ قَالَ قَالَ حَمَادٌ وَآخَرُونَ  
قَتَادَةُ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لیے کیا کہ اس کے ذریعے دیہاتیوں کو بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے تو  
اس بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو یہ بات بتانے کا ارادہ کیا  
تو اقامت کی نیت بھی کر لی۔ پس آپ مقیم ہو گئے جس پر چار رکعات  
فرض ہیں تو آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں اور اس کی وجہ وہی تھی  
جو اس سے پہلے حضرت معمر نے حضرت زہری سے نقل کی۔ یعنی آپ  
وہاں مقیم ہو گئے تھے (اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے مسافر رہتے ہوئے  
اس علت کی بنا پر ایسا کیا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک پہلا احتمال زیادہ مناسب  
ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

کیونکہ اعرابی، دور عثمانی کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانے میں نماز اور اس کے احکام سے زیادہ بے علم تھے اور اس وقت  
وہ دور جاہلیت کے قریب تھے لہذا وہ لوگ عثمانی دور کی نسبت اس  
زمانے میں نماز کے فرائض جاننے کے زیادہ محتاج تھے تو جب سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے مکمل نماز نہیں پڑھی  
بلکہ قصر کیا تاکہ وہ آپ کے ساتھ سفر کی نماز اس کے احکام کے ساتھ  
پڑھیں اور آپ ان کو سفر میں ہی اقامت کی نماز مع اس کے احکام کے  
بتادیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ مناسب تھا کہ اس علت  
کی بنا پر ان کو مکمل نماز نہ پڑھائیں بلکہ ان کو سفر کے احکام کے ساتھ نماز  
پڑھائیں اور انہیں حالت اقامت میں اس کا حکم بتائیں

تو اب الیوب کی زہری سے روایت کا مفہوم حضرت معمر کی زہری  
سے روایت کی طرف لوٹ گیا۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے  
اس مذہب کی بنیاد پر نماز مکمل کیا کہ ان کے نزدیک قصر وہی کر سکتا ہے  
جو سفر پر ہو

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت  
قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
نماز میں وہ شخص قصر کرے جو راہ اور توشہ دان لے کر وہاں جائے۔



الصَّلَاةَ مَنْ حَمَلَ النَّادَ وَالْمَزَادَ وَحَلَّ وَ  
أَمْ تَحَلَّ -

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ  
ثَنَادَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ  
عَفَّانَ رَفَضَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ  
جَابٍ وَلَا نَائِي وَلَا تَاجِرٍ وَلَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ  
مَنْ كَانَ مَعَهُ النَّادُ وَالْمَزَادُ -

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ  
عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَيُّوبَ  
السُّخْتِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْكُوفِيِّ  
عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ  
عَفَّانَ رَدًّا لَكُمْ بَلَّغْنِي أَنَّ كَوْمًا يَخْرُجُونَ  
إِلَى تِجَارَةٍ لِمَا لِحَبَابَةٍ وَإِلَى الْحَشْرِ ثُمَّ  
يَقْصُرُونَ الصَّلَاةَ فَإِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ  
مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ قَالَ  
وَكَانَ مَذْهَبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ لَا  
يَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَخْتَارُ إِلَى حَمْلِ  
النَّادِ وَالْمَزَادِ وَمَنْ كَانَ شَاخِصًا فَامَّا مَنْ  
كَانَ فِي مَضْرٍ مُسْتَعْنِيًا بِهِ عَنْ حَمْلِ النَّادِ  
وَالْمَزَادِ فَكَأَنَّ يَتَعَلَّى الصَّلَاةَ -

قَالُوا وَلِهَذَا أَتَتْ الصَّلَاةَ بِمَنْ  
لَا أَنْ أَهْلَهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ كَثِيرًا حَتَّى  
صَارَتْ مَضْرًا اسْتَعْنَى مِنْ حَلِّ يَدِهِ عَنْ حَمْلِ  
النَّادِ وَالْمَزَادِ وَهَذَا الْمَذْهَبُ عِنْدَنَا  
فَاسِدٌ لِأَنَّ مَنِي لَمْ تَصِرْ فِي رَمَنِ عُثْمَانَ  
بْنِ عَفَّانَ رَدًّا عَنْهُمْ مِنْ مَكَّةَ فِي رَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

ادد حالت سفر میں ہو۔

حضرت عیاش بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن  
عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ خراج جمع کرنے  
والا گھر کو روٹنے والا، اور تاجر دو رکعتیں نہ پڑھیں دو  
رکعتیں وہ پڑھے جس کے پاس زاد راہ اور توشہ دان ہو۔

حضرت ابوالمہلب فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
نے لکھا کہ مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ تجارت یا خراج جمع کرنے کے  
لیے (گھر سے) نکلتے ہیں پھر ناز میں فخر کرتے ہیں، قصورہ شخص  
کے جو داپس آنے والا ہو یا دشمن کے مقابلے میں ہو۔ وہ  
فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ قصورہ  
کے جو زاد راہ اور توشہ دان لے جانے کا تاج ہو یا جو شخص  
داپس لوٹنے والا ہو اور جو شخص شہر میں زاد راہ اور توشہ دان  
سے بے نیاز ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

وہ کہتے ہیں اسی لیے آپ نے مئی میں مکمل ناز پر بھی کیونکہ  
اس وقت وہاں کے رہنے والے بہت ہو گئے تھے کہ وہ شہر بن گیا اور  
وہاں جانے والا شخص توشہ اور توشہ دان لے جانے سے بے نیاز ہو  
گیا۔ ہمارے نزدیک یہ مذہب فاسد ہے کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی  
اللہ عنہ کے زمانے میں مئی اس قدر آباد نہیں تھا جس قدر مکہ مکرمہ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آباد تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم وہاں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے حضرت ابو بکر صدیق رضی  
اللہ عنہ نے وہاں اسی طرح ناز پڑھی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ



کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح ناز ادا کی جب کہ مکہ مکرمہ میں زاد راہ اور توشہ دان لے جانے کے بعد بھی قصر کی جاتی تھی تو اس کے علاوہ مصرے مقامات میں ایسا عمل زیادہ مناسب ہے۔

توجیب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان گذشتہ مذاہب کی بنیاد پر قصر کی نفی ہو گئی تو ان تمام مذاہب کی نفی ہو گئی، البتہ پہلا مذہب جسے حضرت عمر نے زہری سے نقل کیا ہے اس میں احتمال ہے کہ اسی وجہ سے مکمل ناز پڑھی ہو اور اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے ایسے مکمل ناز ادا کی کہ انھوں نے وہاں ٹھہرنے کی نیت کر لی جیسا کہ ہم نے نقل کیا اور جس طرح ہم نے اس کا مفہوم واضح کیا۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت مذلیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں بھی سفر میں ناز کی تکمیل پر کوئی دلیل نہیں وہ عبادت کے لیے سفر ہو یا غیر عبادت کے لیے، کیونکہ ممکن ہے ان کی رائے میں حاجی عمرہ کرنے والے یا مجاہد کے لیے ہی قصر جائز ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عمارہ بن عبید، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجی، عمرہ کرنے والے اور مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے قصر کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ ہو سکتا ہے حضرت مذلیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی یہی ہو۔

توجیب حضرت تیمی جج اور جہاد کے علاوہ سفر کرتے تو حضرت مذلیفہ ان کو حکم دیتے کہ قصر نہ کریں پس سفر میں مکمل ناز کے قائلین کے لیے ان کی روایت میں دلیل کی نفی ہو گئی۔

اور جو کچھ ہم نے اس ضمن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تو حضرت حیان کی روایت یہ ہے کہ انھوں نے

صَلَّى بِهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ كَذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهَا عُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ كَذَلِكَ فَإِذَا كَانَتْ مَكَّةُ مَعَ عَدَمِ احْتِيَاجٍ مَنْ حَلَ بِهَا إِلَى حَيْثُ الزَّادِ وَالْمَزَادِ يَقْصُرُ فِيهَا الصَّلَاةَ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْمَوَاطِنِ أُخْرَى أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ فَقَدْ انْتَفَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ كُلُّهَا بِفَسَادِهَا عَنْ عُثْمَانَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَجْلِ شَيْءٍ مِنْهَا قَصْرُ الصَّلَاةِ غَيْرَ الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ الَّذِي حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ فَإِنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَجْلِهِ أَنْ تَمَّهَا فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ آتِ إِثْمَامُهُ لِنَيْتِهِ إِذَا قَامَ عَلَى مَا رَوَيْنَا فِيهِ وَ عَلَى مَا كَشَفْنَا مِنْ مَعْنَاهُ وَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ حُذَيْفَةَ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى الْإِثْمَامِ فِي السَّفَرِ كَانَ ذَلِكَ سَفَرُ طَاعَةٍ أَوْ غَيْرُ طَاعَةٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلَاةُ إِلَّا حَاجَةً أَوْ مُعْتِمِرًا أَوْ مُجَاهِدًا كَمَا قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۵۰. قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَاوَحَ بَنُ عِبَادَةَ قَالَ تَنَاوَحَ قَالَ تَنَاوَحَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَرَى التَّقْصِيرَ إِلَّا حَاجَةً أَوْ مُعْتِمِرًا أَوْ مُجَاهِدًا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَذْهَبُ حُذَيْفَةَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَفِ إِذَا كَانَ يُرِيدُ سَفَرًا لَا حَاجَةَ وَلَا يَجَاهِدُ أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلَاةَ فَإِنَّهُ أَنْ يَكُونَ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ يَرَى لَيْسَ فِيهِ إِثْمَامٌ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَأَمَّا مَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ فَإِنَّ حَدِيثَ حَيَّانَ هُوَ عَلَى أَنَّهُ سَأَلَهُ وَهُوَ فِي



مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَقَالَ لَهُ إِنِّي مِنْ بَعَثِ أَهْلِ  
الْعِرَاقِ فَكَيْفَ صَلَّيْتُ فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ وَمَقَالَ  
إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِي مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ  
اَثْنَتَيْنِ فَأَنْتَ مَسَافِرٌ فَقَالَ ذَلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُ  
فِي صَلَوةِ الْمَسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ هَكَذَا. وَقَدْ  
رَوَى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّرٍ حِينَ سَأَلَهُ عَنِ  
الْصَلَوةِ فِي سَفَرٍ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ إِنْ قَالَ هِيَ  
رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ اَثْنَتَهُ كَفَرَ فَقَالَ عَلَى  
الْصَلَوةِ فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ ذَلِكَ  
وَمَا رَوَى حَيَّانٌ فَيَكُونُ حَدِيثُ حَيَّانَ عَلَى صَلَوةِ  
الْمَسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ وَحَدِيثُ صَفْوَانَ عَلَى صَلَوةِ  
فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ وَسَبَبُ الْحُجَّةِ فِي هَذَا الْبَابِ  
فِي آخِرِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَأَمَّا مَا رَوَى عَنْ  
عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ.

۱۵۱- قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا دُرَّجٌ قَالَ  
ثَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ  
مَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةُ عَلَى أَنْ تُصَلِّيَ فِي السَّفَرِ  
أَرْبَعًا فَقَالَ تَأَوَّلْتُ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ فِي إِمَامِهِ  
الْصَلَوةَ بِمَنَى.

وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا تَأَوَّلَ فِي إِمَامِ عُثْمَانَ رَضِيَ  
الْصَلَوةَ بِمَنَى فَكَانَ مَا صَحَّ مِنْ ذَلِكَ هُوَ أَنَّ  
كَانَ مِنْ أَجْلِ نَيْتِهِ لِلْإِقَامَةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ  
ذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَتَعَرَّضُ لَهَا صَلَوةً فَإِنَّمَا يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ كَانَتْ لَا يَحْضُرُهَا صَلَوةٌ إِلَّا كَوْنُ إِقَامَةٍ  
فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ يَجِبُ عَلَيْهَا إِمَامُ الصَّلَوةِ فَيَتِمُّ  
الْصَلَوةُ لِذَلِكَ فَيَكُونُ إِمَامُهَا وَهِيَ فِي حُكْمِ  
الْمُقِيمِينَ لَا فِي حُكْمِ الْمَسَافِرِينَ وَقَدْ قَالَ  
تَوْمٌ كَانَ ذَلِكَ مِنْهَا لِمَعْنَى غَيْرِ هَذَا وَهُوَ إِنِّي  
سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو عُمَرَ كَانَتْ

ایک شہر میں موجودگی کے وقت آپ سے سوال کیا کہ میں اہل عراق کے  
لغیر سے ہوں تو کیسے نماز پڑھوں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب  
دیا کہ اگر تم چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر تم دو رکعتیں پڑھو تو  
تم مسافر ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شہروں میں مسافر کی نماز کے  
بارے میں ان کا یہی مذہب تھا۔ حضرت صفوان بن محرز  
بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہوں نے سفر میں نماز کے  
بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب تھا کہ یہ دو  
رکعتیں ہیں جس نے سنت کی خلاف ورزی کی اس نے نیت کا انکسار  
کیا تو یہ شہر سے باہر نماز کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایت حضرت  
حیان کی روایت کے خلاف نہ ہو۔ تو حضرت حیان کی روایت مسافر کی  
شہروں میں نماز اور حضرت صفوان کی حدیث شہروں کے علاوہ  
نماز کے بارے میں ہے۔ ہم باب کے آخر میں دلیل پیش کریں گے  
ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور وہ جو اس سلسلے میں حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عروہ رضی  
اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سفر میں چار رکعات  
پڑھنے پر کس چیز نے متوجہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ام المومنین نے  
وہی تاویل کی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھنے  
کے بارے میں کی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات کی جو  
توجیہ کی ہے وہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ تو ان (توجیہات)  
میں سے جو صحیح توجیہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے وہاں قیامت  
کی نیت کرنے کی وجہ سے ایسا کیا اگر اسی وجہ سے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا بھی نماز مکمل پڑھتی تھیں تو ممکن ہے کہ جب نماز کا وقت  
ہوتا تو آپ وہاں ٹھہرنے کی نیت کرتیں جس کے باعث ان پر نماز  
کو مکمل کرنا واجب ہوتا پس وہ نماز کو پورا کرتیں لہذا آپ کا مکمل  
نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ آپ متقیم لوگوں کے حکم میں تھیں، مسافروں  
کے حکم میں نہیں تھیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی اور وجہ  
سے ایسا کرتی تھیں وہ یہ کہ میں نے حضرت ابوبکر کو فرماتے ہوئے



عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَانَتْ تَقُولُ مَحَلُّ مَوْضِعِ  
 أَنْزِلُهُ فَهُوَ مَنْزِلُ بَعْضِ بَنِي قَتَادَةَ ذِيكَ مَنْزِلًا  
 لَهَا وَتُتِمُّ الصَّلَاةَ مِنْ آجَلِهِ وَهَذَا عِنْدِي  
 فَاسِدٌ لِأَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ أَنَّكَ هِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمُّ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ عَائِشَةَ بِهِمْ  
 فَقَدْ كَانَ يَنْزِلُ فِي مَنْزِلِهِمْ فَلَا يَخْرُجُ بِذَلِكَ  
 مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ الَّذِي يَقْصُرُ فِيهِ الصَّلَاةُ إِلَى  
 حُكْمِ الْقَامَةِ الَّتِي تُكْمَلُ فِيهَا الصَّلَاةُ وَقَدْ  
 قَالَ قَوْمٌ كَانَ مَذْهَبُ عَائِشَةَ رَضِيَ فِي قِصْرِ  
 الصَّلَاةِ إِنَّهُ يَكُونُ لِمَنْ حَمَلَ النَّادَ وَالْمَزَادَ  
 عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ وَكَانَتْ تُسَافِرُ بَعْدَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِفَايَةٍ مِنْ ذَلِكَ  
 فَتَوَكَّلْ لِهَذَا الْمَعْنَى قِصْرَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَانَتْ  
 هَذِهِ الْأَوَّلَاتُ فِي فِعْلِ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ  
 لَزِمْنَا أَنْ نَنْظُرَ حُكْمَ قِصْرِ الصَّلَاةِ مَا يُوجِبُهُ  
 فَكَانَ الْأَصْلُ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادَ الرَّجُلُ إِذَا  
 كَانَ مُقِيمًا فِي أَهْلِهِ وَحُكْمُهُ فِي الصَّلَاةِ حُكْمُ  
 الْقَامَةِ وَسَوَاءٌ كَانَ فِي إِقَامَتِهِ فِي طَاعَةٍ  
 أَوْ مَعْصِيَةٍ لَا يَتَغَيَّرُ بَشْيَءٌ مِنْ ذَلِكَ حُكْمُهُ  
 فَكَانَ حُكْمُ تِمَامِ الصَّلَاةِ يَجِبُ عَلَيْهِ بِالْإِقَامَةِ  
 خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِمَعْصِيَةٍ ثُمَّ إِذَا سَافَرَ  
 خَرَجَ بِذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْقَامَةِ فَقَدْ جَرَى فِي  
 هَذَا مِنَ الْإِخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَقَالَ قَوْمٌ  
 لَا يَجِبُ لَهُ حُكْمُ التَّقْصِيرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ  
 السَّفَرُ سَفَرًا طَاعَةً وَقَالَ آخَرُونَ يَجِبُ لَهُ حُكْمُ التَّقْصِيرِ  
 فِي الْوُجْهِينِ جَمِيعًا فَلَمَّا كَانَ مُحْكَمًا إِلَّا تَمَامًا

سنا کہ حضرت ابو عمر فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مؤمنوں کی ماں  
 تھیں پس آپ فرماتیں کہ میں جس جگہ اتروں وہ میری بعض اولاد کی منزل  
 ہے تو وہ اسے اپنی منزل شمار کرتی اور اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھتی  
 — میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا اگرچہ مؤمنوں کی ماں ہیں لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی تو مؤمنوں کے باپ ہیں اور آپ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 کی نسبت لوگوں کے زیادہ قریب ہیں۔ پھر بھی آپ ان (لوگوں)  
 کے گھروں میں تشریف لے جاتے لیکن اس کی وجہ سے اس سفر کے  
 حکم سے جس میں قصر کیا جاتا ہے نکل کر اقامت کے حکم میں داخل نہ  
 ہوتے جس میں مکمل نماز پڑھی جاتی ہے۔ — کچھ لوگ کہتے  
 ہیں کہ قصر کے نماز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب  
 یہ تھا کہ یہ اس کے لیے ہے جو زاد راہ اور اور توشہ دان اٹھائے  
 رکھے جیسا کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 ام المؤمنین، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس (زاد راہ وغیرہ)  
 سے بے نیاز ہو کر سفر کرتی تھیں لہذا انہوں نے نماز میں قصر کرنا چھوڑ  
 دیا۔ جب حضرت عثمان غنی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل میں  
 یہ تاویلات برابر ہوئیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان اسباب کو دیکھیں جو  
 قصر کو واجب کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہم  
 دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنے گھر میں مقیم ہوتا ہے تو نماز میں  
 اس کا حکم حالت اقامت والا ہوتا ہے چاہے وہ عبادت کی حالت  
 میں مقیم ہو یا گناہ کا مرتکب ہو ان میں سے کسی بات سے حکم تبدیل  
 نہیں ہوتا بلکہ محض اقامت کی وجہ سے اس پر تکمیل نماز واجب ہے  
 اطاعت و معصیت کا اعتبار نہیں پھر جب وہ سفر کرتا ہے تو اس کی  
 وجہ سے وہ حکم اقامت سے نکل جاتا ہے اس ضمن میں اختلاف  
 ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ جب تک اچھے کام کے  
 لیے سفر نہ ہو قصر کا حکم واجب نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات کہتے ہیں  
 کہ دونوں صورتوں میں قصر واجب ہے تو جب اطاعت و معصیت  
 کا اعتبار کیے بغیر محض اقامت کی وجہ سے مقیم پر تکمیل نماز واجب ہے  
 تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سفر میں قصر واجب ہو اچھے کام کے لیے



يَجِبُ لَهُ أَنْ يَأْتِيَ خَاصَّةً لَا بَطَاعَةً وَلَا  
بِغَيْرِهَا كَانَ كَذَا لِكَ يَجِيءُ فِي الظُّلَمِ أَنْ يَكُونَ  
حُكْمُ التَّقْصِيرِ يَجِبُ لَهُ فِي السَّفَرِ بِاخْتِصَاصٍ  
لَا بَطَاعَةَ وَلَا بَغَيْرِهَا قِيَاسًا وَلِظَرْفٍ عَلَى مَا بَيَّنَّا  
وَبَشَرَحْنَا وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّقْصِيرَ الْفَرِيضَ  
لَهُ بِحُكْمِ السَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِغَيْرِهِ ثَبَتَ أَنَّ  
يُقْصَرُ مَا كَانَ مُسَافِرًا فِي الْأَمْصَارِ رَفَعَ عَنْهَا  
لِأَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا تَقْصِيرُ السَّفَرِ الْكَفَى  
لَهُ يَخْرُجُ مِنْهُ بِدُخُولِهِ الْأَمْصَارَ وَجَمِيعُ  
مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْبَابِ وَصَحَّحْنَا قَوْلَ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمَحْتَدِرِ حَيْثُ اللَّهُ  
تَعَالَى -

سفر ہو یا بڑے کاموں کے لیے، جیسا کہ ہم نے وضاحت سے بیان  
کیا تو جب ثابت ہوا کہ صرف سفر کی وجہ سے نماز میں قصر واجب  
ہوتی ہے کسی اور وجہ سے نہیں تو ثابت ہوا کہ جو شخص مسافر ہو  
وہ قصر کرے چاہے وہ کسی شہر میں ہو یا نہ، کیوں کہ قصر کی علت محض  
سفر ہے کسی شہر میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سفر سے خارج  
نہیں ہوتا یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اور اسے صحیح قرار  
دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ  
کا قول ہے۔

## بَابُ الْوُثْرِ هَلْ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَمْ لَا -

## بَابُ: کیا سفر میں وتر نماز سواری پر پڑھی جاسکتی ہے یا نہ

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری  
پر نماز پڑھتے اُسی طرح کھڑے بدھروہ (سواری)  
متوجہ ہوتی اور اُس پر وتر بھی پڑھتے البتہ فرض نہ  
پڑھتے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ  
قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجُّهَهُ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ  
لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْكَتُوبَةَ -

حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ مکرمہ  
کے راستے میں جا رہا تھا جب مجھے صبح کا ڈر ہوا تو اتر  
گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا تم کہاں تھے میں نے عرض کیا مجھے فجر کا ڈر ہوا تو میں  
نے اتر کر وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا کیا تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
يَسَافٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ تَرَكْتُ  
فَأَوَّكْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ  
نَقَلْتُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَكُنْتُ فَأَوَّكْتُ



سیرت میں نمونہ نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں اچھوں  
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادب پر وتر ادا فرماتے  
تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار  
دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ناز ادا کرتے  
تھے۔

حضرت ابراہیم بن ابی الوزیر فرماتے ہیں ہم سے  
حضرت ابو معشر نے بیان کیا۔ انہوں نے بواسطہ حضرت نافع  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی  
رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مسافر کو سواری پر  
وتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے تمام نوافل پڑھے جاتے ہیں۔  
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات اور  
آپ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا ہے۔  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ کسی شخص کے لیے سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ انہیں  
زمین پر پڑھے جیسے قرآن میں کیا جاتا ہے۔  
انہوں نے اس سلسلے میں اسی طرح استدلال کیا ہے حضرت  
نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سواری  
پر (نفل) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر ادا کرتے۔ ان کا خیال تھا  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

پس یہ اس روایت کے خلاف ہے جس سے پہلے قول  
کے قائلین نے استدلال کیا اور ہم نے اسے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ

نَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْ كُنِيَ لَكَ فِي رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ  
قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا رُوْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا  
مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْعَمَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحَبَابِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ  
يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ وَحَدَّثَنَا  
أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَذَّهَبَ تَوَمُّ إِلَى هَذَا  
فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْمَسَافِرُ أَوْ تَوَرَّعَ عَلَى  
رَاحِلَتِهِ كَمَا يُصَلِّي سَائِرُ النَّطَوِّ وَاحْتَجُّوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَقَارِ الْمَرْهُومَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ  
بَعْدِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا  
لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ تَوَرَّعَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَ  
لَكِنَّهُ يُصَلِّيهِ عَلَى الْأَرْضِ كَمَا يُفْعَلُ فِي الْفَرَسِ أَيْضًا  
۱۵۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا حَظْلَمَةُ  
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ بِالْأَرْضِ وَ  
يُزَعِّمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَفْعَلُ كَذَلِكَ۔

فَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ  
الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ



عنہما سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ان کا فعل دوسرے طریقے پر مروی ہے جو اس (دوسرے قول) کے موافق ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں اپنے اونٹ پر ناز ادا کرتے وہ بدرِ صحر بھی متوجہ ہوتا جب صحری کا وقت ہوتا تو اتر کر دتر پڑھتے۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اختیار کی — پھر انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد، حضرت مجاہد سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا نیز ان کے عمل کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہے۔ تو پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت منقلہ کی روایت (نمبر ۱۵۵) حضرت زہری کی روایت (نمبر ۱۵۲) کے خلاف نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو زمین پر دتر پڑھنے کے بارے میں مروی ہے تو ممکن ہے انھوں نے ایسا کیا ہو اور آپ نے سواری پر دتر پڑھے ہوں جیسے نوازل زمین پر بھی پڑھے جلتے ہیں اور سواری پر بھی پڑھ سکتے ہیں تو آپ کا سواری پر پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواری پر پڑھ سکتے ہیں اور زمین پر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دتر ناز سواری پر پڑھتے تھے اور بعض اوقات اتر کر زمین پر پڑھتے تھے آپ کا زمین پر دتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کی نفی نہیں کرتا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُؤَافِقُ هَذَا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ وَبَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ تَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّحَرِ عَلَى بَعِيرِهِ أَيْتَ مَا تَوَجَّهَ بِهِ فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ نَزَلَ فَأَوْكَرَ۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي مَآبَتَيْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْثُوقٍ قَالَ تَنَا مَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

قَالُوا فَبَيْنَمَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْنِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُخَافُ مَا رَوَاهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى إِنَّهُمْ لَا يَخَافُونَ الزُّهْرِيَّ بِخُطْلَةٍ وَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ مِنْ دُثْرِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذَلِكَ وَلَهُ أَنْ يُؤْتَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَمَا يُصَلِّي تَطَوُّعًا عَلَى الْأَرْضِ وَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَصَلَّاهُ تَنَا آيَاهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَصَلَّاهُ آيَاهُ عَلَى الْأَرْضِ لَا تَنْفِي أَنْ يَكُونَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۵۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤْتِرُ



عَلَى رَأْسِهِ وَرَبَّنَا نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ  
فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجَاهِدٌ رَأَاهُ  
يُوتِرُ عَلَى الْأَرْضِ وَلَمْ يَعْلَمْ كَيْفَ كَانَ مَذْهَبُهُ  
فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَأَخْبَرَ بِأَرَايَ مِنْهُ مِنْ  
وُتْرِهِ عَلَى الْأَرْضِ وَوُتْرُهُ عَلَى الْأَرْضِ فِيمَا لَا  
يَنْفِي أَنْ يَكُونَ قَدْ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْضًا  
لَمْ يَجَأْ سَالِمٌ وَنَافِعٌ وَابُو الْحُبَابِ فَأَخْبَرُوا  
عَنْهُ أَنَّ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَأْسِهِ وَالْوُجْهَ  
عِنْدَ تَأْنِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ  
قَبْلَ أَنْ يَحْكُمَ الْوُتْرَ وَيَعْلُظَ أَمْرُهُ ثُمَّ أَحْكَمَ  
بَعْدُ وَلَمْ يُوْخَّضْ فِي تَرْكِهِ -

۱۶۰۔ **فَرَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ**  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي يُوْبَ  
الْغَائِقِيُّ عَنْ عَمِّهِ إِيَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَغَائِشَةً مِنْ مُعْتَزَّةَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَوَّلَى إِلَيْهَا أَنْ تَنْحَى وَقَالَ  
هَذِهِ صَلَوةٌ زِدْتُهَا -

۱۶۱۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَقَالَ**  
ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ  
أَيُّوبَ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۶۲۔ **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ**  
ثَنَا ابْنُ كَهْمِةَ وَالْكَثِيبُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُهْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ  
عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ  
قَدْ آمَدَ كَوْبَ صَلَوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حَبْرِ النَّعَمِ

قرمکن ہے حضرت مجاہد نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے دیکھا ہو سکتا  
انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں ان کا مذہب کیا ہے  
تراخوں نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہی بیان کیا اور  
ان کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔ پھر حضرت  
سالم، نافع اور ابو الحباب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ (حضرت ابن عمر)  
وتر سواری پر پڑھتے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ ممکن ہے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم وروں کی تاکید حکم آنے سے پہلے انہیں سواری پر  
پڑھتے ہوں۔ پھر اس نازک پابندی کا حکم دیا گیا اور اسے چھوڑنے کی  
اجازت نہ دی گئی۔

آپ سے اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ایاس بن عامر  
حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
آپ کے سامنے لیٹی ہوئی تھیں۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے  
تو انہیں ہٹ جانے کا اشارہ فرماتے اور فرماتے یہ زائد نماز نہیں عطا  
کی گئی ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمن مقرئ فرماتے ہیں ہم سے حضرت  
موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا۔ پھر انہوں نے اپنی سند کے  
ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت خارجہ بن عذاف عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک  
اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نازک کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے جو  
تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ عشاء اور طلوع  
نجر کے درمیان ہے۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔



مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ الْوُثْرُ  
الْوُثْرُ۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا الْكَبَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَدْ كَرَّ  
بِاسْتَدَاهُ مِثْلَهُ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ أَنَّ أَبَا تَيْمٍ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ الْجَيْشَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
اللَّهَ قَدْ نَادَاكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ  
إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ الْوُثْرُ الْوُثْرُ لَا وَطْأَتْ أَبْوَابُ  
الْغَفَارِيِّ قَالَ أَبُو تَيْمٍ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو ذَرٍّ رَضِ  
قَاعِدَيْنِ فَآخَذَ أَبُو ذَرٍّ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا إِلَى  
أَبِي بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي  
دَارَ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا بَصْرَةَ  
أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ نَادَاكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ  
الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ الْوُثْرُ الْوُثْرُ فَقَالَ أَبُو  
بَصْرَةَ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
أَنْتَ تَقُولُ سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ نَعَمْ۔

فَأَكِيدُ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَرَّ الْوُثْرُ وَلَا  
يَرْخُصُ رَاحِدٌ فِي تَرْكِهِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ  
كَيْسٌ فِي التَّكْيِيدِ كَذَا يَكُونُ أَنْ يَكُونَ مَا  
رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ وَثْرَةٍ عَلَى النَّاحِلَةِ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ  
قَبْلَ تَكْيِيدِهِ إِيَّاهُ ثُمَّ أَكِيدُهُ مِنْ بَعْدِ فَتَسِيخُ  
ذَلِكَ۔ وَقَدْ رَأَيْتُ الْأَصْلَ الْمَجْتَمِعَ عَلَيْهِ أَنَّ

حضرت ابو الولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے  
یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں  
نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو تیمم عبداللہ بن مالک جیشانی فرماتے ہیں۔  
انہوں نے حضرت عمر بن ماس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے  
ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک  
ناز عطا فرمائی ہے۔ اسے عشاء اور فجر کے درمیان پڑھو  
یہ وتر نام ہے، یہ وتر نام ہے۔ وہ صحابی حضرت ابو بکر غفاری  
رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابو تیمم فرماتے ہیں۔ میں اور حضرت  
ابو ذر رضی اللہ عنہا بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ  
عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف  
چلے ہم نے انہیں دروازے کے پاس پایا جو حضرت عمر بن  
ماس رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل تھا۔ حضرت ابو ذر نے فرمایا  
اے ابو بکر! آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک ناز عطا فرمائی ہے اسے  
عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھو۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔  
حضرت ابو بکر نے فرمایا ہاں، انہوں نے پوچھا آپ نے عشاء  
فرمایا ہاں، حضرت ابو ذر نے فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے خود حضور علیہ  
السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

تو ان روایات میں دُوروں کی تاکید کی گئی ہے اور انہیں چھوڑنے  
کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے پہلے ان کی اس قدر تاکید نہ تھی تو  
ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ تاکید  
سے پہلے ہو۔ پھر اس (ناز) کی تاکید کی گئی تو یہ فروع ہو گیا۔

اور ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص قیام



الصَّلَاةُ الْمَقْرُوءَةُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيقُ الْقِيَامَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي سَفَرِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ يُطِيقُ الْقِيَامَ وَالنُّزُولَ وَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى الْأَرْضِ قَاعِدًا أَوْ يُصَلِّيهِ فِي سَفَرِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَمَّكَانَ الَّذِي يُصَلِّيهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيهِ فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ لَا يُصَلِّيهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِي لَا يُصَلِّيهِ فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَكَذَا الرَّصُولُ الْمُسْتَفْقُ عَلَيْهِمَا تَحَرَّكَ الْوُثْرُ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُصَلِّيهِ الرَّجُلُ عَلَى الْأَرْضِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيقُ الْقِيَامَ فَانْظُرْ عَلَى ذَلِكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَهُ فِي سَفَرِهِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَهُوَ يُطِيقُ النَّزُولَ فَمِنْ هَذِهِ الْأَجْهَةِ عِنْدِي ثَبَتٌ نَسَخَ الْوُثْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَلَيْسَ فِي هَذِهِ أَجْلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ فَرِيضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ وَهَذَا أَقُولُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَإِنِّي يُوسُفُ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى -

پر قادر ہونے کی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اور جب تک اسے قیام اور اترنے کی طاقت ہو سفر میں سواری پر نہیں پڑھ سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نفل نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے تو جس نماز کو قیام پر طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اسی نماز کو سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے اور جس نماز کو قیام پر قدرت کی حالت میں بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اسے سفر میں سواری پر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ یہ اصول متفق علیہ ہے پھر اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص وتر نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہو تو زمین پر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب کوئی شخص سفر میں (سواری سے) اترنے کی طاقت رکھتا ہو وہ وتر نماز سواری پر نہیں پڑھ سکتا تو اس اعتبار سے میرے نزدیک سواری پر وتر پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن اس میں اس نماز کے فرض یا نفل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْكُرُ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَذَرِي أَثْلًا صَلَّى أَمَّ أَرْبَعًا -

بَابُ جِسْمِ شَخْصٍ كَوْنِ نَازِلٍ فِي شَكٍّ هُوَ أَوْ مَعْلُومٌ نَهْ هُوَ كَتَمِينَ كَمَا يُرْهِى فِي يَاجَار (اس کا حکم)

۱۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ قَالٍ تَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ تَنَا زَمْعَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ فَلَا يَذَرِي كَعْرَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آکر اس کی نماز خلط ملط کر دے پس اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھیں ہیں تو وہ بیٹھنے کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے۔

۱۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكَا حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت ابن شہاب ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْقِذٍ قَالَ تَنَا زَاوِي عَنْ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت عمر بن عمارت، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔



عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَدْ كَرِهَ اسْنَادُهُ  
مِثْلَهُ -

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا دَاوُدَ قَالَ  
سَمِعْنَا هِشَامَ بْنَ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدِرْ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ  
أَرْبَعًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ  
الْبُغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مَسْلُومٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ  
عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ كَصِيرٍ قَالَ سَمِعْنَا الْفَرَّيَّانِيَّ  
قَالَ سَمِعْنَا الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَدْ كَرِهَ  
بِاسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْنَا عَمْرُو بْنَ  
يُوسُفَ قَالَ سَمِعْنَا عِكْرِمَةَ بْنَ عَتَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى  
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ وَرَأَى أَنَّهُ يُسَلِّمُ -

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّبِّ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ  
الشَّيْطَانُ إِذَا تَوَضَّعَ بِالصَّلَاةِ وَلِيَ وَكَهْ ضَرَاظٌ  
فَإِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ فَإِذَا  
أَتَى أَحَدُكُمْ مَنَاءً وَذَكَرَهُ مِنْ حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ  
يَدْرِي حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ وَابْنُ هَاشِمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور  
اسے معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار پھر اس پہلی  
روایت کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو سلمہ نے  
بیان فرمایا — پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت فریابی، بواسطہ اوزاعی حضرت یحییٰ سے وہ حضرت  
ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس  
کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ کبھی سلام  
پھیرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب نماز کا اعلان  
ہوتا ہے (یعنی اقامت ہوتی ہے) تو شیطان واپس پھر جاتا  
اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے پھر جب نماز کھڑی ہوتی ہے  
تو دوسرے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کسی  
کو خواہشات پیدا ہوں اور کوئی کام یاد آئے جو پہلے یاد نہ  
تھا حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو  
ایسی حالت پیدا ہونے کی صورت میں قدرے کی حالت میں  
دو سجدے کر لے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم



بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا  
عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذِرْ ثَلَاثًا  
صَلَّى أَمَّا بَعْدُ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ  
جَالِسٌ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک  
ناز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا  
چار تو بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کر لے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَقَالُوا هَذَا  
حُكْمٌ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ الشُّكُّ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ  
يَذِرْ أَرْبَاعًا نَقَصَ سَجْدَةً سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ  
جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ - وَ  
خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَنْبَغِي  
عَلَى الْأَوَّلِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ قَدْ أَتَى بِمَا عَلَيْهِ  
يَقِينًا وَقَالُوا لَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ  
عَلَى أَنَّ لَيْسَ عَلَى الْمُصَلِّي غَيْرَ تِلْكَ السَّجْدَتَيْنِ  
لَا كُنَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مَا قَدْ زَادَ عَلَى ذَلِكَ وَ  
أَوْجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ السَّجْدَتَيْنِ الْبِنَاءَ عَلَى  
الْيَقِينِ حَتَّى يَعْلَمَ يَقِينًا زَوَالَ مَا قَدْ كَانَ عِلْمُهُ  
وَجَوَّيْهِ عَلَيْهِ بِالْيَقِينِ -

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جگہ اسی طریقت  
گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ اس شخص کا حکم ہے جسے نماز میں شک ہو جائے  
اور معلوم نہ ہو سکے کہ اضافہ کر دیا ہے یا کم کیا ہے تو قعدہ کی حالت میں  
ای دو سجدے کر لے پھر سلام پھیرے اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا ہے کہ کم رکعات پر بنیاد رکھے حتیٰ کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے  
کہ جو کچھ اس پر لازم تھا اس نے ادا کر دیا وہ کہتے ہیں اس حدیث میں  
اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر دو سجدوں کے علاوہ کچھ واجب  
نہیں کیونکہ آپ سے اس سے زائد بھی مروی ہے اور آپ نے دو سجدوں  
سے پہلے یقین پر بنیاد کرنا واجب قرار دیا ہے تاکہ اسے اس بات  
کا یقینی علم حاصل ہو جائے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس سے عہدہ بردار  
ہو گیا ہے۔

۱۷۴ - فِيمَا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ  
أَنَا سَمِعْتُ الْمَكِّيَّ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ إِذَا كَرِهْتُ  
هَمَزًا بَنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا الصَّلَاةُ فَأَتَى عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْنَا بَلَى قَالَ أَشْهَدُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ  
نَشَأَ فِي النَّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشُكَّ فِي

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
فرماتے ہیں میں نے نازک کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے  
مذاکرہ کر رہا تھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے  
انہوں نے فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسے میں  
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں انہوں  
نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو کسی کا شک ہو تو نماز پڑھتا  
رہے حتیٰ کہ اس کو زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔



۱۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلَهُ الْوُحْيُ  
قَالَ تَنَاوَلْتَنِي إِسْحَاقُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسْتُ  
إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ  
سَمِعْتَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الرَّجُلِ إِذَا نَسِيَ صَلَاتَهُ فَلَكَ يَدٌ أَرَادَ أَنْ  
تَقْصَ مَا أَمَرَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ مَا سَمِعْتُ أَنْتَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ  
فِيهِ شَيْءٌ وَلَا سَأَلْتُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ فِيمَا أَنْشَأَ فَأَخْبَرَهُ  
عُمَرُ فَقَالَ سَأَلْتُ هَذَا الْفَتَى عَنْ كَذَا فَلَكَ  
أَخِي عِنْدَهُ عِلْمًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِمَنْ  
عِنْدِي لَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ عِنْدَنَا  
الْعَدْلُ الرَّضِيُّ فَمَاذَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُكَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَكُّ  
أَحَدًا كَوْفِي صَلَاتِهِ فَشَكُّ فِي الْوَاحِدَةِ وَ  
الْثَنَتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكُّ فِي  
الثَّلَاثِ أَوْ أَرْبَعٍ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا حَتَّى يَكُونَ  
الْوُحْيُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ  
أَنْ يُسَلِّمَ

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَزِينِيُّ قَالَ تَنَاوَلْتُ  
زُرْعَةً وَهَبَ اللَّهُ بَنِي إِسْرَافِيلَ قَالَ أَنَا حَيَوَةٌ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ أَنَّ مَرْثَدَةَ بْنَ أَصْلَمَ حَدَّثَنَا  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدِرْ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْرًا رُبْعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے فرمایا  
اے ابن عباس! کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
شخص کے بارے میں کچھ سنا جو نماز میں بھول جائے اور اسے  
معلوم نہ ہو سکے کہ جس قدر حکم دیا گیا ہے اس میں اضافہ کیا ہے  
یا کمی؟ (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا ہے  
امیر المؤمنین! آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کچھ نہیں سنا۔ انھوں نے فرمایا آگاہ رہو! اللہ کی قسم!  
میں نے اس سلسلے میں کچھ نہ سنا اور نہ ہی آپ سے سوال کیا۔  
اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے  
انھوں نے فرمایا تم کس بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ نبی نے  
اس نوجوان سے فلاں مسئلے کے بارے میں سوال کیا لیکن  
اس کے پاس (اس بات کا) علم نہ پایا۔ حضرت عبدالرحمن رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ میں نے یہ بات سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا۔ آپ ہمارے نزدیک عادل و پسندیدہ ہیں (بتائے)  
آپ نے کیا سنا انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز  
میں شک ہو تو اگر ایک اور دو میں شک ہو تو اسے ایک قرار  
دے۔ اگر تین اور چار میں شک ہو تو اسے تین قرار دے حتیٰ کہ اسے  
زیادہ کا وہم ہو پھر سام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ میں پڑھی ہیں  
یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے اگر نماز  
کم ہو تو مکمل کرے اور دو سجدے شیطان کی مخالفت میں  
ہوں گے اگر نماز مکمل کر لی ہے تو جو کچھ زائد ہے وہ سجدوں



سمیت نفل ہو جائیں گے۔

قَلِيلَيْنِ عَلَى الْبَقِيَيْنِ وَيَدْعُ الشُّكَّ فَإِنْ كَانَتْ  
صَلَاتُهُ تَقْصُصُ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتْ  
السَّجْدَتَانِ تَوْعْمَانِ لِلشَّيْطَانِ فَإِنْ كَانَتْ  
صَلَاتُهُ تَامَةً كَانَ مَا زَادَ مِنَ السَّجْدَتَانِ لَهُ  
نَافِلَةً۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے ”سلام سے پہلے“ کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَدْ كُرِّ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ثُمَّ يَسْجُدُ  
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ السَّلَامِ۔

حضرت ماجشون نے حضرت زید سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن سلام سے پہلے کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلَهُ  
قَالَ تَنَاوَلَهُمَا جِشُونٌ عَنْ زَيْدٍ قَدْ كُرِّ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَوْ يَقُولُ قَبْلَ السَّلَامِ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں۔ مجھے حضرت مالک نے بتایا انھوں نے حضرت زید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ ان کی روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَا لِكَا حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ  
تَنَاوَلَهُمَا بَنُو عُمَرَ قَالَ أَنَا مَا لِكُ عَنْ زَيْدٍ  
قَدْ كُرِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَبَا  
سَعِيدٍ رَضِيَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات سے زائد (مضمون پر مشتمل) ہیں کیونکہ یہ روایات کم از کم رکعات پر بنا اور اس کے بعد دو سجدوں کو واجب قرار دیتی ہیں۔ لہذا یہ ان سے زیادہ بہتر ہیں۔ کیونکہ ان میں ان کی نسبت اضافہ ہے۔ — لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ نمازی اپنی بڑی رائے کو دیکھے اور اس پر عمل کرے پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے اور اگر اس سلسلے میں اس کی کوئی رائے نہ ہو تو کم از کم پر پنا کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ جو کچھ فرض تھا اسے ادا کر لیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذِهِ الْأُثَارُ تَذِيدٌ  
عَلَى الْأُثَارِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ هَذِهِ كَوْنُهَا عَلَى  
الْأَوَّلِ وَالسَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهِيَ أَوَّلِيَّهَا  
لِأَنَّهَا قَدْ زَادَتْ عَلَيْهَا وَقَالَ الْخَرْمُونِيُّ  
فِي ذَلِكَ أَنَّ يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِلَى أَكْبَرِ مَا يَرَى  
فِي ذَلِكَ فَيَعْمَلُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ  
السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ لَا يَرَاهُ لَمْ يَفْعَلْ  
ذَلِكَ بَنِي عَلَى الْأَوَّلِ حَتَّى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ  
صَلَّى مَا عَلَيْهِ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نادر میں شک کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اگر نفل پڑھ رہا ہوں تو نئے سرے سے

۱۸۰۔ وَاحْتَجَّجُوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو  
بَكْرٍ قَالَ تَنَاوَلَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ  
قَالَ تَنَاوَلَهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ



بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَمَا أَنَا قَائِمٌ  
كَأَنْتِ التَّطَوُّعُ اسْتَقْبَلْتُكَ وَإِنْ كَانَتْ فَرِيضَةً  
سَلَّمْتُ وَسَجَدْتُ قَالَ قَدْ كَرَّمَهُ لِابْنِ أَبِي هَانِئٍ فَقَالَ  
مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي عَنْكَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّرْ  
وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ -

۱۸۱- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَانِئٍ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدِرْ أَيْ ثَلَاثًا  
صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَنْظُرْ أَهْلَى ذَلِكَ إِلَى الصُّلُوبِ  
فَلْيُتَنِّهْ ثُمَّ لِيَسْلَمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ الشَّهْوِ  
وَيَتَشَهَّدُ وَيَسْلَمْ -

۱۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ  
بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَيَتَشَهَّدُ -

۱۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ الْعَمَلُ بِالتَّحَرُّيِّ وَ  
تَصَحُّيْحِ الْأَثَرِ لِيُجِبَ مَا يَقُولُ أَهْلُ هَذِهِ  
الْمَقَالَةِ لِأَنَّ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ بَطَلَ وَجِبَ أَنْ  
لَا يَعْمَلَ بِالتَّحَرُّيِّ أَنْتَفَى هَذَا الْحَدِيثُ وَأَنْ  
وَجِبَ الْعَمَلُ بِالتَّحَرُّيِّ إِذَا كَانَ لَهُ رَأْيٌ وَ  
الْبِنَاءُ عَلَى الْأَقْلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَأْيٌ اسْتَكْوَى  
حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ  
وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ وَ

پڑھتا ہوں اور اگر فرض نماز ہو تو سلام پھیر کر سجدہ کرتا ہوں (حضرت  
منصور) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں  
نے فرمایا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کو لے کر کیا کر دگے  
مجھ سے حضرت طلحہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہوئے بیان کیا وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بھول  
جائے تو غور و فکر کر کے دو سجدے کر لے -

حضرت ابراہیم، حضرت طلحہ سے وہ حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی  
ایک نماز پڑھ رہا ہو پس اسے یاد نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی  
ہیں یا چار؟ تو جو کچھ زیادہ بہتر ہو اس کا اعتبار کر کے نماز  
کو مکمل کرے۔ پھر سہو کے دو سجدے کر کے تشہد پڑھے  
اور سلام پھیرے -

حضرت روح بن قاسم، حضرت منصور سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ثبتہ  
اس میں یہ نہیں فرمایا کہ تشہد پڑھے -

حضرت زائدہ بن قدامہ حضرت منصور سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا -

اس حدیث میں غور و فکر (سے ثابت ہونے والی بات)  
پر عمل کا ثبوت ہے۔ روایات کے ثبوت کی تصحیح سے پہلے قول  
دالوں کی بات واجب قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم باطل ہو اور  
غور و فکر پر عمل کرنا ضروری نہ ہو تو اس حدیث کی نفی ہو جائے گی۔  
اور اگر اس کی اپنی رائے کی صورت میں غور و فکر پر عمل کرنا اور اسے  
نہ ہونے کی صورت میں کم از کم اعتبار کرنا ضروری ہو تو حضرت  
عبداللہ بن عوف کی روایت، حضرت ابوسعید اور حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات ماسد می ہوں گی اور تمام روایات



حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ قَصَّارُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا  
قَدْ جَاءَ فِي مَعْنَى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّتِي جَاءَ فِيهِ  
الْآخِرُ وَهَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ عَلَيْهِ الْإِثَارُ وَ  
يُحْمَلُ عَلَى الْإِثْقَانِ مَا قَدَّرَ عَلَى ذَلِكَ وَلَا يَحْمَلُ  
عَلَى التَّضَادِّ إِلَّا أَنْ لَا يُوْجَدَ لَهَا وَجْهٌ غَيْرُهُ - فَهَذَا  
حُكْمُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقٍ تَصَحِيحٍ مَعَانِي  
الْإِثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَ  
مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

وَمِمَّا يَصَحُّ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ أَنَّ أَبَا  
هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي أَقْلٍ هَذَا الْبَابِ مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ  
رَأْيُهُ إِنَّهُ يَتَخَرَّى -

۱۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا شَيْخُ  
أَحْسَبُهُ أَبَا نَزِيدٍ الْهَمْدِيُّ قَالَ تَنَا شُعْبَةَ قَالَ  
إِذْ رَأَيْتُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ  
قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَخَرَّى -

وَقُلُ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ  
أَيْضًا -

۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
بَشِيرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ تَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ  
تَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو وَابْنَ  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَهَا قُلْتُ يَذْكُرُكَ صَلَّى  
تَلَا أَمْرًا بَعْدًا فَقَالَ لَا يَتَخَرَّى أَصْرَبُ ذَلِكَ  
فِيئَتُهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَائِسٌ -

۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَا شَبَابَةُ  
بْنُ سَوَّامٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّهُ قَالَ فِي الْوُجُوهِ يَتَخَرَّى قَالَ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے دوسرے قول والوں کے خلاف مفہوم ثابت ہو گا۔ جس قدر  
ممكن ہو روایات کا مفہوم اسی طرح کہنا اور انہیں متفق علیہ بات پر  
ممول کرنا چاہیے اور تضاد پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔ ماسوائے اس  
کے کہ اس کے لیے کوئی دوسرا مفہوم نہ پایا جائے۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم  
ہے، امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا  
یہی قول ہے۔

جن روایات سے ان کے مذہب کی صحت ثابت ہوتی  
ہے ان میں ایک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے  
جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور ہم نے اس باب  
کے شروع میں اسے ذکر کیا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی  
حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ادریس نے اپنے والد  
سے سن کر مجھے بتایا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ناز میں) وہم کی صورت میں غور و فکر  
کرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے بھی  
اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ  
بن عمر اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس  
شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو (ناز میں) بھول گیا اور  
اسے یاد نہیں کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ ان دونوں  
حضرات نے فرمایا ان میں سے بہتر کے بارے میں سوچے  
پھر اسے پورا کر کے نیٹے نیٹے دو سجدے کر لے۔

حضرت سلیمان یحسینی، حضرت ابو سعید خدری رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہم کی  
صورت میں غور و فکر کرے (حضرت سلیمان) فرماتے ہیں  
میں نے پوچھا یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
ہے انہوں نے فرمایا (ناز میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی



**قَالَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا لَوْ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ إِذَا كَانَ**  
**لَا يَذِيرُ أَثَلًا صَلَّى آمَ أَرْبَعًا وَلَوْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا**  
**أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخِرِ مَا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا**  
**أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخِرِ عَمِلَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ**  
**وَأَقْبَحَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ تَنَا جَمِيعَ مَا رَوَاهُ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَجَابَ بِهِ**  
**الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**مَا قَالَ أَهْلُ هَذِهِ الْقَالَةِ الْآخِرَةِ لَا مَا قَالَ**  
**مَنْ خَالَفَهُمْ.**

**وَقَدْ رَوَى آيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ**  
**عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ**  
**۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ**  
**أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ**  
**عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.**

**۱۸۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ**  
**مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ**  
**سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**يَقُولُ إِذَا شُكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَوَضَّعْ**  
**الَّذِي يَظُنُّ أَنَّ نَيْسِي مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ وَ**  
**لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ حَائِضٌ.**

**۱۸۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ**  
**أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ**  
**مِثْلَهُ.**

**۱۹۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ**  
**مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**كَانَ إِذَا سَطِلَ عَنِ النَّسْيَانِ فِي صَلَاتِهِ يَقُولُ**  
**لِيَتَوَضَّعْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ ظَنُّهُ أَنَّ نَيْسِي مِنْ صَلَاتِهِ**  
**فَلْيُصَلِّهِ.**

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اسی صودت سے متعلق ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور کسی ایک کے بارے میں غالب گمان نہ ہو لیکن جب کسی ایک کے بارے میں غالب گمان ہو تو اس پر عمل کرے۔

جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور جو کچھ انہوں نے آپ کے بعد پوچھنے والوں کو جواب دیا، کو جمع کیا گیا تو یہ دوسرے گروہ کے قول کے موافق ہو گیا ان کے مخالفین کے قول کے (مطابق) نہیں۔

غور و فکر کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت حماد بن سلمہ اور ابوعوانہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں شک واقع ہو تو جو کچھ بھول چکا ہے۔ اس کے بارے میں سوچ و بچار کرے اسے پڑھے اور نیٹے نیٹے دوسرے کرے۔

حضرت عمر بن محمد نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں بھولنے کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ تم میں سے ایک اس کے بارے میں غور کرے جس کے بارے میں اسے خیال ہے کہ نماز سے اسے بھول گیا۔ پھر اسے پڑھے۔



۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ  
قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيْسَةَ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي التَّحَرِّيِ فِي  
الشَّكِّ فِي الصَّلَاةِ بِسَبِيلِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ ابْنِ وَهْبٍ  
عَنْ عُمَرَ نَفْسِهِ - وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ  
النُّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ السَّمْعِيُّ عَلَيْهِ فِي  
ذَلِكَ أَنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلَاةِ  
قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا شَكَّ  
فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذَلِكَ  
لِيَعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ قَرَأْنَا هَذَا كَوَشَفَ فِي أَنْ  
يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذَلِكَ لِيَعْلَمَ  
كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ قَرَأْنَا هَذَا كَوَشَفَ فِي أَنْ يَكُونَ قَدْ  
صَلَّى لَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتَّى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ  
صَلَّى وَلَا يَعْمَلُ فِي ذَلِكَ بِالتَّحَرِّيِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى  
هَذَا أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ  
كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَرِصٌ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ حَتَّى يَعْلَمَ  
يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ جَاءَ بِهِ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَنَّ  
الْقَرِصَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاجِبٍ حَتَّى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ  
وَاجِبٌ عَلَيْهِ قِيلَ لَهُ لَيْسَ هَكَذَا وَجَدْنَا الْعِبَادَ  
كُلَّهُمَا إِذَا قَدْ تَعَبَّدُوا أَنَّهُ إِذَا أُغْبِيَ عَلَيْكَ فِي يَوْمٍ  
ثَلَاثِينَ مِنْ شَعْبَانَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَمَضَانَ  
فَيَجِبُ عَلَيْكَ صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ  
شَعْبَانَ فَلَا يَكُونُ عَلَيْكَ صَوْمُهُ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ  
صَوْمُهُ حَتَّى تَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ  
فَتَصُومُهُ وَكَذَلِكَ رَأَيْنَا إِخْرَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا  
أُغْبِيَ عَلَيْكَ فِي يَوْمٍ ثَلَاثِينَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ  
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَكُونُ عَلَيْكَ صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ  
أَنْ يَكُونَ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا يَكُونُ عَلَيْكَ صَوْمُهُ أَمَرْنَا

حضرت ایوب، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما سے نماز میں شک پیدا ہونے کی صورت میں  
غور و فکر کے سلسلے میں حضرت ابن وہب کی روایت  
کی مثل روایت کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت مالک کے  
واسطے سے اور بلا واسطہ بھی حضرت عمر بن محمد سے روایت  
کی ہے۔۔۔۔۔ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان  
یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے  
وہ یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس شخص پر چار رکعات  
فرض تھیں جب اسے بعض کی ادائیگی میں شک ہوا تو اس کا  
حکم معلوم کرنے کے لیے غور و فکر ضروری ہو گیا پس ہم  
دیکھتے ہیں کہ اگر اسے (محض) پڑھنے میں شک ہو کہ نماز  
پڑھی یا نہ؟ تو اس پر پڑھنا لازم ہے حتیٰ کہ وہ یقین کے ساتھ  
جان لے کہ اس نے نماز پڑھ لی ہے۔ اس میں محض سوچ سے  
کام نہیں لیا جائے گا تو نماز کے تمام فرائض جن کی ادائیگی اس پر  
لازم ہے کئے سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے حتیٰ کہ اسے  
ادائیگی کا یقین ہو جائے اگر کوئی شخص کہے کہ جب تک اسے  
عمل کے واجب ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس پر اس کی ادائیگی  
لازم نہیں۔۔۔۔۔ (جواب میں) کہا جائے گا کہ ہم تمام  
عبادات کو اس طرح نہیں پاتے کیونکہ جب تیس شعبان (کرات) کو چاند  
نظر نہ آئے تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ رمضان المبارک  
کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ واجب ہوگا اور اس کے شعبان  
سے ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے پس اس کا روزہ فرض نہ ہوگا  
تو جب تک ہم یقین نہ ہو کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ہم پر روزہ فرض نہ ہوگا کہ  
ہم روزہ رکھیں اسی طرح ہم رمضان کے آخر کو دیکھتے ہیں کہ جب تیس رمضان (کرات)  
کو چاند نظر نہ آئے تو اس بات کا احتمال ہوگا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر  
اس کا روزہ فرض ہوگا اور اس کے شوال سے ہونے کا بھی احتمال ہوگا تو اس دن  
کا روزہ فرض نہ ہوگا۔ لیکن ہمیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا،  
جب تک ہم یقین سے جان نہ لیں کہ اس دن کا روزہ ہم پر فرض  
نہیں پس جو شخص کسی کام کو یقین کے ساتھ شروع کرتا ہے۔



وہ یقین کے بغیر نہیں نکل سکتا۔

بَانَ نَصُومُهُ حَتَّى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ كَيْسَ عَلَيْكَ  
صَوْمُهُ كَانَ مَنْ دَخَلَ فِي نَتْنٍ وَبَقِيْنٍ لَمْ يَخْرُجْ  
مِنْهُ إِلَّا بِقِيْنٍ فَالْتَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ  
كَذَلِكَ مَنْ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ بِقِيْنٍ أَتَاهَا عَلَيْهِ  
لَوْ يَجِلُّ لَهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا إِلَّا بِقِيْنٍ أَكْثَرُ فَدَخَلَ  
لَهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا - وَقَدْ جَاءَ مَا اسْتَشْهَدْنَا  
بِهِ مِنْ حُكْمٍ لِإِعْمَالِهِ فِي شُعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرًا كَمَا  
ذَكَرْنَاهُ -

۱۹۲۔ فِيمَا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكْرِيَّا  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أُنِّي لَأَعْجَبُ مِنَ الَّذِينَ  
يَصُومُونَ قَبْلَ رَمَضَانَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا  
وَلَا إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَانْطَرُوا لِإِنْ عَوَّ عَلَيْكُمْ  
فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ -

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَدْ كَرِهْتُ  
۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ قَالَ  
ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ وَرَوْحُ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ أَبِي  
صَغِيحَةَ عَنْ سَمَاءِ بِنْتِ حَرْبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
عِكْرِمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَدَّ  
مِثْلَهُ -

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص نازیں اس یقین کے ساتھ فعل  
ہوتا ہے کہ وہ اس پر فرض ہے وہ اس وقت تک اس سے باہر نہیں آ سکتا جب  
تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اس کے لیے ناز سے نکلنا جائز ہو گیا ہے  
شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں چاند کے نظر نہ آنے کے  
مکمل سے جو ہم نے استدلال کیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے متواتر روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت محمد بن جبر  
رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے سنا آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جو رمضان المبارک  
سے پہلے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو  
بتایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ  
پھوٹو اور اگر وہ تم پر غصی رہے تو تیس دن شمار کرو۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے عمرو نے بیان  
کیا انھوں نے حضرت محمد سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ  
انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرمایا  
تھے۔ اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت  
حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
احمد و سرکار و عظم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر  
ہوا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر  
اس کی مثل ذکر کیا۔



۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ دَأَيْنَاهُ لَلْ رَمَضَانَ فَأَمَّا سَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَدَّ لِرُؤُوسِهِ فَإِذَا أَعْيَى عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا الْعِدَّةَ -

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ -

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ - ۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا رُوْحُ بْنُ عِيَادَةَ قَالَ تَنَا زَكْرِيَّا قَالَ تَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابوالخزری فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا تو ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند دیکھنے تک بڑھایا ہے اگر تم چاند نہ دیکھ سکو تو گنتی پوری کرو۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چھوڑو اگر وہ تم سے مخفی رہے تو اس کے لیے (دنوں کا) اندازہ لگاؤ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں ان کو حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت اسامہ، حضرت نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوالخزری فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ

پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُمْ لَكُمْ عِدَّةً أَنْتُمْ قَالُوا ثَلَاثِينَ -

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا تَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّوَّامِيُّ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَصُمْ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهَلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ -

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعِدَّةٌ وَثَلَاثِينَ -

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُمْ لَكُمْ -

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَحَّاطِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَنَا أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَصُمْ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهَلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ -

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَصُمْ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهَلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ -

انہوں نے فرمایا کہ تیس روزے پورے کرو۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو تیس دن روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر افطار کرو (روزہ رکھنا چھوڑ دو) اگر کہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو القاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کے بارے میں بتائیے جس میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے یہ شعبان سے ہے اور دوسری جماعت کہتی ہے یہ رمضان المبارک سے ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — پھر اس کی مثل ذکر کیا۔



۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زُبَايٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ دُبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْدُمُوا هَذَا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ أَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَرَأَيْتُمْ طَرْدَ أَحَدٍ تَرَوْا الْهَلَالَ أَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ -

فَلَمَّا كَمَ بِأَمْرِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْرُوجٍ مِنْ إِدْنَارٍ الَّذِي قَدْ دَخَلُوا فِيهِ إِلَّا بَقِيَّتَيْنِ أَتَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا مِنْهُ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَيْضًا مِنَ الصَّوْمِ الَّذِي قَدْ دَخَلُوا فِيهِ إِلَّا بَقِيَّتَيْنِ أَتَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا مِنْهُ كَانَ ذَلِكَ أَيْضًا يَجْعَلُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَتَمَازٍ هُوَ مُتَقَيِّنٌ أَنَّهَا عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِلَّا بِقِيَّتَيْنِ مِنْهُ أَلَمْ يَكُنْ

حضرت ربیع بن حراش ایک شخص سے یا (فرمایا) صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس مہینے کو آگے نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا گنتی مکمل کرو اور جب تک چاند نہ دیکھو یا گنتی پوری نہ کرو روزہ نہ چھوڑو۔

توجہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس افکار سے جس کو انھوں نے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر چھوڑنے کا حکم نہیں دیا پھر ان کو اس روزے سے بھی جسے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر باہر آنے کی اجازت نہیں دی تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص یقین کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے وہ بھی اس یقین کے ساتھ نماز سے باہر آئے کہ اس کے ذمہ کچھ بھی باقی نہیں۔

## بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ هَلْ هُوَ قَبْلُ التَّسْلِيمِ أَوْ بَعْدَهُ؟

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَرَجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ بَحِينَةَ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَنَسِيَ أَنْ يَقْعُدَ فَبَضَى فِي قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنْ صَلَاتِهِ -

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكَاحِدُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِينَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت عبداللہ بن مالک (ابن بھینہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے تو آپ نے قیام جاری رکھا پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔

حضرت یحییٰ بن سعید بواسطہ عبدالرحمن اعرج، حضرت عبداللہ بن بھینہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔







۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَجَلَانَ مَوْلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ صَلَّى بِهِمْ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَقَالَ لَهَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْدٍ قَالَ ثَنَا بَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ كَذَا كَرِيحًا سَنَادُهُ مِثْلُهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَا هَبْ إِلَى هَذِهِ الْأَثَارِ قَوْمٌ فَقَالُوا هَذَا سُجُودُ السَّهْوِ هُوَ قَبْلَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا كَانَ مِنْ سُجُودٍ سَهْوٍ لِنَقْصَانِ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَهُوَ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا فِي حَدِيثِ ابْنِ بَجِينَةَ وَكَمَا فِي حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ وَمَا كَانَ مِنْ سُجُودٍ سَهْوٍ وَجِبَ لِيَزَادَهُ نِيَّةٌ فِي الصَّلَاةِ فَهُوَ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۱۷۔ فَهِنَّ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا بِمَعْنَى الْمُؤَدِّينَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَالٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بِعَيْنِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

وَسَنَدُ كَرِ حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ وَكَيْفَ هُوَ

حضرت محمد بن یوسف (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہا نے ان کو نماز پڑھائی تو قدرے کے بغیر کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے جب نماز کا آخر ہوا تو سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کا سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ لیکن دوسرے حضرت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں نقصان کی وجہ سے لازم ہونے والا سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے جیسا کہ حضرت ابن بَجینہ کی روایت میں ہے اور جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے اور جو سجدہ نماز میں اضافے کے باعث ہے وہ سلام کے بعد ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو حضرت ذوالیہدین کی خبر سے متعلق ہے اور حضرت خرباق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ سہو کے بارے میں احادیث سے کہ آپ اس دن سلام کے بعد سجدہ سہو کیا، استدلال کیا ہے۔ اسی سے ہے حضرت عراک بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ذوالیہدین (ولے واقعہ) کے دن سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور ہم حضرت ذوالیہدین کی حدیث اور یہ کہ وہ کیسے ہے، نماز میں کلام کے باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس ضمن میں کچھ دوسرے لوگوں نے اختلاف کرتے ہوئے



فِي بَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - وَ  
خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَهْوٍ  
وَجَبٌ فِي الصَّلَاةِ زِيَادَةٌ أَوْ نَقْصَانٌ فَهُوَ بَعْدَ  
السَّلَامِ -

۲۱۸ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حَسَنُ  
بْنُ نَصْرِ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هُرُوفٍ قَالَ أَنَا  
السَّعْدِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُعَيَّرَةِ بْنِ  
شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَهَا فَتَهَضَّيْتُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْتُ بِهِ  
فَمَضَى فَأَمَّا آتَا الصَّلَاةَ وَسَلَّمْتُ سَجْدًا سَجَدْتُ فِي  
السَّهْوِ -

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ فَذَكَرَ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۲۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الدُّرْدَاءِ قَالَ ثَنَا  
السَّعْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ أَنَا الْمُعَيَّرَةُ  
فَذَكَرَ زَحْوَهُ -

۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ  
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ التَّوَّاسِيُّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ  
سَمِعْتُ عَامِرًا يَحْدِثُ أَنَّ الْمُعَيَّرَةَ بْنَ شُعْبَةَ  
سَهَا فِي السَّجْدَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ فَأَسْتَأْذَنَ  
فَأَمَّا حَتَّى صَلَّى أَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ  
وَقَالَ هَذَا نَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۲۲ - حَدَّثَنَا مَبَشَرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُعَيَّرَةِ  
مِثْلَهُ -

۲۲۳ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ  
بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الزَّيْبِعِ عَنِ الْمُعَيَّرَةِ بْنِ  
ثُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُعَيَّرَةُ  
بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ النَّاسُ خَلْفًا

فرمایا کہ نماز میں ہر قسم کا سجدہ سہو چاہے وہ نماز میں زیادتی سے واجب  
ہو یا کمی سے، سلام کے بعد ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے  
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ بھول کر دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے  
ہم نے اطلاع کے لیے تسبیح کہی۔ لیکن آپ نے نماز کو جاری رکھا  
جب نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت علی بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے یزید نے بیان  
کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زیادہ بن علقمہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

حضرت علی بن مالک روایت فرماتے ہیں ہم نے حضرت  
عامر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ  
پہلی دو رکعتوں میں بھول گئے تو تسبیح کہی گئی لیکن آپ پوری طرح  
کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ آپ نے چار رکعات مکمل کر  
لیں پھر سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

حضرت جابر، حضرت قیس بن حزم سے اور وہ حضرت  
مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ  
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو وہ دو رکعتوں کے بعد  
کھڑے ہو گئے آپ کے پیچھے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے  
ان کو کھڑا رہنے کا اشارہ فرمایا جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیرا



فَأَشَارَ إِلَيْهِمَا أَنْ قُومُوا فَلَمَّا قَضَى صَلَوتَهُ  
سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَتَمَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا  
فَلْيُصَلِّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَلَنْ لَوْ يَسْتَتِمُ  
قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ -

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شَيْبِلٍ عَنْ  
قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمَغِيرَةِ بْنِ شَيْبَةَ  
فَقَامَ مِنَ التَّرَكُّعَتَيْنِ قَائِمًا فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَائِمًا  
وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَمَضَى فِي صَلَوتِهِ فَلَمَّا قَضَى  
صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ صَلَّى  
بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوَى قَائِمًا  
مِنْ جُلُوسِهِ فَمَضَى فِي صَلَوتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ  
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ  
فَقَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمُ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ  
وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَانِ فَإِنْ اسْتَوَى قَائِمًا فَلْيَبْضُ  
فِي صَلَوتِهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

فَهَذَا الْمَغِيرَةُ يَحْكِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَجَدَ لِلَّهِ هَوْلًا نَقَصَهُ مِنْ صَلَاتِهِ  
بَعْدَ السَّلَامِ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ تَدَّخُلُ وَجْهًا  
فَقَدْ يَحْتَوِي أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ جُبَيْنَةَ  
وَمَعَاوِيَةَ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلَّهِ هَوْلًا عَلَى كُلِّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلَاةِ  
مِنْ نَقْصَانِ أَزْرِيَادِهِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي الْحَدِيثِ  
الْمَغِيرَةِ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ السَّلَامِ عَلَى كُلِّ سَهْوٍ أَيْضًا يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ يَجِبُ  
لَهُ سُجُودُ السَّهْوِ مِنْ نَقْصَانِ أَزْرِيَادِهِ وَيَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ مَا فِي حَدِيثِ عُبْرَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ  
ابْنِ عُثْمَانَ مِنْ سُجُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

اور سہو کے دو سجدے کیے پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی پوری طرح کھڑا ہو جائے تو  
ناز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر پوری  
طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اس پر سہو کا سجدہ نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شبیل، حضرت قیس بن حازم سے نقل  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شبیب رضی اللہ عنہ  
نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتوں کے بعد سیدھے  
کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا ”سبحان اللہ“ تو انھوں نے  
بھی اشارہ کرتے ہوئے ”سبحان اللہ“ کہا اور ناز جاری  
رکھی جب نماز مکمل کر چکے اور سلام پھیرا تو بیٹھے بیٹھے دو  
سجدے کیے پھر فرمایا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ناز پڑھائی تو آپ قعدے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو  
گئے آپ نے نماز کو جاری رکھا نماز مکمل کر چکے تو بیٹھے بیٹھے  
دو سجدے کیے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے  
ہوئے قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو جب تک پوری  
طرح نہ کھڑا ہوا ہو بیٹھ جائے اور اس پر دو سجدے نہیں اور اگر

تو یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کی نماز میں کمی واقع ہوئی تو آپ  
نے سلام کے بعد دو سجدے کیے اور ان احادیث میں کمی معافی کا احتمال  
ممکن ہے جو کچھ ہم نے حضرت مجینہ اور معاویہ رضی اللہ  
عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ  
آپ نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہ ہر سہو کے بارے میں ہو جو نماز  
میں کمی یا زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا۔ اور ہو سکتا ہے جو کچھ  
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہر قسم کے  
سہو میں سلام کے بعد سجدہ کیا وہ بھی اسی طرح ہر سہو کے متعلق ہو  
پہلے کمی کی وجہ سے واجب ہو یا زیادتی کی وجہ سے، اور ہو سکتا  
ہے جو کچھ حضرت عمران، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات  
میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بعد سجدے کا



السَّلَامُ لِمَا زَادَ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا يَكُونُ كَذِبًا  
كُلُّ سُجُودٍ وَجِبَ لِسَهْوٍ فَهَذَا كَيْسُجُدٌ وَلَا يَكُونُ  
قَصْدًا بِذَلِكَ إِلَى التَّفَرُّقَةِ بَيْنَ السُّجُودِ لِلزِّيَادَةِ  
وَبَيْنَ السُّجُودِ لِلتَّقْصَانِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ  
تَصَدَّقَ بِذَلِكَ التَّفَرُّقَةِ بَيْنَهُمَا. فَنَظَرْنَا فِي  
ذَلِكَ فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ حَضَرَ سُجُودَ  
سَهْوٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ دِي لَيْدَيْنِ  
لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ مِنْ تَسْلِيمِهِ  
فِيهَا وَكَانَ سُجُودُهُ ذَلِكَ بَعْدَ السَّلَامِ فَوَجَدْنَا أَنَّهُ  
قَدْ سَجَدَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّقْصَانِ  
كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ.

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَلَقَّبَ  
الرَّحْمَنُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي  
عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَسَامِيُّ عَنْ ضَمْزَمَ بْنِ جَوْسٍ  
الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ  
يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى شَيْئًا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّانِيَةَ  
قَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةَ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا  
سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَةً فِي الشَّهْرِ.

قَصَارُ سُجُودِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَلِمَهُ عُمَرُ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ  
زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ وَسُجُودُهُ لَهَا بَعْدَ السَّلَامِ  
دَلِيلًا عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ حُكْمَ كُلِّ سُجُودٍ سَهْوٍ فِي الصَّلَاةِ  
مِثْلُهُ. وَقَالَ نَعْلَمُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَيْضًا  
مِثْلَ ذَلِكَ.

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَيَانَ أَبِي بَشِيرٍ الرَّحْمِصِيِّ قَالَ  
سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعْدُ بْنُ  
مَالِكٍ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَا سَبْعُونَ

ذکر ہے جو آپ نے بھول کر نماز میں اضافہ کی وجہ سے کیا وہ بھی اسی  
طرح ہو کہ ہر قسم کا سجدہ سہو مراد ہو کہ جب بھی سجدہ واجب ہو اسی طرح  
اسلام کے بعد کیا جائے آپ نے کی یا زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو  
کے واجب ہونے میں تفریق کا قصد نہ فرمایا اور ممکن ہے آپ نے  
دونوں کے درمیان تفریق کا ارادہ فرمایا ہو۔ پس  
ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذوالیہ  
والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ سہو میں حاضر  
تھے جو اضافے کے باعث تھا کہ آپ نے نماز میں ایک سلام کا  
اضافہ فرمایا اور آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو ہم دیکھتے  
ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کی ہو جانے  
کا وجہ سے بھی سلام کے بعد سجدہ کیا۔

حضرت ابو عبد الرحمن ابن حنظلہ بن راہب فرماتے  
ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب پڑھا  
تو پہلی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہ کی جب دوسری رکعت ہوئی  
تو اس میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت دو بار پڑھی اور سلام  
کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس سجدہ سہو سے جو آپ نے زیادتی کی وجہ سے کیا  
تھا اور وہ سلام کے بعد تھا بطور دلیل بتانا کہ نماز میں ہر قسم کے سجدہ  
کا یہ حکم ہے۔  
حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح  
کیا ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت  
سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی دو رکعتوں  
کے بعد کھڑے ہوئے تو انھوں (مقتدیوں) نے سبحان  
اللہ کہا انھوں نے بھی سبحان اللہ کہہ کر نماز جاری رکھی



اللَّهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَمَضَى فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ  
سَجْدَةً فِي السُّهُو.

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَكْبَرِ مَالِكٍ مِنْ  
أَنَّهُمْ سَجَدُوا لِلَّهِ بَعْدَ السَّلَامِ.

۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا مُوَمَّلٌ قَالَ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ السُّهُوَانُ يَهْوَمُ فِي تَعَوُّدٍ أَوْ يَقَعْدُ فِي  
تِيَامٍ أَوْ يَسْلَمُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَتَجَدَّدُ  
سَجْدَةً فِي السُّهُو وَيَتَشَقَّدُ وَيُسَلِّمُ.

۲۲۸- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ  
ابْنُ عَفِيرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَهُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدْنَا لِلَّهِ بَعْدَ  
السَّلَامِ.

۲۲۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ  
قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
فَسَلَّمْتُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْتُ الْقَوْمَ فَقَامَ فَأَتَمَّ  
الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ  
قَالَ عَطَاءٌ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرْتُ  
لَهُمَا فَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ أَحْسَنَ وَأَصَابَ.

۲۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ  
قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ  
الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَسَبَّحَنَا بِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَلَمْ يَكْتَفِ إِلَيْهِمْ فَقَضَى مَا عَلَيْهِ ثُمَّ  
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۲۳۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا

جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن  
بن زبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انہوں  
نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں سہو یہ ہے کہ قدم کی بجائے کھڑا ہو جائے یا قیام کی  
بجائے بیٹھ جائے یا دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو  
وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور  
تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

حضرت عمر بن دینار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی  
اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا سہو  
کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ انہوں نے  
حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں  
نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لیا لوگوں نے تسبیح کہی  
تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز مکمل  
کی جب سلام پھیرا تو اس کے بعد دو سجدے کیے حضرت  
عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت  
میں حاضر ہو کر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا عمل بتایا تو انہوں نے فرمایا

حضرت یوسف بن مالک فرماتے ہیں حضرت ابن  
زبیر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں  
کے بعد کھڑے ہو گئے ہم نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے  
بھی سبحان اللہ کہا اور ان (نمازیوں) کی طرف توجہ نہیں  
کی جو کچھ باقی تھا اسے مکمل کیا پھر سلام کے بعد دو سجدے  
کیے۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں حضرت ابو بکر نے ہمیں



سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو  
بَشِيرٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو  
الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَكْبَسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهْجُرُ فِي صَلَاتِهِ لَا يَدْرِي  
أَرَادَ أَمْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلِمُ  
۲۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمَّةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ صَلَّي  
وَرَأَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَوْهُمَا سَجْدَتَيْنِ  
بَعْدَ السَّلَامِ -

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ  
عَنْ أَكْبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَبَّحَ  
بِهَا الْقَوْمَ فَاسْتَلَمَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ  
بَعْدَ مَا سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا وَهَمْتُمْ فَأَعْمَلُوا هَكَذَا -  
وَهَذَا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَدْ حَضَرَ

سُجُودَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
الْخُرْبَاكِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ  
بَعْدَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ السُّجُودَ لِلَّهِ هُوَ بَعْدَ السَّلَامِ  
وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ لِزِيَادَةٍ أَوْ  
نَقْصَانٍ فَكَانَ ذَلِكَ أَنَّ السُّجُودَ الَّذِي حَضَرَهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ هُوَ الَّذِي  
كَانَ سَهًا جَنِينًا فِي صَلَاتِهِ كَانَ ذَلِكَ عِنْدَكَ عَلَى  
أَنْ كُلَّ سُجُودٍ يَكُلُّ سَهًا يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ كَذَلِكَ  
أَيْضًا -

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو قَالَ  
أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَدَّادِ أَخْبَرَهُمْ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ فِي

خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے اپنی نماز  
میں وہم ہو جاتا ہے اور اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے  
(نماز میں) اضافہ کیا ہے یا کمی؟ تو انھوں نے فرمایا سلام  
حضرت ضمہ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو وہم ہو گیا  
پس انھوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

حضرت عبدالعزیز بن مصیب حضرت انس رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دوسری رکعت کے بعد  
کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے چار رکعات  
پوری کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے اس کے  
بعد فرمایا جب تمہیں وہم ہو تو اسی طرح کرو۔

تویہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں جو یوم خرباق  
رضی اللہ عنہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدہ  
سہو میں موجود تھے جو اضافے کے باعث تھا اور وہ سلام کے  
بعد تھا پھر انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا  
کہ سجدہ سلام کے بعد ہے اور انھوں نے اس کے زیادتی یا کمی  
کے باعث ہونے کا فرق نہیں کیا

تویہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے جس سجدہ سہو میں حاضر ہوئے اور وہ نماز میں بھولنے کی وجہ سے  
تھا، ان کے نزدیک وہ اس بات پر مشمول ہے کہ نماز میں ہر قسم کے  
سہو کا سجدہ اسی طرح ہو گا۔

حضرت ابو قتادہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے سجدہ سہو کے بارے  
میں فرمایا کہ سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور اس کے بعد



سَجَدَ فِي السَّهْوِ لِكُلِّ ثَوْبٍ يَسْجُدُ ثَوْبٌ يَسْجُدُ  
 وَقَدْ ذَكَرَ الرَّهْرِيُّ لِعَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 سَجُودَ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَكَ يَا خُذْ بِهِ -  
 ۲۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا حَبِيبُ بْنُ  
 شَرِيحٍ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ التَّوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِ بْنِ  
 عَبْدِ الْعَزِيزِ سَجُودُ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَكَ يَا خُذْ بِهِ -  
**فَهَذَا وَجْهٌ هَذَا الْبَابُ مِنْ طَرِيقِ**  
**الْإِثْنَاءِ وَأَمَّا وَجْهٌ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا**  
**الرَّجُلَ إِذَا سَهَوَ فِي صَلَاتِهِ لَوْ يَوْمَرُ بِالسَّجُودِ**  
**لِلسَّهْوِ سَاعَةً**  
 بِتَأْخِيرِهِ فَقَالَ قَائِلُونَ إِلَى مَا بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ  
 أَخْرَجَنِي إِلَى آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَكَانَ مِنْ  
 كَلَامِ سَجْدَةٍ فِي صَلَاتِهِ تَوَجَّبَ عَلَيْهِ بَيِّنَاتُهُمْ أَوْ  
 ذَكَرَ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ أَنَّ عَلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهَا  
 سَجْدَةً أَنَّهُ يَوْمَرُ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا حِينَئِذٍ وَلَا يَوْمَرُ  
 بِتَأْخِيرِهَا إِنْ غَيَّرَ ذَلِكَ التَّوَضُّعَ مِنْ صَلَاتِهِ فَكَانَ  
 مَا يَجِبُ مِنَ السَّجُودِ فِي الصَّلَاةِ يُؤْتَى بِهِ حَيْثُ  
 وَجِبَ مِنْهَا وَلَا يَوْمَرُ إِلَى مَا بَعْدَ ذَلِكَ وَكَانَ  
 سَجُودُ السَّهْوِ قَدْ أُجْبِعَ عَلَى تَأْخِيرِهِ عَنْ مَوْضِعِ  
 السَّهْوِ حَتَّى يَنْصِلِيَ كُلُّ الصَّلَاةِ إِلَّا السَّلَامَ فَإِنَّمَا  
 قَدْ اخْتَلَفَ فِي تَقْدِيمِهِ قَبْلَ السَّجُودِ لِلسَّهْوِ وَفِي  
 تَقْدِيمِهِ السَّجُودِ لِلسَّهْوِ عَلَيْهِ - فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى  
 مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ حُكْمُ السَّلَامِ الْمُخْتَلَفِ فِيهِ  
 حُكْمُ مَا تَبْلُغُهُ مِنَ الصَّلَاةِ الْمُجْتَمِعِ عَلَيْهِ كَلَمًا  
 كَانَ ذَلِكَ مُقَدِّمًا عَلَى سَجُودِ السَّهْوِ كَانَ كَذَلِكَ  
 السَّلَامُ أَيْضًا مُقَدِّمًا عَلَى سَجُودِ السَّهْوِ قِيَامًا  
 نَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَهَذَا أَكْثَرُ آيٍ حَنِيفَةٍ وَأَبْنُ  
 يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَجَاهُ اللَّهُ تَعَالَى -

پھر سلام پھیرے۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے سجدہ سہو کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے قبول کیا تو انہوں نے اسے نہ اپنایا۔

معانی روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان تھا۔  
 غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص نماز میں بھول جائے اسے اسی وقت سجدہ سہو کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اسے تاخیر کا حکم دیا جاتا ہے تو بعض حضرات نے کہا کہ سلام کے بعد تک اور کچھ حضرات نے فرمایا کہ نماز کے سلام سے پہلے نماز کے آخر تک (مؤخر کیا جائے) اور جو شخص نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرے یا اسے یاد آئے کہ اس پر پہلے سجدہ ہے تو اسے اسی وقت ادائیگی کا حکم ہے، نماز میں کسی دوسری جگہ تک مؤخر کرنے کا حکم نہیں تو نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہو وہ اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے بعد تک مؤخر نہیں کیا جائے گا اور سجدہ سہو کے بھولنے کے وقت سے نماز کے آخر تک مؤخر کرنے پر اتفاق ہے۔ البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ سلام سجدے سے پہلے ہو گا یا سجدہ سلام سے پہلے؟ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام جس میں اختلاف ہے کا حکم نماز کے متعلق علیہ صرح ہو تو جب وہ باقی نماز (سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی اس سے پہلے ہونا چاہیے قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔

یہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔



## بَابُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لِمَا يَحْدُثُ فِيهَا مِنَ الشَّهْوِ

## باب ۹۳: نماز میں بھول واقع ہونے کی صورت میں کلام کرنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور واپس لوٹ گئے حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں فرماتے ہیں پھر آپ تشریف لائے اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اس کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخُ أَخِيهِ أَبُو نَضْرَةَ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يَحْدِثُ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْخَرَبَائِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا قَالَ نَجَاءَ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً فِي الشَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت مہیب (دہب) حضرت خالد عذار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ یہ نماز عصر ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَدْ كَرِهَ يَأْتِيَانِي بِهِ مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْخَرَبَائِيُّ وَرَمَى عَمَّا لَهَا صَلَوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت ابوالمہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات کے بعد سلام پھیرا پھر غصے کی حالت میں حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ہاتھ کشادہ تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے، راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے (اس سلسلے میں) پرچا جب آپ کو بتایا گیا تو جو رکعت چھوڑی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ قَدْ حَلَّ الْحُجْرَةَ مُغْضِبًا فَقَامَ الْخَرَبَائِيُّ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَرِّدُ الصَّلَاةَ أَمْ كَسَيْتَ قَالَ فَخَرَجَ يَجُزُّ رَدَّ آوَهُ فَسَأَلَ فَأَخْبَرَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الْآخِرَ كَانَتْ رَكَعَةً وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو رکعتیں پڑھائیں اور آپ بھول گئے تو حضرت ذوالیہدین نے عرض کیا پھر انھوں نے

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَبِيبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



صَلَّى لِلنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ فَسَهَا فَسَكَوَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ  
فَدَكَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَهَشَامٍ وَحَدِيثِ مُمَا  
أَنَّهُ قَالَ أَتَقْصِبُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا  
فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ أَحَدَاوَيْنِ ثُمَّ سَكَوَ ثُمَّ سَجَدَ تَجَدُّدِي  
السَّهْوِ ثُمَّ سَكَوَ

۲۴۱- حَدَّثَنَا زَيْعُ الْمَوْزِينُ قَالَ تَنَا اسَدُ قَالَ  
تَنَا حَتَّادُ بْنُ مَرْدٍ عَنْ أَبِي كُتَيْبٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِخَذِي صَلَاتِي الْعِشِيِّ الظُّهْرِيَّ وَالْعَصْرَ وَ  
أَكْتُوْطُفِي أَنَّهُ ذَكَرَ الظُّهْرَ فَصَلَّى التَّوَلَّعَتَيْنِ ثُمَّ  
قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ  
عَلَيْهَا أَحَدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرِتُ فِي وَجْهِهِ  
الْفَضْبِ قَالَ وَخَرَجَ سُرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا  
أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ فِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ الْيَدَيْنِ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءً ذَا  
الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَيْتَ أَمْ قُصِرَتِ  
الصَّلَاةُ فَقَالَ لَوْ أَنَسَ وَلَوْ تَقْصِيرَ الصَّلَاةِ قَالَ  
بَلْ كَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ  
أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ كَقَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى بِنَا  
الرُّكْعَتَيْنِ الْبَايَتَيْنِ ثُمَّ سَكَوَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ  
مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَ  
سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ  
كَبَّرَ

۲۴۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا الْحَصْبِيُّ  
قَالَ تَنَا وَهَبٌ عَنْ أَبِي كُتَيْبٍ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ  
بْنِ حَلْفَةَ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۲۴۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ قُصْبَانَ مَالِكَا

ابن عون اور ہشام کی حدیث کی مثل روایت کیا ان دونوں  
کی روایت میں ہے کہ حضرت ذوالیدین (غالب رضی اللہ عنہ)  
نے پوچھا یا رسول اللہ کیا نازک ہوگئی ہے آپ نے فرمایا نہیں  
پھر آپ نے دوسری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے  
کیے اور سلام پھیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں  
یعنی ظہر و عصر میں سے ایک ناز پڑھائی (حضرت امام ابو جعفر  
طحاوی فرماتے ہیں) میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں نے  
ظہر کا ذکر کیا، تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر کھڑے  
ہو کر مسجد کے اگلے حصے میں ایک ٹکڑی کی طرف تشریف لے  
گئے اس پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر  
تھا اور آپ کے چہرہ اللہ سے غمناک ظاہر ہو رہا تھا جلدی  
جانے والے لوگ مسجد سے نکل گئے پھر لوگوں نے کہا کیا  
نازک ہوگئی ہے؟ ان میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق  
رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ انھوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے خون  
عموس کی تو ایک صحابی جن کے ہاتھ لمبے تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان کا نام ذوالیدین رکھا تھا کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نازک ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ ہی  
نازک ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے بھول واقع ہوئی ہے۔  
آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انھوں  
نے عرض کیا جی ہاں! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باقی دو رکعتیں  
پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر عام سجدے کی طرح یا لباً سجدہ کیا پھر سر  
اٹھایا تکبیر کہی اور عام سجدہ جیسا یا اس سے لباً سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

ابن عون اور سلمہ بن علفہ، حضرت ابن سیرین سے وہ حضرت  
ابوہریرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مشعل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ



حَدَّثَنَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْصَرَفَ مِنْ إِبْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لِي أَنْ أَقْصِرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَكَوْنُ ذَلِكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَمَا ذَكَرَهُ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ ابْنِهِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَكَوْنُ ذَلِكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَّى بِنَا.

۲۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحَبِيبِيُّ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لُبَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا مَا لِيَا حَدَّثَنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو حضرت ذوالبیدین نے عرض کیا کیا نماز کم ہوگئی۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا جیسے حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت (نمبر ۲۴۱) میں ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، ذکر نہیں کیا جب کہ حضرت حماد کی روایت میں مذکور ہے۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

حضرت ابن کثیر فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ لیکن اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیانات نقل نہیں کی کہ سرکارِ دو عالم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ہیں نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں ہم سے ابوہریرہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔



۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ  
وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهَبُ بْنُ جَعْفَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَ  
بِمَا صَنَعَ تَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ  
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ  
ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِبٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَسِيٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَذْرَكَ  
ذَوِ الشَّامَلَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقْصِرُ الصَّلَاةَ  
أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ كَوْنُ تَقْصُصْ وَكُنْ أَنْسَ فَقَالَ بَلَى  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَّقِي ذَوَا الْبَيْدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِدٍ قَالَ تَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مِثْلَهُ كَمَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
انْصَرَفَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ زُحُودَ ذَلِكَ عَمَلًا ثُمَّ  
كَفَرَّ بِكَرَامَةِ السَّلَامِ الَّذِي قَبْلَ السَّجْدَةِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْكَلَامَ  
فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْمَأْمُورِينَ لِأَنَّهُمْ يَمُوتُونَ بِهَا كَمَا أَنَّ  
لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَإِنَّ الْكَلَامَ مِنَ الْإِمَامِ وَمِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا  
تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ناز کم ہو گئی؟ فرمایا کیا بات  
ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا جو عمل آپ نے کیا تو آپ نے  
دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد بیٹھے بیٹھے  
دوسرے کیے۔

حضرت ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن  
ناز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر لوٹ گئے۔  
حضرت ذوالبیدین کی آپ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے عرض  
کیا، یا رسول اللہ! کیا ناز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا  
نہ ناز کم ہوئی اور نہ ہی میں بھولا عرض کیاں ہاں کیوں نہیں  
اسی ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالبیدین شکیب کہتے  
ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے  
لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت ابن ہریرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا  
کہ آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں  
کے بعد سلام پھیرا، اس کے بعد انہوں اس کی مثل ذکر کیا  
لیکن سجدے سے پہلے سلام کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا  
موقف ہے کہ ناز میں مقتدیوں کا امام سے ایسی گفتگو کرنا جو  
ناز سے متعلق ہو ناز کو نہیں توڑتی اور امام یا مقتدیوں کے ناز



لَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا عَلَى الشَّهْرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
وَأَحْتَجُّوا فِي مَذْهَبِهِمْ فِي كَلَامِ الْهَامِومِ لِلْإِمَامِ  
لِيَا قَدْ تَرَكَهُ مِنَ الصَّلَاةِ بِكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي  
رَوَيْنَاهَا وَفِي مَذْهَبِهِمْ فِي الْكَلَامِ عَلَى الشَّهْرِ أَنْ  
لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِيَذِي الْيَدَيْنِ كَمْ تَقْصُرُ وَلَوْ أَنَّكَ وَهَوَيْتَ  
أَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ قَالُوا فَلَمَّا بَيَّنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا صَلَّيْ وَكَوَيْتَ ذَلِكَ كَمَا طَعَا  
عَلَيْهِ وَلَا عَلَى ذِي الْيَدَيْنِ الصَّلَاةَ كَبِتَ بِذَلِكَ  
أَنَّ الْكَلَامَ لِصَلَاةِ الصَّلَاةِ مُبَاحٌ فِي الصَّلَاةِ  
وَأَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهْرِ غَيْرُ قَاطِعٍ  
لِلصَّلَاةِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا  
لَا يَجُوزُ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِيلِ  
وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِشَيْءٍ  
حَدَّثَ مِنْ إِمَامٍ فِيهَا.

۲۵۳۔ وَأَحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِسَاحِدَةٍ ثَمَامُ مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَمَامُ الْوَيْدُ بْنُ مَسْلَمٍ  
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ  
ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ  
بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ  
بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ نَحَدَّثَنِي الْقَوْمَ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ  
وَأَنْتُمْ أَمَّا مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ  
الْقَوْمَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَى يَتَهَوَّنُ  
يُسَكِّتُونِي لَكِي سَكَتٌ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَانِي نَبَاتِي وَآتَنِي مَا  
رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَكَ وَلَا بَعْدَكَ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ  
وَاللَّهُ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهْرَنِي وَلَا سَبَبَنِي وَلَكِنْ قَالَ

میں بھول کر گفتگو کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ انھوں نے  
مقتدیوں کے امام سے گفتگو کے سلسلے میں حضرت ذوالبیدین رضی اللہ  
عنه کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو سے استدلال کیا ہے جیسا  
کہ ہم نے ان (مذکورہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ان کے اس  
مذہب پر کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حضرت ذوالبیدین سے گفتگو کہ نہ تو نماز کم ہوئی اور  
نہ میں بھولا، دلیل ہے حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وہ نماز میں ہیں۔  
یہ حضرات کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی گئی نماز  
پر پناہ اور نہ آپ کی نماز ٹوٹی اور نہ ہی ذوالبیدین رضی اللہ عنہ کی،  
تو اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں اس کی اصلاح کے لیے گفتگو جائز  
ہے نیز نماز میں بھول کر گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
کہا ہے کہ نماز میں تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرات کے سوا کوئی کلام  
جائز نہیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت  
عطاء بن یسار، حضرت مسدد بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اس دو بیان کہ میں نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے "ید جلد  
اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہا تو لوگ مجھے گھورنے لگے میں نے  
(دل میں کہا) اس کی ماں اسے گم پائے، نہیں کیا ہوا کہ مجھے گھور  
رہے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ جب میں  
لے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش کر رہے ہیں تاکہ میں خاموش ہو جاؤں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا۔ میرے  
ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ پر ستم نہ آپ سے پہلے  
دیکھا اور نہ بعد، قسم بخدا! آپ نے نہ تو مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ  
گالی دی بلکہ مجھے فرمایا کہ دینی گفتگو ہماری اس نماز کے لائق نہیں  
یہ تو تکبیر، تسبیح اور تلاوت قرآن ہے۔



لِيَإِنْ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلِحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ  
النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ  
۲۵۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ بَنِي شُعَيْبٍ قَالَ  
ثَنَا يَشْرُفُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ كَدَّ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۲۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَامِرٍ  
قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عُلَى عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ ثَوَّ وَكَرْمُخُوَّةَ  
وَمَرَّ إِذَا كُنْتُمْ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذِيكَ شَأْنُكَ -  
أَوَّلًا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ إِذْ تَكَلَّمُوا فِي  
الصَّلَاةِ قَالَ لَهُ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلِحُ فِيهَا  
شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ  
وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَلَمَّا كَانَتْ لَهَا أَوْيُوبُكَ فِيهَا  
شَيْءٌ مِنْ مِمَّا تَرَكَهُ إِمَامُكَ فَتَكَلَّمَ بِهِ قَدْ لَكَ ذِيكَ  
عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ  
وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ يَقْطَعُ هُمًا - ثُمَّ قَدْ عَلِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا  
يَفْعَلُونَ لَمَّا يَنْوِيهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ -

۲۵۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُزَافٍ  
حَارِثُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ  
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا أَتُصَفِّحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ  
لِلرِّجَالِ -

۲۵۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا  
السَّقَرِيُّ عَنْ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلٍ  
بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّحَ  
بَيْنَهُمْ فَجَاءَ حِينَ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ بِحَاضِرٍ فَتَقَدَّمَ

حضرت بشر بن بكر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اذناہی  
نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

حضرت فلیح بن سلیمان، حضرت ہلال بن علی سے وہ عطاء  
بن یسار سے اور وہ معاویہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں  
انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب  
تم اس (نار) میں ہو تو تمہارا وہی کام ہونا چاہیے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز میں کلام کرنے پر تعلیم دیتے  
ہوئے فرمایا کہ ہماری اس نماز میں دنیوی کلام غیر مناسب ہے یہ تو  
تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن ہے اور جب آپ نے ان سے یہ نہیں  
فرمایا یا وہ بات جو ہمیں پیش آئے کہ امام نے اسے چھوڑ دیا ہو تو  
اس کے ساتھ کلام کر سکتے ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں تسبیح،  
تکبیر اور قرأت قرآن کے علاوہ کلام اسے توڑ دیتا ہے۔ پھر اس کے  
بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھایا کہ اگر انھیں نماز میں  
کوئی بات پیش آئے تو وہ کیا کریں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو  
نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ غور  
کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا  
ہے۔

حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک قبیلہ کے درمیان صلح کرنے  
کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ موجود نہ  
تھے، ہم میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے ہوئے  
وہ اسی حالت میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف



أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبِينَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَحَ الْقَوْمَ فَاشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْبُتَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ حَتَّى تَكْصُ نَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاةً قَالَ لَا بِيْ بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ كَمَا أَمَرْتُكَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رِوَيْنَ فِيْ تَحَاظَةٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَوَ مَا لَكُمْ صَفَحْتُمْ قَالُوا الْيَهُودُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ لَتَصِفِيَهُمُ لِلنِّسَاءِ وَالنَّبِيِّينَ لِلرِّجَالِ -

۲۵۸- حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وَهَبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ فِي صَلَاتِهِ نِسَاءٌ فَلْيَسْبِحْ فَإِنَّ النَّسْبَ لِلرِّجَالِ وَالنَّصْفَيْنِ لِلنِّسَاءِ -

۲۶۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّسْبُ لِلرِّجَالِ وَالنَّصْفَيْنِ لِلنِّسَاءِ -

۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرُ لِلرِّجَالِ وَالنَّصْفَيْنِ لِلنِّسَاءِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَدْ كُفِّرَتْ ذَلِكُ إِلَّا هَؤُلَاءِ فَقَالَ كَانَتْ أُمِّي تَفْعَلُهُ ۲۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (دہیں) ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اٹھے پاؤں پیچھے آگئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں دہاں ٹھہرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ انھوں نے عرض کیا تھانہ کے بیٹھے کے لیے مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول سے آگے بڑھے پھر آپ نے (مجاہد کرام سے) فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہاتھوں پر ہاتھ مارا؟ انھوں نے عرض کیا تاکہ ہم حضرت ابو بکر صدیق کو رضی اللہ عنہ کو (آپ کی آمد سے) آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے

سبحان اللہ

حضرت نصیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا وہ حضرت ابو حازم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ تسبیح کہے بیشک تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت العشاء حضرت ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔ حضرت العشاء فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میری ماں اسی طرح کرتی تھیں۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔



۲۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ  
يَعْقُوبَ بْنِ عَثْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَبُو جَعْفَرٍ نَعَلَنَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي هَذِهِ الْأَثَارِ فِي كُلِّ نَائِبَةٍ تَتَوَكَّلُ فِي الصَّلَاةِ  
التَّسْبِيحُ وَكَهْرَبِيحُ لَهُمْ غَيْرُهُ كَذَلِكَ عَلَى أَنَّ  
كَلَامَ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ فِي حَدِيثِ عُمَرَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي  
هُرَيْرَةَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ۔

۲۶۴۔ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّ التَّسْبِيحَ  
الْمُؤَدِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قُلْتُ تَنَا  
الْثَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَلْبِ  
أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَوْمًا وَانْصَرَفَ وَقَدْ  
بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَذْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَرَجَعَ إِلَى السَّجْدِ  
فَامْرَبَلًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً  
فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا إِنِّي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ  
قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَتَرَدَّدْتُ فَقُلْتُ هُوَ هَذَا  
فَقَالُوا هَذَا أَطْلَحَهُ بْنُ عَبِيدٍ اللَّهُ۔

فَقِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَبَلًا فَأَذْنًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ  
ثُمَّ صَلَّى مَا كَانَ تَوَكُّلًا مِنْ صَلَاتِهِ وَكَهْرَبِيحُ  
يَلَا بِالْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ قَاطِعًا لِيَصَلِّيَهُ وَكَهْرَبِيحُ  
يَكُنْ أَيْضًا مَا كَانَ مِنْ يَلَالٍ مِنْ أَذَانِهِ وَإِقَامَتِهِ  
قَاطِعًا لِيَصَلِّيَهُ۔

وَقُلْنَا أَجْمَعُونَ أَنَّ قَاعِلًا كَوْنَهُ هَذَا  
الْآنَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِهِ قَاطِعًا لِيَصَلِّيَهُ

حضرت ابو غطفان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات  
میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز میں پیش آنے والے  
کام کے بارے میں سبحان اللہ کہنے کی تعلیم دی اور اس کے علاوہ ان کے  
یہ کوئی بات جائز قرار نہیں دی لہذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت  
ذوالبیدین رضی اللہ عنہ کا کلام کرنا جیسا کہ حضرت عمران، حضرت ابن عمر  
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے نماز میں کلام  
کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ روایات جو اس بات پر  
دلالت کرتی ہیں ان میں سے یہ ہے۔ حضرت معاویہ

بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک دن نماز پڑھائی اور ابھی ایک رکعت باقی تھی کہ سلام پھیر دیا  
ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے عرض کیا نماز میں سے ایک رکعت باقی  
ہے۔ آپ مسجد کی طرف واپس ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا  
انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی (حضرت  
مسدد بن خدیج) فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو  
تو انہوں نے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو میں نے کہا نہیں البتہ  
یہ کہ اس کو دیکھ لوں۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا  
یہی وہ شخص ہے انہوں نے کہا یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان و تکبیر کہی پھر  
آپ نے وہ نماز پڑھی جو وہ گئی تھی تو آپ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ  
کو اذان و اقامت کا حکم دینا نماز کے لیے قاطع نہ ہوا اور نہ ہی حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ کے اذان اور اقامت کہنے سے نماز ٹوٹی۔

(حالانکہ) اس پر سب متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اب اس  
طرح کرے اور وہ نماز میں ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی تو یہ



قَدْ لَ ذِيكَ أَنْ جَمِيعَ مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ  
وَعُمَرَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي  
الصَّلَاةِ ثُمَّ نَسَخَ يَنْسَخُ الْكَلَامَ فِيهَا فَعَلَّوْا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا  
ذَكَرَهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْبَيْدَيْنِ ثُمَّ قَدْ  
حَدَّثْتُ بِهِ تِلْكَ الْحَادِثَةَ فِي صَلَاتِهِ مِنْ بَعْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ فِيهَا بَخْلَادٍ  
مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَئِذٍ -

۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْإِسْوَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ  
صَلَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَسَخَ فِي  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي  
جَهَلْتُ عَمْرًا مِنَ الْعِمَارِ يَا حَمَلِيهَا وَأَخَقَابَهَا  
حَقٌّ وَرَأَيْتُ الْبَيْدَيْنَةَ فَصَلَّى بِهَا بَعْزَ رَكَعَاتٍ  
قَالَ تَرَكْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدْ عَلِمَهُ مِنْ فَعَلِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ هَذَا وَ  
صَلَّى بِخِلَافِهِ عَلَى نَسَخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَعَلَى أَنَّ الْحَكَمَ  
كَانَ فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ فِي تَرَمُّهِ بِخِلَافِ مَا كَانَ  
فِي يَوْمِ ذِي الْبَيْدَيْنِ وَقَدْ كَانَ فَعَلَ عُمَرُ هَذَا  
أَيْضًا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِينَ قَدْ حَضَرُوا بَعْضَهُمْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي الْبَيْدَيْنِ فِي صَلَاتِهِ فَلَوْ  
يُنْكِرُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُولُوا لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ يَوْمَ ذِي الْبَيْدَيْنِ خِلَافَ مَا فَعَلْتُ قَدْ لَ

اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اس  
روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناز میں جو عمل ذکر کیا گیا نیز  
حضرت ابن عمر، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات  
میں جو کچھ ہے یہ اس وقت کا عمل ہے جب ناز میں گفتگو جائز تھی  
پھر کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا تو رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد لوگوں کو وہ تعلیم دی جس کا ہم نے  
حضرت معاویہ بن حکم، حضرت ابوہریرہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ  
عنہم کی روایات میں ذکر کیا ہے۔ اور اس پر یہ روایت بھی  
دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ذوالبیدین  
والے واقعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہیں ناز میں اسی قسم کا حادثہ پیش  
آیا لیکن انہوں نے اس عمل کے خلاف کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس دن کیا تھا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن  
خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ناز پڑھاتے ہوئے دو  
رکعتوں کے بعد سلام پھیرا۔ پھر واپس لوٹ گئے۔ اس سلسلے میں آپ  
سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں عراق کے لیے ایک قافلہ تیار کرنے  
لگا اس میں اس کا پالان اور بوجھ بھی شامل تھا یہاں تک کہ میں  
شہر میں پہنچ گیا پھر آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس عمل کو چھوڑ دینا جو آپ  
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا اور اس کے خلاف عمل کرنا  
اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ عمل منسوخ ہو چکا ہے اور آپ  
کے زمانے میں وہی عمل تھا جو آپ نے کیا بخلاف اس کے جو حضرت ذوالبیدین  
والے واقعہ کے دن ہوا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے  
یہ عمل ان صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا جن میں سے بعض حضرات ذوالبیدین کے  
واقعہ والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت بھی موجود  
تھے۔ لیکن انہوں نے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے) اس عمل کی مخالفت  
نہیں کی اور نہ یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالبیدین کے دن آپ  
کے اس عمل کے خلاف کیا تھا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو بھی



وَمَا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ مَنْسُوخٌ وَأَنَّ  
الْعَمَلَ عَلَى خِلَافِهِ أَنَّ الْأُمَّةَ قَدْ أَجْمَعَتْ أَنَّ  
مَا جَلَدُوا كُتْرَكَ إِمَامَهُ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا أَنَّهُ يُسَبِّحُ  
بِهِ لِيَعْلَمَ إِمَامُهُ مَا قَدْ تَرَكَ قِيَاتِي بِهِ وَذَوَا  
الْيَدَيْنِ فَلَمْ يَسْبَحْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَلَامَهُ إِيَّاهُ قَدْ لَ ذَلِكُ، أَيْضًا أَنَّ مَا  
عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنَ  
التَّسْبِيحِ لِنَائِبِهِ كَتُوبُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَانَ  
مُتَاخِرًا عَنْ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا  
وَعُمَرَانُ رَضِيَ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَى إِلَى نَحْبِهِ فِي الْمَسْجِدِ وَ  
قَالَ عُمَرَانُ ثُمَّ مَضَى إِلَى حُجْرَتِهِ فَذَلِكَ ذَلِكَ  
عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَ  
عَمِلَ عَمَلًا فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ مِنْهَا مِنَ الْمَشْيِ  
وَعَلَيْهِ كَيْفَ جَوَزَ هَذَا الْإِحْدِ الْيَوْمَ أَنْ يُصِيبَهُ  
ذَلِكَ وَقَدْ بَقِيََتْ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ بَقِيَّةٌ فَلَا  
يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ  
نَعْمَ لَا يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ فَعَلَهُ  
وَلَا يَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ - لَزِمَهُ أَنْ يَقُولَ كَوَ  
طَعْمًا أَيْضًا أَوْ شَرِبَ وَهَذِهِ حَالَتُهُ كَمَا يُخْرِجُهُ  
ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ وَكَذَلِكَ إِنْ بَاعَ أَوْ اشْتَرَى  
أَوْ جَامَعَ أَهْلَهُ فَكَفَى بِهَوْلِهِ نَسَاؤًا أَنْ يَلْزَمَ هَذَا  
قَائِلُهُ فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَا يُخْرِجُ الرَّجُلَ  
مِنْ صَلَاتِهِ إِنْ نَعَلَهُ عَلَى أَنَّهُ يَرَى أَنَّهُ لَيْسَ  
فِيهَا كَذَلِكَ الْكَلَامُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا يُخْرِجُهُ مِنَ  
صَلَاتِهِ قَرَأَ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ بِهِ وَهُوَ لَا يَرَى  
أَنَّهُ فِيهَا وَقَدْ تَرَاهُ الْقَائِلُ بِحَدِيثِ زَيْلِيدَيْنِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا۔  
اس کے منسوخ ہونے اور اس کے خلاف پر عمل کی ایک دلیل یہ  
بھی ہے کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اگر کسی شخص کا امام نماز کے دوران  
نمازیں سے کچھ چھوڑ دے تو وہ تسبیح کہے تاکہ امام کو اس متروک کا علم ہو  
جائے اور وہ اسے بجالائے جبکہ حضرت ذوالبیدین رضی اللہ عنہ نے اس دن  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسبیح نہیں کہی اور نہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان کے گفتگو کرنے پر اعتراض کیا۔ ————— تو یہ اس بات  
کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازیں کوئی واقعہ پیش آنے  
پر سبھاں التہنیکے کا جو حکم دیا ہے وہ اس واقعہ سے بعد کی بات ہے حضرت  
ابو ہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی اس عمل کے نسخہ پر  
دلائل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر مسجد کی ایک کمری  
کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ  
حجۃ مبارکہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ————— یہ اس بات پر  
دلائل ہے کہ آپ نے قبلہ تشریف سے رخ پھیر لیا تھا اور چلنے کا عمل کیا  
جو نماز سے متعلق نہیں تو کیا آج یہ عمل کسی کے لیے جائز ہے جبکہ اس پر  
کچھ نازباتی ہو وہ اس طرح کرے اور یہ عمل اسے نماز سے نہ نکالے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہاں یہ (عمل) اسے نماز سے نہیں نکالتا  
کیونکہ وہ اس وقت یہ عمل کرتا ہے جب وہ اپنے خیال میں نماز کے اندر  
نہیں ہوتا۔ تو ایسے قائل پر لازم ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس حالت میں کوئی  
کھائے یا پیے تو بھی نماز سے باہر نہیں آئے گا اسی طرح اگر وہ بیچے یا  
خریدے یا بیوی سے جماع کرے (تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی) تو شیخ تم کے قول  
کے فاسد ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس پر یہ بات لازم آتی ہے۔  
پس جن کاموں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی چیز آ  
نماز سے خارج کر دیتی ہے اگرچہ وہ یہ کہتا ہو کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ کلام  
بھی جس کا نماز سے تعلق نہیں، اسے نماز سے خارج کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ  
یہ سمجھتے ہوئے کلام کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

حضرت ذوالبیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کے قائل نے خیال کیا ہے



أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ وَيَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ فَقَدْ أَخْبَرَ ذَوَا الْيَدَيْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مَا مَوْتُ قَالَ كُفْتُ بَعْدَ إِخْبَارِهِ آيَةً بِذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ فَكَانَ مَتَكِلًا بِذَلِكَ بَعْدَ عَلَيْهِ يَا نَسَاءُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَذْهَبِ هَذَا التَّخَايُفِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مُخْرِجًا لَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ لَزِمَهُ بِهَذَا عَلَى أَصْلِهِ أَنَّ ذَلِكَ الْكَلَامَ كَانَ تَبَلُّ نَسَخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحُجَّتُهُ أُخْرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذَوَا الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ وَقَدْ كَانَ يُنَكِّهَهُمْ أَنْ يَوْمُوا إِلَيْهِ بِذَلِكَ فَبَعَثَهُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَلَّمُوهُ بِمَا كَلَّمُوهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُنَكِّرْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْإِعَادَةِ قَدْ كَانَ ذَلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا مِنَّا كَانَ فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ قَبْلَ نَسَخِ الْكَلَامِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هَذَا قَبْلَ نَسَخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ حَاضِرَ ذَلِكَ وَإِسْلَامُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ.

۲۶۶۔ وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ.

قَالُوا فَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ وَهُوَ حَظُّو

کہ میرا محدث استدلال کیا جاسکتا ہے اور اس پہلے واجب ہے اور حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی کہ وہ صحابی ہونے کی وجہ سے مامون و محفوظ ہیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خبر دینے کے بعد صحابہ کرام کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کیا نماز میں کمی ہوئی؟ تو اس مخالفت کے مذہب کے مطابق آپ نے یہ جاننے کے بعد کہ آپ نماز میں ہیں، کلام فرمایا اور اس کی وجہ سے آپ نماز سے خارج نہ ہوئے تو اس ضابطے کے مطابق لازم آیا کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا حضرت ذوالیہدین ٹھیک کہتے ہیں تو انہوں نے عرض کیا جی ہاں، تو یہ حضرات آپ کو اشارے سے بھی بتا سکتے تھے۔ حالانکہ انہوں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نماز میں ہیں کلام کیا لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی ان کو نماز ٹوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس کا نسخ کلام سے پہلے ہونا کیسے جائز ہوگا حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔ حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا ہم سے حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں تین سال مکہ کے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا۔

تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تین سال بارگاہِ نبوی میں رہے اور وہ اس نماز میں بھی حاضر تھے جبکہ نماز میں



تِلْكَ الصَّلَاةُ وَكَتَمَ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَدْ كَانَ ذِيكَ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا لَمْ يَنْسَخْ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذِيكَ - قِيلَ لَهُ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَتَبِ اسْلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتَ وَأَمَّا قَوْلُكَ إِنْ نَسَخَ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَمَنْ رَوَى لَكَ هَذَا وَأَنْتَ لَا تَحْتَجُّ إِلَّا بِسُنْدٍ وَلَا تَسُوغُ لِيَخْصَمَكَ الْحُجَّةُ عَلَيْكَ إِلَّا بِمِثْلِهِ فَمَنْ أَسَدَكَ لَكَ هَذَا وَعَمَّنْ رَوَيْتَهُ وَهَذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ الْأَنْصَارِيُّ يَقُولُ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ حَقٌّ تَزَلَّتْ وَتَوَمَّعَ اللَّهُ فَنَتَيْنَ فَأَمَرْنَا بِالسَّكُوتِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذِيكَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هَذَا السُّوْغِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا وَصَحْبَةُ زَيْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ فَقَدْ ثَبَتَ بِحَدِيثِهِ هَذَا أَنَّ نَسَخَ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مَعَ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْصُرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا لِأَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الشُّهَدَاءِ قَدْ ذَكَرَ ذِيكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُ - وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ مَا يُؤَافِقُ ذِيكَ - ۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الْكَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ فَقَالَ كَانَ بِسَلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ بَعْدَ مَا قُتِلَ ذَا الْيَدَيْنِ -

وَأِنَّمَا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِالْمُسْلِمِينَ وَهَذَا جَائِزٌ فِي اللَّغَةِ

کلام اس وقت منسوخ ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔۔۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں نماز کے دوران جس کلام کا ذکر ہے یہ اس میں سے ہے جو نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے منسوخ نہیں ہوا اگر وہ اس سے متاخر ہے۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسلام کا ذکر کیا تو وہ اسی طرح ہے لیکن نماز میں کلام کا نسخ اس وقت ہوا جب رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے تو یہ بات تم سے کس نے بیان کی اور تم تو غیر مسند بات سے استدلال نہیں کرتے اور اپنے مخالف سے بھی اسی قسم کی دلیل قبول کرتے ہو پس آپ کے سامنے کس نے یہ بات بیان کی اور آپ نے کس سے روایت کیا۔۔۔ اور یہ حضرت زید

بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے مثلاً کہ آیت نازل ہوئی "وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ" اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب کھڑے ہو جاؤ تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور ہم نے ان سے یہ حدیث اس کتاب میں دوسرے مقام پر

بھی روایت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور وہ مدینہ طیبہ میں تھے۔۔۔ تو ان کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ نماز میں نسخ کلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا پھر یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باطل

شریک نہیں ہوئے کیونکہ حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (تھے اور) شہید ہوئے اور وہ شہداء بدر میں سے ایک تھے۔ محمد بن اسحق وغیرہ نے اس بات کو ذکر کیا ہے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حضرت ذوالیہدین کی روایت ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیہدین کی شہادت کے بعد اسلام لائے

تو عباس سے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نازل



وَقَدْ رَوَى مِثْلَ هَذَا عَنْ الزَّوَالِ بْنِ سَبْرَةَ -  
۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ الدَّشَقِيُّ قَالَ  
ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
مَيْسَرَةَ عَنِ الزَّوَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَيَّاكُمْ كُنَّا نَدْعِي بَنِي عَبْدِ  
مُنَافٍ فَأَنَّهُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ  
يَعْنِي لِقَوْمِ الزَّوَالِ -

فَهَذَا الزَّوَالِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِذَلِكَ قَالَ لِقَوْمِنَا وَقَدْ رَوَى  
عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ  
فَكَمْ يَأْخُذُ مِنَ الْحَضَرَاتِ شَيْئًا وَطَاوُسٌ كَرِهَ  
يَذْكُرُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ مُعَاذًا إِنْ كَانَتْ قَدِيمَ الْيَمِينِ  
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ يَذْكُرُ  
طَاوُسٌ حِينَئِذٍ فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ قَدِمَ عَلَيْنَا أَيْ  
قَدِمَ بَكْدَنَا وَرَوَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ خُطَبْنَا  
عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ يُرِيدُ خُطْبَتَهُ بِالْبَصْرَةِ وَالْحَسَنِ  
لَمْ يَكُنْ بِالْبَصْرَةِ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ قَدْ دُفِنَ لَهَا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ صِفَيْنَ  
۲۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَوْسُفُ بْنُ  
عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ  
قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَتَى قَدِمْتَ الْبَصْرَةَ فَقَالَ قَبْلَ صِفَيْنَ  
يَعْلَمُ

فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِ الزَّوَالِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنَى قَوْلِ طَاوُسٍ قَدِمَ عَلَيْنَا  
مُعَاذٌ وَمَعْنَى قَوْلِ الْحَسَنِ خُطَبْنَا عُتْبَةُ إِنَّمَا يُرِيدُونَ  
بِذَلِكَ قَوْلَهُمْ وَبَلَدَهُمْ لِأَنَّهُمْ مَا حَضَرُوا ذَلِكَ  
وَلَا شَهِدُوهُ فَكَذَلِكَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ فِي حَدِيثِ  
ذِي الْيَمِينِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا يُرِيدُ بِهِ صَلَّى بِالْمُسْلِمِينَ لَا عَلَى أَكْثَرِهِ شَهِدَ ذَلِكَ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔  
حضرت عبدالملک بن میسرہ، حضرت نزال بن سبرہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا میں اور تم بنو عبد مناف کہلاتے تھے  
آج تم بنو عبد اللہ ہو اور ہم بھی بنو عبد اللہ ہیں آپ نے یہ بات  
قوم نزال سے فرمائی۔

تو یہ نزال فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ انھوں نے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تھا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہماری  
قوم سے فرمایا۔ حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت  
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو انھوں نے  
سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ  
رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے دور میں یمن میں تشریف لے گئے اور اس وقت  
حضرت طاؤس کی ولادت بھی نہ ہوئی تھی تو ان کے قول کے مطابق ہمارے  
پاس تشریف لائے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔  
حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت  
عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس سے ان کا وہ خطبہ مراد لیا  
حضرت ابو رجاہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے  
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ بصرہ  
کب تشریف لائے انھوں نے فرمایا جنگ صفین سے ایک  
سال پہلے۔

تو حضرت نزال رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت طاؤس کے قول کہ حضرت معاذ رضی اللہ  
عنہ ہمارے پاس تشریف لائے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول  
کہ ہمیں حضرت عتبہ نے خطبہ دیا اس سے مراد ان کی قوم اور شہر ہے کیونکہ  
وہ اس وقت موجود نہ تھے اسی طرح حضرت ذوالیہدین کی روایت میں  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہمیں نماز پڑھائی اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی مطلب



وَلَا حَضْرَهُ فَأَتَتْهُ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ يَكُونُ فِي قَوْلِهِ صَلَّى بِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ -

۲۴۰۔ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَهَيْتَنَا عَنْ ذَلِكَ - وَأَبُو سَعِيدٍ قُلْعُكُهُ فِي السِّبِّ أَيْضًا وَمَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ بِدَهْرٍ طَوِيلٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَهَذَا هُوَذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَدْرَكَ إِبَاحَةَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ -

۲۴۱۔ وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا مَوْلَى ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا حَنَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ تَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي كَامِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَاْمُرُ بِالْحَاجَةِ فَقَدْ مَنَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَكَ يَرُدُّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَدَّمَ وَمَا حَدَّثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَزَلَ فِي يَمِينِي قَالَ لَا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُجَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا شَاءَ -

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْزِيُّ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَرَأَى أَنَّهُ مِمَّا أُحْدِثَ قَضَى أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ -

فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَسَخَ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ وَكَهْ يَسْتَنْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى كُلِّ الْكَلَامِ

نہیں کہ آپ وہاں حاضر تھے۔ — پس ہماری مذکورہ گفتگو سے حضرت ذوالیحدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ناز پڑھائی، میں اس بات پر پائی جانی والی دلالت کی نفی ہوگئی کہ یہ واقعہ نسخِ کلام کے بعد طبعاً ہم نے جو کچھ ذکر کیا کہ ناز میں کلام کا نسخِ مدنیہ طبعاً میں ہوا اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ناز میں سلام کا جواب دیتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روکا گیا۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، عمر میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کئی سال چھوٹے ہیں اور یہ بات اسی طرح ہے لیکن اس کے باوجود وہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ناز میں گفتگو کے جواز کو پایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ناز میں حاجات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ہم حبشہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ناز پڑھ رہے تھے میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں پہلے اور آج کی حالت کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ اس نے حکم دیا اس میں سے یہ فیصلہ ہے کہ تم ناز میں کلام نہ کرو۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ناز میں کلام کو منسوخ فرمایا اور اس سے کچھ استثناء نہیں کی تو یہ ہر قسم کے کلام (کے منسوخ ہونے) پر دلالت ہے



اللّٰذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ هَذَا  
 الْبَابُ مِنْ طَرِيقٍ تَصَحِّحُ مَعَانِي الْأَثَارِ وَمَا  
 وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ  
 يَدْخُلُ فِيهَا الْعِبَادُ كَمَنْعُهُمْ مِنْ أَشْيَاءَ فِيهَا الصَّلَاةُ  
 تَمْنَعُهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَالْأَعْمَالِ الَّتِي لَا تَفْعَلُ فِيهَا  
 وَمِنْهَا الصِّيَامُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجَمَاعِ وَالطَّعَامِ وَ  
 الشَّرَابِ وَمِنْهَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ  
 الْجَمَاعِ وَالطَّيِّبِ وَاللِّبَاسِ وَمِنْهَا الْإِحْتِكَافُ يَمْنَعُهُمْ  
 مِنَ الْجَمَاعِ وَالشَّصْرِ فَكَانَ مِنْ جَامِعٍ فِي صِيَامِهِ  
 أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا مُخْتَلِفًا فِي حُكْمِهِ فَقَوْمٌ  
 يَقُولُونَ لَا يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنْ صِيَامِهِ تَقْلِيدًا لِأَثَارِ  
 رَوَاهَا وَقَوْمٌ يَقُولُونَ قَدْ أَخْرَجَهُ ذَلِكَ مِنْ صِيَامِهِ  
 وَكُلٌّ مِنْ جَامِعٍ فِي حُجَّتِهِ أَوْ عُمْرَتِهِ أَوْ إِحْتِكَافِهِ  
 مُتَعَبِّدًا أَوْ نَاسِيًا فَقَدْ خَرَجَ بِذَلِكَ مِنْهَا كَانَ فِيهِ  
 مِنْ ذَلِكَ كَمَا كَانَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ إِذَا  
 فَعَلَ ذَلِكَ مُتَعَبِّدًا فَهُوَ يُخْرِجُهُ مِنْهَا إِذَا فَعَلَهُ  
 غَيْرَ مُتَعَبِّدًا وَكَانَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
 إِذَا كَانَ عَلَى التَّعَبُّدِ كَذَلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا  
 ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ أَنِ يَكُونَ أَيْضًا يَقْطَعُهَا إِذَا كَانَ عَلَى  
 الشَّهْوِ وَيَكُونَ حُكْمُ الْكَلَامِ فِيهَا عَلَى الْعَبْدِ وَالشَّهْوِ  
 سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُ الْجَمَاعِ فِي الْإِحْتِكَافِ وَالْحَجِّ  
 وَالْعُمْرَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالشَّهْوِ سَوَاءً فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ  
 أَيْضًا فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ وَاقَعْنَا مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ  
 مَعَانِي الْأَثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ  
 وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ كَمَا قَالَ سَائِلٌ سَأَلَ  
 عَنِ الْمَعْنَى الَّتِي لَهُ لَعَنَ يَأْمُرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَازِيَةَ بَنِي الْحَكَمِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ كَمَا  
 تَكَلَّمُوا فِيهَا قِيلَ لَهُ ذَلِكَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَوْ تَمَنَّيْنَا قَامَتْ  
 هُنَا قَبْلَ ذَلِكَ بِتَخْرِيجِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَأْمُرْهُ

حجود نماز میں کرتے تھے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب  
 کا بیان یہ ہے۔ — جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح  
 ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض ایسے امور ہیں جب انسان ان کو شروع کرتا ہے  
 تو وہ بعض دوسری باتوں سے روک دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک نماز ہے جو  
 گفتگو اور ایسے افعال سے روکتی ہے جس کا ناز سے تعلق نہیں انہی سے  
 روزہ ہے جو جماع، کھانے اور پینے سے روکتا ہے ان میں سے حج اور  
 عمرہ بھی ہے جو جماع، خوشبو اور (سلے ہوئے) لباس سے روکتا ہے ان  
 امور میں سے ایک اعتکاف ہے جو جماع اور باقی تصرفات سے روکتا ہے  
 تو جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر جلع کرے یا کھائے، یا پیئے اس  
 کے حکم میں اختلاف ہے ایک جماعت روایات کی روشنی میں کہتی ہے کہ یہ  
 امور اسے روزے سے نہیں نکالتے جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس سے  
 وہ روزے سے باہر ہو گیا اور جو شخص حج، عمرے یا اعتکاف کی حالت  
 میں بھول کر یا بھول کر جماع کرتا ہے تو وہ اس عمل سے باہر ہو جاتا  
 ہے تو جن امور کے قصداً کرنے سے وہ اس عبادت سے خارج ہو جاتا  
 ہے اسے اس کے بغیر کرے تب بھی خارج ہوتا ہے اور نماز میں قصداً کلام  
 کرنا ناز کو توڑ دیتا ہے۔

تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب یہ  
 بھول کر ہو تب بھی توڑ دے اور نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرنے  
 کا حکم برابر ہے جیسے اعتکاف حج اور عمرے میں قصد و سہو کا حکم ایک  
 جیسا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے اور ہم نے من روایات  
 کے معانی کی صحت بیان کی ہے یہ ان کے موافق بھی ہے، امام ابو حنیفہ  
 امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی سائل پوچھے کہ کس مفہوم کی بنیاد پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے حضرت صہابیہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو ناز کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا جب  
 انہوں نے اس میں کلام کیا۔ — اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ان کے  
 نزدیک اس سے پہلے نماز میں کلام کے حرام ہونے پر حجت قائم نہیں ہوئی  
 تھی لہذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ناز لوٹانے کا حکم نہ دیا لیکن



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ  
لِذَلِكَ قِيَامًا مَنْ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بَعْدَ تِيَامِ الْحُجَّةِ  
بِتَسْبِيحِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ  
وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ وَلَكِنْ لَوْ يُنْقَلُ  
ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ -  
۲۴۳- حَلَّ لَنَا بِذَلِكَ رَبِيعُ الْمَوْزُونِ قَالَ ثَمَّ  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِالْمَدِينَةِ فَمَا أَخْبَرُونِي أَحَدٌ  
مِنْهُمْ أَنَّ صَلَاتَهُمَا يَعْنِي سَجْدَتِي الشَّهْوِيَّةَ يَوْمَ  
الْيَدَيْنِ -

فَمَعْنَى هَذَا عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهَا  
يَجِبُ سُجُودُ الشَّهْوِيَّةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا فَعَلَ فِيهَا مَا لَا  
يَتَّبَعِي أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا مِثْلَ الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُودِ وَالْقُعُودِ  
فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الْقُعُودِ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِمَّا لَوْ فَعَلَ  
عَلَى الْعَمْدِ كَانَ قَاعِلُهُ مُسِيئًا فَأَمَّا مَا فَعَلَ فِيهَا  
مِمَّا لَيْسَ بِمَكْرُوهٍ فِيهَا فَكَيْسٍ فِيهِ سُجُودُ شَهْوِيَّةٍ وَكَانَ  
حُكْمُ الصَّلَاةِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ لَا بَأْسَ بِالْكَلَامِ فِيهَا  
وَالْتَصَرُّفِ فِيهَا فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ فِيهَا عَلَى الشَّهْوِ  
كَانَ قَاعِلُهُ عَلَى الْعَمْدِ غَيْرَ مُسِيئٍ كَانَ قَاعِلُهُ عَلَى  
الشَّهْوِ غَيْرَ وَاجِبٍ عَلَيْهِ سُجُودُ الشَّهْوِيَّةِ فَهَذَا مَذْهَبُ  
الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا - وَهَذَا أَحْجَى لِأَهْلِ  
السُّقَاةِ الَّتِي بَيْنَنَا هَاهُنَا هَذَا الْبَابُ وَكَانَ مَذْهَبُ  
الَّذِينَ ذَكَرُوا أَنَّ سَجْدَةَ يَوْمَئِذٍ أَنَّ الْكَلَامَ وَ  
الْتَصَرُّفَ وَإِنْ كَانَ قَدْ كَانَ مَبَاحِينَ فِي الصَّلَاةِ  
يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ السُّبْحِ يَوْمَئِذٍ أَنْ يُسَلِّمَ فِي  
الصَّلَاةِ قَبْلَ أَوَانِ السَّلَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

جو شخص نماز میں کلام کے منسوخ ہونے پر محبت قائم ہونے کے بعد ایسا کہے  
اس پر نماز کو ٹھانا واجب ہے — اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انہیں نماز ٹھانے کا حکم دیا ہو لیکن یہ بات ان کی روایت میں  
منقول نہ ہوئی۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیہدین  
ولے (واقعہ کے) دن سجدہ (سجدہ سہو) نہیں فرمایا۔  
حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے اہل علم حضرات سے  
(اس بارے میں) پوچھا تو ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ آپ  
نے وہ سجدہ کیے یعنی ذوالیہدین ولے دن سہو کے دو سجدہ (نہیں  
کیے)

ترہارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے اور اللہ بہتر جانتا  
ہے کہ نماز میں سجدہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب نماز میں ایسا  
عمل کرے جس کا وہاں کرنا جائز نہیں مثلاً قعدے کی بجائے کھڑا  
ہونا جہاں قعدہ نہیں وہاں قعدہ کرنا اور اس کی مثل وہ افعال کہ ان  
کو جان بوجھ کرے تو کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ — لیکن جو کام اس  
(زمان) میں مکروہ نہیں ان کے کرنے پر سجدہ سہو نہیں اور ذوالیہدین ولے  
دن نماز میں کلام کرنے اور کسی اور قسم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج نہ تھا  
تو حسب امور نے یہ عمل بھول کر کیا جبکہ جان بوجھ کر کرنے سے فاعل  
گنہگار نہیں ہوتا تو بھول کر کرنے ولے پر سجدہ سہو نہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا  
مذہب ہے جو کہتے ہیں کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ  
سہو نہیں کیا۔

اھیہ ان لوگوں کی دلیل ہے جن کا قول ہم نے اس باب میں بیان  
کیا لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ اس دن آپ نے سجدہ کیا ان کا مذہب یہ ہے  
کہ اس دن اگرچہ نماز میں کلام اور تصرف جائز تھا لیکن سلام کے وقت  
سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہ تھا تو حسب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس میں سلام پھیرا تو آپ اسے مکمل سمجھتے ہوئے باہر آنے کا ارادہ فرما  
رہے تھے اور یہی باتوں میں سے ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَقُّرًا سَلَامًا كَرَامَةً خُورُوجًا مِنْكَ عَلَى  
 أَنَّهُ قَدْ كَانَ شَيْئًا وَكَوْنٌ ذِيكَ مِنْهُ كَوْنُ فَعْلَةٍ فَعِلٌ  
 عَلَى الْعَمْدِ كَوْنٌ مُبَيَّنًا بِمَا فَعْلَةٍ عَلَى الشَّهِيرِ وَجَبَ  
 فِيهِ سُبُحُودٌ شَرْقِيٌّ وَهَذَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ  
 فِي حَدِّ الْحَدِيثِ.

## بَابُ إِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

٢٤٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ يُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ بْنِ حُرَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهَ لِرَجُلٍ وَالتَّصْفِيَةِ بِالنَّارِ وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ أَشَارَةً فَفُهِمَ مِنْهُ فَنَسِيَهُ فَنَزَّهَبَ قَوْمٌ أَنْ أَنْ إِشَارَةً إِلَيْهِ فَنَفَهُمْ إِذَا كَانَتْ مِنْ رَجُلٍ فِي الصَّلَاةِ قَطَعَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَحُكِمَ بِهِ بِحُكْمِ الْكَلَامِ وَاجْتَنَبُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا تَقْصُرْ أَشَارَةَ الصَّلَاةِ -

٢٤٥. وَاحْتَجُوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَذَّثْنَا تَوْسُرُ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَى قُبَّاءَ فَسَمِعَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فَجَاءُوا يَسْلِمُونَ  
عَلَيْهِ وَهُوَ يَصْلِي فَكَشَرَتْ يَدَاهُ فَبَدَّ بِسِطْرٍ  
لَهُ وَهُوَ يَصْلِي -

٢٤٦- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَمَّا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَشْنُبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُلْتُ  
يَا لَيْلَى يَا وَهَّابُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يُشِيرُ بِيَدِهِ  
٢٤٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا أَبُو نُوَيْرٍ

ایسا کرے تو گنہگار ہوتا ہے جبکہ بھول کر کرنے کی صورت میں جہاد سے  
 لازم ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو اس حدیث پر گفتگو کرتے  
 ہیں۔

## نمازیں اشارہ کرنا

حالت ہو۔ یہ وہی اللہ عزوجل سے ملتی ہے کہ  
 یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص  
 ہے اور اللہ پر ایمان لے لے، اللہ جو شخص ناز  
 کی اشارہ کرے جو سچا ہو سکتا ہے وہ ناز کو دے۔

تو ایک گروہ اس وقت گیا ہے کہ جب کوئی شخص نازی می  
ایسا اشارہ کرے جو سمجھ جاتا ہو تو اس کی نازی ٹوٹ جہنم کی غول  
تھے اس پر کھولا حکم لگایا ہے وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث  
سے استدلال کرتے ہیں۔ \_\_\_\_\_ لیکن دوسرے حضرات  
نے منکر مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اشارہ کرنے سے ناز  
نہیں تو ممتی۔ \_\_\_\_\_ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے

حضرت بن عمرؓ سے عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبائش میں سے گئے غمار کو پتا چلا تو وہ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرنے گئے، وہ آپؐ ناز پر مہر سے تھے آپؐ نے حالت نماز میں ہی مجتہل کو کٹا دے کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت ابن دہب مشام سے وہ نافع سے حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی شکل روایت کرتے ہیں۔ البتہ

س میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت جلالِ حضرت

صیب رضی اللہ عنہا سے پرچہ تم نے رسول کرم صلی اللہ وسلم کو جواب دیتے

حضرت عبدالرحمن بن عروان، بشناہ سے روایت کرتے ہیں



عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَزْوَانٍ قَالَ أَنَا هَسَامُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ كَرِهَ اسْتِئْذَانَهُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُلْتُ لِبَدَلٍ بِكَيْفٍ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ -

۲۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا رِيعُ الْهَمْدَانِ قَالَ تَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْكَثِيبِ قَالَ تَنَا الْكَثِيبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ نَابِلِ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنْ ابْنِ هَمْدَانَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَدَّدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي نَسَلَمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ مَرَدَّدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَيْثٌ أَخْبَرَنَا قَالَ بِاصْبِعِهِ -

۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَثِيبُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي دَسْعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ إِشَارَةً وَقَالَ لَنَا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ فَهَيَّا عَنْ ذَلِكَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَفِي هَذِهِ الْأَثَارِ مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَقَدْ جَاءَتْ مَجِيئًا مُتَوَاحِدًا غَيْرَ مَجِيئِ الْحَدِيثِ الَّذِي خَالَفَهَا فِيهِ أَوَّلِي مِنْهُ وَلَيْسَتْ الْإِشَارَةُ فِي النَّظَرِ مِنَ الْكَلَامِ فِي شَيْءٍ لِأَنَّ الْإِشَارَةَ إِنَّمَا هِيَ حَزْكَ عَضْوٍ وَكَدَّ نَافِئًا حَزْكَ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ غَيْرِ الْبَدَنِ فِي الصَّلَاةِ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَكَذَلِكَ حَزْكَ الْبَدَنِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا كَانَتْ الْإِشَارَةُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَكُمْ قَدْ ثَبَتَ أَنَّهَا يَخْلُطُ الْكَلَامُ وَأَنَّهَا لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ كَمَا يَقْطَعُهَا الْكَلَامُ فَاحْتَجَجْتُمْ فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي رَوَيْتُمُوهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ كَرِهْتُمْ زَدَّ السَّلَامَ مِنَ الْمُصَلِّي بِالْإِشَارَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ان کو کس طرح جواب دیتے تھے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے مجھے اشارے کے ساتھ جواب دیا۔ حضرت ابن مرزوق اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت لیث نے فرمایا کہ میرا خیال ہے انہوں نے (حضرت صہیب نے) فرمایا کہ آپ نے انگلی کے ساتھ (اشارہ کیا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا اور فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور جس قدر تواتر کے ساتھ یہ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف اس قدر متواتر نہیں ہیں پس یہ ان سے اولیٰ ہیں اور قیاس کے مطابق اشارہ کلام میں سے نہیں کیونکہ اشارہ ایک حرکت مخصوص ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کے علاوہ اعضاء کی حرکت نماز کو نہیں توڑتی تو ہاتھ کی حرکت بھی اسی طرح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ نماز میں اشارہ کلام (کی جنس) سے نہیں اور وہ نماز کو نہیں توڑتا جیسا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا تو تم نمازی کے لیے ہاتھ کے اشارے سے کلام کا جواب کیوں کر وہ جانتے ہو جیسا کہ تمہاری نقل کردہ روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے



تو اگر یہ تھا کہ اس بات کی دلیل ہے کہ اشارے سے نماز میں ٹوٹتی تو یہ تھا کہ اس بات پر بھی دلیل ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جواب اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم نے ان روایات سے جس بات کے لیے استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے استدلال کیا ہے اور جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ نماز میں سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے تو اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں وہ یہ کہ اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرمایا پس اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے کہ میں نے اس اشارے سے اس آدمی کو سلام کا جواب دینے کا ارادہ کیا جس نے مجھے سلام کیا تو اس سے ثابت ہوتا کہ نمازی کو جب نماز میں سلام دیا جائے تو اس کا حکم ہے لیکن آپ نے تو اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اشارہ آپ کی طرف سے سلام کا جواب ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ نماز پڑھتے وقت سلام دینے سے ممانعت ہو پس جب ان روایات میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں اور ہر فریق کے موقف کے مطابق تاویل کا احتمال ہے تو کسی فریق کی تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں بہتر قرار نہیں دیا جائے گا جب تک اس کے مخالف کے خلاف قرآن پاک سنت یا اجماع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس کا کراہت پر تھا کہ پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا۔

حضرت ابو وائل سے مروی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں گفتگو کرتے اور اپنی حاجت (کا حل)

فِيمَا رَوَيْنَاهُ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ وَكَثُرَ كَانِ ذَلِكَ حُجَّةً لَكُمْ فِي أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَإِنَّهُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ فِي أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا بَأْسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ۔

**قِيلَ** لَهُ أَمَّا مَا اخْتَجَجْنَا بِهِ فِيهِ الْأَثَارُ مِنْ أَجْلِهِ وَهُوَ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَدْ ثَبَتَ ذَلِكَ بِهِ فِي الْأَثَارِ عَلَى مَا اخْتَجَجْنَا بِهِ مِنْهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَبَاحَةِ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي رَدِّ السَّلَامِ فَلَيْسَ فِيهَا دَلِيلٌ عَلَى ذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ الْأَوَّلَ فِيهَا هُوَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ إِلَيْهِمْ فَلَوْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تِلْكَ الْإِشَارَةُ أَرَادَتْ بِهَا رَدَّ السَّلَامِ عَلَى مَنْ سَلَّمَ عَلَى ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ كَذَلِكَ حُكْمُ الْمُصَلِّي إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ وَلَكِنَّهُ لَوْ بَقِيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ تِلْكَ الْإِشَارَةُ كَانَتْ رَدًّا مِنْهُ بِالسَّلَامِ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ كَانَتْ مِنْهُ نَهْيًا لَهُمْ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يَصِلُ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ مِنْ هَذَا شَيْءٌ وَاحْتَمَلَ مِنَ التَّائِيلِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ لَمْ يَكُنْ مَا تَأَوَّلَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ أَفْطَى مِنْهَا مِمَّا تَأَوَّلَ الْآخَرُ إِلَّا بِحُجَّةٍ بَقِيَتْهَا عَلَى مَخَالِفِهِمَا مِنْ كِتَابٍ قِيمًا مِنْ سُنَّةٍ وَإِمَامٍ إجماعاً **قَالَ** قَائِلٌ تَمَادَيْنَا عَلَيْكُمْ عَلَى كَوَاهِتِهِ ذَلِكُ۔

۲۸۰۔ **قِيلَ** لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَمَادَيْنَا عَلَيْكُمْ عَلَى كَوَاهِتِهِ ذَلِكُ۔



قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَا مَرُ  
بِالْحَاجَةِ وَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى حَبْرَيْهِ  
وَمِيكَائِيلَ ۚ وَكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يَعْلَمُ اسْمَهُ فِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ  
عَلَيَّ فَآخَذَنِي مَا كُذِّمَ وَمَا حَدَّثَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزَلَ فِيَّ نَبِيٌّ قَالَ لَا وَلَكِنَّ  
اللَّهُ يُخَبِّرُكَ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مَوْسَى قَالَ أَنَا سَرَّاءُ بِلْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي حَاجَةٍ وَنَحْنُ بِسَلَامٍ  
بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ  
يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا  
الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مَسْعُودٍ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبَشَةِ وَعُمْدَتِي بِهِمْ وَهُمْ  
يُسَلِّمُونَ فِي الصَّلَاةِ وَيَقْضُونَ الْحَاجَةَ فَأَتَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ  
يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
يُخَبِّرُ النَّبِيَّ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَقَدْ أَحَدْتُ لَكُمْ  
أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ وَأَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُ  
فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمْيَارِيُّ قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ  
أَبِي الرَّضَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسْلِمُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ  
فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ  
فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي كَذْرُوثَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
يُخَبِّرُكَ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ۔

طلب کرتے تھے ہم کہتے ، اللہ پر سلام ، حضرت جبریل و میکائیل اور  
ہر اس نیک بندے پر سلام جس کا نام آسمان اور زمین میں جانا جاتا ہے۔  
میں حبشہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ  
ناز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو گزشتہ  
اور آج کی حالت میں فرق (دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی آپ نے ناز  
مکمل فرمائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی  
حکم نازل ہو گیا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

حضرت ابوالاحوص ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کے لیے نکلا  
اور (ان دنوں) ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے  
تھے پھر میں واپس آیا اور سلام عرض کیا تو (حنور علیہ السلام نے)  
جواب نہ دیا اور (بعد میں) فرمایا بے شک میں نماز میں مشغولیت سے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں  
حبشہ سے آیا اس وقت لوگ نماز میں ایک دوسرے کو سلام  
کرتے اور ضرورتیں پوری کرتے تھے میں بارگاہ نبوی میں حاضر  
ہوا اور سلام عرض کیا آپ ناز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ  
دیا جب نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں سے  
جو چاہے اپنے نبی کے لیے ظاہر کر دیتا ہے اور تمہارے لیے حکم  
دیا کہ نماز میں کلام نہ کرو اور اے مسلمان! تم پر اللہ کی رحمت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز  
میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتا  
تو آپ اس کا جواب دیتے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے سلام  
عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا میرے دل میں کچھ خیال پیدا  
ہوا۔ میں نے یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ جو بات چاہتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ  
أَبِي دَاوُدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ  
عَلَى الَّذِينَ سَلَّمُوا عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ كَرَاهِيَةٍ مِنْهَا  
فَذَلِكَ دَلِيلٌ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ رَدُّ السَّلَامِ  
عَلَيْهِ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ لَأَعْنَاهُ عَنِ الرَّدِّ عَلَيْهِ  
بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ كَمَا يَقُولُ الدَّيْلَمِيُّ إِذَا رَدَّ  
فِي الصَّلَاةِ بِإِلْشَارَةٍ فَإِنَّ الْمُصَلِّيَّ إِذَا فَعَلَ  
ذَلِكَ يَسْتَسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ  
الرَّدُّ بَعْدَ كَرَاهِيَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي  
بَكْرَةَ أَيْضًا عَنْ مُوَمِّلٍ قُلْتُ لَكَ يَرُدُّ عَلَى مَا أَخَذَنِي مَا  
قَدَّمَ وَمَا حَدَّثَ فَبَيَّنْتُ ذَلِكَ دَلِيلٌ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ  
مِنْهُ رَدُّ أَصْلًا بِإِلْشَارَةٍ وَلَا غَيْرِهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ  
مَا دَعَا عَلَيْهِ بِإِلْشَارَتِهِ لَمْ يَقُلْ لَمْ يَرُدُّ عَلَى وَلَقَالَ  
رَدَّ عَلَى إِيَّاهُ وَكُنَّا أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخْبَرَ  
أَنَّهُ أَصَابَهُ مِمَّا قَدَّمَ وَمِمَّا حَدَّثَ وَفِي حَدِيثِ  
عَلِيِّ بْنِ كَثِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
الْمُصَلِّيَّ مَعْدُومٌ بِذَلِكَ الشُّغْلِ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ  
عَلَى السَّلَامِ عَلَيْهِ وَنَهَى لِعَبْدِهِ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ -  
۲۸۴ - وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا قَدْ قَالَ  
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى  
الْقَوْمِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ -

وَقَدْ رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ نَظِيرُ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ سَعْدٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَدُّدُ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ حضرت ابو بکر حضرت  
ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ناز  
سے فراغت پر جواب دیا جس نے آپ کو حالت نازی میں سلام کیا تو یہ اس  
بات کی دلیل ہے کہ ناز کے دوران آپ کی طرف سے سلام کا جواب نہیں  
تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ناز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینے  
کی ضرورت نہ پڑتی جیسا کہ وہ شخص جو ناز میں اشارے کے ساتھ جواب  
دینا جائز سمجھتا ہے کہتا ہے کہ نازی جب نازی میں سلام کرنے والے کو  
جواب دیتے تو ناز سے فارغ ہونے کے بعد اسی پر جواب دینا واجب  
نہیں۔ — حضرت ترمذی سے حضرت ابو بکر کی روایت میں  
ہے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا تو پہلی اہل آج کی حالت (میں فرق)  
دیکھ مجھے کچھ پریشانی ہوئی تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے  
سلام کا جواب دیا ہی نہیں نہ اشارے کے ساتھ اہل آج کے پیر کیونکہ  
آپ اشارے کے ساتھ ہی جواب دیتے تو وہ نہ فرماتے کہ آپ نے مجھے  
سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ یوں کہتے کہ اشارے کے ساتھ جواب دیا  
اور آپ کو وہ اذیت نہ پہنچی جس کے بارے میں فرمایا کہ پہلی اہل موجودہ  
حالت ہیں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ حضرت علی بن شیبہ کی  
روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نازی میں مشغولیت ہے  
تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نازی مسلمان کو سلام کا جواب دینے سے معذور  
ہے اور اس بات سے بھی ممانعت ہے کہ کوئی اسے (اس حالت میں) سلام کرے۔  
مگر اگر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کا اپنا قول بھی مروی ہے۔ حضرت ابوالایم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو ناز کی حالت میں سلام کہنا  
ناپسند کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت



قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَأُتِلْتُ بِهَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَأْسِ حِلَّتِهِ فَسَلَّتُ عَلَيْهِ فَلَكَمُ يَرُدُّ عَلَيَّ وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَلَمَّا سَلَّمَ رَدَّ عَلَيَّ -

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَلَهُ يَرُدُّ عَلَيَّ وَحَالَ فَلَمَّا فَرَعُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصِلِي - فَهَذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْضًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ لَمَّا فَرَعُ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ عَلَيْهِ فَالْكَلَامُ فِي هَذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فَيَسَارُ وَبِنَاهُ قَبْلَهُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ أَصِلِي فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَوْ لَيْكَ رَدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَنَدَيْكَ يُنْفِي أَنْ يَكُونَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِسْنَادِهِ أَوْ غَيْرِهَا -

۲۸۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَجَاءَ وَهُوَ بِصَلَاةٍ عَلَى رَأْسِ حِلَّتِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَدْمَى بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا فَرَعُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ أَصِلِي -

فَهَذَا جَابِرٌ قَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ حِينَ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا میں اس کی طرف چلا گیا پھر واپس آیا تو آپ سواری پر تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رکوع اور سجدہ کر رہے ہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے (میرے سلام کا) جواب دیا۔

حضرت ابو داؤد کہتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں حالت نماز میں تھا۔ — تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو جواب دیا تو اس حدیث میں بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت جیسی گفتگو ہے جو ہم پہلے روایت کر چکے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے صرف اس بات نے سلام کا جواب دینے سے روکا کہ میں نماز میں تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ نے (حالت نماز میں) جواب بالکل نہیں دیا تو اس سے اشارے کے ساتھ یا اس کے بغیر ہر طرح سے جواب دینے کی نفی ہوگئی۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کسی کام کے لیے بھیجا وہ واپس آئے تو آپ سواری پر ناؤ پر تھوڑے تھے انہوں نے سلام کیا تو آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا پھر سلام کیا تو خاموش رہے تین بار ایسا ہوا جب فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پر تھا۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا جب انہوں نے سلام عرض کیا، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ مجھے سلام



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قَرَعَهُ مِنَ الصَّلَاةِ أَمَّا إِنَّهُ لَو  
يَتَمَعْنِي أَنْ أَمُرَّكَ عَلَيْكَ إِلَّا تَنِي كُنْتُ أَصْلِي فَأَخْبَرَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ لَتَكُنْ  
رَدًّا عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ - فَكُلْ ذَلِكَ أَنْ تِلْكَ  
الرِّشَاءَةُ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ لَوْ تَكُنْ  
رَدًّا وَإِنَّمَا كَانَتْ تَهْيِئًا وَهَذَا جَائِزٌ - فَقَدْ رَوَى  
هَذَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا -  
۲۸۸ - وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ  
ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ  
مَا أَحَبُّ أَنْ أَسْأَلَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي وَكَوْ  
سَلَّمَ عَلَى كَرَدَتْ عَلَيْهِ -

۲۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ أَشْكَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
قَدْ كَرِهَ سَنَادُهُ مِثْلَهُ -

فَهَذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ ذَكَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ  
عَلَى الْمُصَلِّي وَقَدْ كَانَ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيْهِ فَلَوْ  
كَانَتْ الرِّشَاءَةُ الَّتِي كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَدًّا لَسَلَّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَمَّا كَرِهَ ذَلِكَ لِأَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَنْهَاهُ عَنْهُ وَلَكِنَّهُ إِذَا  
كَرِهَ ذَلِكَ لَرَنَّ إِشَارَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تِلْكَ كَانَتْ عِنْدَهُ تَهْيِئًا مِنْهُ لَهُ مِنَ السَّلَامِ  
عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ جَابِرٌ  
فِي حَدِيثِكُمْ هَذَا وَكَوْ سَلَّمَ عَلَى كَرَدَتْ - قِيلَ  
لَهُ أَفَقَالَ جَابِرٌ كَرَدَتْ فِي الصَّلَاةِ كَذَلِكَ يَجُوزُ أَنْ  
يَكُونَ أَرَادَ يَقُولُهُ كَرَدَتْ أَيْ بَعْدَ قَرَأَتِهِ مِنَ  
الصَّلَاةِ -

۲۹۰ - وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ مِنْ مَذْهَبِهِ مَا حَدَّثَنَا

کا جواب دینے سے صرف یہ بات رکاوٹ تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے سلام کا جواب نہ  
دیا۔

پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز میں جو اشارہ  
فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ مانعت تھی اور یہ جائز ہے۔ اور  
یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے  
ذکر کیا۔

حضرت ابوسنیان فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بنی  
اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے میں کسی نماز پڑھتے ہوئے آدمی  
کو سلام کہنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کر دے تو میں جواب  
دیتا ہوں۔

حضرت ابومسعود، حضرت امش سے روایت کرتے  
ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کسی نمازی کو سلام کہنا پسند  
فرمایا جبکہ انھوں نے خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام  
عرض کیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ان کی طرف اشارہ  
کیا تو اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ سلام کا جواب ہوتا  
تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس (سلام کہنے) کو پسند نہ کرتے کیونکہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا لیکن انھوں نے اسے  
نا پسند کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ نماز کی حالت  
میں آپ کو سلام کہنے سے مانعت کے لیے تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی سلام کرے تو میں جواب دیتا ہوں، تو (جواب  
میں) کہا جائے گا کہ کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز  
کے اندر ہی اس کا جواب دوں گا ممکن ہے آپ کے اس قول کہ جواب  
دون گائے نماز سے فراغت کے بعد کا وقت مراد ہو اور اس بات  
حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ



عَلَىٰ بْنِ زَيْدٍ قَالَ تَنَا مَوْصِي بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا هَتَامٌ  
قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَنُ بْنُ مَوْصِي عَطَاءَ مَا سَأَلَتْ جَابِرًا  
عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَقَالَ لَا تَكْرَدُ  
عَلَيْهِ حَتَّى تَقْضِيَ صَلَاتَكَ فَقَالَ نَعَمْ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ نَزَلَ ذِكْرُكَ أَنَّ الرَّذَّ الَّذِي  
أَرَادَ جَابِرٌ رَمَى فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الرَّذُّ بَعْدَ  
النِّفَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ دَانَ ذِكْرُكَ مَا رَوَى  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلَّ مِنْ  
مَعْنَاهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فِي هَذَا نَحْوُ مِنْ ذِكْرٍ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُشَيْشٍ  
قَالَ تَنَا عَارِمٌ قَالَ تَنَا جَبْرِ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَيْسٍ  
عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ  
يُصَلِّي فَلَكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ شَيْئًا وَعَلَمَهُ بَيِّدُهُ۔

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَرُدِّ فِي  
صَلَاتِهِ عَلَى الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ نِيهَا وَلَكِنَّهُ  
عَمَهُ بَيِّدُهُ عَلَى الْكِرَاهَةِ مِنْهُ لِمَا فَعَلَ فَلَمَّا كَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَا سَلَّمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي  
قَدْ كَرِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
السَّلَامُ عَلَى الْمُصَلِّي فَتَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ  
مِنْ إِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نَعْلَمُهَا  
مِنْهُ لَمْ يَكُنْ رَدًّا إِذْ إِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا لِأَنَّ الصَّلَاةَ  
كُنْتَ بِمَوْضِعِ سَلَامٍ لِأَنَّ السَّلَامَ كَلَامٌ لِحُجْوَابِهِ  
أَيْضًا كَذَلِكَ فَلَمَّا كَانَتْ الصَّلَاةُ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ  
كَلَامٍ يَكُونُ رَدُّ السَّلَامِ لَمْ يَكُنْ أَيْضًا بِمَوْضِعِ سَلَامٍ  
وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْكِينِ  
الْأَطْرَافِ فِي الصَّلَاةِ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَهَذَا قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اس حالت  
میں کہیں سلام کرے کہ تم نماز پڑھ رہے ہو اور انہوں نے فرمایا کہ جب  
تک نماز مکمل نہ کرو جواب نہ دو۔ فرمایا ہاں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل  
ہے کہ پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا  
ہے وہ نماز سے خارج ہونے کے بعد جواب دینا ہے یہ بات رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے موافق ہے اور اس کا مفہوم  
ہماری مذکورہ بات پر دلالت کرتا ہے۔ — اس سلسلے میں متر  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کو سلام کیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے  
جواب نہ دیا اس سے ائمہ سے کو نچا مارا۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے حالت نماز میں  
سلام دینے والے کو جواب نہ دیا بلکہ اس کے فعل کو ناپسند کرتے ہوئے  
ائمہ سے کو نچا مارا۔ پس جب حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر رضی  
اللہ عنہما نے معجزوں نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام  
کیا، آپ کے بعد نمازی کے لیے اسے پسند نہ فرمایا تو اس سے ثابت ہوا  
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ جسے ان دونوں حضرات نے معلوم کیا  
وہ (سلام کے) جواب کے لیے نہ تھا بلکہ نفی لغت کے لیے تھا کیونکہ نماز  
سلام کا محل نہیں سلام تو کلام ہے اور اس کا جواب بھی اسی طرح (کلام)  
ہے۔ تو جب نماز کلام کا محل نہیں تو جواب سلام کا محل بھی نہیں۔ اور رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اعتناء کو سکون کے ساتھ رکھنے کا حکم  
دیا ہے۔

حضرت مسیب بن مافع، حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ



سَعِيدٌ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ السَّيِّبِ  
بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَدْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى قَوْمًا يَصَلُّونَ  
وَقَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ تَزْنَعُونَ  
أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهُمْ أَذْنَابُ خَيْلٍ شَبَسَ اسْكُنُوا فِي  
الصَّلَاةِ -

فَلَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِاتِّسَاكِ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَدُّ السَّلَامِ بِإِشَارَةِ  
يَدِهِ خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ رَفَعَ الْيَدَ وَخَرَجَ  
الْصَّابِعُ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيمَا أَمَرَ  
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَسَكِينِ  
الْأَطْرَافِ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا قَوْلُ الْإِمَامِ بَيْهَقِيِّ  
هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يَوْسَفَ وَابْنِ  
رَجَبٍ اللَّهُ تَعَالَى -

بَابُ (۹۵) الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي  
هَلْ يَقْطَعُ عَلَيْهِ ذَلِكَ صَلَاتُهُ أَمْ لَا

۲۹۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا  
سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَ  
مَنْصُورٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ  
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَخْرَجَةِ الرَّجُلِ وَ  
قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ الْمَرْأَةُ وَالْجَارُ وَالْكَلْبُ  
الْأَسْوَدُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ وَ  
الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا بَنِي رَجُلٍ سَأَلْتَنِي عَنْمَا سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ شَيْطَانٌ -

۲۹۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا سَفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ  
بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ

سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد  
میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا  
انہوں نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہے  
کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ ابلق  
گھوڑوں کی دم ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

توجیب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون اختیار  
کرنے کا حکم دیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کی صورت میں اس  
حکم سے خروج لازم آتا ہے کیونکہ اس میں ہاتھ کو اٹھانا اور انگلیوں کو  
حرکت دینا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حکم میں حالت نماز میں اعضاء کو ساکن رکھنا بھی شامل ہے۔ یہ قول  
جرحہم نے اس باب میں بیان کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (۹۵) نَمَازِی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا  
ہے یا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جب اس کے سامنے  
کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز ہو اور فرمایا عورت گدھا  
اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود)  
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابوذر! سرخ و سفید کو چھوڑ  
کر سیاہ کتنے کی تحمیس کیوں ہے؟ فرمایا اسے بھتیجے اتم نے  
مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا میں نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان  
حضرت اسلم بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سترہ کے

لے۔ ابلق وہ گھوڑا ہے جس میں سفید و سیاہ رنگ ملا ہو۔ ۱۲



أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَكَ.

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَسَدُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْخِزْبِيُّ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ قَدْرَ رَمِيَةٍ كَمْ يَقْطَعُوا عَلَيْكَ صَلَاتَكَ.

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَلَّغِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَسَدُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَلَّغِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْأَشْيَاءِ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ وَخَالَفَهُمْ مَرْنِي ذَلِكَ أَخْرَجَنَ فَقَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا.

۲۹۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ مَعَ

کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہونا چاہیے شیطان اس پر اس کی نماز کو نہیں توڑتا۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں حضرت شعبہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے حضرت ابن عباس یا سہ کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حصین ولی عورت یا کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں عاتقہ عورت کتا، گدھا ہودی عیسائی اور خنزیر میری نماز کو توڑ دیتے ہیں اور جب یہ ہوں تو نہیں ایک تیر کا اندازہ کافی ہے نہ باری نماز کو نہیں توڑیں گے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے سامنے سے سیاہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ — حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ہم ایک دراز گزشتہ پر سوار تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفا



میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر گئے اترے اور اس (گدھی) کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کچھ بھی مواخذہ نہ فرمایا۔

حضرت مالک اور یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی میں لوگوں کو نماز پڑھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں دراز گوش پر سوار تھا اور میرے ساتھ بڑا بٹم کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ نے مانے سے رجوع نہ کیا۔

تو حضرت ابن عباس سے حضرت عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں صف کے آگے سے گزرے تو ہو سکتا ہے وہ دونوں مقتدیوں کے آگے سے گزرے ہوں امام کے آگے سے نہیں تو اس سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس میں امام کے آگے سے گھسے کے گذرنے کے حکم پر کوئی دلیل نہیں۔ لیکن حضرت ہمیشہ جو حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے (نمبر ۳۰۰) کہ آپ سرکارِ دو عالم کے سامنے سے گزرے مگر آپ نے نماز سے نہ پھرے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے آگے سے بھی گھسے کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا۔

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جسے حضرت ابن داؤد نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا ہے اس میں دیگر چیزوں کے ساتھ گھسے کا بھی ذکر ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے۔ اور یہ حدیث جس کو ہم نے بواسطہ حضرت عبید اللہ اور مصیب حضرت ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان چیزوں

اَتَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَمَرَّ نَاعِلِي بَعْضِ الصُّفِّ فَذَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَا هَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا.

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَدْ كَرَّ بَانِسًا دِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِيَنِي.

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوا تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَارِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَمَعِيَ غُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ.

فَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا مَرَّا عَلَى الصُّفِّ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا مَرَّا عَلَى السَّامُومَيْنِ دُونَ الْإِمَامِ فَكَانَ ذَلِكَ غَيْرَ قَاطِعٍ عَلَى السَّامُومَيْنِ وَكَوْنُكَ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى خُكُومِ مَرْقُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِ صُهَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فِي أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَهُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ قَالَ وَأَخْبَسِيهِ قَدْ أَسْنَدَكَ فَهَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَصُهَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَدَّ مَخَالِفٌ لِدَا لِكَ فَكَأَنَّا أَنْ تَعْلَمُوا أَنَّهُمَا نَسَخَ الْأَخَرُ.

۳۰۱۔ فَتَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا مُؤَمِّلٌ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ تَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرَةَ



قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالُوا  
الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَيْهِ يَصْعَدُ  
الْكَلْبُ الطَّيِّبُ وَمَا يَقْطَعُ هَذَا وَلَيْكِنَّ يَكْرَهُ  
**فَهَذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ بَعْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحِمَارَ لَا يَقْطَعُ  
الصَّلَاةَ فَذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ  
اللَّهِ وَصَهْبِيُّكَ كَانَ مَتَأَخِّرًا عَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ  
مِنْ ذَلِكَ - وَقَدْ رَوَى عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْحِمَارَ  
أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ -

۳۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّاسِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَادِيَةِ لَنَا لَنَا كَلْبِيَّةٌ وَ  
حِمَارٌ تَوَعَّيَانِ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَكَرَّ يَزْجِرًا وَلَوْ بُوْخَرًا -

۳۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ  
فُضَّالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَدْ كَرَّ بِأَسَادِهِ نَحْوَهُ -

۳۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ  
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ فِي حَدِيثِهِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَدْ كَرَّ بِأَسَادِهِ مَثَلُهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَبَّاسًا -

**فَقَدْ** وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ صَهْبِيٍّ  
وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ قَدْ مَنَّا ذَكَرَهُمَا

کا ذکر کیا گیا جن (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہوں (ابن عباس) نے کہا کہ وہ کتا اور گدھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف پاکیزہ کلمات جلتے ہیں اور اس سے نماز نہیں ٹوٹی البتہ تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرما رہے ہیں کہ گدھے (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ حضرت عبید اللہ اور صہیب رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے وہ اس سے متاخر ہے جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ حضرت

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ گدھے (کے گزرنے) سے نماز نہیں

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں ہمارے ہاں تشریف لائے ہمارے پاس ایک چھوٹا سا کتا اور گدھا تھا جو چر رہے تھے آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھے نہ تو ان کو جھڑکا گیا اور نہ ہی پیچھے کیا گیا۔

حضرت یحییٰ بن ایوب نے حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن صالح اور حضرت ابن ابی مریم، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ حضرت عبداللہ بن صالح کی روایت میں محمد بن عمرو اور حضرت ابن ابی مریم کی روایت میں محمد بن عمر ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے

تو یہ حدیث، حضرت صہیب اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے موافق ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر



فِي الْفَضْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حُجْرَةِ  
مُرُورِ الْكَلْبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي كَيْفَ وَهُوَ وَهَلْ  
يَقْطَعُ الصَّلَاةَ أَمْ لَا تَكَانَ أَحَدٌ مِّنْ رَّوِي عَنْهُ مَعْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ قَدْ رَوَيْنَا ذَلِكَ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ ثُمَّ  
قَدْ رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ الْفَضْلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا مَا  
قَدْ خَالَفَهُ ثُمَّ رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ مِنْ قَوْلِهِ  
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ  
عِكْرِمَةَ عَنْهُ أَنَّ الْكَلْبَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَدْ لَمْ  
ذَلِكَ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَعَلَى أَنَّ مَا رَوَاهُ  
الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ  
كَانَ مُتَأَخِّرًا لِمَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَضَّلَ بَيْنَ الْكَلْبِ وَالْأَسْوَدِ مِنْ  
غَيْرِهِ مِنَ الْكَلَابِ فَجَعَلَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
وَجَعَلَ مَا سِوَاهُ بِخِلَافِ ذَلِكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ الْأَسْوَدُ  
شَيْطَانٌ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي وَجِبَ  
بِهِ قَطْعُهُ إِنَّمَا هُوَ رَأْيُ شَيْطَانٍ - فَأَرَدْنَا  
أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ ذَلِكَ شَيْءٌ -

۳۰۵ - فَإِذَا يُؤْتَسُّ كَدُّ حَلَا تَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَنَّ مَا لَنَا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ  
أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ  
وَلَيْدَمَاهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا  
هُوَ شَيْطَانٌ -

۳۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَبُو طَهْرٍ قَالَ  
تَنَا سُلَيْمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ

کیا ہے۔ پھر ہم نمازی کے آگے سے کتے کے گزرنے کے حکم کی طرف رجوع  
کرتے ہیں کہ وہ کیا ہے اور کیا وہ نماز کو توڑتا ہے یا نہیں تو جن حضرات نے  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ نماز کو توڑ دیتا ہے ان  
میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ہم نے ان سے یہ بات  
باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر ہم نے حضرت فضل بن عباس  
رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کے خلاف ذکر کیا پھر ہم نے ان کا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کا قول نقل کیا جو حضرت  
عکرمہ کی حدیث میں (مذکور) ہے کہ کتا نماز کو نہیں توڑتا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ منسوخ ہے اور  
جو کچھ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا وہ حضرت ابن عباس کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
روایات سے متاخر ہے۔ البتہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انھوں نے سیاہ کتے اور دوسرے  
رنگ کے کتوں میں فرق کیا۔ ان کے نزدیک سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ  
جاتی۔ ہے دوسروں کا حکم الگ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے تو یہ  
اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ٹوٹنے کا باعث اس کا شیطان ہونا  
ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا کوئی بات اس کے مقابل  
بھی ہے (تو ہم نے دیکھا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی  
نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی شخص کو ہرگز سامنے سے نہ گزرنے  
دے اور جس قدر ممکن اسے دور کرے اگر وہ انکار کرے  
تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت



عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَايَعُ قُوتُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ تَنَايَعُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كُلَّ مَا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي شَيْطَانٌ وَقَدْ سُويَ فِي هَذَا ابْنُ آدَمَ رَيْنَ أَنْكَبَ الْأَسْوَدُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي -  
وَقَدْ رَوَاهُ امِثْلُ ذَلِكَ أَيُّضًا عَنِ ابْنِ عُمرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَايَعُ قُوتُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ تَنَايَعُ ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنِ الضَّخَالِكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَجَبَ فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ شَيْطَانًا -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَعْنَى هَذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ سَوَاءٌ فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ فِي مَرُورِهِ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ الْمُصَلِّي مَرُورُهُ لِقَرِينِهِ أَيُّضًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ شَيْطَانٌ ثُمَّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى أَنَّ مَرُورَ ابْنِ آدَمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فِي صَلَاتِهِمْ لَا يَقْطَعُهَا قَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ -

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا قَالَ تَنَايَعُ سَفِيَّانُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّ سَمِعَ السُّطَلَبِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا بَلَى بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَسْتَدْرُونَ بَيْنَ

کرتے ہیں۔

حضرت عطاء بن یسار اور زید بن اسلم دونوں حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ جو بھی نمازی کے آگے سے گزرتا ہے وہ شیطان ہے تو اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے والا انسان اور سیاہ کتا برابر قرار دیے گئے ہیں۔

انہوں نے (محمد ثنی نے) ابواسلمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔  
حضرت صدقہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو بھی سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ساتھی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اسی حدیث اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم ایک ہے اور انسان کا اپنے نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنے کے شیطان ساتھی کا گزرنے کا جو اس کے سامنے ہوتا ہے۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ نمازی کے آگے سے آدمی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طرق سے مروی ہے۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے بعض اہل خانہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مطلب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنو سلیم سے منقل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آگے سے گزرتے تھے آپ کے



يَدِيهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ -

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ  
بُنَ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ  
يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ كَرِمَتْهُ غَيْرَانَهُ  
قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاتِ سِتْرَةٌ قَالَ سَفْيَانُ  
فَحَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي -

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
هُرْمَانَ قَالَ أَنَا هِشَامُ أَرَاهُ مَعْنِ ابْنِ عَمِّ الْمُطَّلِبِ  
بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَاكَ -

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَانَ  
بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْهَدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ  
صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ تَدَاكَرُوا عِشَّةَ  
عَائِشَةَ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَذَاةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَمْ يَكُنْ  
عَدَا لَتَمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي إِلَى وَسْطِ الشَّرِيرِ  
وَأَنَا عَلَيْهِ مُصْطَبِعَةٌ وَالشَّرِيرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقِبْلَةِ فَكُنْتُ وَلِي الْحَاجَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْلِسَ بَيْنَ  
يَدَيْهِ فَأَوْدِيَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رَجُلٍ أَسْلَاةً -

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ وَ  
بَشْرَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ ابْنِ سَوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقِبْلَةِ فَإِذَا ارْتَدَّتْ أَنْ أَكُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنْسَلُ أَسْلَاةً -

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت  
مطلب بن ابی دوامہ سے روایت کرتے ہیں انہوں کی اس کثرت  
روایت کیا مگر انہوں نے فرمایا کہ آپ کے اور طحاوی کرنے والوں  
کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے یہ  
بات ابن جریر سے سنی اس کے بعد حضرت کثیر بن کثیر نے ہم  
سے بیان کیا انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے بعض اہل خانہ نے  
بیان کیا اور میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہشام نے  
بتایا اور میل خیال ہے انہوں نے مطلب بن ابی دوامہ کے چچا زاد  
بھائی سے انہوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی دوامہ سے  
انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے انہوں

حضرت مسلم بن یحییٰ، حضرت مسروق سے روایت کرتے  
ہیں کہ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز  
کو توڑنے والی چیز کے بارے میں مذاکرہ کرتے ہوئے کہا  
کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں سے ڈرایا حالانکہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی کے درمیان کی طرف نماز پڑھتے  
اور میں اس پر لیٹی ہوتی تھی۔ چار پائی آپ کے اور قبلہ کے درمیان  
تھی۔ مجھے کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے بیٹھ کر  
آپ کو اذیت دینا پسند نہ کرتی اور اپنے پاؤں کی جانب سے  
آرام کے ساتھ نکل جاتی۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
پڑھتے اس حال میں کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی  
جب میں اٹھنا چاہتی تو آپ کے سامنے سے اٹھنا پسند کرتی اور  
آرام سے اٹھ جاتی۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت



کہتے ہیں انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے جب سجدہ کرتے تو مجھے گونچا مارتے۔ میں پاؤں اٹھا لیتی جب آپ کھڑے ہوتے تو پھر پھیلا دیتی۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے قبلہ کی جانب آرام فرما ہوتیں۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو ان کو پاؤں کے ساتھ گونچا مارتے اور فرماتے ہٹ جا!

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بچھونے پر لیٹی ہوتی جس پر آپ اور آپ کے اہل خانہ آرام کرتے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی جگامیتے اور میں وتر پڑھتی۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے بچھونا بچھایا جاتا آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔

قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَ أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْتُ أَمْلَأُ رِجْلِي قِبْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ فَيَنْزِلُ فَيَفْعَلُهُمَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا -

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْزِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِّي وَ هِيَ مُعْرِضَةٌ أَمَامَهُ فِي الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ عِنْدَهَا بِرِجْلِهِ فَقَالَ تَنَحَّيْ -

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ الْبَصْرِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي يَاسِينَ بْنِ عَامِرٍ الْغَارِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مُعْرِضَةٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ - ۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا مُعْرِضَةٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفَرَّاشِ الْكَدِّي يَدْقُ عَلَيْهِ هَوْدًا هَلَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ يَقْطِنِي فَأُوْتِرَ -

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو قَاصٍ عَنْ ابْنِ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِّي وَ هِيَ مُعْرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ -

۳۱۹۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَفْرَشَ



لِي حَيَّالٍ مُّصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَصَلِّي وَيَأْتِي حَيَّالَهُ -

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا  
هَشِيمٌ قَالَ أَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَّادٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ  
كَانَ فِرَاشِي حَيَّالَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَرِيبًا وَقَعَ تَوْبُهُ عَلَيَّ وَهُوَ يَصَلِّي -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَدُلُّ  
عَلَى أَنَّ بَنِي آدَمَ لَا يَقْطَعُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ جَعَلَ  
كُلَّ مَا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ  
وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَانًا  
مَا أَحْبَبَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ  
فَكَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا جَعَلَهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَدْ  
جَعَلَتْ فِي بَنِي آدَمَ أَيْضًا وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَقْطَعُونَ الصَّلَاةَ  
قَدْ لَكَ أَنَّ كُلَّ مَا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مِنْهَا  
هُوَ سِوَى بَنِي آدَمَ كَذَا يَكُونُ أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ مَعْرُوفًا بِتَبَيُّنِهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِهِ -

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عِيَّاشٍ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ يَقُولُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ  
الْمُسْلِمُ شَيْئًا -

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ  
سے میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے  
بیان فرمایا کہ میرا بچھوتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مصلی کے سامنے ہوتا بعض اوقات آپ کا کپڑا اچھ پر  
گلتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں اس بات  
پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انسان رکے گزرنے سے نماز نہیں  
ٹوٹتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری  
رضی اللہ عنہم کی روایات میں نازی کے آگے سے گزرنے والے کو  
شیطان قرار دیا گیا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کیا کہ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے  
تو اس میں پائی جانے والی جس بات کو نماز توڑنے کی علت قرار دیا  
ہے انسان میں وہی بات علت قرار دی ہے۔ — اور  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ثابت ہے کہ ان (انسانوں) سے نماز نہیں  
ٹوٹتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان کے علاوہ بھی جو چیز  
نازی کے آگے سے گزرے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

ہمدی مذکورہ گفتگو کی صحت پر یہ بھی دلیل ہے کہ  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے باوجود جو ہم نے ان کے  
واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ کے  
حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ  
فرماتے ہیں کہ کتے اور گدھے رکے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی  
ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کا نماز کو کوئی  
چیز نہیں توڑتی۔

حضرت نافع اور حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی (گزرنے والی) چیز



عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَأَ مَا اسْتَطَاعَ.

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَالَ هَذَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ دَلَّ هَذَا عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ مَا كَانَ سَبْعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ مَا قَالَ بِهِ مِنْ هَذَا أَوْلى عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ. وَأَمَّا الْقِتَالُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِنَ الْمُصَلِّي لَمَّا أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ أُبِيحَ فِي وَقْتٍ كَانَتْ الْأَفْعَالُ فِيهِ مَبَاحَةً فِي الصَّلَاةِ لَوْ نَسَخَ ذَلِكَ نَسْخَ الْأَفْعَالِ فِي الصَّلَاةِ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقَيْنِ كَصَحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَ أَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا إِنَّمَا هُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْكَلْبِ غَيْرَ الْأَسْوَدِ أَنْ مَرُورَهُ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ الْأَسْوَدِ هَلْ هُوَ كَذَلِكَ أَمْ لَا فَإِنَّمَا الْكِلَابُ كُلُّهَا حَرَامٌ أَكُلٌ لِحُومِهَا مَا كَانَ مِنْهَا أَسْوَدٌ وَمَا كَانَ مِنْهَا غَيْرُ أَسْوَدٍ فَلَوْ يَكُنْ حُرْمَةُ لِحُومِهَا لَا تَوَازُنُهَا وَلَكِنْ يَحِلُّ لَهَا فِي أَنْفُسِهَا وَ كَذَلِكَ كُلُّ مَا نَهَى عَنْ أَكْلِهِ مِنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَمِنَ الْحَيَّةِ الْأَهْلِيَّةِ لَا يَفْتَرِقُ فِي ذَلِكَ حُكْمُ شَيْءٍ مِنْهَا وَ يَخْتَلِفُ أَلْوَانُهَا وَكَذَلِكَ أَسْوَابُهَا كُلُّهَا فَالْظُّهُرُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ يَكُونَ حُكْمُ الْكِلَابِ كُلِّهَا فِي مَرُورِهَا بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي سَوَاءً فَمَا كَانَ غَيْرَ الْأَسْوَدِ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ تَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا سَوْدٌ لَمَّا ثَبَتَ

نازکو نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کر دو۔

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ بات فرمائی حالانکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن چکے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ منسوخ ہو گیا۔ حتیٰ کہ ان کے نزدیک، یہ بات اُس سے زیادہ بہتر قرار پائی۔ حضرت ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایات میں نازی کے آگے سے گزرنے والے سے جس لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز میں کوئی کام کرنا جائز تھا پھر نماز میں افعال کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ — معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے یہ اس بات کا بیان یہ ہے اور غور فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ نازی کے آگے سے غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کتوں کا گوشت کھانا حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا غیر سیاہ، تو ان کے گوشت کی حرمت، رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان علتوں کی وجہ سے ہے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں اسی طرح ہر چنے والا درخت اور پھلیوں والے پرندے کے کھانے سے منع کیا گیا ہے نیز گھر بگڑھوں کا کھانا ممنوع ہے تو اس ضمن میں ان کے رنگوں کی وجہ سے فرق نہیں۔ یہی حال ان کے چھوڑوں کا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں تمام کتوں کا حکم ایک جیسا ہو جس طرح غیر سیاہ کتے (کے گزرنے سے) نماز نہیں ٹوٹتی سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے۔ جب کتے کے بارے میں وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو گدھے کا حکم اسی طرح ہونا اولیٰ ہے کیونکہ گھر بگڑھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے۔ بسن لوگوں نے اس کی



فِي الْكَلَابِ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ الْخَبَارُ أَوَّلَى أَنْ  
يَكُونَ كَذَلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ اخْتَلِفَ فِي أَكْلِ لَحْمِ  
الْحَيَّةِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَجَازَهُ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُونَ  
فَإِذَا كَانَ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ  
لَا يَقْطَعُ مُرَدُّهُ الصَّلَاةَ كَانَ مَا اخْتَلَفَ فِي  
أَكْلِ لَحْمِهِ آخَرَى أَنْ لَا يَقْطَعُ مُرَدُّهُ الصَّلَاةَ  
فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى  
وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ أَيُّضًا عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ سَوَّلِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا  
رَوَى عَنْهُمْ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ -

۳۲۴- وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ أَيُّضًا مَا حَلَلْنَا  
أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَيْشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا وَ  
عُثْمَانَ قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلَاةُ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ  
وَأَدْرَعُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعُوا -

۳۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُلَيْيٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَاةُ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْخَبَارُ وَلَا الْمَرْأَةُ وَ  
لَا مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَدْرَعُوا مَا اسْتَطَعُوا -  
۳۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
كَانَ يَصَلِّيُ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَمَنْعَتُهُ  
فَعَلَبَنِي إِلَّا أَنْ يَمْرُؤَيْنِ يَدْعِي نَدَا كَوْتُ ذَلِكَ  
لِعُثْمَانَ بْنِ قُفَّانٍ وَكَانَ حَالُ ابْنِهِ فَقَالَ لَا  
يَضُرُّكَ -

۳۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدُّهْنِيُّ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَكُورُ بْنُ مَضْعُونٍ

اجازت دی ہے اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تو جس چیز کا  
گوشت نہ کھانے پر مسلمان کا اتفاق ہے اس کا گزرنا نماز کو نہیں ٹوٹتا  
تو جس کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے وہ اس بات کے زیادہ  
لائق ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹے۔ اس باب میں تیس  
یہی ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی  
قول ہے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے  
ان کی بعض روایات ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کی ہیں۔

اور ان سے مزید یوں مروی ہے۔ حضرت سعید بن مسیب  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں ٹوٹتی  
اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی اور عورت کے  
گزرے، سے مسلمان کی نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی کسی دوسرے  
جانور سے ٹوٹتی ہے اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔  
حضرت سعد بن ابراہیم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے  
سامنے سے ایک شخص گزرا فرماتے ہیں میں نے اسے روکا تو وہ  
زبردستی میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ میں نے یہ بات  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور وہ ان کے برابر  
نہایت تھے۔ انہوں نے فرمایا یہ بات تمہیں ضرر نہیں دیتی۔  
حضرت بکیر فرماتے ہیں کہ حضرت بسر بن سعد اور سلیمان  
بن یسار نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم بن عبد اللہ



عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ جُكَيْشٍ أَنَّ بَشْرَ بْنَ سَعِيدٍ وَ  
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَا أَنَّهُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِي صَلَاةٍ فَمَدَّ  
بِهِ سَلِيطُ بْنُ أَبِي سَلِيطٍ فَجَذَبَهُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ فَخَرَّ  
فَشَجَّ فَذَهَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَّ  
إِلَيْهِ فَقَالَ لِي مَا هَذَا فَقُلْتُ مَرَّيْنِي يَدِي فَرَدَّدَتْهُ  
لِي لَّا يَقْطَعُ صَلَاتِي قَالَ وَيَقْطَعُ صَلَاتَكَ قُلْتُ  
أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ۔  
۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا  
إِسْرَءِيلُ قَالَ ثَنَا النَّبِيُّ بْنُ بَرْقَانَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَعْبِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ  
الصَّلَاةَ شَيْءٌ۔

## باب (۹۶) الرَّجُلُ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَسَاهَا كَيْفَ يَقْضِيهَا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبَسُ بْنُ حَفِصٍ  
الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ  
أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى أَبِي  
هَاشِمٍ عَنْ دِيٍّ مِخْبَرِ بْنِ أَخِي النَّجَّاشِيِّ قَالَ كُنَّا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُنَّا  
فَلَوْ تَسْتَبْقِظُ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَتَنْتَحِينَا مِنْ ذَلِكَ  
الْمَكَانِ قَالَ فَصَلَّى بِحَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حِينَ بَزَغَ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَا  
فَإِنْ تَوَّأَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِهَا الصَّلَاةَ فَكُنَّا  
نُصَلِّي الصَّلَاةَ قَالَ هَذَا صَلَاتُنَا بِالْأَمْسِ۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُوَيْرٍ  
عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

بن عوف (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ وہ نماز میں تھے تو سلیط بن ابی سلیط ان کے سامنے سے گزرے۔ حضرت ابراہیم نے انہیں کھینچا تو وہ گر پڑے اور ان کا سر زخمی ہو گیا وہ حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے سامنے سے گزرے اور میں نے ان کو روکنے کا کہا تا کہ میری نماز نہ ٹوٹے انہوں نے فرمایا کیا تمہاری ٹوٹ جاتی؟ میں نے کہا آپ زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت کعب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔

## باب ۹۶: جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اسے بھول جائے تو وہ اسے کیسے قضا کرے

نباشی کے بھتیجے ذومغرب فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم سو گئے سورج کی حرارت تک جاگ نہ سکے۔ پھر ہم اس مقام سے دور ہو گئے فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دوسرے دن جب سورج چمکا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ ہماری کل نماز ہے۔

حضرت عمر بن حنبل رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو اسے دوسرے دن اسی وقت پڑھے۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَنَى صَلَوةً فَلْيَصِلْهَا  
إِذَا ذَكَرَهَا مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ -

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَيْدَةَ قَالَ تَنَا شَرِيحُ بْنُ  
التَّغَمَّانِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ  
بَشْرِ بْنِ الْحَارِثِ سَمِعْتُ سَمَةَ بْنَ جَنْدَبٍ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدَّكَ  
مِثْلَهُ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ تَذَهَبُ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
فَقَالُوا هَكَذَا يَفْعَلُ مَنْ نَامَ عَنِ صَلَوةٍ أَوْ نَسِيَهَا  
وَأَحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ -  
وَاخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ إِخْرَجْنَا عَنْ أَبِي بَصَلَةَ  
مَعَ ابْنَيْ تَلِيهَا مِنْ لَيْسَ كَتُوبَةٍ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ  
۳۳۲۔ وَأَحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا مُرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ سَعْدِ الشَّامِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَيْمٍ بْنُ حَبِيبٍ  
سَكِينُ بْنُ سَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمَةَ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَكِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمَةَ أَنَّ  
كَتَبَ إِلَى نَبِيِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَأْمُرُهُمْ إِذَا شَغَلَ أَحَدُهُمْ عَنِ الصَّلَوةِ أَوْ  
نَسِيَهَا حَتَّى يَذْهَبَ حِينَئِذٍ الْإِنِّي تَصَلِّي فِيهِ أَنْ  
يَصَلِّيَهَا مَعَ ابْنَيْ تَلِيهَا مِنَ الصَّلَوةِ الْمَكْتُوبَةِ -

وَاخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ إِخْرَجْنَا عَنْ أَبِي بَصَلَةَ  
إِذَا ذَكَرَهَا وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ دُخُولِ قَبْلِ ابْنَيْ  
تَلِيهَا وَكَشَى عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ وَأَحْتَجُّوا  
فِي ذَلِكَ بِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِانَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَامَ  
عَنِ الصَّلَوةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّاهَا  
بَعْدَ مَا اسْتَوَتْ وَكَوَيْتُظَرُّ دُخُولِ وَتَبِ الظُّهْرِ  
وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

حضرت بشر بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ  
بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا — پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص نازکے وقت سویا  
رہے یا اسے یاد نہ رہے تو وہ اسی طرح کرے اس سلسلے میں انہوں  
نے ان (مذکورہ بالا) دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ لیکن  
دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وہ شخص اُسے والی  
حضرت حبیب بن سلیمان اپنے والد سے اور وہ حضرت  
سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو  
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو نازکے وقت مشغول ہو  
یا اسے بھول جائے حتیٰ کہ اس کا وقت نکل جائے حکم فرماتے تھے  
کہ آنے والی فرض نازکے ساتھ پڑھے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ  
جب بھی یاد آئے پڑھ لے اگرچہ آنے والی نازک کا وقت داخل ہونے  
سے پہلے ہو اس پر مزید کچھ لازم نہیں۔ — انہوں نے اس  
سلسلے میں حضرت ابو قتادہ، عمران اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی  
روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نازک  
فجر کے وقت اُٹھ فرما رہے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے  
اس کے اچھی طرح روشن ہونے کے بعد نماز پڑھی اور ظہر کا وقت داخل  
ہونے کی انتظار نہیں فرمائی اور یہ حدیث ہم اس کتاب میں دوسری جگہ



مِنْ هَذَا الْكِتَابِ -

۳۳۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ سُلَيْمَانَ الْوَلَسِيَّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِإِلَّا فَاذَنْ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ فَاَقَامَ  
فَصَلَّى بِهِمَا الْبَكْرَةَ -

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
مُوسَى قَالَ أَنَا فِي رُبِّ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ جَامِعِ  
ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ  
ثُمَّ لَمْ يَكُنَّا بِدِهَاجٍ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَأُ نَا الْبَيْلَةَ قَالَ بِلَالٌ  
أَنَا قَالَ إِذَا نَنَامُ فَنَنَامُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَسْتَقِظُ  
فَلَا نَفْلَانُ فَقَالُوا لَكُمْ مَوَاحِشِي يَسْتَقِظُ فَنَسْتَقِظُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ فَعَلُوا مَا كُنْتُمْ  
تَفْعَلُونَ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُ مَنْ نَامَ وَكَسَى -

۳۳۵۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ  
أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ كُنَّا هَنَامَ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً  
فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا قَالَ هَمَامٌ ثُمَّ سَمِعْتُ  
تَدَاةَ يَحْدِثُ بِهِ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَقَالَ أَتَيْتُ صَلَاةً  
لِيُذَيِّقَ -

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ قَالَ كُنَّا  
أَبُو هَوَانَةَ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا  
۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ كُنَّا بِحِجْيِ بْنِ

اسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت برید بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھیاجہ کریم نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے  
تھے۔ حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
بول رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان کہی آپ نے دو رکعتیں  
پڑھیں پھر حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے بن کو ذہن  
نماز پر مہمانی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم  
غزوہ تبوک میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربان تھے  
جب ہم نرم زمین پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کون آج رات ہماری حفاظت کرے گا؟ حضرت بول  
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یا رسول اللہ! فرمایا ہم آرام  
کرتے ہیں پھر وہ بھی سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر  
غلاں غلاں بیدار ہوئے انہوں نے کہا گنگو کرو تاکہ حضور  
بیدار ہو جائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے  
تو آپ نے فرمایا اسی طرح کرو جس طرح سونے یا بھونے  
والا آدمی کرتا ہے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح  
بھی مروی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا، مجھول جائے تو جب اسے یاد  
آئے پڑھ لے حضرت عمار فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت قتادہ رضی  
اللہ عنہ سے سنا وہ اس کے بعد اسے بیان کرتے ہوئے روایت  
پڑھتے "قَبْرُ الْمَسْجُودِ لِيَذْكُرْ" جب میری یاد آئے نماز  
کا کرو۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ  
نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا، مجھول جائے تو جب یاد آئے  
حضرت جبرہ بن ربیع، حضرت ابو قتادہ سے اور



وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشد دگرگامی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص پر قضاء کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ آپ نے بھولی ہوئی نماز کو یاد کیا اور پھر جو کچھ لازم ہوا اس کا ذکر فرمایا۔ — آپ سے اس کے علاوہ بھی روایت مروی ہے جس میں کچھ زائد الفاظ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے پڑھے اس کا کفارہ مرتب ہے (حضرت ہمام فرماتے ہیں) پھر میں نے ان (حضرت قتادہ) سے سنا وہ بیان کرتے ہوئے ”اقبلوا الصلوة لیذکرکم“ حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے یا سو یا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

جب آپ نے فرمایا کہ یہی کفارہ ہے تو محال ہے کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہوتا تو امرت (یہ اس کا کفارہ نہ ہوتا)۔

حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے طلوع آفتاب تک سونے سے متعلق حدیث میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے کل اس کے وقت پر نہ پڑھ لیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے منع بھی کرتا ہے پھر قبول بھی کرے گا۔ ہم نے کتاب میں دوسری جگہ اسے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے پس جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے وہ جواب دیا جو ہم نے ذکر کیا ہے پس محال ہے کہ انہوں نے آئندہ روز

عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ تَنَا حَتَّى دُبْنِ نَمِيٍّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ قَضَائِهَا إِذَا ذَكَرَ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً ثُمَّ أَحْبَرَ بِهَا عَلَيْهِ۔ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَا قَدْ زَادَ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ أَوْ قِمَا الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَإِنْ كَفَّارَتَهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

فَلَهَا قَالَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ إِسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ غَيْرُهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ غَيْرُهُ إِذَا لَمَّا كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهَا۔ وَ

قَدْ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ فِي حَدِيثِهِ النَّوْمُ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا بِهِمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْضِيهَا لَوْ تَهَا مِنْ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتَهَا كَوَّلَا اللَّهُ عَنْ الرِّوَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ تَأْجَابَهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا إِسْتَحَالَ أَنْ يَكُونُوا عَدُوًّا أَنْ يَقْضَوْهَا مِنْ



الْقَدِّ إِلَّا بِمَعَايِنَتِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَلَّ ذَلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ أَوْ مَرَّ بِهِ أَمْرًا دَلَّ ذَلِكَ  
عَلَى نَسْخِ مَا رَوَى دُوْمَيْخَةُ وَسَمُرَةُ وَأَنَّ هَذَا كَانَ  
مَتَأَخِّرًا عَنْهُ فَهَذَا أَوْلَى مِنْهُ لِأَنَّهُ نَاسِخٌ لَهُ فَهَذَا  
وَجْهٌ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَعْيَانِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ  
النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ الصَّلَوَاتِ  
لِمَوَاقِفِهَا وَأَوْجَبَ الصِّيَامَ لِمَوَاقِفَاتِهِ فِي شَهْرِ  
رَمَضَانَ ثُمَّ جَعَلَ عَلَى مَنْ كَوَّبَصَمُ شَهْرَهُ مَضَانِ  
عِدَّةً مِنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ فَجَعَلَ قَضَاءَهُ فِي خِلَافِهِ مِنَ  
الشُّهُورِ وَلَوْ يَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهِ بَعْدَ أَيَّامِهِ قَضَاءً  
مِثْلَهَا فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ - فَالْنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا  
أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الصَّلَاةُ إِذَا نَسِيتَ أَوْ نَاسِيتَانِ  
يَكُونُ قَضَاؤُهَا يَجِبُ فِيمَا بَعْدَ هَا وَرَأَى كَوِّي كُنْ  
دَخَلَ وَتُتْ مِثْلَهَا وَلَا يَجِبُ مَعَ قَضَائِهَا مَرَّةً  
قَضَاؤُهَا ثَانِيَةً قِيَّاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ  
الصِّيَامِ الَّذِي وَصَفْنَا هَذَا كَقَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَقُلْ رَوَى  
ذَلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ -

۳۴۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَذَكَرَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَصِلْ مَعَهُ  
ثُمَّ لْيَصِلِ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيَصِلِ الْآخِرَى بَعْدَ ذَلِكَ -  
۳۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ  
الْتَرَجَمَانِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ وَكَثَرَتْ رُفْعُهُ وَقَوْلُهُ

قضاء کرنے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی  
پہلے عمل یا حکم کے بغیر معلوم کیا ہو تو یہ حضرت ذومعمر اور عمر رضی اللہ  
عنہما کی روایت کے نسخ پر دلیل ہے اور یہ اس (روایت) سے  
مؤخر ہے پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس کے لیے ناسخ ہے۔ روایات  
کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طریقے پر  
یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پانچ نازی ان کے اوقات پر  
فرض کی ہیں۔ روزے، رمضان المبارک میں اپنے وقت پر فرض  
کیے، پھر وہ شخص جو رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ سکے اسے  
دوسرے دنوں میں قضا کا حکم دیا تو دوسرے مہینوں میں قضا مقرر  
کی لیکن ان دنوں میں قضا کے ساتھ بعد میں اس کی مثل روزے  
رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ ————— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس  
پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب نماز (پڑھنا) بھول جائے یا وہ  
جائے تو بعد میں قضا واجب ہے اگرچہ اس کی مثل وقت داخل نہ  
ہو لیکن ایک بار قضا کے ساتھ دوسری دفعہ قضا واجب نہ ہوگی  
جو کچھ روزے کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے اس پر قیاس کا  
تقاضا یہی ہے اور یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ  
کا قول ہے۔ ————— متقدمین کی ایک جماعت سے بھی  
اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے  
پھر امام کے ساتھ اسے یاد آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ کر  
بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی  
مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث حضرت سعید بن عبد الرحمن سے روایت  
ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا لیکن مرفوعاً  
بیان نہیں کیا اور ان کے قول کہ امام کے ساتھ پڑھے میں



ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے کہ اسے نفل سمجھ کر پڑھے۔

فَلْيَصِلْ مَعَهُ فَذَلِكَ مُحْتَمَلٌ عِنْدَنَا أَنْ يَفْعَلَ  
ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَطْوَعْ.

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمَ بْنَ نَافِعٍ  
عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي  
الْعَصْرِ قَالَ يَنْصَرْتُ فَلْيَصِلْ ثُمَّ يَصِلِ الْعَصْرَ.

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
هُشَيْمَ بْنَ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمَ بْنَ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ  
كَانَ يَقُولُ يَتَوَرَّعُ الْعَصْرَ لَتِي دَخَلَ فِيهَا ثُمَّ يَصِلُ  
الظُّهْرَ بَعْدَ ذَلِكَ.

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے  
میں روایت کرتے ہیں جو ظہر کی نماز پڑھنا بھول گیا عصر  
کی نماز میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پھیر کر ظہر کی نماز پڑھے  
پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

حضرت منصور اور حضرت یونس، حضرت حسن رضی اللہ  
منہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ عمر کی نماز کو  
جسے شرعاً کیلئے پورا کرے پھر اس کے بعد نماز ظہر پڑھے۔

بَابُ دَبَاغِ الْبَيْتَةِ هَلْ يُطَهَّرُهَا  
أَمْ لَا.

باب: مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو  
یا نہ ہے یا نہ؟

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَامِرٍ وَهَبَ  
بْنُ حَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَيْمٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ جَهَنَّةِ وَ  
أَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ السَّيِّئَةِ يَا هَلَا  
وَلَا عَصَبَ.

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ كَرْدٍ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا كِتَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمْدَانَ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَصْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمِيرَةَ الدِّمَشْقِيُّ

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے  
سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا  
گیا ہم سر زمین جہنم میں تھے اور میں نوجوان لڑکا تھا کہ  
مردار کے چمڑے اور پتھروں سے نفع حاصل نہ کرو۔

عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے روایت کیا انھوں  
نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے  
پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا۔

حضرت شیبانی، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں  
انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے  
فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط لکھا۔

حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت



قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ  
ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ مَخْبِرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَشْيَاخُ جَهَنَّةَ قَالُوا إِنَّا نَاكِتَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا  
مِنَ الْمَيْتَةِ بَشْيَءٍ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ جُلُودُ  
الْمَيْتَةِ لَا تَطْهَرُ وَإِنْ دُبِغَتْ وَلَا يَجُوزُ الصَّلَاةُ  
عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ -  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا  
دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ أَوْ عَصَبُهَا فَقَدْ طَهَّرَ وَلَا  
بَأْسَ بِتَبْعِهِ وَالْإِئْتِفَاعُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ - وَ  
كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى  
الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ فَقَدْ يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ أَمَّا دُبِغَتْ مَا دَامَ مَيْتَةً غَيْرَ مَذْبُوحَةٍ  
فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ يُسَالُ عَنِ الْإِئْتِفَاعِ بِشَحْوِ الْمَيْتَةِ  
فَأَجَابَ الَّذِي سَأَلَهُ بِهَذَا هَذَا -

۳۴۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ سَفِينَتَنَا أَنْكَسَرَتْ وَأَنَا وَحَدُّ نَافَقَةٍ  
سَبِينَةَ مَيْتَةٍ فَأَمَرْنَا أَنْ نَدْهِنَ بِهَا سَفِينَتَنَا  
وَأَتَمَّاهُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ -

۳۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ

جہینہ کے شیوخ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا یا ہم پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل  
نہ کرو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف  
گئی ہے کہ مردار کا چمڑا پاک نہیں اگرچہ اسے دباغت دی جائے اور نہ  
اس پر ناز جائے ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث  
سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی لغت  
کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں کو دباغت  
دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ ان کو نیچنے، ان سے نفع حاصل کرتے  
اور ان پر ناز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے  
خلاف ان کی دلیل حضرت ابن ابی سیلٰی والی روایت (نمبر ۳۴۵) ہے جو ہم  
نے ذکر کر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کے چمڑے  
اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب  
تک وہ مردار رہے اور اس کو دباغت نہ دی گئی ہو، کیونکہ مردار کی چربی  
کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے سائل کو اسی طرح کا جواب دیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس  
دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ کچھ لوگ آئے اور انہوں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہے ہمارے  
پاس ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے  
اپنی کشتی کو تیل لگائیں وہ ایک لکڑی ہے اور پانی پر ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی کسی چیز سے نفع  
حاصل نہ کرو۔

حضرت ابو یوسف وغیرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زعمہ نے



ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَعْنَةُ قَدْ كُتِبَ اسْنَادُهُ  
مِثْلَهُ -

فَأَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ  
الَّذِي كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَنْتَفِعُوا بِالنِّسَةِ جَوَابًا لَهُ وَأَنَّ ذَلِكَ عَلَى  
النَّهْيِ عَنِ الْإِتِّفَاعِ بِشُحُومِهَا فَأَمَّا مَا كَانَ  
يُذَيِّعُ مِنْهَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَالِ النِّسَةِ وَيَعُودَ  
إِلَى غَيْرِ مَعْنَى الْأَهْبِ فَإِنَّهُ يَظْهَرُ بِذَلِكَ وَ  
قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ مُتَوَاتِرَةٌ صَرِيحَةٌ النَّبِيِّ وَمُفَسِّرَةُ الْمَعْنَى  
تُخْبِرُ عَنْ طَهَارَةِ ذَلِكَ بِالدِّبَاغِ -

۳۵۱ - قِمِّسَ رَوَى فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ  
قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ قَالَ ثَنَا  
عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاءُ مَيْمُونَةٍ لِمَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَوْ أَخَذُوا أَهَابَهَا قَدْ بَغَوْهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ -  
۳۵۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا جِبْرٌ وَهَبُ قَالَ  
أَنَا سَامِدٌ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَافِعٍ  
شَاءَ مَا تَشَاءُ لَدُنَّ عَمَلٍ جَلَدَهَا قَدْ بَغَسُوا  
فَاسْتَمْتَعُوا بِهِ -

۳۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ  
دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ عَنْ شَاءَ مَا تَشَاءُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا بَغَسُوا  
إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعُوا بِهِ -

۳۵۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ  
بْنُ الْكَلْبِ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا الْكَلْبُ بَنُ

بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کی خبر دی جس کے  
جواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار سے نفع  
حاصل نہ کرو اور یہ چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت پر محمول  
ہے لیکن جسے دباغت دی جائے حتیٰ کہ وہ مردار والی حالت سے نکل  
کر آب کی بجائے کوئی اور معنی اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جائے گا رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح اور مفہوم کی وضاحت پر مبنی روایات  
آئی ہیں جو دباغت کے ساتھ طہارت کی خبر دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا  
کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس  
کا چمڑا اٹار کر اسے دباغت دیتے پھر اس سے نفع اٹھاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری والوں سے فرمایا  
تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اٹار کر اس کو دباغت دے  
کر اس سے نفع اٹھاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے  
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک مردار بکری کے پاس  
میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے  
چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی کہ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری  
مروئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماکوں سے



سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا کہ اسے  
دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت  
میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے چمڑے سے نفع نہیں اٹھاتے؟  
انہوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا چمڑوں کی  
دباغت ان کو پاک کر دینی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی  
جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چمڑے کو دباغت دی جائے  
تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن وعلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم سرزمینِ مغرب  
میں جہاد کرتے ہیں اور ہمارے مشکیزے مردار کے  
چمڑوں سے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس چمڑے کو دباغت  
دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو الحخیر ابن وعلہ سے خبر دیتے ہیں انہوں  
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم اس  
مغرب میں جہاد کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس مشکیزے ہیں  
جن میں پانی ہوتا ہے اور وہ بت پرست ہیں۔ حضرت ابن عباس

سَعْدٌ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي  
رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَا تَشَاءُ  
نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِلَهَا إِلَّا  
نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَمَا بَعَثْتُمُوهُ فَاسْتَنْتَعْتُمُوهُ بِهِ -  
۳۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَضَ ابْنُ  
عَبَادَةَ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا تَشَاءُ لِمَيِّمُونَ نَا  
نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا أَنْتُمْ تَفْعَلُونَ  
يَا هَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّ دَبَاغَ الْخُرْدِيِّ  
طَهْرٌ -

۳۵۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا هَابِ  
دُبَّغٌ فَقَدْ طَهَرَ -

۳۵۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا عَثْمَانُ ابْنُ  
عَمْرٍو قَالَ أَنَا مَا يَكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ وَعْلَةَ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا دُبَّغَ الْخُرْدِيُّ فَقَدْ طَهَرَ -

۳۵۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَبْرِ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو عَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ  
أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ  
لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْمَغْرِبِ وَرَأْسًا  
أَسْقَيْنَا جُلُودَ الْمَيْتَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا مَسْكُ  
دِبَّغٌ فَقَدْ طَهَرَ -

۳۵۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَبْرِ قَالَ تَنَا اسْلَخُ  
بْنُ بَكْرِ بْنِ مَضَرَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ مِنْ رِبِيعَةَ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْحَخِيرِ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هَذَا الْمَغْرِبَ وَلَهُمْ



قَدْ بَيَّكُونُ فِيهَا الْمَاءُ وَهُوَ أَهْلٌ وَشَيْءٌ فَقَالَ  
عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ وَغْلَةَ عَنْ  
رَأَيْتَ أَمْ تَنْتَ سَمِعْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ السُّوْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ  
بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا  
السُّعَيْلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ قَالَ جَعَلْنَا عَنْ السُّعَيْلِيِّ  
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
مَا تَتَنَاشَاةُ فَدَبَعْنَا مِنْهَا فَمَارَ لَنَا تَنَبُّدُفِيهِ  
حَتَّى صَارَ تَنَاشَاةً.

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا  
ثَنَا أَبُو عَاسِمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَءِيلُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ  
أَبِي هَيْمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَاغُ الْمَيْتَةِ طَهُورُهَا  
هَذَا الْفِطْرُ مُحْتَدٍ وَأَمَّا فَهْدٌ فَقَالَ دَبَاغُ الْمَيْتَةِ  
ذَكَائُهَا.

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هِنٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ الْأَعْمَشِ  
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَاغُ الْمَيْتَةِ  
طَهُورُهَا.

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ  
بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ ثَنَا أَصْحَابُنَا  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ  
حَبْرَةَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا، دباغت پاک کر دیتی ہے۔ ابن دعلج  
نے پوچھا، اپنے رائے سے فرما رہے ہیں یا رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انہوں نے فرمایا نہیں، بلکہ  
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

حضرت ابن عباس، ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہماری ایک  
بجری مگنی، ہم نے اس کے چڑے کو دباغت دی پھر  
ہم ہمیشہ اس میں ہمید بنا تے رہے حتیٰ کہ وہ مشکیزہ پر آنا  
ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چڑے) کو  
دباغت دینا اس کی طہارت ہے، محمد بن علی (راوی)  
کے الفاظ یہ ہیں اور حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں مردار  
کی دباغت (گویا) اس کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی پاک کرنا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چڑے) کی دباغت اس  
کی طہارت (کا باعث) ہے۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔  
حضرت اسود فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا سے مردار کے چڑھوں کے باسے میں پوچھا تو



عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا جُلُودُ  
الْمَيْتَةِ فَقَالَتْ لَعَلَّ دِبَاغَهَا يَكُونُ طَهُورًا هَا۔

۳۶۵۔ حَلَّ ثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زُرْقٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ مَالِكٍ بْنُ حَذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ  
بَنَتْ سَبْعَ أَنْ مَيِّتُونَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَدَّثَهَا أَنَّ مَرْءًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاةَ لَهُمْ  
مِثْلَ الْحَمَارِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا قَالُوا لَأَنَّهُمَا مَيْتَةٌ قَالَ يَطْهَرُهَا  
الْمَاءُ وَالْقَرْظُ۔

۳۶۶۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ نُسَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ  
زُرْقٍ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

۳۶۷۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو  
الْحَوْصِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
كُتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كُتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ  
بْنِ الْمُحَنِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ بِقُرْبَةٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَقَالَتْ  
لَأَنَّهُمَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَدْبَغْتُمَا فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَرُهَا۔

فَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ الْأَنْبَاءُ مُتَوَاتِرَةً فِي  
طَهُورِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ بِالْذِّبَاغِ وَهِيَ طَاهِرَةٌ الْمُتَوَاتِرُ  
فَهِيَ أَقْوَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْنِيٍّ الَّذِي  
لَوْ بَدَلْنَا عَلَى خِلَافِ مَا جَاءَتْ بِهِ هَذِهِ الْأَنْبَاءُ  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ دِبَاغِ  
جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَطَهَارَتِهَا وَبِذَلِكَ الذِّبَاغِ  
إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْمَيْتَةِ فَإِنَّ الْحُجَّةَ

انہوں نے فرمایا شاید اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی  
ہے۔

حضرت عالیہ بنت سبعہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی  
اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس سے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے  
ہوئے گزرے تو آپ نے ان سے فرمایا اچھا ہوتا اگر تم  
اس سے چمڑا اتار لیتے انہوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے  
فرمایا پانی اور درختِ سلم کے پتے اس کو پاک کر دیتے ہیں۔  
(دباغت سے پاک ہوتا ہے)۔

حضرت عمر بن حارث اور لیث نے حضرت کثیر بن  
فرقد سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
روایت کیا۔

حضرت سلمہ بن محبت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس سے مشکیزہ  
منگوا یا جس میں پانی تھا اس نے کہا یہ مردار کے چمڑے  
سے ہے آپ نے پوچھا تم نے اس کو دباغت دی ہے؟  
اس نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اس کی دباغت ہی اس  
کا ذبح ہے۔

یہ متواتر روایات، دباغت سے چمڑے کی طہارت کے  
بارے میں آئی ہیں اور ان کا مضمون واضح ہے۔ پس یہ حضرت عبداللہ  
بن عکیم کی اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں ان روایات کے  
مضمون کے خلاف پر ہمارے لیے کوئی راہنما نہیں۔  
اگر کوئی شخص کہے کہ مردار کے چمڑے کی دباغت کا جواز  
اس کے ساتھ حصول طہارت مردار کی حرمت سے پہلے کی بات  
ہے تو اس سلسلے میں اس کے خلاف دلیل اور اس بات پر استدلال



عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ مَا لَدَيْكَ عَلَى أَنْ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ تَحْرِيمِ  
الْمَيْتَةِ وَإِنْ هَذَا كَانَ غَيْرَ مَا خَلَفَ فِيهَا حَرْمَ رَدِّهَا.  
۳۶۸- مِنْهَا أَنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا  
الْمُقَدَّرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ سَمَاكَ بْنُ مَسْعُودٍ  
حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ  
ابْنُ عَبْدِ يَاقَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاكَ عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا تَشَاءُ لِسُودَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا زَمْعَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَشَاءُ فَلَوْلَا  
تُعْنِي الشَّاءُ قَالَ فَلَوْلَا أَخَذْتُ مَسْكَهَا فَقَالَتْ  
تَأْخُذُ مَسْكَ شَاءَ قَدْ مَا تَشَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَا أَجِدُ فِيهَا أُوحًى  
إِلَى مَحْرَمًا عَلَى طَاعِيٍّ كَطَعْمِهِ الْأَيْدِ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ  
بِأَنْ تَذُبَّغُوهُ فَتَنْتَفِعُوا بِهِ قَالَتْ فَأَرْسَلْتُ  
إِلَيْهَا فَسَلَخْتُ مَسْكَهَا فَدَبَّغْتُهَا فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ  
قُرْبَةً حَتَّى تَخْرُجَتْ.

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَبَّاسًا لَتَهُ عَنْ ذَلِكَ كَرَأَى عَلَيْهَا الْأَيْدِ  
الَّتِي نَزَلَ فِيهَا تَحْرِيمُ الْمَيْتَةِ فَأَعْلَمَهَا بِذَلِكَ  
أَنَّ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الْأَيْدِ مِنَ الشَّاءِ حِينَ  
مَاتَتْ لَمَّا هُوَ الَّذِي يُطْعَمُ مِنْهَا إِذَا ذُكِّيتُ لَا  
غَيْرَ وَأَنَّ الْأَرْثَقَاءَ يَجْلُو دَهَاءَ إِذَا دُبِغَتْ غَيْرَ مَا  
فِي ذَلِكَ الْكَلَامِ حَرِّمَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا مِنْ ذَلِكَ  
۳۶۹- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يُوْسُفُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاءَ مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا  
مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ رَضِيَ عَنْهَا الصَّدَاقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَفَقَهُو بِجِلْدِهَا قَالُوا

کہ یہ بات مردار کو حرام قرار دینے کے بعد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے  
حرام کردہ میں داخل نہیں (یہ روایات ہیں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت  
زمرہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ افلاں  
یعنی بکری مرگئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا،  
انھوں نے عرض کیا کیا ہم اس بکری کا چمڑا اتاریں جو مردار ہو گئی نبی کریم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَا أَجِدُ فِيهَا أُوحًى إِلَى مَحْرَمًا عَلَيَّ  
طَاعِيٍّ يَطْعَمُهُ (آخر تک) فرمادیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری  
طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا  
رگوں کا بہتا خون یا خنزیر کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی  
کا حامل جس کے ذبح میں فیض خدا کا نام پکارا گیا۔ ۶- ۱۲۵- تو اس  
میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کو ذبح کر اس سے نفع اٹھاؤ فرماتا  
ہیں میں نے وہ بکری منگوائی اور اس کی کھال اتار  
کر اس کو دباغت دی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ دیرانا  
ہو کہ بچھٹ گیا۔

تو اس حدیث میں (اس بات پر دلالت) ہے کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انھوں (حضرت سودہ) نے اس بارے میں  
پوچھا تو آپ نے ان کو وہ آیت سنائی جو مردار کی حرمت کے بارے  
میں ہے تو اس کے ذریعے آپ نے ان کو بتایا کہ اس آیت کے  
ذریعے مردار بکری کا کھانا حرام قرار دیا گیا اگرچہ اسے ذبح (بھی)  
کر دیا جائے اس کے علاوہ نہیں اور دباغت کے بعد اس کے چمڑے  
سے نفع حاصل کرنا اس حرمت میں داخل نہیں۔ حضرت عبید اللہ بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید اللہ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو پایا جو حضرت میمونہ کی مولا  
کو صدقے میں دی گئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم اس کی کھال سے نفع کیوں حاصل نہیں کرتے انھوں  
نے عرض کیا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام



إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا -

فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الذِّئْبَ حُرِّمٌ مِنَ الشَّاةِ بِمَوْتِهَا هُوَ الَّذِي يَدْرَأُ مِنْهَا لِلْأَكْلِ لَا غَيْرُ ذَلِكَ مِنْ جُلُودِهَا وَعَصَبِهَا فَهَذَا وَجْهٌ لِهَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمِعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْعَصِيئَةَ لَا بَأْسَ بِشُرْبِهِ وَالْإِنْتِفَاعُ بِهِ مَا لَوْ يَحْدُثُ فِيهِ صِفَاتُ الْخَبَرِ فَإِذَا حَدَّثَتْ فِيهِ صِفَاتُ الْخَبَرِ حُرِّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ لَا يَذَالُ حَرَامًا كَمَا كَانَ حَتَّى تَحْدُثُ فِيهِ صِفَاتُ الْخَلِّ فَإِذَا حَدَّثَتْ فِيهِ حَلٌّ فَكَانَ يَحِلُّ بِحُدُوثِ الصِّفَةِ وَيَحْرُمُ بِحُدُوثِ صِفَةٍ غَيْرِهَا وَإِنْ كَانَ بَدَنًا وَاحِدًا فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَاكَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ يَحْرُمُ بِحُدُوثِ صِفَةِ الْمَوْتِ فِيهِ وَيَحِلُّ بِحُدُوثِ صِفَةِ الْأَمْنَةِ فِيهِ مِنَ الثِّيَابِ وَغَيْرِهَا فِيهِ وَإِذَا دُبِعَ فَصَارَ كَالْجُلُودِ فَالْأَمْنَةُ فَقَدْ حَدَّثَتْ فِيهِ صِفَةُ الْحَلَالِ فَالْنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَحِلَّ أَيْضًا بِحُدُوثِ تِلْكَ الصِّفَةِ فِيهِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْلَمُوا لَنَا يَا مَرْهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْرُجُ نِعَالِهِمْ وَخِفَافِهِمْ وَأَنْطَاعِهِمْ الَّتِي كَانُوا لَا تَخَذُوهَا فِي حَالِ جَاهِلِيَّتِهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ مَيْتَةٍ أَوْ مِنْ ذَبِيحَةٍ قَدْ بَيَّحَتْهُمْ حَيَّنِينَ إِنَّمَا كَانَتْ ذَبِيحَةُ أَهْلِ الْأَوْثَانِ فَهِيَ فِي حَرَمَتِهَا عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ كَحَرَمَةِ الْمَيْتَةِ فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْرُجْ ذَلِكَ وَتُرْكِ الْإِنْتِفَاعَ بِهِ تَبَيَّنَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمَيْتَةِ وَمَجَاسَتِهَا بِالذَّبْحِ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مکبری کے مردار ہونے سے اس کی وہی چیز حرام ہوتی ہے جسے کھانے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ کمال اور پٹھے وغیرہ نہیں روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔ اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ (انگور وغیرہ کے) رس میں جب تک شراب کی صفات نہ پائی جائیں اسے پینا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ جب اس میں شراب کی صفات پیدا ہو جائیں تو وہ اس وجہ سے حرام ہو جاتا ہے پھر وہ مسلسل حرام رہتا ہے حتیٰ کہ اس میں بسر کے کی صفات پیدا ہو جائیں پھر سر کے کی صفات پیدا ہونے سے حلال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا وجود ایک ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مردار کا چمڑا بھی اسی طرح ہو، موت کی صفت پیدا ہونے سے حرام ہو جائے اور سامان یعنی کپڑے وغیرہ کی صفت پیدا ہونے سے حلال ہو جائے، لہذا جب اسے دباغت دی جائے تو وہ چمڑا اور سامان کی طرح ہو جاتا ہے پس اس میں صفت حلت پیدا ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے ان صفات کے پیدا ہونے سے یہ بھی حلال ہو گا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں صحابہ کرام نے جب اسلام قبول کیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ جوڑے، موزے اور چمڑے کے بچھونے پھینکنے کا حکم نہیں دیا جو انھوں نے دورِ جاہلیت میں بنائے تھے وہ یا تو مردار سے تھے یا ذبح کیے ہوئے جانور سے، اور اس وقت ان کا ذبیحہ بت پرستوں کا ذبیحہ تھا اور وہ مسلمان پر حرام ہونے کے اعتبار سے مردار کی حرمت جیسا تھا۔ تو جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ چیزیں پھینکنے اور ان سے نفع حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا تو ثابت ہوا کہ وہ دباغت کے باعث مردار اور اس کی نجاست کے حکم سے خارج ہو کر دیگر اشیاء اور ان کی طہارت کے حکم میں آ گئے اس طرح وہ (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب مشرکین کے شہروں کو فتح کرتے تو



إِلَى حُكْمِ سَائِرِ الْأَمْتِعَةِ وَطَهَارَتِهَا وَكَذَلِكَ  
كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
انْتَحَوْا بَلَدًا أَوْ الشُّرُكَيْنِ لَا يَأْمُرُهُمَا بِأَنْ  
يَتَحَامَوْا خِفًا فَهُمْ قَدْ نَعَا لَهُمْ وَأَكْطَاعُهُمْ وَ  
سَائِرِ جُلُودِهِمْ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا  
بَلْ كَانَ لَا يَنْتَعِمُ بِهِمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ قَدْ بَلَغَ دَلِيلُ  
أَيْضًا عَلَى طَهَارَةِ الْجُلُودِ بِالذَّبَاغِ - وَلَقَدْ رَوَى  
فِي هَذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

۳۷۰۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا قَهْدٌ كَالثَّنَا أَبُو عَتَّانٍ  
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاسِدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي مُوسَى  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كُنَّا نَصِيبُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَغَارِنَا مِنَ الشُّرُكَيْنِ الْأُسْقِيَةِ فَتَقَسَّمْنَاهَا  
وَكُلَّهَا مَيْتَةً فَتَنْتَفِعُ بِذَلِكَ -

فَقُلْ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَهَذَا أَجَابُ  
يَقُولُ هَذَا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ وَفَلَمْ  
يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَهُ بِمُضَادٍّ لِهَذَا أَفْتَبْتُ أَنَّ  
مَعْنَى حَدِيثِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ غَيْرِ مَعْنَى حَدِيثِهِ  
الْآخِرِ فَإِنَّ الشَّيْءَ الْمُحَرَّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ فِي ذَلِكَ  
الْحَدِيثِ هُوَ غَيْرُ الْمَبَاحِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
فَكَذَلِكَ أَيْضًا مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُكَيْوٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا نَهَى عَنْ  
الْإِنْتِفَاعِ بِهِ مِنَ الْمَيْتَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَا أَبَاحَ فِي  
هَذِهِ الْأَثَارِ مِنْ أَهْلِهَا الْمَذْبُوحَةِ حَتَّى تَتَفَقَّ  
هَذِهِ الْأَثَارُ وَلَا يُضَادُّ بَعْضُهَا بَعْضًا وَهَذَا  
الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ طَهَارَةِ  
جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالذَّبَاغِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَآرِبِ

آپ ان کو ان (مشرکین) کے مزدوروں، جوتوں اور چمڑے کے پھوڑوں  
اور تمام چمڑوں سے بچنے کا حکم نہ دیتے کہ وہ ان میں سے کچھ نہ لیں  
بلکہ آپ ان کو ان میں سے کسی چیز سے منع نہ فرماتے پس یہ دباغت  
کے ذریعے چمڑوں کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ اس سلسلے میں حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عطارد بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم دور  
رسالت میں مشرکین سے مال غنیمت میں ٹھیکے بھی حاصل  
کرتے ہم انھیں باہم تقسیم کرتے اور وہ تمام مردار (جانوروں  
سے) تھے ہم ان سے نفع حاصل کرتے۔

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے اور یہ حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انھوں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ  
کر دو تو یہ اس کے خلاف نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کی رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل  
نہ کرنا مطلب کچھ اور ہے اور اس حدیث میں مردار کی جس چیز  
کو حرام قرار دیا ہے وہ اس حدیث میں بھی مباح نہیں۔ اسی طرح جو  
کچھ بواسطہ حضرت عکیم بن عبد اللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
ہے جس میں مردار سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اس  
کے علاوہ ہے جو ان روایات میں دباغت دیے ہوئے چمڑے کی علت  
کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایات باہم متفق ہوں اور ایک دوسرے  
کے متضاد نہ ہوں اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا کہ مردار  
کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ،  
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔



يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

## بَابُ (۹۸) الْفَيْدِ هَلْ هُوَ مِنَ الْعَوَّةِ أَمْ لَا -

۳۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُودٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ  
بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأْذَنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيَأْتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ  
بِهِمَا هَذِهِ الصِّفَّةُ ثُمَّ جَاءَ أَنَسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيَأْتِهِ ثُمَّ  
جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأْذَنَ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَجَعَلَهُ  
فَتَحَدَّثُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝  
جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ  
وَأَنْتَ عَلَى هَيَأْتِكَ فَلَمَّا جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
ثَوْبَكَ فَقَالَ أَوْلَدَا أَسْتَعْنِي مِنْ يَسْتَعْنِي مِنْهُ  
الْمَلَائِكَةُ كَأَنَّكَ سَمِعْتَ أَبِي وَغَيْرَهُ يُحَدِّثُونَ  
نَحْوًا مِنْ هَذَا -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْفَيْدَ  
كَسَتْ مِنَ الْعَوَّةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا  
الْفَيْدُ عَوَّةٌ وَقَالُوا قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ  
جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَى غَيْرِ مَا رَوَاهُ الَّذِينَ  
احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ -

۳۷۲- فَمِنْ ذَلِكَ مَا رَوَى فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا

## بَابُ ۹۸: رَأَى سِتْرَ سَبِّ يَانِهِي

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں - ایک  
دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا دونوں رانوں کے درمیان رکھا  
ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اجازت  
مانگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اجازت دے  
دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت  
میں تھے پھر کچھ دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت  
پر رہے - اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے  
انہوں نے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لیا اور  
اس کے اوپر ڈال دیا - باہم گفتگو ہوئی پھر وہ حضرت چلے گئے  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق،  
علی المرتضیٰ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے لیکن آپ اپنی  
اسی حالت میں رہے - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے  
تو آپ نے کپڑا لے لیا - آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے  
حیانہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں - حضرت ام المؤمنین  
فرماتی ہیں میں نے اپنے والد اور دوسرے حضرات کو بھی اسی  
طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے -

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی  
طرح گئی ہے وہ فرماتے ہیں ران ستر سے نہیں انہوں نے اس حدیث  
سے استدلال کیا ہے - لیکن دوسرے حضرات نے ان کی  
مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ران ستر ہے - وہ فرماتے ہیں یہ حدیث  
اہل بیت کی ایک جماعت نے اس کے خلاف روایت کی ہے -  
جمعی سے تم استدلال کرتے ہو -

اسی سے ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں



ابن اہیم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمرو بن  
قاریس قال أنا مالک بن انس عن الزهري عن يحيى  
ابن سعيد عن أبيه عن عائشة ر أن أبا بكر استأذن  
على النبي صلى الله عليه وسلم ورأى رسول الله صلى الله  
عليه وسلم لا يسر من ط أقم المؤمنين فاذن له  
فقضى لنيه حاجته ثم خرج ثم استأذن عليه  
عمره وهو على تلك الحال فقضى لنيه حاجته ثم  
خرج فاستأذن عليه عثمان ر فاستوى جالساً  
وقال لعائشة اجعني عليك نيا بك فلما خرج  
قالت له عائشة ر مالك كثر فخرج راجعاً فخرج  
عمره كما فرغت لعثمان ر فقال إن عثمان ر  
رجل كثير الحياء وكو أدت له على تلك الحال  
خشيته أن لا يبلغ في حاجته -

۳۷۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان  
ابن عمرو

ذئب عن الزهري عن يحيى بن سعيد عن أبيه  
عن عائشة ر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه  
۳۷۴۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن يحيى قال  
ثنا سلامه بن روح قال ثنا عقيل حدثنی ابن  
شهاب قال أخبرني يحيى بن سعيد بن العاص أن  
سعيد بن العاص أخبره أن أبا بكر ر استأذن  
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله -  
۳۷۵۔ حدثنا روح بن القراع قال ثنا يحيى بن  
عبد الله بن بكير قال حدثنی الثبت بن سعد قال  
حدثنی عقيل عن ابن شهاب عن يحيى بن سعيد بن  
العاص أن سعيد بن العاص أخبره أن عائشة ر  
زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعثمان حد ثا  
أن أبا بكر ر استأذن على رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ثم ذكر مثله -

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اجازت طلب کی، آپ ام المؤمنین کی چادر پیٹے ہوئے تھے اجازت  
دے دی ان کی حاجت پوری کی اور پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ اسی حالت میں  
ان کی حاجت کو پورا فرمایا پھر وہ بھی تشریف لے گئے، پھر حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو سیدھے ہو کر تشریف  
فرما ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے اوپر  
کپڑے درست کر لو جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت ابو بکر صدیق  
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آمد پر اس قدر اہتمام نہ فرمایا  
جس قدر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری پر تیاری  
فرمائی آپ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت حیاء والے ہیں میں  
اگر اسی حالت میں ان کو اجازت دیتا تو وہ اپنی ضرورت تک پہنچ سکتے۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ام المؤمنین  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اسی طرح مروی ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص فرماتے ہیں حضرت  
سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اجازت مانگی — پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عاص بتاتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ  
صدیقہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا  
کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی — پھر  
اس کی مثل ذکر کیا۔



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَصْلُ هَذِهِ الْحَدِيثِ كَيْسَ  
فِيهِ ذِكْرُ كُشْفِ الْفَخْدَيْنِ أَصْلًا - وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَتَوَاتِرَةٌ صَحِيحَةٌ  
فِيهَا أَنَّ الْفَخْدَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ -

۳۷۶۔ قِيَمًا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ جَدْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ  
ضُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْفَخْدَيْنِ عَوْرَةٌ -

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ  
مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَأَى فَخْدَ رَجُلٍ فَقَالَ فِخْدُ الرَّجُلِ مِنَ عَوْرَتِهِ -

۳۷۸۔ وَحَدَّثَنَا بَحْرُبُنْ كُصْبِرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مُعْتَمِرِ بْنِ آدَمَ الْمَسْجِدِ  
كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَخْدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحِيزٌ فِخْدُكَ يَا مُعْتَمِرُ إِنَّ الْفَخْدَيْنِ  
عَوْرَةٌ -

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُصَيْبٍ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى  
مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَمَّادِيُّ قَالَ سَلَمَةُ  
بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ  
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي فِي السُّوقِ فَمَرَّ بِمُعْتَمِرِ بْنِ آدَمَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث  
کا اصل یہ ہے اور اس میں رانوں کے کھلنے کا قطعاً ذکر نہیں اور رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح روایات مروی ہیں کہ ران ستر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران ستر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے  
تو ایک شخص کی ران کو (ننگا) دکھایا فرمایا آدمی کی ران ستر  
سے ہے۔

حضرت محمد بن حبش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ کے پاس سے گزرے ان کی ران کا کچھ حصہ کھلا تھا آپ  
نے ان سے فرمایا اے عمر! اپنی ران کو ڈھانپو رانیں  
ستر ہیں۔

حضرت ابن ابی حازم، ابن کثیر سے وہ محمد بن  
حبش سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن عبد الشریف حبش رضی اللہ عنہما فرماتے  
ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بازار میں  
جا رہا تھا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے  
وہ اپنے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی ران  
برہنہ تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے



کہ یہ ستر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن جرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ران اس کے ستر سے ہے یا (فرمایا) ستر سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن جرہ اسلمی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زرعم بن عبدالرحمن بن جرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور میری ران کھلی تھی حضرت جرہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے اوپر چادر تھی اور میری ران نشگی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو ڈھانچو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ران ستر ہے اور کوئی صحیح روایت ان کے خلاف نہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ ران ستر ہے اس کے نگاہ ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح باقی قابل ستر اعضاء کے نگاہ ہونے سے ٹوٹتی ہے۔ معالیٰ روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں غیر محرم شخص (بوقت ضرورت) عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اس سے اوپر سر کو یا اس سے نیچے پیٹ، ہچھڑ، رانوں اور پنڈلیوں کو دیکھنا جائز نہیں

عَلَى بَابِهِ مَكشوفةٌ فَخَذَهُ فَقَالَ خَيْرُ فَخَذَكَ  
أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ -  
۳۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ جَرَهَدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَذَ الرَّجُلُ مِنْ عَوْرَتِهِ أَوْ قَالَ مِنَ الْعَوْرَةِ -  
۳۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرَهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
۳۸۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرَهَدٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصَّفَةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
۳۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا سَدُّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَمِّهِ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرَهَدٍ عَنْ جَدِّهِ جَرَهَدٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بَدَنِهِ قَدْ كُشِفَتْ عَنْ نَحْيِي فَقَالَ غَطِّ فَخَذَكَ الْفَخْذُ عَوْرَةً -  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذِهِ الْأَثَارُ السُّرُودِيَّةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ أَنَّ الْفَخْذَ عَوْرَةٌ وَلَوْ يَصْنَعُهَا أَثَرُ صَحِيحٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ الْفَخْذَ عَوْرَةٌ تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِكُشْفِهَا كَمَا تَبْطُلُ بِكُشْفِ مَا سِوَاهَا مِنَ الْعَوْرَاتِ هَذَا وَجْهٌ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقٍ تَصَحِّحُ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا إِذَا بَيَّنَّا الرَّجُلَ يَنْظُرُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا مُحَرَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَى وَجْهِهَا وَكُفَّهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا تَوَقَّى ذَلِكَ مِنْ



مِنْ رَأْسِهَا وَلَا إِلَى أَسْفَلِ مِنْهُ مِنْ بَطْنِهَا وَظَهْرِهَا  
وَفَخْذَيْهَا وَسَاقِهَا وَرَأْسِهَا فِي ذَاتِ الْمُحْرَمِ  
مِنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى صَدْرِهَا وَشَعْرِهَا  
وَوُجْهِهَا وَرَأْسِهَا وَسَاقِهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ  
ذِيكَ مِنْ بَيْنِهَا وَكَذَلِكَ رَأْيُنَا هُ يَنْظُرُ مِنَ الْأَمَةِ  
الَّتِي لَا مَلَكَ لَهُ عَلَيْهَا وَلَا مُحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا  
فَكَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ مِنْ ذَاتِ الْمُحْرَمِ مِنْهُ وَ  
مِنَ الْأَمَةِ الَّتِي كَيْسَتْ بِمُحْرَمٍ لَهُ وَلَا مَلَكَ  
لَهُ عَلَيْهَا إِلَى اخْتِذِهَا كَمَا كَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ إِلَى  
فَرْجِهَا فَصَارَ حُكْمُ الْفَخْذِ مِنَ النِّسَاءِ كَحُكْمِ  
الْفَرْجِ لَا كَحُكْمِ السَّاقِ فَالْتَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ  
مِنَ الرِّجَالِ أَيْضًا كَذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ  
اِخْتِذِ الرَّجُلِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ كَحُكْمِ فَرْجِهِ فِي النَّظَرِ  
إِلَيْهِ لَا كَحُكْمِ سَاقِهِ فَلَمَّا كَانَ النَّظَرُ إِلَى فَرْجِهِ  
مُحَرَّمًا كَانَ كَذَلِكَ النَّظَرُ إِلَى اخْتِذِهِ مُحَرَّمًا وَ  
كَذَلِكَ كُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ  
مِنْهُ إِلَى ذَاتِ الْمُحْرَمِ مِنْهُ فَحَرَامٌ عَلَى الرِّجَالِ  
أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا  
أَنْ يَنْظُرَ ذَا الْمُحْرَمِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّ الْمُحْرَمِ  
مِنْهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَهُ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ  
فَهَذَا هُوَ أَصْلُ النَّظَرِ فِي هَذَا الْبَابِ قَدْ  
وَأَقَى ذَلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِذَلِكَ فَاخْذُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَآبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ  
اللَّهُ تَعَالَى

لیکن محرم کے لیے اس کے سینے، بالوں، چہرے سر اور پنڈلیوں کو  
(حسب ضرورت) دیکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ اس کے درمیان  
بدن کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی  
لوٹھی جو اس کی محرم بھی نہیں کے جسم سے ان اعضاء کو دیکھ سکتا  
ہے تو گویا کہ محرم اور غیر محرم اور لونڈی غیر ملک کی ران کو دیکھنا ممنوع  
ہے جیسے اس کی شرمگاہ کو دیکھنا منع ہے تو گویا عورتوں کی ران کا حکم  
شرمگاہ کے حکم جیسا ہے پنڈلیوں کی طرح نہیں۔ پس قیاس کا تقاضا  
ہے کہ مردوں کی ران کا حکم بھی اسی طرح ہو اور اس کی ران اور  
شرمگاہ کا حکم ایک جیسا ہو تو جب شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے  
تو ران کی طرف دیکھنا بھی حرام ہوگا۔ تو محرم کے لیے عورت کے  
جس عضو کو دیکھنا حرام ہے مردوں کے لیے ایک دوسرے کے  
ان اعضاء کو دیکھنا حرام ہوگا اور محرم کے لیے عورت کے جس عضو  
کو دیکھنا جائز ہے مرد ایک دوسرے کا عضو دیکھ سکتے ہیں۔

اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کے موافق ہے جن کو ہم  
نے ذکر کیا۔ ہمارا یہی موقف ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۹: نفل نماز میں لمبا قیام افضل ہے یا  
رکوع و سجود کی کثرت

باب ۹۹: الْأَفْضَلُ فِي الصَّلَوَاتِ  
الَّتَطَوُّعِ هَلْ هُوَ طَوَّلُ الْقِيَامِ أَوْ كَثْرَةُ



## الزَّكُوعُ وَالسُّجُودُ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْجُمَلِيُّ قَالَ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حَاجًّا فَمَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَوَجَدْنَا أَبَا ذَرٍّ تَائِبًا يَصِلُ قَرَأَتَهُ لَا يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الزَّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَا أَكُوتُ أَنْ أُحْسِنَ إِلَى سَمْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ كَثُرَ الزَّكُوعُ وَالسُّجُودُ أَفْضَلَ فِي الصَّلَاةِ اتَّطَوُّعٍ مِنْ طَوَّلِ الْقِيَامِ وَالْقِدَارَةِ وَاحْتِجَابِ فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا طَوَّلَ الْقِيَامِ فِي ذَلِكَ أَفْضَلُ وَكَانَ مِنَ الْحَاجَةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ نِسْمًا تَقْدَمُ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيْ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوَّلَ الْقَنُودِ وَفِي بَعْضِ مَا رَوَيْنَاهُ فِي ذَلِكَ طَوَّلَ الْقِيَامِ فَفَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ إِطَالَةَ الْقِيَامِ عَلَى كَثَرَةِ الزَّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَيْسَ فِي مَحَدِّثِي دَرْجَةِ الْإِسْنَاءِ كَرَرْنَا خِلَافَ لِهَذَا إِعْنَدَنَا لَا شَيْءَ كَذَبَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَإِنْ رَأَى مَعَ ذَلِكَ طَوَّلَ الْقِيَامِ كَانَ أَفْضَلَ وَكَانَ مَا يُعْطِيهِ اللَّهُ عَلَى

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے روانہ ہوئے۔ مقام ربذہ سے گزرے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ناز پڑتے ہوئے پایا میں نے دیکھا کہ آپ طویل قیام نہیں کرتے تھے اور رکوع و سجود کثرت سے کرتے تھے میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی تو فرمایا میں نے سیکھ کر نے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رکوع اور ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرنا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ نقلی نازوں میں رکوع و سجود کی کثرت قیام و قنات کی طوالت سے افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ لباقیام افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ نبی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام لباقیام اور بعض روایات میں "طول قنوت" کی بجائے "طول قیام" کے الفاظ ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ارشاد گرامی) کے ذریعے طول قیام کو رکوع و سجود کی کثرت پر فضیلت دی اور ہمارے نزدیک حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ہم نے روایت کی ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع اور سجدہ کیا۔ (آخر تک) اس بات پر محمول ہو کہ اس سے پہلے طویل قیام کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع و سجود کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرنا اور اس کا گناہ مٹا دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ طوالت قیام کا اضافہ بھی



کرے تو افضل ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ جو اسے ثواب عطا فرمائے گا وہ زیادہ ہوگا اس حدیث کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ دوسری مذکورہ احادیث سے متغایر نہ ہو، رکوع و سجود پر طوالت و قیام کی فضیلت کے قائلین میں حضرت محمد بن حسن جرجانی بھی ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ذَلِكَ مِنَ الثَّوَابِ أَكْثَرُ. فَهَذَا أَوَّلُ مَا حِيلَ عَلَيْهِ  
مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَوْلَا بَصَاءُ الْأَحَادِيثِ الْأُخْرَى  
الَّتِي ذُكِرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهَذَا الْقَوْلِ الْأَخَرُ فِي طَالَةِ  
الْقِيَامِ وَأَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يَوْسَفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى

حضرت جبر بن نفیر فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا  
اس نے لمبی نماز پڑھی جب اس نے سلام پھیرا تو انہوں  
نے فرمایا اس شخص کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض  
کیا میں (جانتا ہوں) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا اگر میں اسے جانتا تو اسے رکوع و سجود با کرنے  
کا حکم دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ جب بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ  
ہر اس کے سر اور کاندھوں پر رکھے جاتے ہیں جب وہ  
رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَرْطَاطَةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ رَأَى فَقِيًّا وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ أَطَالَ صَلَاتَهُ  
فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْهَا قَالَ مَنْ يَعْرِفُ هَذَا قَالَ رَجُلٌ  
أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ أَعْرِفُهُ لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُطِيلَ  
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَامَ الْعَبْدُ يُصَلِّي ابْنُ يَزِيدَ  
فَجَعَلَتْ عَلَى رَأْسِهِ دَعَائِقُهُ فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ  
تَسَاكُطَتْ عَنْهُ

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں قیام پر رکوع اور  
سجود کی فضیلت (کا ذکر) ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ  
اس میں اس بات کا ذکر نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ اس میں اس چیز کا  
ذکر ہے جو نماز کو رکوع و سجود کے صلے میں دی جاتی ہے کہ اس سے  
گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ طویل قیام کی وجہ سے  
اسے اس سے افضل (ثواب) عطا کیا جائے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ نَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ تَفْضِيلُ  
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ عَلَى الْقِيَامِ. فَقِيلَ لَهُ مَا فِيهِ  
مَا ذُكِرَتْ وَإِنَّمَا فِيهِ مَا يُعْطَى الْمُصَلِّي عَلَى الرُّكُوعِ  
وَالسُّجُودِ مِنْ حَقِّ الذُّنُوبِ عَنْهُ وَلَعَلَّهُ يُعْطَى  
بَطُولِ الْقِيَامِ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ. وَأَمَّا مَا فِيهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّ الْبُخَارِيَّ رَوَى عَنْ التَّيْمِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَفْضِيلِهِ طَوْلَ الْقِيَامِ أَوْ لَا مِنْهُ  
تَمَّ كِتَابُ الصَّلَاةِ

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سرکارِ قدس  
صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل قیام کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث  
اس روایت سے اولیٰ و افضل ہے۔  
نماز کی کتاب مکمل ہو گئی۔

❖ ❖ ❖



# کتاب الجنائز

## جنازوں کی کتاب

### باب المشی فی الجنائزۃ کیف

### جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

هو۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الثَّمَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةٍ أَوْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَكَانُوا يُشَوِّمُونَ بِهَا مَشْيًا لَيْتًا قَالَ فَكَانَ أَبَا بَكْرَةَ أَنْ تَهْرَمُوا وَدَفَعَ عَلَيْهِمْ مَوْتَهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَزْمُكُمْ بِهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا رُبَيْعُ التَّمُودِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ إِنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيعِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ابْنُ جَعْفَرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ مُسَيِّمِهِمْ بِهَا فَقَالَ عَجَبًا لِمَا تَغْتَبِرُونَ مِنْ النَّاسِ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَهَنَّمُ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيُكَلِّحَ الرَّجُلَ فَيَقُولَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَوَالَّهُ لَكَ تَكَلُّكَ قَدْ حُذِرَكَ۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مَامَةَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسِيرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً تَزِيدُهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوه عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد الرحمن بن عمر یا (فرمایا) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں (شریک) تھے لوگ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ جا رہے تھے تو گویا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو مجاڑ پلائی اور بلند آواز سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیز تیز چلا کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کے ہمراہ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ نمودار ہوا حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے وہ ان لوگوں کی رفتار پر تعجب کر رہے تھے انہوں نے فرمایا لوگوں کی حالت بدلنے پر تعجب ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اس قدر تیز چلتے تھے کہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے خدا کا خوف کرو تمہیں بھی تیز لے جایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنازہ جلدی جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک تھا تو تم اسے بھلائی کے قریب کرو اور اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ بُرا ہے اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔



۳۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا رِبْعُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ تَنَاؤَسَدُ قَالَ تَنَاؤَسَفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَاؤَسَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ قَالَ أَسْرِعُوا بِي فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِ مَوْتِيَ قَدِ مَوْتِيَ وَإِذَا وَضِعَ الرَّجُلُ الشَّوْءُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يُوَيْلَتِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ فِي

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ السَّرْعَةَ فِي السَّرِيرِ بِالْجَنَائِزَةِ أَفْضَلُ مِنْ عَائِدِ ذِكِّ وَاحْتِجُوا فِي ذِكِّ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذِكِّ أَخَوُونَ وَقَالُوا بَلْ يَنْشِئُ بِهَا مَشْيَا لَيْتِنَا فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذِكِّ.

۳۹۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذِكِّ بِمَا حَدَّثَنَا مَبْقَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ تَنَاؤَسَدُ قَالَ أَبُو عَامِرٍ قَالَ تَنَاؤَسَفَةُ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِمْ بِجَنَائِزَةٍ وَهُمْ يَسْرِعُونَ بِهَا فَقَالَ لِيَكُنْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ.

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِأَنَّهُ قَدْ يَجْزُوا أَنْ يَكُونَ فِي مَشْيَرِهِمْ ذَلِكَ عَنَفٌ يُجَاوِزُ مَا أَمْرُوا بِهِ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُولَى مِنَ السَّرْعَةِ فَتَنْظُرُنَا فِي ذِكِّ

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زہری حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن مہران فرماتے ہیں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آگیا تو انہوں نے فرمایا مجھے بدی لے جانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نیک بندہ چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے کرو مجھے آگے کرو اور جب بُرے آدمی کو چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس اتم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ تیز چلنا اس کے غیر سے افضل ہے انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آہستہ آہستہ چلیں یہی افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزر رہا تھا اسے تیزی سے جا رہے تھے آپ نے فرمایا تم پر اطمینان اختیار کرنا لازم ہے۔

تو ہمارے نزدیک اس حدیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے ان کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جو اس تیزی سے تجاوز کر جائے جس کا پہلی احادیث میں حکم دیا گیا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا کہ یہ ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو



هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ - ۳۹۴  
 فَأَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبِشٍ الْبَصْرِيُّ  
 حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَيْدُ عَنْ  
 كَيْثِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُسْرِعُونَ بِهَا النَّشْيَ وَ  
 هُوَ يَمْخَضُ تَمْخَضُ الرِّقِّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ  
 بِجَنَازَتِكُمْ -

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْبَيْتَ كَانَ يَمْخَضُ  
 بِتِلْكَ السَّرْعَةِ تَمْخَضُ الرِّقِّ فَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ  
 أَمْرُهُمْ بِالْقَصْدِ لِأَنَّ تِلْكَ السَّرْعَةَ سُرْعَةُ فَيَحْتَاطُ  
 مِنْهَا أَنْ يَكُونَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ فَهَذَا هُوَ عَنْ ذَلِكَ  
 فَكَانَ مَا أَمْرُهُمْ بِهِ مِنَ السَّرْعَةِ فِي الْأَثَارِ الْأَوَّلِ  
 هِيَ أَقْصَدُ مِنْ هَذِهِ السَّرْعَةِ - فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ  
 أَيْضًا هَلْ رَوَى فِيهِ شَيْءٌ يَدُلُّنَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ هَذَا  
 الْمَعْنَى -

۳۹۵ - فَأَذَا أَبُؤُمَيَّةٌ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ  
 عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّكَ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ  
 الْخَبَبِ فَإِنَّ يَدَكَ مُؤَمَّنًا كَمَا عَجَلْتَ تَخَيَّرْ وَإِنْ يَدُكَ  
 كَا فِرْدًا فَبَعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ -

فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ السَّيْرَ بِالْجَنَازَةِ هُوَ مَا دُونَ  
 الْخَبَبِ فَذَلِكَ عِنْدَنَا دُونَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي  
 حَدِيثِ أَبِي مُوسَى حَتَّى أَمْرُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمْرُهُمْ بِهِ مِنْ ذَلِكَ وَمِثْلُ مَا أَمْرُهُمْ  
 بِهِ مِنَ السَّرْعَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ هَذَا  
 فَتَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ  
 رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

اس پر دلالت کرے۔

حضرت لیث بن ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے  
 ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا  
 جسے وہ تیزی سے لے جا رہے تھے اور اس سے وہ میت  
 اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح چھاپھو بلوتے ہوئے  
 مشکیزہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا تم پر جنازوں کو درمیاں  
 چال سے لے جانا لازم ہے۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ اس تیزی کی وجہ سے میت  
 اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح مشکیزہ حرکت کرتا ہے تو اس  
 بات کا احتمال ہے کہ آپ نے ان کو میانہ روی کی تعلیم دی ہو کہ یہ  
 تیزی ایسی ہے جس سے میت کے ساتھ کچھ واقعہ پیش آسکتا ہے تو  
 آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا پس آپ نے پہلی روایات میں جس تیزی  
 کا حکم دیا وہ اس کے مقابلے میں معتدل ہے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس  
 مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں  
 پوچھا تو آپ نے فرمایا دوڑنے سے کم رفتار ہو اگر وہ مومن ہے تو جو  
 جلدی کی گئی ہے وہ بہتر ہے اور اگر کافر ہے تو جہنمیوں سے قوی  
 اچھی ہے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ  
 جنازے کو اس طرح لے جائیں کہ دوڑنے سے کم رفتار ہو پس ہمارے  
 نزدیک یہ اس سے کم ہے جس کا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث  
 میں ذکر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ حکم دیا  
 اور یہ وہ رفتار ہے جس کا حکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت  
 میں مذکور ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام  
 ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔



## بَابُ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ لَدُنَّ يُنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مِنْهَا.

باب: جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہاں  
ہونا چاہیے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے  
ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔  
حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اور فرماتے تھے  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق  
اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ  
نے ان کو خبر دی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عقیل  
بن خالد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی  
مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی  
رضی اللہ عنہم بھی جنازے کے آگے چلتے تھے۔ جنازے  
کے ساتھ جاتے ہوئے سنت طریقیہ یہی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے۔ حضرت ابن عمر اور خلفائے  
راشدین اسی طرح کرتے تھے اور آج تک یہی طریقہ جاری  
ہے۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابًا بَكْرًا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَمَامَ الْجَنَازَةِ.  
۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَأَبُو  
بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ.  
۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الرَّائِي قَالَ ثَنَا  
سَلَامَةُ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ  
سَالِمًا أَخْبَرَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَأَبْنُ أَبِي ذَاوَدَ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ بْنُ  
سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ  
ابْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عَقِيلُ بْنُ حَالِدٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادٍ.  
۴۰۰۔ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْجَبَرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ  
الْجَنَازَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَعُثْمَانُ وَكَذَلِكَ السُّنَّةُ فِي إِبْتِلَاعِ الْجَنَازَةِ.

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ  
ثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَن مَالِكًا  
أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبْنُ عُمَرَ وَالْخَلَفَاءُ



هَكَذَا إِلَى بَوْمِنَا هَذَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ تَذَهَبُ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَشْيَ  
 أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا وَاسْتَحَبُّوا  
 فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْأَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
 فَقَالُوا أَلَمْ تَسْمَعْ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا  
 وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
 أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ عَيْنَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا  
 الْبَابِ قَدْ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ  
 وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ فَقَصَّارِي فِي ذَلِكَ حَدَّثَنَا  
 مِنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 فِي ذَلِكَ۔ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا كَانُوا يَفْعَلُونَ شَيْئًا  
 وَغَيْرُهُ عِنْدَهُمْ أَوْ أَفْضَلُ مِنْهُ لِلتَّوَسُّعِ كَمَا قَدْ تَوَضَّأَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً وَالْوُضُوءُ  
 اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ أَفْضَلُ مِنْهُ وَالْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا  
 أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَلَكِنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذَلِكَ  
 لِلتَّوَسُّعِ۔ ثُمَّ قَدْ خَالَفَ ابْنُ عَيْنَةَ فِي إِسْنَادِ  
 هَذَا الْحَدِيثِ كُلِّ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُهُ قَدْ رَوَاهُ  
 مَا يَكُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ فَتَقَطَّعَتْ لَهُ رِجْلُهُ  
 عَقِيلٌ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
 وَعُثْمَانُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ هَذَا مَعْنَاهُ وَ  
 إِنَّ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذَلِكَ لَرَأَى أَصْلَ حَدِيثِهِ إِنَّمَا  
 هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمْشِي  
 أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ هَذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذَلِكَ  
 لَرَأَى أَصْلَ حَدِيثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَائِزَةِ وَكَذَلِكَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
 اسی طرف گئی ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے انھوں  
 نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے  
 ان کی ممانعت کرتے ہوئے کہا کہ آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا افضل  
 ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عیینہ کی روایت  
 جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے انھوں نے اسے زہری  
 سے انھوں نے بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے روایت کیا وہ  
 فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق  
 اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے  
 ہوئے دیکھا ہے تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ  
 عنہم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا اس کی خبر دی ہے۔ — تو جو  
 سکتا ہے انھوں نے یہ عمل بیان جواز کے لیے کیا ہو جبکہ ان کے  
 نزدیک اس کا غیر افضل ہو جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں  
 اعضاء کو ایک ایک بار دھویا جبکہ دو دو بار دھونا اس سے افضل ہے  
 اور تین تین بار وضو کرنا ان سب سے افضل ہے لیکن آپ نے  
 یہ عمل محض وسعت پیدا کرنے کے لیے کیا پھر اس حدیث کی  
 سند میں ابن عیینہ نے حضرت زہری کے دیگر تمام شاگردوں کی ممانعت  
 کی ہے حضرت مالک حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ  
 فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے تو  
 انھوں نے حدیث منقطع بیان کی، پھر اسے عقیل اور یونس نے ابن  
 شہاب سے انھوں نے حضرت سالم سے روایت کیا کہ رسول اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی  
 اللہ عنہم جنازے کے آگے چلتے تھے یہ اس کا معنی ہے اگرچہ  
 اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں کیونکہ اصل حدیث تو حضرت سالم  
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر  
 رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی۔



کرتے تھے تو اس حدیث میں یہ تمام کلام حضرت سالم سے ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں تو یہ حدیث منقطع ہوئی بواسطہ حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت عقیل کی روایت میں جنازے کے ساتھ جانے کا مسنت طریقہ یہی ہے کے الفاظ حضرت عقیل کی اس روایت پر اضافہ ہے جو لیث اور سلامہ نے ان سے روایت کی — اس حدیث میں اس لیے بھی حجت نہیں کہ یا تو یہ حضرت سالم کا کلام ہے یا حضرت زہری کا — اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے جسے ہم اس باب میں اس کے مقام پر نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلے قول کے تائیلین نے فرمایا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

حضرت ابن منکدر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ربیعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کر رہے تھے۔

حضرت مالک، حضرت ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن علی فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے ہوتے دیکھا ہے۔

حضرت عبید اللہ بن مغیرہ فرماتے ہیں ان کو معقیب بن ابی فاطمہ کے آزاد کردہ غلام ابو راشد نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت توفیر کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح فرماتے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَفَصَّارُ هَذَا الْكَلَامِ كُلَّهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ سَالِمٍ لَا مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَفَصَّارُ حَدِيثًا مُنْقَطِعًا وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَقِيلٍ وَكَذَلِكَ السُّنَّةُ فِي إِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ زِيَادَةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الْكُتُبِ وَسَلَامَةُ عَنْ عَقِيلٍ تَكُنْ بِكَ أَيْضًا لَا تُجْعَلُ فِيهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ سَالِمٍ لَا مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ. وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ خِلَافَهُ مِمَّا سَنَدُوهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَقَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. ۴۰۲- وَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ إِذَا يُقَدِّمُ النَّاسَ أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۴۰۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ كَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۰۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا أَبُو كَعْبٍ قَالَ تَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۴۰۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَهْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَرَّكِ أَنَّ أَبَا شَدٍّ مَوْلَى مُعَيْقِبِ بْنِ أَبِي نَاطِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَزُبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَفْعَلُونَ بِهِ.

۴۰۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي



ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، ابواسید  
سعدی اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے آگے  
چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جنازے کے  
آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ  
ان باتوں میں سے کسی پر دلالت نہیں کرتی جن کا تم نے ذکر کیا ہے  
بلکہ اس سے جنازے کے آگے چلنا کا جواز ثابت ہوتا ہے اس  
بات سے تمہارا مخالفت بھی انکار نہیں کرتا کہ جنازے کے  
آگے چلنا جائز ہے تمہارا اور ان کا اختلاف آگے اور پیچھے چلنے  
میں سے افضل کے بارے میں ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی  
ایسی روایت ہے جس میں جنازے کے آگے چلنے کو پیچھے چلنے  
سے افضل قرار دیا گیا ہو تو اس سے تمہارا قول ثابت ہو جائے گا  
ورنہ ابھی تک اس (مخالفت) کا قول تمہارے قول کے مساوی ہے۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں۔ — حضرت  
مالک، حضرت ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں  
انھوں نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت نہیں ہے اور ابن  
شہاب (زہری) فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔  
تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ ابن شہاب کا قول  
ہے اور اس سلسلے میں ان کا قول تمہارے قول کی طرح ہے اور  
ان کے خلاف تمہارے مخالف کی دلیل وہ ہے جسے ہم مغرب ذکر  
کریں گے ان شاء اللہ۔ — پھر ہم نے اس باب میں  
مردی روایات کی طرف رجوع کیا کہ کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو جنازے  
کے پیچھے چلنے کو جائز قرار دیتی ہو۔ (تو وہ یوں ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم جنازے  
کے آگے بھی چلتے تھے اور پیچھے بھی۔

حضرت محمد بن بکر برسانی، حضرت یونس بن یزید سے

ابن ابی ذئب عن صالح مولى التؤمة أنه رأى  
أبا هريرة ربه وعبد الله بن عمرو وأبا أسيد السلمي  
وأبا قتادة ينشون أمام الجنازة۔

قَالُوا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ  
الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا۔ قِيلَ لَهُمْ  
مَا ذَلِكَ عَلَى ثَنَى مِمَّا ذَكَرْتُمْ وَلَكِنَّهُ أَبَاحَ  
الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَهَذَا صِمَالُ بَيِّنَةٍ  
مُخَالَفَتُهُمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ مُبَاحٌ وَ  
إِنَّمَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَإِيَّاهُ فِي الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ  
وَمِنَ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ أَثَرٌ  
صَرِيحٌ فِيهِ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ  
مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثَبَتَ بِذَلِكَ مَا قُلْتُمْ وَإِلَّا فَقُولُوا  
إِلَى الْآنَ مُكَارِفِي لِقَوْلِكُمْ۔

۴۰۷۔ فَإِنْ احْتَجَّوْا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا  
يونس قَالَ أَكُنَّا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ وَالْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَايَا السُّنَّةِ۔  
قِيلَ لَهُمْ هَذَا كَلَامُ ابْنِ شِهَابٍ فَقُولُوا فِي  
ذَلِكَ كَقَوْلِكُمْ إِذَا كَانَ لِمُخَالَفَتِهِ وَمُخَالَفَتُكُمْ مِنَ  
الصُّجَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ مَا سَنَدُ كَوْنِهِ فِي هَذَا الْبَابِ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا رَوَى فِي هَذَا  
الْبَابِ مِنَ الْأَثَرِ هَلْ فِيهِ شَيْءٌ يُدْرِيهِمُ الْمَشْيُ خَلْفَ  
الْجَنَازَةِ۔

۴۰۸۔ فَإِذَا رُبِعَ الْجَنَازَةُ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا يونس بْنُ يَزِيدَ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا  
يَنْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ



روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح پیچھے بھی چلتے تھے تو اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا جنازے کے آگے چلنا تمہارے لیے جنت ہے کہ پیچھے چلنے سے افضل ہے تو اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا جنازے کے پیچھے چلنا تمہارے مخالفت کے لیے تمہارے خلاف جنت ہے کہ یہ آگے چلنے سے افضل ہے اس باب میں تم اور تمہارا مخالف برابر ہو گئے پس اس میں ان کے خلاف تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں۔

حضرت معمر بن شمعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے چلے۔

تو اس حدیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے پیچھے چلنا جائز قرار دیا جیسا کہ اس کے آگے چلنا جائز فرمایا اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس میں کسی بات کی افضلیت پر دلالت نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے افضل نے (اسے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے آپ نے فرمایا تم اسے الوداع کہنے جا رہے ہو لہذا اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلو۔

حضرت یحییٰ بن ابوبکر، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبَرْسَا فِي عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ نَعَزَ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا فَإِنْ كَانَ مَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى بَكْرِيًّا وَعُمَرِيًّا أَمَامَ الْجَنَازَةِ حُجَّةٌ لَكُمْ أَنْ ذَلِكَ أَنْفَضُ مِنَ الشَّيْ خَلْفَهَا فَكَذَلِكَ مَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى بَكْرِيًّا وَعُمَرِيًّا خَلْفَهَا حُجَّةٌ لِمُخَافِكُمْ عَلَيْكُمْ أَنْ ذَلِكَ أَنْفَضُ مِنَ الشَّيْ أَمَامَهَا فَقَدْ اسْتَوَى خَصَمُكُمْ وَأَنْتُمْ فِي هَذَا الْبَابِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيهِ عَلَيْهِ۔

۴۱۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَائِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا۔

فَإِبَاحٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَصْطَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشَى خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا أَبَاحَ الْمَشَى أَمَامَهَا وَكَتَبَ فِي ثَنِيٍّ مِمَّا ذَكَرْنَا مَا يُدَلُّ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ مَا هُوَ۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرِيبٌ مِنْ مَعْنَى حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ وَكَوَيْدُ كُرْعَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ۴۱۱۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَظِ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ فِي الرَّجُلِ يَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ قَالَ إِنْ لَمْ أَنْتُمْ مَخْشَعُونَ لَهَا فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ تَبِيعَتِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَظِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَبَّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ الْأَنْبَرِيِّ



مَا لَيْكَ بِمِثْلِهِ -

وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ -

۴۱۳- فِي ذِيكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِغَابَةَ  
الْخَضَعِيُّ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ  
سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرِنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَارِبٍ يَقُولُ  
أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ  
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ  
وَالْمُتَّبِعُ لِلشَّيْءِ هُوَ الْمَتَأَخِّرُ عَنْهُ لَا الْمَتَقَدِّمُ أَمَّا  
فَعَيْنَا ذَكَرْنَا مَا كَدَّ عَلَى نَسَادِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ  
الشَّيْءَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطِّ السَّنَةِ -

۴۱۴- حَدَّثَنَا تَرْبِيعُ السُّوْدِيُّ قَالَ تَنَا سَدُّ قَالَ تَنَا  
حَنَاضُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كُنْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَشْيِ أَمَّا الْجَنَازَةُ فَقَالَ  
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الشَّيْءُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ  
أَمَّا مَا أَفْضَلُ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى النَّطْوِ قَالَ كُنْتُ  
فَأَنِّي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
فَقَالَ إِنَّمَا يَكْرَهُانِ أَنْ يُخْرِجَا النَّاسَ -

۴۱۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَظِ قَالَ تَنَا يُونُسُ  
بْنُ عَدِيٍّ قَالَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ  
عَنْ مَرْثَدَةَ بْنِ خَرَّاشٍ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي عِيْنَةَ  
قَالَ كُنْتُ أَمْشِي فِي جَنَازَةٍ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلْفَهَا يَدِي فِي يَدِهِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ إِنَّ أَفْضَلَ الرَّجُلِ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الَّذِي  
يَمْشِي أَمَّا مَا أَفْضَلُ صَلَوةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَوةِ  
الْفَرْدِ وَإِنَّمَا لِيَعْلَمَانِ مِنْ ذَلِكَ مِثْلُ الَّذِي أَعْلَمُ

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات بھی  
مروی ہیں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کی اتباع کا حکم فرمایا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم  
دیا اور کسی چیز کی اتباع کرنے والا اس سے پیچھے ہوتا ہے،  
اگے نہیں چلتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں حضرت زہری کے اس  
قول کو جنازے کے پیچھے جانا خلاف سنت ہے کے فساد پر

حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت  
علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ آپ جنازے کے  
اگے چلنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا  
پیچھے چلنا، اگے چلنے سے افضل ہے جیسے فرض نماز کو نفل  
نماز پر فضیلت حاصل ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ  
میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اس  
(جنازے) کے اگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا  
کہ وہ دونوں حضرات لوگوں کو حرج میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے

حضرت ابن ابی زبئی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے فرمایا میں ایک جنازے کے ساتھ بارگاہِ خلافت  
ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی موجود  
تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما  
اس کے اگے چلتے تھے جبکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے  
جاتے تھے۔ میرا کہنا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ  
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جنازے کے پیچھے چلنا، اگے چلتے  
سے اسی طرح افضل ہے جیسے باجماعت نماز کو تنہا آدمی  
کی نماز پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دونوں حضرات (حضرت



وَلَكِنَّهُمْ سَاهِلَانِ يُسَهِّلَانِ عَلَى النَّاسِ۔

فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ تَفْصِيلٌ عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ الشَّيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى مَشْيِ مَا مَعَهَا وَقَوْلُهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْلَمَانِ مِثْلَ مَا أَقْلَمُوا فِيهَا إِنَّمَا يَكُنْ ذَلِكَ لِلتَّسْهِيلِ عَلَى النَّاسِ لِأَنَّ ذِيكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ وَهَذَا مِمَّا لَا يُقَالُ بِالتَّأْيِ إِذَا يُقَالُ وَيَعْلَمُ بِمَا قَدْ وَفَّقَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمَاهُمَا يَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحٍ مَا رَوَيْنَا أَنَّ الشَّيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْ أَمَامَهَا۔

۴۱۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكُمِيُّ نَافِعَ الْهَرَانِيَّ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَأَى مَعَهَا نِسَاءً قَوَّفَتْ ثُمَّ قَالَ رُدَّ هُنَّ فَإِنَّهُنَّ فِتْنَةٌ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ثُمَّ مَضَى فَمَشَى خَلْفَهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ الشَّيْ فِي الْجَنَازَةِ أَمَامَهَا أَمْ خَلْفَهَا فَقَالَ أَمَا تَرَانِي أَمْشِي خَلْفَهَا۔

فَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا سَمِعْتُ عَنْ الشَّيْ فِي الْجَنَازَةِ أَجَابَ سَائِلُهُ أَنَّهُ خَلْفَهَا وَهُوَ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا فَقَالَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى جِهَةِ التَّخْفِيفِ عَلَى النَّاسِ لِيَعْلَمَهُمْ أَنَّ الشَّيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْ أَمَامَهَا لَيْسَ هُوَ مِمَّا لَا يَدُّ مِنْهُ وَلَا مِمَّا يَحْرُجُ تَأْيِ كُفِّهِ وَلَكِنَّهُ مِمَّا لَا أَنْ يَفْعَلَهُ وَيَفْعَلُ غَيْرَهُ۔ وَكَذَلِكَ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ ذَلِكَ فَروى عنه سالمٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ ذَلِكَ عَلَى إِبَاحَةٍ

صدیق اکبر و فاروق اعظم) بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ آسانی چاہتے والے ہیں لوگوں پر آسانی چاہتے ہیں۔ تو اس حدیث کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنازے کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر فضیلت دی ہے اور ان کا یہ قول کہ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگوں کی آسانی کے لیے اسے چھوڑتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ اس کے علاوہ کو فضیلت حاصل ہے۔ اور یہ ان باتوں میں سے ہے جنہیں راۓ کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس کا کہنا اور اسے جاننا اس بنیاد پر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگاہی بخشی اور سکھایا تو ہماری روایت کردہ روایت کی تصحیح

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ نے اس کے ساتھ عورتیں دیکھیں تو ٹھہر گئے پھر فرمایا انھیں واپس کر دو یہ زندہ اور مردہ کے لیے فتنہ ہیں پھر اس (جنازے) کے پیچھے چلے میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے آگے یا پیچھے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پیچھے چل رہا ہوں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جب ان سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو جواب دیا کہ پیچھے چلنا ہے اور یہ وہی ہیں جن سے ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (جنازے) کے آگے آگے چلتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل لوگوں پر آسانی کے لیے کرتے تھے تاکہ ان کو سکھائیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا اگرچہ اس کے آگے چلنے سے افضل ہے لیکن وہ ضروری نہیں اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والے پر کوئی حرج ہے بلکہ یہ ایسا عمل ہے کہ اسے بھی کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ پر بھی عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسی طرح اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے تو یہ جنازے کے آگے چلنے کے جواز پر



دلائل سے پیچھے چلنے سے اس کے افضل ہونے پر نہیں۔ پھر حضرت  
نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا کہ وہ اس (جنازہ) کے پیچھے چلتے  
تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیچھے چلنا جائز ہے انصافیت پر دلائل  
نہیں لیکن جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جنازہ کے  
ساتھ چلنے میں مناسب طریقہ اس کے پیچھے چلنا ہے کیونکہ وہ اس  
کے غیر سے افضل ہے۔ — اور ہم نے حضرت برادر رضی اللہ عنہ  
کی روایت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنازہ  
کی اتباع کا حکم دیا اور اس کا زیادہ غالب مفہوم بھی پیچھے چلنا ہی ہے  
تو اس طرح جنازہ کا حق اس کے پیچھے چلنا اور اس پر ناز پڑنا ہے  
اور نماز پڑھنے والا بھی اس کے پیچھے ہی ہوتا ہے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے ساتھ جانے والا بھی  
پیچھے چلے ہی قیاس ہے اور یہ روایات کے موافق بھی ہے۔

حضرت مارث بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے اپنی ایک عیسائی ام ولد کے بارے میں پوچھا جو مر گئی تھی تو  
انہوں نے فرمایا اپنی ذمہ داری پوری کرو اور اس سے دور رہو پھر  
اس کے آگے آگے چلو کیونکہ جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ اس  
کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ جو شخص  
جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو محال ہے  
کہ ان کے نزدیک اس طرح ہو (آگے چلنا افضل ہو) حالانکہ انہوں نے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا ہے  
تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سالم کی اصل روایت جو ہم نے باب  
کے شروع میں نقل کی ہے وہ اس طرح ہے جس طرح حضرت مالک  
نے حضرت زہری سے موقوفہ روایت کی ہے یا جیسے عقیل اور یونس نے حضرت  
زہری سے انہوں نے حضرت سالم سے موقوفہ روایت کی ہے لیکن یہ بھی  
حضرت ابن عیینہ نے حضرت زہری سے اور انہوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر)

الشَّيْءُ أَمَّا هَذَا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْءِ  
خَلْفَهَا ثُمَّ رَوَى عَنْهُ نَافِعٌ أَنَّكَ مَشَى خَلْفَهَا  
فَدَلَّ ذَلِكَ يُضَاهِي عَلَى إِبَاحَتِهِ الشَّيْءِ خَلْفَهَا لَا عَلَى  
أَنَّ ذَلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ فَلَمَّا سَأَلَهُ أَخْبَرَهُ بِالشَّيْءِ  
الَّذِي يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ فِي الْجَنَازَةِ إِنَّهُ خَلْفَهَا  
عَلَى أَنَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ - وَقَدْ  
رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْأَغْلَبُ مِنْ مَعْنَى  
ذَلِكَ هُوَ الشَّيْءُ خَلْفَهَا أَيْضًا فَصَارَ بِذَلِكَ مِنْ حَقِّ  
الْجَنَازَةِ إِتِّبَاعُهَا وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا فَكَانَ التَّبَعُ عَلَى  
يَكُونُ فِي صَلَاتِهِ عَلَيْهَا مُتَأَخِّرًا عَنْهَا - فَالْغُظْرُ  
عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الْمُتَّبِعُ لَهَا فِي إِتِّبَاعِهِ لَهَا مُتَأَخِّرًا  
عَنْهَا فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ مَعَ مَا قَدْ وَافَقَهُ مِنَ الْأَثَارِ -  
۴۱۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ  
الْعَامِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ سَأَلَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لَهُ تَصَدَّقَ بِهَا مَاتَتْ  
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ مَا مَرَّ بِكَ وَأَنْتَ بَعِيدٌ  
مِنْهَا ثُمَّ تَسِيرُ أَمَّا هَذَا فَإِنَّ الَّذِي يَسِيرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ  
لَيْسَ مَعَهَا -

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ الَّذِي يَسِيرُ أَمَامَ  
الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عِنْدَهُ  
كَذَلِكَ وَقَدْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسِيرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ - فَلَمَّا بَدَأَ بِذَلِكَ أَيْ  
أَصَلَ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا  
الْبَابِ إِنَّمَا هُوَ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
مَوْكُوفًا أَوْ كَمَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ مَوْكُوفًا أَوْ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ مَوْكُوفًا -



۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ تَنَا الْقَتَايَا  
قَالَ تَنَا إِسْرَائِيلَ قَالَ تَنَا أَبُو يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَجَالِسًا فَمَدَّتْ  
جَنَازَةً فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كَانَتْ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لِجَنَازَةٍ  
يَهُودِيٍّ مَرَّتَ عَلَيْهِ فَقِيلَ هَلْ تَدْرِكُ أَنْ تَتَّبِعَهَا  
فَإِنْ فِي إِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ أَجْرًا فَاطْلُقْنَا نَبْشِي  
مَعَهَا فَتَنْظُرَ فَرَأَى نَاسًا فَقَالَ مَا وَلَّيْتُكَ الَّذِينَ  
بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ قُلْتُ هُمْ أَهْلُ الْجَنَازَةِ  
فَقَالَ مَا هُمْ مَعَ الْجَنَازَةِ وَلَكِنْ كُنْفِيهَا وَوَدَّاعُهَا  
فَبَيْنَمَا هُمْ نَبْشِي إِذَا سَمِعَ رَأْنَةً فَاسْتَدَارَنِي  
وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى يَدَيَّ فَاسْتَقْبَلَهَا فَقَالَ لَهَا شَرًّا  
حَرَمْتِنَا هَذِهِ الْجَنَازَةُ إِذْ هَبْ يَا مُجَاهِدُ  
فَإِنَّكَ تُرِيدُ الْإِجْرَ وَهَذَا تُرِيدُ الْوَرْدَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا نَأْنُ نَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ  
مَعَهَا رَأْنَةً.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
النَّشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ النَّشْيِ  
أَمَامَهَا وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَضْرَةِ  
أَصْحَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ  
زَيْنَبِ بَقْدَمُ النَّاسِ أَمَامَهَا فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى  
أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى النَّشْيَ خَلْفَهَا أَصْلًا وَلَا ذَلِكَ  
لَا بِأَحَدٍ لِمَنْ نَشْيَ خَلْفَهَا فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ  
يَجُوزُ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
أَتَهُمَا يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْلَمَانِ أَنَّ  
النَّشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ النَّشْيِ أَمَامَهَا ثُمَّ يَفْعَلُ  
هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْتَ وَلَكِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ  
عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَهْلُ لِعَارِضٍ لَنَا نِسَاءً كُنَّ خَلْفَهَا  
كَفَرَةً لِلرِّجَالِ مُخَالِطَةً فَمَرَّ هُمُ بِتَقْدِيرِ

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما کھڑے ہو گئے پھر فرمایا تم بھی کھڑے ہو جاؤ میں نے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا  
تو آپ کھڑے ہو گئے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنازے کے ساتھ بھی جائیں  
گے کیونکہ اس کے ساتھ جانا باعث اجر ہے چنانچہ ہم اس کے ساتھ  
چلتے گئے پھر آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا تو فرمایا جنازے کے آگے  
آگے یہ کون لوگ ہیں میں نے عرض کیا وہ اہل جنازہ ہیں فرمایا وہ جنازے  
کے ساتھ نہیں جنازے کے ساتھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے  
دائیں بائیں یا پیچھے ہوں پھر اس دوران کہ آپ چل رہے تھے ایک  
بین کرنے والی کو سنا تو مجھے واپس پھیر لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا  
ہوا تھا اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا یہ بڑی بات ہے تم  
نے ہمیں اس جنازے (کے ساتھ جانے) سے محروم کر دیا اسے  
مجاہد! چلے جاؤ تم ثواب چاہتے ہو اور یہ گناہ کا ارادہ کرتے ہو رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جنازے کے ساتھ جانے سے  
منع فرمایا جس کے ساتھ بین کرنے والی ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے  
سے افضل کیسے ہوا حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی  
موجودگی میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں  
کو آگے کرتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ پیچھے چلنے کو بالکل  
جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے پیچھے چلنے  
والوں کے لیے جائز سمجھتے۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ نہاری بات کس طرح جائز  
ہو سکتی ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ  
دووں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جا  
تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے پھر وہ اس  
وجہ سے ایسا کرتے ہوں جو تم نے بیان کی بلکہ ہمارے خیال میں  
انہوں نے کسی عارضہ کی وجہ سے ایسا کیا یا تو پیچھے عورتیں تھیں تو  
مردوں کے ان سے اختلاط کو مناسب نہ سمجھا تو ان کو جنازے



الْجَنَازَةُ لِذَلِكَ الْعَارِضِ لَا لِذَلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا. وَقَدْ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ كَوْثَرٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ وَهُوَ أَوْلَى مَا حِيلَ عَلَيْهِ مَعْنَى ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى لَا يُصَادَ مَا ذَكَرَهُ عَلَى رَأْيِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۴۱۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُعَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ أَخَذَ بِيَدِي فَتَقَلَّدَ مِنَّا نَشِيَّ أَمَّا مَهْلًا إِذَا الْكَوْنُ مَعَهَا نِسَاءً مَشَيْتَا خَلْفَهَا.

فَهْدٌ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى طَوْلِ صُحْبَتِهِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى صُحْبَتِهِ لِعُمَرَ قَدْ كَانَ قَصْدَهُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ إِلَى الْمَشْيِ خَلْفَهَا إِلَّا أَنْ يَعْزِضَ لَهُ عَارِضٌ فَيَنْشِيَّ أَمَّا مَهْلًا لِذَلِكَ الْعَارِضِ لَا لِذَلِكَ أَفْضَلُ عِنْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ نَكَدَ ذَلِكَ عُمَرُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيمَا فَعَلَهُ فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ هُوَ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۲۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْزِيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الشَّرِيٍّ قَالَ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّازٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا رَدْمُ بْنُ الْفَرَّاجِ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُعَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ السَّيْرَ أَمَّا الْجَنَازَةُ.

فَهْدٌ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ هَذَا وَإِذَا قَالَ كَانُوا نِيَابًا يَعْنِي بِذَلِكَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ كَانُوا يَكْرَهُونَ هَذَا ثُمَّ يَفْعَلُونَ لِلْعَدْرِ وَلِذَلِكَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ مَخَالِطَةِ النِّسَاءِ إِذَا قَرُبْنَ مِنَ الْجَنَازَةِ كَمَا إِذَا بَعُدْنَ مِنْهَا أَوْ كَوْنُ مَعَهَا نِسَاءً فَإِنَّ الشَّيْءَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَّا مَهْلًا وَعَنْ

سے آگے ہونے کا حکم دیا اس لیے نہیں کہ وہ پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ میں (امام طحاوی) نے حضرت یونس سے سنا وہ حضرت ابن وہب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بعض اہل علم کو کہتے ہوئے سنا کہ اس حدیث کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ یہ اس بات کے خلاف نہ ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب عورتیں ہوتیں تو وہ میرا ہاتھ پکڑتے اور ہم جنازہ کے آگے چلتے اور اگر عورتیں نہ ہوتیں تو پیچھے چلتے۔

تو یہ حضرت اسود بن یزید ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طویل صحبت کے باوجود جنازے کے پیچھے چلنے کا قصد کرتے۔ سوائے اس کے کہ کوئی عارضہ پیش آتا تو اس کے باعث آگے چلتے اس لیے نہیں کہ ان کے نزدیک ایسا نہ کرنا دوسری صورت سے افضل ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو عمل ہم نے روایت کیا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگ جنازے کے آگے چلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

تو یہ حضرت ابراہیم ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور جب وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایسا کرتے تھے تو اس سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد مراد ہوتے ہیں وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے پھر عذر کی وجہ سے ایسا کرتے کیونکہ عورتوں کے جنازے کے قریب ہونے کی صورت میں ان سے احتیاط کی بجائے یہ افضل ہے لیکن جب وہ اس سے دور ہوتیں یا جنازے کے ساتھ عورتیں بالکل



نہ تری تو اس صحت میں جنازے کے آگے دائیں اور بائیں چلنے کی نسبت  
یہ بچے چلنا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی ہے۔

**باب: جنازہ گزرے تو لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے  
ہوں یا نہ؟**

حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناع فرماتے ہیں کہ حضرت ابان  
بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے  
کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے  
جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے  
کھڑے ہوئے۔

حضرت سعید بن مسلم بن ہشام ابن عبد الملک حضرت اسماعیل  
بن امیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا مگر یہ کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ  
عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر اس کے لیے  
کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے الگ  
ہو جائے۔

حضرت ابراہیم بن ابوالنضر فرماتے ہیں ہم سے حضرت  
سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔  
حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت سالم بن محمد ابن عمر سے وہ حضرت عامر بن ربیعہ

یَسْبِيهَا عَنْ شَعَائِلِهَا هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْعَسَنِ رَأَوْهُمْ اللَّهُ تَعَالَى۔

**باب: الجنازة تمر بالقوم  
أيقومون لها أم لا۔**

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي  
مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ  
مُسَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ  
عُثْمَانَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ  
لَهَا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ تَنَا دَعِيمٌ قَالَ تَنَا سَعِيدُ  
بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ عِشَامٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
بْنِ أُمَيَّةَ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَآيَةُ  
عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَوْ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ السَّرْدِ قَالَ تَنَا سَعِيدُ  
قَالَ تَنَا سَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا مَرَّ بِالْجَنَازَةِ فَكُفُّوا أَلْفَا حَتَّى تَوْضَعَ أَوْ  
تُخَلَّفَكُمُ۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
أُوَيْسٍ قَالَ تَنَا سَفْيَانُ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ تَنَا الزُّهْرِيُّ  
سَعِيدُ الشَّامِيِّ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقُمْ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا حَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ



قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَيْتُ الْجَنَائِزَةِ فَقُومُوا  
لَهَا حَتَّى تَوَضَّعَ أَوْ تَخْلُقُوا.

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدُنِيُّ قَالَ تَنَا أَسَدٌ

قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ  
بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ وَمُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ

قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِيُّ قَالَ تَنَا سَعِيدُ  
ابْنِ أَبِي أَيُّوبٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَارِيُّ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّهُ قَالَ  
سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَرْتُ بَنَاتِي الْكَافِرَاتِ فَنَقُومُ لَهَا  
قَالَ تَعْمَلْنَ فَإِنَّكُمْ تَسْتَمُوتُنَّ لَهَا إِنَّمَا تَقُومُونَ

إِعْظَامًا مَّا يَلِدُنَّ بِي يَقِضْنَ النُّفُوسَ.

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهْبُ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَا  
تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَلِيٍّ قَالَ

قَعَدَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكَيْسُ بْنُ سَعْدٍ بِنِ عِبَادَةَ  
بِالنَّكَاحِ سَيِّئَةٍ قَمَرَتْ عَلَيْهِمَا بِجَنَائِزَةٍ فَقَامَا فَحَقِيلُ

لَهُمَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ آيٍ مَجُوزِيٍّ فَقَالَا إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَائِزَةٍ

فَقَامَ فَحَقِيلُ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَ مَيْتًا أَوْ  
كَيْسُ نَفْسًا.

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدُنِيُّ قَالَ تَنَا أَسَدٌ

قَالَ تَنَا ابْنُ رَهْبِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَعَهُ  
لِجَنَائِزَةٍ حَتَّى تَوَارَتْ.

(رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے  
لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے دور  
ہو جائے۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ بواسطہ حضرت

ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک  
شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے

ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس سے کافر  
کا جنازہ گزرتا ہے ہم اس کے لیے کھڑے ہوں فرمایا

ہاں تم اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم تو  
ارواح کو قہقہہ کرنے والے کے احترام میں کھڑے ہوتے

ہو۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت سل بن صلیف

اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادیسیہ میں تھے ان  
کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا یہ تو اس

زمین کا آدمی ہے یعنی مجوسی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول  
اکرم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے۔

عرض کیا گیا کہ یہ یہودی ہے فرمایا کیا یہ میت نہیں یا فرمایا کیا یہ  
جان نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادساپ کے ہمراہ ایک جنازہ  
کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ اوجھل ہو گیا۔



۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ  
 وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
 قَالَ ثَنَا أَبَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ  
 جَنَازَةٌ فَقُمْنَا لِنَحْبِلَهَا فَإِذَا جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ أَوْ  
 يَهُودِيَّةٌ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ أَوْ  
 يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ  
 الْجَنَازَةَ فَقُومُوا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران  
 کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ کے پاس سے  
 ایک جنازہ گزرا ہم اُسے اٹھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو  
 پتہ چلا کہ یہودی مرد یا یہودی عورت ہے ہم نے عرض کیا اے  
 اللہ کے نبی! یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے آپ نے  
 فرمایا موت باعثِ غم ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو  
 جاؤ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونَةَ  
 قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَزْرٍ  
 بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو زاعمی، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں  
 انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ قَالَ  
 ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي  
 سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ مَرْدَانٌ بِجَنَازَةٍ  
 فَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقَامَ مَرْدَانٌ۔  
 ۳۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ عَنْ  
 شُعْبَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
 سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
 رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَسَنَ تَبْعُهَا فَلَا يَقْعُدُ  
 حَتَّى تَوْضَعَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔  
 مردان بن حکم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑا نہ ہوا  
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے  
 تو مردان بھی کھڑا ہو گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو  
 کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے کھنے  
 تک نہ بیٹھے۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ  
 ثَنَا أَبَانٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔  
 ۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ  
 قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَزْرٍ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابو سلمہ سے وہ  
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ  
 عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے



ہم سے اس کی شکل بیان کیا۔

أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُكَيْتِيُّ قَالَ  
ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ عَلَى جَنَازَةٍ وَكَو  
يَسْ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تَغْتِيبَ عَنْهُ فَإِنْ مَشَى مَعَهَا  
فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تَوَضَّعَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْأَقَا  
فَاتَّبَعُواهَا وَجَعَلُواهَا أَصْلًا وَقَدْ وَهَّاءَ أَمْرُهَا مِنْ  
مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُومَ لَهَا حَتَّى تَتَوَارَى عَنْهُ وَمَنْ مَشَى مَعَهَا  
أَنْ لَا يَقْعُدَ حَتَّى تَوَضَّعَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ الْآخَرُونَ فَقَالُوا أَلَيْسَ  
عَلَى مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُومَ لَهَا وَلِمَنْ تَبِعَهَا أَنْ يَجْلِسَ وَ  
إِنْ لَوْ تَوَضَّعَ وَقَالُوا مَا قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَنَازَةٍ  
أَلَيْسَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَنَازَةٍ  
فَيَنْ ذَاكَ لَوْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ مِنْ حُكْمِ الْجَنَازَةِ

۴۳۸۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ  
بْنَ عَلِيٍّ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ الْحَسَنِ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ يَكُونُ قِيَامُ لَهَا وَقَالَ  
إِذَا نِيَّ رُيْحَهَا -

فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ قِيَامَهُ كَانَ لَهَا  
إِذَا هُوَ يَرِيحُهَا لِيَتَبَا عَدَّ عَنْهُ لَا يَغْيُرُ ذَلِكَ - وَأَقَا  
مَا رَوَى مِنْ قِيَامِهِ لَجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُنِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ الْعَبَّاسَ  
بْنَ عَبْدِ السُّطَلِيبِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک میت پر نماز  
جنازہ پڑھے اور اس (جائے) کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے حتیٰ کہ وہ  
اوجھل ہو جائے اور اگر اس کے ساتھ جائے تو جب تک اسے  
رکھنا نہ جائے نہ بیٹھے۔

حضرت امام ابو طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات  
کی طرف گئی ہے انھوں نے ان کی اتباع کی اور انھیں دلیل قرار دیا ان کو اپنا یا اللہ  
حکم دیا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے وہ کھڑا ہو جائے یا تنگ کہ وہ اس سے  
اوجھل ہو جائے اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک بیٹھے۔  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے  
پاس سے جنازہ گزرے اس پر اس کے لیے کھڑا ہونا لازم نہیں اور ساتھ جا  
والا بیٹھ سکتا ہے اگرچہ اسے رکھنا نہ گیا ہو وہ فرماتے ہیں قیس بن سعد اور سہیل  
بن حنیف رحمہما اللہ ان کی روایت میں مذکور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا  
انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد  
بن علی بن عمر سے سنا وہ حضرت حسن اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (دونوں)  
سے یا ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا آپ اس کے لیے کھڑے  
ہوئے اور فرمایا مجھے اس کی بدبو نے اذیت دی ہے۔  
پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا  
کھڑا ہونا اس کی بدبو سے پہنچنے والی اذیت کی وجہ سے تھا تاکہ اس  
سے دور ہو جائیں کسی اور مقصد کے لیے نہیں۔

حضرت حسن فرماتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب  
اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ  
گزرا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت



جَنَازَةً فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَوْ يَقْرِ الْحَسَنُ ر  
فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَسَنِ  
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّ  
عَلَيْهِ جَنَازَةً فَقَامَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْحَسَنُ رَمِ لِلْعَبَّاسِ  
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصَلِّي عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ -

فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا  
لَا لِكُنْ مِنْ سُنَّتِهَا أَنَّ يَقَامَ لَهَا - وَأَمَّا مَا ذُكِرَ  
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ  
الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَمِنْ تَرَكِ الْقُعُودِ إِذَا تَبَعَتْ  
حَتَّى تُوَضَعَ فَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ تُكْرَهُ لِسِيح -

۴۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَ الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوَضَعَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَعَدَ  
بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَهُمْ بِالْقُعُودِ -

۴۴۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَبَحْرُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدًا  
ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْزَلِيِّ عَنْ  
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۴۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ  
عَلِيًّا يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا  
بِالْجُلُوسِ -

حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے  
ہوئے انہوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت  
عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اس لیے تھا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں اس  
لیے نہیں کہ اس کے لیے کھڑا ہونا اس کے طریقے سے ہے اور وہ جو  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے لیے کھڑا ہونے اور  
ساتھ جانے والے کو اس کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھنے کا حکم  
مذکور ہے وہ پہلے تھا اب منسوخ ہو گیا۔

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ اسے  
رکھا گیا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے رہے اس کے بعد آپ بیٹھے اور  
ان کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت مسعود بن حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہمیں ایک جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم  
دیا اس کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور ہمیں بھی بیٹھنے  
کا حکم فرمایا۔



۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ الرَّقِيقِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ هَدَيْتُ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا قِيَامًا يَنْتَظِرُونَ أَنْ تَوْضَعَ وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسِيرُ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَرَنَا بِالْجُلُوسِ بَعْدَ الْقِيَامِ۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ تَشَابُحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ كَعَدَّ فَقَعَدْنَا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ قَدْ كَانَ تَوَسُّعًا فَقَالَ قَوْمٌ لَمَّا نَسِخَ ذَلِكَ لِخَلْقٍ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

۴۴۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ عِيْسَى قَالَ سَمِعْتُ بَشْرَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَوْ يَجْلِسُ حَتَّى تَوْضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ دَعَا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا مِنْ أَحْبَابِ الْيَهُودِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَكَذَا تَفْعَلُ قَالَ تَجْلِسُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ۔

وَلَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بِدَلَالٍ عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ۔

۴۴۶۔ لَا يَحِلُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت اسماعیل بن مسعود بن حکم رقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں عراق میں ایک جنازہ کے ساتھ گیا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ کھڑے اس کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ (اور فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھ گئے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ پہلے جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اہل کتاب کی مخالفت میں منسوخ ہوا۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اُسے قبر میں نہ اتارا جاتا آپ نہ بیٹھتے (حضرت عبادہ) فرماتے ہیں یہودیوں کے ایک عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسی طرح کہتے تھے۔ فرماتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو۔

ہمارے نزدیک یہ حدیث ان کے موقف کی دلیل نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو لٹکاتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے اور نبی اکرم صلی



اللہ علیہ وسلم ان ائمہ میں جہاں آپ کو (کوئی خاص) حکم نہ دیا جاتا اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید اللہ نے عبروی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریقے کو اپناتے یہاں تک کہ اس کے خلاف کا حکم دیا جاتا تو محال ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو بیٹھنے کا حکم دیا گیا وہ اہل کتاب کے خلاف ہو اور اس وقت تک ان کی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبی کی شریعت کے مطابق حکم دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے لیے ایسا شرعی حکم آجائے پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے راہ دکھائی پس آپ ان کی راہ کو اپنائیے۔“ لیکن ہمارے نزدیک جب اللہ تعالیٰ نے نیا حکم مبنی بیٹھنے کا حکم دیا تو پہلے حکم یعنی بیٹھنے کو منسوخ کر دیا۔ حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے یہ مذہب مروی ہے۔

حضرت ابن سبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک جازے کی انتظار کر رہے تھے کہ ایک دوسرا جازہ گزرا ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے فرمایا یہ کھڑا ہونا کیسا ہے میں نے عرض کیا اے اصحاب رسول! صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم! آپ ہمیں اس سلسلے میں کیا بتاتے ہیں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُسْرِكُونَ يَمْرُقُونَ رَمَوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رَمَوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُوْمَرْ بِشَيْءٍ ثُمَّ نَزَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الزَّيْلَعِيِّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَدْ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكِتَابِ حَتَّى يَوْمَوَ يَخْلُفُ ذَلِكَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا أَمَرَهُ مِنَ الْقُعُودِ فِي حَدِيثِ عِبَادَةِ هَرَجَلٍ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يُوْمَرَ بِخِلَافِهِمْ فِي ذَلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ حَتَّى يَحْدُثَ لَهُ شَرِيعَةٌ تَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهِمُ اقْتَدِهْ وَلَكِنَّكَ كُنتَ فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ حَقِيقَةً أَخَذَتْ اللَّهُ لَهُ شَرِيعَةً فِي ذَلِكَ وَهُوَ الْقُعُودُ يَنْسَخُ مَا قَبْلَهَا وَهُوَ الْقِيَامُ - وَكُلُّ رُؤْيَى هَذَا الْمَذْهَبُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ر -

۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا كَيْثُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ سَعْبَةَ قَالَ كُنَّا نَعُودُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَ تَنْتَظِرُ جَنَازَةً فَمَرَّ بِنَا أُخْرَى فَقُنَّا فَقَالَ مَا هَذَا الْقِيَامُ فَقُلْتُ مَا كُنَّا نُنَافِئُ بِهِ يَا صَاحِبَ مُعَمِّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً مُسْلِمَةً أَوْ يَهُودِيَةً أَوْ نَصْرَانِيَةً



فَقَوْمُوا فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ لَهَا تَقْوَمُونَ  
إِنَّمَا تَقْوَمُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ عَلِيُّ  
إِنَّمَا صَنَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَّةً وَاحِدَةً كَانَ يَتَشَبَّهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ فِي الشَّيْءِ  
فَإِذَا نُهِِيَ عَنْهُ مَرَّكَ.

**فَاخْبِرْ عَلِيُّ رَضِيَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ**  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ قَامَ مَرَّةً فِي  
بَدَأِ أَمْرِهِ عَلَى التَّشَبُّهِ مِنْهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ وَعَلَى  
الْإِتِّدَاعِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَخَذَتْ  
اللَّهُ تَعَالَى كَهَيْئَاتِ ذَلِكَ وَهُوَ الْفَعْدُ. **قُتِبَتْ**  
بِذَلِكَ مَا صَدَّقْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيثِ عِبَادَةِ.

۴۴۹۔ **وَقَدْ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ**  
سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ تَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
أَبِي رُزَيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَنَا الْقِيَامُ  
إِلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ فَقَالَ أَبُو سَعُودٍ قَدْ كُنَّا  
نَقُومُ نَقَالُ عَلِيُّ رَضِيَ ذَلِكَ وَأَنْتُمْ يَكُونُ.

**فَبَعْنِي هَذَا أَتَاهُ كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى**  
شَرِيعَتِهِمْ ثُمَّ لَسَخَ ذَلِكَ بِشَرِيعَةِ الْإِسْلَامِ فِيهِ.  
**وَقَدْ تَبَيَّنَ بِهَا وَصَفْنَا فِي هَذَا الْبَابِ**  
أَيْضًا لَسَخَ مَا رَوَيْنَاهُ فِي أَكْوَالِهِ مِنَ الْأَثَارِ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ  
بِالْأَثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ.

۴۵۰۔ **وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو نُسْرٍ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ**  
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ وَأَصْحَابُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُونَ قَبْلَ أَنْ  
تُوضَعَ الْجَنَازَةُ.

**فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ**  
رَوَى عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے  
ساتھ موجود فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایک مرتبہ کیا آپ  
کسی چیز میں اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرتے۔ جب اس سے روکا  
جاتا تو چھوڑ دیتے۔

تو اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اہل کتاب سے مشابہت  
اور پہلے انبیاء کرام کی اقتدار میں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے اس کے خلاف یعنی بیٹھنے کا حکم ظاہر فرمایا  
تو اس سے وہی بات ثابت ہوئی جس پر ہم نے حضرت  
عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو محمول کیا ہے۔

حضرت زبیر بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت  
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جنازے کے لیے بیٹھنے (کے مسئلہ)  
پر مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم  
کھڑے ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ  
کام کرو گے کیا تم یہودی ہو؟  
تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی شریعت کے مطابق کھڑے  
ہوتے تھے پھر اسلامی شریعت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس کے مطابق بعد  
والی روایات سے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا وہ حکم منسوخ  
ہو گیا جو پہلے مروی روایات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منقول  
۴۔

حضرت انیس بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے  
سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازہ  
رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں جو یہ عمل کرتے تھے  
حالانکہ انھوں نے بواسطہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ،



وَسَلَّمَ خِلَافَ ذَلِكَ - فَدَلَّ تَرْكُهُ لِذَلِكَ إِلَى مَا كَانَ  
يَفْعَلُ عَلَى ثُبُوتِ نَسِيخِ مَا حَدَّثَهُ عَامِرُ بْنُ مَرْبُوعَةَ -  
۴۵۱ - حَدَّثَنَا كُتَيْبُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَجْلِسُ قَبْلَ أَنْ  
تُوضَعَ الْجَنَازَةُ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْمَجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا إِذَا  
مَاتُوا هَا يَقُومُونَ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتَ فِي أَهْلِكَ مَا  
أَنْتَ -

فَهَذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَنْكِحُ الْقِيَامَ لَهَا أَصْلًا  
وَتُخْبِرُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْ أَفْعَالِ أَهْلِ الْمَجَاهِلِيَّةِ وَ  
كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ هَبُونِ  
فِي كُلِّ مَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى مَا قَدْ بَيَّنَّا نَسَخَهُ  
لِمَا قَدْ خَالَفَهُ فِيهِ نَاخِذٌ -

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ  
أَيَّنْ يَنْبَغِي أَنْ يَقُومَ مِنْهُ -

۴۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ  
يَعْقَبٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ  
بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ  
بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَنْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسًا لِمَنْ قَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا -  
۴۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عَفَّانُ قَالَ  
ثَنَا هَنَادُ قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ الْمَعْلُومِ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ كَوْمًا إِلَى هَذَا فَقَالُوا  
هَذَا هُوَ الْقِيَامُ الَّذِي يَنْبَغِي لِلصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے تو ان کا  
اپنے عمل کی بنیاد پر اس کو (روایت) کو چھوڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ جو

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمن

بن قاسم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے اور اس کے لیے

کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہا سے خبر دیتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ دور

جاہلیت میں جنازے کو دیکھ کر اس کے لیے کھڑے ہوتے تھے

اور کہتے تھے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو (جنازے

کے لیے) کھڑے ہونے کا بالکل انکار فرماتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ یہ دور

جاہلیت کے کاموں میں سے تھا۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا

ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہوا اور بعد والی روایات اس کے لیے ناسخ ہیں

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور ہم

بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

باب: نماز جنازہ پڑھنے والا

کہاں کھڑا ہو؟

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت

ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ حالت نکال میں تھیں تو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے

لیے ان کے وسط میں کھڑے ہوئے

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسین معلم نے

بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی شکل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ پڑھنے والے



أَنْ يَقُومَ مِنْ الْمَرْأَةِ مِنَ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا أَمَّا الْمَرْأَةُ فَهَكَذَا يَقُومُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَآمَّا الرَّجُلُ عِنْدَ رَأْسِهِ -

۴۵۴۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَصْمِيُّ قَالَ ثَنَا هَتَمٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُكَ أَيْتُكَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ تَقَامُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجِئْتُ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ تَقَامُ عِنْدَ وَسْطِهَا فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَنْزَلَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ نَعَمْ فَالتَفْتُ إِلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ احْفَظُوا -

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَتَمٌ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَنْزَلَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ وَمِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ قَالَ نَعَمْ -

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا الْحَنَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَجَنَازَةِ الْمَرْأَةِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَبِيلُ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِنَ الْمَرْأَةِ وَسْطِهَا عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَهْمَةَ قَوَاتٍ حَدِيثِ سَهْمَةَ فِي حُكْمِ الْقِيَامِ مِنَ الْمَرْأَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا كَيْفَ هُوَ وَزَادَ عَلَيْهِ حُكْمُ الرَّجُلِ فِي الْقِيَامِ مِنْهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَمَهْوٍ أَوْ لِي مِنْ حَدِيثِ سَهْمَةَ -

وَقَدْ قَالَ فِي هَذَا الْقَوْلِ أَبُو بَرَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

کو اس مقام پر ہونا چاہیے (میت) مرد ہو یا عورت، لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت ہو تو اسی جگہ کھڑا ہونا چاہیے لیکن مرد (میت) کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔

اب انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابو غلابہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے، ایک عورت کا جنازہ آیا تو آپ اس کے درمیان کھڑا ہوئے حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسے یاد رکھو۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہمام نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی نقل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ فرمایا کہ حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا اے ابو حمزہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازے میں اسی مقام پر کھڑے ہوتے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے اور مرد کے لیے وہاں جہاں آپ کھڑے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مردی سے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے جیسا کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے پس یہ حدیث عورت کے جنازے کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں حضرت سمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس میں مرد کی نماز جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم بھی بیان ہوا پس یہ حضرت سمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا جیسا کہ مجاہد (امام طحاوی) سے ابن ابی عمر ان لے بیان کیا انھوں نے محمد بن شعبہ



شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ ر  
وَأَمَّا قَوْلُهُ السَّهْمُ هُوَ مَعْنَاهُ فِي ذَلِكَ فَمِثْلُ قَوْلِ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ قَالَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِحَذَائِرِ  
الْصَّدْرِ وَكَوَيْدِ كَرْمِ مُحَمَّدٍ بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَأَى يُوسُفَ  
فِي ذَلِكَ خِلَافًا وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ أَيُّضًا عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ -

۴۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَأَلْتُ يُوْسُفَ  
بْنَ عَبْدِ يَاقَانَ ثَنَا شَرِيكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْبُودٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى  
الْجَنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَحَبُّ إِلَيْنَا  
لِسَاءِ قَدْ شَدَّاهُ مِنَ الْأَثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ هَلْ  
يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ فِي الْمَسَاجِدِ أَوَّلًا

۴۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الصَّخَاكِيِّ  
أَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا  
قَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ أَبِي وَقَّاسٍ كَمَا لَتَ إِذْ خَلَا بِهَا الْمَسْجِدَ  
حَتَّى أَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ  
لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُحَيْلِ  
بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقُفَيْتِيُّ قَالَ  
ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ -

۴۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

سے انھوں نے حسن بن ابی مالک سے اور انھوں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ  
سے نقل کیا۔ لیکن ان کا مشہور قول حضرت امام ابو حنیفہ اور امام  
محمد رحمہما اللہ کے قول کی مثل ہے۔ حضرت محمد بن حسن حضرت امام ابو یوسف سے  
اور وہ امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مرد اور عورت  
(دونوں کی نماز جنازہ میں ان) کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ  
نے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے درمیان اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔  
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نماز جنازہ پڑھنے والا سینے کے سامنے  
کھڑا ہو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پہلا  
قول زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اسے ان روایات کی وجہ سے مضبوطی حاصل  
ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي نَمَازِ الْجَنَازَةِ  
يَا نَهِي -

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ام المؤمنین حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں مسجد میں لے چلو تاکہ میں بھی  
ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو صحابہ کرام نے اس بات کو تسلیم نہ کیا  
حضرت ام المؤمنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت  
سہل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

حضرت مالک حضرت ابوالنضر سے اور وہ ام المؤمنین  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (کی میت) کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے مسجد میں لے جایا جائے۔

قَالَ تَنَاَعَدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَنْزَلَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ بِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنْ يُمَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ يَعْقُوبَ -

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جامعہ اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ————— انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَذَاهَبَ تَوَمُّرًا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ - ۴۶۱ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاَحَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ تَنَاَحَدُ بْنُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ صُلَيْ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ -

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

۴۶۲ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَاَحَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاَحَدُ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مَوْلَى التَّيْمَمَةِ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاَحَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ تَنَاَمَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي مَسْجِدٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ -

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ فَكَانَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِبَاحَةَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ وَفِيمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّانِي كَرَاهَةَ ذَلِكَ إِحْتِجَانًا إِلَى كُشْفِ ذَلِكَ لِتَعْلَمَ الْمَنَاحِرُ مِنْهُ فَتَجْعَلَهُ نَاسِيحًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ فِيهِ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوا تَرْكُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ تَفْعَلُ فِيهِ حَتَّى ارْتَفَعَ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَذَهَبَتْ مَعْرِفَةُ ذَلِكَ مِنْ عَائِلَتِهِمْ فَلَوْ لَيْكُنْ ذَلِكَ عِنْدَهَا لَكَرَاهَةً حَادَتْ وَلَكِنْ كَانَتْ

پس جب اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات باہم مختلف ہیں۔ پہلی روایات میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا جواز اور دوسری میں کراہت کا ذکر ہے۔ قرآن نے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی تاکہ بعد والی روایات معلوم کر سکیں اور انھیں پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں (صحابہ کرام) نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا تھا جبکہ اس سے پہلے اس میں یہ عمل ہوتا تھا حتیٰ کہ انھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا اور عام لوگوں میں اس کی پہچان بھی نہ رہی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک یہ کسی نو پیدا اعزاز کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک یہ اس لیے تھا کہ صحابہ کرام کے لیے مسجد میں نماز جنازہ



ذَلِكَ عِنْدَهَا لِأَنَّ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي السَّجْدِ عَلَى  
جَنَائِزِهِمْ وَلَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا عَلَيْهَا فِي غَيْرِهِ وَلَا يَكُونُ  
صَلَاةً فِي غَيْرِهِ دَلِيلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِيهِ كَمَا  
كَوْنُ صَلَاةٍ فِيهِ دَلِيلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي  
غَيْرِهِ فَقَالَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ مَا قَالَتْ لِيكَ وَأَنْتَ كَرَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ  
النَّاسُ وَهُوَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ تَبِعَهُمْ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَخَّرَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ فِي  
السَّجْدِ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي  
سَمِعَهُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ وَأَنَّ ذَلِكَ التَّوَكُّلُ الَّذِي كَانَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَى  
الْجَنَائِزِ فِي السَّجْدِ بَعْدَ أَنْ كَانَ يَفْعَلُهَا فِيهِ تَزَكُّ  
تَسَخَّرَ قَدْ بَلَغَ أَقْلِي مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لِأَنَّ حَدِيثَ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَالِ الْإِبَاحَةِ اتَّقُوا كَمَا يَتَقَدَّمُهَا  
نَهَى وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ تَقَدَّمَ  
الْإِبَاحَةُ نَصْرًا حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ  
حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسَخَّرَ لَهُ وَفِي الْكُفْرِ مَنْ  
أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا  
عَلِيمُوا فِي ذَلِكَ خِلَافَ مَا عَلِمْتُ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَا  
أَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَيْهَا وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنَ الدَّهْرِ  
عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي السَّجْدِ وَكَرَاهَتِهَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُونُسَ  
أَيْضًا غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ الْمَلَا رَوَوْا عَنْ أَبِي يُونُسَ  
فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ مَسْجِدٌ قَدْ أُقِرَّ لِلصَّلَاةِ  
عَلَى الْجَنَائِزِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ فِيهِ.

پڑھنا بھی جائز تھا اور وہ دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے تھے اور دوسری جگہ  
پڑھنا مسجد میں پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں جیسے مسجد میں پڑھنا ،  
دوسری جگہ پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں تھی۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے وصال کے دن المؤمنین  
نے وہ بات فرمائی جبکہ صحابہ کرام اللہ ان کے متبعین نے اس سے انکار کیا اور  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہونے  
کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تو آپ کا پہلے مساجد  
میں نماز جنازہ پڑھنا پھر اسے چھوڑنا نسخ کی دلیل ہے پس یہ روایت  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ ام المؤمنین نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی خبر دی ہے جو جواز کی حالت میں تھا  
اور ابھی تک ممانعت نہیں آئی تھی جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت  
میں ممانعت کی خبر دی گئی ہے جس سے پہلے جواز تھا لہذا حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کی روایت، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اولیٰ ہوئی  
کیونکہ یہ اس کے لیے ناسخ ہے، اور صحابہ کرام کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
عنہا کی بات سے انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو ام المؤمنین کے  
خلاف معلومات حاصل تھیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی مخالفت نہ کرتے  
یہ جبرہم نے مسجد میں نماز جنازہ کی ممانعت اور کراہت کا ذکر کیا ہے  
حضرت امام ابو حنیفہ، اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے حضرت  
امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ان (مسائل کو)  
تقل کرنے والوں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس سلسلے میں  
یوں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب مسجد غاص نماز جنازہ کے لیے  
بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔



## باب (۱۰) التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ هُوَ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ  
وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ كُنَّا شَعْبَةً  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ  
أَرْقَمَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِدِنَا فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا فَكَبَّرَ  
يَوْمًا خَمْسًا فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي  
حَدِيثِهِ فَقَالَ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَمْسًا وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَثَرَهَا  
۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُرَّاءُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ  
فَكَبَّرَ خَمْسًا فَسَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَيْلٍ فَآخَذَ  
بِيَدِهِ فَقَالَ أَلَيْسَتْ قَالَ لَا وَلَكِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ  
أَبِي الْقَاسِمِ خَلِيفَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ  
خَمْسًا فَلَا أَتْرُكُهُ أَبَدًا۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ  
ابِرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عِيسَى  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عِيسَى مَوْلَى  
حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا  
ثُمَّ انْتَفَتَ لَنَا فَقَالَ مَا وَهْمٌ وَلَا نِسِيْتُ وَلَا  
لَكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَدُلِّي نِسِيَّتِي يَعْنِي حَدِيفَةَ  
بْنَ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَتِهِ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ انْتَفَتَ  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبْ تَوَرُّ إِلَى أَنَّ التَّكْبِيرَ  
عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ  
الْأَثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا  
بَلْ هِيَ أَرْبَعٌ لَا يَتَّبِعُنِي أَنْ يَزَادَ عَلَى ذَلِكَ وَلَا  
يَنْقُصَ مِنْهُ۔

## باب: نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں

حضرت ابن ابی ہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت زید بن  
رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے ایک  
دن آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا  
گیا۔ حضرت ابو بکرہ کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں اور حضرت ابن مَرْزُوقِ  
کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ  
تکبیریں کہتے تھے یا آپ نے کہیں۔

حضرت اسرائیل بن یونس فرماتے ہیں حضرت عبدالاعلیٰ نے  
ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے  
پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں  
حضرت عبدالرحمن ابن ابی ہلی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کیا آپ  
بھول گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے اپنے  
خیال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے  
پانچ تکبیریں کہیں۔ پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ تمیمی فرماتے ہیں میں نے حضرت  
خدیجہ بن بیان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے  
ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں  
پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھے وہم و گمان میں  
بھولا، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے  
مولا اور ولی ثنمت یعنی حضرت خدیجہ بن بیان رضی اللہ عنہ نے  
ایک جنازہ پڑھا تو اس پر پانچ تکبیریں پڑھیں پھر حضرت خدیجہ  
ہم ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف  
گئی ہے کہ جنازے پر پانچ تکبیریں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان  
(مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی  
مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چار ہی تکبیریں ہیں ان پر کمی زیادتی  
مناسب نہیں۔



انہوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا حضرت  
عبد الشری بن ابوقادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ  
ایک میت کی نماز جنازہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر  
ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی (کے جنازے)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قلابہ رضی اللہ عنہ کی  
قبر پر نماز جنازہ پڑھنی تو چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت ابوسلمان مؤذن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں حضرت ابوشہد کچھ کا انتقال ہوا تو حضرت زید بن ارقم  
رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں  
کہیں۔ ہم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ فرمایا میں نے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔  
حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اپنے والد  
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے  
فقراء کی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک عورت کے فوت  
ہونے کی اطلاع دی گئی۔ انہوں نے اسے رات کو ہی دفن  
کر دیا۔ صبح ہوئی تو انہوں نے آپ کو اطلاع دی آپ اس کی

۴۶۶۔ وَأَحَدُكُمْ إِنِّي ذَلِك بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا هَذَبَهُ قَالَ تَنَا هَمَامٌ قَالَ تَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَتَادَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ شَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.  
۴۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا.  
۴۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ تَنَا شَرِيكَ حَمْوَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ تَنَا سَعِيدٌ قَالَ تَنَا هُفَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ رَيْدٍ عَنْ رَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى  
عَلَى قَبْرِ قَلَابَةَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.  
۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا شَيْبَانُ قَالَ  
تَنَا سُوَيْدُ أَبُو حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنِي تَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا.  
۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا  
شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي مَرْزُوقَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَدِّبِ  
قَالَ تَوَيْتُ أَبُو شَرِيحَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ  
فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هَذَا فَقَالَ هَكَذَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعَلُ.  
۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا عَنَّا شُرُ  
الْزَّاقَمُ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْخَمِيرِيُّ قَالَ  
تَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ  
ابْنِ سَهْلٍ عَنْ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُودُ فَقَدَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ



إِنَّهُ أَخْبَرَ بَا مَرَاةً مَاتَتْ قَدْ تَوُ مَالِئًا فَلَمَّا  
أَصْبَحَ أَذْكَرُهُ فَمَشَى إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَ  
كَثَّرَ أَرْبَعًا.

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الثَّغْنَانَ يَحَدِّثُ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو  
نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ  
صَلَّى بَنَّا ابْنِ أَبِي أَذْفَى عَلَى ابْنَتِهِ لَهُ فَكَثَّرَ عَلَيْهَا  
أَرْبَعًا ثُمَّ وَقَفَ فَانْتَظَرْنَا بَعْدَ الرَّابِعَةِ تَسْلِيمًا  
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَكْبُرُ الْخَامِسَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ  
قَالَ آمَّا كُمْ ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَأَكْبُرُ الْخَامِسَةَ وَلَمْ أَكُنْ  
لِفَعْلِ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ  
قَالَ ثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ قَدْ كَرَّ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْهَجَرِيِّ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.  
۴۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مَا يَكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى لِلنَّاسِ التَّجَاهُثِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَلَّى بِهِنَّ  
وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ

قبر کی طرف تشریف لے گئے نماز جنازہ پڑھی اور چار  
تکبیریں کہیں۔

حضرت ابو امامہ بعض صحابہ اکرم کے واسطے سے سرکار  
موجود عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

حضرت ابراہیم ہجری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
ابن ابی ہونی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کی نماز جنازہ  
پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں پھر کھڑے ہو گئے۔ ہم چونکہ تکبیر  
کے بعد سلام کا انتظار کر رہے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ  
اب پانچویں تکبیر کہیں گے پھر آپ نے سلام پھیرا اس کے بعد  
فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا خیال میں میں پانچویں تکبیر کہنے  
والا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کرنا تھا کیونکہ میں نے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی چار تکبیریں)  
حضرت خالد بن عبد اللہ، حضرت ہجری سے روایت  
کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

حضرت شعبہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔  
پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر لوگوں  
کو اسی دن دیدی جس دن وہ فوت ہوئے پھر آپ عید گاہ  
کی طرف تشریف لے گئے لوگوں کی صف بندی کی اور چار  
تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ  
فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے بواسطہ حضرت



عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ أَمَّا بَعَثَ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ -

وَقَالُوا فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ الَّذِي بَدَأْنَا بَيْنَ كُوفِهِ فِي هَذَا الْبَابِ إِنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَمَّا بَعْدَ قَبْلِ الْمَرَّةِ الَّتِي كَبَّرَ فِيهَا خَمْسًا فَلَا يَهْوِي أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ خِلَافَهُ إِلَّا لَمَعْنَةً قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُلَيْمَانُ الْمُؤَدِّي فِي صَلَاتِهِ عَلَى أَبِي شَرِيحَةَ فِي تَكْبِيرِهِ عَلَيْهِ أَمَّا بَعْدَ وَبَحْتِمْ تَكْبِيرُهُ عَلَى تِلْكَ الْجَنَائِزِ خَمْسًا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِأَنَّ حَكْمَ ذَلِكَ الْمَيِّتِ أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا لِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُفَضِّلُونَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ عَلَى مَا يُكَبَّرُ عَلَيْهِ غَيْرُهُمْ -

۴۸۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ خَمْسًا وَارْبَعًا فَأَمَرَ عُمَرُ النَّاسَ بِأَرْبَعٍ يَتَّبِعُونَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ -

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ اس کی مثل کی خبر دی۔

حضرت زہری، حضرت سعید بن مسیب سے وہ کسی صحابی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

انہوں نے (دوسرے گروہ نے) فرمایا کہ حضرت زید بن ارقم کی روایت سے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی معلوم تھا ہے کہ وہ پہلے چار تکبیریں ہی کہتے تھے اب پانچ تکبیریں کہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عمل کرتے دیکھا اس کے خلاف بلا وجہ کیا ہو انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو شریحہ کے جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں جس طرح ابو سلمان مؤذن کی روایت میں ہے تو ان (حضرت زید بن ارقم) کا پانچ تکبیریں کہنا اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس میت پر پانچ تکبیریں کا ہی حکم ہو گا کیونکہ وہ اہل بدر سے تھے اور انہیں نماز جنازہ کی تکبیرات میں ۴۷۸ پر فضیلت دی باقی تھی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں طرح تکبیریں تھیں، چار بھی اور پانچ بھی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیریں کہنے کا حکم دیا۔ یہ نماز جنازہ کی بات ہے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم



ثُمَّ عَبَّدَ اللَّهُ بَنِي عَمْرٍو عَنْ رَأْيِهِ يَعْزِزُ ابْنَ أَبِي نَكِيَّةٍ  
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَبِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي التَّكْبِيرِ  
عَلَى الْجَنَائِزِ لَا تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَ  
آخَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ خَمْسًا وَآخَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا إِلَّا سَمِعْتُهُ  
فَاخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى قُبِضَ  
أَبُو بَكْرٍ فَكَلَّمَائِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي اخْتِلَافِ النَّاسِ  
فِي ذَلِكَ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَيْهِ جِدًّا فَأَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ  
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَخْتَلِفُونَ عَلَى النَّاسِ بِمُخْتَلِفُونَ  
مِنْ بَعْدِكُمْ وَمَتَى تَجْتَمِعُونَ عَلَى أَمْرٍ يَجْتَمِعُ النَّاسُ  
عَلَيْهِ فَاَنْظُرُوا أَمْراً تَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَكَأَنَّا  
أَيُّظُهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ مَا رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
فَأَشْرَعَلِينَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَأَنْتُمْ عَلَى  
فَانْسَأْنَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ فَكُونُوا حَقَّوَالِإِلَهِ مَدِينَتُهُمْ  
فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا التَّكْبِيرَ عَلَى  
الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّكْبِيرِ فِي الصُّحُفِ وَالْفِطْرِ أَمَّا بَعْدُ  
تَكْبِيرَاتٍ فَاجْمَعُوا أَمْرَهُمْ عَلَى ذَلِكَ -

فَهَذَا أَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَدَّ الْأَمْرَ فِي ذَلِكَ إِلَى  
أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ بِمَشُورَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ عَلَيْهِ وَهُمْ حَضَرُوا  
مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ  
حَدَّثَنِيهِ وَرَأَيْتُ بَنِي أَمْرٍ كَمَ فَمَكَانَ مَا كَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ  
عِنْدَهُمْ أَوْلَى مِمَّا قَدْ كَانُوا عَلَيْهِمْ أَقْدًا لَكَ تَسْمَعُ  
لِمَا قَدْ كَانُوا عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنَّهُمْ مَا مَوْتُونَ عَلَى مَا قَدْ

صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد لوگوں میں تکبیراتِ جنازہ  
میں اختلاف تھا اگر تم سنا چاہتے تو ضرور سنتے کہ کوئی کہتا  
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات تکبیریں کہتے ہوئے  
سنا ہے دوسرا کہتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ  
تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے۔ ایک اور کہتا میں نے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے حضرت  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال تک وہ اسی طرح رہے۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس سلسلے میں لوگوں  
کے درمیان اختلاف دیکھا جواب پر نہایت گراں گزرا۔  
انہوں نے صحابہ کرام کو بلا بھیجا اور فرمایا تم رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت ہو جب آپ میں اختلاف  
ہوگا تو بعد والے بھی آپس میں اختلاف کریں گے اور جب  
آپ لوگ کسی بات پر اتفاق کریں گے تو بعد والے بھی باہم  
متفق ہوں گے۔ پس ایک متفق علیہ بات پر غور کرو گویا  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیدار کر دیا تو  
انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جنازے کی تکبیرات  
عیدین کی تکبیرات کی طرح چار ہوں تو آپ نے ان کو ایک  
بات جمع کر دیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے ان کو  
چار تکبیروں کی طرف لٹا دیا اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عمل کے وقت موجود تھے جیسے حضرت خذیفہ اور زید بن ارقم رضی  
اللہ عنہ نے روایت کیا تو انہوں نے جو عمل کیا وہ ان کے علم سے  
اولیٰ ہے پس یہ اس بات کے لیے ناخ ہو گا جو انہوں نے جانا۔  
کیونکہ جس طرح وہ روایت کرنے میں با اعتماد تھے اسی طرح وہ  
عمل میں بھی دیانت دار تھے۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح انہوں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شراب کی حد مقرر کرنے اور



فَعَلُوا كَمَا كَانُوا مَا مَوْنَيْنِ عَلَى مَا قَدْ رَوَوْا وَهَذَا  
كَمَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي التَّوَقُّيْتِ عَلَى حَدِّ الْخَيْرِ وَتَرْكِ بَيْعِ أُمَمَاتِ  
الْأُولَادِ فَكَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى مَا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ  
مِنْ ذَلِكَ حُجَّةً وَإِنْ كَانُوا قَدْ فَعَلُوا فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ فَكَذَلِكَ  
مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنْ عَدَا التَّكْبِيرِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَهُوَ حُجَّةٌ  
وَإِنْ كَانُوا قَدْ عَلِمُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خِلَافَهُ وَمَا فَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ فَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ بَعْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ نَاسِخٌ لِمَا قَدْ كَانَ  
فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ  
وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ نَاسِخًا وَقَدْ كَبَّرَ عَلَى بَنِي إِبِطَالِ  
بَعْدَ ذَلِكَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ -

۴۸۲۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ  
فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا -

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مَوْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَلِيًّا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى ثَنَادَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا -

قِيلَ لَهُ إِنَّ عَلِيًّا إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَهْلِ بَدْرٍ  
كَانَ كَذَلِكَ حُكْمُهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَمَرَّ بِهَا فِيهَا  
مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى مَا يَكْبُرُ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ -

۴۸۴۔ وَاللَّيْلُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ  
الصَّنْبَرِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
قَالَ ثَنَا إِثْبَادَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امہات الولد کی بیع چھوڑنے پر اتفاق کیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔  
اگرچہ وہ دور رسالت میں اس کے خلاف کرتے تھے اسی طرح نماز  
جنازہ کی تکبیرات پر ان کا اتفاق بھی حجت ہے اگرچہ انہیں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کے خلاف معلوم ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
انہوں نے جس پر عمل اور اتفاق کیا وہ آپ کے عمل کے لیے ناسخ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ناسخ ہو سکتا ہے جب  
کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس کے بعد بھی چار سے زیادہ  
تکبیرات کہی ہیں اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف  
رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چھ تکبیریں  
کہیں۔

حضرت موسیٰ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوقنادہ رضی اللہ  
عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سات تکبیریں کہیں۔  
اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی  
اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ نماز جنازہ کے سلسلے میں اہل بدر پر  
دوسروں کی نسبت زیادہ تکبیریں کہنے کا حکم تھا۔  
اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ پر  
نماز پڑھی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر متوجہ ہو کر فرمایا  
کہ یہ اہل بدر سے ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے کئی جازوں پر



ناز جنازہ پڑھی لیکن وہ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

جَنَازَةٌ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ انْتَفَتَحَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى جَنَازَتِهِ كُلِّ ذَلِكَ كَانَ يَكْبُرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابن منفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہیل بن حبیب رضی اللہ عنہ کی ناز جنازہ پڑھاتے ہوئے ان پر سات تکبیریں کہیں، پھر لحمادی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ صَلَّى عَلَيَّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حَنْبَلٍ فَكَبَّرَ عَلَيَّ سِتًّا ثُمَّ انْتَفَتَحَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت عبدغیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی کریم وجہ: اہل بدر پر چھ تکبیریں، دیگر صحابہ کرام پر پانچ اور عام لوگوں پر چار تکبیریں کہتے تھے تو اہل بدر پر ناز جنازہ کا حکم اسی طرح تھا۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلَمٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَكْبُرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا فَهَكَذَا كَانَ حُكْمُ الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت سلیمان بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید، حمام بن عمارث اور ابراہیم بن نفی کے پیچھے ناز جنازہ پڑھی ہے وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت حمام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع فرمایا البتہ اہل بدر پر وہ پانچ سات اور در تکبیریں کہتے تھے۔

۴۸۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ تَارِيقَ بْنَ أَخْذَمَ الطَّالِقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْأَشْجِدِ ابْنِ يَزِيدَ وَهَتَامُ بْنُ الْحَارِثِ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَكَانُوا يَكْبُرُونَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَالَ هَتَامُ وَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَى أَرْبَعٍ إِلَّا عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَكْبُرُونَ عَلَيْهِمْ خَمْسًا وَسَبْعًا وَتِسْعًا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام نے چار تکبیرات پر جو اجماع کیا وہ اہل بدر کے علاوہ لوگوں کے لیے تھا اہل بدر کا حکم اسی طرح چار سے زیادہ پر ہی رہنے دیا، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے تو ہمارے خیال میں ان کا مذہب بھی یہی تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانُوا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ مِنْ عَدَالَةِ التَّكْبِيرِ الْأَرْبَعِ فِي عَهْدِ عُمَرَ إِنَّهَا كَانَتْ عَلَى غَيْرِ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانُوا حُكْمًا أَقْبَلَ بَدْرٍ عَلَى مَا تَوَقَّعْنَا إِلَّا بَعْضَ فَمَا رَوَى عَنْ تَارِيقِ بْنِ أُمِّ قَوْمٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِنَّهَا هِيَ لِأَنَّهُ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ فِيمَا تَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس شام کے کچھ لوگ آئے ان کا ایک آدمی مر گیا تو

۴۸۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّابَ بْنَ الْمُنْهَالِ قَالَ أَنَا حَسَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ



انہوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں میں نے چاہا کہ ان کو منع کروں۔  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے  
میں کوئی معروف بات نہیں ہے۔

اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے اہل بدر اور  
دوسرے لوگوں کی نماز میں فرق کے سلسلے میں کی تو حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ اس میں کوئی اور بات معلوم نہیں،  
چار تکبیروں سے زائد کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں۔

یہ حدیث دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔  
حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے  
یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو  
انہوں نے فرمایا جب امام آگے ہو تو جتنی تکبیریں وہ کہے  
تم بھی کہو اس میں وقت اور تعداد کی کوئی قید نہیں۔

ہمارے نزدیک اس کا وہی معنی ہے جو ذکر کیا گیا۔  
کیونکہ امام بھی اہل بدر کی نماز جنازہ پڑھتا ہے اور کبھی دوسروں  
کی، اگر وہ بدریوں کی نماز جنازہ پڑھائے اور ان پر اس طرح تکبیر  
کہے جیسے اہل بدر پر کہی جاتی ہے اور یہ چاہے سے زائد میں تو تم بھی  
اتنی ہی تکبیریں کہو اور اگر وہ غیر بدریوں کی نماز جنازہ پڑھائے  
ہوئے چار تکبیریں کہے جیسے ان پر کہی جاتی ہیں تو تم بھی اتنی ہی  
تکبیریں کہو اہل بدر اور دوسرے لوگوں میں سے کسی کی نماز جنازہ  
میں کوئی تعداد مقرر نہیں کہ اس پر اضافہ نہ کیا جائے۔

یہی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما)  
سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا نماز جنازہ کی تکبیر  
میں کوئی تعداد مقرر نہیں۔ چاہے تو چار تکبیریں کہو، چاہے  
پانچ کہو اور اگر چاہے تو چھ تکبیریں کہو۔

ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ  
قَيْسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَمَاتَ كَلْبٌ  
مَيْتٌ فَكَبَرُوا عَلَيْهِ حَسًّا فَأَمَدَتْ أَنْ أَرَاهُمْ  
فَأَخْبَرْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مَعْلُومٌ  
فَهَلْ أَيْحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِي اخْتِلَافِ حُكْمِ الصَّلَاةِ  
عَلَى الْبَدْرِيِّينَ وَعَلَى غَيْرِهِمْ تَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا  
بِقَوْلِهِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مَعْلُومٌ أَيْ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ  
يَكْتَرِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا لَا يُجَاوِزُ إِلَى  
غَيْرِهِ - وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ  
۴۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا  
الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ذَكَرَ ذَلِكَ  
لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا كَقَدَّمَ الْإِمَامُ فَكَبَرُوا  
بِمَا كَبَرْنَا لَهُ لَا وَفَتْ فَلَا عَدَدَ -

وَهَذَا عِنْدَنَا مَعْنَاهُ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا أَنَّ  
الْإِمَامَ كَذَا كَانَ يَصِلُ حِينَئِذٍ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ وَ  
عَلَى غَيْرِهِمْ فَإِنْ صَلَّى عَلَى الْبَدْرِيِّينَ وَذَكَرَ مَا تَوَكَّى  
الْأَمْرَ بَعَثَ فَكَبَرُوا مَا كَبَرُوا عَلَى غَيْرِ الْبَدْرِيِّينَ  
فَكَبَرُوا بِمَا كَبَرُوا عَلَيْهِمْ فَكَبَرُوا كَمَا كَبَرُوا  
وَفَتْ وَلَا عَدَدَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى جَمِيعِ  
النَّاسِ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ وَغَيْرِهِمْ لَا يُجَاوِزُ ذَلِكَ إِلَى  
مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ -

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ -

۴۹۰ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا  
رَافِعٌ قَالَ ثَنَا أَبُو سَهْوٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا وَفَتْ وَلَا عَدَدَاتٍ  
شِئْتَ أَرْبَعًا وَإِنْ شِئْتَ حَسًّا وَإِنْ شِئْتَ  
سِتًّا -



فَهَذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى مَا حَكَى عَامِرٌ عَنْ  
عَلْقَمَةَ وَمَا حَكَى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هَذَا أَفْهَوُ  
أَثْبَتُ رَأْيَ عَامِرٍ أَوْ قَدْ لَقِيَ عَلْقَمَةَ وَ أَخَذَ عَنْهُ وَأَبُو  
إِسْحَاقَ فَلَمْ يَلْقَهُ وَلَعَلَّيَا خُذَ عَنْهُ وَلَئِنْ عَبْدُ اللَّهِ  
قَدْ رَوَى عَنْهُ فِي التَّكْبِيرِ أَنَّهُ أَرْبَعٌ مِنْ غَيْرِ هَذَا  
الْوَجْهِ -

۴۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ  
ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي  
عَظِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ التَّكْبِيرُ عَلَى  
الْجَنَائِزِ أَرْبَعٌ كَالْتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدِ -

۴۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُوَمَّلٍ قَالَ لَحَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدِ أَرْبَعٌ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ  
۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

فَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَسْأَلْ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى  
الْجَنَائِزِ إِخْبَارًا أَنَّهُ أَرْبَعٌ وَأَمَّا هُوَ فِي حَدِيثِ  
عَلْقَمَةَ أَنَّ يُكْتَبُ مَا كَثُرَ بِمَتْلَمٍ فَلَمْ يَنْقُطْ  
الْكَلَامُ عَلَى ذَلِكَ لَكَانَ وَجْهٌ حَدِيثُهُ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّ  
أَصْلَ التَّكْبِيرِ عِنْدَهُ أَرْبَعٌ وَعَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ  
مَنْ يُكْتَبُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ كَمَا كَثُرَ إِمَامُهُ لِأَنَّهُ  
قَدْ فَعَلَ مَا كَذَلِكَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ - وَقَدْ كَانَ  
أَبُو يُوسُفَ يَذْهَبُ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ وَلَكِنَّ الْكَلَامَ  
لَمْ يَنْقُطْ عَلَى ذَلِكَ وَقَالَ لَا وَثَقْتُ وَلَا عَدَدَ قَدْ كَانَ  
ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي ذَلِكَ لَا وَثَقْتُ عِنْدِي بِالتَّكْبِيرِ  
فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا عَدَدَ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِي  
كَوْنَاهُ فِي أَهْلِ بَدْرٍ وَغَيْرِهِمْ أَمْ لَا وَثَقْتُ وَلَا عَدَدَ  
فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا وَلَكِنْ جُمْلَةً

تو یہ مفہوم بواسطہ امام حضرت علقمہ کی روایت کے نکلا ہے اور وہ  
روایت (حضرت امام کی روایت) اس سے زیادہ ثابت ہے کیونکہ حضرت  
امام نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث  
لی، حضرت ابو اسحق نے نہ تو ان سے ملاقات کی اور نہ ان سے حدیث  
حاصل کی اور اس لیے بھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
دوسرے طریقے پر چار تکبیریں مروی ہیں۔

حضرت ابو عظیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا،  
فرماتے تھے۔ عیدین کی تکبیرات کی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات  
بھی چار ہیں۔

حضرت ابو عظیمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میت پر نماز کی  
طرح عیدین کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت علی بن اقر سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حبیب نماز جنازہ  
کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ  
چار ہیں اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انہوں  
نے حکم دیا کہ امام جنتی تکبیریں کہے اتنی ہی تکبیریں وہ بھی کہیں  
اگر اس پر بحث ختم ہو سکتی تو ہمارے نزدیک ان کی روایت کا  
مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک تکبیریں چار ہی ہیں لیکن زائد  
تکبیریں کہنے والے امام کی اقتداء کرنے والا، امام کی طرح تکبیریں  
کہے کیونکہ بعض علماء نے اس قول پر عمل کیا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف  
رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اپنایا ہے لیکن اس پر بحث ختم نہیں ہوتی  
انہوں نے فرمایا اس میں کوئی تعداد مقرر نہیں تو یہ اس بات پر دلائل  
ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے نزدیک نماز  
جنازہ میں اس معنی کے اعتبار سے کوئی وقت یا تعداد مقرر نہیں  
جو ہم نے اہل بدر احد ان کے غیر کے بارے میں ذکر کیا بھی



اہل بدر ہوں دوسرے لوگ جو بھی ہوں سب کی نماز جنازہ میں تعداد مقرر نہیں لیکن ان کا جملہ کہ کوئی وقت اور تعداد مقرر نہیں تو اہل بدر کی نماز جنازہ کا یہی حکم ہوگا لیکن دوسرے لوگوں کی نماز جنازہ میں وہ حکم ہوگا جو حضرت ابو عطفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا تاکہ اس میں تعداد نہ ہو۔۔۔ پھر اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے تکبیرات جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ دیکھا اور سنا، بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو چار تکبیریں پڑھنا فرمایا جیسے سب سے طویل نماز ظہر کی چار رکعات ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے یزید بن مکلف کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت ابوامرؤ فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسعر نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمیر سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت اسماعیل بن خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت عمیر بن سعید سے سنا انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت اعمش، حضرت عمیر بن سعید سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

لَا وَثَّقَ لَهَا وَلَا عَدَدًا إِنْ كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ هَكَذَا حُكِمَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ وَالصَّلَاةُ عَلَى غَيْرِهِمْ عَلَى مَا رَأَى عَنْهُ أَبُو عَظِيكَةَ حَتَّى لَا يَنْصَادَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَدْ رَوَى عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ أَنََّّهُمْ كَتَبُوا فِيهَا أَرْبَعًا.

۴۹۴۔ فَمِمَّا رَوَى عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ جَمْعُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَأَخْبَرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِمَا رَأَى وَبِمَا سَمِعَ فَجَمَعَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ عَلَى أَرْبَعٍ تَكْبِيرًا كَأَطْوَلِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الظُّهْرِ.

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى رَيْثَبِ بْنِ الْمَدِينَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ عَلَى يَزِيدِ بْنِ الْمَكْكَفِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ.

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرْمُوتَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ كَرِهَ مِثْلَهُ.

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.



۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ شَعِيبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ صَلَّى عَلَى حَنَائِزٍ رَجَالٍ وَنِسَاءٍ نَجَعَلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِيهِ وَ النِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَمْرًا بَعًا۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا أَمْرًا بَعًا۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْرِی قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْفٍ وَكَانَ مِنْ كِبَرَاءِ الْأَنْصَارِ وَ عَلَمًا بِهِمْ وَأَبْنَاءُ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّنَةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزَةِ أَنْ يُكَبَّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِقَائِلَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يَخْتُمُ الصَّلَاةَ فِي التَّكْبِيرَاتِ الثَّلَاثِ قَالَ الرَّهْرِی قَدْ كُتِبَ الَّذِي أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ مِنْ ذَلِكَ لِإِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْفَهْرِيِّ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُ الصَّحَابَةَ بَنِي قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَنْفٍ بْنِ مُسْلِمَةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزَةِ مِثْلَ الَّذِي حَدَّثَكَ أَبُو أُمَامَةَ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَبَّرَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمْرًا بَعًا۔

وَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا كَانَ عُمَرُوهُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي أَهْلِ بَدْرٍ أَنْ يُكَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ مَا جَاءَ مِنَ الرِّوَايَةِ۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

حضرت موسی بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مردوں اور عورتوں کے کچھ جنازوں پر نماز پڑھائی مردوں کو اپنے آگے اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تراویحوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور وہ اکابر انصار اودان کے علماء میں سے تھے اودان لوگوں کی اولاد تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں ایک صحابی نے ان کو بتایا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کے پھر دل میں سورہ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیروں میں نماز ختم کرے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے جو کچھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سنا، محمد بن سوید فہری سے عرض کیا تراویحوں نے فرمایا میں نے حضرت عمار بن قیس سے سنا وہ حضرت حنیف بن مسلمہ سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے تم سے بیان کیا۔

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

یہ روایت حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے اس روایت کے خلاف ہے کہ ال بدر کی نماز جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہی جائیں۔

حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے



رَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَ  
صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا  
أَرْبَعًا.

۵۰۵. وَحَدَّثَنَا فُهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَرْثُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شَرْحَبِيلُ  
بْنُ سَعْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا كَبِيرَاتٍ.

۵۰۶. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ ثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ مَهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ صَلَّيْتُ  
خَلْفَ الْبَلَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اجْتَمَعُوا  
فَقُلْنَا نَعُو فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۵۰۷. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا  
إِسْرَءِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ  
صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَنَازَةٍ مِنْ رِجَالِ  
وَسَاءٍ فَسَوَّى بَيْنَهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

فَهُوَ لَا عَرَا ضَعَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُورُونَ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ قَدْ كَانُوا  
يَكْتَبُونَ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَى جَنَازَةٍ أَرْبَعًا كَبِيرَاتٍ  
ثُمَّ لَا يَتَكَبَّرُونَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَؤُلَاءِ. قَدْ لَكَ ذَلِكَ  
أَنَّ ذَلِكَ هُوَ حُكْمُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ  
وَأَنَّ مَا نَأَدُّ عَلَى التَّكْبِيرَاتِ الْأَرْبَعِ فَإِنَّهَا كَانَتْ  
لِبَعْضِ خَاصِّ خُصٍّ بِهِ بَعْضُ السُّرُتِ مِمَّنْ ذَكَرْنَا  
مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ. فَثَبَّتَ بِمَا  
ذَكَرْنَا أَنَّ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا عَلَى النَّاسِ  
جَمِيعًا مِنْ بَعْدِ أَهْلِ بَدْرٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَكَانَ  
مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَشَفِيعَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ  
فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا.

وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْحَنْفِيَّةِ.

یہیچھے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے چار تکبیریں  
کہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی  
تو انھوں نے بھی اس پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت شریح بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز جنازہ پڑھانے  
ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت مہاجر بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی  
انھوں نے فرمایا تم جمع ہو گئے ہم نے عرض کیا جی ہاں، پھر انھوں  
نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن مویہ رضی اللہ عنہ فرما  
تے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مردوں  
اور عورتوں کے کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو انھوں نے  
ان کو برابر کر کے چار تکبیریں کہیں۔

توبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا ان روایات میں ذکر  
ہے وہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے ہیں پھر کسی  
نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ توبہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ  
میں تکبیر کا یہی حکم ہے اور وہ جو تکبیرات میں اضافہ ہوا وہ کسی خصوصیت  
کی بناء پر تھا جس سے بعض فوت ہونے والوں کو عام لوگوں سے  
خاص کیا گیا جس طرح ہم نے اہل بدر کا ذکر کیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا  
اس سے ثابت ہوا کہ اہل بدر کے بعد تمام لوگوں کے جنازوں میں قیام  
تک چار تکبیریں ہی ہیں۔ تکبیرات جنازہ کے سلسلہ میں حضرت امام  
ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب  
ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات

مروی ہے۔



۵۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو حَمْرَةَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ قَوْلَيْهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنْفِيَّةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَاكْبَرُ أَرْبَعًا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاكْبَرُ أَرْبَعًا۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِدَاءِ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ قَتْلَى أَحَدٍ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَصَلَّى عَلَى مَنْ قُتِلَ مِنَ الشَّهِدَاءِ فِي الْمَعْرَاةِ وَلَا عَلَى مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ قِمَاتٌ كَيْلَ أَنْ يَحْمَلَ مِنْ مَكَانِهِ كَمَا لَا يُغْسَلُ وَمِمَّنْ قَالَ بِذَلِكَ أَهْلُ السُّنَنِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ عَلَى مَخَالِفِهِمْ أَنَّ الدَّاءِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَرْكُهُ ذَلِكَ لِأَنَّ سُنَّتَهُمْ أَنْ لَا يَصَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُغْسَلُوا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ لِمَا كَانَ بِهِ حَبِثٌ مِنَ أَلَمِ الْجَرَامِ وَكُسْرِ الرِّبَاعِيَّةِ وَمَا أَصَابَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الشَّرِكَائِ۔

حضرت ابو حمزہ عمران ابن ابی عطاف فرماتے ہیں میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات پر حاضر ہوا حضرت محمد بن حنفیہ نے بطور ولی ان کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

حضرت سفیان، حضرت عمران بن ابی عطاف سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ پڑھی اور انہوں نے چار تکبیریں کہیں۔

## بَابُ شَهَادَةِ نَازِجِنَا

حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کو ان کے خونوں نہایت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں معرکہ میں شہید ہونے والوں اور ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جو زخمی ہونے کے بعد دماغ سے اٹھائے جانے سے پہلے فوت ہو گئے جیسا کہ ان کو غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس سلسلے میں مخالفین کے خلاف ان کی دلیل وہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو ہو سکتا ہے آپ کا چھوڑنا اس لیے ہو کہ اس وقت ان پر نماز جنازہ پڑھی نہ جاتی ہو جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو لیکن دوسرے حضرات نے پڑھی ہو کیونکہ اس وقت آپ کو زخموں اور دانتوں کے شہید ہونے کے باعث تکلیف تھی اور مشرکین کی طرف سے بھی اذیت پہنچی تھی۔ اس کے باعث آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی۔



حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر کونسی دوائی لگائی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا آپ کے سر انور پر خود ٹوٹ گئی تھی۔ ماسنے کے دانت شہید ہوئے تھے اور چہرہ انور پر زخم آئے تھے۔ حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا دھرتی تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دہال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت خاتون جنت نے دیکھا کہ دھرتے سے خون میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے بورئیے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلایا اور زخم میں اس کی راکھ بھر دی تو غن ٹھہر گیا اس حدیث میں حضرت ابن ابی حازم اور حضرت سعید کے الفاظ ملے جملے میں مفہوم ایک ہی ہے۔

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُحد کے دن چہرہ انور میں زخم پہنچا تو آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بورئیے کا ایک ٹکڑا جلا کر راکھ بنائی اور اسے آپ کے چہرہ انور (کے زخم) میں بھر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہو گا جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو زخمی کر دیا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ اُحد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خود ٹوٹ گئی، آپ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور چہرہ انور زخمی ہو گیا۔

حضرت البرہریریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ

۵۱۱۔ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ سَعِيدُ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَحَدٍ بَآئِي شَيْءٌ دُرْدَى قَالَ سَهْلٌ كَسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَكَسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضَتْ غَسْلَهُ وَكَانَ عَلَى رُفْسِهِ الْمَاءُ بِالنَّجَسِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَالصَّقَّةَ عَلَى جُرْحِهِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ يَخْتَلِفُ لَفْظُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ زَالِمَعْنَى وَاحِدٍ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِيبَ يَوْمَ أَحَدٍ فِي وَجْهِهِ فَجُرِحَ وَإِنَّ فَاطِمَةَ رَضَتْ غَسْلَهُ أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَجَعَلَتْهُ مَادًّا وَالصَّقَّةَ عَلَى وَجْهِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتَدِ غَضَبُ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ عَلَى قَوْمٍ دَمَوا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو عَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَيْضَةَ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَحَدٍ وَكَسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ



عَبْدُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِشْدَدَّ غَضَبَ اللَّهِ تَعَدِّيَ قَوْمٍ  
دُمُورًا وَجَهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْوَأْدِ  
دُمُورًا وَجَهَهُ يَوْمَئِذٍ وَهَشَمُوا عَلَيْهِ الْبَيْضَةَ وَكُتِبَ  
رُبَاعِيَّتُهُ.

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حُشَيْشٍ قَالَ  
ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرَتْ  
رُبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أَحَدٍ وَشَجَّ وَجْهَهُ فَجَعَلَ يَسْلُكُ  
الَّذِينَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يَفْلِحُ قَوْمٌ تَجَاوَزَهُ  
يَلِيهِمْ وَكُسِرَ فَرْبُ رُبَاعِيَّتِهِ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ فَأَنذَرَ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ  
شَيْءٌ.

فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ لَا لِمَا نَزَلَ بِهِ وَصَلَّى  
عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ.

۵۱۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
ثَنَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْإِثْمِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ  
حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شَهْدَاءَ  
أَحَدٍ لَمْ يُقْسَلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ  
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَتَنَبَّاهُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ غَيْرِهِ.  
فَنَظَرْنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ  
يَزِيدُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ شَيْءٌ.

۵۱۷۔ فَإِذَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُرَرِّقٍ حَدَّثَنَا قَالَ  
ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
الْزُهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ أَحَدٍ بِحَمْرَةٍ وَكَدَّ جِدْعَ  
وَمَثَلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجْرَعَ صَفِيَّةٌ لَتَوَكَّتَهُ

کاسخت غضب ہر محبوبوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو خون آلود کیا اور اس دن انہوں نے آپ کے چہرہ انور کو خون آلود کیا تھا۔ آپ کی عود توڑی اور دانت مبارک شہید کیے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ کا چہرہ انور زخمی ہوا آپ اپنے رخ انور سے خون کو پونچھتے ہوئے فرماتے تھے وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے ہی کے چہرے کو زخمی کیا، اس کے دانت شہید کیے حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔  
”آپ کو اس بات کا اختیار نہیں“

ترجمہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف کی وجہ سے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور دوسرے حضرات نے پڑھی ہو۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ شہداء احد کو غسل نہیں دیا گیا انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کیا گیا ان پر نماز بھی نہیں پڑھی گئی۔

ترجمہ اس حدیث کے مطابق نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ دوسرے حضرات نے۔  
ترجمہ نے دیکھا کہ اس حدیث کی کیا کیفیت ہے کیا ابن وہب کی روایت (نمبر ۵۱۶) پر کچھ اضافہ ہے۔

حضرت زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس سے گزرے ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے اور ان کو مشکہ بنایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے حضرت صفیہ (حنور علیہ السلام کی چھوٹی)۔



حَتَّى يَحْشُرَهُ اللَّهُ مِنْ بَطُونَ الظَّيْرِ وَالسَّبَاعِ  
تَكْفَنَهُ فِي كَنْزَةٍ إِذَا خَيْرَ أَسْءَلَ بِكَ رَجُلًا  
وَإِذَا خَيْرَ رَجُلٍ بِكَ أَسْءَلَ فَخَيْرَ أَسْءَلَ  
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرَهُ وَقَالَ  
أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِ  
حَنْزَلَةَ فَإِنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ أَفْضَلُ شُهُدَاءِ أَحَدٍ  
فَلَوْ كَانَ مِنْ سُنَّةِ الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ لَمَّا  
صَلَّى عَلَى حَنْزَلَةَ لَمَّا لَمْ يُغْسِلْهُ إِذَا كَانَ مِنْ سُنَّةِ  
الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُغْسَلُوا وَصَارَ مَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَنْزَلَةَ وَلَمْ  
يُصَلِّ عَلَى غَيْرِهِ فَهَذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ لَمْ يُصَلِّ  
عَلَى غَيْرِهِ لِشِدَّةِ مَا بِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ  
مِنَ النَّاسِ - وَقَدْ جَاءَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَئِذٍ عَلَى  
حَنْزَلَةَ وَعَلَى سَائِرِ الشُّهَدَاءِ -

۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو هِلْمٍ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ  
عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْضَعُ  
يَوْمَئِذٍ يَدَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ عَشْرَةً يُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى  
حَنْزَلَةَ ثُمَّ يَرْتَعُ الْعَشْرَةَ وَحَنْزَلَةَ مَوْضِعُهُ ثُمَّ  
يَوْضَعُ عَشْرَةً يُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى حَنْزَلَةَ مَعَهُمْ -

۱۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ  
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْقَتْلِ فَجَعَلَ  
يُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ يَوْضَعُ تِسْعَةً وَحَنْزَلَةَ فَيَكْبِّرُ عَلَيْهِمْ

رضی اللہ عنہا کے روئے پیٹنے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا حتیٰ کہ  
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو پرندوں اور درندوں کے ہیلٹوں سے  
اٹھاتا۔ ان کو ایک چادر میں کفن پہنایا گیا جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں  
نگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر نکلا ہو جاتا تو آپ نے  
ان کا سر ڈھانپ دیا اور ان کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی ایک کی بھی نماز  
نہ پڑھی اور فرمایا میں قیامت کے دن تم پر گواہ ہوں گا۔ — تو اس  
حدیث میں ہے کہ اس دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ  
رضی اللہ عنہ کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ان  
کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ شہداء احد میں سے افضل تھے تو اگر شہداء  
پر نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ جاری نہ ہوتا تو حضرت حمزہ رضی اللہ  
عنہ پر بھی نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا کیونکہ شہداء کو غسل نہیں  
دیا جاتا تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی دوسروں کی نہیں پڑھی۔ — تو اس  
کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے شدت تکلیف کے باعث ان کی نماز  
جنازہ نہیں پڑھی صحابہ کرام نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ — دوسری  
حدیث میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت  
حمزہ اور دیگر شہداء رضی اللہ عنہم کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احد کے دن  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دس شہداء اور حضرت  
حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاشیں رکھی گئیں آپ نے ان پر نماز جنازہ  
پڑھی پھر دس کو اٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت  
موجود رہی پھر دس کو رکھا گیا تو حضرت حمزہ اور ان دس پر نماز  
جنازہ پڑھی (اسی طرح دس دس کر کے رکھی جاتیں۔ حضرت  
حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت ہر بار موجود رہتی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احد کے  
دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی لاشیں لائے کا حکم دیا  
آپ ان پر نماز پڑھنے لگے تو شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم  
کو رکھا جاتا آپ ان پر سات تکبیریں کہتے پھر وہ اٹھ لیے جاتے  
اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جاتا پھر نہ کو لایا جاتا اور



سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمَزَةٌ ثُمَّ  
يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتَّى يَرْتَفِعَ عَنْهُمْ  
۵۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ تَنَايُوسُ بْنُ بَهْلُولٍ  
قَالَ تَنَايُوسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
أَبِيهِ يَقُفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمَزَةٍ  
تُسَبَّحُ بِبُزْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَاكْبَرُوا لِسَعِ تَكْبِيرَاتٍ  
ثُمَّ أَتَى بِالنَّشْلِ يُصَفُّونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ  
مَعَهُمْ

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ خَالَفَا  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هَذَا وَقَدْ  
رَوَى مِثْلَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْفَقَارِيُّ-  
۵۲۱- حَدَّثَنَا يَكُومُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ تَنَايُوسُ  
ابْنُ أَبِي أَيَّاسٍ قَالَ تَنَايُوسُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْفَقَارِيَّ قَالَ  
كَانَ قَتْلَى أَحَدٌ يُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَعَاشِرُهُمْ حَمَزَةٌ  
فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ يَجْمَعُونَ ثُمَّ يُؤْتَى بِتِسْعَةٍ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَ  
حَمَزَةٌ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

وَقَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ  
بَعْدَ مَقْتُلِهِمْ بِشَمَانِ سِنِينَ-

۵۲۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ  
أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ  
يَقُولُ إِنَّ أَحَدًا خَطَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى شَهْدَاءِ أَحَدٍ ثُمَّ رَفَعَ

آپ ان پرسات تکبیریں کہتے یہاں تک کہ آپ ان سے  
فارغ ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی  
اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو ایک چادر سے ڈھانپا  
گیا پھر آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو نو تکبیریں کہیں پھر  
دوسرے شہداء کو لایا گیا ان کو ترتیب سے رکھا گیا تو آپ  
نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ساتھ ہی حضرت حمزہ  
رضی اللہ عنہ پر بھی نماز پڑھی۔

تو حضرت ابن عباس اور ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) پہلے مروی  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کرتے ہیں اور  
حضرت ابومالک غفاری سے اس کی شکل مروی ہے۔

حضرت حسین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے حضرت  
ابومالک غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں احد کے شہداء  
کو لایا جاتا وہ نہ ہوتے اور دوسری حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ کی میت  
بدستور وہیں ہوتی تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب  
کی نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ  
پڑھی۔

حضرت ابوالخیر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر  
رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جو ہمیں آخری خطبہ دیا وہ یہ تھا کہ آپ نے شہداء احد کی نماز  
جنازہ پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا  
کی پھر فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر

۱۔ فصول آگے جانے والے کہتے ہیں میں آپ نے فرمایا کہ میں آگے جا کر جنت میں تمہاری جہان نوازی کا انتظام کروں گا یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم کا  
یوم وفات نہیں منایا جاتا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا ہم مسلمانوں کے لئے بہت سے دوسرے کمالات رکھتا ہے جو ماضی و مستقبل کے لئے اس سے اندازہ ہوتا کہ



گواہ ہوں۔

حضرت عقبہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے تو شہداء اہل مدینہ پر عام بیت جیسی نماز پڑھی

عَلَى الْمُنْبَرِ فَحَرَّمَ اللَّهُ دَأْتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَكُمْ قَرِظٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ تَيْمُونَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَدَّادِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَبِيتِ۔

فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ يَوْمَئِذٍ سِتِينَ فَلَا يَخْلُوا صَلَواتُهُ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَحَدٍ ثَلَاثَةَ مَعَانٍ إِمَّا أَنْ يَكُونَ سِتِّينَ كَأَنَّكَ أَنْ لَا يَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَيْسَ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مَبْعُودًا أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ أَوْ أَنْ يَكُونَ تِلْكَ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّاهَا عَلَيْهِمْ تَطَوُّعًا وَلَيْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ أَصْلًا فِي السَّنَةِ وَالْإِجَابِ أَوْ يَكُونَ مِنْ سِتِّينَ أَنْ لَا يَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ بِحَضْرَةِ الدَّافِنِ وَيَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ طَوْلِ هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا يَخْلُوا فَعَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الثَّمَانِي الثَّلَاثَةِ۔ فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَا أَمْرَ الصَّلَاةِ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ هُوَ أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ قَبْلَ دَفْنِهِمْ ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَنْ يَدْفَنُوا أَوْ بَعْدَ مَا يَدْفَنُونَ فَجَوَزَ ذَلِكَ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُونَ فَأَمْرُ السَّنَةِ فِيهِ أَوْ كَدَمِ التَّطَوُّعِ لِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى السَّنَةِ وَاجْتِلَاؤِهِمْ فِي التَّطَوُّعِ فَإِنْ كَانَ قَعْلًا أَحَدٌ مِمَّنْ كَطَوُّعٍ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ كَانَ فِي ثَبُوتِ ذَلِكَ السَّنَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَوَانِ وَقْتِ التَّطَوُّعِ بِهَا عَلَيْهِمْ وَكُلُّ تَطَوُّعٍ فَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرَضِ فَإِنْ ثَبِتَ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا تَطَوُّعًا بِهَا فَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ كَالصَّلَاةِ

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اہل مدینہ پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی تو اس وقت آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا تین میں سے کسی ایک وجہ سے ہو گا۔ یا تو اس لیے کہ پہلے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ اب ان پر نماز پڑھی جائے یا یہ کہ آپ نے ان پر بطور نفل نماز پڑھی۔ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج نہ تھا اور نہ ہی یہ واجب تھی یا یہ کہ دفن کرتے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے بلکہ ایک عرصہ دراز گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ مگر کار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان تین وجہ سے غالی نہیں۔

جب ہم نے اس پر غور کیا تو تمام فوت ہونے والوں کا حکم یہ ہوا کہ ان کو دفن کرنے سے پہلے نماز جنازہ پڑھی جائے پھر نفل نماز جنازہ میں بھی فقہاء نے گفتگو کی ہے چاہے وہ دفن کرنے سے پہلے ہو یا بعد۔ ایک جماعت نے اسے جائز قرار دیا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ تو نفل کے مقابلے میں سنت والی بات زیادہ ہو کر ہے کیونکہ سنت ہونے پر اجماع ہے اور نفل میں اختلاف ہے تو اگر شہداء اہل مدینہ میں سے تھے جن پر نفل نماز پڑھی گئی تو اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نفل نماز کے وقت سے پہلے ان پر نماز کا طریقہ تھا اور ہر نفل نماز کی فرض نماز میں اصل ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز بطور نفل پڑھی ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب دوسروں کی طرح ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ بھی رائج ہو اگر ان پر نماز اس لیے پڑھی کہ دفن کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا تو آپ کی ان پر اس نماز سے قیام آتا ہے کہ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج تھا اور دفن



کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور اگر اس لیے ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی کہ اتنی مدت کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمام شہداء کے لیے یہی حکم ہو کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ہو سکتا ہے کہ شہداء اُحد کے علاوہ دوسروں پر جلدی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہو اور ان کے لیے تاخیر کا طریقہ جلدی ہو۔ یہ حال ان تینوں وجوہ سے ثابت ہوا کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے چاہے ایک عرصہ بعد ہو یا دفن سے پہلے پھر اختلاف تو اس بات کا تھا کہ دفن سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ، توجیب اس حدیث سے دفن کے بعد ان کی نماز جنازہ ثابت ہو گئی تو دفن سے پہلے تو زیادہ مناسب ہے۔

عَلَى غَيْرِهِمْ كَرَأْنِ كَأَنْتَ صَلَوْتُهُ عَلَيْهِمْ لَعَلَّه تَسْبِيحُ  
فَعَلِيهِ الْأَوَّلُ وَتَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ قَرَأْنُ صَلَاتِهِ  
هَذِهِ عَلَيْهِمْ تَوْجِبُ أَنْ مِنْ سُنَّتِهِمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ  
وَأَنْ تَرْكُ الصَّلَاةِ  
عَلَيْهِمْ عِنْدَ ذَاتِهِمْ مَنْسُوخٌ وَأَنْ كَأَنْتَ صَلَوْتُهُ  
عَلَيْهِمْ إِنَّمَا كَأَنْتَ لِأَنَّ هَكَذَا سُنَّتُهُمْ أَنْ لَا يَصَلُّوا  
عَلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ هَذِهِ الْمُدَّةِ وَأَنَّهُمْ خَصُّوا بِذَلِكَ  
فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ حُكْمُ الشَّاهِدِ  
أَنْ لَا يَصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ مَضِيِّ مِثْلِ هَذِهِ الْمُدَّةِ  
وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَأَلَ الشَّاهِدَ أَنْ يَعْمَلَ الصَّلَاةَ  
عَلَيْهِمْ غَيْرَ شَهَادَةٍ أُخْرَى فَإِنْ سُنَّتُهُمْ كَأَنْتَ تَأْخِذُ  
الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِكُلِّ هَذِهِ الْمَعَانِي  
أَنَّ مِنْ سُنَّتِهِمْ ثَبُوتُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ إِمَّا بَعْدَ حِينَ  
وَمَا قَبْلَ الدَّفْنِ ثُمَّ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ الْمُخْتَلِفِينَ  
فِي وَثْنِ هَذَا إِنَّمَا هُوَ فِي اثْبَاتِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ  
قَبْلَ الدَّفْنِ أَوْ فِي تَرْكِهَا الْبَيِّنَةُ

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہداء اُحد کے علاوہ پر  
نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت شہاد بن ہارون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک  
دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ پر ایسا لایا آپ کی پیروی کی اور  
عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام کو (کچھ) تاکید کی کہ دیا۔ اس  
کے بعد جب غزوہ ہوتو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اشیاء بطور  
قیمت حاصل کیں آپ نے ان کو تقسیم فرمایا تو اس کا حصہ بھی مقرر کیا۔  
جو کچھ اس کے لیے مقرر فرمایا وہ صحابہ کرام کو دیا۔ وہ ان کے اونٹ پر لایا

فَلَمَّا ثَبَتَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ بَعْدَ  
الدَّفْنِ كَأَنْتَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ قَبْلَ الدَّفْنِ أُخْرَى وَأَنَّ  
ثُمَّ كَذَلِكَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
غَيْرِ شَهَادَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِمْ۔

۵۲۴۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ  
قَتَادَةُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
قَالَ أَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ  
أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ  
رَجُلًا مِنْ الْأَعْرَابِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَقَالَ أَمَا جَرَمُكَ كَأَوْطَى  
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ



فَلَمَّا كَانَتْ غَزَاةٌ غَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا أَشْيَاءَ نَفْسَهُ وَنَفْسَهُ لَهُ فَاغْطَى خَلْبَهُ مَا نَسَّوْهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفْعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا تَسْمَعُ كَسْمَهُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا هَذَا قَالَ تَسْمَعُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هَذَا أَتَبَعْتُكَ وَلَكِنِّي أَتَّبَعْتُكَ أَنْ أَمُرَّ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْفِهِ بِسَهْمٍ فَا مَوْتُ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تُصَدِّقَ فِي اللَّهِ يُصَدِّقَكَ فَلْيَبْشُرُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَهُوْا كَالْوَأْنَعَمِ قَالَ صَدَّقَ اللَّهُ فَصَدَّقَهُ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ بِمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مَهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْهِ كَفَى هَذَا الْحَدِيثُ إِثْبَاتَ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهْدَاءِ الَّذِينَ لَا يُسَلُّونَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُغْسَلِ الرَّجُلَ وَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَيْتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كَذَلِكَ حُكْمُ الشَّهِيدِ الْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي الْمَغْرِبِ كَوَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُغْسَلُ فَمِنْ هَذَا حُكْمُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقٍ تَضِيحِهِ مَعَانِي الْأَثَارِ - وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنَّمَا آيَةُ الْبَيِّنَاتِ حَيْثُ أُلْفَهُ يُغْسَلُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ وَرَأَيْنَا إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يُغْسَلْ كَانَ فِي حُكْمٍ مَنْ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ فَكَانَتْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ مُضْمِنَةً بِالْفُسْلِ الَّذِي يَتَقَدَّمُهَا فَإِنْ كَانَ الْفُسْلُ قَدْ كَانَ حَارَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ غُسْلٌ لَمْ يَجْزِ الصَّلَاةُ

کراتا تھا جب وہ آیا تو انہوں نے اس کا حصہ اسے دے دیا اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے وہ اسے لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ تیرا حصہ رکھا ہے اس نے کہا میں نے اس بات پر آپ کی بیعت نہیں کی بلکہ اس لیے آپ کی بیعت کی ہے کہ اس جگہ تیرے لیے اس نے حلق کی طرف اشارہ کیا پھر مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی تصدیق کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ کر دے گا تھوڑی دیر بٹھہرے کے بعد صحابہ کرام دشمن کی طرف اٹھے پھر وہ بارگاہِ رسالت میں اس طرح لایا گیا کہ جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہاں تیر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس نے اللہ کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سچ کر دی آپ نے اسے اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا اور اسے آگے کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔ یا اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ ہے تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اس نے شہادت کی موت پائی میں اس پر گواہ ہوں — اس حدیث میں ان شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ہے جنہیں غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو غسل نہیں دیا اور نماز پڑھی۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ معرکہ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا یہی حکم ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن اسے غسل نہ دیا جائے۔ — اس باب کا تصحیح معانی روایات کے طور پر یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں طبعی موت مرنے والے میت کو غسل دیا جاتا ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب غسل دیے بغیر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ اس شخص کے حکم میں ہے جس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تو گویا



عَلَيْهِ لَمْ يَأْتِنَا الشَّهِيدَ تَدَّ سَقَطَ أَنْ يُغْسَلَ فَأَنْظَرُوا  
عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَنْقُطَ مَا هُوَ مَضْرُوبٌ بِحُكْمِ الْغُسْلِ -  
فَفِي هَذَا مَا يُوجِبُ كَرَّكَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ  
إِلَّا أَنْ فِي ذَلِكَ مَعْنَى وَهُوَ أَنَّ آتِنَا غَيْرَ الشَّهِيدِ  
يُغْسَلُ لِيُطَهَّرَ وَهُوَ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ فِي حُكْمِ غَيْرِ الظَّاهِرِ  
لَا يَلْبِغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَرَدُّنُهُ عَلَى حَالِهِ يَلْزَمُ  
حَتَّى يُنْقَلُ عَنْهَا بِالْغُسْلِ ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيدَ لَا بَأْسَ  
بِدُنْيِهِ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ وَهُوَ فِي  
حُكْمِ مَا يُدْرَأُ الْمَوْتَى الَّذِينَ تَدَّ قُسِلُوا قَالَ النَّظَرُ  
عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ فِي حُكْمِ  
مَا يُدْرَأُ الْمَوْتَى الَّذِينَ تَدَّ غُسِلُوا هَذَا هُوَ النَّظَرُ  
فِي هَذَا الْبَابِ مَعَ مَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ الْأَشْيَاءِ وَ  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

۵۲۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْخَطَّابُ  
بْنُ حُثَمَاتٍ الْقَوْنَرِيُّ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا  
يَسْأَلُ عَبَادَةَ بْنَ أَوْفَى التَّمِيمِيَّ عَنِ الشَّهِيدِ أَوْ يَغْسَلُ  
عَلَيْهِمْ فَقَالَ عَبَادَةُ نَعَمْ -

فَهَذَا عَبَادَةُ بْنُ أَوْفَى يَقُولُ هَذَا وَمَقَارِي  
أَضْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ جُلُهَا  
عَدَّةً رَحْمَةً شَامٍ فَمَنْ يَكُنْ يَغْفِي عَلَى أَهْلِهِ مَا كَانُوا  
بِغُسْعُورٍ بِشَهَادَةِ سَمْعٍ مِنَ الْقَتْلِ وَالصَّلَاةِ وَ  
غَيْرِ ذَلِكَ -

بَابُ الْخَطِّ بِمَوْتِ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
۵۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبُوحَنِيفَةَ  
وَ رَأَيْتُ بِمَقْرُورٍ رَجُلًا يَجْعَلُ سَعْدٍ كَانَتْ بَيْنَا ابْنِ عَمْرِو

اس کی نماز پہلے میرے جانے والے غسل کو شامل ہوتی ہے اگر غسل پایا گیا تو  
جنازہ جائز ہے اگر نہیں دیا گیا تو نماز جائز نہیں پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں  
کہ اس سے غسل ساقط ہو گیا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جو چیز غسل کے  
ساتھ مشروط وہ بھی ساقط ہو تو قیاس کے مطابق شہید پر نماز جنازہ  
کا ترک لازم آتا ہے لیکن یہاں ایک اور بات ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے  
ہیں کہ غیر شہید کو پاک کرنے کے لیے غسل دیا جاتا ہے وہ غسل سے پہلے  
غیر ظاہر کے حکم میں ہوتا ہے لہذا اس پر نماز پڑھنا مناسب نہیں اور  
نہ اسے اس حالت میں دفن کرنا اچھا ہے حتیٰ کہ غسل کے ذریعے یہ  
حالت بدل دی جائے۔ پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اسے غسل سے  
پہلے دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ ان متبتوں کے حکم میں ہے  
جن کو غسل دیا گیا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان (شہداء) کی نماز  
جنازہ کا حکم وہی ہو جو ان فوت شدہ کا ہے جن کو غسل دیا گیا۔ اس باب میں  
قیاس یہی ہے اور اسے روایات کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضرت امام  
ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حضرت سعید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت  
مکحول رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبادہ بن اوفیٰ نمیری رضی اللہ عنہ  
سے شہداء کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھ رہے تھے تو  
انہوں نے فرمایا ہاں پڑھی جائے۔

تو یہ حضرت عبادہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور  
سکرار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی بڑی لڑائیاں ملک  
شام کی طرف ہوئیں تو وہاں کے رہنے والوں پر یہ بات مخفی نہ  
تھی کہ شہداء کے غسل اور نماز جنازہ کے بارے میں وہ کیا عمل  
کرتے تھے۔

بَابُ بَيْعَةِ كِي مَيْتَةٍ بِرَمَازِ جَنَازَةٍ بِرَمَازِ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ



ابن اسحق عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة  
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دفن إبتاً  
إبناهم ولم يصل عليه۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْنَا مُحَمَّدَ بْنَ  
يَعْنَى النَّبِيَّ الْبَرَّيْ قَالَ تَنَاوَلْنَا يَعْقُوبَ فَنَدَّ كَرِيماً سَنَادِهِ مِثْلَهُ  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَنَدَّ هَبْ تَوَضَّأْ إِلَى أَنَّهُ لَا  
يُصَلِّي عَلَى الْتِظْلِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
وَمَوَافِي فِي ذَلِكَ أَيُّضًا عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ  
۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ  
تَنَاوَلْنَا الْوَارِثَ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَقِبَةَ بْنَ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَانُ  
بْنُ جَحَّاشٍ كَانَ ابْنُ أَخِي سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ  
لِسَمُرَةَ قَدْ كَانَ سُقَى سَمِعَ بُكَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا عَلَى فُلَانٍ  
مَاتَ فَهِيَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا بِطُسْتٍ أَوْ لِقْمَةٍ فَنَسَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
وَكَفَّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَوْلَاةٍ فُلَانٍ انْطَلِقِي بِهَذِهِ حَقَرَةٍ  
فَإِذَا وَضَعْتَهُ فِي حِدْرِهِ قَهْلَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلِقِي عَقْدًا رَأْسَهُ عَقْدًا رِجْلَيْهِ وَقُلِ  
اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ قَالَ وَلَوْ يُصَلِّي عَلَيْهِ  
۵۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ ابْنِ جَحَّاشٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ  
جُنْدَبٍ أَنَّ صَبِيغَةَ مَاتَ فَقَالَ إِذْ نَمُوهُ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِ  
فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا تَعَادَعُوا اللَّهَ لَا بَوِيهَ أَنْ تَجْعَلَهُ لَهَا نَدَاوَةً  
وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلِّي  
عَلَى الْتِظْلِ۔

۵۳۰۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ  
أَنَا سَفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ  
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْوَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ ابْنُ الْأَنْصَارِ بِصَبِيغَةٍ  
لَهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ  
فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ هَبْ بِنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يَعْمَلُ

کو دفن کیا لیکن ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

حضرت محمد بن یحییٰ نیشاپوری فرماتے ہیں ہم سے  
حضرت یعقوب نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی  
طرف گئی ہے کہ بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے انہوں نے اس سلسلے میں اس  
حدیث سے استدلال کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔  
حضرت عثمان بن جحاش جو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے  
کے بھتیجے ہیں فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ  
فوت ہو گیا جسے دودھ پلایا گیا تھا انہوں نے رونے کی آواز سنی  
تو فرمایا یہ کیسا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں مرنے والے پر دودھ ہے میں تو  
انہوں نے منع فرمادیا پھر ایک تھا اور فقیر (کچھور) کے تنے کو اندر  
سے کھرچ کر برتن بنایا جاتا ہے (سنگوایا اور اپنے سامنے غسل دلوایا  
اور کفن پہنایا پھر اپنے ایک خادم سے فرمایا اسے اس کی قبر پر بے جاؤ  
اور جب قبر میں رکھو تو کہو بسم اللہ علی سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
اللہ کے نام سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھ رہا ہوں،  
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کا  
ایک بچہ فوت ہو گیا انہوں نے فرمایا اسے دفن کرو اور اس پر نماز  
جنازہ نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ بے گناہ ہے پھر اس کے ماں باپ کے  
لیے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے وسیلہ نجات بنائے۔  
دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے کی  
نماز جنازہ پڑھی جائے۔ انہوں نے یوں استدلال کیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انصار اپنے  
ایک بچے کو نے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ  
آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں میں نے عرض کیا یا کسی نے کہا یا رسول اللہ  
اسے مبارک ہو اس نے بالکل گناہ نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا جنت  
کے چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے اپنے فرمایا کیا کوئی اور بات بھی ہے  
اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس کے اہل بھی پیدا کیے اور وہ اپنے

چشم دیداروں (کے کفن) کی طرح کھول دو اور کھول دو۔ یا اللہ! میں اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد  
میں فتنے میں ڈالنا۔ روایت فرماتے ہیں انہوں نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔



اباد کی ہٹیوں میں ہیں اور جنہم کو پیدا کیا تو وہاں جانے والے سبھی پیدا کیے اور وہ اپنے تباد کی ہٹیوں میں ہیں

سَوْءٍ أَقْطَ وَلَمْ يُدِرْكَ مُصْصِفُوهُ مِنْ عَصَا فِيزِ  
الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْعَيْدُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا  
خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُوَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ  
وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُوَ فِي أَصْلَابِ

١٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَأُودٍ قَالَ سَمِعْتُ حُزْمَةَ  
ابْنَ بَجْبُي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ  
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ  
دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِيرِ بْنِ  
أَبِي طَلْحَةَ حِينَ كُرِفَ فَاثَامَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ تَقْدِمَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ  
وَرَاءَهُ وَأَمْرُ سُكَيْمٍ وَرَاءَهُ أَبِي طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ  
غَيْرَهُمْ وَرَأْسًا كَانَ تَزَوَّجُ أَبِي طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ  
بَعْدَ كُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
بِمَدِينَةٍ وَعَمِيرٌ وَلَدَهُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ النِّكَاحِ تَوْفَى  
وَهُوَ طِفْلٌ.

فَهَذَا أَحْمَدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَذْكُرُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ -  
٥٣٢- حَلَّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ  
زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ فِيهِمَا يَحْسِبُ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ يَشْكُ فِي أَبِيهِ خَاصَّةً عَنِ الْمُفِيدِ  
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الطِّفْلُ يَصَلِّي عَلَيْهِ -

٥٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَا أَبُو نُعَيْمٍ  
قَالَ تَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ كَيْتٍ عَنْ عَابِرٍ عَنْ  
الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَقُّ مَنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ أَنْ أَطْفَأُ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت  
عمیر بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایمجا آپ تشریف لائے  
اور نمازِ جنازہ پڑھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تھے حضرت  
ابو طلحہ آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے  
تھیں ان کے علاوہ کوئی نہ تھا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مہینہ طیبہ تشریف لانے کے ایک عرصہ بعد  
حضرت ام سلیم سے نکاح کیا تھا۔ اسی نکاح سے حضرت عمیر پیدا  
ہوئے جو فوت ہو گئے تھے اور ابھی بچے تھے۔

قرآن کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔  
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرنے والے) بچے کی نماز پڑھی جائے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنی پر تم نماز جنازہ پڑھتے ہو تو  
ان میں بچے زیادہ حقدار ہیں۔



وَقَدْ قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ صَلَّى عَلَى ابْنَيْ جَدِّهِمَا وَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ ذَلِكَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔  
 ۵۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ قَدْ كَرَّمَتْهُ يَأْسَنَادُهُ عِيَاذَةُ قَالَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا۔  
 فَقِي هَذِهِ الْأَثَارُ اثْبَاتُ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ فَلَمَّا قَضَا ذَاتِ الْأَثَرِ فِي ذَلِكَ وَجَبَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى مَا عَلَيْهِ عَمَلُ السُّلَمِيِّينَ الَّذِي كُنْ جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَاتُهُمْ فَيَعْمَلُ عَلَى ذَلِكَ وَفِي كُنْ نَاسِخًا لِمَا خَالَفَهُ فَكَانَتْ عَادَةُ السُّلَمِيِّينَ الصَّلَاةُ عَلَى الْأَطْفَالِ ثُمَّ ثَبَتَ مَا وَافَقَ ذَلِكَ مِنَ الْأَثَارِ وَانْتَفَى مَا خَالَفَهُ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَارِ۔ وَأَمَّا وَجْهَهُ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فَإِنَّ آيَةَ الْأَطْفَالِ يُغْسَلُونَ بِاتِّفَاقِ السُّلَمِيِّينَ عَلَى ذَلِكَ وَقَدْ رَأَيْنَا الْبَالِغِينَ كُلَّ مَنْ غَسَلَ مِنْهُمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَنْ كَوَّنَ يَغْسَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَعِيَهُ اخْتِلَافٌ فِيمَنِ النَّاسِ مَنْ يَصَلِّي عَلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَصَلِّي عَلَيْهِ فَكَانَ الْغُسْلُ لَا يَكُونُ إِلَّا وَبَعْدَهُ صَلَاةٌ وَقَدْ يَكُونُ الصَّلَاةُ وَلَا يَغُسَّلُ قَبْلَهَا فَلَمَّا كَانَ الْأَطْفَالُ يُغْسَلُونَ كَمَا يَغْسَلُ الْبَالِغُونَ ثَبَتَ أَنْ يَصَلِّي عَلَيْهِمْ كَمَا يَصَلِّي عَلَى الْبَالِغِينَ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ یہ بات، ثبوت کے بغیر نہیں کہہ سکتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں وصال ہوا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ سولہ مہینوں یا اٹھارہ ماہ کے بچے۔

ان روایات میں بچوں کی نماز جنازہ کا ثبوت ہے تو جب روایات میں بظاہر تضاد ہے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم دیکھیں مسلمانوں کا معمول کیا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور وہ دوسرے حکم کے لیے ناسخ قرار پائے تو مسلمانوں کی عادت بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا ہے پس اس کے مطابق روایات ثابت ہو گئیں اور مخالف روایات کی نفی ہو گئی۔  
 روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں (سیت) بچوں کو بالائے نفاس غسل دیا جاتا ہے اور جن بالغوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے تو بعض لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بعض کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تو جہاں غسل ہو گا اس کے بعد نماز ہوگی اور بعض اوقات نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے غسل نہیں ہوتا۔  
 تو جب بڑوں کی طرح بچوں کو بھی غسل دیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ بالوں کی طرح ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ یہ مسلمانوں کے معمول کے ہی موافق ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے۔



عَادَةُ السَّلَامِينَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَهَبٍ  
اللَّهُ تَعَالَى - وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۳۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ  
عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى فِي  
الْبَارِ عَلَى مَوْلُودِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَمِلَ قَدْ فَنَ -

۵۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا اسْتَهْلَ الصَّبِيُّ وَرِثَ  
وَصَلَّى عَلَيْهِ -

۵۳۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ  
لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ  
أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتُغْفِرُ فِي  
صَبِيِّ مَوْلُودٍ مَاتَ أَيْصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ -

۵۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى مَنْفُوسٍ لَمْ يَمُكِّنْ  
خَطِيئَةً كَظَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْذِهِ مِنْ  
عَذَابِ الْقَبْرِ -

## بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ

۵۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَالدُّنْيَالِيُّ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدِيُّ  
شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَمِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ  
بْنُ نَهْيَلٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَّاصِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ  
الْقُبُورِ فِي كَفْلَيْنِ فَقَالَ وَيَعَكَ يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْنِ  
أَلَيْسَ نَسَبُكَ تَتَبَّكَ -

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنه نے اپنے گھر میں اپنے ایک (فوت شدہ) بچے کی نماز جنازہ  
پر صحیح پیرائے اٹھانے کا حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب  
بچہ پیدا ہونے کے بعد (نماز نکالے تو اس کی وضو نہ کرے  
نفسیم کی جگہ اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

حضرت منصور بن ابو منصور رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے اس بچے کی  
نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا جو پیدا ہونے ہی مر گیا  
تو انھوں نے فرمایا "ہاں" (نماز جنازہ پڑھی جائے)۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک نووارد  
پر جس نے ابھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، نماز پڑھتے ہوئے  
دیکھا میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ! اسے قبرا  
قبر سے بچا۔

## بَابُ الْقَبْرِ فِي جُودِ السَّاحِلِ

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قبرستان  
میں جوتوں سمیت چل رہا تھا۔ فرمایا اے چمڑوں (جوتوں)  
والے! تجھ پر افسوس ہے، جوتے اتار دے۔



۵۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمْيَارِيُّ قَالَ  
ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ كَرِيْبٍ سَأَلَهُ مِثْلَهُ  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَدَّ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
الْحَدِيثِ فَكَرِهُوا النِّشْيَ بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُورِ وَ  
خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ ذَلِكَ  
الرَّجُلِ بِخَلْعِ النَّعْلَيْنِ لِأَنَّهُ كَرِهَ النِّشْيَ بَيْنَ  
الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ لِكَيْ لِمَعْنَى آخَرٍ مِنْ قَدْ رَأَاهُ فِيهَا  
يَقْدِرُ الْقُبُورُ وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ ثُمَّ أَمَرَ بِخَلْعِهَا فَخَلَعَهَا وَهُوَ  
يُصَلِّي فَمَا يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ  
وَالِكَيْفَ يَلْقَا الَّذِي كَانَ فِيهَا وَقَدْ رَوَى عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَدَّلَ عَلَى  
إِبَاحَةِ النِّشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا نَعْرَبُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ  
بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّ كَرِ  
حَدِيثًا طَوِيلًا فِي الْمُؤْمِنِ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ لَيَسْمَعَنَّ خَفَقَ نَعَالِهِمْ حِينَ يَكُونُوا  
عَنْهُ مُدْبِرِينَ۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَقَّادِ  
بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَدْ كَرِهَ بِسَأَلِهِ  
مِثْلَهُ۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَسَنِ  
قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ رَفَعَهُ مِثْلَهُ۔

فَهَذَا بَعَارُصُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا كَانَ  
مَعْنَاهُ عَلَى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأَوَّلَى

حضرت وکیع، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں۔  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک جامع  
نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا ناپسند کیا  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ ممکن ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو منع فرمانا اس  
لیے نہ ہو کہ آپ قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنے کو ناپسند کرتے  
تھے بلکہ اس کی کوئی اور وجہ ہو مثلاً جوتوں میں کوئی نجاست وغیرہ دیکھی  
ہو جس کی وجہ سے قبروں کو نجاست لگ سکتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں  
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی پھر  
انہوں نے کام کم دیا گیا تو آپ نے حالت نماز میں اتار دیں۔ تو یہ حکم اس  
لیے نہ تھا کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ اُس کوڑے کی وجہ  
سے تھا جو ان (نعلین) میں لگا ہوا تھا۔ حالانکہ خود سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جن سے قبرستان میں جوتوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے بارے میں ایک طویل  
حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اسے قبر میں دفن کیا  
جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری  
جان ہے، وہ ان (لوگوں) کے جوتوں کی آواز سنتا ہے  
جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

حضرت عبد الوہاب بن عطاء فرماتے ہیں مجھے محمد  
بن عمرو نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

حضرت سدی اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کرتے  
ہیں۔

یہ روایت پہلی حدیث کے خلاف ہے لیکن اس صورت  
میں جب اسے اس معنی پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے مراد



وَالْكَثَا لَا تَحْمِلُهُ عَلَى الْمَعَارَضَةِ وَتَجْعَلُ الْحَدِيثَ  
صَحِيحًا بِنَجْعَلِ النَّهْيَ الَّذِي كَانَ فِي حَدِيثِ  
كَثِيرٍ لِلنَّجَاسَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي التَّعْلِيلِ لِئَلَّا يَجْعَلَ  
الْقُبُورُ كَمَا كُنَتْ نَهَى أَنْ يُتَعَوَّطَ عَلَيْهَا أَوْ يُمَالَ وَ  
حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدُلُّ عَلَى إِبَاحَةِ الْمَشْيِ  
بِالنَّعَالِ الَّتِي لَا قَدْرَ فِيهَا بَيْنَ الْقُبُورِ - فَهَذَا  
وَجْهٌ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقٍ تَصَحِيحِ مَعَانِي النَّكْلِ  
وَقَدْ جَاءَتْ الْأَثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ  
صَلَاتِهِ فِي تَعْلِيهِ وَمِنْ خَلْعِهِ إِيَّاهُمَا فِي ذَوْتِ  
مَا خَلَعَهُمَا لِلنَّجَاسَةِ الَّتِي كَانَتْ فِيهِمَا وَمِنْ  
إِبَاحَةِ النَّاسِ الصَّلَاةَ فِي النَّعَالِ -

۵۴۵ - فَمِنْ ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا  
أَبُو عَسَاةٍ قَالَ ثَنَا هُرَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُمُوزَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيَهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَخَلَعَ مِنْ  
خَلْفِهِ فَقَالَ مَا خَلَعَكُمْ عَلَى خَلْعِ نِعَالِكُمْ فَالْكَوَا  
رُ أَيْتَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ إِنْ جَاءَ بَيْنَكَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ فِي أَحَدِهِمَا قَدْرًا فَخَلَعَهُمَا  
لِذَلِكَ كَلَّا فَخَلَعُوا نِعَالَكُمْ -

۵۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُقَيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
بُرَيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ  
يَزِيدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي التَّعْلِيلِ فَقَالَ  
نَعَمْ -

۵۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ ثَنَا  
هُرَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
بْنِ قَيْسٍ وَكَهْ يَسْمَعُهُ مِنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ  
أَنَّ أَبَا مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ كُنْصَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ

لیا لیکن ہم اسے مخالفت پر محمول نہیں کرتے بلکہ ہم دونوں حدیثوں  
کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس  
ممانعت کا ذکر ہے ہم اسے جوتوں میں نجاست ہونے کی صورت پر  
محمول کرتے ہیں تاکہ قبر میں نجاست آلود نہ ہوں جیسا کہ ان پر قبضے  
حاجت یا پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کی روایت ایسے جوتوں کے ساتھ قبرستان میں چلنے کے جواز کو ثابت  
کرتی ہے جن میں نجاست نہ ہو۔ — معانی روایات  
کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے جیسا کہ ہم نے ذکر  
کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ آپ  
تعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے اور آپ نے ان کو کچھ کڑا وغیرہ  
لگنے کا وجہ سے انکار اور (اب بھی) لوگوں کے لیے جوتوں میں نماز  
پڑھنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرما  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز تعلین مبارک اتار  
دیئے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیئے آپ  
نے فرمایا تم نے جوتے کیوں اتارے انھوں نے عرض کیا ہم نے  
آپ کو تعلین مبارک اتارتے دیکھ کر اپنے جوتے اتار دیئے ہیں آپ نے  
فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ان میں سے ایک کسانہ  
کوڑا وغیرہ لگا ہوا ہے تم میں نے اُس لیے تاسے پس تم اپنے  
جوتے نہ اتارو۔

حضرت ابوسلمہ سعد بن یزید از دی رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ سے پوچھا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تعلین  
مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

حضرت ابواسحق، حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ  
سے روایت گتے ہیں اور انھیں ان سے سماعت حاصل  
نہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ،  
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے



أَبُو مُوسَى كَقَدَّمَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَإِنَّكَ أَقْدَمُ سَنًا  
وَأَعْلَمُ فَقَالَ تَقَدَّمَ أَنْتَ فَإِنَّمَا أَتَيْنَاكَ فِي مَنَازِلِكَ  
وَمَسْجِدِكَ فَإِنَّتَ أَحَقُّ فَتَقَدَّمَ أَبُو مُوسَى فَخَلَعَ  
تَعْلِيَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خَلْعَ مَهْمَا  
أَبَا لَوَادٍ الْمُقَدَّسِ طَوَى أَنْتَ لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْخُفَّيْنِ وَ  
التَّعْلَيْنِ.

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا حُذَّافَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي  
نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَنِيَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ  
فَلْيَنْظُرْ فِي تَعْلِيهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِمَا أَدَى أَوْ قَدْرٌ  
فَلْيَسْجَعْهُمَا ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا.

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ  
مَاجِلٍ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مَاجِلٌ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ تَهَيَّئُ  
النَّاسَ أَنْ يَصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ غَيْرَ  
أَنِّي دَرَيْتُ هَذِهِ الْحَرَمَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَإِنْ تَعْلِيَهُ عَلَيْهِ.

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي تَعْلِيهِ.

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ الْحَارِثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَرِّمُكَ.

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَابِرٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ ثَنَا

ناز کا وقت ہوا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
اے ابو عبد الرحمن! آگے بڑھیں آپ ہم سے عمر اور علم کے اعتبار  
سے بڑے ہیں انہوں نے فرمایا آپ آگے ہوں ہم آپ کے گھر  
اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ کا حق زیادہ ہے۔ حضرت ابو  
موسیٰ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور انہوں نے اپنے جوتے  
اتار دیے جب سلام پھیرا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
آپ نے جوتے اتارنے کا قصد کیا کیا آپ وادی مقدس میں ہیں  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی  
ایک مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے اگر ان میں کوئی نجاست  
لگی ہو تو اسے صاف کر کے ان میں نماز پڑھے۔

بنو حارث بن کعب میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ میں  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی  
نے عرض کیا اے ابو ہریرہ! آپ لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے  
سے روکتے ہیں فرمایا میں نے تو نہیں روکا، مجھے اس جگہ کی  
حرمت کی قسم! میں نے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس  
مقام پر تعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت عبد الملک فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا  
جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

حضرت زیاد ہادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن ابی  
جعبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



کے بارے میں کیا یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے نعلین  
مبارک میں ناز پڑھتی تھی۔

مَجْمَعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ مَا تَذَكَّرُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ -  
۵۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ تَنَا  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُعَلِّجِ عَنْ صَدْرِ بْنِ  
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَانِيًا وَمُسْتَعْلًا -

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا  
(رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نیلے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) ناز  
پڑھتے تھے۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو حَذِيفَةَ  
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الشَّاذِلِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ  
سَمِعَ ابْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ -

حضرت سدی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے اس شخص  
نے خبر دی جس نے ابن حریث سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنے ہوئے یا (پیوند لگے ہوئے)  
جوتوں میں ناز پڑھتے دیکھا ہے۔

۵۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَا وَهْبٌ وَابُو الْوَلِيدِ  
قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِبٍ فِي حَدِيثٍ  
وَهْبٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فِي حَدِيثٍ أَبِي الْوَلِيدِ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ جَلَسَ أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ قَالَ  
كَانَ جَدِّي يُصَلِّيَ فَيَأْمُرُنِي أَنْ أَتَاوِلَهُ نَعْلَيْهِ  
فَيَتَوَلَّى وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ -

حضرت عمرو بن اوس سے (عمرو بن اوس روایت کے مطابق)  
حضرت اوس بن اوس کے پوتے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں  
میرے جد امجد ناز پڑھتے وقت مجھے حکم دیتے کہ میں ان کو  
ان کا جوتا پکڑا دوں وہ اسے پہنتے اور فرماتے میں نے رسول  
اکرم کو دیکھا آپ نعلین پہنے ہوئے ناز پڑھتے تھے۔

۵۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهْبٌ  
كَذَلِكَ مِثْلَ مَا ذَكَرْنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ وَهْبٍ -

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہب  
نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو حضرت ابو بکر نے حضرت  
حضرت اوس بن اوس یا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ  
عہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اودحہ بن رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوتا رہا میں نے دیکھا کہ آپ تسبیح  
دے جوتوں کے ساتھ ناز پڑھتے تھے۔

۵۵۷- حَدَّثَنَا أَنْصَرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا اسَدُ  
قَالَ تَنَا قَتِيبُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ الْمُغَلِيقِ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَوْسِ  
بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَكُنْتُ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ  
فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مَعَايِلَتَانِ -

حضرت سید بن فیروز اپنے باپ سے روایت کرتے  
ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

۵۵۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا  
أَبُو بَكْرٍ عَنْ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ







مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّلَاحِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَنَا أَدَّ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ  
يَزْعَمُ صَوِّكَ بِالْقَمَرِ إِنَّ -

فَقِي هَذَا الْحَدِيثُ إِبَاحَةُ الدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ  
وَكُنْ بِجَوْرٍ أَنْ يَكُونَ النَّهْيُ وَالَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْبَلَدِ  
الْأَوَّلِ كُنْ مِنْ طَرَفِي كَرَاهَةِ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَلَكِنْ  
لَا مَرَادَ مِنْ سُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ  
عَلَى جَمِيعِ مَوْتَى الْمُسْلِمِينَ لِمَا يَكُونُ لَهُمْ فِي ذَلِكَ  
مِنَ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ بِصَلَاتِهِمْ عَلَيْهِمْ -

۵۶۳- فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَاوَحَى  
بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَاوَحَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا أُغْرَقُ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَاتَ إِلَّا أَدْنَمُوهُ  
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَإِنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ رَحِمَهُ -

۵۶۴- وَكَمَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَاوَحَى فِي  
قَالَ تَنَاوَحَى عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّى عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ وَ  
قَالَ مَلَيْتُ هَذِهِ الْمَقْبَرَةَ نُورًا بَعْدَ أَنْ كَانَتْ  
مُظْلِمَةً عَلَيْهِمْ -

فَيَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرًا دِينَهُمْ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتَى فِي اللَّيْلِ لِيَكُونَ هُوَ  
الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَاصْصَفْنَا  
مِنَ الْفَضْلِ وَقَدْ تَبَيَّنَ أَنَّ تَنَاوَحِي عَنْ ذَلِكَ  
لِيَتَعَيَّنَ غَيْرُهُ -

۵۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَحَى اللَّهُ بِنْتُ  
جُحْدَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَصَنِ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا

فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا  
یا فرمایا میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی  
مثل سنا اور یہ اضافہ فرمایا کہ یہ شخص قرآن پاک بلند آواز سے  
پڑھا کرتا تھا۔

تو اس حدیث میں رات کو دفن کرنے کا جواز ہے اور  
باب کے شروع میں ہم نے جس نبی کا ذکر کیا ہے ہو سکتا ہے  
وہ اس وجہ سے نہ ہو کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے بلکہ ہر کار  
وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادے کی وجہ ہو کہ آپ فوت ہونے والے  
تمام مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا  
ان کے لیے فضیلت اور بہتری کا باعث ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر فوت ہونے  
والے مسلمان کا پتہ نہیں چلتا لہذا تم مجھے اطلاع دیا کرو۔  
کیونکہ ان پر میری نماز رحمت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت ہیں کہ آپ قبرستان میں داخل ہوئے اور ایک شخص پر  
اس کے دفن ہونے کے بعد نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا یہ قبرستان  
نور سے بھر گیا جبکہ پہلے یہ ان پر تاریک تھا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن  
کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپ ان کا نماز جنازہ پڑھیں اور  
آپ کی نماز سے ان کو وہ فضیلت حاصل ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے  
یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے کسی اور وجہ سے منع فرمایا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک گروہ اپنے  
مردوں کو اچھی طرح کفن نہیں دیتا تھا لہذا وہ رات کو دفن کر



دیتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرمادیا۔

تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رات کو دفن کرنے کی کراہت اس وجہ سے تھی اس لیے نہیں کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے ایک صحابی کا ذکر فرمایا جس کا انتقال ہوا تو اسے کوئی اچھا کفن نہ دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا پس آپ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹ پلائی تاکہ آپ اس کی ناز جنازہ پڑھیں البتہ اس بات (رات کو دفن کرنے) پر مجبور ہوں (تو کراہت نہیں) اور آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ولی ہو تو اسے اچھا کفن دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا اس وقت پتہ چلا جب ہم نے بدھ کی شب رات کے آخری حصے میں کدال کی آواز سنی۔

ادیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہیں کیا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کے وقت دفن کرنے سے منع کرنا کسی اور وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ کسی عارضے کے بغیر بھی رات کو دفن کرنا مکروہ ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ناز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے روکتے تھے طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے : دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سوج ڈھل جائے اور سورج غروب ہوتے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔

كَيْفَ يُؤْنَأُ كَفَانُ مَوْتَاهُمْ فَيَدْفَنُوهُمْ كَيْلًا فَتَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَفْنِ اللَّيْلِ - فَأَخْبَرَ الْحَسَنُ أَنَّ النَّهْيَ عَنِ الدَّفْنِ كَيْلًا إِنَّمَا كَانَ لِهُذِهِ الْعِلَّةِ لَا لِأَنَّ اللَّيْلَ يَكْرَهُ الدَّفْنَ فِيهِ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ -

۵۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُرَابٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ كَهْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَرَّمَ جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ ثَبَّصَ كُفْنَ غَيْرَ طَائِلٍ وَدَفِنَ كَيْلًا فَزَجَرَانُ يُقْبَرُهُ جَلُّ لَيْلًا لَيْكِي يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَوَّ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ إِذَا رُلِيَ أَحَدُكُمْ خَاخًا فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ فَجُمِعَ فِي هَذَا آيَتِي الْعِدَّتِ الْوَلَّتَيْنِ

۵۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي فِي أَصْحَابِ اللَّيْلِ لَيْلَةً إِلَّا بَعَاءً -

وَهَذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكَرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَدَالَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا إِنَّمَا كَانَ لِغَايَرِضٍ لَا لِأَنَّ اللَّيْلَ يَكْرَهُ الدَّفْنَ فِيهِ إِذَا كُنْ ذَلِكَ لِغَايَرِضٍ وَقَدْ قَالَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نُقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَزُولَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرِ حَتَّى يَمِيلَ وَحِينَ

كَدْفِنَ بِاللَّيْلِ



ہم یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان اوقات کے علاوہ اوقات میں میت پر نماز پڑھنے اور ان کو دفن کرنے کے سلسلے میں کراہت کے خلاف حکم رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت دفن کیا۔

حضرت عقیلؓ حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں جو رات کے وقت تدفین میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت خاتون اعظم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات پر اعتراض نہیں کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کورات کے وقت دفن کیا گیا۔

حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا رات کو تدفین ہو سکتی ہے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کورات کے وقت دفن کیا گیا پس ہم رات کے وقت دفن کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تَضَيَّفَ الشَّمْسُ لِلْعُرُوبِ حَتَّى تَغُوبَ. وَقَدْ ذُكِّرْنَا بِإِسْنَادِهِ فِيمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا قَدْ لَكَ أَنَّ مَا سَوَى هَذِهِ الْأَوْقَاتِ يَجْلَزُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتَى وَدَقِيقَتِهَا فِي الْكَرَاهَةِ.

۵۶۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَنَا عَقِيلُ بْنُ عَقِيلٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الصَّبِيحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبُدٍ قَالَ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَيْلًا.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَوْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا عَقِيلُ بْنُ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

فَهَذَا عَلَى رِوَايَةِ كَوَيْدٍ بِاللَّيْلِ بِأَسَا وَكَوَيْدٌ ذَكَرَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي هَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَكْرٍ لَيْلًا.

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ عَقِبَةَ بْنِ جَلَدٍ سَأَلَهُ أَ يَقْبَرُ بِاللَّيْلِ فَقَالَ نَعَمْ قَبِرَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّيْلِ فَلَا تَرَى بِاللَّيْلِ لَيْلًا بِأَسَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يَوْسَفَ وَمُحَمَّدٍ وَرَجَاهُ اللَّهُ تَعَالَى.



## بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَتَّانٍ قَالَ تَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ قَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَظِ قَالَ تَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَشِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْهَضْرَمِيَّ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا بَخْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ تَنَا بَشِيرُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حُشَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْبَارِكِ يَقُولُ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ قَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْجٍ عَنْ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ قَالَ تَنَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## بَابُ قُبُورٍ بِمِثْلِنَا

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

حضرت عبدالرحمن ابن یزید بن جابر نے حضرت بشیر بن عبد اللہ ہضرمی سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

حضرت بشر سے مروی ہے انھوں نے حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

حضرت وائل بن اسقع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر دکھایا تو فرمایا قبر سے آ کر باور صاحب قبر کو اذیت نہ دو اور نہ وہ تمہیں اذیت دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ نَقَالَ أَنْ تَزِلَّ عَنِ الْقَبْرِ لَا تَوُذُّ  
صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيكَ -

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ قَالَ  
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزَّيَّاتِ  
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْوِصِصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ  
عَلَيْهَا وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا -

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ  
قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ كَذَا كَرِيسًا سَادَةً مِثْلَهُ -  
۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْفَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ  
قَالَ ثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ مَاشِدٍ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَجْلِسَ عَلَى الْقُبُورِ -

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبِيُّ  
بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
أَبِي صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو حَذِيفَةَ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ هَزْلٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ تَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنَّةٍ حَتَّى  
تَخْرُقَ نِيَابَتَهُ وَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ  
أَنْ تَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ  
الْأَنْبَاءِ فَقَالُوا وَكَيْفَ هُوَ مِنْ أَجْلِهَا الْجُلُوسُ عَلَى  
الْقُبُورِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجُونَ فَقَالُوا  
كُفَّيْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ لِكِبْرَاهَةِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ  
وَلِكِنَّهُ أَمْرٌ يَدْبُرُ الْجُلُوسُ لِلْعَاطِطِ وَالْبَوْلِ وَ  
ذَلِكَ جَاءَ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ جَلَسَ فُلَانٌ لِلْعَاطِطِ  
وَجَلَسَ فُلَانٌ لِلْبَوْلِ -

۵۸۱۔ وَأَحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قرأت میں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بطور تکلف (اور زینت)  
چونا کرنے ان پر لکھنے ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے  
سے منع فرمایا۔

حضرت حفص، حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل لیا کیا۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا انگڑے پر بیٹھنا  
کردہ اس کے کپڑے جلا کر جسم تک پہنچ جائے، قبر پر بیٹھنے  
سے بہتر ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
نے ان روایت کو اپناتے ہوئے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کیا ہے  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ آپ نے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے منع  
نہیں فرمایا بلکہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے بیٹھنا مراد ہے  
اور لغت میں یہ استعمال جائز ہے کہاجاتا فلاں قضائے حاجت  
کے لیے بیٹھنا فلاں پیشاب کے لیے بیٹھا۔ انہوں نے اس سلسلے  
میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت ابو امامہ فرماتے

لے۔ قبر پر یوں عمارت بنانا کہ قبر اس کے اندر آجائے حسب ضرورت جائز ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں مثلاً اولیاء کرام کے مزارات پر اس ریت  
سے عمارت بنائی جاسکتی ہے کہ زائرین کے لیے آسانی ہو اور ریت کی بہت سے نہ ہرادرہ ہی عام لوگوں کی قبروں پر عمارت بنائی جائے۔ ۱۲ ہزار درہم







میں میں آپ کے لیے (کپڑا) وغیرہ) بچاتا آپ قبر سے تکیہ لگا کر لیٹ جاتے۔

مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَنَّ مَوْلَى لَإِلٍ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ الْمَوْلَى كُنْتُ أَبْطُلُ لَكَ فِي السَّقْبَةِ فَيَتَوَسَّدُ قَبْرًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے (قبر کے ساتھ بیٹھنا مراد ہے)۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقَبْرِ۔

## ۴۔ كِتَابُ الزَّكَاةِ

### بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيَّ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كِدِمْتُ عِنْدَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَعْرِضْتُ مِنْهَا ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا فَبَاعَهُ بِرَجْحٍ وَأَوَاقٍ فِضَّةً فَتَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَى أَمْرِائِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ قَالَ لَا عُدُوَّ أَنْ أَشْكُرَ بَعْدَ هَاشِمٍ أَبَدًا وَلَكِنْ تَسْنُهُ عِنْدِي۔

باب: بنو ہاشم کو صدقہ دینا۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک نفل مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ سامان خریدا پھر اسے چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیع کر دیا اور غلاموں کے محتاج لوگوں (اور بیواؤں) پر صدقہ کر دیا اور فرمایا میں اس کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ كَوْمَرَانِي هَذَا الْحَدِيثَ وَأَبَا حُوٍّ الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجَتْ نَقَالُوا لَا يَجُوزُ الصَّدَقَةُ مِنَ الزَّكَاةِ وَالشَّطْوِعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَهُوَ كَالْأَغْنِيَاءِ فَمَا حَرَّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ نَهَى عَلَى بَنِي هَاشِمٍ حَرَامٌ فَقَرَاءٌ كَانُوا أَوْ أَغْنِيَاءَ وَكُلُّ مَا يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ فَلَهُمْ حَلَالٌ لِبَنِي

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز قرار دیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بنو ہاشم کو زکوٰۃ اور نفل صدقہ وغیرہ دینا جائز نہیں وہ مالدار لوگوں کی طرح ہیں پس جو صدقہ اغنیاء کو دینا حرام ہے وہ بنو ہاشم پر بھی حرام ہے وہ محتاج ہوں یا مالدار، اور جو کچھ بنو ہاشم کے علاوہ مالداروں کے لیے جائز ہے وہ بنو ہاشم کے فقر اور امر اسباب کے لیے جائز ہے۔ ہمارے نزدیک یہی



هَاشِمٍ فَقَرَاءَهُمْ وَأَغْنِيَا لَهُمْ وَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ  
هَذِهِ الْمَقَالَةِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ  
لَا أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَرَامِلَ بَنِي عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ كَمَا يَجْعَلُهُ مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي  
تَحْرُمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ فِي قَوْلٍ مَنْ يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِمْ  
وَلَكِنْ جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ  
فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ  
يَتَصَدَّقُ الرَّحْلُ عَلَى أَحَدٍ هَمَّ بِدَارِهِ أَوْ يَعْطِيهِ  
فَيَكُونُ ذَلِكَ حَائِزًا حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ  
مَالُهُ فَكَانَ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِمَالِهِ مِنَ الصَّدَقَاتِ  
هُوَ الزَّكَاةُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يَتَقَرَّبُ  
بِهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يُرَادُ بِهَا  
ظَرْفُ الْهَبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَكَانَ  
كَذَلِكَ بَنُو هَاشِمٍ حَرَمٌ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ  
الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ  
فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يُحْرَمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ  
لَا يُحْرَمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ فَلِهَذَا جَعَلْنَا  
مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهَبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَ ذَلِكَ  
صَدَقَةً وَهَذَا الَّذِي يَتَّبِعُنِي أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيلُ  
ذَلِكَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ -

۵۸۷- لَا أَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ  
حَدَّثَنَا بِبَيْعِ الْمَوَدَّنِ قَالَ أَسَدٌ قَالَ تَنَا سَعِيدٌ  
وَحَمَادٌ ابْنَانَا يُدْعَانِ أَبِي جَهْصَمٍ مَوْسَى ابْنُ سَالِمٍ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا اخْتَصَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِشَلْكَ بَنِي  
أَشْيَاءِ سَبَاعِ الْوُضُوءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ

حدیث میں اس قول والوں کے خلاف کوئی دلیل نہیں، کیونکہ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کے فقراء کو جو صدقہ دیا ہے ممکن ہے  
وہ اس صدقہ سے نہ ہو جو حرام قرار دینے والوں کے نزدیک بنو ہاشم  
پر حرام ہے بلکہ اس صدقہ سے ہو جو ان کے لیے حلال ہے ہم دیکھتے  
ہیں کہ بعض اوقات کوئی شخص غیر بنو ہاشم امراء کو اپنا مکان یا غلام وغیرہ  
دیتا ہے تو وہ اس کے لیے حلال اور جائز ہوتا ہے اور اس کا مال اسے اس پر  
حرام نہیں کرتا۔ اس کے مال کی وجہ سے اس پر جو صدقات حرام ہیں وہ  
زکوٰۃ کفار سے اور وہ صدقات ہیں جن سے تقربِ خداوندی مقصود  
ہوتا ہے لیکن جن صدقات سے ہبہ وغیرہ مقصود ہوتا ہے اگرچہ  
ان کا نام صدقہ رکھا گیا لیکن وہ حرام نہیں۔ اسی طرح بنو ہاشم پر ان کی  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حرام ہے لیکن  
جو چیز امراء پر ان کے اموال کی وجہ سے حرام نہیں وہ بنو ہاشم پر ان  
کی قرابت کی وجہ سے حرام نہیں۔ اسی لیے ہم نے اس صدقہ کو جو سرکارِ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فقراء کو دیا، ہبہ کی جہت سے قرار  
دیا اگرچہ اس کو صدقہ کہا جاتا ہے اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا  
مناسب ہے، کیونکہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے

میں ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو  
انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین باتوں کے  
ساتھ مخصوص کیا وضو کو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں پر گدھوں  
کو نہ چھوڑنا۔



۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا سَلِمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْظَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَبُو عُمَرَ الْخَوْصِيُّ قَالَ تَنَا مَرْجَانُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي جَهْظَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمَهُمْ إِلَّا يَأْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُوا الْحَدِيثَ الْأَوَّلُ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فَيَكُونَ مَا بَاخَرَهُمْ فِيهِ عَدَمَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الثَّانِي وَيَكُونَ مَعْنَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَوْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ يُبَيِّنُ مَا مُنِعَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي نَاسِحًا لَهُ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنِي بِهِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ تَخَصَّصُوا بِهِ دُونَ النَّاسِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِي وَقْتِهِ ذَلِكَ۔

۵۹۰۔ فَإِنْ اخْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي إِبَاحَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا فَهَذَا قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَالِدٍ عَنْ مَسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا آخَرَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ

حضرت حماد بن زید، حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی نقل کر لیا۔

حضرت مرجان بن رجاء، حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی نقل کر لیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ نہ کھانے کے ساتھ مختص کیا تو پہلی حدیث اس بات سے خالی نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا لہذا آپ نے جو کچھ ان کے لیے جائز قرار دیا وہ اس کا غیر ہے جو دوسری حدیث میں ان پر حرام قرار دیا مفہوم دونوں کا وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا یا پہلی حدیث میں وہ چیز حلال قرار دی گئی جس سے اس حدیث میں روکا گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہوگی کیونکہ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بتاتے ہیں کہ یہ بات ہم سے خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ حکم نہ ہو بلکہ آپ کی موجودگی میں ایسا ہی تھا۔

اگر مستبد، صدقہ کے جواز پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے استدلال کرتے ہوئے کہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مال وراثت دیا جائے اس وقت حضرت خاتونِ جنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ اور باغِ فدک کے صدقات اور خیر کے خمس میں باقی کا مطالعہ کر رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری وراثت



نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھاتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو اس حال سے نہیں بدلوں گا جس پر وہ آپ کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَاكَ  
وَمَا بَقِيَ مِنْ خُسْرٍ خَبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا لَتَوْرَثُ مَا  
تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ  
وَأَنَا وَاللَّهُ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِهَا الْيَتَى كَانَتْ عَلَيْهِ  
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلًا  
فِي ذَلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ  
قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا رَوْحُ  
بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ  
ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كَذَا  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ  
مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الرُّهَيْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَرْسِ بْنِ الْحَدَّثَانِ  
النَّصْرِيُّ قَالَ أَسْأَلُ إِلَى عُمَرَوِ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ  
إِنَّهُ قَدْ حَصَرَ الْمَدِينَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ  
وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرُفْعِهِ فَأُتِيَ بِهِمْ فَبَيْتَنَا  
أَنَّا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَذَا عُثْمَانُ وَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدُ وَالزُّبَيْرُ وَلَا أَدْرِي أَذْكَرُ  
طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ فَقَالَ إِيذَنْ  
لَهُمْ قَالَ تَوَمَّلْنَا سَاعَةً فَقَالَ هَذَا الْعَبَّاسُ  
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافَةَ فَقَالَ عَلَيْكَ فَقَالَ إِيذَنْ لَهَا  
فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُضِيَ  
بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ وَهَذَا حَبِيبِي فِيمَا آفَأَ  
اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ  
بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنْ قُضِيَ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

حضرت مالک بن اوس بن حذنان نضری فرماتے ہیں۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا پھر فرمایا  
متمہاری قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں ہم نے  
ان کو کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے اور میں انھیں تقسیم  
کرتا ہوں اسی دوران حضرت یزید آئے اور انھوں نے  
بتایا کہ حضرت عثمان، عبدالرحمن، سعد اور زبیر رضی اللہ عنہم  
تشریف لائے ہیں اور اجازت مانگتے ہیں (راوی کہتے ہیں)  
مجھے معلوم نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں،  
آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو فرماتے ہیں پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے  
تو انھوں نے خبر دی کہ حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی  
اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا  
ان کو اجازت دو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے  
تو فرمایا اے امیر المؤمنین! میرے اور اس شخص کے درمیان  
فیصلہ فرمائیے اور وہ دونوں اس وقت اس مال میں جھگڑ  
رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱۔ کفار سے جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو جنگ کے بغیر صلح کے ذریعے حاصل ہو اسے مال فی کہا جاتا ہے۔



الْمَوْنَيْنِ وَالْأَرْحَمَ كُلَّ قَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِّنْ صَاحِبِهِ  
فَقَالَ عُمَرُ أَنَشُدُكَ اللَّهَ الَّذِي يَأْذِنُكَ تَقْوَمُ  
السُّلُوكُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْتِي مَا تَرَكَنا صَدَقَةً  
قَالُوا نَدَّ قَالَ ذَلِكَ شَرٌّ تَالِ لَهْمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ  
نَعَمْ قَالَ نَبَاتِي سَاخِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْقِيَمَةِ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ  
لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ فَقَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِّنْكُمْ  
فَمَا أَزَجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِيَاكٍ فَكَانَتْ  
هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً  
ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَ مَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا  
عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ تَسَمَّيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا فَبَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ  
فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلَى أَهْلِهِ بِرِزْقِ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ  
مَا بَقِيَ مِنْهُ فَجَمَعَ مَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنَّا قَبْضَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا  
رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَعْمَلَ  
فِيهَا بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْمَلُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ -

۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا لِنُؤَاهِيَهُمْ بِنِشَارٍ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
بِرْهَانَ كَذَا مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَأُثْبِتَ أَنَّ طَلْحَةَ  
كَانَ فِي الْقَوْمِ وَكَهْ يَقُولُ وَبَيْنَهَا فَبَيْنَكُمْ -

۵۹۴- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعْدَانَ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَ  
كُنَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَذَا بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ وَقَالَ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ -

۵۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُفْيَانَ وَوَرَقَةَ عَنْ أَبِي  
الْوَرْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بنو تعبیر کے اموال سے عطا فرمایا اہل مجلس نے بھی عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین  
ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی خدمت  
پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں اسے تعالیٰ کی قسم  
دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے  
میں وہ صدقہ ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہاں آپ نے یہ بات فرمائی  
ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بھی یہی بات  
فرمائی تو انھوں نے بھی فرمایا ہاں (ایسا فرمایا ہے) حضرت فاروق  
الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال لینے کے بارے  
میں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کو خاص کیا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔  
”اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
(غیر جنگ) دلایا اودنہ نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے  
(۵۹۱) تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا آپ نے اسے  
تم سے روک کر جمع نہیں کیا اور نہ اس کے ذریعے تم پر کسی کو ترجیح دی  
بلکہ اسے تمہارے درمیان تقسیم کیا اور تم پر خرچ کیا حتیٰ کہ اس سے یہ  
مال باقی رہ گیا آپ میں اپنے گھروالوں کا ایک سال کا خرچ نکالتے تھے  
پھر خرچ مانتا اسے اللہ تعالیٰ کے مال کے طور پر جمع کرتے جبے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا مال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم

حضرت عمر بن دینار حضرت ابن شہاب سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور  
ثابت کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے ”اور جو  
تم پر خرچ کیا“ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت مالک بن انس حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت بطور دینار و درہم  
پیسہ تقسیم نہ ہوگی میرے اہل خانہ کے نفقہ اور عاملوں کے



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَبُوا  
وَأَتَى دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤْنَةِ  
عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ -

قَالُوا نَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا مَا يَدُلُّ  
عَلَى أَنَّهُ كَانَتْ صَدَقَاتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدَ مُؤْنَةِ عَامِلِي وَقَامِلُهُ  
لَا يَكُونُ إِلَّا وَهْوَحِيٌّ - قَالُوا فَنَفِي هَذِهِ الْأَثَرِ مَا  
قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لِبَنِي هَاشِمٍ حَلَالٌ لِأَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَهُ وَفِيهِمْ  
قَاصِدَةُ بَنَتُهُ قَدْ كَانُوا يَأْكُلُونَ مِنْ هَذِهِ الصَّدَقَةِ  
فِي حَيَوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ  
ذَلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ لَهُمْ فَالْحُجَّةُ  
عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَصَدَقَاتِ  
الْأَوْقَاتِ وَقَدْ رَأَيْنَا ذَلِكَ يَحِلُّ لِلْأَعْيَانِ -  
أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَقَفَ دَارًا عَلَى رَجُلٍ  
عَنِي أَنَّ ذَلِكَ حَائِزٌ وَلَا يَنْتَعِدُ ذَلِكَ غِنَاءً وَ  
حُكْمُ ذَلِكَ خِلَافٌ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ مِنَ  
الزَّكَاةِ وَالْكَفَّارَاتِ وَمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَكَذَلِكَ مَنْ كَانَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ذَلِكَ لَهُمْ  
حَلَالٌ وَحُكْمُهُ خِلَافٌ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ  
الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا - ثُمَّ قَدْ جَاءَتْ بَعْدَ هَذِهِ الْأَثَرِ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً  
بِتَحْرِيرِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ -

۵۹۶ - فِيمَا جَاءَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ مَنْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجَوَّادِ  
السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَحْفَظُ مِنْ  
عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكَرُ  
إِنِّي أَخَذْتُ كَمَنَةً مِنْ تَبَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا

وظائف کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے۔

محدثین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس  
بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں صدقات تھے کیونکہ آپ نے فرمایا میرے عاملین کے وظائف کے بعد  
اور آپ کے عاملین آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں اس  
روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبویشتم کے لیے صدقہ حلال ہے  
کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خود اور آپ کے اہل  
بیت جن میں آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اسی  
صدقہ سے کھاتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے تمام قسم  
کے صدقات حلال ہیں۔ پس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام  
صدقات وقف مال کی طرح ہیں اور ہم دیکھتے تھے کہ وہ امراد کے لیے  
بھی حلال ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان کسی مالدار آدمی  
کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے اور اس کا مالدار ہونا اسے اس سے  
نہیں روکتا اور اس کا حکم دیگر تمام صدقات میں نہ کہ کافہ۔ ان کا قول اور  
جن صدقات کے ذریعے اقرب نہ لوندی مقصود ہوتا ہے ان کے خلاف  
ہے اسی طرح یہ نبویشتم کے لیے بھی حلال ہے اور اس کا حکم ان تمام  
صدقات کے حکم کے خلاف ہے جن کا مہنت ذکر کیا۔

پھر ان روایات کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا  
روایات آئی ہیں جن میں نبویشتم پر صدقاتی نبوت کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہوتی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے  
سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ میں نے اپنے  
اپنے اپنے حصے کے لیے صدقات لے لیے تھے اور میں نے اپنے حصے کے لیے  
کچھ لے لیا تھا اور میں نے اپنے حصے کے لیے کچھ لے لیا تھا اور میں نے  
اپنے حصے کے لیے کچھ لے لیا تھا اور میں نے اپنے حصے کے لیے کچھ لے لیا تھا  
اور میں نے اپنے حصے کے لیے کچھ لے لیا تھا اور میں نے اپنے حصے کے لیے کچھ لے لیا تھا



فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

يُنْفِقُ فِي فَاخْرَجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَلْعَابِهَا نَالَهَا فِي التَّيْرِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِي هَذِهِ التَّمَرَةِ لِمَنْهَا الصَّبِيُّ  
قَالَ إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ -

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَارَةَ عَنْ رِبْعَةَ  
بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَحْسَنَ بْنِ كَرَجٍ كُنْزُوهُ  
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي ٢ خَيْرُهُ وَلَا يَرَاهِدُ مِنْ أَهْلِهِ -

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ قَوْمًا أُرْجُوا الزُّهْرِيَّ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاسْتَبْتَمَ  
أَبَا بَرٍّ أَفِيعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ

فَقَالَ يَا أَبَا بَرٍّ أَفِيعَ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ اسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ  
اسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنَ كَوْفَلٍ بِنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بِنِ رِبْعَةَ بِنِ الْحَارِثِ  
حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رِبْعَةُ بِنِ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ  
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا كَوْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ  
إِنِّي وَلِيْفَقِيلُ بِنِ الْعَبَّاسِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَيَا مَا

يُؤَدِي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسَ فَسَأَلَ  
فَبَيَّنَا هُمَا فِي ذَلِكَ حَاجَّ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
كَوْنَهُمَا عَلَيْهِمَا تَذَكُّرًا لِمَا ذَكَرْنَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا  
تَفْعَلَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ رِبْعَةُ بِنِ  
الْحَارِثِ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا  
فَوَاللَّهِ لَقَدْ نِلْتُ صَهْرًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ثابت بن عمارہ حضرت ربیعہ بن شیبان سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی  
اللہ عنہ سے پوچھا پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے لیے آفر  
میں یہ بھی فرمایا ”اور نہ ہی آپ کی اہل میں سے کسی کے لیے جائز ہے“  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات کا نگران مقرر  
کیا گیا انہوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانا  
چاہا چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ابورافع! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام  
انہی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان فرمایا  
کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبد المطلب  
(رضی اللہ عنہما) لکھتے ہوئے تو انہوں نے میرے اور حضرت  
فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا کہ اگر ہم  
ان دو بچوں کو صدقات کے لیے بھیجیں تو دوسروں کی  
طرح یہ بھی اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے اور جو کچھ ان کو ملتا  
ہے یہ بھی پائیں گے۔ وہ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی  
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اداان دونوں کے پاس کھڑے ہو  
گئے انہوں نے ان سے بھی یہی بات کہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
لہ فرمایا ایسا نہ کرنا اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہرگز  
نہیں گے۔ حضرت ربیعہ بن حارث نے فرمایا آپ میں حسد کی وجہ  
سے روک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
والد اپنے قسم نے آپ پر حسد نہ کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا میں ابوالحسن ہوں (یعنی صدقہ کرنا میرے شایان شان



وَسَلَّمَ نَمَا نَفْسَنَا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيُّ ع أَنَا أَبُو حَسَنِ  
أَرْسَلَاهُمَا فَاذْطَلَقَا وَاضْطَجَعَا فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجَّةِ  
فَقُمْنَا عِنْدَ بَابِهَا حَتَّى جَاءَ فَاخْذَ بَاذَانِنَا وَقَالَ  
أَخْرِجَا مَا تَصَبَّرَا إِنْ تَوَدَّخَلَّ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ  
هُوَ كَيَوْمَيْنِ عِنْدَ رَبِّ يَنْبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا  
الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمُوا أَحَدُنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَبُو  
النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَاكَيْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ  
جِئْنَاكَ لِتَوَقِّرَنَا عَلَى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّي  
إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّونَ وَنَصِيبٌ كَمَا يَصِيبُونَ فَسَكَتَ  
حَتَّى آوَدْنَا أَنْ تَكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ رَبِّ يَنْبِ تَلْمَعُ  
الْكَيِّمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ إِنْ لَا تَكَلِّمَاهُ فَقَالَ إِنَّ  
الصَّدَقَةَ لَا تَلْبَغِي إِلَّا مَحْتَدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ  
النَّاسِ أَدْعُوا إِلَى تَحْمِيَةٍ وَكَانَ عَلَى الْخُمْسِ وَ  
نُؤْفِلُ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نَجَّاهُ فَقَالَ  
مَحْيِيَةُ أَنْتُمْ هَذَا الْغَلَامُ ابْنَتُكَ لِيُفْضَلَ  
بِابْنِ الْعَبَّاسِ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنُؤْفِلِ بْنِ الْحَارِثِ  
أَنْتُمْ هَذَا الْغَلَامُ ابْنَتُكَ فَأَنْكَحْتَنِي وَقَالَ لِمَحْيِيَةٍ  
أَصْدِيقِي عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ كَذَا وَكَذَا -

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَصْدَقَ عَنْهُمَا مِنَ  
الْخُمْسِ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّدَقَاتِ قِيلَ لَهُ تَذْ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى  
الَّذِي فِي الْخُمْسِ وَذَلِكَ خَارِجٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ  
الْمَحْرَمَةِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمَا حَرِّمَ عَلَيْهِمَا وَسَاخُ  
النَّاسِ وَالْخُمْسُ لَيْسَ كَذَلِكَ -

۶۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُنْكَثِبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ  
عَنْ سَلْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَرَدَّهَا وَاتَّبَعَهُ بِهَذِيهِ فَقَبِلَهَا -

نہیں) تم ان کو بھیجو وہ دونوں چلے گئے اور آپ لبث گئے (حضرت عبدالمطلب  
بن ربیعہ اور فضل بن عباس فرماتے ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر  
سے فارغ ہوئے تو حجرہ مبارکہ کی طرف آپ سے آگے بڑھے اور دروازے  
کے پاس کھڑے ہو گئے آپ تعریف لائے تو ہمارے کانوں کو کچھ کر فرمایا جو  
کچھ ہمارے دل میں ہے بیان کرو، آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی اندر گئے  
اس دن آپ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے ہم نے آپ  
میں گفتگو کی پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا یعنی کیا یا رسول اللہ! آپ  
تمام لوگوں سے زیادہ جن سلوک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم بالغ ہو چکے  
ہیں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمیں بھی صدقہ پر عامل بنائیں دوسروں کی  
طرح ہم بھی اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ان کی طرح ہم بھی اپنا حصہ حاصل کریں۔  
آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت زینب بنت جحش رضی  
اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ آپ سے گفتگو نہ کرنا۔  
(پھر) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے صدقہ  
حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے حضرت حمیہ کو میری طرف بلاؤ اور وہ خمس  
پر مقرر تھے اور نوفل بن مالک بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ حضرت حمیہ سے  
حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس لڑکے کے ساتھ  
اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انھوں نے نکاح کر دیا اور حضرت نوفل بن مالک  
سے فرمایا تم اپنی ماجرا دی اس لڑکے (عبدالمطلب بن ربیعہ) کے نکاح میں دے  
دو اور حضرت حمیہ سے فرمایا کہ خمس میں سے ان دونوں کا ہر اتنا اتنا دے دو۔  
اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے خمس میں سے ہر ادا کر دیا اور اس  
کا حکم دی ہے جو صدقات کا ہے تو اس شخص کو جانا کہا جائے گا کہ وہ کہتا ہے  
یہ اہل قرابت کے اس حصے سے جو خمس میں مقرر ہے اور یہ ان صدقات سے  
خارج ہے جو ان پر حرم ہیں کیونکہ ان پر لوگوں کی میل جول ہے اور خمس ایسا  
نہیں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی  
میں صدقہ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے واپس کر دیا اور ہدیہ لے کر  
حاضر ہوا تو قبول فرمایا۔



۶۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ كِتَادَةَ عَنْ مَعْمُورِ  
بْنِ لَبِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارُجِيُّ  
وَدَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا ذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا  
قَالَ فَلَمَّا أُمْسِيْتُ جَمَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي ثُمَّ  
خَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءٍ فَدَا خَلْتُ عَلَيْهِ وَمَعَهُ تَفَرُّ  
مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَيْسَ بِكَ  
شَيْءٌ وَإِنْ مَعَكَ أَصْحَابُكَ وَآلُكُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ  
وَعَزَّيْبَةٌ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ  
فَلَمَّا ذَكَرْتَنِي مَكَانَكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ ثُمَّ وَضَعْتُهُ  
لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ  
أَوْ أَمْسِكْهُ ثُمَّ أَكَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحُولَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ مَا يَتَكَ لَا تَأْكُلُ  
الصَّدَقَةَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ  
أَكْرَمَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَأَكَلَ  
وَأَكَلَ أَصْحَابُهُ -

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٌ قَالَا سَمِعْنَا  
وَهْبَ بْنَ فَالَةَ سَمِعْنَا شُعْبَةَ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ  
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ  
إِذَا صَحَبْتَنِي كَيْفًا لَصِيبٌ مِنْهَا فَقَالَ حَقٌّ أَشْتَاؤُنَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذِكْرُكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ آلَ  
مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ  
مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا سَرِينُ بْنُ الْمَوْدُونِ قَالَ سَمِعْنَا سَدَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت  
سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انہوں نے ایک طویل  
حدیث ذکر کی اس میں ہے کہ میں ایک غلام تھا شام کے وقت  
میں نے اپنے پاس جو کچھ تھا جمع کیا پھر باہر آیا حتیٰ کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ تباً میں تھے اور کچھ  
صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا کہ  
اس وقت آپ کے پاس کچھ نہیں۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی ہیں  
جو ضرورت مند ہیں میرے پاس جو کچھ موجود تھا میں نے صدقہ  
کرنے کے لیے رکھا تھا سب میرے سامنے آپ کی اس حالت کا  
ذکر کیا گیا تو میں نے آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق سمجھا اور آپ  
کی خدمت میں رکھ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم  
خود اسے کھاؤ یا رکھ دو پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے  
تو میں حاضر خدمت ہوا میں نے کچھ جمع کر رکھا تھا۔ میں نے عرض  
کیا مجھے معلوم ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے میرے پاس صدقہ کے  
علاوہ کچھ اور مال ہے جو آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنا  
چاہتا ہوں، تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غور بھی تناول  
فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی کھایا۔

حضرت ابن ابی رافع، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مخزوم کا  
ایک شخص صدقہ پر مقرر فرما کر بھیجا اس شخص نے حضرت ابورافع  
سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو  
انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے  
لوں۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا:  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لیے صدقہ جائز  
نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے (ابورافع)،  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں



قَالَ ثَنَا وَرَقَاءُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ  
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كَلْثُومٍ بَنَتْ عَلَيَّ مِنْ ثَعَالَتْ إِنْ  
مَوْلَى كُنَّا يُقَالُ لَهُ هُمْ مُزْرَأٌ وَكَيْسَانٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ  
مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدَعَانِي  
فَجِئْتُ فَقَالَ يَا أَبَا قَلْدِسٍ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نَهَيْتُنَا  
أَنْ تَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَرَأَى مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ  
فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ  
بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَ  
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ  
قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ الرَّحْمَنُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ هُرَيْرَةَ ر قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ  
بْنَ عَلِيٍّ مِنْ ثَمَرَةٍ مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَادْخَلَهَا فِي  
فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ  
كَيْفَ أَتَيْتُهَا لِقَبْلِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لَنَا كُلَّ الصَّدَقَةِ  
۶۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا  
مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَتَى بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهْلَ بَيْتِهِ هُوَ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ  
قَالُوا هَذِهِ تَبَسَّطَ يَدَيْهِ وَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ قَالَ  
لَا صَحَابَةَ كُلُّوْا.

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي إِبْلِ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَدَنًا  
كَبِيرًا مَنْ أَحْطَاَهَا مَوْتًا جَدًّا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ  
مَنْعَهَا فَإِنَّا أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطَرْنَا إِبْلَهُ عَنْ مَنِّهِ  
مِنْ عَزَمَاتٍ رَبَّنَا لَا يَجِدُ لِأَحَدٍ مِثْلَهَا شَيْءٌ  
۶۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا  
تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے جس کا  
نام ہرمزیا (فرمایا) کیسان تھا مجھے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو (وہ کہتا ہے) رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے  
فرمایا اے ابو قلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا  
اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے پس تم صدقہ نہ کھانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے  
ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں داخل کر دیا نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوں، ہوں" اسے پیچیک دو کیا  
تہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

حضرت ہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے  
روایت کرتے ہیں کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس کوئی چیز لائی جاتی تو پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ  
کہتے کہ ہدیہ ہے تو ہاتھ بڑھا دیتے اور اگر کہتے کہ صدقہ  
ہے تو صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھاؤ۔

حضرت ہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے  
روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک  
بنت لبون (وہ اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے)  
ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لیے دے اس کے لیے اس کا  
ثواب ہے اور جو نہ دے میں اس سے یہ اور نصف اونٹ  
لے لوں گا یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور ہم (اہل بیت)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ



علیہ وسلم راستے میں کھجوروں کے پاس سے گزرے تو آپ اس خوف سے نہ لیتے کہ کہیں صدقے کی نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور بھی تو فرمایا اگر مجھے یہ ضرور نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔

حضرت رشید بن مالک ابو عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھاں لایا گیا آپ نے فرمایا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ عرض کیا بکرہ صدقہ ہے تو آپ نے اہل مجلس کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سامنے ایک مٹی میں کھیل رہے تھے ابھی بچے تھے انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک ڈال کر اسے اہستہ آہستہ نکال کر پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم صدقہ نہیں کھاتے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی سہیل فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت الصدقہ میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال دی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکال دیا اور فرمایا: ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں یا فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ فِي الطَّرِيقِ بِالشَّجَرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخِيهَا إِلَّا مَخَافَةً أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مَسَدُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا مَتَّصُونَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقَى كَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَاكَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا الْحَكُمُ بْنُ مَرْوَانَ الصَّبْرِيُّ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ رَضِيَ فِي سَنَةِ تِسْعِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ ابْنَةُ طَلْحَةَ تَقُولُ ثَنَا رَشِيدُ بْنُ مَالِكٍ أَبُو عَمِيرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ قَالَ بَلَى صَدَقَةٌ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَالْحَسَنُ يَتَقَفَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعَهُ وَجَعَلَ يَتَرَفَّقُ بِهِ فَأَخْرَجَهَا فَقَدْ فَهَاتُوا قَالَ إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَا وَلِ الْحَسَنِ كَمْرَةً فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَجِئُ لَنَا الصَّدَقَةُ أَوْ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔



۶۱۱۔ حَدَّثَنَا كُفَيْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ قَدْ كَرِهْتُ سُنَادَهُ وَمِثْلَهُ غَيْرُ أَثَمًا قَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَكَوَيْشُكَ

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ثَعْلَبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَدٌ عَنْ هَنَافٍ بْنِ مَتْبَهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا تُقْلِبُ إِلَى أَهْلِي فَا جِدُ الْقَهْمَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فِي بَيْتِي فَارْفَعَهَا لِأَكْلِهَا تَعَرَّأْتُ خَشْيَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَالْقَهْمَةُ

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَاصِدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ الْقَارِئِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَا بَدَّ عَلَيْهِ طَبٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ إِنْ رَفَعَهَا قَاتًا لَنَا كُلُّ الصَّدَقَةِ نَرَفَعَهَا فَجَاءَهُ مِنَ الْعَبْدِ بِسِلْبِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ هَذِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا بِأَصْحَابِهِ إِبْسِطُوا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذِهِ الزُّكَاةُ كُلُّهَا قَدْ جَاءَتْ بِخَيْرٍ لِمَا الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَلَا تَعْلَمُوا شَيْئًا نَسَخَهَا وَلَا عَارَ ضَرَّهَا إِلَّا مَا كُنْ دُكُونَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ مِمَّا كُنْ نَبِيهِ دَلِيلٌ عَلَى مَخَالَفَتِهَا. فَإِنْ قَالَ تَائِلٌ يَنْتَكِ الْهَدَقَةُ الْتَمَاهِي الزُّكُوَّةَ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سَوَى ذَلِكَ مِنْ سَائِرِ الْهَدَقَاتِ فَلَا بَأْسَ بِهِ - قِيلَ لَهُ

حضرت محمد بن سعید فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے بنی ہاشم کے یہ الفاظ کہے کہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں گھر میں فرش پر گھری ہوئی کھجور پاتا ہوں پھر اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں لیکن اسے دوسرے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں ایک خوان پیش کیا جس میں کھجوریں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ پر اہل صحابہ کرم پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا اسے اٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے اٹھایا پھر دوسرے دن اسی قسم کا خوان لائے اس آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ تحفہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرم رضی اللہ عنہم سے فرمایا لو خوش ہو جاؤ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات نبولاشتم پر صدقہ کے حرام ہونے سے مستحق ہیں ہمیں ان کے منسوخ ہونے یا ان کے مقابل روایات کا علم نہیں سوائے ان جو ہم نے اس باب میں ذکر کیں۔ لیکن ان میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس صدقہ سے غاص طور پر زکوٰۃ مراد ہے۔ دوسرے صدقات میں کوئی حرج نہیں۔ اسے کہا جائے گا۔ ان روایات میں ہمارے موقف کا



روپایا جاتا ہے وہ یوں کہ حضرت بنی بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پر چھتے  
ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ جواب دیتے کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام  
سے فرماتے تم کھاؤ اور جواب دینے والے کی بات پر اکتفا فرماتے یہ  
نہ پوچھتے کہ یہ صدقہ، زکوٰۃ سے ہے یا اس کے علاوہ ہے۔ تو یہ اس  
بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں تمام صدقات کا حکم برابر ہے۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں  
میں آیا تو آپ نے پوچھا ہدیہ ہے یا صدقہ؟ میں نے عرض کیا صدقہ ہے  
کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ لوگ فقرا میں زکوٰۃ کا دفعہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس وجہ سے کھانے سے اجتناب فرمایا۔ ان دونوں حضرت سلمان رضی  
اللہ عنہ غلام تھے ان پر زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے  
کہ فرض اور نفل ہر قسم کی صدقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں پر  
حرام ہیں

تیسرے بھی اس حکم میں تمام صدقات کے برابر پر دلالت  
کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں نبیوں کے علاوہ لوگ مالدار اور فخریہ  
ونفل صدقے میں برابر ہیں یعنی جس پر فرض صدقہ حرام ہے اس پر غیر فرض  
بھی حرام ہے پس جب نبیوں پر فرض صدقات حرام ہیں تو نفل صدقات  
بھی حرام ہونگے۔ اس باب میں تیس کا تقاضا یہی ہے حضرت امام  
ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلے  
میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اختلاف بھی منقول ہے آپ سے  
مروی ہے کہ نبیوں پر فرض صدقہ کے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں ہمارا  
خیال ہے کہ انہوں نے یہ وقت اس لیے اختیار فرمایا کہ ان پر صدقات  
اس لیے حرام تھے کہ خمس میں سے اہل قربت کا حصہ مقرر تھا جب ہر کار  
دعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے یہ حصہ ان کی بجائے دوسروں کی  
طرف منتقل ہو گیا تو جو کچھ ان پر اس وجہ سے حرام تھا حلال ہو گیا۔

فِي هَذِهِ الْأَثَرِ مَا قَدْ دَقَّقَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ وَذَلِكَ  
أَنَّ فِي حَدِيثِ بَنِي بَنِي حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهْدِيَهُ أَمْ  
صَدَقَةً فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةً قَالَ لِصَحَابِهِ كُلُّوْا  
وَاسْتَغْنَى بِقَوْلِ الْمَسْئُولِ أَنَّ صَدَقَةً عَنْ أَثَرِ  
يَسْأَلُهُ صَدَقَةً مِنْ زَكَاةٍ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَدَلَّ  
ذَلِكَ عَلَى أَنَّ حُكْمَ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ  
وَفِي حَدِيثِ سَلْمَانَ: نَقَالَ فُجِئْتُ فَقَالَ أَهْدِيَهُ  
أَمْ صَدَقَةً؟ فَقُلْتُ بَلْ صَدَقَةً لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ  
قَوْمٌ فَقَرَاءٌ فَا مَتَنَعَ مِنْ أَكْلِهَا لِنَدَاكَ قَرَانًا كَانَ  
سَلْمَانُ يَوْمَئِذٍ عَبْدًا مِمَّنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةٌ.  
فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ كُلَّ الصَّدَقَاتِ مِنَ التَّطَوُّعِ  
وَعَلَيْهِ قَدْ كَانَ مُحْتَرَمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعَلَى سَائِرِ بَنِي هَاشِمٍ وَالنَّظَرُ أَيْضًا  
يَدُلُّ عَلَى اسْتِثْنَاءِ حُكْمِ الْفَرَاثِصِ وَالتَّطَوُّعِ فِي  
ذَلِكَ وَذَلِكَ لِأَنَّا غَيْرُ بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ  
وَالْفُقَرَاءِ فِي الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ وَالتَّطَوُّعِ  
سَوَاءٌ مَنْ حَرَّمَ عَلَيْهِ أَخَذَ صَدَقَةً مَفْرُوضَةً  
حَرَّمَ عَلَيْهِ أَخَذَ صَدَقَةً غَيْرَ مَفْرُوضَةٍ فَلَمَّا  
حَرَّمَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَخَذَ الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ  
حَرَّمَ عَلَيْهِمْ أَخَذَ الصَّدَقَاتِ غَيْرِ الْمَفْرُوضَاتِ فَهَذَا  
هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَدَّى وَتَدَاخَلَتْ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فِي ذَلِكَ فَرَرِي عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِي  
بِالصَّدَقَاتِ كُلِّهَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَذَهَبَ فِي ذَلِكَ  
عِنْدَنَا إِلَى أَنَّ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا كَانَتْ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ  
مِنْ أَجْلِ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي الْخُمْسِ مِنْ سَهْلٍ وَزَيْدٍ  
الْقَبِي نَسَا أَنْ نَقْطَعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ وَرَجَعْنَا إِلَى غَيْرِهِمْ  
بِمَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ



لَهُمْ بِذَلِكَ مَا قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ  
مَا قَدْ كَانَ أَحِلَّ لَهُمْ - وَقَدْ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ  
بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَفِيَ ذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِ أَبِي يُونُسَ  
فِيهِ لَنَا أَخَذُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَتَكَرَّهُمَا عَلَى  
مَوَالِيهِمْ قُلْتُ نَعَمْ لِحَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ الَّذِي  
كَذَرْتَنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ قَالَ ذَلِكَ أَبُو يُونُسَ  
فِي كِتَابِ الْإِمْلَاءِ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا  
خَافَهُ فِي ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَتَكَرَّهُمَا لِلْهَلَاكِ  
أَنْ يُعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ قُلْتُ لَا فَإِنْ قَالَ  
وَلَمْ يَكُنْ فِي حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ ابْنُ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ  
بْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْتُ مَنْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ مَا فِيهِ مَنْعٌ  
مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُمَا سَاكِنُونَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى  
الصَّدَقَةِ لَيْسَ وَإِنْ بِنِكَ فَقَرُّهُمَا فَسَدَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرُّهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ -  
وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ إِمْرَادُ بَشَرِيَّاتٍ  
يُؤْكَلُهُمْ عَلَى الْعَمَلِ عَلَى أَسَاخِ النَّاسِ لَا لِأَنَّ  
ذَلِكَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ لَا اجْتِعَالَهُمْ مِنْهُ عَمَّا لَهُمْ  
عَلَيْهِ وَقَدْ وَجَدْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا -

۶۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ  
عُقَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمَلُكَ  
عَنِ الصَّدَقَاتِ نَسَاكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْتَعْمَلَكَ  
عَلَى عَسَاكَ ذُنُوبِ النَّاسِ -

أَفَلَا تَرَى أَنَّهُ إِذَا كَرِهَ لَمْ يَسْتَعْمَلْ  
عَلَى عَسَاكَ ذُنُوبِ النَّاسِ وَلَا لِأَنَّهُ حَرَّمَ ذُنُوبَهُ  
يَحْرَمُهُ اجْتِعَالُ مِنْهُ عَلَيْهِ -

حضرت امام محمد بواسطہ امام ابو یوسف، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ  
اللہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی مثل نقل کرتے ہیں  
ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم اسے  
ان کے غلاموں کے لیے بھی ناپسند کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں ہاں اس حدیث  
کی وجہ سے جو ہم نے اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل  
کی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کتاب الاطعمہ  
میں فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے اصحاب میں سے کس نے اس  
کی مخالفت کی ہو۔ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم ہاشمی کا عامل بننا بھی ناپسند  
کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں نہیں میں کہتا ہوں اس حدیث  
میں اس بات سے ممانعت کا ذکر نہیں۔ اگر وہ کہے کہ کیوں؟  
حالانکہ حضرت ابن ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کی  
مذکورہ روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اس  
سے منع فرمایا۔ میں کہتا ہوں اس میں ممانعت کا ذکر نہیں کیونکہ  
انہوں نے محتاجی کو رد کرنے کے لیے عامل بننے جانے کا مطالبہ کیا  
تھا تو یہ کارہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بغیر ہی ان کے فقر کا  
ازالہ فرمایا اور ممکن ہے آپ نے ان کو لوگوں کی میل پر عامل بنانے  
سے روکنا چاہا۔ ہوا اس لیے نہیں کہ چونکہ اس سے ان کو فخر و غرور  
باقی رہے لہذا حرام ہے۔ اور ہم اس پر ولایت کرنے  
طلب روایات پاتے ہیں۔

حضرت علی اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ آپ کو صدقات پر  
عامل نہ بنائے، میں انہوں نے سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں آپ کو لوگوں سے بیگانہ نہیں بنانا چاہتا ہوں۔

کیا تو نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کو عامل بنایا، صرف اس لیے ناپسند کیا کہ وہ لوگوں کے گناہوں کی میل  
بناس لیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سے عامل نہ بنایا جائے۔



وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ بِكَوْهٍ لِبَنِي هَارِثِمٍ أَنْ  
يَعْمَلُوا عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَتْ جَعَلَتْهُمْ مِنْهَا  
قَالَ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ تَخْرُجُ مِنْ مَالِ الْمُتَصَدِّقِ  
إِلَى الْأَصْنَافِ أَلَوْ سَأَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَيْدَ لَكَ  
الْبُصْدَقُ بَعْضُهَا وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَكَ - وَاحْتِجَّ  
فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِحَدِيثِ أَبِي سَرِيفٍ حِينَ سَأَلَهُ  
الْمُخْرُوفِيُّ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ لِيُصِيبَ مِنْهَا وَمَحَالٌ  
أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِبَعْضِ أَهْلِهَا وَاجْتِنَاءُ  
مِنْهَا - وَخَالِفَ أَبُو يُوسُفَ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَعَلَ مِنْهَا لَهَا شَيْءٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا  
يَجْتَعِلُ عَلَى عَمَلِهِ وَذَلِكَ قَدْ يَحِلُّ لِلْأَغْيَاءِ فَلَمَّا  
كَانَ هَذَا لَا يَحْرِمُ عَلَى الْأَغْيَاءِ الَّذِينَ يُحْرَمُ عَلَيْهِمْ  
غَنَاهُمُ الصَّدَقَةُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يَحْرِمُ  
ذَلِكَ عَلَى بَنِي هَارِثِمٍ الَّذِينَ يُحْرِمُ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ اخْتِذُوا  
الصَّدَقَةَ - وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْمًا تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ أُنْثَى آكَلَتْ  
مِنْهُ وَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ يَهُ.

۶۱۵ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
سَعِيدٍ إِلَّا صَبَّحْنَا فِي قَالِ أَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
أَبِي هَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ شَاةٍ  
مُعَلَّقَةٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَقُلْتُ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى  
بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ  
لَنَا هَذِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهَا فَسَوَّيْتُ.

۶۱۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا  
أَخْبَنَهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَزَّ الْقَائِمِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَمَةَ كَفُورًا يَلْحِمُ وَ  
أَدْمٍ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بنو ہاشم کا صدقہ پر عامل بننا ناپسند  
کرتے تھے جبکہ اسی سے تنخواہ دی جائے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ اصدقہ  
دینے والے کے مال سے نکل کر ان لوگوں کی طرف جاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ  
نے (قرآن پاک میں) ذکر کیا ہے پھر جے صدقہ دیا گیا وہ اس کا مالک ہو گیا  
حالانکہ یہ ان (بنو ہاشم) کے لیے حلال نہیں۔ — وہ اس ضمن میں  
حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جب  
ایک مخرومی نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائیں تاکہ ان کو بھی  
حصہ ملے اور وہ حصہ ان کے غل اور تنخواہ کے حسب سے ہی ان کو ملتا۔  
دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف

رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس سے ہاشمی کو تنخواہ دینے  
میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اسے تو کام کی تنخواہ دی جاتی ہے اور وہ  
مالدار حضرات کے لیے بھی حلال ہے تو جب یہ غل مالدار لوگوں پر آئے  
حرام نہیں کرتا حالانکہ ان کے مال کی وجہ سے ان پر صدقہ حرام ہے  
تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان بنو ہاشم پر بھی یہ حرام نہ ہو جن پر ان کے  
نسب کے باعث صدقہ حرام ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آپ کی باندی)  
کو صدقہ دیا گیا تو حضور علیہ السلام نے تامل فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر میں تشریف لائے  
گھر میں بکری کا ایک بازو لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا  
ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا  
گیا ہے تو انہوں نے ہمیں بطور تحفہ دیا آپ نے فرمایا وہ  
ان کے لیے صدقہ اور مجھ سے لیے ہوئے ہے پھر آپ کے  
حکم سے اسے بھونا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت کا شوربہ ابل رہا  
تھا آپ نے فرمایا کیا میں ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھتا۔ انہوں نے  
عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن یہ وہ گوشت ہے جو  
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر دیا گیا اور آپ تو



صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان  
(حضرت بریرہ) کے لیے صدقہ ہے، ہمارے لیے یہ  
ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلُوا مِنْهَا لَحْمًا قَالُوا بَلَى  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيَّ  
بِرَبْرَةٍ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهُوَ لَنَا  
هَذِيئَةٌ۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت ربیع رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ  
اللَّهَ بْنَ مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ  
رَبِيعَةَ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔  
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا تو انہوں نے اس  
میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور  
تحفہ بھیجا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ  
تُصَدِّقُ عَلَيَّ بِرَبْرَةٍ بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا لِعَائِشَةَ  
قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
هُوَ لَنَا هَذِيئَةٌ وَلَهَا صَدَقَةٌ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری  
ایک نوٹھی گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا۔ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تمہارے پاس کچھ کھا  
کو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ملاں نوٹھی گوشت  
کا ایک ٹکڑا صدقہ دیا گیا تو اس نے مجھے تحفہ میں دیا  
اور آپ صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ  
وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا اسے لاؤ پھر آپ نے اس سے  
تناول فرمایا۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَهْبِيَّ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ  
جَوْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تُصَدِّقُ عَلَيَّ مَوْلَاةً  
لِي بِعَصْرٍ مِنْ لَحْمٍ قَدْ حَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ عَشَاءٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَوْلَاتِي فَلَا تَهْ تُصَدِّقُ عَلَيْهَا بِعَصْرٍ مِنْ لَحْمٍ  
فَأَهْدَتْهُ لِي وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ  
قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِنِي فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید بن سباق  
رضی اللہ عنہ نے بتایا انہوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا  
سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ  
بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ بْنُ السَّبَّاقِ عَنْ جَوْرِيَةَ وَغُلَّةٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے  
پاس تشریف لائے تو پوچھا تمہارے پاس کچھ رکھانے کے  
لیے ہے عرض کیا نہیں، البتہ وہ جو حضرت نسیمہ (ام عطیہ)

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
الْبَيْهَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ  
الْحَدَّادَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ وَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى



عَالِشَةً مِنْهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِمَّا كُنْتَ لَا تَأْكُلُ مِنْهُ  
بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَبِّحُكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ  
إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا كُنْتُ بَلَغْتُ مَحَلَّهَا.

۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّارٍ بْنُ الْقُرَيْشِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ  
خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ  
أَبِي مَعْنٍ بْنِ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ ابْنِ الْأَشْجَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
سَلَّمَ نَزَّاجٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَّرَ غَنَمًا مِنَ  
الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ سَلَّ إِلَى نَزَّاجٍ النَّبِيِّ بِشَاةٍ  
مِنْهَا فَأَهْدَتْ نَزَّاجٍ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا فَدَخَلَ  
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ  
عِنْدَكَ شَيْءٌ مِمَّا نَطْعِمُ بِهَا قُلْنَا لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ أَلَمْ نَأْتِ لَحْمًا إِنْفَاؤُكُمْ عَلَيْنَا قُلْنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي أَمَرْتَ سَلَّ بِهَا  
إِلَى نَزَّاجٍ مِنَ الصَّدَقَةِ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ  
قُلْنَا نَحِبُّ أَنْ نُسَبِّحَكَ مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَارِثُهُ لَا كُنْتُ مِنْهُ  
فَلَمَّا كَانَ مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيَّةٍ جَائِزًا  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ  
بِالْهَدْيَةِ جَاءَهُ أَيْضًا لِلْهَدْيَةِ أَنْ يَجْعَلَ مِنَ  
الصَّدَقَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ  
فَلِهَذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ صَحُّ مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو  
يُوسُفَ فِي ذَلِكَ.

بَابُ ذِي لَبَرَةٍ السَّوِيِّ الْفَقِيرِ هَلْ  
يَجِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ أَمْ لَا.

۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ

رمی اللہ عنہا نے اس بکری (کے گوشت) سے بھیج دیا ہے جو ان کو  
بطور صدقہ ملی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے  
مقام پر پہنچ گیا۔

حضرت ام سلیم رمی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بکریاں تقسیم فرمائی تو ایک بکری  
حضرت زینب ثقفیہ رمی اللہ عنہا کی طرف بھیجی۔ انہوں نے  
اس کا کچھ گوشت بطور تحفہ ہمارے پاس بھیجا۔ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہارے پاس میں  
کھانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ  
کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ابھی میں نے  
تمہارے پاس گوشت آتا ہوا نہیں دیکھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! یہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپ نے صدقہ کے مال  
سے حضرت زینب رمی اللہ عنہا کے پاس بھیجی تھی۔ اور  
آپ تو صدقہ نہیں کھاتے اور جو کچھ آپ نہیں کھاتے ہم اسے  
کھنا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر میں اسے پاتا  
تو ضرور کھاتا۔

توجہ وہ چیز جو حضرت بریرہ رمی اللہ عنہا کو صدقہ میں  
حاصل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا کھانا جائز تھا  
کیونکہ آپ ہدیہ کے طور پر اس کے مالک بنے تھے۔ تو ہاشم کے لیے  
بھی جائز ہے کہ صدقہ سے حاصل کرے کیونکہ وہ عمل کی وجہ سے اس  
کا مالک بنتا ہے۔ صدقہ کی وجہ سے نہیں، حضرت امام ابو یوسف رحمہ  
اللہ کے موقف سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ تَنْدَرِ سِتِّ فَقِيرٍ كَيْفَ لِي صَدَقَةُ حَلَالٌ هِيَ  
يَا نَبِيَّ

حضرت ریحان بن یزید ایک نہایت سچے اعرابی تھے



الْبُهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي هَرَمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي يَزِيدٍ كَانَ أَعْرَابِيًّا صَدَقًا  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَرَمٍ وَلَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَيْنٍ وَلَا  
لِإِنِّ مَرَّةٍ سَوِيٍّ -

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ هَرَمٍ يَقُولُ ذَلِكَ -

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَذٍ يَفْعُ  
وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ  
الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْرَاهِيْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ  
بَنِي يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَرَمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ  
الْبُهَالِ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمَارٍ الْبَسَامِيُّ عَنْ  
سَمَاءِ ابْنِ أَبِي مُثَلِّبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ مِثْلَهُ -

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا مَعْلَى بْنُ  
مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ  
أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ كَوْمَرُ إِلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ  
لَا تَحِلُّ لِإِنِّ مَرَّةٍ سَوِيٍّ وَجَعَلُوهُ فِيهَا كَالْعَيْنِ  
فَاخْتَجَعُوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مالدار  
اور مندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

حضرت سعد بن عامر کے ایک شخص سے اور وہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں  
نے یہ (مندرجہ بالا) بات فرمائی۔

حضرت ریحان بن یزید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت ابو ذریل سماک رضی اللہ عنہ بنو ہلال کے ایک شخص  
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سالم بن ابوالجعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت فہد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو غسان نے  
بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو بکر بن عیاش نے بیان  
حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
کا یہ موقف ہے کہ مندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ جائز نہیں  
انھوں نے اسے مالدار کی طرح قرار دیا اور ان (مذکورہ بالا) روایات

کتاب انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔



سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ فقیر صحیح الاعضاء قوی ہو یا شل اس کے لیے صدقہ حلال ہے وہ ان (مندرجہ بالا) روایات کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ سرکارِ دہلی علیہ وسلم کے ارشاد گرامی تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں، کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے لیے اس طرح صدقہ حلال نہیں جس طرح ایک شل آدمی کے لیے جائز ہے جو اس کے علاوہ مال پر قادر نہیں وہ ضرورت کی وجہ سے لیتا ہے اور وہ ہر اعتبار سے محتاج ہے پس تندرست و توانا جو کمائی پر قادر ہے صدقہ کے حلال ہونے میں شل فقیر کی طرح نہیں جس کے لیے اس کے شل ہونے اور کمائی نہ کرنے کے باعث صدقہ حلال ہے جبکہ تندرست فقیر کے لیے محض محتاجی کے باعث حلال ہے اگرچہ دونوں کے لیے جائز و حلال ہے تندرست شخص کے لیے صدقہ نہ لینا اور اپنے ٹل سے کمانا افضل ہے کبھی اس وجہ سے کسی حکم میں سختی برتی جاتی ہے پس کہا جاتا ہے کہ حلال نہیں یا اس وجہ سے کہ علت کے اسباب کامل نہیں اگرچہ اسباب کامل نہ ہونے کی صورت میں بھی صدقہ لینا حلال ہے۔ اسی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ مسکین وہ نہیں جو پھیری لگاتا ہے یا وہ جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لے کر واپس ہو جاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو نہ مانگتا ہے اور نہ اس کا پتا چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے تو یہ بات نہیں کہ مانگنے والے میں محتاجی کے اسباب نہیں پائے جاتے اور نہ وہ اس حکم کے تحت آتا ہے کہ اس کے لیے صدقہ لینا حلال نہ ہو اور دینے والا اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ ایسا مسکین نہیں جس میں محتاجی کے تمام اسباب پائے جائیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وہ تمام اسباب نہیں پائے جاتے جن کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اگرچہ بعض اسباب کی وجہ سے جائز ہے

لَا يَكُنْ الْفَقِيرُ الَّذِي لَا يَقْدِرُ عَلَى غَيْرِهَا فَيَأْخُذُهَا عَلَى الصَّرُورَةِ وَعَلَى الْحَاجَةِ مِنْ جَنَاحِ الْجِبَاهِ مِنْهُ لِيَهَا قَلْبَتَيْنِ مِثْلَهُ ذُو الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْقَادِرِ عَلَى الْكَسَابِ غَيْرَهَا فِي حِلِّهَا لَهُ لِأَنَّ الزَّيْمَ الْفَقِيرَ يَحِلُّ لَهُ مِنْ قَبْلِ الزَّمَانَةِ وَمِنْ قَبْلِ عَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلَى غَيْرِهَا وَذُو الْمِرَّةِ السَّوِيِّ إِنَّمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ جَهَةِ الْفَقْرِ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَا جَمِيعًا قَدْ يَحِلُّ لِهَذَا أَخْذُهَا فَإِنَّ الْأَفْضَلَ لِيَذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ تَرْكُهَا وَالْأَكْلُ مِنَ الْكَسَابِ يَعْمَلُهُ فَتَدَّ بِغَلِظِ الشَّيْءِ مِنْ هَذَا يُقَالُ لَا يَحِلُّ أَوْ لَا يَكُونُ كَذَا عَلَى أَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلٍ إِلَّا سَبَابُ النَّبِيِّ يَهَا يَحِلُّ ذِيكَ الْمَعْنَى فَإِنْ كَانَ ذِيكَ الْمَعْنَى قَدْ يَحِلُّ يَمَادُونَ تَكَامُلُ تِلْكَ الْأَسْبَابِ مِنْ ذِيكَ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالطَّوَّافِ وَالَّذِي تَرُدُّهُ الْفَقْرَةُ وَالشَّرَّاتَانِ وَاللَّقْمَةُ وَاللُّفْمَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يَقْطُنُ لَهُ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنِ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَسْأَلُ خَارِجًا مِنْ أَسْبَابِ الْمُسْكِينَةِ وَأَخْطَا مَا حَقَّ لَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَحَقٌّ لَا يَخْزِي مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا شَيْئًا مِمَّا أَعْطَاهُ مِنْ ذِيكَ وَلَكِنْ ذِيكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِمُسْكِينٍ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابِ الْمُسْكِينَةِ كَذَلِكَ قَوْلُهُ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِي صَدَقَةٍ سَوِيٍّ أَيْ أَكْثَرًا لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ جَمِيعِ الْأَسْبَابِ الَّتِي تَحِلُّ الصَّدَقَةُ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ۔



۶۳۰۔ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْقَالَةِ الْأُولَىٰ لِمَذْهَبِهِمْ  
أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ  
قَالَ تَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي  
أَنْهَمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْتُمُ  
الصَّدَقَةَ فَسَأَلَهُ مِنْهَا فَرَفَعَ الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ  
فَلَا جِدَّ بَيْنَ قَوْمَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا  
حَقَّ فِيهَا لِيَغْنِيَّ وَلَا لِقَوْمِي مُكْتَسِبٌ۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ تَنَا قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
هَمْدُونُ الْحَارِثِيُّ وَالْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَدْرٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ تَنَا الْحِجَابِيُّ بِإِسْنَادِهِ  
قَالَ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَهَمَامٌ عَنْ هِشَامٍ قَدْ كَرَّ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالُوا فَقَدْ قَالَ لَهُمَا لَا حَقَّ فِيهَا لِقَوْمِي  
مُكْتَسِبٌ قَدْ لَكَ عَلَىٰ أَنْ لِقَوْمِي الْمُكْتَسِبُ  
لَا حَظُّكَ فِي الصَّدَقَةِ وَلَا تَجْزِي مَنْ أَقْطَاهُ مِنْهَا  
شَيْئًا۔ فَالْحُجَّةُ بِالْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ  
أَنْ قَوْلُهُ أَنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِيَغْنِيَّ  
أَيُّ أَنْ غِنَاكُمَا يَخْفَى عَلَىٰ فَإِنْ كُنْتُمَا غَنِيَيْنِ فَلَا  
حَقَّ لَكُمَا فِيهَا وَإِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ لِأَنَّهُ لَمْ أَغْلُ  
يَغْنَاكُمَا فَمَبَاجِئِي إِيَّاهُ عَطَاؤُكُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْكُمَا  
أَخْذُ مَا أُعْطِيَتْكُمَا إِنْ كُنْتُمَا تَعْلَمَانِ مِنْ حَقِيقَةِ  
أَمْرِكُمَا فِي الْغَنِيِّ خِلَافَ مَا أَرَىٰ مِنْ ظَاهِرِكُمَا  
الَّذِي اسْتَدْلَتْ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكُمَا۔ فَهَذَا مَعْنَى  
قَوْلِهِ إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِيَغْنِيَّ وَأَمَّا  
قَوْلُهُ وَلَا لِقَوْمِي مُكْتَسِبٌ فَذَلِكَ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا حَقَّ  
فِيهَا لِقَوْمِي الْمُكْتَسِبِ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ لِأَنَّهُ  
يَجِبُ الْحَقُّ فِيهَا كَعَادَ مَعْنَىٰ ذَلِكَ إِلَىٰ مَعْنَىٰ مَا ذَكَرْنَا

پہلے قول والے اپنے مذہب پر مزید دلائل پیش کرتے ہیں۔  
حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری قوم  
کے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی  
سوال کیا آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکا دی ان دونوں کو موٹے تازے  
دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار اور  
طاقت ور کا حق نہیں

حضرت عمرو بن حارث اور لیث بن سعد حضرت ہشام  
بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے  
اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حضرت ہمام حضرت ہشام  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند  
سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ (پہلے قول والے) فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:  
کہ اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یہ اس  
بات کی دلیل ہے کہ طاقت ور کمانے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں  
اور جو آدمی اسے دے اس کی طرف سے ادائیگی نہ ہوگی۔ دوسرے  
حضرات کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں لیکن اس میں مالدار  
کا کوئی حق نہیں یعنی تمہاری مالدار میری مجھ پر پوشیدہ ہے اگر تم واقعی  
مالدار ہو تو اس میں تمہارا کوئی حق نہیں اور اگر تم چاہو تو میں دے دوں  
کیونکہ مجھے تمہارے مالدار ہونے کا علم نہیں پس میرے لیے تمہیں دینا  
جائز ہے لیکن اگر تم مالدار کی سلسلے میں اپنی حقیقت سے  
آگاہ ہو تو تمہارے لیے لینا جائز نہیں۔ میں تو تمہارے غلام ہی فقر  
سے استدلال کروں گا۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں  
ایسا کروں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں، کا یہ مطلب ہے  
اور آپ کے ارشاد گرامی کہ نہ ہی طاقت ور کمانے والے کا حق  
ہے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہر اعتبار سے طاقتور کا سب



مِنْ قَوْلِهِ وَلَا كَذِبٌ مِّمَّهِ قَوْلِي وَكَذَبُ قَالَ فَلَا تَعْلَمُ  
حَقًّا إِذَا تَكَا مَلَكْتُ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي بِهَا يَكُونُ  
الرَّجُلُ عَائِيًا وَلَا يَقَالُ هُوَ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا كَانَ دُونَ  
ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا كَذِبًا لَا يَقَالُ فَقِيرًا حَقًّا إِلَّا  
لِيَنْ تَكَا مَلَكْتُ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي يَكُونُ بِهَا الْفَقِيرُ  
فَقِيرًا وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا وَبِهَذَا أَكَالَ لَهُمَا وَلَا حَقَّ  
فِيهَا يَقْوِي مُكْتَسِبًا وَلَا حَقَّ لَهُ فِيهَا حَتَّى يَكُونُ  
بِهِ مِنْ أَهْلِهَا حَقًّا وَهُوَ قَوْلِي مُكْتَسِبٌ وَلَا أَتَاهُ  
يَجُوزُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَاؤُهُ لِلْقَوِيِّ  
الْمُكْتَسِبِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا لِمَا قَالَ لَهُمَا إِنْ شِئْتُمَا  
فَعَلْتُ وَهَذَا أَفَلَى مَا حَبَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَثَارُ  
لَا لَهَا إِنْ حَبَلْتُ عَلَى مَا حَكَمْتُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ  
الْأُولَى صَادَقَتْ سَوَاهَا مَتَّاقِدٌ رَوَى عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۳۳۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْزُقِي قَالَ  
تَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ الزُّهْرَانِيُّ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
حَمْرَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَزَلَتْ دَارَ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ بِالنَّدِينَةِ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْجَلِيلُ  
فَقَالَ أَصْبَحُوا ذَاتَ يَوْمٍ رَكَدَ عَصَبُوا عَلَى بَطْنِهِ  
حَجَرًا مِنَ الْجَوْعِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَوَامُّهُ نَوَ  
أَكْبَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَا لَنَّهُ فَقَدْ  
أَتَاهُ فَلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فَلَانٌ فَسَأَلَهُ  
فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فَلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَقُلْتُ  
لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَطْلُبَ نَطْلَبْتُ فَلَكَ إِجْدُ شَيْئًا  
فَأَسْتَبَقْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ  
اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَى أَغْفَاهُ اللَّهُ وَ  
مَنْ سَأَلَ مَا أَنْ تَبْدَلَ لَهُ قَلَمًا أَنْ تَوَاسِيَهُ وَمَنْ  
اسْتَعْفَى عَنَّا أَوْ اسْتَغْنَى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا  
قَالَ فَرَحْتُ فَمَا سَأَلْتُ أَحَدًا بَعْدَ فَمَانَا اللَّهُ

ہے اس کا کوئی حق نہیں تو اس کا وہی مطلب ہوا جو ہم نے  
طاقت و رسالت کے بارے میں ذکر کیا، جب کسی شخص میں وہ  
تمام اسباب جمع ہوں جن کی وجہ سے وہ عالم بنتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں  
پکا سچا عالم ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کو پکا سچا عالم نہیں کہا جاتا۔ اسی  
طرح اس شخص کو فقیر حق نہیں کہا جائے گا جس میں فقر کے تمام اسباب  
کامل طور پر نہ پائے جائیں اگرچہ وہ فقیر ہوتا ہے اسی لیے آپ نے  
ان دو آدمیوں سے فرمایا اس میں طاقت و رکمانے والے کا کوئی حق  
نہیں یعنی جب تک وہ کامل طور پر اس کا اہل نہ ہو جائے اس کا حق نہیں  
اور یہ تو طاقت و رکمانے والا ہے اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے طاقت و رکمانے والے کو دینا جائز نہ ہوتا تو آپ ان سے  
یہ نہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کروں۔ ان روایات  
کا یہ مفہوم لینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر ان کو اس معنی پر محمول کیا  
جائے جو پہلے قول والوں نے لیا تو دوسری روایات اور ان میں  
تضاد ہوگا۔

حضرت بلال بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ  
طیبہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر آکر جب ہم کچھ  
بیٹھے تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن انہوں نے بھوک کی وجہ سے  
پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی یا والدہ نے کہا کہ  
اگر تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگو (تو  
کیا حرج ہے) فلاں شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سوال  
کیا تو آپ نے عطا فرمایا فلاں آیا اس نے مانگا تو آپ نے عطا فرمایا  
(حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی  
قسم جب تک میں خود تلاش نہ کروں، ایسا نہیں کروں گا۔ میں نے  
(رزق کی) تلاش کی لیکن کچھ بھی نہ پایا میں آپ کی خدمت میں حاضر  
ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جو شخص بے نیازی  
دکھائے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص (سوال کرنے  
سے) بچے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ فرماتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے  
گا تو ہم اسے عطا کریں گے یا اس سے اچھا سلوک کریں گے اور جو  
آدمی ہم سے نہ مانگے اور بچتا رہے وہ ہمیں مانگنے والوں سے زیادہ



بَزْرَةُ تَنَا حَتَّى مَا أَكَلُو بَيْتًا فِي الْهَدْيَةِ أَكْبَرُ سَوَالًا  
مِنَّا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمِنْهَالِ قَالَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ رُبَيْعٍ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي عَمْرٍو عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعُوْزُ نَامِرَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعْفَ أَعْفَهُ اللَّهُ وَ  
مَنْ اسْتَعْفَى أَعْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ قَالَ  
قُلْتُ فَلَا اسْتِعْفَ نَبِيْعَقْنِي اللَّهُ وَلَا اسْتَعْفَى نَبِيْعَقْنِي  
اللَّهُ قَالَ تَوَاللهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ حَتَّى آتَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسَوَّرَ بَيْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا  
مِنْهُ ثُمَّ تَسَوَّرَ شَعْبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ سَأَلَتْ  
عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَعَفَرْنَا إِلَّا مِنْ عَصَا اللَّهِ۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مِنْهَالٍ قَالَ تَنَا يَزِيدُ قَالَ تَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ أَخِي بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ۔

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَخِطَابُ  
بِذَلِكَ أَصْحَابَهُ وَكَثَرَهُمْ صَحِيحٌ لِرِزْمَانَةَ بِهِ  
إِلَّا أَنَّهُ فَقِيرٌ فَلَوْ يَمْنَعُهُمْ مِنْهَا لَتَحَرَّمُ فَقَدْ ذَلَّ  
ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَّرْنَا وَفَضَّلُ مَنْ اسْتَعْفَ وَلَمْ يَسْأَلْ  
عَلَى مَنْ سَأَلَ فَلَوْ يَسْأَلُ لَأَبْرَسَعِيدٌ لِيَذَلِكَ وَكَوَسَاكُ  
لَا عَطَاةٌ إِذْ قَدْ كَانَ بِذَلِكَ ذَلِكَ وَلَا مِثَالِهِ مِنْ  
أَصْحَابِهِ وَقُلْتُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا  
ذَكَّرْنَا۔

پسند ہے (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں واپس لوٹ  
آیا اور اس کے بعد میں نے کسی سے سوال نہ کیا اور اللہ تعالیٰ ہمیں مسلسل

حضرت بلال بن مرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم تنگدست  
ہو گئے میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے  
فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا  
ہے اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے  
بے نیاز کر دیتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں  
گے فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں نہیں مانگوں گا تاکہ  
اللہ تعالیٰ مجھے بچالے اور میں بے نیازی اختیار کر دوں گا کہ  
اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی چند دن  
گزرے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش تقسیم  
فرمائی تو اس میں سے ہمارے لیے بھی بھیجی پھر جو تقسیم  
فرمائے تو اس میں سے ہمارے پاس بھیجے پھر ایسے دن آئے کہ

حضرت بلال بن حصین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ  
عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں یہی صحیح ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے اشارہ فرماتے  
ہیں کہ جو آدمی ہم سے مانگے گا ہم اس کو دیں گے اور اکثر صحابہ کرام  
تندرست و توانا تھے معذرت نہ تھے البتہ تنگ دست تھے تو ان  
کی محنت کی وجہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں  
فرمایا تو یہ ہماری مذکورہ بالا تقریر پر اور اس بات پر دلالت ہے  
کہ جو شخص مانگنے سے بچے وہ افضل ہے اسی لیے حضرت ابوسعید  
خدری رضی اللہ عنہ نے بھی سوال نہیں کیا اور وہ مانگتے تو آپ  
ان کو ضرور عنایت فرماتے کیونکہ آپ نے ان پر اور ان جیسے دیگر صحابہ کرام  
پر سوال کے بغیر بھی خرچ کیا۔ دوسرے طرق سے بھی رسول اکرم صلی اللہ

۱۴۔ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔



۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ كَالٍ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ  
عَنْ زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ  
الْحَارِثِ الصَّدَاقِيَّ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي  
مِنْ صَدَقَاتِهِمْ فَفَعَلَ وَكُتِبَ لِي بِذَلِكَ كِتَابًا فَكَأَنَّهُ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ لَوَيَرِضُ بِحُكْمِي بِي وَلَا عَيْبَ فِي الصَّدَقَاتِ  
حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَزَلَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءَ  
فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا الصَّدَاقِيُّ كَذَا أَمَرَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِهِ وَفُحِّلَ  
أَنْ يَكُونَ أَمْرُهُ وَبِهِ مَا نَلَّ ثُمَّ قَدْ سَأَلَهُ مِنْ  
صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَهِيَ تَمْلُكُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا وَلَمْ  
يَمْنَعْهُ مِنْهُ لِيَصْحَبَهُ بِدَارِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ  
الْآخَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَجْزَاءِ الَّذِينَ جَزَّاءَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ الصَّدَقَةَ فِيهِمْ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ  
إِلَى مَا رَزَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِمْ لَهَا  
الصَّدَقَاتُ يَلْفَقِرُ آءُ السَّائِكِينَ الرَّبَّةُ فَكُلُّ مَنْ  
رَفَعَ عَلَيْهِ اسْمُ صِنْفٍ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ فَهُوَ  
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَاتِ الَّذِينَ جَعَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ وَرَسُولُهُ فِي سُنَّتِهِ زَمِينًا كَانَ  
أَوْ صَحْبًا وَكَانَ أَوَّلُ الْأَشْيَاءِ يُنَاقِ الْأَثَارُ  
الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَجْعَلُ الصَّدَقَةَ بَيْنِي  
وَبَيْنَ سَوِيَّتِي مَا حَمَلْنَا هَا عَلَيْهِ لِيُتَلَا بِخُرُوجِ مَعْنَاهَا

حضرت زیاد بن نعيم فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زیاد بن  
حارث صدیقی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے  
ان کے صدقات سے کچھ دیجئے چنانچہ آپ نے مجھے اس کے تعلق  
تحریر دے دی پھر ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا  
یا رسول اللہ! مجھے مال صدقہ میں سے کچھ دیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقات کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے  
(ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل  
فرمایا۔ اس نے ان صدقات کو آٹھ قسم کے لوگوں پر تقسیم فرمایا اگر  
تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت صدیقی رضی  
اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا اور  
یہ بات محال ہے کہ ان کو سردار مقرر فرمائیں اور وہ معذور (شکل) ہوں  
پھر انہوں نے اپنی قوم کے صدقہ میں سے سوال کیا اور وہ ان کی زکوٰۃ تھی تو  
آپ نے ان کو اس سے عنایت فرمایا اور صحت بدن کی وجہ سے منع نہ فرمایا  
پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے فرمایا اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم  
صدقہ کا حکم دیا ہے تو میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں تو اس طرح نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے حکم کو ان لوگوں کی طرف پھیر دیا جن کی طرف  
اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں لوٹا ہے بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے  
لیے ہیں۔ آخر تک۔ پس جو شخص کہی ان میں سے کسی نام کے تحت آئے گا وہ  
صدقہ کا اہل ہوگا یعنی جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں  
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے وہ لوگ معذور  
ہوں یا صحیح و تندرست۔

پہلی روایات میں ہم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کیا ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں اس کی تائید  
میں وہی بات سب سے بہتر ہے جسے ہم نے ذکر کیا تاکہ اس کا معنی مذکورہ  
بالا حکم آیت اور ان پہلی روایات سے باہر نہ جلتے۔ تمام روایات کا مفہم



مِنَ الْأَيِّتِ الْمَحْكَمَةِ الَّتِي دُكِّنَا وَلَا مِن هَذِهِ الْأَحَادِيثِ  
الْآخِرَاتِي رَوَيْنَا وَيَكُونُ مَعْنَى ذَلِكَ كُلِّهِ مَعْنَى وَاحِدًا  
يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. ثُمَّ قَدْ رَوَى قَبِيصَةُ بْنُ  
السَّخَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ  
عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا.

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هُرُونَ  
بْنِ السَّخَّارِيِّ أَنَّهُ تَحَدَّثَ بِحَمَالَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فِيهَا فَقَالَ تُخْرِجُهَا عَنْكَ  
مِنْ إِبْلِ الصَّدَاقَةِ أَوْ نَعْمَ الصَّدَاقَةُ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ  
السَّأَلَ حَرَمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ جَلَّ تَحَدُّثُ بِحَمَالَةٍ  
فَحَلَّتْ لَهُ السَّأَلَةُ حَتَّى يُوْذِيَ بِهَا ثُمَّ يَتَسَبَّحُ وَ  
رَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ فَاجْتَا حَتَّ مَالَهُ فَحَلَّتْ  
لَهُ السَّأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سَدَادًا  
مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يَتَسَبَّحُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى  
تَكْلُمَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحُجْبِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ  
لَهُ السَّأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سَدَادًا  
مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يَتَسَبَّحُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ السَّأَلَةِ  
فَكُلُّهُ مَسْحُوتٌ.

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ  
حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كُنَانَةَ  
بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ السَّخَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ  
السَّيْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هَارُونَ بْنِ  
رِثَابٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَرَوَاهُ رَجُلٌ مُجْتَدٍ  
بِحَمَالَةٍ عَنْ قَوْمِهِ أَرَادَ بِهَا الْإِصْلَاحَ.

فَإِبَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِي الْحَاجَةِ أَنْ يَسْأَلَ بِعَاجَتِهِ  
حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ

ایک ہوا وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں۔

پھر حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنے والی روایات نقل کی ہیں۔

حضرت کنانہ بن نعیم رضی اللہ عنہ، حضرت قبیصہ بن مخارق  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی کے ضامن بنے  
پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور سوال کیا  
اپنے فرمایا صدقہ کے اذکاروں یا (فرمایا) صدقہ کے جانوروں کے  
ذریعے اس ذمہ داری سے عہدہ برآمد ہو جائے قبیصہ! تین آدمیوں  
کے علاوہ کے لیے سوال کرنا حرام ہے ایک وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے  
اس کے لیے مانگنا حلال ہے یہاں تک اسے ادا کر دے پھر مانگنے  
سے رُک جائے اور وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور اس کا مال تباہ  
کر دے۔ اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت قائم ہو  
جائے یا فرمایا مضبوط ہو جائے پھر وہ (سوال کرنے سے) باز رہے  
اور وہ شخص جس کو کوئی حاجت درپیش ہو یہاں تک اس کی قوم سے  
تین ہجڑہ آدمی بتائیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے پھر جب  
معاشی حالات بہتر ہو جائیں تو رُک جائے ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا  
ایک دوسری سند سے حضرت قبیصہ بن مخارق کمرکار و دُعالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ہارون بن رثاب سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں حاجتمند کے  
لیے اپنی حاجت کو پورا کرنے کی خاطر مانگنا جائز قرار دیا حتیٰ کہ اس کی معاشی  
حالت بہتر ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحت کی وجہ سے صدقہ



قَدْ لَ ذِيكَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا  
تَحْرُمُ بِالصَّحَةِ إِذَا أَرَادَ بِهَا الَّذِي تُصَدِّقُ بِهَا  
عَلَيْهِ سَدَ قَفَرُهُ وَإِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ يُرِيدُ  
بِهَا غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ التَّكْثُرِ وَنَحْوِهِ وَمَنْ يُرِيدُ بِهَا ذَلِكَ  
فَهُوَ مِمَّنْ يُطْلِبُهَا لِسُوءِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ كَبِيرَةٍ  
بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِي ذَكَرْنَا فَهُوَ عَلَيْهِ سَعَتْ وَقَدْ  
رَوَى سَمُرَةُ أَبِصًا مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَقْلَانُ بْنُ مَسْلَمٍ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسَائِلُ كَذُوحٍ يَكْدَحُ  
بِهَا الرَّجُلُ وَجَهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ  
شَاءَ تَوَلَّى إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ يَسْأَلَ  
فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا.

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرِهْنَا دِهَ مِثْلَهُ.

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
عَمِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ أَبَاحَ هَذَا الْحَدِيثُ  
السَّأَلَ فِي كُلِّ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فِيهِ كَذَا  
فِي ذَلِكَ مَا أَتَتْ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ فِي حَدِيثٍ كَبِيرَةٍ  
وَرَأَى هَذَا الْحَدِيثَ عَلَيْهِ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأُمُورِ  
الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا فِي ذَلِكَ إِبَاحَةَ الْمَسْأَلَةِ بِالْحَاجَةِ  
خَاصَّةً لَا بِالزَّمَانَةِ.

۶۴۳۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حرام نہیں ہو جاتا جب مدت لینے والا اپنے فقر کا ازالہ کرنا چاہتا ہو حرام اس  
صورت میں ہوگا جب وہ کچھ اور ارادہ کرے مثلاً زیادہ مال جمع کرنا چاہتا  
ہے وغیرہ وغیرہ جس شخص کا یہ ارادہ ہو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ان  
تین صورتوں کے علاوہ مانگتے ہیں جو حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ  
کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہیں اسی گناہ ہے۔

حضرت سمہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے  
اس سے انسان اپنے چہرے کو نوچ کر زخمی کرتا ہے پس جس  
کا جی چاہے وہ اسے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے  
چھوڑ دے مگر یہ کہ انسان حکمران سے طلب کرے یا ضرورت  
کے لیے مانگے۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زید بن عقبہ، حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے  
اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہر  
اس کام کے سلسلے میں مانگنا جائز قرار دیا ہے جہاں مانگنا ضروری ہو۔ تو اس  
میں وہ بات بھی داخل ہے جس کے لیے حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت  
میں مانگنا جائز قرار دیا گیا ہے اس حدیث میں ان ضروری امور کے علاوہ  
باتوں کا اضافہ بھی ہے اس میں صرف ضرورت کے تحت مانگنے کی اجازت  
دی گئی۔ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی سرکارِ دو عالم  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
خَزِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْخَضَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ السَّأَلَ لَا  
تَصْلُحُ إِلَّا لثَلَاثٍ لَغْزِمٍ مُوجِعٍ أَوْ دَمٍ مُفْطِحٍ أَوْ  
فَقْرٍ مُدْرِجٍ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ طحاوی هَذِهِ الْأُمُورُ مِثَالًا بَدَأَ  
مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذَلِكَ أَنْصَارِي مَعْنَى حَدِيثِ سَمُرَةَ -  
۶۴۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَنْصَارِي مَا قَدْ حَدَّثَنَا  
قُلُوبُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ التَّيْبِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلْحٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْبَارِقِيِّ  
عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِيُغْنِيَ إِلَّا  
أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ يَكُونَ لَهُ  
حَاجَةٌ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَيَهْدِي لَهُ أَوْ يَدْعُوهُ -

۶۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

فَأَبَاحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ابْنِ  
السَّبِيلِ فَقَدْ جَمَعَ ذَلِكَ الصَّحِيحَ وَغَيْرَ الصَّحِيحِ  
كَذَا ذَلِكَ أَنْصَارِي أَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ  
كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ أَوْ لَمْ تَكُنْ -

۶۴۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَتَّوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ

انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سوال کیا آپ نے  
فرمایا صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے اذیت ناک  
قرض بھاری خون ریزی وغیرہ کی ادائیگی اور سخت محتاجی،

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام ضروری  
امور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم میں داخل ہیں اس ضمن میں حضرت  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار کے لیے مانگنا جائز نہیں البتہ یہ کہ وہ خدا کی  
راہ میں ہو یا مسافر ہو یا اس کے پڑوسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ تحفہ  
بھیجے یا اس کی دعوت کرے۔

حضرت عطیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے جو  
خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو صدقہ لینا جائز قرار دیا۔ اس میں تندرست  
اور غیر تندرست کو جمع فرمایا تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ صدقہ  
محتاجی کی وجہ سے حلال ہوتا ہے آدمی معذور ہو یا نہ۔

حضرت شعبی، حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا آپ میدانِ عرفات میں کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر  
مانگی آپ نے عطا فرمادی وہ لے کر چلا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



نے فرمایا سخت محتاجی یا بھاری قرضے کی وجہ سے مانگنا جائز ہے جو شخص مال جمع کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے تو یہ اس کے چہرے پر زخم ہوگا اور جہنم کی روٹی کھائے گا، حقوڑا مانگا، تو حقوڑا اور زیادہ مانگا تو زیادہ ہوگا۔

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاقِفٌ بَعْدَ فَتَاةٍ فَسَأَلَهُ بِمَا دَاوَاهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَدْ هَبَ بِهِ ثَوْبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّأَلَ لَا تَحِلَّ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غَرَمٍ مُفْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيَتْرَعَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّهُ خَمُوفٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ بِأَكْلِهِ مِنْ جَهْلِهِ إِنْ قَلِيلٌ قَلِيلٌ وَإِنْ كَثِيرٌ كَثِيرٌ۔

تو اس حدیث میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ محتاجی اور قرض کی وجہ سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مطلقاً ان دو وجہوں سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے اس میں معذوری وغیرہ کا فرق نہیں۔

فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ السَّأَلَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغَرَمِ قَدْ لَكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا تَحِلُّ بِهِمَا بَيْنَ الْمُتَعَلِّقِينَ خَاصَّةً وَلَا يَخْتَلِفُ فِي ذَلِكَ حَالُ الزَّمَنِ وَلَا غَيْرُهُ۔ ۶۴۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَخْوَلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَنَّةَ۔

حضرت حبشی بن جادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محتاجی کے بغیر سوال کرے وہ (اگ کا) انگارہ کھاتا ہے۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاسِمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَافِيلُ قَالَ ثَنَا كُوفِيٌّ سَمِعَهُ يَذْكُرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسرائیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا حَبِشِيُّ قَدْ حَكَى هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَاقِثَ مَا حَكَى مِنْ ذَلِكَ مَا حَكَاهُ الْأَخَرُونَ مِنْ أَنَّ السَّأَلَ إِتْمَاتُ حِلٍّ بِالْفَقْرِ وَقَدْ جَاءَتْ الْأَثَرُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ مُتَوَاتِرَةً۔

تو یہ حضرت حبشی رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں تو انھوں نے جو کچھ نقل کیا وہ دوسروں سے منقول روایات کے موافق ہے کہ سوال کا باعث محتاجی ہی ہے (یعنی معذرت ہونا نہیں) اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر روایات مروی ہیں۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ تَصْرِفٍ قَالَ ثَنَا الْغَزَالِيُّ ح وَحَدَّثَنَا تَصْرِفٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً ذَكَرَ مَا بَغِيْهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا أَوْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنا حاصل ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے وہ اس کے لیے قیامت کے دن چہرے کا عیب یا خراش ہوگی (راوی کو شک ہے)۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! غنا کیا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کے برابر سونا ہو۔



كَذُوْحًا وَخَذُوْشًا فِیْ وَجْهِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قِیْلَ یَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذَا غِنَاۥ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ  
حِسَابُهَا مِنَ الدَّهَبِ۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَلَالِ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ  
ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاقِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَدَمَ قَالَ  
ثَنَا سُفْیَانُ كَذَا بِاسْنَادٍ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ  
كَذُوْحًا فِیْ وَجْهِهِ وَلَوْ یَشَاكُ وَنَا اَدَقِّیْلَ لِسُفْیَانَ  
لَوْ كَانَتْ عَنْ غَیْرِ حَکِیْمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا زُبَیْدٌ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیْدٍ مِثْلَهُ۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشَّارٍ الرَّزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو بَرٍّ  
سُوْدِیٌّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی رَبِیْعَةُ  
بْنُ یَزِیْدٍ عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ  
السَّكُوْنِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِیَّةِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ  
النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی فَاِثْمًا یَسْتَكْثِرُوْنَ مِنْ جَهَنَّمَ  
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًی قَالَ اَنْ یَعْلُوْا اَنْ  
عِنْدَ اَهْلِی مَا یَعْدُوْهُمْ وَمَا یُسَعِّیْهِمْ۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو عَمْرٍو الضَّمْنِیُّ  
قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَّیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبٍ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ اَبِی الْجَعْفَرِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ  
اَبِی طَلْحَةَ عَنْ زُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا یُغْنِیْهِ جَاءَتْ كُنُیْنًا فِی وَجْهِهِ  
یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ  
یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الرَّحَالِ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِوَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ  
فِیْنَهُ اَوْ فِیْهِ فَقَدْ اَلْفَحَ۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت یحییٰ بن آدم حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا البتہ انھوں نے خشک کے بغیر فرمایا کہ اس کے چہرے پر  
خراش ہوگی اور یہ اضافہ بھی کیا کہ حضرت سفیان سے کہا گیا  
اگر یہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا  
ہم سے حضرت زبید (یا زید) نے حضرت عبدالرحمن بن یزید سے  
حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے فرمایا جو شخص مالدار کی بوجہ لوگوں سے مانگتا ہے  
وہ جہنم کے بہت زیادہ انگارے اکٹھے کرتا ہے (فرماتے ہیں)  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار کی کیا ہے فرمایا اسے معلوم  
ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح و شام کا کھانا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے  
پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے تو وہ قیامت اس  
طرح آئے گا کہ اس چہرے میں خرابی ہوگی۔

حضرت عبدالرحمن اپنے والد حضرت ابوسعید خدری رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص اس حالت میں مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ  
(چالیس درہم چاندی) کی قیمت ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (یعنی  
بلا ضرورت مانگا۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگے تو وہ انکار ہے چاہے اسے کم کرے یا بڑھا دے۔

بْنُ صَالِحٍ الزُّرِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُضَيْلِ عَنْ  
عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي نُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ  
النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَلُّمًا نَائِمًا هُوَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَفِئْ  
مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

حضرت عطاء بن یسارؓ بخبر اس کے ایک شخص سے روایت کرتے  
ہیں وہ فرماتے ہیں میں اودیرے گھروں سے بقیع النرقہ (قبرستان) میں  
رہنے لگے میری بیوی نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ  
اور ہمارے کھانے کے لیے کچھ مانگ لاؤ۔ وہ اہل خانہ اپنی ضرورت کا  
ذکر کرنے لگے میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص  
کو سوال کرتے ہوئے پایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میرے پاس  
تجھے دینے کو کچھ نہیں۔ وہ شخص ناراضگی کی حالت میں واپس لوٹا وہ کہہ  
را تھا میری عمر کی قسم آپ میں کو چاہتے ہیں فضیلت دیتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ  
میرے پاس اسے دینے کو کچھ نہ تھا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ  
چاندی یا اس کے برابر (سونہ وغیرہ) ہو پھر وہ مانگے تو یہ اس کی زیادتی  
ہے وہ اسدی فرماتے ہیں میں نے کہا چاندی اونی تری ایک اوقیہ  
سے بہتر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے فرماتے ہیں میں بغیر  
مانگے لوٹ آیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کشمش اور  
مکھن آیا جو آپ نے ہمارے درمیان تقسیم فرمایا یہاں تک کہ اللہ  
تعالیٰ نے ہمیں بے نیاز کر دیا۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَن  
مَا لِي كَاحَدَةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ تَذَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي  
بِقِيعِ النَّرْقِدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي إِذْ هَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ وَ  
جَعَلُوا يَذْكُرُونَ حَاجَتَهُمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ  
مَا أُعْطِيهِ قَوْلِي الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْضِبٌ وَهُوَ يَقُولُ  
لَعَنِي إِنْ لَمْ تُفْصِلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضِبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ  
مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجٌ أَوْعَدَ لَهَا  
فَقَدْ سَأَلَ لِحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لِلْفَحْشَةِ  
لَنَا خَيْرٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ وَالْأَزْوَاجُ أَمْ بَعُونَ دَرَاهِمًا  
قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوْ سَأَلْتُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَعِيرٍ قَدْ بَيَّسَ وَذُبِ  
فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اہل عتیمین قسم کے ہیں اللہ تعالیٰ کا اہل عتیمین سے دینے  
والے کا اہل عتیمین سے ملا ہوا نیچے ہے) ادا مانگنے والے کا اہل  
قیامت تک نیچے رہے گا تو جس قدر ممکن ہونے کے رہو اپنے نفس  
سے عاجز نہ ہو جاؤ اور جب ضرورت پہر غلامت نہ کیے جاؤ۔  
اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال دے تو وہ تم پر دکھائی دینا چاہے

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مَوْمِلٌ قَالَ ثَنَا  
سُقْيَانٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْخَوَّصِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَا يَدِي ثَلَاثُ قَبْدِ اللَّهِ الْعُلْيَا وَبَدِ الْمُعْطَى الْكَتَى  
تَلِيهَا وَبَدِ السَّائِلِ السُّقْلَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاسْتَعْفِ  
مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تَفْجِرْ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا تَلَامِرْ عَلَى كُفَافٍ  
وَإِذَا نَالَكَ اللَّهُ خَيْرًا فَلْيَرْعَلِكْ

۱۔ یعنی جب تمہارے پاس ضرورت کے مطابق ہر گاہ پھر مانگو گے تو وہ تمہیں غلامت کریں گے۔ ۲۔ ہزاروی۔



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَتْ الْمَسْأَلَةُ الَّتِي أَبَا حَمَّاهُ  
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ كُلِّهَا  
هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرَهُ وَكَانَ تَصَدِّعُهُ مَعَانِي هَذِهِ الْأَثَارِ  
عِنْدَنَا بِدَرَجَاتٍ أَنْ مَنْ قَصَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِيَدِي مِرَّةٍ سَوِيَّةٍ  
هُوَ غَيْرُ مَنْ اسْتَتْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ وَهَبِ ابْنُ  
خُنْبَشٍ بِقَوْلِهِ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مَدْرَقٍ أَوْ غَرٍّ مِنْ مُفْطِحٍ وَ  
لَا تَهْ الذِّنَى يُرِيدُ بِسْأَلَتِهِ أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُ وَاسْتَفْنَى  
مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تَصِحَّ هَذِهِ الْأَثَارُ هُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ مَا أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى  
۶۵۷- فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنَى حَدِيثِ هَمْرٍ  
الْمَرْوِيِّ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نَحْوِ مَنْ هَذَا وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا  
السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ هُوَ يُطِيبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَوْ أَحَدٌ شِ  
أَنْتَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيَتْ  
الْعُمَالَةُ كَرِهَتَهَا نَقَالَ نَعُو فَقَالَ عُمَرُ نَمَّا تَرِيدُ إِلَى  
ذَلِكَ قُلْتُ إِنْ لِي أَفْرَاسًا وَآءًا عَبْدًا وَأَنَا تَجِرُ وَأُرِيدُ  
أَنْ يَكُونَ عَمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ  
فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتُ وَقَدْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِي الْعَطَاءَ  
مَا تَوَلَّى أَقْطِهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أُعْطِيَ  
مِرَّةً مَا لَا أَفْقَلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذِّهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِبٍ وَلَا سَائِلٍ فَخَذَهُ وَمَا  
لَا تَلَا تُبْعُهُ نَفْسَكَ -

قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ تَحْرِيمُ الْمَسْأَلَةِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے  
مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض فقر کی وجہ سے مانگنا جائز قرار  
دیا کسی اور وجہ سے نہیں تو ان روایات کے معانی کی تصحیح ہمارے نزدیک  
یوں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ کسی تندرست و توانا  
کے لیے صدقہ حلال نہیں تو وہ ان لوگوں کے علاوہ ہے جن کو حضرت  
دوب بن خنیش رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس قول کے ذریعے مستثنیٰ  
قرار دیا آپ نے فرمایا مگر شدید محتاج اور بھاری قرض کی وجہ سے مانگ  
سکتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو بکثرت مال حاصل کرنا اور صدقہ کے مال سے  
غنی بننا چاہتا ہے (یہ مفہوم اختیار کرنا ضروری ہے) تاکہ یہ روایات بھی صحیح  
قرار پائیں اور ان کے معانی باہم متفق ہوں تضاد ثابت نہ ہو ان روایات سے  
اگر کوئی پوچھنے والا اس حدیث کے بارے میں پوچھے جو حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں روایت کی۔ حضرت عبداللہ بن سعدی  
رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا مجھ سے بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا مال  
پر مامور ہوتے ہو لیکن جب تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو نہیں لیتے۔ انہوں نے  
عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو  
میں نے عرض کیا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں تجارت کرتا  
ہوں اور میری اجرت مسلمانوں کو صدقے میں دی جاوے۔ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ تم نے  
چاہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تھے میں کہتا آپ مجھ سے  
زیادہ محتاج کو دے دیجئے حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے مال عنایت فرمایا  
تو میں نے وہی بات کہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لو  
اور اپنی ملکیت بناؤ، طمع اور سوال کے بغیر جو مال آئے اسے لے لو  
اور جو نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑو۔

(مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بھی مانگنے سے نکت



أَيْضًا - قِيلَ لَهُ لَيْسَ هَذَا عَلَى أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ  
لَمَّا هَذَا عَلَى الْأَمْوَالِ الَّتِي يُقَسِّمُهَا إِمَامٌ عَلَى النَّاسِ

يُقَسِّمُهَا عَلَى أَغْنِيَاءِهِمْ وَفُقَرَاءِهِمْ كَمَا قَرَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
الْأَمْوَالُ يُعْطَاهَا النَّاسُ لِمَنْ خِلَافَةُ الْفَقْرِ وَالْحِكْمُ بِهِ  
يَحْقُقُ قِيَمُهَا فَفَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِعَنْدِ حِينَ أَهْطَاهُ مِنْهَا قَوْلَهُ أَهْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ  
إِلَيْهِ مِنِّي أَيْ أَنِّي كَمَا أُعْطِيكَ ذَلِكَ بِذَلِكَ فَقِيلَ لَمَّا

أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ لِمَنْ أَفْقَرُ لَكَ فَقَالَ لَهُ  
خُذْهُ فَتَمَسَّوْهُ فَدَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ

أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ لِأَنَّ الْفَقِيرَ لَا يَتَبَغَّى لَهُ أَنْ يَأْخُذَ  
مِنَ الصَّدَقَاتِ مَا يَتَّخِذُهُ مَا لَا كَانَ ذَلِكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ

مِنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ثُمَّ قَالَ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ الَّذِي هَذَا حُكْمُهُ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ أَيْ تَأْخُذُهُ

بِغَيْرِ إِشْرَافٍ وَالْإِشْرَافُ أَنْ تُرِيدَ بِهِ مَا كُنْتَ تُهِنُّهُ  
عَنْهُ - وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ وَلَا مُشْرِفٌ أَيْ وَلَا تَأْخُذُ

مِنَ أَمْوَالِ السُّلَاطِينِ أَكْثَرُ مِمَّا يَحِبُّ لَكَ فِيهَا فَيَكُونُ  
ذَلِكَ شَرْفًا فِيهَا وَلَا سَائِلَ أَيْ وَلَا سَائِلٌ مِنْهَا مَا لَا

يَحِبُّ لَكَ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
فَأَمَّا مَا جَاءَ فِي أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ فَقَدْ أَتَيْنَا بِمَعَانِي

ذَلِكَ فِيمَا قَدْ دُرِّدَهُ مِنْ هَذَا الْبَابِ -

بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ  
تُعْطَى زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةٍ مَالِهَا أَمْ لَا

۶۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَتْ كُنْتُ زَكَاةً لِابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي  
عَبِيدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ

ہے۔۔۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ صدقے کے اموال سے متعلق  
نہیں بلکہ یہ اس مال کے بارے میں ہے جسے حکمران لوگوں میں تقسیم کرتا  
ہے وہ اسے مالدار اور غریب تمام پر تقسیم کرتا ہے جس طرح عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے رجسٹر مرتب کرتے ہوئے صحابہ کرام کے لیے تقسیم فرمایا۔ ان  
میں مالدار بھی تھے اور فقراء۔۔۔ سو آپ ان کو یہ مال محتاجی کی وجہ سے  
نہیں بلکہ ان کے حقوق کے اعتبار سے عطا فرماتے تھے۔ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تو انھوں  
نے عرض کیا مجھ سے زیادہ فقیر و عنایت فرمائی تو آپ نے ان کا یہ قول  
پسند نہ کیا گویا آپ نے بتایا کہ میں ہمتیں یہ مال اس لیے نہیں دیتا کہ تم محتاج  
ہو بلکہ اس عطیہ کی وجہ کچھ اور ہے پھر آپ نے ان سے فرمایا اسے لے کر  
اپنی ملک میں داخل کر دو تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اموال صدقہ  
سے نہیں تھا کیونکہ فقیر کے لیے مال جمع کرنے کی خاطر صدقہ لینا جائز  
نہیں مانگ کر لے یا ویسے ملے، پھر آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں اس قسم  
کا مال طمع کے بغیر حاصل ہو تو اسے لو، اور طمع یہ ہے کہ تم اس مال  
کا ارادہ کرو جس سے منع کیا گیا ہے اور طمع نہ کر دو، کے الفاظ میں اس  
بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمانوں کا مال صرف اتنا ہی ہو جو اس میں  
تمہارے لیے واجب ہو ورنہ وہ طمع اور لالچ قرار پائے گا اور نہ  
مانگو، کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے لیے واجب نہیں اس کا سوال  
نہ کر دو ہمارے نزدیک اس باب کا بیان یہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے  
اور اموال صدقہ کا حکم وہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا

بَابُ الْبِكَا عَوْرَتِ اِپْنِ مَالِ سَے شَوہر کو  
زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں مسجد میں تھی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں دیکھ کر فرمایا صدقہ دیا کرو اگرچہ تمہارا  
زیرات سے ہو، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ  
رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر خرچ کرتی تھیں جو ان کی پرورش



عَبْدُ اللَّهِ مِثْلَهُ مَسْأَلَةً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَصَدَّقِي  
وَكُونِي حَلِيمَةً وَكَانَتْ تَرْتَبُ تَنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ  
وَأَيْتَامٍ فِي حَجَرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ جِزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ  
وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجَرِي مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ سَلِي أَنْتِ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلَقَتْ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ أَمْرًا  
مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتَهَا مِثْلَ حَاجَتِي فَمَرَّ  
عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْتُ سَلْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلِّمْ هَلْ يَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامِي  
فِي حَجَرِي مِنَ الصَّدَقَةِ وَقُلْنَا لَا تُخَيِّرِنَا قَالَتْ  
تَدْخُلُ فَسْأَلُهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيْ  
الزَّيْنَبِ هِيَ قَالَ أَمْرًا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ يَكُونُ  
لَهَا أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ  
حَاجَتْ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةٍ مَا لَهَا وَاسْتَحْجَزُوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ  
آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ  
أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةٍ مَا لَهَا كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ  
يُعْطِيَهَا مِنْ زَكَاةٍ مَا لَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى  
أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي حَدِيثِ تَرْتَبُ الَّذِي  
اسْتَحْجَزُوا بِهِ عَلَيْهِمْ أَنَّ يَمْلِكُ الصَّدَقَةَ الَّتِي حَصَتْ  
عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ  
الْحَدِيثِ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكَاةِ.

۶۵۹- وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ  
قَالَ تَمَنَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَمَنَّا اللَّيْلُ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عَمْرِوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَنِ الْبَطَّةِ

مٹے انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میں صدقے سے آپ پر اور  
ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں جو میری پرورش میں ہیں انہوں  
نے فرمایا تم جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو (فرماتی ہیں)  
میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوں تو میں نے دروازے پر ایک  
انصاری عورت کو پایا اس کی حاجت وہی تھی جو میری تھی۔  
حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے  
کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کیا میں اپنے صدقے  
(کے مال) سے اپنے شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو دے  
سکتی ہوں اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا فرماتی  
ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر آگئے اور انہوں نے پوچھا  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟۔

انہوں نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے  
فرمایا کوئی زینب؟ عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی  
زوجہ فرمایا ہاں (خرچ کر سکتی ہیں) ان کے لیے قرابت کا ثواب بھی ہوگا  
حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی طرف گئی ہے کہ عورت کے لیے اپنے مالِ زکوٰۃ سے خاوند کو دینا جائز  
ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔  
حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان ہی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں جس طرح  
خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا اسی طرح عورت  
بھی اپنے مال سے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ پہلے قول والوں  
کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت  
میں جس صدقے کی ترغیب دی گئی ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ رابطہ بنت  
عبداللہ سے مروی ہے وہ ایک ہمز مند خاتون تھیں اور حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ تھا وہ ان پر اور ان کے صاحبزادے



پر جو ان خاتون ہی کے بطن سے تھے خرچ کرتی تھیں انہوں نے کہا اللہ کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے صدقہ سے روک رکھا ہے مجھ میں صدقہ دینے کی طاقت نہیں انہوں نے فرمایا اگر اس میں تمہیں ثواب نہ ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ پر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ میں ایک کارگر عورت ہوں۔ اس (مصنوع) کو بیچتی ہوں جبکہ میرے بیٹے اور خاوند کے پاس کچھ بھی نہیں پس مجھے انہوں نے مشغول کر رکھا ہے۔ میں صدقہ نہیں کر سکتی کیا ان کو دینے میں مجھے اجازت ہے گا آپ نے فرمایا جو کچھ تم ان پر خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں ثواب ملے گا پس ان پر خرچ کرو۔

بَنِي عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَةً عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَكَانَتْ امْرَأَةً صَنْعَاءَ وَكَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ذَمَالٌ فَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلَى وَلَدِهِ مِنْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ شَغَلَنِي وَاللَّهِ أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ بَشِيءٌ فَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لَوْ يَكُنْ لَكَ فِي ذَلِكَ أَجْرٌ أَنْ تَفْعَلِي فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَهُوَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ صَنْعَةٍ أَبِيعُ مِثًا وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ وَلَا لِي زَوْجٌ شَيْءٌ تُشْغَلُونِي فَلَا أَتَصَدَّقُ قَهْلٌ لِي فِيهِ أَجْرٌ فَقَالَ لَكَ فِي ذَلِكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ مِثَالُهَا يَكُنْ فِيهِ تَزَكُّوَةٌ وَرَابِطَةٌ هَذِهِ هِيَ زَيْنَبُ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ لَا تَعْلَمُونَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ لَهُ امْرَأَةٌ غَيْرُهَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَانَتْ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْنَا قَوْلَهَا كُنْتُ امْرَأَةً صَنْعَاءَ أَصْنَعُ بِيَدِي فَأَبِيعُ مِنْ ذَلِكَ نَأْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ جَوَابًا لِسُؤَالِهَا هَذَا وَفِي حَدِيثِ رَابِطَةٍ هَذَا كُنْتُ أَنْفِقُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى وَلَدِهِ مِثًا وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُنْفِقَ عَلَى وَلَدِهَا مِنْ زَكَاةٍ فَلَمَّا كَانَ مَا أَنْفَقَتْ عَلَى وَلَدِهَا كَيْسَ بِالزَّكَاةِ فَكَذَلِكَ مَا أَنْفَقَتْ عَلَى زَوْجِهَا كَيْسَ هُوَ أَيْضًا مِنْ زَكَاةٍ وَقَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ الَّتِي أَبَاحَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَاقَهَا عَلَى زَوْجِهَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكَاةِ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قَهْلٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا

تو اس حدیث میں ہے کہ یہ صدقہ اس مال سے تھا جس میں زکوٰۃ فرض نہ تھی اور یہ حضرت رابطہ رضی اللہ عنہا کی ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری عورت کا ہمیں علم نہیں اس بات کی دلیل کہ یہ نفلی صدقہ تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں ایک کارگر عورت ہوں ہاتھ سے (چیزیں) بنا کر فروخت کرتی ہوں۔ اس سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کرتے ہوں اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گلی اس سوال کا جواب تھا اور حضرت رابطہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں ہے کہ میں اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے بیٹے پر خرچ کرتی ہوں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنی زکوٰۃ سے اپنے اولاد پر خرچ جائز نہیں پس جب بیٹے پر خرچ کیا ہو مال زکوٰۃ سے نہ تھا تو جو انہوں نے اپنے خاوند پر خرچ کیا وہ بھی زکوٰۃ سے نہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو صدقہ خاوند پر خرچ کرنا جائز قرار دیا تھا وہ زکوٰۃ سے نہیں تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم



إِسْنَعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ إِلَّا نَصَائِرًا عَنْ عُمَرَ بْنِ  
بَنِيهِ الْكَعْبِيِّ عَنِ السَّقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُصَرَفَ مِنَ  
الصُّبْحِ يَوْمًا فَأَتَى عَلَى النَّكَارِ فِي السَّجْدِ فَقَالَ يَا  
مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عُقُولٍ وَ  
دِينٍ أَذْهَبَ بِعُقُولِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُمْ قَرِيبًا  
قَدْ رَأَيْتُ لَأَتَكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فَتَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ بِمَا اسْتَطَعْتُ وَكَانَ فِي النَّسَاءِ  
امْرَأَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَنْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَتْ حُلِيًّا لَهَا فَقَالَ ابْنُ  
مَسْعُودٍ إِنَّ تَدَاهِيَيْنِ فِي هَذَا الْحُلِيِّ فَقَالَتْ  
أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ لَا  
يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ هَلَيْتِي بِذَلِكَ وَتِلْكَ  
تَصَدَّقَنِي بِهِ عَلَى وَعَلَى وَكَيْدِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ حَتَّى  
أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَدَّ هَبَّتْ تَسْأَلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ تَسْأَلُنِي  
فَقَالَ أَيْ الزَّيْنَبِ هِيَ تَمَلُّوا امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ كَدْخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً تَرْجَعُ إِلَى  
ابْنِ مَسْعُودٍ فَخَدَّ ثَنَّهُ فَأَخَذَتْ حُلِيَّتِي أَتَقَرَّبُ  
بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِي  
اللَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ تَصَدَّقَنِي  
بِهِ عَلَى وَعَلَى بَنِي كِنَانَةَ مَوْضِعٌ قُلْتُ لَهُ حَقٌّ  
أَسْأَلُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقَنِي بِهِ عَلَيْهِ  
وَعَلَى بَنِيهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ

صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (نار) فجر سے فارغ ہوئے تو مسجد میں (موجود)  
عورتوں کی طرف تشریف لے گئے فرمایا اے عورتوں کے گروہ! میں دین و عقل  
کے اعتبار سے ناقص اور عقل مند لوگوں کی عقل کو زیادہ لے جانا والا  
تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھتا میں نے دیکھا کہ قیامت کے دن تم بکثرت  
جہنم میں ہوگی لہذا جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، عورتیں  
میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ بھی تھیں وہ حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور جو کچھ سنا تھا ان کو بتا دیا اور اپنا  
زیور اٹھایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیور کہاں  
لے جا رہی ہو انھوں نے عرض کیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر رہی ہوں شاید اللہ مجھے اہل  
جہنم سے نہ کرے انھوں نے فرمایا ادھر لاؤ نہا رہے لیے ہلاکت ہو  
اردو کے طور پر یہ بات نہیں فرمائی) اسے مجھ پر اور میرے بیٹے  
پر صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم جب تک میں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی وہ چلی گئیں  
سڑکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی صحابہ اکرم نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت زینب رضی اللہ عنہا اجازت مانگتی ہیں  
آپ نے فرمایا یہ کونسی زینب ہیں؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ ہیں چنانچہ وہ سڑکار دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں نے آپ کے ارشاد  
مبارک سنے پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئی  
اور ان سے بیان کیا، اپنا زیور اٹھایا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور  
آپ کا قرب حاصل کروں۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے  
تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے اور میرے بیٹے  
کو بطور صدقہ دو کیونکہ ہم اس کے مستحق ہیں میں نے ان سے کہا کہ جب  
تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں ایسا نہیں کر دوں گی۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند اور بیٹے پر صدقہ  
کر دو کیونکہ یہ اس کے مستحق ہیں۔



حضرت ابو سعید متقیری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكِيمِ الْجَبْرِتِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمِعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي عُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ثَبَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ تَصَدَّقْ فِي الصَّدَقَةِ التَّطَوُّعَ الَّتِي تُكْفِرُ الذَّنْبَ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَتْ بِحَلِيِّ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ فِي يَهْ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى بَنِيهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى الصَّدَقَةِ بِكُلِّ الْحَلِيِّ وَذَلِكَ مِنْ تَطَوُّعٍ لَا مِنَ الزَّكَاةِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ لَا تُوجِبُ الصَّدَقَةَ بِبَيْتِ الْمَالِ فَإِنَّمَا تُوجِبُ الصَّدَقَةَ بِجُزْءٍ مِنْهُ. فَهَذَا أَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى قِسَادَتَا دِيلِ أَبِي يُوسُفَ وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى قَوْلِهِ لِلْحَدِيثِ الْقَلْبُ فَقَدْ بَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِي حَدِيثِ مَنْ يَنْبَغِي مَا يَدُلُّ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَعْطَى مِنْ زَوْجِهَا مِنْ زَكَاةٍ مَا لَهَا إِذَا كَانَ فَقِيرًا وَإِنَّمَا نَلْتَمِسُ حُكْمَ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ وَتَوَاهِدِ الْأُصُولِ فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَا الْمَرْأَةَ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُعْطِيهَا مِنْ زَوْجِهَا مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ وَإِنْ كَانَتْ فَقِيرَةً وَلَمْ تَكُنْ فِي ذَلِكَ كَغَيْرِهَا لِأَنَّ مَا آتَيْنَا الْأَخْتَ يُعْطِيهَا أَهْلُهَا مِنْ زَكَاةٍ إِذَا كَانَتْ فَقِيرَةً وَإِنْ كَانَ عَلَى أَخِيهَا أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا وَلَوْ تَخَرَّجَ بِذَلِكَ مِنْ حُكْمِ مَنْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ فَتَبَيَّنَ بِذَلِكَ أَنَّ الَّذِي يَنْتَمِ الزَّوْجُ مَنْ إَعْطَاهُ مِنْ زَوْجَتِهِ مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ لَيْسَ هُوَ وَجِبَ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ السَّبَبُ الَّذِي بَيْنَهُمَا فَصَارَ ذَلِكَ كَالنَّسَبِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی ”صدقہ کرو“ سے نفل صدقہ مراد ہے جو گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کی روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنا زیور لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے لیجئے میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں یہ زیور کا صدقہ تھا اور ایسا نفل صدقہ سے ہوتا ہے زکوٰۃ سے نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں پورا مال نہیں دیا جاتا اس کا کچھ صدقہ دیا جاتا ہے یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور ان لوگوں کا قول فاسد ہے جنھوں نے پہلی حدیث سے استدلال کیا تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات باطل ہوگئی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عورت اپنے فقیر خاوند کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے اس کے بعد ہم اس بات کا حکم قیاس اور غور و فکر کے طور پر تلاش کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بالاتفاق خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا ہے وہ حاجت مندی ہو اور اس سلسلے میں وہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ بھائی بہن کو زکوٰۃ سے دے سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہو اگرچہ اس کے بھائی کی ذمہ داری ہے کہ اس پر خرچ کرے لیکن اس کے باوجود وہ ان لوگوں کے حکم سے باہر نہیں ہوتی جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ بیوی کو زکوٰۃ دینے سے خاوند کے لیے یہ بات رکاوٹ نہیں کہ اس پر اس کا نفقہ واجب ہے بلکہ ان کے درمیان جو رشتہ ہے وہ ملنے سے پس یہ اس کے نسبی رشتہ کی طرح ہے جو آدمی اور اس کے والدین کے درمیان ہوتا ہے اور اس کے باعث وہ اسے اپنی زکوٰۃ نہیں دے



فِي مَرَجٍ ذَلِكَ إِتْيَاهُ مِنْ إَعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكَاةِ -  
 فَلَمَّا تَبَيَّنَ بَيِّنَاتُ كَرْنَانِ سَبَبِ الْمَرْأَةِ الَّتِي  
 مَنَعَ زَوْجَهَا أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَإِنْ كَانَتْ  
 فَقِيرَةً هُوَ كَالسَّبَبِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ  
 الَّتِي يَمْنَعُهُ مِنْ إَعْطَائِهِمَا مِنْ زَكَاةٍ وَإِنْ كَانَا  
 فَقِيرَيْنِ دَرَأَيْنَا الْوَالِدَيْنِ لَا يُعْطِيَانِهَا أَبْصًا مِنْ  
 زَكَاةٍ لِهَمَّا إِذَا كَانَ فَقِيرًا كَمَا كَانَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
 وَالِدَيْهِ مِنَ السَّبَبِ يَمْنَعُهُ مِنْ إَعْطَائِهِمَا مِنَ  
 الزَّكَاةِ وَيَمْنَعُهُمَا مِنْ إَعْطَائِهِ مِنَ الزَّكَاةِ -  
 قُلْنَا أَيْتَاهُ هَذَا السَّبَبُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ  
 يَمْنَعُ مِنْ قَبُولِ شَهَادَةٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ  
 فَجَعَلْنَا فِي ذَلِكَ كَذِبِي الرَّحْمَةِ الْمُحَرَّمِ الَّتِي لَا  
 يَجُوزُ شَهَادَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ وَرَأَيْنَا  
 أَبْصًا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا يَرْجِعُ فِيمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ  
 فِي قَوْلٍ مِنْ يُجِيزُ الرَّجُوعَ فِي الْهَبَةِ فِيمَا بَيَّنَّ  
 الْقَهْرَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الزَّوْجَانِ فِيمَا ذَكَرْنَا كَذِبًا جَعَلْنَا  
 كَذِبِي الرَّحْمَةِ الْمُحَرَّمِ فِيمَا مَنَعَ فِيهِ مِنْ قَبُولِ  
 الشَّهَادَةِ مِنَ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ كَانَا فِي النَّظَرِ أَبْصًا  
 فِي إَعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكَاةِ  
 كَذَلِكَ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهَذَا قَوْلُ  
 أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَد -

پس جب ہماری مذکورہ گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ خاوند اپنی  
 بیوی کو اس کے محتاج ہونے کے باوجود جس سبب سے زکوٰۃ نہیں دے  
 سکتا یہ اس سبب کی طرح ہے جو ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہے جو اولاد  
 کے لیے ماں باپ کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے اگرچہ وہ محتاج ہوں اور ہم  
 دیکھتے ہیں کہ اولاد کے فقیر ہونے کے باوجود ماں باپ انہیں اپنی زکوٰۃ  
 میں سے نہیں دے سکتے تو اس کی وجہ نفسی رشتہ ہے جس کی بنا پر نہ وہ  
 اپنی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ اولاد ان کو دے سکتی ہے۔ اسی  
 طرح مرد اور عورت کے درمیان جو رشتہ خاوند کے لیے بیوی کو زکوٰۃ دینے  
 سے مانع ہے وہ بیوی کو اس بات سے روکتا ہے کہ خاوند کو زکوٰۃ دے۔  
 اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں  
 غیر مقبول ہے۔ اور وہ ان قریبی رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے  
 کے حق میں گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ قریبی رشتہ  
 داروں کے درمیان مہر کی واپسی کے قائل ہیں ان کے نزدیک بھی میاں بیوی  
 ایک دوسرے سے مہر کی ہوئی چیز واپس نہیں لے سکتے جب اس مذکورہ  
 گفتگو کے مطابق بیوی اور خاوند قبول شہادت اور مہر کی واپسی کے  
 سلسلے میں ذوی الارحام کی طرح ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ایک  
 دوسرے کو زکوٰۃ کا مال دینے کے سلسلے میں بھی وہ اسی طرح ہوں۔  
 اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور حضرت امام اعظم الامام ابو حنیفہ  
 رحمۃ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

باب ۱۳: چرنے والے گھوڑوں میں  
 زکوٰۃ ہے یا نہیں

بَابُ الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ  
 فِيهَا صَدَقَةٌ أَمْ لَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ تین قسم کے  
 ہیں (۱) آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب میں (۲) اس کے لیے باعث

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْلَى  
 بْنَ أَسَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
 السَّخَّارِيَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي



پروہ میں (۳) آدمی پر بوجھ ہیں۔ جو گھوڑے اس کے لیے پردہ  
میں یہ وہ ہیں جن کو انسان عزت و ابرو کے لیے رکھتا ہے  
اور تنگ دستی کی حالت ہو یا فراوانی کہ ان کی پیٹھ اور پیٹ  
کا حق نہیں بھولتا۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور  
وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔ البتہ انہوں نے فرمایا ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں  
اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی  
مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی طرف گئی ہے کہ جب گھوڑے کو ارادہ ملے چلے ہوں اور ان کا  
مالک انرا نسل کا ارادہ کرتا ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی انہوں  
نے وجوب زکوٰۃ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
ارشادِ گرامی سے استدلال کیا ہے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق نہ  
بھولے وہ کہتے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان (گھوڑوں)  
میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ ان تمام دو سر مالوں کی طرح ہے جن میں زکوٰۃ  
واجب ہوتی ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
اپنے والد کو دیکھا وہ گھوڑوں کی قیمت مقرر کر کے ان کی زکوٰۃ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک عربی گھوڑے کی زکوٰۃ دس درہم اور فارسی  
یا ترک گھوڑے کی زکوٰۃ پانچ درہم لیتے تھے۔

هَرِيرَةٌ رَفِئَتْ رَسْرَأَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ  
الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةِ رُجُلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سِتْرٍ وَ  
عَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ ثَمَانِي مِائَتَيْنِ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ  
يَتَّخِذُهَا كَكُرْمٍ وَتَجْمَلُ وَلَا يَلْسِي حَتَّى تُطَهَّرَهَا وَ  
يُطَوِّرَهَا فِي عَسْرِهَا وَيُسْرِهَا۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَن مَالِكًا  
حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ  
أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَتَوَيْسَ حَتَّى يَلْبَسَ فِي رِقَابِهَا وَلَا فِي  
طُحُورِهَا فَقَطْ۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ كُرْبًا سَادَهُ  
مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَبَ تَوَيْسٌ إِلَى وَجُوبِ  
الصَّدَقَةِ فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ ذَكُورًا فَإِنَا نَأْثَرُ كَانَتْ  
صَاحِبَةً يَلْتَمِسُ نَسَبُهَا وَاحْتِجُوا فِي إِيحَابِهَا زَكَاةَ  
فِيهَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَيْسَ  
يَلْسِي حَتَّى يَلْبَسَ فِيهَا قَالُوا فَبِذَا دَلِيلُ أَنَّ  
لِلَّهِ فِيهَا حَقًّا وَتَوَيْسَ حَقُّهُ فِي سَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِي  
يَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ وَاحْتِجُوا فِي ذَلِكَ بِمَا  
رَوَى عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَالٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ اسْمَاءٍ قَالَ تَنَا جَوْرِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ  
مَا أَتَيْتُ أَبَا بَقْرَةَ الْخَيْلَ وَبَدَأَ فَحَصَدَ قَتْلَهَا إِلَى  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا  
الْخَصِيبِيُّ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ  
عَنْ تَمَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ كَانَ يَأْخُذُ نَسَبًا



۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو  
بِالْحَبَّاجِ بْنِ السُّهَالِ تَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا  
أَبُو حَنِيفَةَ وَرُفْرُ - وَخَالَفَهُمْ فِي  
ذَلِكَ أَخْرَجُونَهُمْ أَبُو بَكْرَةَ وَفَحَمَّادُ  
بْنُ الْحَسَنِ فَقَالُوا لَا صَدَقَةَ فِي الْخَيْلِ  
السَّائِمَةِ الْبَيْتَةِ - وَكَانَ مِنَ الْحَقِيقَةِ  
لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِيمَا اخْتَجُّوا  
بِهِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ تَوَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَنَّهُ  
قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَى  
الزَّكَاةِ۔

فَأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رِبْعُ الْمُؤَدِّ  
قَالَ ثَنَا آسَةُ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبَّي  
اللَّهُ عَنْ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ نَاطِلَةَ  
بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ فِي الْبَالِ حَقُّ سِوَى الزَّكَاةِ  
وَنَلَا هَذِهِ الْأَيَّةَ لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَزُكُوا  
وَجَوْهَرُكُمْ إِلَى الْخِيَالِ لَا يَدُ۔

فَلَمَّا رَأَى آيَةَ الْبَالِ قَدْ جُعِلَ  
فِيهِ حَقُّ سِوَى الزَّكَاةِ اخْتَلَفَتْ  
يَكُونُ ذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ هُوَ ذِكْرُ  
الْحَقِّ أَيْضًا وَحُجَّةُ الْخِيَالِ أَنَّ الزَّكَاةَ  
فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
إِنَّمَا هُوَ فِي الْخَيْلِ الْمُرْتَبِطَةِ لَا فِي الْخَيْلِ  
السَّائِمَةِ۔

حضرت ابو عمر اور حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت  
مہاد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی  
مثل ذکر کیا۔

جن لوگوں کا یہ موقف ہے ان میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت  
امام زفر رحمہما اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی  
ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی انہی میں سے ہیں وہ  
فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ وہ پہلے قول کے  
تأملین کی دلیل کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اللہ تعالیٰ  
کے حق کو نہ جھوٹا جواب یوں دیتے ہیں کہ ممکن ہے اس سے زکوٰۃ کے علاوہ  
حق مراد ہو۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق  
ہے اور آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (ترجمہ) نیکی (بسن نیکی) ہمیں کہ دنار  
میں تم اپنا رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف پھیرا بلکہ نیکی کا کمال تو یہ ہے  
کوئی شخص اللہ تعالیٰ، روزِ قیامت، فرشتوں، کتاب اور سب مہیوں پر ایمان لائے  
اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں  
اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دے۔ آخر تک۔

ترجمہ ہم نے دیکھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ جو حق سکھا گیا ہے  
تو وہ سکتا ہے گھوڑوں کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حق  
کا ذکر کیا ہے یہ بھی وہی جو اور دوسرے حق ہیں یہ سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کی جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ باوجود اس کے کہ وہ مسندوں کے بارے  
میں سے چہنچہ والوں کے بارے میں نہیں ہے۔



## وَحَجَّةُ أُخْرَى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا

رَأَى هُوَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ الْوَيْلَ السَّائِمَةَ أَيْضًا فَقَالَ  
فِيهَا حَقٌّ نَسِيتُ عَنْ ذَلِكَ الْحَقِّ  
مَا هُوَ فَقَالَ إِطِّدِاقُ فَحَلَمَ وَأَعَارَهُ  
ذَلُوهَا وَمَنْبِخَةُ سَمِينَهَا -

۶۶۹ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هَذِيفَةَ  
قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
جَابِرٍ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ -

فَلَمَّا كَانَتْ الْوَيْلُ أَيْضًا فِيهَا  
حَقٌّ غَيْرَ الزَّكَاةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ  
كَذَلِكَ الْغَيْلُ -

وَأَمَّا مَا اخْتَجَرُوا بِهِ مِنَّا  
رَأَى وَبَيَّنَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ فَلَا  
حَجَّةَ لَهُمْ فِيهِ أَيْضًا عِنْدَنَا  
لَا أَنَّ عَمَرَ لَوْ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْهُمْ  
عَلَى آثَةٍ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ -

وَقَدْ بَيَّنَّ السَّبَبَ الْبَدِئُ  
مِنْ أَجَلِهِ أَخَذَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ  
الْخَطَّابِ حَاضِرَةً بَنٍ مُضَرَّبٍ -

۶۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسِيمِ الْمَعْرُوفُ  
بِسَحْبِهِ الْخَرَانِي قَالَ ثَنَا هَيْزُرُ  
بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ  
عَنْ حَاضِرَةَ بَنٍ مُضَرَّبٍ قَالَ  
حَجَجْتُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ  
فَأَتَاهُ أَشْرَافٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جہنم کے واسطے اونٹوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں حق ہے۔ آپ  
سے اس کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا اس کے نزدیک جنت کرنا، اس کا قبول  
ادھار دینا اور اس کی دودھ والی موٹی اونٹنی بطور منجھ دینا یعنی وہ  
دودھ حاصل کرے پھر مالک کو واپس کر دے۔

یہ حدیث حضرت ابو الزبیر نے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ  
عنه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

تو جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے تو ہو سکتا  
ہے گھوڑوں کا حکم بھی اسی طرح ہو۔

اور وہ جراحوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی  
روایت سے استدلال کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے لیے کوئی  
دلیل نہیں کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے ان سے بطور واجب  
نہیں لیا۔

حضرت عائشہ بن مضر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے لینے کا سبب بیان فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ بن مضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو ان کے پاس شام کے  
کچھ معزز آئے انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال  
اور جانور ہیں ہم سے صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے وہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی  
آپ نے فرمایا یہ کام ہے جو میرے پیش رو دونوں حضرات (صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے نہیں کیا لیکن تم  
انتظار کرو تاکہ میں مسلمانوں سے پوچھ لوں۔ انھوں نے صحابہ کرام سے پوچھا







وَاجِبًا وَتَبُولُ حَمْرُ ذَلِكَ مِنْهُ أَنْ سَمَرَ لَمَّا كَانَ  
أَخَذَ مِنْهُمْ بِسُؤَالِهِمْ آيَاهُ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهُمْ كَيْصَرِيَّةُ  
فِي لَصْدَقَاتٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَتْنِي أَحَبُّوا  
لَكُمْ سَلَكُكُمْ عُمَرُ بِالْعَبِيدِ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَسْلَكُ الْخَيْلِ  
وَلَوْ يَكُنْ ذَلِكَ بِدَائِلٍ عَلَى أَنَّ الْعَبِيدَ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ  
يَجِبُ فِيهِمْ صَدَقَةٌ وَإِلَّا كَانَ ذَلِكَ عَلَى الْكَفَرِ  
مِنْ عَمَلِهِمْ بِإِعْطَاءِ ذَلِكَ - وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَقْرُ  
لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ -

۶۴۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
بْنَ عِيَّاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ  
عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُرَّةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ  
هَارُونَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ -

۶۴۳ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْجَنْزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ  
بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ أَبِي عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بْنَ طَهْمَانَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

فَذَلِكَ أَيْضًا بَنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْخَيْلِ  
صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ تَرَكْتُ مَعَ ذَلِكَ  
الرَّقِيقَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الصَّدَقَةُ  
وَاجِبَةً فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي  
ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الزَّكَاةُ وَاجِبَةً فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ  
سَائِلَةً وَكَذَا كَانَ كَوْلُهُ قَدْ عَقَرْتُ كَوْنَهُ عَنْ صَدَقَةِ  
الرَّقِيقِ يُلْغِي مَخَاصِئَ فَكَذَلِكَ كَوْلُهُ قَدْ عَقَرْتُ  
لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى خَيْلِ الزَّكَاةِ

صدقات کی مد میں خرچ کریں اور یہ کہ وہ جب چاہیں اسے روک سکتے ہیں اس سے  
یہ مال لیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی طرح غلاموں میں بھی  
وہی طریقہ جاری کیا اور یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر تجارتی غلاموں میں صدقہ  
واجب ہے آپ نے ان کے احوال سے جو کچھ لیا وہ نفلی صدقہ اور عطیہ کے  
طور پر تھا۔

براہ راست حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اسی طرح مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں  
کی زکوٰۃ سماعت کی۔

حضرت عامر بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ  
عنہ سے اور وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت حارث رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ  
وجہہ سے اور وہ سید کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی  
مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن طہمان حضرت ابواسحاق سے وہ حضرت  
حارث سے وہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ بھی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ روایت بھی گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی کرتی ہے۔  
اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے  
تو جب تجارت کے غلاموں میں وجوب زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی تو اس بات کی  
نفی بھی نہ ہوگی کہ جب گھوڑے چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب  
ہے لہذا جس طرح غلاموں سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے سماعت  
کیا۔ خدمت کے غلاموں سے مخصوص ہے اس طرح آپ کا ارشاد گرامی کہ میں  
نے تم سے گھوڑوں کی زکوٰۃ سماعت کی، سواریوں کے گھوڑوں سے خاص ہوگا۔



خَاصَّةً۔ قِيلَ لَهُ هَذَا يَحْتَسِبُ مَا ذَكَرْتَ وَإِذَا بَطُلَ أَنْ يَنْتَفِيَّ الزَّكَاةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَنْتَفِ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ مِمَّا فِي حَدِيثِ حَارِثَةَ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِعُمَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى نَفْيِ الزَّكَاةِ مِنْهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِلَةً۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ كَرِيبٌ مِنْ مَعْنَى حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَحْدِثُ عَنْ عِرَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرْسِهِ صَدَاقَةٌ۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عِرَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَدَّادٍ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنِي عَنْ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ أَخْبَدُ بْنُ عِيْنٍ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ابْنِ فُلَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کہا اس میں اس بات کا احتمال ہے اور جب اس حدیث سے زکوٰۃ کی نفی باطل ہوگئی تو جو کچھ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے ضمن میں پہلے ذکر کیا ہے اس سے اس کی نفی ہو جائے گی کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر شر کا دہل شام سے یہ صدقہ بطور فرض یا جزیہ نہ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گراہی سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی مراد ہے۔ چاہے وہ چرنے والے ہوں۔ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جس کا مفہوم اس روایت کے قریب ہے جو بواسطہ حضرت عامر اور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سفیان حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت سلمان، احمد بن علی (بلال بن فلیح کے صاحبزادے) سے وہ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔



۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ وَهُبَّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَمَةَ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْعُودٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ كَزْ  
يَاشْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا زَيْنِعُ السَّوْنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ سَمَةَ بْنَ  
حَدَّادٍ عَنْ زَيْنِعٍ عَنْ حَيْثُورِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ قَدْ كُتِبَ  
بِهِ شَدِيدُهُ مِثْلَهُ۔

فَلَمَّا خَلَّ بَكَرٌ فِي شَيْءٍ مِمَّا دُكِرَ فِيهِ مِنْ هَذِهِ  
الْأَشْيَاءِ دُرِيتُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الرُّكُوزِ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ  
وَكُنْتُ فِيهَا مَ بَنِي الرُّكُوزِ مِنْهَا كُنْتُ بِقَضَائِهِمْ هَذَا  
الْأَثَرُ قَوْلُ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ فِيهَا كُوزًا فَلَمَّا دَخَلَهُ  
هَذِهِ الْأَبَابُ مِنْ طَرَفِ الْخَيْلِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ  
طَرَفِ النَّظَرِ فَإِنَّا أَيْنَا الَّذِينَ كُنْهُمْ فِيهَا الرُّكُوزُ  
لَا يُوجِبُ لَهَا شَيْءٌ مَكُونٌ دُكِرَ إِذَا نَاقَتْ بِلَيْسٍ مِنْهَا  
وَحَبْلُهَا نَاقَتْهَا وَلَا يَجِبُ الرُّكُوزُ فِي دُكْرِهَا خَاصَّةً  
وَلَا فِي إِنْثَاهَا خَاصَّةً وَكَانَتْ الرُّكُوزَاتُ اسْتَقْفَ عَلَيْهَا  
فِي سَمَائِي السَّائِمَةِ يَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْفَرَسِ  
الرُّكُوزُ إِذَا كَانَتْ كَأَنَّهَا أَزَلْنَا فَلَئِنْ كُنَّا حَكَمُ الدُّكْرِ  
خَاصَّةً فِي ذَلِكَ وَحَكْمُ الْإِنْثَاءِ خَاصَّةً وَحَكْمُ  
الرُّكُوزِ وَالْإِنْثَاءِ وَكَانَتْ الدُّكُورُ مِنَ الْخَيْلِ خَاصَّةً  
وَالْإِنْثَاءُ مِنْهَا خَاصَّةً لَا يَجِبُ فِيهَا رُكُوزٌ كَانَتْ  
كَذَلِكَ فِي النَّظَرِ إِنْ كَانَتْ مِنْهَا وَالْدُّكُورُ إِذَا اجْتَمَعَتْ  
لَا يَجِبُ فِيهَا رُكُوزٌ وَحُجَّةُ أُخْرَى إِذَا قَدَّرْنَا أَيْنَا  
الْبَقَرِ وَالْحَمِيرِ لَا رُكُوزَ فِيهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً  
وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْفَرَسُ فِيهَا الرُّكُوزُ إِذَا كَانَتْ  
سَائِمَةً رَأَيْنَاهَا إِخْتِلَافٌ فِي الْخَيْلِ فَإِنْ دَنَا أَنْ  
تَنْظُرَ أَيْ الضَّغْفِيرِ هِيَ بِهَذَا أَشْبَهُ تَنْقَطِعَ حَكْمُ  
عَلَى حَكْمِهِ كَرَأَيْنَاهَا الْخَيْلُ ذَوَاتُ حَوَافِرٍ وَكَانَتْ  
الْحَمِيرُ وَالْبَقَرُ هِيَ ذَوَاتُ حَوَافِرٍ بَصُغًا وَكَانَتْ  
السَّائِمَةُ مِنَ الْبَقَرِ وَالْفَرَسِ وَالْإِبِلِ ذَوَاتُ أَخْفَافٍ

حضرت مکمل حضرت مراکس سے روایت کرتے ہیں انھوں  
نے اپنی سند سے اس کو نقل کر کیا۔

حضرت حماد بن زید۔ حضرت خثیم بن علی۔ اور وہ اپنے  
والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کو نقل  
کر کیا۔

توجیب ان مذکورہ روایات میں چہنے والے گھوڑوں کا کوزہ  
کے بارے میں کوزہ بات نہیں بلکہ ان میں زکوٰۃ کی نفی پر دلائل پائی جاتی  
ہے تو مسائل روایات کی تصحیح کے اعتبار سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا  
جو ان میں زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب  
کا بیان اس طرح ہے۔ اور بطور قیاس اس باب کا بیان یہ ہے کہ جو  
لوگ ان میں زکوٰۃ کو واجب مانتے ہیں وہ اس صحت میں واجب قلم  
دیتے ہیں جب نہ اور مادہ ملے جیسے ہول اور ان کا مکمل بڑھانا  
پاؤں پر صرف نہ یا صرف مادہ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ حالانکہ جن جانوروں  
کی زکوٰۃ پر اتفاق ہے حلالہ اونٹ، گائے اور بکری تو ان کے زکوٰۃ  
دونوں میں واجب ہے توجیب ان جانوروں میں زکوٰۃ کا حکم ایک جیسا  
ہے چاہے صرف نہ یا محض مادہ یا ملے جیسے ہوں ہوں نہ گھوڑوں یا  
صوفیہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں قیاس کا اختلاف ہے کہ جب نہ  
اور مادہ گھوڑے مخلوط ہوں تب بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں غمروں اور گدھوں میں  
زکوٰۃ نہیں اگرچہ چہنے والے ہوں جبکہ اونٹ، گائے اور بکری چہنے  
والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ اختلاف گھوڑوں میں ہے تو ہم نے چاہا کہ  
دیکھیں گھوڑے ان دو قسموں میں سے کس کے ساتھ زیادہ مشابہت  
رکھتے ہیں تاکہ ان کا حکم اس کے مطابق رکھیں تو ہم نے دیکھا کہ گھوڑا  
سُوم والا جانور ہے اسی طرح گدھے اور غمیر بھی سُوم والے جانور ہیں جب کہ  
گائے بکری اور اونٹ گھروالے جانور ہیں تو سُوم والا جانور  
گھروالے کی نسبت سُوم والے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے



ثابت ہوا کہ پھر اہل گدھے کی طرح گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے (امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ)  
کے نزدیک سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قَدْ وَالْحَافِرِ بِذِي الْحَافِرِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِذِي الْخُفِّ  
فَقَبِلَتْ بِذِيكَ أَنْ لَا تَزَكُوهُ فِي الْخَيْلِ كَمَا لَا تَزَكُوهُ فِي  
الْحَبِيرِ وَابْنُ مَالٍ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي يُونُسَ وَفِي مَعْنَى  
وَهُوَ حَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَيْنَا وَتَدْرِي ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ الْمُسْتَبِ

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيْبِ عَلَى الْبَرَادِيزِ صَدَقَةٌ فَقَالَ أَوْ عَلَى الْخَيْلِ  
صَدَقَةٌ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ برازیں میں صدقہ  
ہے تو انھوں نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

بَابُ الزَّكَاةِ هَلْ يَأْخُذُهَا  
الْإِمَامُ أَمْ لَا۔

باب ۱۵: کیا حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا  
ہے۔

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا زکوٰۃ دینے کے لیے گھروں  
سے باہر نہ جانا اور نہ عشر (ٹیکس) دینا۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَدَّ ثَقِيفٍ قَدِمُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ  
لَا تَخْشَوْا وَلَا تَخْشَوْا۔

حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عرب کے گروہ! اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثنا کہ وہ اس نے تم سے ٹیکس اٹھالے۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ  
إِسْرَءِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ النَّبَجِيِّ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ اخْشَوْا اللَّهَ إِذْ رَأَيْتُمْ عَنْكُمْ  
الْعُشُورَ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل  
فرماتے ہوئے سنا۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ  
ثَنَا إِسْرَءِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَجُلٍ  
حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



يَقُولُ لَكَ مِثْلَهُ -

۶۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي مَعْبُدٍ وَالْحَمَّانِي قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حُزَيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ حَبِّهِ أَبِي أُمٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشْرٌ إِنَّمَا الْعَشْرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَتَوَلَّى عَلَى أَخِي صَدَقَاتِهِمْ وَلَكِنَّ الْمُسْلِمِينَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوا أَدَّوْهَا إِلَى الْإِمَامِ فَتَوَلَّى وَضَعَهَا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَنْ وَحَلَّ بِهَا وَإِنْ شَاءُوا فَرَّقَهَا فِي تِلْكَ الْمَوَاضِعِ وَلَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَأْخُذَ بِهَا مِنْهُمْ بِغَيْرِ طِبِّ النَّفْسِ هُمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَوِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -

۶۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ مُسْلِمٍ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ كَانَ عُمَرُ يَعْشُرُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لَا - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لِلْإِمَامِ أَنْ يُرِيَ أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ حَتَّى يَضَعُوهَا مَوَاضِعِهَا وَلِلْإِمَامِ أَيْضًا أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْهَا مَصَدِّقِينَ حَتَّى يَعْشُرُوهَا وَيَأْخُذَ بِالزَّكَاةِ مِنْهَا -

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لَهُمْ أَنَّ الْعَشْرَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَعَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ هُوَ الْعَشْرُ الَّذِي كَانَ يُؤْخَذُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ خِلَافُ الزَّكَاةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ الْكُنُسَ -

۶۸۷ - وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت حذیب بن عبید اللہ اپنے دادا البرامیہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر عشر (ٹیکس) نہیں، ٹیکس ذمی لوگوں پر ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک گروہ کا یہی موقف ہے کہ امام (حکمران) کو اس بات کا حق نہیں کہ کسی شخص کو مسلمانوں سے زکوٰۃ لینے پر مامور کرے بلکہ مسلمانوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو امام کو دیں پھر وہ ان مصارف پر خرچ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا اور اگر چاہیں تو ان مصارف پر خود خرچ کریں امام کو ان کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق نہیں۔ انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشر لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں۔

دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے کہ مال دار لوگوں کو خود اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے اور اس کے مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے اور اس بات کا بھی اختیار ہے کہ عاقلین زکوٰۃ کو بھیجے جو ان سے زکوٰۃ وصول کریں۔

پہلے قول کے تاہن کے خلاف انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے جو عشر مساوت فرمایا ٹیکس تھا جو دوسرے جاہلیت میں یا جلتا تھا۔ یہ کہ نہیں تھی نہ اسے ٹیکس کہتے تھے۔

یہی وہ ٹیکس ہے جس کے بارے میں حضرت عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ٹیکس لینے والا یعنی حاشر جنت میں داخل نہ ہوگا



بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
شِمَاسَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَاصِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَغْنَى  
عَاشِرًا -

فَهَذَا هُوَ الْعَشْرُ الْمَذْقُوعُ مِنَ السُّلْبَيْنِ وَ  
أَمَّا الزُّكَاةُ فَلَا -

۶۸۸ - وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ آيَضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ  
شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا الْخَصِيبُ قَالَ تَنَا حَمَادٌ عَنْ عَطَا بْنِ  
السَّائِبِ عَنْ حُزْبِ ابْنِ عَبِيدٍ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْلَمَهُ عَلَى  
الصَّدَقَةِ وَعَلَّمَهُ الْإِسْلَامَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا يَأْخُذُ  
نَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ الْإِسْلَامِ قَدْ عَلَّمْتَهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ  
أَنَا عَشْرًا السُّلْبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعْشَرُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى -

فَقِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَآمَرَ أَنْ لَا يَعْشُرَ  
السُّلْبَيْنِ وَقَالَ لَهُ إِنَّمَا الْعَشُورَةُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ الْعَشُورَةَ الْمَذْقُوعَةَ مِنَ السُّلْبَيْنِ  
هِيَ خِلَافُ الزُّكَاةِ -

۶۸۹ - وَمِمَّا يَبَيِّنُ ذَلِكَ آيَضًا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ نَصْرٍ  
حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا الْقُرْبَابِيُّ قَالَ أَنَا سَعْيَانُ عَنْ عَطَا  
ابْنِ السَّائِبِ عَنْ حُزْبِ ابْنِ عَبِيدٍ اللَّهُ الْثَّقَفِيُّ عَنْ خَلِ  
لَهُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ أَعَشُرُهُنَّ قَالَ  
أَمَّا الْعَشُورَةُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَكَتَبَ عَلَى السُّلْبَيْنِ -

فَدَلَّ هَذَا عَلَى أَنَّ الْعَشْرَ الَّذِي كَتَبَ عَلَى  
السُّلْبَيْنِ الْمَأْخُوذُ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى هُوَ  
خِلَافُ الزُّكَاةِ لِأَنَّ مَا يُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارَى وَالْيَهُودِ  
مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْسُّلْبَيْنِ فَاجِبٌ عَلَيْهِمْ

یہی ٹیکس مسلمانوں سے اٹھایا گیا زکوٰۃ نہیں اٹھائی گئی۔

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا اور انہیں اسلام  
کی تعلیم دی نیز بتایا کہ انہوں نے کیا وصول کرنا ہے! انہوں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! مجھے صدقے کے علاوہ اسلام کی تمام باتیں معلوم ہو گئی ہیں تو کیا میں مسلمانوں  
سے عشر (ٹیکس) وصول کروں؟ یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹیکس  
تو یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جاتا ہے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ مسلمانوں سے ٹیکس نہ لیں اور فرمایا  
کہ ٹیکس تو یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر (مسلمانوں سے) اٹھایا  
گیا وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے۔

اس بات کو یہ روایت بھی واضح کرتی ہے کہ حضرت بکر بن وائل  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر آدمیوں اور  
گایوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کا عشر (ٹیکس) توں؟ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر (ٹیکس) تو یہود و نصاریٰ کے ذمہ ہے۔  
مسلمانوں پر نہیں۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر مسلمانوں کے ذمہ  
نہیں اور یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے کیونکہ  
جو کچھ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر  
بجائز کی طرح واجب ہے جبکہ زکوٰۃ کی یہ صورت نہیں کیونکہ وہ مالدار کی







مِنْ كُلِّ آتٍ بَعِثَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ  
مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَهُ  
مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ دَرَاهِمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ لَا  
ذِمَّةَ لَهُ قَالَ الزُّمَرُ كَانُوا يَفْقَهُونَ مِنَ الشَّامِ  
فَلَمَّا نَعَلَ عَمْرُوهُ هَذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْكِرْهُ عَلَيْهِ  
مِنْهُمْ أَحَدٌ مُتَّكِئًا كَانَ ذَلِكَ حُجَّةً وَاجِبَةً  
مِنْهُمْ عَلَيْهِ فَلَمَّا وَجَّهَ هَذَا الْبَابَ مِنْ طَرِيقِ  
الْأَثَارِ دَامَتْ وَجْهَهُ مِنْ طَرِيقِ التَّطَرُّفَاتِ فَتَدَا  
رَأَيْنَهُمْ أَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَبْعَثَ  
إِلَى آتٍ بَابِ الْوَأَشْيِ السَّائِمَةِ حَتَّى يَأْخُذَ مِنْهُمْ  
صَدَقَةً مَوَاشِيَهُمْ إِذَا وَجَّهَتْ فِيهَا الصَّدَقَةَ  
وَكُنْ بِكَ يَفْعَلُ فِي ثَمَارِهِمْ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي  
مَوَاضِعِ الزُّكَاةِ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ عَمْرُو وَجَلَّ لَا يَأْتِي  
ذَلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَالْتِظَرُّ عَلَى ذَلِكَ أَنْ  
يَكُونَ بَقِيَّةُ الْأَمْوَالِ مِنَ الْهَبِّ وَالْفِضَّةِ  
وَالْأَمْوَالِ النَّجَاحَاتِ كَذَلِكَ - فَأَمَّا مَعْنَى قَوْلِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى  
الْمُسْلِمِينَ عَشْرٌ إِلَّا ثَمَارُ الْعُشُورِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
فَعَلَى مَا قَدْ تَسَرَّعْتُ فِي تَقْدِيمِهَا تَقْدِيمًا  
هَذَا الْبَابِ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُخْبِرُكَ ذَلِكَ  
عَنْ أَبِي عَمْرٍو الصَّرِيرِ وَهَذَا كَلِمَةُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَأَبِي يُوسُفَ وَرَمَضَانَ - وَقَدْ رَوَى عَنْ جَدِّي  
بْنِ أَدَمَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشْرٌ إِلَّا ثَمَارُ الْعُشُورِ عَلَى  
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مَعْنَى عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا  
وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ  
بُيُوتُهُمْ عَلَى الْغَاثِرِينَ أَمْوَالِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ  
وَاجِبًا عَلَيْهِمْ كَوَلْمَ بَيْتِهِمَا عَلَيْهِمْ لَكِنْ عَلَيْهِمْ

میں انہوں نے لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس درہم پر ایک اور ذمیوں سے  
ہر بیس درہم میں سے ایک درہم اور غیر ذمیوں سے دس میں سے ایک درہم  
اور فرماتے ہیں میں نے عرض کیا غیر ذمی کون لوگ ہیں تو فرمایا رومی لوگ جو  
شام کی طرف سے آتے ہیں۔

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں  
یہ عمل کیا اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہ کی تو یہ اس مسئلے میں حجت اور  
اجماع ہے۔ طرق روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان تھا۔ تطرؤ کیا  
کے طور پر اس کا بیان یوں ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امام،  
چرنے والے جانوروں کے مالکوں کے پاس کسی کو ان کے جانوروں کی  
زکوٰۃ لینے کے لیے بھیج سکتا ہے جب ان میں زکوٰۃ واجب ہو، اسی طرح  
پھلوں میں بھی کرتا ہے پھر اس زکوٰۃ کو ان معارف پر خرچ کرنا جن کے  
بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہیں تو قیاس  
کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر اموال یعنی سونا چاندی اور مال تجارت بھی اسی طرح  
ہوں جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے  
کہ مسلمانوں پر عشر نہیں عشر تو یہود و نصاریٰ پر ہے تو اس کی وضاحت وہی  
ہے جو ہم پہلے کر چکے ہیں میں (امام طحاوی) نے حضرت ابو بکر سے سنا وہ  
ابو عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں اور یہ سب کچھ حضرت امام ابو حنیفہ، امام  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ عشر مسلمانوں پر نہیں  
بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے حضرت یحییٰ بن آدم نے اس کی ایک دوسری  
توجیہ بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں مسلمانوں پر بعض عشر (زکوٰۃ لینے والے)  
کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے کچھ لازم نہیں آئے گا جب تک ان پر  
گزرنے کے بغیر واجب نہ ہو کیونکہ ان پر تو صرف زکوٰۃ واجب ہے وہ  
کسی بھی حالت میں ہوں اور یہود و نصاریٰ اگر عاشر کے پاس سے  
نہ گزر رہے تو ان پر کچھ بھی واجب نہ ہو گا تو چیز مسلمانوں سے اٹھا لی وہ



الزَّكَاةَ عَلَىٰ آيَةِ حَالٍ كَانُوا عَلَيْهَا وَالْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ  
لَوْ كَفَرُوا بِمَنَاقِبِهِمْ عَلَىٰ الْعَاثِرِ لَوَجِبَ عَلَيْهِمْ  
نِيهَايَتُهُ قَالَ ذِي رُفْعٍ عَنِ الْمُسْلِمِينَ هُوَ الَّذِي  
يُوجِبُهُ الْهُدُورُ بِالْمَالِ عَلَى الْعَاثِرِ وَلَوْ يَرْفَعُ ذَلِكَ  
عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ.

وہی ہے جو عاشر کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور  
اسے یہود و نصاریٰ سے معاف نہیں کیا گیا۔

## بَابُ ذَوَاتِ الْعَوَارِ هَلْ تُؤْخَذُ فِي صَدَقَاتِ الْيَهُودِ أَمْ لَا.

### باب: زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ حَمِيدٍ عَنْ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَيْكِنَةَ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَدِّقًا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ خُذْ الشَّارِبَ وَالْبَكَرَ ذَوَاتِ الْعَيْبِ وَلَا  
تَأْخُذْ حَذَرَاتِ النَّاسِ قَالَ هِشَامٌ أَرَىٰ ذِيكَ  
لَيْسَ الْفَهْمُ ثُمَّ جَرَتْ السَّنَةُ بَعْدَ ذَلِكَ.

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ حَمِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَىٰ تَقْلِيدِ  
هَذَا الْخَبَرِ وَقَالُوا هَكَذَا يُنْبَغِي لِلْمَصَدِّقِ أَنْ يَأْخُذَ  
وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَمُونَ فَقَالُوا لَا يَأْخُذُ  
بِالْصَّدَقَاتِ ذَوَاتِ عَيْبٍ وَإِنَّمَا يَأْخُذُ عَدْلًا  
مِنَ الْمَالِ.

۶۹۴۔ وَأُحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ  
بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَحْلَفَ رَجُلًا  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔  
آغاز اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے  
والے ایک شخص کو بھیجا تو فرمایا بوڑھا، جوان اور عیب دار سب  
قسم کے جانور لے لو اور لوگوں کے عمدہ مالوں سے بچو حضرت  
ہشام فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے (آغاز اسلام میں)  
تالیف دقلوب کے لیے ایسا کیا پھر اس کے بعد یہی طریقہ جاری  
ہو گیا۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کا مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
نے اسی روایت کو اپنا یا وہ کہتے ہیں مدقہ وصول کرنے والے کو اسی  
طریقے پر لینا چاہیے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے  
ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لے بلکہ درمیانہ جانور لے۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ظلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں  
نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا اور یہ خط  
لکھ کر دیا کہ یہ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر لازم کیا تو جو مصدق (زکوٰۃ لینے



هَذِهِ فَرِيضَةٌ يَعْنِي الصَّدَقَةَ الَّتِي تَرُصُّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ  
سَأَلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ  
سَأَلَ قَوْلَهَا فَلَا يُعْطِمْ فَذَاكَ تَرَايُضُ الصَّدَقَةِ  
وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ فِي

الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْفَقْمِ -  
۶۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ  
مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَنْزَلَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
كَادُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي يَكْرِابَ بْنِ مُحَمَّدٍ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ  
فِيهِ الْفَرَايِضُ وَالسُّكُنُ فَكَتَبَ فِيهِ لَا يُؤْخَذُ  
فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ  
الْفَقْمِ

فَهَذَا كَانَتْ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ بَعْدِهِ  
وَكُتِبَ عَلَى رَأْسِهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَلَى نُسْخَةٍ  
مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَدَأَ نَا بِذِكْرِهِ فِي  
هَذَا الْبَابِ وَفِيهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى تَقْدِيمِهِ بِنَا  
رَوَيْنَاهُ بَعْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مُصَدِّقًا فِي  
صَدْرِ الْإِسْلَامِ فَأَمْرُهُ بِذَلِكَ وَنُسْخَةُ ذَلِكَ بِنَا  
ذَكَرْنَا فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهَذَا أَكْمَلُهُ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

بَابُ زَكَاةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ

۶۹۶- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو  
نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوَالِثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى

والا) مسلمانوں سے اس (سنت) طریقے کے مطابق مانگے تو  
وہ اسے دے جو زیادہ مانگے اسے نہ دے پھر آپ نے صدقہ  
کی فرض مقدار کا ذکر فرمایا اور فرمایا صدقہ میں بڑھا اور  
عیب دار جانور نیز بکرا نہ لیا جائے۔

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے  
اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک تحریر بھیجی جس میں فراموشی و  
سُنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ زکوٰۃ میں بڑھا،  
عیب دار اور بکرا نہ لیا جائے۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی تحریر ہے جس پر بعد میں بھی عمل رہا اور حضرت علی  
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے بعد (اسی طرح) لکھا۔ تو یہ اس بات  
پر دلالت ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مروی ہے  
اور ہم نے اس باب کے آغاز میں لکھا ہے وہ منسوخ ہے نیز اس حدیث  
سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ روایت  
فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز اسلام میں صدقہ لینے والے کو بھیجتے  
تو اسے اس بات کا حکم دیتے۔ پس جو کچھ ہم نے حضرت انس رضی اللہ  
عنہ کے نام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط اور حضرت عمرو بن حزم کے  
خط کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس سے وہ منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ،

باب: زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سہ سے کم میں صدقہ نہیں

سہ ہر ایک وسق ساڑھے ساڑھے کا ہوتا ہے۔



پانچ لاکھوں سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اوقیہ ملہ سے کم میں صدقہ ہے۔

الْمَا فِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَنَا دُونَ خُمْسِهِ أَوْ سِتِّي صَدَقَةٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا دُونَ خُمْسِهِ دُونَ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ بَيْنَنَا دُونَ خُمْسٍ أَقَارِبِ صَدَقَةٍ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ثَنَا كَرِبَاسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہارون، حضرت یحییٰ بن سعید سے اور وہ حضرت عمرو بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرْمُوتٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَرِبَاسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، مالک، سفیان ثوری اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ ثَنَا كَرِبَاسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْيَنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ قَالَ ثَنَا رُحْمَةُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ثَنَا كَرِبَاسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَرْمُوتٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَظَفَةَ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعید مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدری سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكَا حَدَّثَنِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَنْعَةَ الْمَا فِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ



أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمٍ قَالَ أَنَا عَنْ مَرْوَانَ  
دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ أَوْ  
الْكُرْمِ حَتَّى يَكُونَ خُمْسُهُ أَوْ سِتْرُ وَلَا فِي الرِّقَّةِ حَتَّى  
تَبْلُغَ مِثْقَى دَرَاهِمٍ.

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ  
قَالَ ثَنَا عَمَّا دُونُ سَلَمَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهَا  
دُونُ خُمْسِهِ أَوْ سِتْرُ صَدَقَةٌ.

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ  
مُوسَى الرَّاشِدِ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ كَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهَا  
دُونُ خُمْسٍ مِنْ أَدْبَلِ صَدَقَةٌ وَلَا خُمْسٍ أَقَاتٍ  
وَلَا خُمْسِهِ أَوْ سِتْرُ صَدَقَةٌ.

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا كَيْثُ بْنُ قُرَيْبٍ سَنَدُهُ  
مِثْلُهُ.

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَوْسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عَمْرٍو نَحْوَهُ وَكَمْ بَرَفَعَهُ.

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا  
نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ  
مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ  
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ  
عَمْرٍو عَنْ حَزْمِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیتی اور انگوڑی جب  
تک پانچ دسویں کو نہ پہنچ جائیں اور چاندی جب تک دوسو درہم  
نہ ہو اس میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ دسویں سے کم میں صدقہ نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ دسویں سے کم میں اور  
پانچ دسویں سے کم میں صدقہ نہیں۔

حضرت عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث  
نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی  
مثل (لیکن) غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے  
وہ ان کے دادا سے ابوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں آپ نے اہل مین کو ایک خط لکھا جس میں  
فرائض و سنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ میں کھیتی



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَهْلُ وَالشُّنُّ فَكَتَبَ فِيهِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ كَانَ سَيْحًا أَوْ بَعْدَ فِيهِ الْعُشْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةً أَوْ سَقَى وَمَا سَقَى بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالْأَلِيَّةِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةً أَوْ سَقَى -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْأَثَارِ فَقَالُوا لَا يَجِبُ الصَّدَقَةُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخِطَلَةِ وَالشَّعْبِ وَالشَّرِّ وَالزَّبِيبِ حَتَّى يَكُونَ خَمْسَةً أَوْ سَقَى وَكَذَلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا تَخْرِجُ الْأَرْضُ مِنْ مِثْلِ الْحَقِّ وَالْعَدَسِ وَالْمَاشِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ هَذَا الْبَقْدَارُ أَيْضًا وَهَمِنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو يُونُسَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَدَنِيُّ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَأَوْجَبُوا الصَّدَقَةَ فِي قَلِيلٍ ذَلِكَ أَكْثَرُ -

۱۰۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا تَمَّارُ بْنُ بَيْعٍ السُّوْدِيُّ قَالَ تَنَاوَلْنَا قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَصَاهُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي قَامِلٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ بَقِيتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا سَقَى بَعْدَ نِصْفِ الْعُشْرِ -

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَادٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَنَاوَلْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْمًا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَنِيْمًا سَقَى بِالسَّائِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ -

۱۳۔ حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْعُيَيْنِيُّ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ

کہ بارش سے سیراب کیا جائے یا جاری پانی سے یا وہ بارانی زمین ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے جب وہ پانچ دس کو پہنچ جائے اور جب اسے دواں یا ربہٹ کے ذریعے سیراب کیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ وہ پانچ دس کو پہنچ جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور وغیرہ جب تک پانچ دس نہ ہوں ان میں صدقہ (عشر) نہیں اسی طرح ہر وہ چیز جو زمین سے نکلے مثلاً پنبے، مسور، ماش اور ان جیسی دوسری اجناس میں اس وقت تک عشر نہیں ہوگا جب تک وہ اس مقدار پانچ دس (کو نہ پہنچیں)۔ حضرت امام ابو یوسف، امام محمد اور اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے قلیل و کثیر میں صدقہ واجب قرار دیتے ہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ جس زمین کو بارش سے سیراب کیا جائے اس سے بیسواں حصہ لو۔

حضرت عبد الحمید بن صالح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو بکر بن عیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس سے دسواں حصہ کر اور انہی کے ذریعے (پانی لاکر) سیراب کیا اسی سے بیسواں حصہ ہے۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ



ثَنَا ابْنُ كَهَيْفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَرَضَ فِيمَا سَقَتْ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ  
كَانَ عَشِيًّا يَسْقِي بِالسَّمَاءِ الْعُشُورَ وَفِيمَا سَقَى  
بِالنَّاضِحِ نِصْفَ الْعُشُورِ -

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ كَهَيْفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا سَقَتْ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ  
الْعُشُورَ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّائِبَةِ نِصْفَ الْعُشُورِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ  
مَا ذَكَرْنَا فِيهَا وَكَرَيْقَةً فِي ذَلِكَ مِقْدَارًا فِي ذِيكَ  
مَا يَدَانِ عَلَى وَجْهِ الزُّكُوفِ فِي كُلِّ مَا خَرَجَ مِنَ الْأَرْضِ  
قَالَ أَزْكَرُ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ مَتَى يَذْهَبُ بِهَذَا  
تَقُولُ أَهْلُ السَّيْنَةِ أَنَّ هَذِهِ الْأَثَارَ لِقَوْلِ رَوَيْتُهَا  
فِي هَذِهِ الْفَصْلِ عَنِ مُصَادِقَةِ الْأَثَارِ الَّتِي رَوَيْتُهَا  
فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ الْأَوَّلَ مَفْسِرُهُ وَهَذِهِ مُجْمَلَةٌ  
نَا لِمُتَكَيِّمٍ مِنْ ذَلِكَ أَوَّلِي مِنَ الْمُجْمَلِ - قِيلَ  
لَهُ هَذَا مُحَالٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَنِي هَذِهِ الْأَثَارَ أَنَّ ذَلِكَ الْوَاجِبَ مِنَ الْعُشْرِ

عنها سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اس زمین میں جسے نہروں اور چشموں سے سیراب کیا جائے  
یادہ عشر زمین جو بارش سے سیراب ہوتی ہو اس میں دسواں  
حصہ ہے اور جسے اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے اس  
میں بیسواں حصہ ہے -

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں -

حضرت یزید بن ابی حبیب، ابن شہاب سے وہ حضرت  
سالم سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں -

حضرت عمر بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابو الزبیر  
نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ آپ  
نے فرمایا جس زمین کو بارش و فیروہ سے سیراب کیا جائے اس کی  
پیداوار میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات  
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش سے سیراب ہونے والی زمین میں  
صدقہ مقرر فرمایا جس کا ذکر کیا گیا لیکن کوئی مقدار مقرر نہیں فرمائی تو اس میں اس  
بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو کچھ زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اس میں  
صدقہ فرض ہے - اگر اہل مدینہ کے قول کو اپنانے والا کوئی شخص  
کہے کہ تم نے اس فصل میں جو روایات نقل کی ہیں وہ پہلی فصل کی روایات سے  
مستفاد نہیں ہیں - البتہ پہلی روایات میں وضاحت ہے اور ان میں اجمال -  
پس مفسر مجمل سے اولیٰ ہیں - تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ محال  
ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں بتایا کہ دسواں یا  
بیسواں حصہ اس زمین کی پیداوار میں واجب ہے جس کو نہروں، چشموں،  
ڈولوں یا رہٹ و فیروہ سے سیراب کیا جائے تو یہ کلام ہر اس چیز پر صادق



آئیں جو ان سے سیراب ہوئے والی زمین سے پیدا ہو۔

اور تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پانچ مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے ان کو لوٹا دیا پھر اس کے بعد انھیں رجم کیا اور تم نے ہی روایت کیا کہ آپ نے انیس رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ کل صبح اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرنا تو تم نے اسے اس بات کی دین قرار دیا کہ ایک مرتبہ اقرار زنا معتبر ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے آپ نے فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کرنا۔ تو تم نے حضرت ماعز کی مفسر روایت کو حجت انیس کی اس مجمل روایت کی تفسیر قرار نہیں دیا تو جب تم نے دہاں رجم کے سلسلے میں یہ طریقہ اختیار کیا تو مکرر کی احادیث میں یہ طریقہ اختیار کرنے والوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ بلکہ حدیث انیس کو حدیث ماعز سے جڑنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ایک مرتبہ اعتراف و اقرار کا ذکر ہے جو تہائے مخالفین کے نزدیک حد زنا کا موجب نہیں جبکہ حضرت معاذ، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر غلاں پانی سے سیراب ہو تو اتنا واجب ہے اور غلاں سے ہو تو اتنا ہے۔ تو حضرت انیس اور حضرت ماعز کی روایات میں تضاد کی نسبت ان روایات کو ان روایات کے مستند قرار دینا اولیٰ ہے جن میں دستوں کا ذکر ہے، حضرت معاذ، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت کو اسی مذکورہ معنی پر محمول کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما بھی اسی معنی کی طرف گئے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا زمین سے نکلنے والی ہر چیز میں صدقہ ہے

أَوْ نِسَبَ الْعَشْرَ نَيْمًا سَقَى بِأَلَا تَهَارُ أَوْ بِالْعَيْنِ  
أَوْ بِالنَّشَارِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَكَانَ وَجْهَ الْكَلَامِ عَلَى  
كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سَقَى بِذَلِكَ. وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّكُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ رَدَّ مَا عَنَّا  
عِنْدَ مَا جَاءَ فَأَقْرَعْنَاهُ بِالزَّنَاءِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ  
رَجَمَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرُتَيْبٍ أَعْدَكَ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا  
فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمْنَاهَا فَجَعَلْتُمْ هَذَا دَيْبَلًا  
عَلَى أَنَّ الرِّعَابَ بِالْإِقْرَارِ بِالزَّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً  
لِأَنَّ ذَلِكَ ظَاهِرٌ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمْنَاهَا وَكَمْ تَجْعَلُوا حَدِيثَ مَا عَنِ  
التَّفْسِيرِ قَاضِيًا عَلَى حَدِيثِ رُتَيْبٍ لِهَذَا الْمَجْمَلِ فَيَكُونُ  
الرِّعَابُ الْهَذَا كَوْنُهُ فِي حَدِيثِ رُتَيْبٍ الْمَجْمَلُ هُوَ  
الرِّعَابُ الْهَذَا كَوْنُهُ فِي حَدِيثِ مَا عَنِ التَّفْسِيرِ فَإِذَا  
كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمُوهُ هَذَا فِيمَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُونَ  
عَلَى مَنْ فَعَلَ فِي أَحَادِيثِ الزُّكُوتِ مَا وَصَفْنَا بَلْ  
حَدِيثِ رُتَيْبٍ أَوَّلَى أَنْ يَكُونَ مَعْطُوفًا عَلَى حَدِيثِ  
مَا عَنِ رُتَيْبٍ ذَكَرَ فِيهِ الرِّعَابُ فَإِذَا مَرَّةً وَاحِدَةً  
كَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزَّنَاءِ الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِي  
قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ وَحَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ  
فِي الزُّكُوتِ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ إِجْبَابِهَا فِيمَا سَقَى بِكَذَا  
وَنَيْمًا سَقَى بِكَذَا فَذَلِكَ أَوَّلَى أَنْ يَكُونَ مَصْدَرًا لَهَا  
فِيهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ مِنْ حَدِيثِ رُتَيْبٍ لِيَكُونَ قَوْلُكُمْ  
حَدِيثُ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَ  
ذَهَبَ مَنْ مَعْنَاهُ إِلَى مَا وَصَفْنَا لِأَبِرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَ  
مُجَاهِدٍ.

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ ابْنَ  
الرَّضَاهَانِيَّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجْتَ الْأَرْضَ مِنَ الصَّدَقَةِ.



۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَكْبَنٍ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ زَكَاةِ الطَّعَامِ فَقَالَ نِيَابًا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ النُّشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ وَالنَّظَرُ الْهَمِيمُ أَيْضًا بَدَلًا عَلَى ذَلِكَ وَذَلِكَ إِنَّمَا آيَاتُ الزَّكَاةِ تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ وَالنَّوْاسِئِ فِي مِقْدَارِ مِمَّا مَعْلُومٌ بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُومٍ وَهُوَ الْحَوْلُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارِ مَعْلُومٍ وَوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ رَأَيْنَا مَا تَخْرُجُ الْأَرْضُ يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكَاةُ فِي وَقْتٍ مَا تَخْرُجُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ وَقْتُ فَلَمَّا سَقَطَ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَقْتُ يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ بِحُلُولِهِ سَقَطَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِقْدَارٌ يَجِبُ الزَّكَاةُ فِيهِ يَبْلُغُهُ فَيَكُونُ حُكْمُ السِّقْطِ وَالْيَقَاتِ فِي هَذَا سَوَاءً إِذَا سَقَطَ أَحَدُهُمَا سَقَطَ الْآخَرُ كَمَا كَانَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي ذَكَرْنَا سَوَاءً لَمَّا ثَبَتَ أَحَدُهُمَا ثَبَتَ الْآخَرُ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کھانے (غله) کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کم ہو یا زیادہ دسواں یا بیسواں حصہ ہے۔  
صحیح قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں مال اور مولیوں میں زکوٰۃ معلوم مقدار میں معلوم وقت یعنی سال گزرنے کے بعد فرض ہے تو ان اشیاء میں معلوم مقدار اور معلوم وقت میں فرض ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین سے ملنے والی چیزوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جب وہ پیدا ہوں کسی دوسرے وقت کی انتظار نہیں کی جاتی۔ توجہ یہ بات ساقط ہو گئی کہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے جس کے گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو وہ مقدار بھی ساقط ہو گئی جس تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو تو اس میں مقدار اور وقت (کا حکم) برابر ہے لہذا جب ان میں سے ایک چیز ساقط ہو گئی اور دوسری بھی ساقط ہو گئی جس طرح دوسرے اموال میں یہ دونوں باتیں برابر ہیں کہ ایک کے ثابت ہونے سے دوسری بھی ثابت ہوتی ہے قیاس یہی ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

## باب: (پیداوار) کا اندازہ لگانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کر کے پر دیا جاتا تھا کہ مالک زمین کو اتنا ملے گا جتنا پانی دینے والے کے لیے ہو گا اور کچھ گھاس بھی، میں نہیں جانتا کہ وہ کتنا تھا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت نافع بن عبد الجبار رضی اللہ عنہ آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر یہودیوں کو خیر عطا فرمایا کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور اس کے پیدا ہونے والے غلے اور چھل کا نصف ان کے لیے ہو گا اور جب تک ہم مناسب سمجھیں گے اسے تمہارے پاس

## باب الخرص۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَلْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ كَانَتْ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لِرَبِّ الْأَرْضِ مِمَّا عَلَى السَّاقِ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةٌ مِنَ التِّبْنِ لَا دَرِيءَ كَفُّهُ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى حَبِيبَ يَهُودَ عَلَى أَنْ يَهْمُ يَمْلُوكَ مِنْهَا وَزَيْنًا عَنْهَا عَلَى أَنْ يَهْمُ نِصْفُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَبْنٍ وَزَرْعٍ عَلَى أَنْ يَهْمُ كَوْنُهَا مَبْدَأَ لَنَا



قَالَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَصَاحًا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرَصِهِ  
فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ إِنْ  
شِئْتُمْ فَبِئْسَ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَبِئْسَ لَنَا نَخْرُصُهَا وَ  
نُؤَدِّي إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمُوتُ  
وَالْأَمَّصُ.

۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوْتَبٍ  
الزَّيَّادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو  
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا  
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا  
عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَنْتُمْ أَنْبُضُ الْخَلْقِ  
إِلَى قَتْلِكُمْ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَيْسَ  
يَحْمِلُنِي بَعْضُ إِيَّاكُمْ أَنْ أُحْيِفَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ  
خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِينَ أَلْفَ وَتِسْعٍ مِائَةٍ  
فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي.

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُخَرَّصَ الْعِشْبُ بِنِيَاءٍ  
كَمَا يُخَرَّصُ التُّرْبُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الشَّوْءِ  
الَّتِي يَجِبُ فِيهَا الْعِشْرُ فَكَذَا حَكَمَهَا تُخَرَّصُ فِي  
هِيَ وَطُبِّ تَنْدًا نَبِيْلًا مَقْدَرُهَا فَسُكِّرَ إِلَى  
رَبِّهَا وَنَبِيْلِكَ بِذَلِكَ حَقُّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهَا وَلَيْكُنْ  
عَلَيْهِ مِثْلُهَا مِثْلُكَ ذِيكَ تَمَرًا وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ  
فِي الْعِشْبِ فَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَتَارِ وَ  
خَالِفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجُوا تَكْرِهًا ذَلِكَ

رکھیں گے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ لگایا  
تو انھوں نے اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں شکایت کی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اگر چاہو تو تم اسے لو اور اگر چاہو  
تو یہ ہم سے لیتے ہیں اور اس کا نصف تمہیں دے دیں گے انھوں  
نے کہا اسی (انصاف) کے ساتھ آسمان وزمین قائم ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اللہ  
تعالیٰ نے خیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
راہل خیر کو اس پر برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو اپنے  
(مسلمانوں کے) اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا پھر حضرت  
عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے اس پیداوار  
کا اندازہ کیا پھر فرمایا اے یہودیوں کی قوم اتم میرے نزدیک  
اللہ تعالیٰ کی نہایت پسندیدہ مخلوق ہو تم نے انبیاء کرام کو شہید  
کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا لیکن میری یہ مغفرت مجھے تم پر ظلم  
کی ترغیب نہیں دیتی میں نے بیس ہزار و تین کھجوروں کا اندازہ  
کیا ہے اگر چاہو تو تم کو لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

حضرت عتاب ابن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں انکوروں کا اندازہ لگانے  
کا حکم دیا جیسے کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جات  
اسی طرف گئی ہے کہ جس چل میں عشر واجب ہے اس کا ہی حکم ہے  
کہ جب وہ تیرہ کھجوریں ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر مقدار معلوم کر لی جائے  
پھر مالک کے حوالے کر دی جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق ثابت کر دیا  
جائے پھر رکینے کے بعد اسی قدر مالک کو کھجوریں ادا کرے انکوروں میں  
بھی اسی طرح کیا جائے۔ ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے  
استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت



وَقَالُوا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأَنْتَارِ أَنْ التَّمْرَةَ كَانَتْ  
رُطْبًا فِي وَقْتٍ مَا خُرِصَتْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَ  
حَامِرٍ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُكُونَ كَانَتْ رُطْبًا حِينَئِذٍ  
تَجْعَلُ لِصَاحِبِهَا حَقَّ اللَّهِ فِيهَا بِبَيْكِيكَةِ ذَلِكَ تَمْرٌ  
أَنْ يُكُونَ عَلَيْهِ لَيْسَ بِهِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ فِي رُءُوسِ التَّخْلِ  
بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَنَهَى عَنْ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَ  
جَاءَتْ بِذَلِكَ عَنْهُ الْأَنْتَارُ الدُّرُوبَةُ الصَّحِيحَةُ  
قَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا  
هَذَا وَلَوْ كَسْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَلَيْسَ وَجْهٌ مَا رَوَيْنَا فِي الْخُرُوصِ  
عِنْدَنَا عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَلَكِنْ وَجْهٌ ذَلِكَ عِنْدَنَا  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا أُرِيدَ بِخُرُوصِ ابْنِ رَوَاحَةَ  
لِيُعْلَمَ بِهِ مَقْدَامُ مَا فِي أَيْدِي كُلِّ قَوْمٍ مِنَ  
الشَّارِكِيْنَ وَخُذْ مِثْلَهُ بِقَدْرِهِ فِي وَقْتِ الصِّدَامِ لَا  
أَلَّهُو يَمْلِكُونَ مِنْهُ شَيْئًا مَتَا يَجِبُ لِلَّهِ فِيهِ  
بَدَلٌ لَا يَزُولُ ذَلِكَ الْبَدَلُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوزُ  
ذَلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تُصِيبَ التَّمْرَةُ بِهَذَا ذَلِكَ أَفْئَةً  
تَتَلَفُّهَا أَوْ تَارَةً فَتَحَرِّقَهَا فَتَكُونَ مَا يُؤْخَذُ  
مِنْ صَاحِبِهَا بَدَلًا مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهَا مَا  
خُذْ أَمْنَهُ بَدَلًا وَمَا لَمْ يُسَلِّمْ لَهُ وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا  
أُرِيدَ بِذَلِكَ الْخُرُوصِ مَا ذَكَرْنَا وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ  
عُثَايِبِ بْنِ أَسِيدٍ قَالُوا عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ ذَلِكَ  
أَيْضًا.

۲۲۔ وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
مَوْزُونٍ قَالَ قَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ بْنِ نَبَارٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا

کرتے ہوئے اسے ناپسند کیا وہ فرماتے ہیں ان روایات سے یہ بات  
ثابت نہیں ہوتی کہ اندازہ لگانے وقت کھجوریں تر تھیں حضرت ابن عمر  
اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی امارت میں اس طرح نہیں ہے اور یہ کیسے  
جائز ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ تر ہوں اور مالک کے لیے ان میں  
اللہ تعالیٰ کا حق یوں مقرر کیا جائے کہ اس وقت کا مال خشک کھجور  
سے ادا کیا جائے یہ تو اُدھار ہو جائے گا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دختروں کے ادھر کھجوروں کو اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے مال  
کے ذریعے بیچنے اور تر کھجوروں کو خشک کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے  
منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے متعدد صحیح روایات مروی ہیں جنہیں ہم نے اپنی  
کتاب میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
سلسلے میں کوئی استثناء نہیں فرمایا (یعنی یہ حکم مطلق ہے) لہذا ہمارے  
نزدیک اندازہ لگانے کے سلسلے میں وہ بیان نہیں جو تم نے ذکر کیا بلکہ  
اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازہ پھل کا مقصد ہر قوم کے حصے کی مقدار  
معلوم کرنا تھا تاکہ پھل اتارتے وقت اسی اندازے کے مطابق لیا جائے  
یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے اس چیز کے مالک ہو جائیں جس میں اللہ  
تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے جس کا بدل ادا کرنا ضروری ہے اور یہ  
کیسے جائز ہو گا کیونکہ ممکن ہے اس کے بعد کسی آفت کے ذریعے پھل  
ضائع ہو جائے یا آگ سے جل جائے تو مالک سے اس چیز کا بدل لیا  
جائے گا جو اس نے وصول ہی نہیں کی، لہذا اس اندازہ لگانے سے  
وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا حضرت قتیبہ بن اسید رضی اللہ عنہ  
کی روایت بھی اسی بات پر محمول ہے۔

اس پر حضرت ابن مرزوق کی روایت بھی دلالت کرتی ہے  
وہ یوں ہے کہ حضرت سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے زوطی  
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (پھل کا) اندازہ لگاؤ  
تو اس میں سے تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ  
دو۔



الثَّلَاثُ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَاثَ فَدَعُوا الرَّبِيعَ -  
**فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ فِي وَقْتِ**  
**مَا يُؤْخَذُ الزَّكَاةُ لِأَنَّ ثَمَرَتَهُ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ**  
**مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ لَوْ يُحْطَ عَنْهُ شَيْءٌ مِمَّا**  
**وَجِبَ عَلَيْهِ فِيهَا فَأَخَذَ مِنْهُ مَا وَجِبَ عَلَيْهِ**  
**فِيهَا يَكْمَالُهُ هَذَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ**  
**وَلَكِنَّ الْحَطِيطَةَ الْمَذْكُورَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ**  
**إِنَّمَا هِيَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي وَقْتِ مَا يَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ**  
**أَهْلُهَا قَبْلَ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهَا فَالزَّكَاةُ مِنْهَا خَاصٌّ**  
**لِلْخَرَاصِّ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهَا يَخْرُصُونَ الْمِقْدَارَ**  
**الْمَذْكُورَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِئَلَّا يُحْتَسَبَ بِهِ عَلَى**  
**أَهْلِ الْبُيُوتِ فِي وَقْتِ أَخْذِ الزَّكَاةِ مِنْهُمْ وَقَدْ**  
**رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْخَرَاصَّ**  
**بِذَلِكَ أَيْضًا -**

۲۳۔ **حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَيْشِ قَالَ ثَنَا يُونُسُ**  
**بْنُ عَبْدِ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ**  
**سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَسَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ**  
**قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
**يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ فَأَمَرَهُ إِذَا وَجَدَ الْقَوْمَ فِي**  
**تَخْلِيمِهِمْ أَنْ لَا يَخْرُصَ عَلَيْهِمْ مَا يَأْكُلُونَ -**

**فَهَذَا أَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَى**  
**۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَعَبْدُ**  
**الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّامِشَقِيِّ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ**  
**حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ**  
**قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا**  
**عَمْرُو بْنُ يَحْيَى السَّامِرِيُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ**  
**سَعِيدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ثَنَا**  
**مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ**  
**تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِّ بَيْلَةِ امْرَأَةٍ**

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ اس وقت کا حکم نہیں جب زکوٰۃ لی جاتی ہے  
 کیونکہ جب اس کا پھل اس مقدار کو پہنچ جانے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی  
 ہے تو جو کچھ واجب ہوگا اس سے کم نہیں کیا جاتا بلکہ تمام واجب وصول  
 کیا جاتا ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں جس مقدار  
 کے چھوڑنے کا ذکر ہے تو یہ اس سے پہلے اس وقت کی بات ہے جب  
 انیسویں زکوٰۃ سے پہلے مالکان اس سے کھاتے ہیں تو اندازہ لگانے  
 والے کو حکم دیا کہ جس پھل وغیرہ کا وہ اندازہ لگائیں اس سے اتنی مقدار  
 چھوڑ دیں جو حدیث (مذکورہ بالا) میں مذکور ہے تاکہ باغات والوں سے  
 زکوٰۃ لیتے وقت اس کا حساب نہ کیا جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی اس بات کا حکم دیتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
 فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل  
 بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے پھلوں کا اندازہ لگانے  
 بھیجا تو حکم دیا کہ اگر وہ لوگوں کو باغات میں کھجوریں کھاتے  
 ہوئے دیکھیں تو ان کھجوروں کا اندازہ نہ لگائیں۔

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے۔  
 حضرت ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ لگانے کا طریقہ مروی ہے  
 جو ہماری بات پر دلالت ہے۔ حضرت ابو سعید  
 ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم غزوہ تبوک میں سرکار  
 دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک  
 عورت کے باغ میں آئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اس کا اندازہ لگاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اور ہم نے بھی دس دس کا اندازہ لگایا فرمایا اس کا وزن کر



فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَصْتُهَا  
فَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَصْنَا  
عَشْرَةَ أَوْ سِتِّي وَتَالَ أَخْصِيهَا حَقَّ أَمْرٍ جَعَلَ إِلَيْكَ  
أَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا قَدِمْنَا هَاهُنَا لَكَاهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِهَا كَوْ بَلَغَ  
تَمَرُهَا قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْ سِتِّي.

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُمْ خَرَصُوا  
أَمْزُوهَا بِأَنْ تَخْصِيهَا حَقَّ يَرْجِعُ إِلَى هَذَا قَدْ لَكَ  
دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا لَمْ تَمْلِكْ بِخَرَصِهِمْ إِيَّاهَا مَا لَمْ تَكُنْ  
مَالِكَةً لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِذَلِكَ أَنْ يُعْلَمُوا  
بِمِقْدَارِ مَا فِي تَحْلِيلِهَا حَاصَّةً ثُمَّ يَأْخُذُونَ مِنْهَا  
الزَّكَاةَ فِي وَاقْتِ الصَّوَامِ عَلَى حَسَبِ مَا يَجِبُ فِيهَا  
فَهَذَا هُوَ الْمَعْنَى فِي هَذِهِ الْأَثَرِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
وَقَدْ قَالَ تَوَمُّ فِي الْخَرَصِ غَيْرَ هَذَا الْقَوْلِ قَالُوا  
إِنَّهُ كَذَا كَانَ فِي أَقْلِ الزَّمَانِ يَفْعَلُ مَا قَالَ أَهْلُ  
الْمَعَالَةِ الْأُولَى مِنْ تَمْلِيكِ الْخَرَاصِ أَصْغَبَ الشَّامِ  
حَتَّى الْتَوَفَّيْنَا وَهِيَ رَطْبٌ بَدَلٌ يَأْخُذُ وَكَهْ مِنْهُمْ  
تَمَرًا ثُمَّ لَسَخَ ذَلِكَ يَنْسَخُ الرِّبَا قَدْ دَبَّ الْأَمْرُ  
إِلَى أَنْ لَا يُؤْخَذَ فِي الزَّكَاةِ إِلَّا مَا يَجُوزُ سَفَى  
الْبَيْعَاتِ.

۲۵۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْمُؤَنَّنُ  
قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا بَنُ لَهَيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزَّيْنِ  
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى مِنَ الْخَرَصِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَلَكَ الْقَمَرُ  
يَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ مَالًا أَخِيهِ بِالْبَاطِلِ.

فَهَذَا رَجْعُهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ  
وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا  
الزَّكَاةَ تَجِبُ فِي أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ مِنْهَا الذَّهَبُ وَ  
الْفِضَّةُ فَالْشَّامُ الْكِنِ مَخْرُجُهَا الْأَرْضُ وَالشَّعْلُ وَ

کے محفوظ کر لینا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹیں ان شاد اللہ تعالیٰ۔  
جب ہم واپس آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے  
بلوغ کے پھل کی مقدار معلوم کی تو اس نے کہا دس دس

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے  
اس کا اندازہ لگایا اور اسے محفوظ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ واپس  
آجائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غارتوں ان کے اندازہ لگانے  
سے اس کی مالک نہ بنی اگر وہ پہلے سے اس کی مالک نہ ہوتی ان کا مقصد  
تو صرف اس کی کمجوروں کا اندازہ لگانا تھا تاکہ وہ پھل اتارتے وقت اس  
حساب سے زکوٰۃ وصول کریں جو اس میں واجب ہوتی ہمارے نزدیک  
ان روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

کچھ لوگوں نے اندازہ لگانے کے سلسلے میں دوسری بات  
کہی ہے وہ کہتے ہیں پہلے دور میں اسی طرح کیا جاتا تھا جو پہلے قول  
کے تابعین کہتے ہیں کہ اندازہ لگانے والے مالکان پھل کو اللہ تعالیٰ کے  
حق کا اس وقت مالک بنادیتے جب وہ ترکھوریں ہوتیں یہ ان خشک  
کمجوروں کا بدل ہوتا جو ان سے لیتے تھے پھر وہ کے نسخ کے ساتھ یہ  
بھی منسوخ ہو گیا اور اس مال کی بات کی طرف پھیر لیا کہ زکوٰۃ میں  
دی چیر لیا جائے جو خرید و فروخت میں جائز ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ  
لگانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تبار کیا خیال ہے اگر پھل تباہ  
ہو جائے تو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے جان کا مال ناحق طور  
پر کھائے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یوں ہے کہ ہم  
دیکھتے ہیں زکوٰۃ مختلف اشیاء میں واجب ہوتی ہے انہی میں سونا،  
چاندی زمین، کمجوروں کے درختوں اور عام درختوں سے حاصل ہونے  
والا (غلہ اور) پھل وغیرہ اور چرنے والے جانور ہیں۔ اس بات پر



سب کا اجماع ہے اگر کسی شخص پر اس کے مال میں جبکہ وہ سونا چاندی اور چنے والے جانور ہوں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو یہ چیز اس کے بدلے دے دے جو تجارت میں جائز نہیں تو یہ بات جائز نہ ہوگی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے درمیان میں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے اس (مالک) پر سونے کے بدلے بطور ادھار بیچ دے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سونے کے بدلے نیچے پھر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو جائے تو بھی جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر اس کے چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بدل مجہول کے ساتھ نیچے یا بدل معلوم کے ساتھ مجہول مدت تک نیچے تو یہ سب حرام اور ناجائز ہے تو جب لوگوں کے درمیان باہم خرید و فروخت میں یہ حرام ہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کا صاحب مال پر وہ چیز بیچنا بھی حرام ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہ اس کی وصولی کا اختیار رکھتا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا حکم مذکورہ بالا اشیاء میں اسی طرح ہے تو قیاس کا تعنا ہے کہ بھلوں کا حکم بھی یہی ہو لہذا جس طرح صدقات کے علاوہ ترکھوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا جائز نہیں اسی طرح جن بھلوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، صدقہ وصول کرنے والے اور صاحب مال کے درمیان بھی اس کا سوا جائز نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا ہے یہ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## صدقہ فطر کی مقدار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رمضان

الشَّجَرُ وَالْمَوَاشِي السَّائِمَةُ كُلُّهَا قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ  
رَجُلًا لَوْ وَجِبَتْ عَلَيْهِ عَلَى مَالِهِ وَهُوَ ذَهَبٌ أَوْ  
فِضَّةٌ أَوْ مَا شِئَتْ سَائِمَةٌ نَسَلَهُ ذَلِكَ كَمَا مَصَدَّقِي  
عَلَى مَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْبَيَاعَاتُ أَنَّ ذَلِكَ غَيْرُ  
جَائِزٍ لَهُ. **الْأَمْرِي** أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجِبَتْ عَلَيْهِ  
فِي ذَرَاهِيهِ الزَّكَاةُ قَبَاعٌ ذَلِكَ مِنْهُ الْمَصَدَّقِي  
بِذَلِكَ نَسِيئَةً أَنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ وَكَذَلِكَ لَوْ بَاعَهُ  
مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ قَدْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ لَوْ  
يَجُزُّ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ لَوْ وَجِبَتْ عَلَيْهِ فِي مَا شِئَتْ  
الزَّكَاةُ ثُمَّ سَلَّمَ ذَلِكَ لَهُ الْمَصَدَّقِي بِدَلٍّ مَجْهُولٍ  
أَوْ بِدَلٍّ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَجْهُولٍ فَذَلِكَ كُلُّهُ  
حَرَامٌ غَيْرُ جَائِزٍ فَكَانَ كُلُّهَا حَرَامٌ فِي الْبَيَاعَاتِ  
فِي بَيْعِ النَّاسِ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَدْ دَخَلَ  
فِيهِ حُكْمُ الْمَصَدَّقِي فِي بَيْعِهِ إِتْيَاةً مِنْ رَبِّ الْمَالِ  
الَّذِي فِيهِ الزَّكَاةُ الَّتِي يَتَوَلَّى الْمَصَدَّقِي أَخَذَهَا  
مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي  
وَصَفْنَا كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونُ  
كَذَلِكَ حُكْمُ الثَّمَارِ كُلِّهَا لَا يَجُوزُ بَيْعُ رُطْبٍ وَ  
كَثِيرٍ نَسِيئَةً فِي غَيْرِ مَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فَكَذَلِكَ  
لَا يَجُوزُ فِيمَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فِيمَا بَيْنَ الْمَصَدَّقِي  
وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ فَلَمَّا هَذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي  
هَذَا الْبَابِ وَقَدْ عَادَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى مَا صَرَّفْنَا  
إِلَيْهِ الْأَثَرُ الْمَرْوِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي قَدْ مُتَّذَرُّهَا نَبِيُّكَ نَاخِذٌ  
وَهُوَ قَوْلُ رَجُلٍ خَنِيفَةٍ فَإِنِّي يُوسِفُ وَمُحَمَّدٌ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

## باب مقدار صدقہ فطر

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا قَبِيضَةً



کے مہینے کا صدقہ فطر غلے سے ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیپر سے ایک صاع دیتے تھے۔

بْنُ عَقْبَةَ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَرِّحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم غلے سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجور سے ایک صاع یا پیپر سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ صَدَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دور رسالت میں صدقہ فطر یا تو غلے سے ایک صاع دیتے تھے یا کھجور سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع یا پیپر سے ایک صاع، ہم ہمیشہ اسی طرح دیتے رہے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انھوں نے لوگوں کی گفتگو کے جواب میں فرمایا شام کی گندم سے دو مد (نصف صاع) ادا کرو یہ جو کے ایک صاع کے برابر ہوتا ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَابٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ إِذْ كَانَ فَيْتَارُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَاةَ الْفِطْرِ مِائَةً صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَمِائَةً صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَمِائَةً صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَمِائَةً صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ وَمِائَةً صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ يَنْزَلْ مَخْرَجَهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا وَنُصِرَ أَفْكَانَ فِيهَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ أَذْوَ مَدَّيْنِ مِنْ سَمَرِ الشَّامِ يُعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

حضرت داؤد بن قیس، حضرت عیاض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضٍ أَنَّ كُرَيْبًا سَأَلَهُ مِثْلَهُ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت داؤد نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ

۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ كُرَيْبٍ سَأَلَهُ مِثْلَهُ وَذَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ أَخْرِجْ كَمَا كُنْتَ أَخْرِجُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رمضان کا صدقہ جو شخص ایک صاع جو لانا قبول کیے جائے،

۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبَيْهَقِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ قَالَ ثَنَا رُوَيْحُ بْنُ

۱۔ ایک صاع ساڑھے چار سیر یا چار کلو کے برابر ہوتا ہے ۱۲ ہزار درہم



جو آدمی ایک صاع پنیر لاتا اس سے بھی قبول کر لیا جاتا جو شخص  
ایک صاع کھجوریں لاتا وہ بھی قبول کی جاتی اور جو ایک صاع  
انگور لاتا وہ بھی قبول کر لیے جاتے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دو درصات  
میں کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا پنیر سے  
ایک صاع دیتے تھے اس کے علاوہ نہیں دیتے تھے جب حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں غلہ زیادہ ہو گیا انھوں نے  
گندم سے دو مد (نصف صاع) مقرر فرمائے۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت  
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے صدقہ فطر کے بارے  
میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں تو وہی کچھ دیتا ہوں جو  
سکرار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتا تھا وہ ایک  
صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع انگور یا ایک صاع  
پنیر ہوتی تھی ایک شخص نے کہا یا گندم کی دو مد (نصف صاع)  
فرمایا نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ہے میں  
اسے قبول کرتا ہوں نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک حدیث  
نے ان روایات کو اپنا یا وہ کہتے ہیں جو شخص صدقہ فطر گندم سے دینا چاہے  
وہ ایک صاع گندم دے اور اگر جو یا کھجور یا انگور دینا چاہے تو وہ  
بھی اسی قدر دے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ گندم سے نصف صاع دے اور گندم کے علاوہ دیگر چیزوں  
سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک صاع ادا کرے۔ پہلے قول کے

الْقَائِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ كُنَّا فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ  
مِنْ شَعِيرٍ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ أَقِطٍ قَبِلَ  
مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَبَرٍ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ  
بِصَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ قَبِلَ مِنْهُ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا زَيْبِعُ الْمَوْزُونُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ  
بْنُ اللَّيْثِ عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَّاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ  
شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ فَلَمَّا كَثُرَ الطَّعَامُ  
فِي رَمَضَانَ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَدَّنَ مِنْ حِنْطَةٍ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُهَيْبِيُّ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُثْمَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا  
كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا  
مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَيْ  
مَدَّنَ مِنْ قَبْلِمْ فَقَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةٌ مَعَاوِيَةَ لَا  
أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ  
الْأَثَارِ فَقَالُوا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ  
يُعْطِيَهَا مِنَ الْحِنْطَةِ أَعْطَاهَا صَاعًا وَكَذَلِكَ إِنْ  
أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ أَوْ الزَّبِيبِ  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْطَى  
صَدَقَةُ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ وَمِمَّا  
سِوَى الْحِنْطَةِ مِنَ الْأَصْنَافِ الْغَنِيِّ ذِكْرًا صَاعًا۔



وَكَانَ مِنَ الْحَبَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
 أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي اخْتَجَّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ أَنَّمَا  
 فِيهِ إِخْبَارٌ سَمَّا كَانُوا يُعْطُونَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ كَانُوا  
 يُعْطُونَ مِنْ ذَلِكَ مَا عَلَيْهِمْ وَيَزِيدُونَ فَضْلًا لَكِنَّ  
 عَلَيْهِمْ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْحَنْطَةِ  
 ۳۴- فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا رِبْعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ  
 ثَنَا اسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُرَيْمٍ  
 قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُرَيْمٍ  
 أَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ  
 الْمُنْدِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا  
 نَزِدِّي زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّيْنٍ مِنْ قَمْحٍ.

تائین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں اس چیز کی خبر ہے جو وہ دیتے تھے اور ممکن ہے کہ وہ ان چیزوں سے واجب اور کچھ بطور نفل دیتے ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے گندم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے دوسرے حضرات سے اسکے خلاف مروی ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم دو درہم رسالت میں صدقہ فطر دو مد گندم ادا کرتے تھے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ دو درہم رسالت میں اپنے گم والوں کی طرف سے وہ آزاد ہوتے یا غلام، دو مد گندم یا ایک صاع کھجوریں اس مد اور صاع کے ساتھ دینی تھیں جسے وہ لوگ غریب و فروخت میں استعمال کرتے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں دو مد صدقہ فطر نکالتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ وہ لوگ عہد رسالت میں دو مد گندم صدقہ فطر دیتے تھے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر ایسا کرتے ہوں کیونکہ ان دنوں اس کے لینے کی صورت یہی تھی کہ آپ ان کو وہ مقدار بتاتے جو ان پر واجب ہوتی۔

تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوسعید

۳۵- حَدَّثَنَا قَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُرَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثْبٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَخْرُجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِهَا الْحَرَمِ مَسِيرًا وَ الْمَمْلُوكِ مَدَّيْنٍ مِنْ حَنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ مِلَّةٍ أَوْ بِالصَّاعِ الَّذِي يَقْتَاتُونَ بِهِ.

۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَرِيزٍ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّيْنٍ.

فَهَذَا أَسْمَاءُ تَخْبِرُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُؤَدُّونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مَدَّيْنٍ مِنْ قَمْحٍ وَفَحَالُ أَنْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ هَذَا إِلَّا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ هَذَا لَا يُؤْخَذُ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ جِهَةِ تَوْفِيقِهِ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ ذَلِكَ فَتَصَحِّحُ



رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصحیح اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جو کچھ حضرت اسحاق بن عمار رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا اس کی ادائیگی بطور فرض کرتے تھے اور جس چیز کی ادائیگی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے وہ اس سے زائد یعنی بطور نفل تھی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی صحت پر دلیل یہ ہے کہ حضرت جن فرماتے ہیں مردان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلاموں کا صدقہ فطر میری طرف بھیجو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مردان کو معلوم نہیں کہ ہم پر ہر عید الفطر کے موقع پر ہر فرد کی طرف سے ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دینا واجب ہے۔

تو یہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ میں جو بتاتے ہیں کہ ان پر غلام کا صدقہ فطر کس قدر ہے تو یہ بھی ہماری مذکورہ بالا بات پر دلیل ہے جو کچھ ان سے زیادہ دینے کے بارے میں مروی ہے تو وہ ان کی اختیاری بات تھی ان پر فرض نہ تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صدقہ فطر کی مقدار کے سلسلے میں اس کے موافق مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے دو صدقہ گندم کے برابر قرار دیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

مَا رَوَى عَنْ أَسْمَاءَ وَمَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنْ نَجْعَلَ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلَى مَا ذَكَرُوا يَحْتَقِ أَسْمَاءَ هُوَ الْفَرَسُ وَمَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَبُو سَعِيدٍ زِيَادَةٌ عَلَى ذَلِكَ هُوَ تَطَوُّعٌ۔

۳۷۔ وَاللَّيْلُ عَلَى صِحَّةٍ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ كُنَّا حَدَّثْنَا قَالَ تَنَا حَتَّابُ بْنُ الْيَنْظَالِ قَالَ تَنَا حَتَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَرُوثًا بَعَثَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ أَنْ ابْعَثْ إِلَيَّ بِزَكَاةٍ رَقِيقِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لِلرَّسُولِ أَنَّ مَرُوثًا لَا يَعْلَمُ أَمَّا تَنَا عَلَيْنَا أَنْ نَعْطِيَ لِكُلِّ رَأْسٍ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِنْ كَثِيرٍ وَنِصْفَ صَاعٍ مِنْ بَرٍّ۔

فَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا بِمَا عَلَيْهِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ عُبَيْدٍ قَدْ لَاحَظَ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَأَنَّ مَا رَوَى عَنْهُ مِمَّا نَزَّاهُ عَلَى ذَلِكَ كَانَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَكَوْنُهُ فَرْضًا۔ وَقَدْ جَاءَتْ الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَرَضَهُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ مُوَافَقَةً لِهَذَا أَيْضًا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوَيْزٍ قَالَ تَنَا عَامِرُ مَرْحُومٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَا حَتَّادُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ الْيُوسُفِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ تَنَا النَّاسُ بِمَدَائِنٍ مِنْ حَنْطَةٍ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا قَبِيصَةُ قَالَ تَنَا سَقِيانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ أَبِي كَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔



۴۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
الطَّيَالِسِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَوْ يَذْكُرُ التَّعْدِيلَ -

۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا  
مَا يَكُنَا خَبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ كُلِّ حَرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرْنَا نَتَقَى  
مِنَ السُّلَمِيِّينَ -

۴۳۔ حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَارِقٍ  
قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ أَنَا  
نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ  
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ  
ذَكَرَ حُرًّا وَعَبْدًا مِنَ السُّلَمِيِّينَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ جَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مَدَّيْنِ  
مِنْ حِنْطَةٍ -

فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ جَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مَدَّيْنِ  
مِنْ حِنْطَةٍ إِنَّمَا يُرِيدُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يَجُوزُ تَعْدِيلُهُمْ وَيَجِبُ  
الزُّكُوفُ عِنْدَ قَوْلِهِمْ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ  
مِثْلَ ذَلِكَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ إِنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَرَبٌ  
نَهَى بَنِي إِسْرَافِيلَ أَنْ لَا يُعْطُوا أَقْرَابًا شَيْئًا ثُمَّ  
يَبْدُو لِي فَأَفْعَلُ فَإِذَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَطْعِمُ  
عَنْ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ كُلَّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ  
أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ - وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ  
ذَلِكَ وَسَنَدُ كَذَاكَ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ أَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ عَنْ

حضرت لیث بن سعد، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے برابری کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان، آزاد، غلام،  
مرد اور عورت کی طرف سے (ادا کرنے کا حکم فرمایا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، کھجوروں سے ایک صاع، جوڑے ایک  
صاع، ہر مسلمان مرد پر آزاد ہو یا غلام واجب قرار دیا۔ راوی  
فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے لوگوں  
نے دو مد گندم کو اس کے برابر ٹھہرایا۔

ان کی مراد صحابہ کرام سے ہے جن کا اسے برابر ٹھہرانا ہاڑ ہے  
اور جو کچھ وہ کہیں اس پر خاموشی بہتر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارے کے بارے میں  
بھی اسی طرح مروی ہے انہوں نے یسار بن نمیر سے فرمایا میں قسم کھاتا ہوں  
کہ لوگوں کو کچھ نہیں دے گا پھر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسا کرنا چاہیے تو  
جب میں اپنے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو دس مسکینوں کو  
کھانا دیتا ہوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جوڑ یا ایک  
صاع کھجور دیتا ہوں۔ — حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
سے بھی اسی طرح مروی ہے ہم اسے اپنی کتاب میں اس کی جگہ پر ذکر  
کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت عمر فاروق، ابوبکر صدیق اور حضرت



عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے بھی صدقہ فطر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ گندم سے نصف صاع ہے۔ اسے بھی ہم انشاء اللہ اس باب میں ذکر کریں گے قریب اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گندم کی اس مذکورہ مقدار کو جو اور کھجوروں کی اس مقدار کے برابر مہرانتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا اور وہ ایسا صحابہ کرم رضی اللہ عنہم کے مشورے اور اجماع سے کرتے تھے۔ اگر ہمارے لیے صدقہ فطر میں گندم کے بارے میں مرث اسی برابری کے بارے میں روایات ہوتیں تو وہ گندم کی اس مقدار کے ثبوت کے سلسلے میں بہت بڑا ثبوت ہوتی کہ وہ نصف صاع ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی موجود ہے کہ وہ عہد رسالت میں یہی مقدار دیتی تھے۔

پھر ان مذکورہ روایات کے علاوہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق مروی ہے۔

حضرت ثعلبہ بن ابی صغیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۰ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ہے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں اگر وہ مالدار ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک کرتا ہے اور اگر وہ فقیر ہے تو جس قدر اس نے دیا ہے اس سے زیادہ اس کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

حضرت ثعلبہ بن ابی صغیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طرف سے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مالدار ہو یا فقیر، صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرے۔ آپ نے لفظ بڑا یا قمع فرمایا راوی کو شک

(۴)

ابن بکر ایضاً عن عثمان بن عفان فی صدقۃ الفطر انہا من الخنطۃ نصف صاع وسند کر ذلک ایضاً فی هذا الباب انشاء اللہ تعالیٰ قدال ذلک علی انہم وہم المبعیون لہما ذکرنا من الخنطۃ بالمقدار من الشعیر والشبیر الذی ذکرنا ولم یکنوا یفعلون ذلک الا بساؤمرۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما جبار علیہم لہم علی ذلک قالوا لکن روی لنا فی مقدار ما یعفی من الخنطۃ فی کوفۃ الفطر الا ہذا التقدیل لکان ذلک عندنا حجة عظیمة فی ثبوت ذلک المقدار من الخنطۃ وانہ نصف صاع فکیف وقد روی مع ذلک عن اسماء انہا کانت تخرج ذلک المقدار علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً ثم قد روی فی غیر ہذہ الآثار الی ذلک ذکرنا ما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یوافق ذلک ایضاً۔

۴۴۔ فہن ذلک ما حد ثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن مرید عن الثعمان بن راشد عن الزہری عن ثعلبہ بن ابی صغیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بزر أو کنج عن کل النین حر وخبذ ذکر وانی امنا غنیکم فیکربہ اللہ واما فقیہکم فیکربہ علیہ منما اعطی۔

۴۵۔ حد ثنا علی ابن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن مرید عن الثعمان بن راشد عن الزہری عن ثعلبہ بن ابی صغیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکا ذکوة الفطر صاعاً من تبرا وصاعاً من شعیراً ونصف صاع من بزر أو قال قمح عن کل انسان صغیراً وکبیراً ذکراً وانی حراً وملتک غنیاً وفقیراً۔



۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَنْ  
كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرُوا أَنِّي سَمِعْتُ أَوْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي  
فَقِيرٌ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ يَصْفُ صَاعٌ مِنْ قِنْطَارٍ قَالَ مَعْمَرٌ  
وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُرْزُوقُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
اللَيْثِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ  
وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ  
مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَزِينِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُرَّةَ  
قَالَ أَنَا حَيُّوَةٌ قَالَ ثَنَا عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَابَا سَكْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ يَقُولُونَ أَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ  
مِنْ تَمْرٍ أَوْ يَمْدَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ وَابَا سَكْمَةَ قَالَُوا  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَقَةِ  
الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَدَّيْنِ مِنْ تَمْرٍ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَفَّارِ  
ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ كَهْلِبَةَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَابَا سَكْمَةَ وَابَا سَكْمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر آزاد و غلام، مرد  
و عورت، چھوٹے اور بڑے، غنی اور مالدار کی طرف سے صدقہ  
فطر کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔  
حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری سے خبر پہنچی ہے کہ وہ  
اسے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقہ فطر دو مد  
مقرر فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لمیث سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سعید  
بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبید اللہ بن عبداللہ بن  
عثمان رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے دو مد  
صدقہ فطر دینے کا حکم فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عثمان،  
قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے صدقہ فطر میں جو کا ایک صاع یا دو مد گندم دینے  
کا حکم فرمایا۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے وہ حضرت سعید،  
حضرت عبید اللہ، حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہم  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔



۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتْ الصَّدَقَةُ تُعْطَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بُكَرٍ وَغَمْرٌ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ -

فَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ إِلَّا ثَارَ الْقِيَمُ ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِنْطَةِ بِمِثْلِ مَا عَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ وَأَبُو سَعِيدٍ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَةٍ مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ وَلَوْ يَخَالِفُ مَا رَوَى عَنْهُ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تِلْكَ قِيَمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَمْلَأُهَا وَلَا أَمْلَأُ بِهَا لِشَا فِي ذَلِكَ لَوْ يُنْكَرُ الْقِيَمَةُ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْقِيَمَةَ فَهَذَا مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ وَغَمْرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَثْمَانَ فِي ذَلِكَ - وَكُلُّ رَوَى فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ وَغَمْرٍ وَعُثْمَانَ فِي مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ -

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَهَلَالُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ دَفَعَ إِلَيَّ أَبِي بُكَيْرٍ الصَّدِيقِ صَاعٌ بَيْنَ يَدَيْهِ -

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ إِلَى نَوَايِدِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي تَرَجُلُ مَسْلُوكٌ فَمَهْلٌ فِي مَالِي ذِكْوَةٌ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّمَا ذَكَرْتُكَ عَلَى سَيْدِكَ أَنَّ يُرَوَّى عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرًا وَنِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ -

۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا كَعْبٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صَعْبٍ قَالَ لَنَا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر  
اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں گندم سے  
صدقہ فطر نصف صاع دیا جاتا تھا۔

گندم کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
یہ روایات اس کی مثل میں جو آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس کی  
(دیگر اجناس سے) برابری قائم کی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت  
بھی اس کے موافق ہے اور جو کچھ ان سے حضرت عیاض بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے سلسلے میں نقل  
کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اسے قبول نہیں کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا  
ہوں۔ وہ بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ اس میں انہوں نے مقدار مقرر  
کرنے کا نہیں مقرر کرنے والے کا انکار کیا۔ تو یہ ہے وہ بات جو  
صدقہ فطر کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت  
ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے جو کچھ  
اس سلسلے میں مروی ہے اس سے بھی کچھ ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدقہ فطر پیش کرنے والے نے مجھے  
بتایا کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔

حضرت حجاج بن ارطاة فرماتے ہیں میں اور حکم بن عقیبہ  
حضرت زیاد بن نضر کے پاس گئے تو انہوں نے حضرت عبد اللہ  
بن نافع سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ وہ فرماتے  
ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے  
سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایک غلام ہوں تو کیا میرے  
مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
تیری زکوٰۃ تیرے آقا کے ذمہ ہے وہ ہر عید الفطر پر جو یا مجوروں کا ایک صاع  
حضرت ابن ابی صعب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضرت  
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صدقہ فطر نصف



نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
نِصْفَ صَاعٍ -

۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْقَوَارِيرِيُّ  
قَالَ تَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي  
قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُمَانُ بْنُ  
عَفَّانٍ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَذْوَا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا  
مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ  
حَرٍّ وَمَمْلُوكٍ ذَكَرًا أُنْثَى -

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْبَلٍ  
الْمَدَنِيِّ قَالَ تَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَدْ كَرِهَ سَنَادُهُ عَنْ  
عُمَانِ بْنِ أَتَّةٍ خُطِبَهُمْ فَقَالَ أَذْوَا زَكَاةَ الْفِطْرِ  
مَدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَكَوَيْدُكُمْ مَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا ذَكَرْتُمْ  
ابْنُ أَبِي دَاوُدَ -

فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ وَوَعْدُهُ وَعُمَانُ بْنُ دَاوُدَ  
أَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَى مِثْلُ  
ذَلِكَ أَيُّضًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ -

۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ  
عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
قَالَ آمَرْتُ أَهْلَ الْبَصْرَةِ إِذَا كُنْتُ فِيهِمْ أَنْ يُعْطُوا  
عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَرِّ وَالْمَمْلُوكِ مَدَّيْنِ  
مِنْ حِنْطَةٍ -

وَقَدْ رَوَى مِثْلُ ذَلِكَ أَيُّضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّابِعِينَ -

۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حُمَيْرٍ قَالَ تَنَا عَوْفٌ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ كِتَابًا فَقَرَأَهُ عَلَى مُنَابِرِ الْبَصْرَةِ  
فَأَنَّا نَسْمَعُ مَا بَعْدَ فَمَرَّ مِنْ قَبْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
أَنْ يُخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ  
صَاعٍ مِنْ بُرِّ -

صاع (گندم) دیتے تھے -

حضرت ابو الاشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے  
فرمایا صدقہ فطر کھجوروں یا جو سے ایک صاع ہر چھوٹے اور  
بڑے، آزاد اور غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کر دو۔

حضرت ابو زرعة عبد الرحمن بن عمر دمشقی فرماتے ہیں ہم  
سے قاری میری نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا کہ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا  
صدقہ فطر گندم سے دو مد (نصف صاع) ادا کر دو اس کے علاوہ  
جو کچھ ابو داؤد نے (حدیث نمبر ۵۶ میں) ذکر کیا ہے انھوں نے اس  
کو حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی  
اللہ عنہم کا اس مذکورہ بات پر اجماع ہے۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب میں بصرہ میں تھا تو میں نے  
چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے گندم کے دو مد ادا  
کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور دیگر تابعین کی طرف سے  
بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز  
رضی اللہ عنہ نے مدی بن اسحاق رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا  
انھوں نے اسے بصرہ کے منبر پر پڑھا میں اسے سن رہا تھا۔  
(انھوں نے لکھا) حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ میری طرف سے  
مسلمانوں کو حکم دیں کہ وہ کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے  
نصف صاع ادا کریں۔



۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَاهِدٍ مِثْلَهُ  
۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَاهِدٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٌ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ  
۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَشِيشٍ  
قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ فِي زَكَاةِ مَصْنَعَاتٍ  
قَالَ صَاعٌ تَبْرًا وَنِصْفُ صَاعٍ بَرًّا  
۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو أَعْفَانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ  
وَحَصَادًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَائِمِ عَنْ صَدَاقَةِ  
الْفِطْرِ فَقَالَا نِصْفُ صَاعٍ حِنْطَةٍ

فَهَذَا كُلُّ مَا رَوَيْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ تَبَدُّهُمْ  
كُلُّهَا عَلَى أَنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ  
صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ وَمَا عَلَيْنَا أَنْ  
أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا مِنْ التَّابِعِينَ رَوَى عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ فَلَا يَنْبَغِي  
لِأَحَدٍ أَنْ يَخَالِفَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ صَارَ اِتِّجَاعًا فِي  
رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَنَظَرِ وَعُثْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ وَغَيْرُهُمْ  
مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِينَ ثُمَّ النَّظَرُ يُصَافِقُ ذَلِكَ  
عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهَا  
مِنَ الشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ صَاعٌ فَتَنْظُرْنَا فِي حُكْمِ الْحِنْطَةِ  
فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُؤَدَّى عَنْهَا الشَّعِيرُ وَالشَّعِيرُ كَيْفَ  
هُوَ كَوَجَدْنَا كَقَارَاتِ الْإِيْدَانِ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الطَّعَامَ  
فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَافِ يُصَافِقُ اخْتِلَافَ فِي  
مِقْدَارِهَا مِنْهَا فَقَالَ كَرُمٌ مِقْدَارُ ذَلِكَ مِنَ الشَّعِيرِ  
وَالشَّعِيرِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ الْحِنْطَةِ مِثْلُ

حضرت منصور، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ  
منہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت مجاہد سے صدقہ فطر کے بارے  
میں روایت کرتے ہیں کہ گندم کے علاوہ ہر چیز سے ایک  
صاع ہے۔ گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
سے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کے بارے میں روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کھجوروں سے ایک صاع اور  
گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور عمار  
یا عبد الرحمن بن قاسم سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا  
تو انہوں نے فرمایا نصف صاع گندم ہے۔

اس باب میں جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور  
آپ کے بعد صحابہ کرام اور پھر تمام تابعین سے روایت کیا ہے کہ صدقہ  
فطر گندم سے نصف صاع اور گندم کے علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے  
اور ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف مروی نہیں  
تو اب کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کی مخالفت کرے کیونکہ حضرت ابوبکر  
صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے  
میں اس پر اجماع ہوا اور تابعین تک اسی طرح رہا۔

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں  
اس بات پر اجماع ہے کہ جو کچھ کھجوروں سے ایک صاع ہے پھر ہم  
نے ان امور میں گندم کا حکم معلوم کیا جن میں کھجوریں اور جو دیے جاتے  
ہیں کہ وہ کیا ہے، تو ہم نے دیکھا کہ قسموں کے کفارے میں ان ہی اجناس  
سے کھانا دینے پر اجماع ہے پھر اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔  
ایک جماعت کہتی ہے کھجوروں اور جو سے اس کی مقدار نصف ہے  
اور گندم سے اس کا نصف یعنی ایک مہ ہے۔ دوسرے حضرات کہتے  
ہیں گندم سے نصف صاع ہے اور باقی اجناس سے ایک صاع ہے



ان تلامذہ کجوروں اور جبر کے مقابلے میں دو گنا گندم مقرر کی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب صدقہ فطر کجوروں اور جبر سے ایک صاع ہے تو گندم اس کا نصف ہو اور وہ نصف صاع ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ ان روایات کے موافق ہے جنہیں ہم نے ذکر کیا ہمارا یہی موقف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نِصْفِ ذَلِكْ وَقَالَ اخْزَوْكَ بَلْ هُوَ مِنَ الْخِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سَوَى ذَلِكْ صَاعٌ وَكُلُّهُمَّ قَدْ عَدَلَ الْخِنْطَةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ الشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكْ إِذْ كَانَتْ ضِدَّةً لِقَطْرِ صَاعًا مِنَ الشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْخِنْطَةِ مِثْلُ نِصْفِ ذَلِكْ وَهُوَ نِصْفُ صَاعٍ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ أَيْضًا وَقَدْ وَافَقَ ذَلِكْ مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَثَرُ الَّتِي ذَكَرْنَا قَبْلَ ذَلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

## صاع کا وزن کتنا ہے؟

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم میں سے کسی نے پانی مانگا ایک بہت بڑا پیالہ لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم اس قدر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ اٹھ، نو اور دس رطل کے ساتھ کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی جانب گئے ہیں کہ صاع کا وزن آٹھ رطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مجاہد نے آٹھ رطل میں شک نہیں کیا اس سے زائد میں شک کیا تو اس حدیث سے آٹھ رطل ثابت ہو گئے اور زائد کی نفی ہو گئی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وزن پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہے (۵ رطل) حضرت امام ابو یوسف

انہوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا کہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے

## بَابُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ.

۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَايٍ وَسُلَيْمٌ بْنُ بَكَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالُوا ثَنَا يَعْقُبُ بْنُ عَبْدِ عَنْ مَوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْنَاهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِشِلِّ هَذَا قَالَ مَعَاهِدَةً فَخَزَرْتُهَا فِيمَا أَخَذَرْتُ ثَانِيَةً أَمْ طَالٍ تِسْعَةً أَمْ طَالٍ عَشْرَةً أَمْ طَالٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَاحْتَجَّوْا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَمْ يَشْكُ مُجَاهِدٌ فِي الثَّانِيَةِ وَإِنَّمَا شَكَّ فِيهَا تَوَقُّفًا فَتَبَيَّنَتِ الثَّانِيَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَانْتَفَى مَا تَوَقَّفَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهَذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا وَذَلِكَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثَلَاثُ رُطَلٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ.

۴۵۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِدْرَاكُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِجَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْتُ



تھے اور وہ ایک فرق تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن یعنی (برسے) پیالے سے غسل کرتے تھے اسے فرق کہا جاتا تھا۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے مجھ سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل المؤمنین ایک فرق (پانی) سے غسل کرتے تھے تو جب یہ آٹھ رطل ہوا تو ایک صاع اس کا دو تہائی ہوگا اور وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہدایت جو عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں اس فرق کا ذکر ہے جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے تھے لیکن اس بات کا ذکر نہیں کہ اس میں کتنا پانی ہوتا تھا آیا وہ بھرا ہوا ہوتا تھا یا اس سے کم ہو سکتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے غسل فرماتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے غسل کے وقت وہ بھرا ہوا ہوتا ہو یعنی دو دو صاع ہو اور ہر ایک ایک صاع پانی سے غسل کرتے ہوں اس طرح اس حدیث کا مفہوم ان احادیث سے موافق ہو جائے گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

حضرت مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ

أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرْقُ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مَوْسَى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

قَالُوا قَلَمًا ثَبَتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ مِنَ الْفَرْقِ وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَافٍ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاعًا وَنِصْفًا فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ثَمَانِيَّةً أَوْ طَالِ كَانَ الصَّاعُ ثَلَاثِيهَا وَهُوَ خَمْسَةٌ أَوْ طَالِ وَثَلَاثُ رِطْلٍ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَيْضًا۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ إِثْمَانِيَّةٌ ذَكَرَ الْفَرْقَ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ كَوْنُ قَدَحٍ أَوْ لَمَاءِ الَّذِي كَانَ يَكُونُ فِيهِ هَلْ هُوَ مِلْءُهُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِمِلْءِهِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَبَارٍ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِأَقَلِّ مِنْ مِلْءِهِ مِمَّا هُوَ صَاعَانِ يُكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَقْتِلًا بِصَاعٍ مِنْ مَاءٍ وَ يَكُونُ مَقْتِلًا هَذَا الْحَدِيثُ مُوَافِقًا لِمَعْنَى الْأَعَادِ الْآخِيَةِ وَبَيِّنَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ۔

۶۸۔ قِيلَ لَهُ قَدْ رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا



قَدْ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ إِدْرِيسَ هَانِي قَالَ  
أَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ نَجَّاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالنِّدَاءِ  
يَقْتَلِبُ بِالصَّاعِ -

۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا  
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ -

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدَّابَةُ بْنُ  
خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هَيْثَمُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ  
شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِقَدَرِ الصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِقَدَرِ  
النِّدَاءِ -

۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ  
قَالَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالنِّدَاءِ -

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ عَطَاةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
مِثْلَهُ قَالَ ثَنَا بِالنِّدَاءِ وَنَحْوَهُ -

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ  
قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ قُصَّالَةَ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالنِّدَاءِ  
وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ -

رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے فرمایا رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو ایک مد پانی سے اور غسل ایک صاع  
سے کرتے تھے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور  
وہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع  
پانی سے غسل فرماتے تھے۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک صاع کی مقدار (پانی) سے غسل اور ایک مد کی مقدار  
سے وضو فرماتے تھے۔

حضرت قتادہ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے اور  
وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل اور ایک مد  
(پانی) سے وضو کرتے تھے۔

حضرت سعید حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں  
نے فرمایا کہ ایک مد یا اس کی مثل سے (وضو کرتے تھے)۔

حضرت معاذہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو  
اور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔



۷۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ  
قَالَ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ عُثْبَةَ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَتِيبَةَ قَالَ سَأَلْنَا  
السَّاعِنَ الْمَوْضُوعَ الَّذِي يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ  
مُدِّ قَيْسِيغِ الرُّضْوَةِ وَعَنِي أَنْ يَفْضَلَ مِنْهُ قَالَ  
وَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمَا يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ  
قَالَ الصَّاعُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّاعُ قَالَ نَعْمَ مَعَ الْمُدِّ -

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْزَنِيُّ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ  
بِالصَّاعِ -

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِىءَ قَالَ ثَنَا اسَدٌ وَ قَالَ ثَنَا  
بَشْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءَةَ عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ  
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُغْتَسِلُ الصَّاعَ مِنَ الْمَاءِ وَيُوضِئُ الْمُدَّ مِنَ  
الْمَاءِ -

فَفِي هَذِهِ الْأَقَارِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ وَلَيْسَ فِيهَا مِقْدَارُ  
وَرَيْنِ الصَّاعِ كَمَا هُوَ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
ذَكَرَتْ وَرَيْنَ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَهُوَ ثَمَانِيَّةٌ أَمْطَالٍ  
وَفِي حَدِيثِ عُمَرَ وَهُوَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ إِنْاءٍ تَحَادٍ هُوَ الْفَرْقُ - فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ  
ذَكَرَ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيهِ ذَكَرُ  
مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ - وَفِي الثَّنَاءِ  
الْأُخْرَى ذَكَرَ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَانَّهُ

حضرت عبداللہ بن جبرین حبیب فرماتے ہیں ہم نے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے اس وضو کے بارے میں پوچھا جس میں انسان کو  
پانی کفایت کرے انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
مد پال سے وضو کرتے تھے آپ کامل وضو کرتے اور ممکن ہے آپ سے  
بچ بھی جاتا ہو فرماتے ہیں ہم نے ان سے غسل جنابت کے بارے میں  
پوچھا کہ اس میں کتنا پانی کافی ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا ایک صاع  
(حضرت عقبہ بن ابی معیط فرماتے ہیں) میں نے ان (حضرت عبداللہ بن جبرین)  
سے پوچھا کیا انہوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے صاع کے پانی میں غسل کیا ہے انہوں نے فرمایا ہاں اور مد کا بھی ساتھ ہی لکھ لیا۔  
حضرت جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی کے ساتھ وضو اور ایک  
صاع کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ سے  
مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل اور ایک صاع  
مد سے وضو فرماتے تھے۔

ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع  
(پال) سے غسل کرتے تھے لیکن ان میں صاع کا وزن مذکور نہیں کہ وہ  
کتنا تھا جبکہ حضرت مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ پوچھا  
کیا ہے اس میں اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے  
اور وہ آٹھ رطل ہے بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
مروی احادیث میں ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن  
سے غسل کرتے تھے اور وہ فرق ہے۔ پس اس حدیث میں صرف اس  
برتن کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے لیکن اس مقدار کا ذکر نہیں  
جس سے غسل کرتے تھے۔ جبکہ دوسری روایات میں پانی کی اس مقدار کا  
ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ ایک صاع ہے تو جب یہ تمام



روایات صحیح قرار پائیں ان کو جمع کیا گیا اور ان کا مفہوم واضح ہوا تو ثابت ہو گیا کہ آپ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جسے فرق کہا جاتا ہے اور آپ ایک صاع سے غسل فرماتے تھے جس کا وزن آٹھ رطل ہے اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔ حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پانی) سے وضو فرماتے تھے اور وہ دو رطل ہے۔

حضرت ابن جبر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کرتے تھے۔

تقریباً حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مد، دو رطل کا اور صاع چار مد کا تھا پس جب ثابت ہوا کہ ایک مد دو رطل کا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے، (مثلاً)

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پانی) کے ساتھ وضو اور پانچ مد کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے۔

اور معترض کہے کہ یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کی روایت

كَانَ صَاعًا قُتِبَتْ بِذَلِكَ لِمَا صَحَّحَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ وَجُمِعَتْ وَكُشِفَتْ مَعَانِيهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ ثَنَاءٍ هُوَ الْفَنَاءُ وَبِصَاعٍ وَزَنُّهُ ثَمَانِيَّةُ أَرْطَالٍ قُتِبَتْ بِذَلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ - وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ أَيُّضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَيُّضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى - ۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَمَانِيَّةُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَمَانِيَّةُ شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَهُوَ بِرِطْلَيْنِ -

۷۹ - حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَمَانِيَّةُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَمَانِيَّةُ شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِرِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ -

فَهَذَا أَنَسٌ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ مَدَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِطْلَيْنِ وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ كَمَا ذَاكَ ثَمَانِيَّةُ أَنَّ الثَّمَانِيَّةَ رِطْلَيْنِ كُتِبَتْ أَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَّةُ أَرْطَالٍ فَإِنَّ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ خِلَافٌ هَذَا -

۷۸ - قَدْ كَرَّمَا جَدَّ ثَمَانِيَّةُ أَحْمَدُ بْنُ حَاوِدٍ قَالَ ثَمَانِيَّةُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَمَانِيَّةُ ثَعْبَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكْوَلِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِي -

قَالَ فَهَذَا الْحَدِيثُ يَخَالِفُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قِيلَ لَهُ مَا فِي هَذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لَهُ لَكِنَّ حَدِيثَ شَرِيكٍ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَتَدَا قَعَهُ عَلَى ذِيكَ عُتْبَةُ بْنُ  
 أَبِي حَكِيمٍ قَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ نَحْوًا قِوْثُ  
 ذَلِكَ فَلَمَّا رَأَى شُعْبَةَ مَا ذَكَّرْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 جَبْرِ اخْتَلَعَ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِالْمَكُولِ الْمَدَّ لِأَنَّهُمْ  
 كَانُوا يُسَمُّونَ الْمَدَّ مَكُولًا فَيَكُونُ الَّذِي كَانَ  
 يَتَوَضَّأُ بِهِ مَدًّا أَوْ يَكُونُ الَّذِي يَغْتَسِلُ بِهِ خَمْسَةً  
 مَكَائِي يَغْتَسِلُ بِأَرْبَعَةٍ مِنْهَا وَهِيَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ  
 وَهِيَ صَاعٌ وَيَتَوَضَّأُ بِأَخِيرِ هُوَ مَدٌّ فَجُمِعَ فِيهِ  
 هَذَا الْحَدِيثُ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ لِبَحْتَابَةٍ وَمَا  
 كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ تَهَا وَتُرَدُّ فِي حَدِيثِ عُتْبَةَ مَا  
 كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ لَهَا خَاصَّةً دُونَ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ  
 بِهِ وَإِنْ ذَلِكَ الْوَضْوُءُ لَهَا أَيْضًا فَسَمِعْتُ ابْنَ  
 أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلَاجِيِّ يَقُولُ إِنَّمَا  
 قَدَّرَ الصَّاعُ عَلَى وَزْنِ مَا يَعْتَدِلُ كَيْلُهُ وَوَزْنُهُ  
 مِنَ الْمَاشِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَدَسِ فَإِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ  
 كَيْلَ ذَلِكَ وَزْنُهُ سَوَاءٌ -

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ أَنَا عَلَى ابْنِ  
 صَالِحٍ وَبِشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي يُونُسَ قَالَ  
 قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْرَجَ إِلَى مَنْ أَتَى بِهِ صَاعًا  
 فَقَالَ هَذَا صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَدَّرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثَلَاثَ رَطَلٍ  
 وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ الَّذِي  
 أَخْرَجَ هَذَا إِلَى يُونُسَ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ  
 سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَذْكُرُ أَنَّ مَالِكًا سَأَلَ عَنْ  
 ذَلِكَ فَقَالَ هُوَ تَحْرِي عَبْدِ الْمَلِكِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ  
 الْخَطَّابِ ثُمَّ كَانَ مَالِكًا لَمَّا تَبَيَّنَ عِنْدَهُ أَنَّ عَبْدَ  
 الْمَلِكِ تَحْرِي ذَلِكَ مِنْ صَاعِ عُمَرَ وَصَاعِ عُمَرَ مِنْ  
 صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَدَّرَ صَاعُ  
 عُمَرَ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ -

اھل ان صاع کا یہی کہ محمد بن ابی بکر علیہ السلام کا صاع تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاع کا اس کے خلاف ہی اندازہ لگایا گیا

میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔  
 حضرت عتبہ بن ابی تکیم بھی اس ضمن میں ان کی موافقت کرتے ہیں وہ ستر  
 عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو جب  
 حضرت شعبہ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی  
 جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ مکوک  
 سے مراد مد ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے تو آپ میں سے وضو کرتے  
 تھے وہ ایک مد پانی تھا اور جس کے ساتھ غسل کرتے وہ پانچ مکوک  
 ہوتا تھا ان میں سے پاس کے ساتھ غسل فرماتے اور وہ چار مد ہوتے  
 اور یہی صاع ہے اور جس کے ساتھ وضو فرماتے وہ ایک مد ہوتا تو اس  
 حدیث میں جنابت کے وقت وضو اور غسل کے لیے پانی کا کھنڈا ذکر کیا گیا  
 جبکہ حضرت عتبہ کی حدیث میں صرف غسل کے پانی کی مقدار کا ذکر ہے  
 وضو کے پانی کا نہیں اور اس میں اس (جنابت) کے لیے وضو بھی  
 ہو جاتا تھا اور میں نے حضرت ابن ابی عمرانی سے سنا فرماتے ہیں میں  
 نے ابن ثلجی کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاع کے وزن کا امانہ لگایا  
 گیا تو وہ ماش، انگور اور مسود کی دال کے وزن کے برابر ہے اسی  
 لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے۔

حضرت مسلم بن صالح اور بشر بن ولید دونوں ستر  
 ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں  
 میں مدینہ طیبہ آیا تو ایک معتد علیہ شخص میرے پاس صاع  
 لایا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے میں نے  
 اس کا اندازہ لگایا تو وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی  
 تھا۔ اور میں نے ابن ابی عمرانی سے سنا فرماتے ہیں کہا  
 جاتا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف کے پاس جو شخص صاع لائے  
 وہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ تھے اور میں نے ابو حازم  
 سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے اس  
 کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد الملک نے اس  
 کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا تو  
 جب حضرت امام مالک کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ عبد الملک نے  
 اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا



۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حَنِيدٍ قَالَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَاحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ الْحَجَّاجِيُّ صَاعٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثنا يَعْقُوبُ قَالَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ صَاعٍ عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَجَّاجِيًّا وَالْحَجَّاجِيُّ عِنْدَهُمْ ثَمَانِيَّةٌ أَوْ طَالٍ بِالْبَعْدِ دِي -

۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثنا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ وَعَبِيدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَضَعَ الْحَجَّاجِيُّ قَفِيزَةً عَلَى صَاعٍ عُمَرُ -

فَهَذَا أَفْزَى مِنْ أَذْكَرِ مَالِكٍ مِنْ تَحْرِيٍّ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَّ التَّحْرِيَّ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ وَمَوْسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْبَيَارِ مَعَهُ حَقِيقَةٌ فَهَذَا أَفْزَى وَيَا لَللَّهِ التَّوْفِيقُ وَالْإِخْرَاقُ الْكَوَالَةُ -

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں، حجاجی صاع، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع تھا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کا اندازہ لگایا تو اسے حجاجی پایا اور حجاجی صاع ان کے نزدیک بغدادی رطل کے ساتھ آٹھ رطل ہوتا تھا۔  
حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حجاج نے اپنے قنیز کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کے مطابق رکھا۔

تو یہ حضرت عبد الملک کے اندازے سے جیسے امام مالک نے ذکر کیا، بہتر ہے کیونکہ محض اندازہ حقیقت نہیں بن جاتا اور جو کچھ حضرت ابراہیم اور موسیٰ بن طلحہ نے اندازہ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے پس یہ اعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ترفیق دینے والا ہے۔

## روزے کی کتاب

روزہ دار پر کب کھانا حرام ہو جاتا ہے

حضرت زہر بن حبیش فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف چلا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرا تو اندر داخل ہو گیا انہوں نے ایک نئی بچہ جننے والی اونٹنی دوہنے کا حکم دیا اسے دوایا گیا اور ہنڈی کو گرم کرنے کا حکم دیا اسے گرم کیا گیا پھر فرمایا کھاؤ میں نے کہا میں نے روزہ

## کتاب الصیام

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُحْرَمُ فِيهِ الطَّعَامُ عَلَى الصِّيَامِ -

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى السَّجِدِ فَمَدَرْتُ بِمَنْزِلٍ حَذِيفَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمْرٌ بِلِقَاعَةٍ نَحَلْتُ وَبِقِدَارٍ كَسَيْخَتْ ثُمَّ قَالَ







آپ نے فرمایا تھا برا بھلا کیجیے بہت چوڑا ہے اس سے دن کی روشنی اور رات کا اندھیرا مراد ہے۔

الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ عَمِدَتٌ إِلَى عَقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا  
أَسْوَدٌ وَالْآخَرُ أَبْيَضٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَلَا  
يَتَبَيَّنُ لِي الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ فَلَمَّا صَبَحْتُ  
عَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَقَالَ إِنَّ وَسَادَكَ  
لَعَرِيضٌ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ۔  
۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبَةَ قَالَ ثَنَا  
حُجَّاجُ بْنُ الِیْمَةِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا  
حَصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّي  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبی احمرت مدی سے اور وہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ  
عِدِّي قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ  
حَصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن ادیس اودی، حضرت حصین سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ  
قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِعِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَكَلُوا  
وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ  
وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَضَعُهُمَا تَحْتَ وَسَادَةٍ لِيَنْظُرَ  
مَتَى يَسْتَبِينُ هُمَا فَيَتْرُكُ الطَّعَامَ قَالَ تَبَيَّنَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَنَزَلَتْ مِنَ الْفَجْرِ۔

حضرت سہل بن سعد مدی رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے انھوں نے فرمایا جب آیت کریمہ ”کھاؤ اور  
پیو“ یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے  
سے واضح ہو جائے“ نازل ہوئی تو ایک صحابی نے سفید  
اور سیاہ دھاگے کے ٹکڑے کے نیچے رکھ لیا وہ دیکھنے لگے  
کہ کب یہ ظاہر ہوگا تاکہ وہ کھانا چھوڑ دیں اس پر اللہ  
تعالیٰ نے ”من الفجر“ کے الفاظ نازل فرما کر اسے  
بیان فرمایا تو جب صحابہ کرام پر اس آیت کا حکم مشتبہ ہو گیا  
حتیٰ کہ اللہ نے اسے بیان فرمایا اور حتیٰ تبیین لکھ

فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ هَذِهِ الْآيَةِ قَدْ كَانَ  
أَشْكَلَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى بَيَّنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ  
مَا بَيَّنَّ وَحَقَّقَ أَنْزَلَ مِنَ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا قَدْ  
كَانَ أَنْزَلَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ فَكَانَ الْحُكْمُ أَنْ يَأْكُلُوا وَاشْرَبُوا  
حَقَّ يَتَبَيَّنَ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى تَسْمَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
يَقُولُ مِنَ الْفَجْرِ عَلَى مَا ذَكَّرْنَا مَا قَدْ بَيَّنَّهُ سَهْلٌ

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ  
کے بعد ”من الفجر“ نازل فرمایا تو پہلے اس بات کا حکم تھا کہ  
دو صبح کے روشن ہونے تک کھا پی سکتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے  
”کے الفاظ نازل فرما کر اس حکم کو منسوخ کر دیا جیسا  
کہ ہم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا۔ اور یہ  
بھی احتمال ہے کہ جو کچھ حضرت عدلیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس آیت کے نزول سے



فِي حَدِيثِهِ - وَاحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ مَا رَوَى  
حَدِيثُهُ مِنْ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ تِلْكَ الْآيَةِ قَلَمًا أُنْزِلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْآيَةَ أَحْكَمَ ذَلِكَ وَرَدَّ الْعُكُورَ إِلَى  
مَا بَيْنَ فِتْهَا -

۷۹۰ - وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ آيَةً فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ  
ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَالْحَضْرَتُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شُعَايٍ قَالَ  
ثَنَا مَلَايِمَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ  
السَّجِسْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ حَلَفٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهْدِ لَكُمْ السَّاطِعُ الْمُصَيِّدُ  
كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَعْلَمُوا لَكُمْ الْأَحْمَدُ وَاشَارَ  
بِيَدِهِ وَأَعْرَضَهَا -

فَلَا يَحِبُّ تَرْكُ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَع  
لَصًّا وَاحَادِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ قَدْ قَبِلَتْهَا الْأُمَّةُ وَعَمِلَتْ بِهَا  
مِنْ لَدُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ  
إِلَى حَدِيثٍ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوحًا بِمَا ذَكَرْنَا  
فِي هَذَا الْبَابِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ كَيْسَانَ  
وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَع -

بَابُ الرَّجُلِ يَنْوِي الصِّيَامَ  
بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ كَهَيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلے کا حکم موجب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو اسے پکار دیا اور  
اس کے درمیان کی طرف حکم لوٹا دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت  
قیس بن طلحہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور اوپر کو جانے والی روشنی بتیں  
نہ روکے، کھاؤ پیو یہاں تک کہ سرخی مائل روشنی پھیل جائے آپ  
نے اتر مبارک سے اشارہ فرمایا اور اسے پھیلایا۔

تو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کسی آیت کو یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی متواتر احادیث کو جنہیں امت نے دور رسالت سے  
آج تک قبول کیا ہوا ہے، چھوڑنا جائز نہیں جبکہ اس کے منسوخ  
ہونے کا بھی امکان ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا حضرت  
امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی  
قول ہے۔

باب ۱۲۲: طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا جس نے فجر  
سے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ  
نہیں۔



قَالَ مَنْ كُوْنِيَّتِ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ.

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ هِشَامٍ الرَّعِنِيُّ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كُتَيْبٍ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ تَوَمُّؤُا إِلَى آتِ الرَّجُلِ إِذَا كَرِهَ يَتَوَلَّى الْخَوَلَ فِي الصَّيَامِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ كَوْنَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَهُ ذَلِكَ بِدِينِهِ تَحْدِيثُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَاحْتِجُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحْمَرُونَ فَقَالُوا هَذَا الْحَدِيثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحَقَّاظُ الَّذِينَ يَرُدُّونَهُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَيَخْتَلِفُونَ عَنْهُ فِيهِ اخْتِلَافًا يَجِبُ إِضْطِرَابُ الْحَدِيثِ بِهَا هُودُونَهُ وَلَكِنْ مَعَ ذَلِكَ تَلَبُّتُهُ وَنَجْعَلُهُ عَلَى خَاصِّ مِنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرَضُ الَّذِي لَيْسَ فِي أَيَّامٍ بَعَيْنَهَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِي الْكُفَّارَاتِ وَقَضَائِهِ مَصْنَعَاتٍ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ قَامًا مَا ذَكَّرْنَا مِنْ رَوَايَةِ الْحَقَّاظِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الرَّهْرِيِّ وَمِنْ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيهِ.

۹۴۔ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ. قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ.

۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعَهُ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ.

حضرت عبد اللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لعیون نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت یحییٰ بن ابیوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو اس دن اس کے بعد نیت کر کے روزہ رکھنا جائز نہیں انہوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے محدثین اسے حضرت ابن شہاب سے مرزوعاً روایت نہیں کرتے اور ان سے ایسا اختلاف نقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں حدیث میں اضطراب پیدا ہو گیا لیکن اس کے باوجود ہم اسے ثابت رکھتے ہیں اور خاص روزے سے متعلق کرتے ہیں اور وہ ایسا فرض روزہ ہے جس کے لیے کوئی دن معین نہیں جیسے کفاروں کا روزہ اور رمضان المبارک کی قضا وغیرہ۔ اور وہ جو ہم نے امام زہری سے حفاظ حدیث کی روایت اور اس میں ان کے اختلاف کا ذکر کیا ہے تو وہ یوں ہے:

حضرت ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے قنبل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے مالک نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب حضرت ابن شہاب، حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔



بِذَلِكَ وَكَوَيَّرَقَهُ۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَمْ يَرْقُهَا۔

فَهَذَا مَالِكٌ وَمَعْمَرُ بْنُ عَمِيْنَةَ وَهُمْ الْحُجَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا ذَرَرْنَا وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَبْدُ هُوَلَاءَ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَحْضَرِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ بِذَلِكَ وَكَوَيَّرَقَهُ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَمْ يَرْقُهَا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَحْضَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي كَدَاحَةَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَمْ يَرْقُهَا۔

ثُمَّ قَدْ رَوَاهُ نَافِعٌ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَرْقُهَا۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

فَهَذَا هُوَ أَصْلُ هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَ يُرْوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي إِبَاحَةِ الدُّخُولِ فِي الصِّيَامِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ ثَنَا شَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمِيْنَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس حدیث کو غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ ہیں اور یہ حضرات حضرت امام ذہری سے محبت میں انہوں نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت ذہری سے ان کے علاوہ لوگوں نے بھی سب ابن ابی بکر کی روایت کے خلاف روایت کیا ہے۔

حضرت صالح بن ابی احضر، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں لیکن ذہری حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ مرفوع ہے۔

حضرت صالح بن ابی احضر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے مطلب بن واثق سے اور انہوں نے حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے غیر مرفوع روایت کیا۔

پھر حضرت نافع نے بھی حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا لیکن نہ تو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا ذکر کیا اور نہ ہی مرفوعاً حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے (موقوف ہے) اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی طلوع فجر کے بعد روزہ شروع کرنے کی اباحت مروی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پسند فرماتے تھے ایک دن لشرف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر میں روزے دار ہوں



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجِئٌ طَعَامًا نَجَا يَوْمًا  
فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ  
فَأَنَّى صَائِمٌ۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوَيْحٌ قَالَ  
ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ كُرَيْبٍ سَنَادُهُ مِثْلُهُ۔  
فَذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ  
أَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَتَوَدَّ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَصْبِحُ  
فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ۔ وَقَدْ عَمِلَ بِذَلِكَ جَمَاعَةٌ  
مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
بَعْدِهِ۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَ  
رُوَيْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ ثَوْرًا أَوَّادًا  
الصَّوْمِ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ نَائِمًا بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ مَعْلُوبَةٍ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا أَصْبَحْتُ يَوْمًا فَأَنْتَ عَلَى  
أَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ وَتَشْرَبَ إِنْ شِئْتَ فَصُومَ إِنْ  
شِئْتَ كَافِطًا۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعْلُوبَةٍ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ الْأَخْوَصِ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِثْلَهُ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ كُرَيْبٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُدَيْفَةَ  
بَدَأَ لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا نَامَ اللَّيْلُ الشَّمْسُ نَصَامًا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رُوَيْحٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْمُسْكُونِ  
رَجُلٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ لَزِمَ عَزِيمًا لَهُ فَأَنَّى ابْنُ مَرْزُوقٍ

حضرت ثوریٰ حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں  
وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

تو یہ ہمارے نزدیک خاص روزے یعنی نفل سے  
متعلق ہے کہ آدمی صبح کے بعد دن کے شروع شروع میں نیت کر  
سکتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی ایک  
جماعت نے بھی اسی پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص  
صبح کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو اسے دو باتوں میں سے  
ایک بات کا اختیار ہے۔

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم کسی دن صبح  
کو توجہ تک کھایا یا پیانہ ہو تمہیں دو باتوں کا اختیار  
ہے چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت ابواسحق، حضرت حارث اعور سے اور  
وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں حضرت حذیفہ  
رضی اللہ عنہ کو زوال آفتاب کے بعد روزہ رکھنے کا  
خیال پیدا ہوا تو روزہ رکھ لیا۔

قبیلہ بنو اسد کے حضرت مسطورہ اپنے قبیلہ کے  
ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض دار  
کے درپے رہے پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں ظہر تک



فَقَالَ إِنِّي لِرِمَّتْ غَرُبَاتِي مِنْ مَرَادٍ إِلَى قَرِيبٍ  
مِنَ الظُّهْرِ وَكَمَا صُومَ وَكَمَا نُطِرَ قَالَ إِنْ شِئْتُ  
نَصُومَ وَإِنْ شِئْتُ فَأَنْطِرَ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَأْسِ بْنِ مَالِكٍ  
إِنِّي تَسَحَّرْتُ ثُمَّ بَدَأْتُ بِأَنْ أَفْطِرَ قَالَ إِنْ شِئْتُ  
فَأَفْطِرْ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجِيءُ نَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكَ كَمُ  
مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالَ لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْعَبْدِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَزِيدٍ الرَّحْبِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ أَبِي حَبِيشٍ وَكَفَرِيكُنْ  
بِقِي مَتْنٍ شَهِدَ قَتْلَ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ  
فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ فَقَالَ إِنْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ  
أَتَيَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ لِي يَا عُمَانُ إِنَّكَ  
مُفْطِرٌ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ وَإِنِّي أَشْهَدُ كَوْنِي قَدْ  
أَوْجَبْتُ الصِّيَامَ۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ  
قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبٍ  
وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنََّّهُ كَانَ يُصْبِحُ حَتَّى  
يُظْهِرَ ثُمَّ يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَصْبَحْتُ وَمَا أَرِيدُ  
الصَّوْمَ وَمَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَلَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابٍ مَشَدُّ  
الْيَوْمِ وَلَا صَوْمَ يَوْمِي هَذَا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ تَمَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا  
طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ مِنَ الضُّحَى كَيَقُولَ هَلْ  
عِنْدَكُمْ عَدَاوَةٌ فَإِنْ قَالَ لَا صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَبِيضِ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَيَّارٍ اللَّذِي مَشَقَّقِي قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّوْدَ

اپنے ایک مرضی دار کے پیچھے لگا رہا جس کا قبیلہ سواد سے تعلق  
ہے میں نے وہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا انہوں نے فرمایا  
اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے صبحی کھا لی  
پھر مجھے روزہ چھوڑنے کا خیال ہوا فرمایا اگر چاہو تو چھوڑ دو  
حضرت ابو طلحہ تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا  
ہے اگر وہ کہتے نہیں تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

حضرت شہزاد ابو جیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود لوگوں میں  
سے صرف یہی باقی تھے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
جس دن شہید ہوئے اس صبح انہوں نے فرمایا آج ولادت حضرت  
ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میرے پاس  
تشریف لائے انہوں نے مجھے فرمایا عثمان آج رات تم ہمارے  
پاس روزہ افطار کرو گے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں  
نے روزے کی نیت کر لی ہے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں کہ (بعض اوقات) ظہر کے بعد فرماتے  
اتھ کی قسم میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نے روزہ کھنے  
کا ارادہ نہیں اور نہ ہی میں نے کچھ کھایا یا میں آج کا  
روزہ رکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت  
اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کیا تمہارے  
پاس ناشتے کے لیے کچھ ہے اگر وہ کہتے نہیں تو اس دن روزہ رکھ لیتے۔

حضرت عبداللہ بن سیار دمشقی فرماتے ہیں حضرت  
ابو دہادہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے گھوڑے کی قیمت  
لگائی تو اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسے نہیں بیچے گا جب



جَلَّ بِفَرْسٍ فَحَلَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَبِيعَهُ فَلَمَّا  
مَضَى قَالَ تَعَالَى إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَفْشِيكَ إِنِّي كَفَرْتُ  
الْيَوْمَ مَرِيضًا وَكَفَرْتُ بِطَعْمِ مَسْكِينًا وَكَلَّ أَصْلَ  
النَّحْيِ وَالْكَفَى بِقِيَّتِهِ يَوْمِي صَائِمٌ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ تَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو يُوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَجِيئُ  
فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ  
إِنِّي صَائِمٌ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ تَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ أَبَا يُوْبُ  
كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَيْضًا۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ تَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءً أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

فَهَذَا الصِّيَامُ الَّذِي يَجْزِي فِيهِ الْيَتَةُ  
بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الَّذِي جَاءَ فِيهِ الْحَدِيثُ الَّذِي  
ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ

بِهِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ صَوْمُ  
التَّطَوُّعِ۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ أَمَرَ النَّاسَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ  
بَعْدَ مَا أَصْبَحُوا أَنْ يَصُومُوا وَهُوَ حِينَئِذٍ عَلَيْهِمْ

صَوْمُهُ فَرَضَ بِنَا صَارَ صَوْمُ مَصْنَانٍ مِنْ بَعْدِ  
ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَرَضًا وَرُيْتُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ

آثَارٌ سَنَدُهُ كَمَا فِي بَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ نَبَا  
بَعْدَ هَذَا الْبَابِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فَلَمَّا جَاءَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَوْ يَجْزِي أَنْ يَجْعَلَ

بَعْضُهَا خِلَافًا لِبَعْضٍ فَتَنَّا فِي رَيْدِ نَحْمَ بَعْضُهَا  
بَعْضًا مَا وَجَدْنَا السَّبِيلَ إِلَى تَصْحِيحِهَا وَتَحْذِيرِهَا

وہ جانے لگا تو فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں گناہ میں نہیں ڈالتا  
:انتہا میں نے آج کسی مریض کی عیادت نہیں کی نہ کسی مسکین  
کو کھانا کھلایا اور ہی چاشت کی نذر پڑھی لیکن اب میں روزہ  
رکھتا ہوں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے  
حضرت ام درداد رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابو قتادہ  
رضی اللہ عنہ (گھر) تشریف لاتے تو پوچھتے کیا تمہارا  
پاس کھانا ہے؟ اگر وہ جواب دیتے کہ نہیں تو فرماتے  
میں روزے دار ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ حضرت ابو یوب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے  
تھے۔

حضرت ابن جریر فرماتے ہیں حضرت عطاء کا  
خیال ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تو یہ روزہ جس میں طلوع فجر کے بعد صبح کرنا صحیح ہے جس کے  
باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث اور آپ کے بعد  
صحابہ کرام کا عمل ہم نے ذکر کیا ہے یہی روزہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے  
عاشورہ کے دن صبح کے بعد لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس  
وقت ان پر یہ روزہ فرض تھا جس طرح بعد میں رمضان المبارک کے  
روزے فرض ہوئے اس سلسلے میں آپ سے روایات مروی ہیں جنہیں  
ہم اسی کتاب میں اس باب کے بعد عاشورہ کے روزے کے سلسلے میں  
ذکر کریں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اس  
طرح وارد ہوئی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ان کو ایک دوسرے کے  
خلاف قرار دینا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ ایک دوسرے کے منافی  
ہوں گی اور ایک دوسری کار دہیں گی جس کی وجہ سے ہم ان کی



تبعیم اور صحیح معانی کا استخراج نہیں کر سکیں گے۔ لہذا اس باب میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت ذکر کی ہے وہ نفل روزے کے بارے میں ہے ہمارے نزدیک بھی اس کا یہی مطلب ہے اور وہ جوہم ماثورہ کے بارے میں مروی ہے وہ معین دن میں فرض روزے کے بارے میں ہے تو معین دن میں فرض روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ بھی یوم ماثورہ کی طرح معین دنوں کے فرض روزے ہیں تو جس طرح ماثورہ کے دن صبح کے بعد نیت کرنے والے کا روزہ صحیح تھا اسی طرح جو شخص رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد نیت کرے اس کا روزہ بھی جائز ہے اس کے بعد حدیث رہ گئی جو ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ہمارے نزدیک وہ ان دو قسموں کے علاوہ مثلاً کفارے اور قضاء رمضان کے روزوں سے متعلق ہے (یہ اس لیے) تاکہ دوسری احادیث اس کے خلاف نہ ہوں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں تو روزے کی نیت کے سلسلے میں جوہم میں جوہم روزے معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت رات کے وقت اور اس دن میں بھی (دونوں طرح) جائز ہے اور جوہم روزے غیر معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت گزشتہ رات کو ہو سکتی ہے دن شروع ہونے کے بعد نہیں اور نفل روزوں کے لیے گزشتہ رات اور اس کے بعد آنے والے دن میں نیت کی جا سکتی ہے۔

مذکورہ روایات کا یہی بیان ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں اس معنی پر ان کو معمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں البتہ وہ فرماتے ہیں کہ جن روزوں میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے ان میں دن کے شروع میں جائز ہے بعد میں نہیں

وَجِبْهَا فَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي هَذَا الْبَابِ فِي الصَّوْمِ الْكَافَرَاتِ وَقَصَائِرِ شَهْرِ مَصْنَانَ وَكَانَ مَا رَوَى فِي عَاشُورَاءَ فِي الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي بَعَيْنِهِ فَكَذَلِكَ حُكْمُ الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ جَائِزٌ أَنْ يُعْقَدَ لَهُ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ ذَلِكَ شَهْرٍ مَصْنَانَ فَهُوَ قَرَضٌ فِي أَيَّامٍ بَعَيْنَهَا كَيَوْمِ عَاشُورَاءَ إِذَا كَانَ قَرَضًا فِي يَوْمٍ بَعَيْنِهِ فَكَمَا كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يُجْزَى مَنْ تَرَى صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَكَذَلِكَ شَهْرٍ مَصْنَانَ يُجْزَى مَنْ تَرَى صَوْمَهُ يَوْمٍ مِنْهُ كَذَلِكَ وَبَقِيَ بَعْدَ هَذَا مَا رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عِنْدَنَا فِي الصَّوْمِ الَّذِي هُوَ خِلَافُ هَذِهِ نِيَّةِ الصَّوْمَيْنِ مِنَ صَوْمِ الْكَافَرَاتِ وَقَصَائِرِ شَهْرِ مَصْنَانَ حَتَّى لَا يُضَادَّ ذَلِكَ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُهُ وَيَكُونُ حُكْمُ النِّيَّةِ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِي الصَّوْمِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجِهٍ فَمَا كَانَ مِنْهُ قَرَضًا فِي يَوْمٍ بَعَيْنِهِ كَأَنَّ يَلِكَ النِّيَّةَ مُجْزِئَةً قَبْلَ دُخُولِ ذَلِكَ الْيَوْمِ فِي اللَّيْلِ وَفِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَيْضًا وَمَا كَانَ مِنْهُ قَرَضًا لَا فِي يَوْمٍ بَعَيْنِهِ كَأَنَّ النِّيَّةَ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبْلَهُ وَلَوْ تَجَدَّدَ بَعْدَ دُخُولِ الْيَوْمِ وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَأَنَّ النِّيَّةَ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِي قَبْلَهُ وَفِي النَّهَارِ الَّذِي بَعْدَ ذَلِكَ - فَهَذَا هُوَ الرَّجْعُ الَّذِي يُخْرِجُ عَلَيْهِ الْأَثَرُ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلا تَتَضَادُّ فَهُوَ أَوْلَى مَا جُمِلَتْ عَلَيْهِ وَإِلَى ذَلِكَ كَانَ يَدَّ هَبَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا وَالا لَّهُوَ كَانُوا يَقُولُونَ مَا كَانَ مِنْهُ يَجْزِي النِّيَّةَ فِيهِ بَعْدَ



طَلُوعِ الْفَجْرِ مِنَّا ذِكْرُنَا فَإِنَّهَا تُجْزَىٰ فِي صَدْرِ  
النَّهَارِ الْأَوَّلِ وَلَا تُجْزَىٰ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ۔

بَابُ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عَيْدًا لَا  
يُنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ؛

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَلِيُّ بْنُ  
مَعْبُدٍ قَالَا قَتَادَةُ بْنُ عَبَّادَةَ قَالَ أَنَا حَدَّثْتُ عَنْ  
سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ شَهْرًا عَيْدًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔  
۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
عُمَانُ بْنُ عُثْمَانَ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَيْنِ  
الشَّهْرَيْنِ لَا يَنْقُصَانِ فَتَكُلُّهُ النَّاسُ فِي مَعْنَى ذَلِكَ  
فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَنْقُصَانِ أَيْ لَا يَجْتَمِعُ نَقْصَانُهُمَا فِي  
عَامٍ وَاحِدٍ۔ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُصَ أَحَدُهُمَا وَ  
هَذَا قَوْلٌ قَدْ دَفَعَهُ الْعِيَانُ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَا هَهُنَا  
يَنْقُصَانِ فِي أَعْوَامٍ وَقَدْ يَجْمَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمَا۔ فَدَفَعُ ذَلِكَ قَوْمٌ بِهَذَا وَيُحْدِثُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ  
هَذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ قَالَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ صُومُوا  
لِرُؤُوسِهِمْ وَافْطَرُوا لِرُؤُوسِهِمْ فَإِنَّ غَمَّ عَلَيْكُمْ  
فَعَدَا ثَلَاثِينَ وَيَقُولُ إِنْ الشَّهْرُ كُنَّ يَكُونُ تِسْعًا  
وَعَشْرِينَ وَقَدْ يَكُونُ ثَلَاثِينَ فَأَخْبَرَ أَنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ  
فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ وَسَدَّ كُرْ ذِكْرُ ذَلِكَ بِإِسْنَادِهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "عید  
کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم  
نہیں ہوتے" کا مفہوم

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے والد  
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں  
ہوتے۔

حضرت خالد عذار، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر  
وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث  
میں ہے کہ یہ دو مہینے کم نہیں ہوتے، ایک جماعت کہتی ہے کہ  
ایک سال میں دونوں اکٹھے کم نہیں ہوتے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک  
کم ہو جائے لیکن یہ قول مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے کئی  
سالوں میں یہ دونوں کم ہوئے اور یہ بات دونوں میں پائی جاتی ہے

پس ایک قوم نے اس کی تاویل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اس قول سے کی ہے جسے ہم نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ آپ  
نے رمضان المبارک کے مہینے کے بارے میں فرمایا چاند دیکھ کر روزہ  
رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر چاند تم سے پرشیدہ رہے تو تیس  
دن پورے کرو اور آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے  
اور کبھی تیس دن کا تو آپ نے بتایا کہ یہ بات (مہینے کا کم ہونا) ہر  
مہینے میں ممکن و جائز ہے۔ ہم یہ بات سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر



کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرے حضرات ان احادیث کی تصحیح کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ چاند دیکھ کر رخصہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو تو یہ اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، اور ایسا تمام مہینوں میں ہوتا ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔ اس سے گنتی میں کمی مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے وہ دوسرے مہینوں میں نہیں ایک میں روزے ہیں اور دوسرے میں حج ہے۔ تو ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ناقص نہیں ہوتے اگرچہ انتیس دن کے ہوں، یہ دو فول مہینے کامل ہیں تیس دن کے ہوں یا انتیس انتیس دن کے، تاکہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اگرچہ یہ انتیس انتیس دن کے ہوں پھر بھی ان کا حکم اس سے ناقص نہیں ہوگا جو تیس تیس دن ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس باب میں جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کی تصحیح کا یہ بیان ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -  
وَذَهَبَ آخِرُونَ إِلَى تَصْحِيحِ هَذِهِ الْأَثَارِ كُلِّهَا  
وَقَالُوا أَمَّا قَوْلُهُ صُرُّوا لِرُؤْيِيهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيِيهِ  
فَإِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَقَدْ يَكُونُ  
ثَلَاثِينَ فَذَلِكَ كُلُّهُ كَمَا قَالَ وَهُوَ مَوْجُودٌ فِي الشَّهْرِ  
كُلِّهَا وَ أَمَّا قَوْلُهُ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ مَصْنَانِ  
وَذُو الْحِجَّةِ فَلَيْسَ ذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى نَقْصَانِ الْعِدَّةِ  
وَالَكِنَّهُمَا نِيَهَمَا مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُورِ فِي  
أَحَدِهِمَا الصِّيَامُ وَفِي الْآخَرِ الْحَجُّ فَأَخْبَرَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ  
وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَهُمَا شَهْرَانِ كَمَا مَلَدَنِ  
كَانَ ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ  
لَهُمَا ذَلِكَ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيهِمَا وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ  
تِسْعًا وَعِشْرِينَ مَتَّكَمِلَةً فِيهِمَا غَيْرَ نَاقِصَةٍ عَنْ  
حُكْمِهِمَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ فَهَذَا وَجْهٌ كَصَحِيحِ  
هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ -

رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بیوی  
سے ہمبستری کرنے کا کفارہ

بَابُ الْحُكْمِ فِي مَنْ جَامَعَ  
أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ مُتَعِدًّا -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ  
میں کیا ہے۔ آپ نے اس کا معاملہ دریافت کیا تو اس نے  
کہا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہمبستری  
کی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھ کو  
کا ایک ٹوکرا لایا گیا جس کو عرق کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا  
کہاں ہے وہ چلنے والا؟ وہ شخص اٹھا تو آپ نے فرمایا اسے  
صدقہ کرو۔

۸۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هُرُوثٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ أَنْ  
يُحْتَقَ قَسَالُهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي  
فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكْتَلٍ  
يَدْعَى الْعَرَقُ فِيهِ كَسْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا -



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمًا إِلَى أَنْ مَنَى  
وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي مَصْنَانٍ فَعَلِمَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ وَلَا  
يُحِبُّ عَلَيْهِ مِنَ الْكِفَارَةِ غَيْرَ الصَّدَقَةِ وَاحْتَجُّوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ  
أَخْرُوجُونَ فَقَالُوا بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً  
أَوْ يُصَوِّمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ  
مِسْكِينًا أَوْ ذَلِكُمْ مَا شَاءَ فَعَلَّ

۸۱۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو نُسْرٍ قَالَ  
أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَجُلًا أَقْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي رَمَضَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ رَمَضَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يُكْفِرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ  
إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقَالَ لَا أَجِدُ نَاقِيًا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمَلٍ فِيهِ تَمَرُّ فَقَالَ خُذْ  
هَذَا فَتَصَلِّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَجِدُ  
أَحَدًا أَخْرِجَ إِلَيَّ مِنْ قِصْعِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلُّهُ  
۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ قَلْبُوحٍ عَنْ عُبَادَةَ

قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ  
أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ  
إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا

قَالُوا فَلَمَّا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ مِمَّا أَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ  
بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ بِمَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ مِنْ تَابِعِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ  
فِي حَدِيثِهِ هَذَا - وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
أَيْضًا فَقَالُوا بَلْ يُعْتِقُ رَقَبَةً إِنْ كَانَ لَهَا وَاجِدًا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی  
طرف گئی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری  
کرتے اس پر صدقہ کرنا لازم ہے صدقہ کے علاوہ کوئی کفارہ واجب  
نہیں۔ وہ اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال  
کرتے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
کہا کہ اس شخص پر ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے کے مسلسل روزے  
رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے میں سے جو چاہے اختیار  
وہ اس طرح استدلال کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه سے مروی ہے فرماتے ہیں دو در رسالت میں رمضان المبارک  
میں ایک شخص نے روزہ توڑ دیا مگر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے  
یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ  
نہیں بھر سکا۔ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک  
ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے اور صدقہ کر و اس نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو محتاج نہیں پاتا رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک  
ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اسے کھاؤ۔

حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک ایسے شخص کو جس نے رمضان المبارک میں  
روزہ توڑا تھا، ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینوں کے  
روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

وہ محدثین فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس شخص کو جو کچھ عطا کیا اور اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا وہ اس  
کے بعد کی بات ہے جب آپ نے اسے بتایا کہ اس پر کیا واجب ہے  
تو یہ اسی چیز کفارہ سے ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے اپنی اس حدیث میں بیان کیا۔ — لیکن کچھ حضرات نے ان



أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِنْ كَانَ لِلرَّقَبَةِ غَيْرُ وَاحِدٍ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ذَلِكَ أَطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. فَكَانَ مِنَ الْحَقِّقَةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَضْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْفَضْلِ قَدْ دَخَلَ فِيهِ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمَا ذَكَرْنَا وَأَصْلُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ لِيَمْلَأَ مِنَ التَّيْبَةِ بِالرَّقَبَةِ إِنْ كَانَ الْمُبَايَعُ لَهُمْ وَاحِدًا وَالتَّيْبَةِ بِالصِّيَامِ بَعْدَ هَذَا إِنْ كَانَ الْمُبَايَعُ لِلرَّقَبَةِ غَيْرُ وَاحِدٍ وَالتَّغْلِيظُ بِالْإِطْعَامِ بَعْدَ هَذِهِ كَانَ الْمُبَايَعُ لَهُمَا غَيْرُ وَاحِدٍ هَكَذَا أَصْلُ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ الرَّهْزِيُّ فِي ذَلِكَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَائِرُ النَّاسِ غَيْرَ مَا يَلِيحُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا هُنَا الْقِصَّةُ بِطَوِيلٍ كَيْفَ كَانَتْ وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ -

۸۲۰۔ حَلَّ ثَمًّا فَهَذَا قَالَ ثَمًّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَارِيرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا هُنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدَ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدَ طَعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِي فِيهِ كَمَرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مخالفت کہوتے ہوئے کہا کہ اگر اسے غلام بنایا ہو تو اسے آزاد کرے اگر غلام نہ ملے تو دو مسکینوں کے روزے رکھے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلانے۔۔۔ اس سلسلے میں ہونے والے دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے اس سے پہلے روایت کی ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی داخل ہے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام ہو تو پہلے اسے آزاد کرے پھر ہفتہ رکھنا ہے اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام نہ ہو اس کے بعد تیسری صورت کھانا کھلانے کی ہے جبکہ ہم بستی کرنے والے کو پہلی دو چیزیں ماحول نہ ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت دہری کی حدیث کی اصل بھی اسی طرح ہے حضرت مالک اور ابن جریر کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے اسی طرح روایت کیا انہوں نے اس میں جو اضافہ کیا بیان کیا کہ وہ کس طرح تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کا حکم کس طرح

حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم باگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا سے لیے ہلاکت ہو نہیں کیا ہر اس نے عرض کیا میں نے رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے تم آزاد کرو اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم دو مسکینوں کے روزے کھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساڑھے مسکینوں کا کھانا ہے اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم اسی حالت پر تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک ٹکڑا لایا گیا، عرق ڈکرے کر کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسی سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ پھر فرمایا اسے ہر آدمی کو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!



أَيُّ السَّائِلِ أَيْفَا خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ  
أَعْلَى أَهْلِ أَفْقَرِ مَقَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ مَا بَيْنَ  
لَا بَيْتَهُمَا يُرِيدُ الْخَزَنَتَيْنِ أَفْقَرٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي نَصَحَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَنْيَابُهُ  
ثُمَّ قَالَ أَطْعِمَهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتْ الْكُفَّارَةُ  
إِلَى عَنِّي رَقَبَةً أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ  
أَطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا.

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو أَيْسَانَ قَالَ أَنَا  
شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

فَهَذَا هُوَ الْحَدِيثُ عَلَى وَجْهِهِ وَلَا تَمَّا جَاءَ  
حَدِيثُ مَالِكٍ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ فِي ذَلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَلَى نَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَصَارَتْ  
الْكُفَّارَةُ إِلَى عَنِّي رَقَبَةً أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ  
أَوْ أَطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا فَالْخَصِيرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ  
عَلَى مَا كُتِبَ هُوَ مَنْ لَوْ يَحْكُو فِي حَدِيثِهِ عَنْ حُسَيْنٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُرِّي قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَوْ تَنَكَرَّ  
قَوْلُهُ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ

بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ

بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ

يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ عُبَادَةَ

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

قَدْ كُتِبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مَوْمِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

کیا اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوسں اللہ کی قسم مدینہ کے  
دونوں کناروں کے درمیان کوئی شخص میرے گھر والوں سے زیادہ  
محتاج نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ  
آپ کے سامنے کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا  
اپنے گھر والوں کو کھلاؤ تو کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں  
کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

حضرت شعیب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ مکمل حدیث ہے اس میں حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت  
حضرت زہری کے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہیں  
تو کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا  
کھلانا ہوا پس ان میں اختیار دینا اس شخص کے نزدیک امام زہری کا قول  
ہے جس نے بواسطہ حضرت حمید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس (تخفیر) کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت زہری سے روایت کیا  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ان  
کا یہ قول کہ یہ سنت ہے (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

حضرت حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان  
نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔  
حضرت نعمان بن راشد، حضرت زہری سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن ابو حفصہ، حضرت ابن شہاب سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان، حضرت منصور سے اور وہ حضرت زہری سے







نے حضرت زہری سے انہوں نے میرے اہل اخوان نے جاسطہ ہونے پر  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث امام ابو حنیفہ  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## سفر میں روزہ رکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں  
تھے کہ آپ نے لوگوں کی ایک بھینہ دیکھی وہاں ایک شخص پر  
سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے صحابہ نے فرمایا  
کیا سفر میں روزہ رکھنا کرنا مکمل نہیں۔

حضرت ابو الولید فرماتے ہیں مجھے حضرت شریف  
بیلو کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔  
حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ایک ایسی جگہ پر  
گئے جو روزہ رکھنے کے سوائے میں تھا اور اس پر پال کے پھینکے  
میں سے ابل رہے تھے آپ نے فرمایا اتے کیا برا صحابہ کرام نے  
وہیں کیا یا رسول اللہ! یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا سفر میں  
روزہ رکھنا کرنا مکمل نہیں اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تمہاری  
ہے اسے اختیار کرو قبول کرو۔

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے روزہ رکھنا کرنا مکمل  
نہیں۔

حدیث ابو داؤد رضی اللہ عنہما: حدیث کعب بن  
عامر شری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

## باب (۱۲۵) الصيام في السفر؛

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ تَلَّ أَبُو حَنِيفَةَ  
قَالَ تَلَّ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّحْسِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ كَرِيٍّ  
بِحَامَا وَرَجُلٌ قَدْ ظَلَّ عَلَيْهِ فَسَأَلَ مَا هَذَا فَقَالُوا  
صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
بِمَكْرَاهٍ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَلَّ أَبُو تَوَيْلٍ قَالَ  
تَلَّ شُعْبَةَ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقِنْدِيُّ  
قَالَ تَلَّ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ تَلَّ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
تَرْهَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِي سَفَرٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ  
يُوشِي عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا صَائِمٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْإِذَا صِيَامُ فِي السَّفَرِ  
فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الْيَقِينُ رَخِصْ لَكُمْ فَاتَّبَلَوْهَا۔  
۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ تَلَّ مُحَمَّدُ  
بْنُ مَصْفُوقٍ قَالَ تَلَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَزَبٍ الْأَنْبَرِيُّ قَالَ  
تَلَّ حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْإِذَا صِيَامُ  
فِي السَّفَرِ۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ تَلَّ أَبُو حَنِيفَةَ  
عَبَادَةُ قَالَ تَلَّ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ



عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ صَفْوَانَ أَحَبَّهُ عَنْ أَمْرِ  
الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ آثَ  
تَصُومُوا فِي السَّفَرِ.

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَنَا زَيْدٌ قَالَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ ثَهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ أَمْرِ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ  
فِي السَّفَرِ.

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ  
ثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
يَقُولُ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ كُرَيْبًا سَأَلَهُ  
مِثْلَهُ قَالَ سَفْيَانُ قَدْ كَرِهْتُ أَنْ الزُّهْرِيُّ كَانَ يَقُولُ  
وَلَوْ أَسْمَعُ أَنَا مِنْهُ لَيْسَ مِنْ أَمْرِ بِرٍّ صِيَامٌ فِي  
أَمْرِ سَفَرٍ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ تَوَرَّأَ إِلَى الْإِنْقِطَاعِ  
فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ وَرَأَوْا أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ  
الصِّيَامِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ حَتَّى قَالَ  
بَعْضُهُمْ أَنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَوْ يَجُوزُ الصَّوْمُ وَرَوَى  
عَلَيْهِ قَضَائِهِ فِي أَهْلِهِ وَرَأَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ ابْنُ  
عَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ جُلَادٍ صَامَ فِي السَّفَرِ  
أَنْ يُعِينَهُ.

وَرَأَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
۸۳۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَتَانٍ مَالِكُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ  
الْكَرِيمِ الْجَزَيْرِيُّ عَنْ عَطَايَةَ عَنِ الْمَحْمُودِيِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ صُنْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَأَمَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا سبکی نہیں۔

حضرت کعب بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا  
کوئی سبکی نہیں۔

حضرت سفیان نے فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے  
سنا فرماتے ہیں مجھے سفیان بن عبد اللہ نے بتایا پھر انھوں  
نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے  
ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت زہری فرماتے تھے سفر میں  
روزہ رکھنا کوئی سبکی نہیں لیکن میں نے خود ان سے نہیں  
سنا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عادت نے  
یہی موقف اختیار کیا کہ رمضان المبارک میں حالت سفر میں روزہ نہیں  
رکھنا چاہیے۔ انھوں نے ان (مسند حنبلیہ) روایات سے استدلال کیا  
حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر سفر میں روزہ رکھا تو جائز نہ  
ہوگا اور واپس گھر آکر اسے قضا کرنا ہوگا انھوں نے یہ بات حضرت

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
ناروق اعلم رضی اللہ عنہ نے سفر میں روزہ رکھنے والے ایک شخص کو  
دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

حضرت محرز بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں میں نے حالت سفر میں رمضان المبارک کا روزہ  
رکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر  
جا کر دوبارہ روزہ رکھوں۔



أَنْ أُعِيدَ الصَّيَامَ فِي أَهْلِيْ-

وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجَتْ نَقَالُوا أَنْ شَاءَ صَامَ  
وَأَنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَلَمْ يُفَضِّلُوا فِي ذَلِكَ نِظْرًا عَلَى صَوْمٍ وَلَا مَتْرًا عَلَى فِطْرٍ  
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّيَامُ فِي السَّفَرِ أَنَّهُ قَدْ  
يُحْتَمِلُ غَيْرَ مَا حَمَلُوهُ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ لَيْسَ مِنَ  
الْبِرِّ الَّذِي هُوَ أَكْبَرُ الْبِرِّ وَعَلَى مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ  
فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ بَرًّا إِلَّا أَنْ  
غَلَبَهُ مِنَ الْبِرِّ أَكْبَرُ مِنْهُ كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرُّ بِالسَّوْمِ وَالَّذِي تَوَدُّهُ التَّمَكُّنُ  
وَالْتَمَرَّتَانِ وَاللَّقَمَّةُ وَاللَّقَمَتَانِ قَالُوا فَمِنْ لِمَ كُنْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَسْتَحْيِ أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا  
يُعْطِيهِ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ تَعْطَى-

۸۳۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو  
عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْهَجْرِيِّ  
عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۸۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ قَدْ كَرَّ  
بِاسْنَادِهِ مِثْلَهُ-

۸۳۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوُّهُ-

۸۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ-

۸۴۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لَنَا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ  
اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ اس سلسلے میں وہ  
روزے کو افطار پر اور افطار کو روزے پر فضیلت نہیں دیتے۔  
پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
ارشاد گرامی سے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے جو استدلال  
کیا ہے وہ (دوسرے قول والے) اس کے خلاف دلیل پیش کرتے  
ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال بھی ہو سکتا ہے یعنی یہ احتمال  
بھی ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اگرچہ  
سفر میں روزہ رکھنا نیکی ہے دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر نہیں  
جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چکر لگانے والا ہے  
ایک یا دو مجبور ہیں یا ایک دو لغتے دے کر لوٹا دیا جائے مسکین نہیں صحابہ کرام  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا جسے مانگنے سے  
جائے مالا لگے اس کے پاس اتنا کچھ نہیں ہوتا جو اسے بے نیاز کر دے  
اسے حضرت ابوالاحسن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے  
اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان، حضرت ابراہیم ہجری سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور  
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت ابوالزناد، حضرت اعرج سے وہ حضرت



حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

فَلَمْ يَكُنْ مَعْفَى قَوْلِهِ لَيْسَ الْيَسْكِينُ  
بِالطَّوَّافِ عَلَى مَعْنَى إِخْرَاجِهِ مِنْ أَثَرِهِ مِنْ أَثَرِ  
السَّكَنَةِ كُلِّهَا وَلَيْكِنَّهُ أَرَادَ بِذَلِكَ لَيْسَ هُوَ  
الْيَسْكِينُ الْكَامِلُ السَّكَنَةُ وَلَيْكِنَّ الْيَسْكِينُ  
الْمُتَكَامِلُ السَّكَنَةُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا  
يَعْرِفُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ تَكَذُّبُ قَوْلِهِ لَيْسَ مِنَ  
الْيَسْرِ الصِّيَامُ فِي الشَّفَرِ لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى إِخْرَاجِ  
الصَّوْمِ فِي الشَّفَرِ مِنْ أَنْ يَكُونَ بَرًّا وَلَيْكِنَّهُ عَلَى  
مَعْنَى لَيْسَ مِنَ الْيَسْرِ الَّذِي هُوَ بَرُّ الْيَسْرِ الصَّوْمُ  
فِي الشَّفَرِ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُونُ الْإِفْطَارُ هُنَاكَ أَبْرَمَهُ  
إِذَا كَانَ عَلَى التَّقْوَى لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ  
فَهَذَا أَمْعَى صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حِيلَ عَلَيْهِ  
مَعْنَى هَذِهِ الْأَثَرِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا  
مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ أَيْضًا -

۸۴۲ - قَالَهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ  
فَصَامَ حَقًّا بَلَغَ الْكَدِّ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ  
مَعَهُ وَكَانُوا يَا خُذُّونَ بِالْأَحْذِثِ قَالَ أَحَدُ ثَبَاتٍ  
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ قَالَ  
ثَنَا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَدْ كَرَّ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۸۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَبَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنِّي

ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں -

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گریہی کہ حکیمہ لگانے  
والا مسکین نہیں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں محتاجی کا کوئی سبب  
نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں، کامل مسکین  
وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی اسے پہچانا جاتا ہے کہ اس کو  
صدقہ دیا جائے، اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ سفر میں روزہ رکھنا چکی  
نہیں کا مطلب یہ نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے کو نیکی سے خارج کیا  
جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے  
کی نیکی نہیں کیونکہ بعض اوقات ایسی صورت میں روزہ چھوڑنا زیادہ  
نیکی قرار پاتا ہے جبکہ دشمن وغیرہ کے مقابلے کی وجہ سے تقویٰ کی  
بنیاد پر ہو -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے  
میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ جب  
مقام کدید میں پہنچے پھر روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی افطار کر  
لیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ ترین حکم پر عمل کرتے  
تھے -

حضرت مالک اور ابن جریر فرماتے ہیں حضرت ابن  
شہاب نے ہمیں خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا -

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
اور وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ جب مقام عسفان



عَسْفَانَ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
۸۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا  
إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
۸۴۷ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ  
قَالَ ثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ  
عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ  
الْفَتْحِ فِي مَرْمَصَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْمَكِيدَ  
فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الْحَيَامُ قَدْ عَارَسُوا  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُدْحٍ مِنْ لَبَنٍ فَأَمْسَكَ  
فِي يَدِهِ حَتَّى رَأَى النَّاسَ وَهُوَ عَلَى رَأْسِ حِلْيَةٍ حَوْلَهُ  
ثُمَّ شَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَفْطَرَ ثَنَا وَلَهُ رَجُلًا إِلَى جَنْبِهِ فَشَرِبَ فَصَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ  
قَالَ قُتَيْبَةُ -

۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَبَّاءُ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِي مَرْمَصَانَ فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ  
عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَعَلَتْ رَأْسَهُ تَحْتِ  
يَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَمَدَّ عَايَانًا فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ عَلَى  
يَدِهِ أَفْطَرُوا -

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْمٍ وَنَهْدُ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا  
ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ

میں نیچے -  
حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے  
بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا -  
حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے  
مہینے میں تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا مقام مکہ  
میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے لیے روزہ رکھنا  
مشکل ہو گیا ہے آپ نے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا اور  
اسے اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا یہاں تک کہ صحابہ کرام نے دیکھ  
لیا آپ سواری پر سوار تھے لوگ آپ کے ارد گرد تھے پھر آپ  
نے دودھ نوش فرما کر روزہ توڑ دیا اور پیالہ اپنے قریب  
کھڑے ایک شخص کو دے دیا اس نے بھی پیا تو رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار  
بھی کیا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو ایک  
صحابی کے لیے روزہ مشکل ہو گیا اور سواری انہیں رات  
کی بجائے درخت کے نیچے گئی رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ان کا معاملہ بتایا گیا تو آپ نے ایک برتن منگوایا  
صحابہ کرام نے اسے آپ کے ہاتھ پر دیکھا تو انہوں نے روزہ توڑ  
دیا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے  
مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے روزہ  
رکھا حتیٰ کہ آپ کراغ انعم مقام بہ پہنچے لوگوں نے بھی آپ کے



عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ نَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُتْلَعَ  
الْعَبِيدُ نَصَامَ النَّاسِ مَعَهُ فَبَلَغَهُ

أَنَّ النَّاسَ تَدَا شَقٌّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامَ يَنْظُرُونَ  
فَيَمَانَعَلُ قَدَا يَفْدُحِ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ نَشْرِبَ  
وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا بَعْدَ  
نَقَالَ أَمْلَيْكَ الْعَصَاةَ -

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا بَخْرَبُ بْنُ تَصْرِيقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ  
يَزِيدٍ عَنْ كُرْعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الصِّيَامِ  
رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمٍ وَنُصُومٍ  
حَتَّى بَلَغَ مَازِلَ مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَتَدُّ  
دَنُوتُكُمْ مِنْ عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا  
مِنَ الصَّائِمِينَ وَمِنَ الْمُفْطِرِينَ ثَنَا سِرْنَانُ فَذَلَّ  
مَازِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تَصْبِحُونَ عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرُ  
أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطَرُوا فَكَانَتْ بَيْنَهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوًّا لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ  
وَبَعْدَ ذَلِكَ -

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ الطَّوِيلِ أَنَّ  
بَكْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ  
وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ نَشَقُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمَ قَدَا عَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّا نَشْرِبُ  
وَهُوَ عَلَى رَأْسِ جَلَّتِهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ -

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ  
قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ

ساتھ روزہ رکھا — آپ کو خبر ملی کہ لوگوں کے لیے روزہ رکھنا  
مشکل ہو گیا ہے وہ آپ کے محل کے منتظر ہیں۔ عصر کے بعد آپ نے  
پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اسے لوگوں کے سامنے نوش  
فرمایا پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا  
ہے آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت قزیم سے روایت کرتے  
ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے  
سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں  
پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ہم فتح کے سال رمضان المبارک کے  
مہینے میں نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور ہم نے بھی  
روزہ رکھا حتیٰ کہ ایک پڑاؤ پر پہنچے آپ نے فرمایا تم دشمن کے قریب  
ہر پہنچ چکے ہو روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے تو  
صبح کے وقت ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور کچھ کا روزہ نہیں  
تھا پھر ہم چلے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ نے فرمایا تم صبح دشمن سے  
مقابلہ کرنے والے ہو لہذا تمہارے لیے روزہ نہ رکھنا زیادہ طاقت  
کا باعث ہے تو انہوں نے روزہ چھوڑ دیا تو یہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طرف سے عزیمت تھی پھر میں دیکھتا ہوں کہ میں اس  
سے پہلے اور بعد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھتا  
تھا۔

حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے ان کے لیے روزہ  
رکھنا مشکل ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کا) ایک  
برتن طلب کیا اور اسے نوش فرمایا آپ اپنی سواری پر تھے اور  
لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن ایک صحابی سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو



أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَا جَلِي مِنْ أَضْعَافِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ فِي الْحَرِّ وَ  
هُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِعٌ مِنَ  
الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثَمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ  
عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِعٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ  
مِنَ الْحَرِّ ثَمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَنْصَرَ.

۸۵۳۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ تَيْسٍ عَنْ قُرَّةَ  
بِنْتِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَلِيلَتَيْنِ  
مَضَتْ أَمِنْ مَمَّزَانٍ فَخَرَجْنَا صَوْمًا حَتَّى  
بَلَغَ الْكَدِيدَ فَأَمَرَنَا بِإِلْفِطَارٍ فَصَبَحْنَا وَ  
مَنَا الصَّائِعُونَ وَمَنَا الْمُفْطِرُونَ لَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ  
الظُّهْرَانِ أَعْلَمْنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا  
بِإِلْفِطَارٍ۔

گرمی کے موسم میں مقام عرج میں دیکھا آپ اپنے مسافر پر پیس  
لوگرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے آپ ہنہ دار تھے پھر  
جب مقام کدیر میں پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
میں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی  
دو راتیں گزرنے کے بعد روزے کی حالت میں سفر پر نکلے  
جب مقام کدیر میں پہنچے تو آپ نے یہاں روزہ توڑنے کا  
حکم فرمایا تو ہم نے اس حالت میں صبح کی کہ کوفہ سے درخت  
اور کسی کا ہنہ نہ تھا جب ہم الظہران میں پہنچے تو یہ کارندہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دشمن سے متنبہ کیا خبر دی اور  
ہنہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي هَذِهِ الْأَشْرَاطِ ثَبَاتُ  
جَوَائِزِ الصُّرُوفِ فِي السُّفَرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں  
حالت سفر میں روزہ رکھنے کا جو ثبوت ہوتا ہے اور آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ تَرَكُهُ إِيَّاهُ ابْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ  
أَفْجُوذًا أَحَدًا أَنْ يَقُولَ فِي ذَلِكَ الصَّوْمِ أَنَّهُ لَمْ  
يَكُنْ بِرَأٍ لَا يَجُوزُ هَذَا أَوْلَيْكَتَهُ بِرُوقْدٍ يَكُونُ إِلَّا نَطَارُ  
أَبْرَمِنُهُ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةُ لِلْقَاءِ الْعَدُوِّ وَالَّذِي  
أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ  
مِنْ أَجْلِهِ وَلِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي  
السَّفَرِ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا فَإِنْ قَالَ  
قَائِلٌ إِنَّ فِطْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمْرَهُ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ بَعْدَ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِمْ  
الَّذِي لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا هُمْ عَنْهُ نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ  
فِي السَّفَرِ أَصْلًا قِيلَ لَهُ وَمَا دَلِيلُكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ  
وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِي تَذَكَّرْنَا  
فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ  
ذَلِكَ قَدْ دَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ فِي  
السَّفَرِ بَعْدَ افْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَذْكُورِ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ مُبَاهٍ -

۸۵۴. وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى  
عَنْهُ فِي افْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا  
صَاحِدٌ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعَبِّدٍ قَالَ ثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
بِالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ التَّيْسِيرَ عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ  
الْفِطْرَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الْفِطْرَ فَلْيُفْطِرْ -  
۸۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْ افْطَارَ النَّبِيِّ

پرو شواہد ہونے کی وجہ سے اسے توڑا تو کیا کسی شخص کے لیے یہ کہنا جائز ہے  
کہ یہ روزہ نیکی نہ تھا ایسا کہنا جائز نہیں بلکہ یہ نیکی مٹی لیکن روزہ نہ رکھنا  
زیادہ نیکی مٹی کیونکہ اس کا مقصد دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرنا  
تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اسی مقصد کے تحت  
افطار کا حکم فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
سے فرمایا کہ حالتِ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ سے  
جانتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے کے  
بعد افطار کرنا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دینا حالانکہ ان کو منع نہیں  
کیا تھا، سفر میں روزہ رکھنے کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر  
کیا دلیل ہے حالانکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے  
ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا میں ہے کہ وہ اس کے بعد بھی رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں روزہ رکھتے تھے  
تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات  
میں مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے بعد بھی حالتِ سفر میں  
روزہ رکھنا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حدیث افطار کے راویوں  
میں سے ایک ہیں یہی بات فرماتے ہیں۔

حضرت طاووس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ چھوڑنے  
کا حکم تمہاری آسانی کے لیے دیا ہے پس جس کے لیے روزہ  
رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جو افطار کرنے میں آسانی جانتا ہو  
وہ چھوڑ دے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر چاہے تو روزہ رکھے  
اور چاہے تو چھوڑ دے۔

تو یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں جنہوں نے رسول اکرم



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ صِيَامِهِ فِيهِ  
تَأْسِيًّا لِلصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَلَكِنَّهُ جَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ  
الْيَسِيرِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الَّذِي  
ذَكَرْتَهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ وَكَأَنَّهُ يَأْخُذُ وَنَّ بِالْحَدِيثِ فَلَا حَدَّثَ  
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِيلَ لَهُ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا  
عَلِمُوا قَبْلَ ذَلِكَ أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُفْطِرَ فِي السَّفَرِ كَمَا  
لَيْسَ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ فِي الْحَضَرِ وَكَانَ حُكْمُ الْحَضَرِ وَ  
حُكْمُ السَّفَرِ فِي ذَلِكَ عِنْدَهُمْ سَوَاءً حَتَّى أَحْدَثَ  
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْفِعْلَ  
لِذِي أَبَاحَهُ لَهُمْ الْإِفْطَارَ فِي أَسْفَارِهِمْ فَأَخَذُوا  
بِذَاكَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الْإِفْطَارَ عَلَى الْإِبَاحَةِ وَلَهُمْ  
تَرْكُ الْإِفْطَارِ فَهَذَا أَمْعَنُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
هَذَا أَوْ يَكُنْ عَلَى ذَلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ  
الَّذِي وَصَفْنَا وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ تَرْيِبًا مِمَّا  
ذَكَرْنَاهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَ رَوَى عَنْ أَنَسٍ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَعْنَى  
ذَلِكَ عِنْدَهُ وَشَدَّ مَعْنَاهُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ -

۸۵۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ  
وَهُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ  
صَوْمِ شَهْرِ مَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ الصَّوْمُ  
تُضَلُّ -

۸۵۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ  
قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ أَفْطَرْتَ فَرُحْصَةً وَإِنْ صُمْتَ

صلی علیہ وسلم کے روزہ نہ رکھنے کو رکھنے کے لیے منع قرار نہیں دیا بلکہ  
اسے آسانی کی بنیاد قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی  
روایت میں جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے  
کہ صحابہ کرام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نئے حکم کو اختیار کرتے  
تھے، اس کا کیا مطلب ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ صحابہ کرام اس سے پہلے اس  
بات کو نہیں جانتے تھے کہ مسافر، سفر میں روزہ چھوڑ سکتا ہے جیسا کہ  
اسے حالت اقامت میں روزہ چھوڑنے کا حق نہیں، ان کے نزدیک سفر و  
حضر کا حکم برابر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نفل کے  
فریضے ان کے لیے سفر میں افطار کے جواز کو بیان فرمایا تو انہوں نے  
اسے اختیار کیا کہ (سفر میں) افطار اور ترک دونوں جائز ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا بھی یہی  
مفہوم ہے اور اس پر ان کا وہ قول دلالت کرتا ہے جسے ہم نے  
بیان کیا بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
کے واسطہ سے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے  
پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بھی مروی ہے جو اس بات  
پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے ہم نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

حضرت ماحم احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران ماہ رمضان کے  
روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا روزہ رکھنا  
افضل ہے۔

حضرت ماحم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر تم روزہ نہ رکھو تو اس کی  
اجازت ہے اور اگر رکھو تو یہ افضل ہے۔



فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَارُ وَحَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يَحْدِثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ وَإِنْ شِئْتُ فَافْطِرُ وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ -

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَيْضًا أَهْلُ الْمُقَالَةِ الْأُولَى فِي دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ الصِّيَامَ قَالُوا فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوعًا عَنْهُ كَانَ إِذَا صَامَهُ فَقَدْ صَامَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَقْرُوضٍ عَلَيْهِ فَلَا يَجْزِيهِ فَمَا كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخِرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الصِّيَامُ الَّذِي وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِي لَا يَكُونُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِي ذَلِكَ إِلَّا يَأْمُرُ كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيمِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى إِلَّا تَرَكَ الْأَقُولُ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ إِذَا صَامَتَا مَضَانِ إِنَّ ذَلِكَ يَجْزِيهِمَا وَإِنَّهُمَا لَا يَكُونَانِ كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وَجُوبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جَعَلْنَا يَجُوبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُولِ الشَّهْرِ فَعَلَّ لَهُمَا تَأْخِيرُكَ لِلضَّرُورَةِ وَالْمَسَافِرِ فِي ذَلِكَ مِثْلُهُمَا وَهَذَا الْأُولَى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَشْرُ حَتَّى لَا يُضَادَّ غَيْرُهُ مِنَ الْأَثَارِ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا هَا فِي هَذَا الْبَابِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ الْمُقَالَةِ الْأُولَى الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا هَا لَا هَلِ الْمُقَالَةُ الثَّانِيَّةُ الَّتِي وَصَفْنَا هَا إِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ كَأَنَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ يَصُومُونَ فِيهِ -

۸۵۹ - قِيمَتًا رَوَى فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ وَرَبِيعُ الْجَزَرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت ماسم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو اور روزہ افضل ہے۔

پہلے قول والے سفر میں روزے کے خلاف بطور دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پیش کرتے ہیں جسے ہم نے دوسرے مقام پر ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اٹھالیا۔ وہ کہتے ہیں جب اس سے روزہ اٹھالیا گیا تو اس کا روزہ رکھنا فرض کی ادائیگی کے طور پر نہ ہوگا لہذا جائز نہیں۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ممکن ہے جو روزہ اس سے اٹھایا گیا یہ وہ روزہ ہو جو اس کے لیے ان دنوں رکھنا ضروری تھا جیسا کہ مقیم کے لیے ضروری ہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت بھی پائی جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا اور حاملہ اور دودھ پلانے والی (سے بھی اٹھایا گیا)۔ اور تم نہیں دیکھتے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان المبارک میں روزہ رکھے تو اسے کفایت کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو فرض ہونے سے پہلے روزہ رکھتے ہیں بلکہ ماہ رمضان داخل ہوتے ہی ان پر روزہ فرض ہو جاتا ہے پھر ضرورت کے تحت ان کو تاخیر کی اجازت دی گئی اس سلسلے میں مسافر بھی ان دونوں کی طرح ہے۔ روایات کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ان دوسری روایات کے ساتھ جنہیں ہم نے ذکر کیا تضاد نہ ہو۔

پہلے قول والوں کے خلاف دوسرے قول والے ذکر کردہ دلائل کے علاوہ یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ چھوڑنے کی اس اجازت کے بعد بھی صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں دیکھتا ہوں ہم



بعض سفروں میں موسم گرما میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے  
حتیٰ کہ سخت گرمی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا اور  
ہم میں سے صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ  
بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم  
ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض نے روزہ  
رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا لیکن کوئی بھی دوسرے  
پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں ہم فتح مکہ کے دن جب کہ رمضان المبارک کی انیس یا  
سترہ تاریخ تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔  
روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور نہ رکھنے والوں  
نے نہیں رکھا تھا تو انہوں نے ان پر اعتراض کیا اور انہوں  
نے ان پر اعتراض کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا،  
البتہ انہوں نے فرمایا کہ بارہ تاریخ تھی۔

حضرت ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ  
عنہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا  
البتہ انہوں نے اٹھارہ تاریخ کا ذکر کیا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے  
بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام  
نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا

قَالُوا إِنَّا الْقَعْنَبِيُّ قَالَتْ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي  
يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى  
رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مَنَّا صَائِمًا إِلَّا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.  
۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ يُونُسَ قَالَ  
ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ يَكُنْ يُعَيِّبُ  
بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

۸۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَارُوحُ بْنُ  
عَبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ  
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَيْسَ  
عَشْرَةٌ أَوْ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِعُونَ وَافْطَرَّ  
مَفْطِرُونَ فَلَمْ يَعْيبْ هُوَ وَلَا عَلَى هُوَ وَلَا عَوَّلَا  
هُوَ وَلَا عَلَى هُوَ وَلَا عَوَّلَا.

۸۶۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَارُوحُ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْثَانُ عَشْرَةٌ.

۸۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ تَنَارُوحُ قَالَ ثَنَا هِشَامُ  
بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْثَانُ عَشْرَةٌ.

۸۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا هِشَامُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ  
بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ



غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِتْمَ مَكَّةَ -

۸۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَوْزِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَكَثُرْنَا ظِلًّا صَاحِبِ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَسْتُرُ الشَّمْسَ بِيَدِهِ فَسَقَطَ الصُّوَامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَصَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقُوا الزَّكَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ بِالْأَجْرِ الْيَوْمَ -

۸۶۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ -

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِي هَذِهِ الْأَثَارِ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِفْطَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ لَيْسَ عَلَى الْمَنَعِ مِنَ الصُّومِ فِي السَّفَرِ وَإِنَّهُ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِلْإِنْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَامَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ -

۸۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ -

۸۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ ثَنَا الْمُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُخَيْرَةَ بِنْتِ نِيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

لیکن اصحفہ نے فتح مکہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت مورق العجلی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، سخت گرمی کے دن ہم (ایک جگہ) اترے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا ہم گرم دن اترے ہم میں سے کئی نے چادر سے سایہ کر رکھا تھا اور بعض اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہے تھے روزہ دار گر پڑے اور جن کا روزہ نہیں تھا وہ کھڑے رہے انہوں نے نیچے لگائے اور وارپل کو پانی پلایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھنے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے اور چھوڑنے والے نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

مناجیہ ابن شاذان

قرآن روایات میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ نہ رکھنا اور صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے سے روکنا نہیں تھا بلکہ روزہ چھوڑنے کا جواز بیان کرنا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے اور اے چھوڑتے بھی تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور اسے چھوڑا بھی۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَافْطُرَ -

فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَصُومَ  
وَلَهُ أَنْ يَفْطُرَ وَقَدْ سَأَلَ حَمْزَةُ الْأَسْلَمِيَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ  
فَقَالَ لَهُ أَنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرْ  
۸۷۰ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ  
ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ وَهْشَامُ  
بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ -

۸۷۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ  
الْحَنْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُمَرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ مِثْلَهُ -

۸۷۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ  
الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ  
شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرْ -

فَهَذَا أَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ أَبَاحَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذَلِكَ وَالْفِطْرَ  
لِمَنْ شَاءَ ذَلِكَ وَ  
بِهَذَا أَوْ بِمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهُ أَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ فِي  
السَّفَرِ جَائِزٌ وَذَهَبَ تَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا فَضْلَ لِمَنْ  
صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ عَلَى مَنْ أَفْطَرَ وَفَضْلًا بَعْدَ  
ذَلِكَ وَقَالُوا لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ  
وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِتَخْيِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو وَبَيْنَ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ وَالصَّوْمِ

تقریب اس بات کی دلیل ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا بھی  
جائز ہے اور چھوڑنا بھی۔ — حضرت حمزہ اسلمی نے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو  
آپ نے ان سے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔  
یہ حدیث حضرت قتادہ نے سلیمان بن یسار سے اور  
انہوں نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل  
کی ہے۔

حضرت عمران بن ابوالنس حضرت سلیمان بن یسار  
وہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے اس کی مثل نزول  
کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور  
وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان سے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو  
تو نہ رکھو۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں اس شخص کے  
لیے روزہ رکھنا جائز قرار دیا جو رکھنا چاہے اور جو نہ رکھنا چاہے اس  
کے لیے چھوڑنا جائز قرار دیا۔ — تو اس سے اور جو  
کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں رمضان المبارک  
کا روزہ رکھنا جائز ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سفر میں روزہ  
رکھنے والے کو اس شخص پر کوئی فضیلت نہیں جو روزہ چھوڑے  
اور بعد میں قضا کرے، وہ کہتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوسرے  
پر فضیلت نہیں۔ وہ اس بات سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو حالتِ سفر



میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار دیا اور ایک کو چھوڑ کر دوسری بات کا حکم نہیں دیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے۔ وہ پہلے قول والوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ قرآن نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سلمی رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کے درمیان اختیار دیا اس میں کسی ایک کی دوسرے پر عدم فضیلت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ آپ نے ان کو اختیار دیا کہ جو عمل چاہیں کریں روزہ رکھیں یا اسے چھوڑیں ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم و مسافر سب پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جبکہ وہ مکلف ہوں تو جب رمضان المبارک کی وجہ سے روزہ فرض ہوتا ہے تو ادائیگی میں جلدی کرنے والا تاخیر کرنے والے سے افضل ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے حضرت انس بن مالک اور کئی تابعین سے بھی یہی بات مروی ہے۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: سفر میں اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو لیکن روزہ رکھنا افضل ہے۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم، سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: سفر میں اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو لیکن روزہ رکھنا افضل ہے۔

حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک میں دوران سفر روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے بشرطیکہ اس کی طاقت رکھتا ہو اور ایسا کام نہ کرے جو اس کے لیے باعث مشقت ہو۔

وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِأَحَدٍ هِمَا دُونَ الْآخِرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الصُّومُ فِي الشَّفْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَقَالُوا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا لَيْسَ بِمَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ تَخْيِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِمَزَةٍ بَيْنَ الصُّومِ فِي الشَّفْرِ وَالْإِفْطَارِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ وَلَكِنْ إِنَّمَا خَيْرُهُ بِمَالِهِ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَالصُّومِ وَقَدْ رَأَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُولِهِ الصُّومُ عَلَى الْمُسَافِرِينَ وَالْمُقِيمِينَ جَمِيعًا إِذَا كَانُوا مُكَلَّفِينَ فَلَمَّا كَانَ دُخُولُ رَمَضَانَ هُوَ الْمُوجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ أَدَاءَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِنْ مَنْ أَخَّرَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الصُّومَ فِي الشَّفْرِ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ أَيضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِينَ -

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُزْرُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الصُّومُ أَفْضَلُ وَالْإِفْطَارُ رُخْصَةٌ يَعْنِي فِي الشَّفْرِ -

۸۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَجَاهِدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الصُّومِ فِي الشَّفْرِ إِنْ شِدَّتْ صُمْتَ وَإِنْ شِدَّتْ أَفْطَرْتَ وَالصُّومُ أَفْضَلُ -

۸۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي الشَّفْرِ فَقَالَ يَصُومُ مَنْ شَاءَ إِذَا كَانَ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ أَثَرًا يَشُقُّ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْإِفْطَارِ



اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت بندوں پر آسانی کے لیے دی ہے۔  
حضرت قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں کہ وہ سفر میں گرمی کے باوجود روزہ رکھتی  
تھیں (حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں) میں نے (حضرت قاسم  
بن محمد سے) پوچھا وہ ایسا کیوں کرتی تھیں تو انہوں نے فرمایا  
وہ جلدی کے پیش نظر ایسا کرتی تھیں۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کی حالت میں رمضان المبارک  
کا روزہ جلدی رکھنے کو گرمی میں تاخیر کے ساتھ رکھنے سے افضل جانتی  
تھیں۔ سفر میں روزہ رکھنے کو مکروہ خیال کرنے والے مزید اس  
طرح استدلال کرتے ہیں۔ حضرت منصور کلبی فرماتے ہیں  
حضرت وحید بن خلیفہ رمضان المبارک کے مہینے میں دمشق میں اپنی بستی  
سے ایک ایسی بستی کی طرف نکلے جس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے عقوبہ تک فاصلے  
بتنا تھا۔ آپ نے اود آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے روزہ نہ رکھا جبکہ  
دوسرے حضرات نے روزہ چھوڑنا پسند نہ کیا جب وہ اپنی بستی کی طرف  
لوٹے تو فرمایا اللہ کی قسم! میں نے آج ایک ایسی بات دیکھی ہے جسے  
دیکھنے کا مجھے تصور بھی نہ تھا۔ ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا۔ یہ بات انہوں نے  
روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمائی پھر دعا مانگی "یا اللہ! مجھے  
اپنی طرف اٹھالے"۔

تو جو لوگ سفر میں روزہ رکھنا پسند کرتے ہیں ان کے  
لیے اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ حضرت وحید نے ان لوگوں کی مذمت  
کی جنہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت  
سے اعراض کیا تو جو شخص سفر میں اس طریقے سے (سیرت نبوی سے  
اعراض کے طور پر) روزہ نہ رکھے وہ قابلِ مذمت ہے لیکن جو  
آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اعراض کی بجائے  
حضرت ابوہریرہ اسلمی، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم،  
وسلم حضرت حمزہ بن عمر واسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسلسل

التَّاسِيَرُ عَلَى عِبَادٍ ۝  
۸۴۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بِشَرِّ بَنِي بَكْرِ عَنِ  
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
كَانَتْ تَصُومُ فِي السَّفَرِ فِي الْحَرْفِ قُلْتُ مَا حَمَلَهَا  
عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهَا كَانَتْ تُبَادِرُ -

فَهَذَا عَائِشَةُ كَانَتْ تَرَى الْمُبَادِرَةَ بِصَوْمِ  
رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلَ مِنْ تَأْخِيرِ ذَلِكَ الْحَضَرِ -  
۸۴۷- وَكَانَ أَيْضًا مِمَّا احْتَجَمَ بِهِ مَنْ كَرِهَ الصَّوْمَ  
فِي السَّفَرِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
وَحَدَّثَنَا رِبْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تَنَاوَلْنَا شُعَيْبُ بْنُ  
اللَيْثِ قَالَا تَنَاوَلْنَا اللَّيْثُ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورِ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دُحْيَةَ ابْنَ  
خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ يَدُ مَشَقِّ إِلَى قَدْرِ قَرْيَةٍ  
عَقِبَةً فِي رَمَضَانَ فَافْطَرَ وَمَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ  
أَخْرُوجَ أَنْ يُفْطِرُوا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ  
وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ  
أَرَاهُ أَنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلدِّينِ  
صَامُوا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اقْضِنِي إِلَيْكَ -

وہ روزہ نہ رکھنے والے لوگوں کی مذمت کرتے ہیں

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلدِّينِ اسْتَعْبُوا الصَّوْمَ  
فِي السَّفَرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ دُحْيَةَ إِنَّمَا ذَمَّ مَنْ  
رَغِبَ عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابِهِ فَمَنْ صَامَ فِي سَفَرِهِ كَذَلِكَ فَهُوَ مَذْمُومٌ  
وَمَنْ صَامَ فِي سَفَرِهِ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْ هَدْيِهِ بَلَى  
عَلَى التَّمَسُّكِ بِهِ فَهُوَ مُحْمَدٌ -

۸۴۸- حَدَّثَنَا رِبْعُ الْجَزِينِيُّ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو نُرْعَةَ  
قَالَ أَنَا حَبِوَةٌ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي مُسْلَمٍ الْأَسْلَمِيِّ



عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصُومُ الْقِيَامَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رُحْصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعِبَادِ مَنْ قَبِلَهَا فَحَسَنٌ جَمِيلٌ وَمَنْ تَرَكَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ وَكَانَ حَمْزَةُ يَصُومُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَكَانَ أَبُو مُرَاوِجَ كَذَلِكَ وَكَانَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ.

قَدْ لَمْ نَذْكُرْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقِيَامَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَأَنَّ الْإِفْطَارَ إِنَّمَا هُوَ رُحْصَةٌ. ۸۸۹. وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَزَوِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرَّةَ قَالَ أَتَلَحَّيْوُهُ قَالَ لَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُومُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ.

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۸۸۰. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّيَّ قَالُوا سَأَلْنَا مُوسَى بْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ بَكَرُ وَصَالِحُ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَيَّامَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمُ عِيدِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَكَرِهُوا بِهِ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَجَعَلُوا صَوْمَهُ لَصَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهْمُ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يُجَوِّزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ

روزے رکھنا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے رخصت ہے پس یہ اچھا عمل ہے اور جو چھوڑ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت حمزہ سلمی رضی اللہ عنہ سفر و حضر میں روزہ رکھتے تھے حضرت ابو مرادج اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تو جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے اور روزہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر و حضر میں ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔

## یوم عرفہ کا روزہ

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قربانی کا دن، ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) اور یوم عرفہ (ذوالحجہ) مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت نے اس حدیث کو اپنا یا وہ یوم عرفہ کا روزہ سمجھ جاتے ہیں اور اسے قربانی کے دن کے روزے کی طرح قرار دیتے ہیں۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اکرم



صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت  
ہو کیونکہ وہاں عید ہے دوسری جگہ اس طرح نہیں حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ  
رضی اللہ عنہ کے غارِ اقدس میں ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے  
ہم سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن میدانِ  
عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ کے  
دن روزہ رکھنے سے منع کرنا عرفات کے ساتھ خاص ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِتَهْيِهِمْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ  
عَرَفَةَ بِالمَوْقِفِ لَا أَنَّهُ هُنَاكَ عِيدٌ وَكَيَسَ فِي غَيْرِهِ  
كَذَلِكَ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ -

۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ التَّمِيمِيُّ وَابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ قَالَ تَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا حَوْشَبُ بْنُ  
عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا  
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ  
بِعَرَفَةَ -

فَأَخْبَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ  
إِنَّمَا هُوَ بِعَرَفَةَ خَاصَّةً -

پہلے قول والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے فرمادے کہ میں نے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما  
نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔

۸۸۲ - فَأَحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى بِقَوْلِهِمْ  
أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو حَذِيفَةَ  
قَالَ سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَصُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ  
يَوْمَ عَرَفَةَ -

ان کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس سے عرفہ  
کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے  
بیانات دوسری حدیث میں بیان کی ہے۔

قِيلَ لَهُمْ هَذَا أَيْضًا عِنْدَنَا عَلَى الصِّيَامِ  
يَوْمَ عَرَفَةَ بِالمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ  
فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ -

حضرت عبداللہ بن ابی نعیم اپنے والد سے اور وہ ایک شخص  
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما سے عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے کے بارے  
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ گئے تو ہم نے روزہ نہ رکھا تو اس حدیث سے  
واضح ہوا کہ حضرت نافع نے جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا ہے وہ میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے سے

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا رَوْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ وَابُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي جَحِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ  
ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالمَوْقِفِ فَقَالَ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ  
يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَآنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا



أَمْرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ۔

متعلق ہے۔

فَبَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا رَوَى نَافِعُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ۔

۸۸۴۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمْرِ بِصَوْمِ

يَوْمِ عَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ

بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا رَقِيبَةُ عَنْ

حَبْلَةَ بِنْتِ سُهَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ

صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ فَأَمْرٌ بِصِيَامِهِمَا۔

۸۸۵۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي ثَوَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ

عُمَرَ وَأَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ

بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي

قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكْفَرُ

السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ

قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي

أَحْسِبُ عَلَى اللَّهِ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْ يُكَفِّرَ

السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى

بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ تَرَأْتُ عَلَى الْقُضَيْلِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ

يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَعُدُّ لَهُ بِصَوْمِ سَنَةٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق بھی مروی ہے۔ حضرت جبہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے جبہ المبارک اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ گزرے ہوئے انسان کے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ یوم عرفہ کے روزے کو گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اس روزے کو ایک سال کے روزے کے برابر قرار دیتے۔



**فَتَبَيَّنَ بِهَذَا أَنَّ لَا تُرْعَنُ تَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوَعُّبُ فِي صَوْمِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَذَلِكَ أَنَّ مَا كَرِهَ مِنْ صَوْمِهِ فِي الْأَثَارِ الْأَوَّلِ هُوَ لِلْعَارِضِ الَّذِي ذَكَّرْنَا مِنَ التَّوَقُّوفِ بِعَرَفَةَ لِشِدَّةِ تَعَبِهِمْ وَهَذَا اقْوَلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -**

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْوَهَبِيُّ قَالَ تَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هَنْدٍ بْنِ أَسْمَاءَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي مِنْ أَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ وَجَدَتْ مِنْهُمْ قَدْ أَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهِ فَلْيَصُمْ لَاحِرَةً -

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا رَوْحٌ قَالَ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْإِنْهَالِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هَذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَأَتَمُّوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ ۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْإِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَسْلَمَ إِنَّ نَاسًا اتَّوَا الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَصُمْتُمْ الْيَوْمَ فَقَالُوا لَا وَقَدْ أَكَلْنَا فَقَالَ فَصُومُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے کی ترمیم ثابت ہوئی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی روایت کے مطابق اس دن کے روزے کی کراہت اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی یعنی میلان عرفات میں ٹھہرنا کیونکہ اس میں مشقت زیادہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی طرف بھیجا جن کا قبیلہ اسلم سے تعلق تھا اور فرمایا ان سے کہو یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور جسے یوں پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہے تو اسے دن کے آخر میں روزہ رکھنا چاہیے۔

حضرت عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی (ابن منہال) اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یوم عاشورہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم ناشتہ کر چکے تھے آپ نے فرمایا کیا آج تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا دن کا باقی حصے میں روزہ مکمل کرو۔

حضرت ابراہیم بن ابی منہال اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اس صبح مسلم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے کہ لوگ یاہن میں سے ابن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں اور ہم نے کھانا بھی کھایا ہے آپ نے فرمایا باقی دن کا روزہ رکھو۔



## بیان المسئلة

## بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقِيْهُ هَذِهِ الْأَثَارُ وَجَوِبَ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قِيَامُ امْرِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهِ بَعْدَ مَا أَصْبَحُوا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَنْ كَانَ فِي يَوْمِهِ عَلَيْهِ صَوْمُهُ بَعِيْذُهُ وَلَمْ يَكُنْ نَوَى صَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَّهُ يَحْزِيْهِ أَنْ يَتَنَوَى صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مَا نَرَا دَعَى مَا ذَكَرْنَا.

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا النُّعْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْقُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْصَارِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَقُمْ عَلَى صَوْمِهِ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَتِمَّ آخِرَ يَوْمِهِ فَلَمْ تَزَلْ نَصُومُهُ بَعْدَ وَنُصُومِهِ صَبِيَانَنَا وَهُمْ صَغَارٌ وَنَحْنُ لَكُمْ اللَّعْبَةُ مِنَ الْعُهْنِ فَإِذَا سَأَلُونَا الْقَطْعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْبَةَ.

فَقِيْ هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُمْنَعُونَ صَبِيَانَهُمُ الْقَطْعَامَ وَيُصَوِّمُونَ نَهْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَهَذَا إِعْنَدَنَا غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ الْقَبْلِيَّانَ غَيْرُ مُتَعَيِّدَيْنِ بِصِيَامٍ وَلَا بِصَلَاةٍ وَلَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مُتَعَيِّدَيْنِ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ رَفَعَ اللَّهُ عَنَّا وَحَدَّثَ عَنْهُمْ الْقَلَمَ.

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

حضرت امام ابو جعفر طہاری فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق عاشورہ کا روزہ واجب ہے اور صبح کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں روزہ رکھنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ صبح کی دن روزے کے لیے صحت برادرت کو نیت نہ کر سکے تو صبح کے بعد روال سے پہلے پہلے نیت کرے جیسا کہ اس سلسلے میں اہل علم نے فرمایا ہے یرم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت خالد بن ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بنت موزر عنی اللہ عنہا سے یرم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو شہروں میں بھیجا کہ جس شخص نے صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے وہ پورا کرے اور جس نے صبح نہیں رکھا وہ دن کے باقی حصے میں رکھ لے اس کے بعد ہم مسلسل روزے رکھتے ہیں اور چھوٹے بچوں سے بھی رکھواتے ہیں ہم ان کے لیے کھانا بناتے ہیں جب وہ ہم سے کھانا مانگتے ہیں تو ہم نہیں کھانا دیتے ہیں۔

تراس حدیث میں ہے کہ وہ بچوں سے کھانا دیکھ لیتے اور عاشورہ کے دن ان سے روزہ رکھواتے اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کیونکہ بچے نماز، روزے اور کسی دوسری عبادت کے مکلف نہیں ہوتے اور وہ کیسے ان عبادات کے مکلف ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے قلم اٹھایا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین قسم کے روزے



عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ  
بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَنَسٍ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى  
يَكْبُرَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ  
حَتَّى يَفِيْقَ -

۸۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاقَضَ قَالَ  
تَنَاقَضَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنْ تَمِيمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
وَقَدْ رَوَى فِي نَسْخِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
عَنْ تَمِيمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
۸۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاقَضَ الْوَهْبِيُّ  
قَالَ تَنَاقَضَ الْبَارِئُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
ابْنِ مَسْعُودٍ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَعِنْدَهُ رُطْبٌ فَقَالَ  
أَذْنُهُ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَا صَائِمٌ  
فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَمَرْنَا بِصِيَامِهِ قَبْلَ رَمَضَانَ  
۸۹۵- حَدَّثَنَا سَيْمُنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَاقَضَ  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَاقَضَ سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ بْنِ الشَّكَنِ عَنْ  
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَنَا هَذَا رَجُلٌ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ  
لَهُ هَلُمَّ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا  
نُصُومُهُ ثُمَّ تَرَكْنَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ -

۸۹۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ قَالَا تَنَاقَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْكَثِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ  
يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ فَكُنَّا  
نُفَرِّضُ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُورَاءَ -

سے قلم اٹھایا گیا (۱) بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (۲) سونے  
والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور (۳) پاگل حتیٰ کہ حسیک  
ہو جائے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

یوم عاشورہ کے روزے کے منسوخ ہونے کے بارے میں  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات مروی ہیں۔

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ  
کے دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے  
پاس تر کجوریں تھیں انھوں نے فرمایا قریب آؤ میں نے عرض کیا  
آج عاشورہ ہے اور میں روزہ دار ہوں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک  
کی فرضیت سے پہلے ہمیں اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا  
گیا تھا۔

حضرت قیس بن سکن، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ان کے  
پاس آیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے انھوں نے فرمایا آؤ  
کھاؤ اس نے کہا میں روزے دار ہوں حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم عاشورہ کا روزہ  
رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا  
روزہ رکھنے کا حکم فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے  
فرض ہوئے تو فرمایا جو شخص پہلے عاشورہ کا روزہ رکھے اور  
جو پہلے نہ رکھے۔



وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ - ۸۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْزُونُ قَالَ تَنَا اسَدُ وَشُعَيْبُ قَالَا تَنَا الْكَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۸۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا ابُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ وَرَحْمَتِنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهِنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ -

۸۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ خَيْمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ أَمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ وَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ -

۹۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا رَوْحُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ خَيْمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ -

۹۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ خَيْمَةَ قَدْ كَرِهَ اسْتِادَهُ -

فَقِي هَذِهِ الْأَثَارُ نَسْخٌ وَجُوبٌ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَدَلِيلٌ أَنَّ صَوْمَهُ قَدْ رُدَّ إِلَى الشُّطُوعِ بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرَضًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَارَ أَحْرَقَ يَهَادَ لَيْلٌ

حضرت عمارک فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اس کی تاکید فرماتے اور ہم سے اس کا وہو جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں (عاشورہ کے روزے کا) حکم دیا نہ روکا اور نہ ہی ہم سے اس پر منع کیا۔

حضرت ابو عمار حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہی عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ روکا اور ہم یہ روزہ رکھتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شریکل، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حکم، حضرت قاسم بن مخیرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

ان روایات میں یوم عاشورہ کے روزے کا منسوخ ہونا بیان کیا گیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس (دن) کا روزہ نقل قرار دیا گیا جبکہ پہلے فرض تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حدیثی روایت بھی مروی ہیں جن میں اس بات پر دلیل پائی جاتی ہے کہ



عَلَى أَنْ صَوْمَهُ كَانَ اخْتِيَارًا لَا فَرَضًا - ۹۰۲  
فَمِنْهَا مَلَحَدٌ ثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَنْ ابْنِ شَيْبَةَ  
قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَشْرِ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ  
الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا  
هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مُوسَى  
عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ أَنْتُمْ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ  
فَصُومُوهُ -

فَقِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَامَهُ شُكْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي  
إِظْهَارِهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَذَلِكَ عَلَى الْإِخْتِيَارِ  
لَا عَلَى الْفَرَضِ -

۹۰۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا  
عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ  
مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ  
يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ -

۹۰۴ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْجَبَرِي قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ الْأَزْمَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلَى يَوْمٍ فِي  
الْقِيَامِ إِلَّا شَهْرُ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ -

۹۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا  
رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ  
ابْنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبِرْنِي عَنْ  
يَوْمٍ عَاشُورَاءَ قَالَ عَنْ أَبِي بَالَةَ تَسْأَلُ قُلْتُ

اس روزے کا اختیار تھا فرض نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں،  
جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ شریف لائے تو یہودیوں  
کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ نے ان سے پوچھا تو انہوں  
نے جواب دیا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر  
غلبہ عطا فرمایا آپ نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم ان یہودیوں کی  
نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو پس تم اس  
(دن) کا روزہ رکھو۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس دن کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون پر غالب  
کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے رکھا، اس میں اختیار ہے  
فرض نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہی حکم کے مطابق  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی یوم عاشورہ یا رمضان  
المبارک کے علاوہ روزوں کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رزیدہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے  
ہیں آپ نے فرمایا روزے کے سلسلے میں رمضان المبارک اور  
یوم عاشورہ کے علاوہ کسی دن کو دوسرے دن پر تفضیل حاصل  
نہیں۔

حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے  
انہوں نے فرمایا اس کی کس بات کے بارے میں پوچھ رہے  
ہو میں نے کہا میں اس کے روزے کے بارے میں پوچھ



أَسْأَلُ عَنْ صِيَامِهِ أَيَّ يَوْمٍ صَامَ قَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ مِنْ تَا سِعَةٍ فَأَصْبَحَ صَائِمًا قُلْتُ كَذَلِكَ كَانَ يَصُومُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ عَلَى صَوْمِهِ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ اخْتِيَارًا لَا فَرَضًا مَا قَدْ رَوَاهُ سَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَخْبَارِهِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

۹۰۶ وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ حَبَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ أَيضًا مِنْ أَجْلِ الْبَعْنِ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۰۷ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ قَالَ تَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ تَنَا إِسْرَاطِيلُ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَصُومُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِهِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِلْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا هَا أَيْضًا

۹۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا مُسْلِمٌ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ تَنَا مَزِيدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ عُثْمَانَ اسْتَعْمَلَ أَبَا مُوسَى عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ صُومُوا هَذَا الْيَوْمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُهُ

۹۰۹

راہوں کہ کس دن روزہ رکھوں؟ انہوں نے فرمایا نویں تاریخ کی صبح کو روزے کی حالت میں صبح کرو میں نے پوچھا کیا ہر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا روزہ نفی ہوتا تھا فرض نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان روایات میں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں اس علت کو بیان کیا جس کے باعث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا۔

حضرت مسلم المرقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

تو ہر کتاب ہے یہ بھی اسی وجہ سے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے۔

حضرت ثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد بن ربیع رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھو بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔

تو ہو سکتا ہے اس کی علت وہ ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت مزید بن جابر اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا تو عاشورہ کے دن انہوں نے فرمایا آج کا روزہ رکھو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔



فَهَذَا الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَيْضًا -

٩٠٩ - حَدَّثَنَا رِئِيسُ الْبُخَارِيِّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ  
قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَرْبِيِّ الْقِصْبِيِّ عَنْ كُثَيْبَةَ  
بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِمْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ الْيَتِيمِ إِلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ ذِي الْحِجَّةِ  
وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ -

فَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ الَّذِي تَبْلَهُ -  
 ٩١٠ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ ثنا النُّعْمَانِيُّ قَالَ  
 ثنا أَبُو سَامَةَ قَالَ ثنا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ  
 مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَوْمُ  
 عَاشُورَاءَ يَوْمًا يَصُومُهُ الْيَهُودُ وَيَتَّخِذُونَهُ  
 عِيدًا أَفْصَوْمُوهُ أَنْتُمْ -

٩١٠. حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَلْعَتَمَانِيَّ يَقُولُ  
سَمِعْتُ اَبَا سَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَوْمُ  
عَاشُورَاءَ يَوْمًا يَصُومُهُ الْيَهُودُ وَيَتَّخِذُونَهُ  
عِيدًا فَصُومُوهُ اَنْتُمْ.

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَوْمِهِ لِأَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا  
تَصُومُهُ وَقَدْ اخْتَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِهِ  
بِالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَتْ الْيَهُودُ تَصُومُهُ  
أَنَّهَا عَلَى الشُّكْرِ مِنْهُمُ لِلَّهِ تَعَالَى فِي إِظْهَارِهِ مُوسَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى لِرْعَوْنَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيْضًا صَامَهُ كَذَلِكَ وَالْقَوْمُ لِلشُّكْرِ اخْتِيارًا لِأَنَّهُ

۹۱۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا شَوْرًا  
فَلْيَصُومْهُ وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ فَلْيَدْعُهُ -

٩١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا أَوْ هَبْنِي  
قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
تَوَفَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اس حدیث میں بھی اس بات کا احکام ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

حضرت ہیر بن خالد اپنی زوجہ سے وہ سرکارِ دہلی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زعفران مطبوخی اٹھ منہا لے لیا  
کرتی بی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ اور دوسری  
نواکھ لہر بھیجے سے تین دن کا روزہ رکھتے تھے۔

یہ بھی پہلی بات کی طرح ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی یوم عاشورہ کا رخصہ رکھا کرتے اور اسے عید قرار دیتے تھے پس تم بھی اس کا رخصہ رکھو۔

اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 رخصے کا حکم اس لیے دیا کہ اس دن یہودی روزہ رکھتے تھے۔  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں دولت  
 بیان کی ہے جس کے باعث یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے یہی  
 وہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے عزت  
 مہنی علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی  
 اسی وجہ سے یہ روزہ رکھتے تھے اور شکر کے طوطہ پہ روزہ رکھنا اختیاری  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس سے جو شخص ماشورہ کا روزہ  
 رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ہمارے  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سائیم ماثورہ کے بارے  
 میں فرماتے تھے کہ قریشیہ عہد جاہلیت میں اس دن کا نغذہ



فِي يَوْمٍ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ  
أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ -

۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عِيْلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يَحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قُلْتُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ  
عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ  
الَّتِي قَبْلَهُ -

۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عِيْلَانَ بْنَ  
جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِيْلَانَ بْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عِيْلَانَ  
مِثْلَهُ -

۹۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ  
مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عِيْلَانَ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهِ  
أَحْتِسَابًا لِمَا ذَكَرَ فِيهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ وَلَيْسَ هَذَا  
بِمُخَالِفٍ عِنْدَنَا لِلْحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ كَانَ يَصُومُهُ شُكْرًا لِلَّهِ لِمَا أَظْهَرَ مُوسَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَشْكُرُ اللَّهُ بِهِ مَا شَكَرَ بِهِ مِنْ ذَلِكَ  
فَيُكَفِّرُ بِهِ عَنْهُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ -

۹۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا سَمِعْنَا  
رَوْحَ بْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ جَعْفَرٍ  
وَهُوَ عَلَى الْمَنَابِرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي أَعْلَمُكُمْ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِي هَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءُ وَلَمْ يَكُتَبْ  
عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ  
شَاءَ فَلْيُفْطِرْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

رکھتے تھے۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ  
رکھے اور جو شخص اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے بارے میں فرمایا  
مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے ایک سال پہلے  
کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے میرے  
والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عیلان سے سنا  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت مہدی بن میمون اور حماد بن مرزوق حضرت عیلان  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

تراس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو اس دن کا روزہ  
اس کفارہ کی امید پر رکھنے کا حکم دیا جس کا ذکر کیا گیا۔ ہمارے  
نزدیک یہ حدیث، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے  
خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا  
شکر ادا کرتے ہوئے یہ روزہ رکھا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تو یہ شکرانے کا روزہ تھا اس کے لیے پہلے سے جاری

الْحَدِيثُ

حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں انہوں نے حج کے  
موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرماتے  
تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس دن کے بارے میں فرماتے  
تھے یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں لیکن  
میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پس جو چاہے روزہ رکھے اور  
جو چاہے چھوڑ دے۔

ممکن ہے آپ کے قول اور تم پر اس کا روزہ فرض نہیں



کیا گیا ہے مراد اس سال کا وہ دن ہو۔ اس میں گزشتہ سالوں میں اس کی  
خفیت کی نفی نہیں ہے بدین یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ پہلی روایات میں گزرا  
ہے تو یوم عاشورہ کا روزہ جو پہلے فرض تھا اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو  
گیا اور اب بطور اختیار اس کا حکم دیا گیا اور اس کا ثواب بیان کیا گیا ہیں  
اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے اور یہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے حکم بن  
امرج رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا  
ارشاد گرامی اسی طرح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی  
طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال زندہ رہا  
تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، یعنی عاشورہ کا۔

حضرت ابو عامر اور ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی  
ذئب نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ  
آپ نے فرمایا میں محرم کی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔  
حضرت روطہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے  
بیان کیا پھر انہوں نے حضرت سلیمان کی روایت (۹۱۷) کی  
مثل بیان کیا۔

تو آپ کا ارشاد گرامی کہ میں عاشورہ کا یعنی نویں تاریخ کا روزہ  
رکھوں گا، اس بات کی خبر ہے کہ یہی دن عاشورہ ہے اور آپ کا ارشاد  
گرامی کہ میں نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے  
کہ نویں اور دسویں تاریخ کو ملا کر (دونوں کا) روزہ رکھوں گا یعنی صرف  
دسویں تاریخ کا قصد نہیں کروں گا جیسے یہودی کرتے ہیں بلکہ اسے  
دوسرے دن کے ساتھ ملاؤں گا، تو میرا روزہ یہودیوں کے روزے کے

وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ أَيَّ صِيَامَ ذَلِكَ الْيَوْمِ  
فِي ذَلِكَ الْعَامِ وَلَيْسَ فِي هَذَا نَفْيٌ أَنْ يُكُونَ قَدْ كَانَ  
كُتِبَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَقَدَّمَ ذَلِكَ الْعَامَ مِنْ  
الْأَعْوَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
الْأَحَادِيثِ الْأُولَى فَقَدْ ثَبَتَ نُسْخُ صَوْمِ يَوْمِ  
عَاشُورَاءَ الَّذِي كَانَ فَرَضًا وَأَمْرٌ بِذَلِكَ عَلَى  
الِاخْتِيَارِ وَأُخْبِرَ بِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوَّمُوهُ  
حَسَنٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ وَذَكَرَ ذَلِكَ  
أَيْضًا عَنْ تَرَسُّوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۱۷- وَقَدْ رَوَى عَنْ تَرَسُّوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ شُعَيْبٍ  
قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الْقَاسِمِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ عَشْرَةٍ  
الْعَامِ الْقَابِلِ لَصَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ  
يَعْنِي عَاشُورَاءَ -

۹۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَابُو  
دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا صَوْمَ مِنْ عَاشُورَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ -  
۹۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ  
قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ  
حَدِيثِ سُلَيْمَنَ -

فَقَوْلُهُ لَا صَوْمَ مِنْ عَاشُورَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ  
أَحْبَابُ رَوَوْهُ عَلَى أَنَّهُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ  
فَقَوْلُهُ لَا صَوْمَ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ يَحْتَمِلُ لَا صَوْمَ مِنْ  
يَوْمِ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ أَيْ بِمُتْلَا أَقْصَدَ بِصَوْمِي  
فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ بِعَيْنِهِ كَمَا تَقَعَدُ الْيَهُودُ وَلَكِنْ  
خِلَاطُهُ بِغَيْرِهِ فَكَوْنُ قَدْ صُمِّمَتْ بِخِلَافِ مَا تَقَرَّرَ



يَهُودٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى.

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ خَالِفُوا الْيَهُودَ وَصُومُوا يَوْمَ النَّاسِ وَالْعَاشِرِ

یہودیوں سے

فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ عَشْرًا إِلَى قَابِلٍ لَا صَوْمَ يَوْمَ النَّاسِ إِلَى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ. ۹۲۱۔ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَصَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا وَلَا تَنْتَبِهُوا بِالْيَهُودِ.

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثنا أَبُو شَهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

فَلَبَّتْ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَا ذَكَرْنَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمًا أَمَّا دَبْصُومِ يَوْمِ النَّاسِ أَنْ يُدْخَلَ صَوْمُهُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الصِّيَامِ حَتَّى لَا يَكُونَ مَقْصُودًا إِلَى صَوْمِهِ بَعْدَهُ كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ۹۲۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ الْيَتَّى

خلافت ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنی کی روایت مروی ہیں۔

حضرت عطاء سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور یوں اور یوں تاریخ کا روزہ رکھو۔

تقریباً اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو یوں اور یوں تاریخ کا روزہ رکھوں گا کا وہی معنی بیان کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں (اپنے فرمایا) اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو اور یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

حضرت ابو شہاب حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں تاریخ کے روزے کا ارادہ اس لیے فرمایا کہ اس کے ذریعے وہ عاشورہ کے روزے میں داخل ہو تاکہ اس میں دن کا روزہ مقصود نہ ہو جیسا کہ آپ سے جمعہ کے روزے کے بارے میں آیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جبریلہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا، انہوں نے



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَوِيرِيَّةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ  
هِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَصُمْتَ امْسِ قَالَتْ لَا قَالَ  
افْتَصُومِينَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي إِذَا-  
۹۲۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْعَتَكِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ  
جَوِيرِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ-

۹۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ  
قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ-

۹۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ  
ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا  
قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا-

۹۲۷- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا أَدَمُ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ-

۹۲۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادِ  
الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ-

۹۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ  
بْنُ سَلَامٍ بَنِي مُسْكِينٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ  
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَهَى عَنْهُ إِلَّا فِي  
أَيَّامِ مُتَتَابِعَةٍ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي

عمر بن الخطاب "نہیں" فرمایا کیا کل بھی روزہ رکھو گی؟ انھوں نے  
عمر بن الخطاب "نہیں" آپ نے فرمایا تو پھر روزہ توڑ دو۔

حضرت ابو ایوب عتکی، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے  
پاس تشریف لائے۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبہ، حماد بن سلمہ اور ہمام حضرت قتادہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند  
سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو  
ماسوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ  
بھی رکھو۔

حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں میں نے ابو حارث  
بن کعب کے ایک شخص سے سنا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے  
ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

حضرت زیاد حارثی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں ہم سے  
میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن  
رضی اللہ عنہ سے یوم جمعہ کے روزے کے بارے میں پوچھا  
تو انھوں نے فرمایا اس دن کے روزے سے منع کیا گیا البتہ



هَرِيْرَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّهِ  
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.  
۹۳۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ كَهَيْجَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ  
أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ الْبَارِقِيَّ حَدَّثَهُ  
أَنَّ جُنَادَةَ ابْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ  
دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ طَعَامًا فَقَالَ كُلُوا  
فَقَالُوا نَحْنُ صِيَامٌ فَقَالَ أَصُمْتُمْ أَمْ سَقَاؤُكُمْ  
قَالَ أَصَايْتُمْ أَنْتُمْ غَدًا قَالُوا لَا قَالَ فَافْطَرُوا.  
۹۳۱ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ لُذَيْنٍ لَا شَعْرِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَلَى الْخَيْرِ وَقَعْتُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيدُكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ  
يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ -

فَكَمَا كَرِهَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
بَعَيْنِهِ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يَخْطِطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ  
بَعْدَهُ فَيَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي صِيَامٍ حَتَّى صَارَ مِنْهُ  
وَكَذَا لِكَ عِنْدَنَا سَائِرُ الْأَيَّامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْصِدَ  
إِلَى صَوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بَعَيْنِهِ كَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْصِدَ  
إِلَى صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِأَنَّهَا  
وَلَكِنْ يَقْصِدُ إِلَى الصِّيَامِ فِي أَيِّ الْأَيَّامِ كَانَ وَ  
إِنَّمَا أُرِيدُ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِي وَصَفْنَا  
التَّقْرِيقَةَ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُومُ  
النَّاسُ غَيْرَ لَا كَانَ شَهْرًا مَضَانًا مَقْصُودًا بِصَوْمِهِ  
إِلَى شَهْرِ بَعَيْنِهِ لِأَنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى  
عِبَادِهِ صَوْمُهُمْ إِيَّاهُ بَعَيْنِهِ إِلَّا مِنْ عَذَرٍ مِنْهُمْ

یہ حدیثیں جو اس سے پہلے یا بعد رکھنے سے منکر ہیں یا البتہ یہ کہ اس سے پہلے یا بعد رکھنے سے منکر ہیں

کہ مسلسل دنوں میں آجائے پھر فرماتے ہیں مجھ حضرت ابوہریرہ نے  
بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ  
حضرت مدلیفہ باری نے بیان کیا کہ حضرت جنادہ بن ابوامیر  
ازدی نے ان سے بیان کیا کہ وہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو کھانا دیا  
اور فرمایا کھاؤ انہوں نے عرض کیا ہم روزہ دار ہیں آپ نے  
فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے  
فرمایا کل کا روزہ رکھو گے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں سرکارِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”روزہ توڑ دو“

حضرت عامر بن لدین اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ  
رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم نے خبر رکھنے والے  
سے رابطہ کیا میں نے رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نے فرمایا جمعہ المبارک عید کا دن ہے پس تم عید کے دن  
کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد رکھو  
(دن کا روزہ بھی رکھو۔)

تو جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند  
فرمایا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن روزے رکھنے کا قصد کرے مگر یہ کہ اس سے  
پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھے کہ یوں وہ مسلسل روزوں میں آجائے گا۔  
ہمارے نزدیک تمام دنوں کا یہی حکم ہے کہ کسی مہینے دن کا قصد کرنا  
مناسب نہیں جیسے یوم عاشورہ یا جمعہ کے دن کا قصد روزہ رکھنا مناسب  
نہیں بلکہ جس دن چاہے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اور جس کو اہمیت  
کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک اور دوسرے  
دنوں میں فرق کیا جائے کیونکہ رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا  
مہینے میں مقصود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی تسبیح  
کے ساتھ اس کے روزے فرض کیے ہیں البتہ بیماری یا سفر کے فائدہ کی وجہ  
سے چھوڑ سکتے ہیں، لیکن دوسرے مہینوں کا یہ مسئلہ نہیں، یوم عاشورہ  
کے روزے کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات



مردی ہیں ان کا وہی مطلب ہے جو ہم نے اس باب میں بیان کیا۔

بَسْرَضٍ أَوْ سَفَرٍ وَغَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ لَيْسَ كَذَلِكَ  
هَذَا أَوْجَهُ مَا رَوَيْتُ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَّا فِي هَذَا  
الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ۔

## سینچر کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمیشہ حضرت صمد (رضی اللہ  
عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو جب تک  
کہ وہ تم پر قرآن نہ ہو جائے اگر تم درخت کا پھل کایا انگور کی  
لکڑی ہی پاؤ تو اسے ہی چباؤ۔

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ هُوَ ابْرَاهِيمُ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَخِيهِ الصَّمَدِ  
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ فِي غَيْرِ مَا افْتَرَضَ  
عَلَيْكُمْ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ أَحَدًا كُنَّ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ  
أَوْ عَوْدٍ عَنِبٍ فَلَمْ تَضَعْهُ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ جانتے  
ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن کے  
روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں ہے آپ نے صوم جبہ کا روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ بھی  
رکھے۔ ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کی  
ہیں تو اس (جمہ) کے بعد والا دن ہفتے کا دن ہوتا ہے۔ تو ان روایات  
میں ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے اور یہ حدیث علماء کے ہاں اس  
شاذ حدیث سے زیادہ مشہور ہے جو اس کے خلاف ہے اور پھر نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کی اجازت دی اور اس  
کی ترویج فرمائی لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہفتہ کا دن ہر توبہ روزہ نہ رکھو۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
الْحَدِيثِ فَكَرُّهُوا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ  
بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ  
جَاءَ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ  
يُصَامَ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا  
ذَلِكَ بِأَسَانِيدٍ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا  
فَالْيَوْمُ الَّذِي بَعْدَهُ هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ فَقِي هَذَا  
الْأَثَرُ الْمَرْوِي فِي هَذَا الْبَابِ صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ  
تَطَوُّعًا وَهِيَ أَشْهُرُ وَأَظْهَرُ فِي أَيُّدِي الْعُلَمَاءِ مِنْ  
هَذَا الْحَدِيثِ الشَّاذِلِ الَّذِي قَدْ خَالَفَهَا وَقَدْ  
أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ  
عَاشُورَاءَ وَحَصَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ كَانَ يَوْمٌ



السَّبْتِ فَلَا تَصُومُوهُ فَقِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى دُخُولِ  
كُلِّ الْيَوْمِ فِيهِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ

صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا  
وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَسَنَدُ كُرْ ذَلِكَ بِإِسْنَادٍ فِي مَوْضِعِهِ  
مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَقِي ذَلِكَ أَيْضًا  
التَّشْوِيَّةُ بَيْنَ يَوْمِ السَّبْتِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْيَوْمِ  
وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيْضًا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ -

۹۳۳- وَرَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ  
قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَكِيمٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحُوْتُكِيَّةِ عَنْ أَبِي  
ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ  
أَمَرَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ  
عَشْرَةَ -

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ  
قَالَ ثنا هَمَّامٌ قَالَ ثنا أَنَسُ بْنُ سِبْرِينَ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ لَيَالِي الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ  
أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَهَيَاةِ  
الدَّهْرِ -

وَقَدْ يَدْخُلُ السَّبْتُ فِي هَذِهِ كَمَا يَدْخُلُ  
فِيهَا غَيْرُهُ مِنْ سَائِرِ الْيَوْمِ فِيهَا أَيْضًا بَاحَةٌ  
صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَلَقَدْ أَنْكَرَ الزُّهْرِيُّ  
حَدِيثَ الْقَمَاءِ فِي كَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ  
وَلَمْ يَعُدَّهُ مِنْ حَدِيثِ أَهْلِ الْعِلْمِ بَعْدَ  
مَعْرِفَتِهِ بِهِ -

۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ هِشَامٍ

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں تمام دن داخل ہیں نیز رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ حضرت داؤد  
علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔  
ہم اس بات کو استاد کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس میں بھی ہفتے کا دن اور دوسرے دن برابر ہیں، (علاوہ ازیں)  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایامِ بھین (چاند کی تیرہ، چودہ اور  
پندرہ تاریخ) کا روزہ رکھنے کا (استحبائی) حکم فرمایا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا جس کو آپ نے تیرہ، چودہ اور  
پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسسی اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں  
تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور  
فرماتے یہ زمانہ بھر کے روزوں کی طرح ہے۔

تو اس میں دوسرے دنوں کی طرح ہفتے کا دن بھی داخل ہے  
پس اس میں بھی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے۔  
حضرت زہری نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی کراہت سے  
مستقل حضرت صناد رضی اللہ عنہا کی روایت کو منکر قرار دیا اور اس  
کی معرفت کے بعد اسے اہل علم کی روایت سے شمار نہیں کیا۔

حضرت لیث فرماتے ہیں حضرت امام زہری رضی اللہ



الرَّعِيْنِي قَالَ تَنَاعَيْدُ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
 اللَّيْثُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ  
 فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَدَرُوى عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرَاهِيَتِهِ فَقَالَ ذَاكَ حَدِيثٌ  
 حَمِصِيٌّ فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيَّ حَدِيثًا يَقَالُ بِهِ وَصَقَّهُ.  
 وَقَدْ يَجُوزُ عِنْدَنَا وَانَّهُ اعْلَمُ إِنْ  
 كَانَ ثَابِتًا أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ صَوْمِهِ لِغَلَا  
 يُعْظَمُ بِذَلِكَ قِيَمُكَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ  
 وَالْجَمَاعِ فِيهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُودُ قَامًا مِنْ  
 صَامَةٍ لَا لِأَدَاتِهِ تَعْظِيمَهُ وَلَا لِمَا تُرِيدُ الْيَهُودُ  
 بِتَرْكِهَا السَّعْيُ فِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ غَيْرُ مَكْرُوفٍ  
 فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدَرُوى فِي صِيَامِ أَيَّامٍ  
 بَعَيْنَهَا مَقْصُودَةٌ بِالصَّوْمِ وَهِيَ أَيَّامُ الْبَيْضِ  
 فَهَذَا أَدْلِيلٌ عَلَى أَنَّ لَا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ  
 إِلَى يَوْمٍ بَعَيْنِهِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ قِيلَ إِنَّ أَيَّامَ  
 الْبَيْضِ إِنَّمَا مَرَبُصُومَهَا لَا أَنَّ الْكُسُوفَ يَكُونُ  
 فِيهَا وَلَا يَكُونُ فِي غَيْرِهَا وَقَدْ أَمَرْنَا بِالتَّقَرُّبِ  
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلَاةِ وَالْعَتَايِ وَغَيْرِ  
 ذَلِكَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوفِ فَأَمْرٌ بِصِيَامِ  
 هَذِهِ الْأَيَّامِ لِيَكُونَ ذَلِكَ بَرًّا مَفْعُولًا بِعَقَبِ  
 الْكُسُوفِ فَذَلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُودٍ بِهِ إِلَى يَوْمٍ  
 بَعَيْنِهِ فِي نَفْسِهِ وَلَكِنَّهُ صِيَامٌ مَقْصُودٌ بِهِ فِي  
 وَقْتِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَارِضٍ كَانَ فِيهِ فَلَا  
 بَأْسَ بِذَلِكَ. وَكَذَلِكَ أَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِذَا صَامَ  
 جُلُّ شُكْرِ الْعَارِضِ مِنْ كُسُوفِ شَمْسٍ أَوْ قَمَرٍ  
 بِشُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَإِنْ لَمْ  
 يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يَوْمًا.

عنہ سے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو  
 انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں عرض کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اس کی کراہت مروی ہے انہوں نے فرمایا یہ حمصی  
 حدیث ہے تو حضرت زہری نے اسے ایسی حدیث شمار نہ کیا جس کو  
 بیان کیا جائے اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

ہمارے نزدیک یہ بات بھی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا  
 ہے کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس لیے  
 ہوگی کہ اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں کھانے پینے اور جماع سے  
 نہ رک جائے جیسے یہودی کرتے ہیں اگر کوئی شخص اس دن روزہ رکھے  
 لیکن اس کی تعظیم مقصود نہ ہو اور نہ یہودیوں کی طرح اس میں کام کا ترک  
 مقصود ہو تو یہ مکروہ نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قصد معین دنوں کا روزہ رکھنے کی اجازت  
 دی گئی ہے اور یہ ایام بیض ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی معین دن  
 کا قصد روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایک قول کے مطابق ایام  
 بیض کا روزہ رکھنے کا حکم اس بنیاد پر ہے کہ ان دنوں میں سورج  
 گرہن ہوتا ہے دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا اور ہمیں سورج گرہن  
 کے وقت ناز پڑھنے، غلام آزاد کرنے اور اس کے علاوہ نیک اعمال کے  
 ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ان دنوں میں روزہ  
 رکھنے کا حکم دیا گیا تاکہ کسوف کے بعد نیک عمل کیا جائے تو یہ روزہ معین دن  
 میں مقصود نہیں بلکہ ایسے وقت میں مقصود ہے جب ان اوقات میں کسی سبب  
 سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہو لہذا اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح  
 اگر کوئی شخص جمعہ کے دن چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کی وجہ سے  
 یا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو کوئی حرج  
 نہیں اگرچہ اس سے پہلے یا بعد والے دن روزہ نہ رکھے۔



## بَابُ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ

## شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ

۹۳۶. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شَيْبَةَ وَ  
يَعْقُوبَ بْنَ إِسْحَاقَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ  
الْقَاصِ قَالَ سَمِعْنَا الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ  
حَتَّى رَمَضَانَ .

## شعبان کے آخری نصف کے روزے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نصف شعبان کے بعد رمضان  
المبارک تک روزہ رکھوں گا۔

## بیان المسئلة

## بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كِرَاهَةِ  
الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ  
وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَأْسُ بِصَوْمِ شَعْبَانَ  
كُلِّهِ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ .

۹۳۷. وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي فَصِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ كَيْثِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ .

۹۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ سَمِعْنَا أَبَا حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْنَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ  
۹۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا  
الْقَعْنَبِيَّ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا الْقَاسِمِ تَابِتُ بْنُ قَيْسٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
کے نزدیک نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھنا مکروہ  
ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ  
پورے ماہ شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں یہ اچھا اور غیر منوع  
انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک کے ساتھ  
لاتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان المبارک کے علاوہ  
دو مہینے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے  
رکھتے تھے۔ انہیں نہیں جھوٹے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!



میں دیکھتا ہوں آپ ہر مہینے میں دو دنوں کے روزے نہیں چھوڑتے چاہیے وہ کوئی بھی دن ہوں فرمایا کہ کن سے دو دن؟ میں نے عرض کیا سر مولا اور میرا آپ فرمایا اس دو دنوں میں اعمال تمام جہانوں کے پھر دیکھا کہ بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدْعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ لَا تَدْعُهُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ آتَى يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ تَعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ۚ ۹۲۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ قَدْ كَرِهَ اسْنَادُهُ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا تَصُومُ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ قَالَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يَرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ۚ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ ۚ

۹۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُومُ مِنْ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ سِتِّينَ فِي شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ ۚ

۹۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہاں تک کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جس قدر روزے آپ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو شعبان المعظم میں جس قدر روزے رکھتے دیکھتا ہوں اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ رجب المرجب اور رمضان المبارک

حضرت عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے تھے چند دنوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے بلکہ (یوں سمجھئے کہ) پورا مہینہ روزے رکھتے۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سال میں شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس تمام مہینے (یعنی اکثر دنوں) کے روزے رکھتے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان



قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَدْ كَرِهْتُهَا -

۹۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْتِيُّ قَالَ تَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ -

۹۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا رَوْحٌ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدُوِّيَّةِ قَالَتْ سُئِلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقِيلَ لَهَا مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشُّهُرِ صَامَهَا -

قَالُوا أَفَفِي هَذِهِ الْآثَارِ مَرِيضٌ عَلَى أَنْ لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ الْأُولَى عَلَيْهِمُ أَنَّ الَّذِي رُوِيَ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ إِنَّمَا هُوَ إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَبْلَ ذَلِكَ مَتَانِيهِ النَّهْيُ إِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهِ فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُصَحَّحَ الْحَدِيثَانِ جَمِيعًا فَيُجْعَلَ مَا نَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُبَاحًا لَهُ وَمَا نَهَى عَنْهُ كَانَ مُحْظُورًا عَلَى غَيْرِهِ فَيَكُونُ حُكْمُ غَيْرِهِ فِي ذَلِكَ خِلَافَ حُكْمِهِ حَتَّى يُصَحَّحَ الْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَلَا يَتَضَادَّانِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَعْبَانَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهِ قَدْ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ صَوْمَهُمْ إِيَّاهُ أَفْضَلُ

کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ بعض اوقات روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوٹیں گے اور بعض اوقات روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے اب نہیں رکھیں گے، آپ شعبان المعظم یا اس کا کچھ حصہ روزے رکھتے۔

حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے عین دن کے روزے رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے پوچھا کن دنوں؟ فرمایا اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھیں۔

وہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلیل ہے کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے گروہ کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان روایات میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں غیر ہے اور اس سے پہلے جس ممانعت کا ذکر ہے وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے تو دونوں حدیثوں کی تصحیح ہونی چاہیے پس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو صرف آپ کے لیے جائز قرار دیا جائے اور جس سے آپ نے منع فرمایا وہ دوسروں کے لیے ممنوع ہے لہذا اس سلسلے میں دوسروں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہوگا تاکہ دونوں حدیثیں صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنے سے لوگ غافل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا روزہ رکھنا، نہ رکھنے سے افضل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے



ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہماری اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے بعد افضل روزے شعبان کے روزے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا روزہ افضل ہے؟ یعنی رمضان المبارک کے بعد آپ نے فرمایا رمضان المبارک کی تطہیم کے لیے شعبان المعظم کے روزے (افضل ہیں)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیا تم شعبان کے آخر میں روزہ رکھا ہے انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے ختم ہوں تو دو روزے رکھنا۔

حضرت ابو العلاء مطرف بن عبد اللہ (ابن شخیر) سے وہ حضرات عمران رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے شعبان کا آخر مراد ہے اور ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حکم مذکور ہے جو آپ کے فعل کے موافق ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ کوئی شخص (پہلے) روزہ رکھ رہا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

مَنْ الْإِفْطَارِ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيضًا مَا يَدُلُّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثنا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصُّوْمِ أَفْضَلُ يَعْنِي بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ صَوْمُ شَعْبَانَ تَعْظِيمًا لِلرَّمَضَانِ۔ ۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّبِيُّ قَالَ أَنَا حَدَّثُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاذًا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا حَدَّثُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صُمْ يَوْمًا۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهَذَا فِي آخِرِ شَعْبَانَ فَنُفِي هَذِهِ الْأَثَارُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مَا قَدْ وَافَقَ فِعْلَهُ۔

۹۵۰۔ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ أَيضًا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا



كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَلِيلًا -

۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا صُلَيْمُ

بْنُ إِسْرَاهِيلَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ -

۹۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ

ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كَرِّبَا مِثْلَهُ -

۹۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ

أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى

بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۹۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ

ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُعَلِّمِ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

يَحْيَى قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ -

۹۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَحَّاطِيُّ

يَعْنِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهُ -

۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو قَدْ كَرِّبَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ -

فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ

فَلْيَصُمْهُ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى دَفْعِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ

الْأُولَى وَعَلَى أَنَّ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى

رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهِ حُكْمُ صَوْمِ سَائِرِ الدَّهْرِ

الْمُبَاحِ صَوْمُهُ فَلَمَّا ثَبَتَ هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي

ذَكَرْنَا دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي كَانَ مِنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى

حضرت مسلم بن ابوالہیثم فرماتے ہیں ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حسین مسلم اور ہشام بن ابوجبر اللہ نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالوہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عمرو نے ہمیں بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔  
توجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مکرمیر کہ یہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں کوئی رکھتا ہے تو روزہ رکھو گتا ہے۔  
پہلے گروہ کے قول کے خلاف ہے نیز نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کا حکم باقی تمام دنوں میں روزے کی طرح ہے

توجہ یہ سنی جس کا ہم نے ذکر کیا ثابت ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس نبی کا ذکر ہے اور اسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے



الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلَى صَوَامِ رَمَضَانَ لَا لِمَعْنَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ تَأْمُرُ مَنْ كَانَ الصَّوْمُ بِقُرْبِ رَمَضَانَ يَدْخُلُهُ بِهِ ضَعْفٌ يَمْنَعُهُ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَنْ لَا يَصُومَ حَتَّى يَصُومَ رَمَضَانَ لَا تَأْتِي صَوْمَ رَمَضَانَ أَوَّلِي بِهِ مِنْ صَوْمِ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمُهُ فَهَذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يَحْمَلَ عَلَيْهِ مَعْنَى ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى لَا يَصَادَ غَيْرُهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا أَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا -

۹۵۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سُقْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا -

۹۵۸- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ تَنَا آدَمُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا رَوْحٌ قَالَ لَا تَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو مَحْدِثٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ تَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ -

رمضان المبارک کا روزہ رکھنے والوں پر (کمزوری کا) ڈر محسوس کیا۔ کسی اور وجہ سے نہیں اسی طرح ہم بھی اس شخص کو جو رمضان المبارک کے قریب روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، حکم دیتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان المبارک کا روزہ اس روز سے افضل ہے جو اس پر فرض نہیں۔ تو اس حدیث کو اس معنی پر محمول کیا جائے تاکہ یہ دوسری احادیث سے متضاد نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔

حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ انھوں نے نصف عمر روزہ رکھا۔



۹۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ يَعْنِي ابْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَأَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ عَشْرَةُ أَيَّامٍ قَالَ نَزَّ دُنِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي قُوَّةٌ قَالَ نَزَّ دُنِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي قُوَّةٌ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ ثَمَانِيَةُ أَيَّامٍ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مَرْوَعٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَةُ أَمْثَالِهَا فَإِنَّكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ عَلَى نَفْسِي فَشَدَّدْتُ عَلَى فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ قَالَ يَصُومُ الدَّهْرَ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى فَذَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْتِبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَقُولُ لَا صَوْمَ مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَنْظِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور روزہ کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو تمہیں دس دن کا ثواب ملے گا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے کچھ مجھے اس کی طاقت حاصل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دنوں کے روزے رکھو اور تمہارے لیے نو دنوں کا ثواب ہوگا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! زیادہ کیجئے مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن کر لو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین روزے کافی ہیں ہر مہینے کا بدلہ دس گنا ہے تو یہ عمر بھر کے روزے ہیں (حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں) میں نے اپنے آپ پر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی میں نے عرض کیا کہ میں اس کے علاوہ (یعنی) اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو میں نے عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا آدمی زندگانی

زندگی اس کی شکل

حضرت بشر حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی م حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں نے کہا ہے میں عمر بھر روزہ رکھوں گا تو آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب سے اچھا روزہ ہے۔



ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأُفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صَوْمُ  
دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ -

۹۶۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْليثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
أَنَّ سَعِيدَ الْخُبَرَةَ وَأَبَا سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۹۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْليثُ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۹۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ  
وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
طَلْحَةَ بْنِ هِلَالٍ أَوْ هِلَالِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ  
مَنْ جَاءَ بِأَحْسَنِهِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا قُلْتُ إِنْ  
أُطِيقُ أَكْثَرَهُمْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ  
يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا -

۹۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مَعْلَى  
ابْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَسِبِ  
قَالَ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيعِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ  
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ  
فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ لَهُ صَوْمُهُ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَالْقَيْتُ لَهُ  
وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْثٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ  
عنہ نے ان کو اور ابو سلمہ کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی  
اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا -  
پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے  
اور وہ بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے روایت ہے  
فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے  
سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے  
فرمایا اے عبداللہ! ہر مہینے تین روزے رکھو (کیونکہ) جو  
شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔  
میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ  
نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ  
رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو الملیح  
نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے والد حضرت زید  
بن عمرو کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ  
عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے روزے کا ذکر کیا گیا فرماتے  
ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف  
لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کا ٹکڑا رکھا جس میں کھجور  
کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زہن پر تشریف فرما ہو گئے اور



الْأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتِسْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاحَدَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَظَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا صِيَامَ فَوْقَ صِيَامِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامَ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ -

۹۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدٌ لَا بَنُ قُدَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ أَصُومُ فَلَا أَفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَتَوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَبْنِي قَصْنِي وَأَنَا قَصُّهُ حَتَّى قَالَ فَصُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمُ دَاوُدَ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ -

۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَاثُ أَتُكِّ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَتَوَى قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ نَفَهْتَ لَهَا النَّفْسُ وَهَجَمَتْ لَهَا الْعَيْنُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَتَوَى قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَتَوَى قَالَ فَصُمْ صَوْمَ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاتِي -

۹۷۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین دن کافی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پانچ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا سات دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (میں نے فرمایا فردن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (میں نے فرمایا زیادہ کیجئے) آپ نے فرمایا گیارہ دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس سے زیادہ) راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تیرہ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا روزہ کیسے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں روزہ رکھتا ہوں اور رکھی نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے اسی طرح ہم ایک دوسرے سے کہی کرتے رہے (یعنی آپ روزوں میں اور میں افطار میں کمی کرتا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے دن چھوڑ دینا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو نفس کمزور ہو جائے گا اور آنکھیں وحش جائیں گی، انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پس تم ہر مہینے سے تین دن کے روزے رکھو انہوں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح رکھو اور وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن چھوڑتے اور دشمن کے مقابلے سے بھاگتے

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں میں نے ایک مکی شاعر ابوالعباس سے جنہیں حدیث کے سلسلے نہمت نہیں لگائی







لِلصَّائِمِ فَقَالَ أَفْطَرَ أَجْمَعًا۔

بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا أَفْطَرُوا  
لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقْبَلَ فِي صَوْمِهِ وَإِنْ قَبِلَ فَقَدْ أَفْطَرَ۔  
۹۴۴۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا سَحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ  
قَالَ قُلْتُ لَابْنِ أَسَامَةَ أَحَدِ تَكْمُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ  
قَرَأَ آيَتَهُ لَا يَنْظُرُ فِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنِي  
قَالَ أَلَسْتَ الَّذِي يَقْبَلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ  
وَالَّذِي نَفْسِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَا أَقْبَلُ بَعْدَ هَذَا وَأَنَا  
صَائِمٌ فَأَقْرَبَهُ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا رَوَى عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَاشِمِ بْنِ وَكَانَ يُسَمَّى الْهَزْهَازَ  
قَالَ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْقِبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ  
يَقْضَى يَوْمًا آخِرَ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا مَوْمِلٌ قَالَ  
تَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ الْهَزْهَازِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا رَوَى عَنْ  
عُمَرَ بْنِ قُوْلَةَ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا عُمَانُ  
بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَدِّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقِبْلَةِ  
لِلصَّائِمِ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی  
بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے روزے کی حالت میں بوسہ  
لینا جائز نہیں اور اگر اس نے بوسہ دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

انھوں نے مزید اس طرح استدلال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ میری طرف  
نہیں دیکھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا  
کیا تم نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں دیا (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں  
اندر روزے کی حالت میں بوسہ نہیں دوں گا پھر حضور علیہ السلام نے  
ان کو اپنے قریب کیا پھر فرمایا ہاں۔

انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی  
استدلال کیا

حضرت ابن جن کو ہزار کیا مانتا تھا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا  
گیا تو انھوں نے فرمایا دوسرے دن تفصلاً کرے

حضرت منصور، حضرت ہلال سے وہ حضرت ہزار سے  
اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی سے  
بھی استدلال کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے  
تھے۔



۹۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ بْنَ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ تَرَاذٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَأْكُلُ عَلَى جُمُعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقْتَلَ وَأَنَا صَائِمٌ۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ أَعْيُنٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُقْبَلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَنْقُضُ صَوْمَهُ۔

وَعَالِفُهُمْ فِي ذَلِكَ آخِرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِالنَّبَلَةِ لِلصَّائِمِ بِأَسَا إِذَا لَمْ يَخَفْ مِنْهَا أَنْ تَدْعُوهُ إِلَى غَيْرِهَا مِمَّا يَمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ وَكَانَ مِنْ مُجْتَهَمٍ فِيمَا اخْتَمَرَ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَتِهِ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مَا هُوَ أَظْهَرُ مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَأُولَى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ۔

۹۸۰۔ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ اللَّيْثِ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ مَشَيْتُ يَوْمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَعَلْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّضْتَ بِمَا رَأَيْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ

حضرت فاذلان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کی نسبت انگارے پر میٹھا (یا اسے منہ میں ڈالنا) زیادہ پسند ہے۔

انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی توثیح سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد الکبیر، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے روزہ دار کے لیے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ اسے اس بات تک پہنچنے کا ذمہ جو جس سے روزہ دار کو منع کیا گیا۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسہ لینے کے جوڑ میں مروی حدیث ہے جو حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت سے زیادہ ظاہر ہے اور اسے اختیار کرنا اولیٰ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے فرط محبت میں بوسہ لے لیا جبکہ میں روزہ دار تھا میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج میں نے ایک بہت بڑا جرم کیا ہے میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم حالت روزہ میں لگی کر لو (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔



بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ  
 ۹۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا شَبَابَةً  
 بَنُ سَوَّارٍ قَالَ أَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
 مِثْلَهُ -

فَهَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحٌ إِسْنَادُهُ مَعْرُوفٌ  
 الرَّوَاةُ وَلَيْسَ كَحَدِيثِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ  
 الَّذِي رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو يَزِيدَ النَّصَبِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ  
 لَا يُعْرَفُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَارِضَ حَدِيثَ مَنْ  
 ذَكَرْنَا بِحَدِيثِ مِثْلِهِ مَعَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
 حَدِيثُهُ ذَلِكَ عَلَى مَعْنَى خِلَافِ مَعْنَى حَدِيثِ  
 عُمَرُ هَذَا أَوْ يَكُونُ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الَّذِي فِيهِ جَوَابًا لِلْسُّوَالِ سُئِلَ فِي صَائِمَيْنِ  
 بَاعِيَا نِيَهَمَا عَلَى قِلَّةٍ ضَبْطَهُمَا لِأَنفُسِهِمَا فَقَالَ  
 ذَلِكَ فِيهِمَا أَيْ إِنَّهُ إِذَا كَانَتِ الْقِبْلَةُ مِنْهُمَا فَقَدْ  
 كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّا قَدْ يَضُرُّهُمَا وَهَذَا  
 أَوَّلِي مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ حَتَّى لَا يَضَادَ غَيْرَهُ  
 وَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ فَلَيْسَ أَيْضًا فِي  
 إِسْنَادِهِ كَحَدِيثِ بُكَيْرٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا لَأَنَّ عُمَرَ  
 بْنَ حَمْزَةَ لَيْسَ مِثْلُ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي جَلَالَتِهِ  
 وَمَوْضِعِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَاتِّقَانِهِ مَعَ أَنَّهُمَا لَوْ  
 تَكَانَا لَكَانَ حَدِيثُ بُكَيْرٍ أَوَّلًا هُمَا لِأَنَّهُ تَوَلَّى  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقْظَةِ  
 وَذَلِكَ قَوْلٌ قَدْ قَامَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَى عُمَرَ وَحَدِيثُ  
 عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى قَوْلٍ حَكَاهُ عَنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَلِكَ مِمَّا لَا  
 تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ فَمَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ أَوَّلِي مِمَّا لَا  
 تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ ثُمَّ هَذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ حَدَّثَ  
 عَنْ أَبِيهِ بِمَا حَكَاهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِي حَدِيثِهِ  
 ثُمَّ قَالَ يَعْدُ أَبِيهِ بِخِلَافِ ذَلِكَ -

حضرت شبابہ بن سوار فرماتے ہیں ہمیں حضرت لیسٹ بن  
 سعد نے خبر دی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
 کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے راوی معروف ہیں یہ  
 حضرت میمونہ بنت سعد کی روایت کی طرح نہیں جسے ان سے حضرت ابو یزید  
 ضبی نے روایت کیا اور وہ غیر معروف ہیں پس وہ حدیث ہمارے اس  
 مذکورہ حدیث کے معارض نہیں ہونی چاہیے علاوہ ازیں ان کی اس  
 روایت کا مفہوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی خلاف  
 بھی ہو سکتا ہے اور اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 جواب ان دو مخصوص آدمیوں سے متعلق سوال کا جواب ہے جو اپنے  
 نفس پر زیادہ کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ان دونوں کے بارے میں یہ بات فرمائی یعنی جب ایسے دو شخص  
 بوسہ لیں تو وہ اس کام کے ترکب ہوں گے جو ان کے لیے (شرعاً)  
 نقصان دہ ہے یہ (مفہوم) اس سے بہتر ہے جس معنی پر اس حدیث کو  
 حمل کیا گیا ہے تاکہ یہ حدیث دوسری روایات سے متضاد نہ ہو۔  
 حضرت عمر بن حمزہ کی روایت اپنی سند کے اعتبار سے حضرت بکیر کی اس  
 حدیث کی طرح نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ حضرت عمر بن حمزہ  
 اپنے باہ جلال مقام علم اور خشکی کے اعتبار سے بکیر بن عبد اللہ کی طرح  
 نہیں اور اگر دونوں برابر ہی ہوں پھر بھی حضرت بکیر کی روایت دونوں میں  
 سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری کا قول ہے  
 اور اس حدیث کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت قائم ہو  
 چکی ہے اور حضرت عمر بن حمزہ کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 خواب کا واقعہ نقل کرنے کی بنیاد پر ہے اور اس سے حجت قائم نہیں ہوتی  
 پس جس کے ساتھ حجت قائم ہو وہ اس سے اولیٰ ہے جس کے ساتھ  
 حجت قائم نہیں ہوتی۔

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے والد سے روایت کرتے ہیں  
 جسے حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے پھر اس کے بعد  
 وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس کے خلاف ارشاد فرماتے ہیں۔



۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَدْعَانَ ابْنَ حَمْرَةَ عَنْ مَوْزِقٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِصَاحِبِهَا رُخْصَ فِيهَا  
لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ۔

اس حدیث میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے نزدیک یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں اس کا ذکر کیا اور وہ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال کیا ہے تو ان سے حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے۔

حضرت موزق سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بڑھے کو اجانت دی اللہ نوجوان کے لیے ناپسند کیا۔

تقریباً اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں اس کا ذکر کیا اور وہ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال کیا ہے تو ان سے حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے۔

قَدْ لَ ذَلِكَ أَنَّ هَذَا كَانَ عِنْدَهُ أَوَّلِي مِمَّا  
حَدَّثَهُ بِهِ عُمَرُ مِمَّا ذَكَرَهُ عُمَرُ بْنُ حَمْرَةَ رَفِي  
حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَا قَدْ احْتَجَّوْا بِهِ مِنْ قَوْلِ بْنِ  
مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا خِلَافَ ذَلِكَ۔  
۹۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ قَالَ  
سَمِعْتُ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ  
قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَبَا شِرْأَمَرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَقَدْ تَكَفَّاهُ هَذَا الْحَدِيثُ وَمَا رَوَى الْهَرَمِيُّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوهُ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ  
يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ يَنْقُضُ صَوْمَهُ فَإِنَّ مَا رَوَى  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْبِيهِهِ  
ذَلِكَ بِالْمُضْمَضَةِ أَوَّلِي مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ثُمَّ  
قَالَ يَذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا سَنَدُ كُرْ ذَلِكَ عَنْهُمْ فِي آخِرِ  
هَذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ جَاءَتْ  
الْأَثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَوَاتِرَةً بِأَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

تقریباً حدیث حضرت ہزائم کی ان سے روایت ایک دوسرے کے مقابل ہو گئیں۔ اور وہ جو انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کلمی کے ساتھ مشابہت مذکور ہے وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جسے ہم اس باب کے آخر میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور میرا رد و عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں سردوں تک پہنچتے تھے (بوسہ لیتے تھے)۔

۹۸۴۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِيبُ مِنَ  
الرُّؤُوسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عبدالاعلیٰ، سعید بن عروبہ سے وہ ایوب سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عِيَّاشَ  
الرَّقَامُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَقِيقٍ



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ فَمَا دَرَيْتُ مَا هُوَ حَتَّى قِيلَ الْقُبْلَةُ -  
۹۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا الْوَهْبِيُّ  
هُوَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثنا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
إِبْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا  
وَهُوَ صَائِمٌ -

۹۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا رَوْحُ  
بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
۹۸۸ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ  
بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
قَبَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
صَائِمٌ -

۹۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ قَرْظُوحٍ قَالَ أَنْتَ أُمُّ سَلَمَةَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ  
إِنِّي زَوَّجْتِي يُقْبِلُنِي وَأَنَا صَائِمَةٌ فَقَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُنِي وَهُوَ  
صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ -

۹۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثنا أَبُو مَعْلُوكٍ  
الضَّرِيرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ  
شَيْبَرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَبَّلَ وَهُوَ صَائِمٌ -  
۹۹۱ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدُ  
قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ

ہیں وہاں عبد اللہ بن شقیق) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ  
اس کا کیا مطلب ہے حتیٰ کہ کہا گیا یہ بوسہ لینا ہے۔  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا  
بوسہ لیتے۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور  
آپ روزہ دار تھے۔

حضرت عبد اللہ بن فروخ فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا  
خاوند میرا بوسہ لیتا ہے جبکہ میں روزہ دار ہوتی ہوں۔  
ام المؤمنین نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ  
لیتے حالانکہ آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں بوسہ  
لے لیا۔

حضرت منصور، حضرت مسلم سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔



نَذَكَرَ بِاسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
 ۹۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا ابْنُ  
 أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ  
 حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهُ  
 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثنا  
 أَسَدُ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -  
 ۹۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا  
 هُرُونُ بْنُ سَمْعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ  
 الْمُبَارَكِ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ نَيْفِ  
 سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
 مِثْلَهُ -

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت طحاوی، حضرت ہشام سے روایت کرتے ہیں  
 انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم  
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس  
 کی مثل بیان کیا اور یہ بتا دیا کہ آپ فرماتی تھیں تم میں سے  
 کون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نبی خواہش  
 پر کھڑا کرنے والا ہے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمن  
 بن قاسم سے پوچھا کیا آپ کے والد نے حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے تھے حضرت سفیان فرماتے

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا  
 عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ هِشَامِ  
 بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -  
 ۹۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَ ثنا حُجَّاجُ  
 قَالَ ثَلَاثًا عَنْ هِشَامِ فَذَكَرَ بِسَنَدِهِ مِثْلَهُ -  
 ۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ  
 بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثنا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي  
 الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَكَانَتْ تَقُولُ  
 وَآيَكُمَا مَلِكٌ لَا رَبَّ مِنْ دُونِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۹۸ - حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْزِيُّ قَالَ  
 ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ قَالَ  
 قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَكَ أَبُوكَ عَنْ  
 عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ فَطَاهَا رَأْسَهُ وَاسْتَحْيَى



قَلِيلًا وَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ -

۹۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ

مَيْمُونِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثنا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ

قَالَ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ -

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا يَشْرُ هُوَ ابْنُ

بَكْرِ قَالَ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ

قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَرِهْتُ مِثْلَهُ -

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا عِيَّاشُ الرَّقَامُ

قَالَ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ لِي أَبِي أَهْلِي

فِي مَضَانَ فَأَدْخَلَهُمْ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ

فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْقِبْلَةِ يَعْنِي لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَيْسَ

بِذَلِكَ بَأْسٌ قَدْ كَانَ مِنْ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ يُقْبَلُ -

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ

أَسَدٍ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ حَصَّانٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ

سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُ وَهُوَ

صَائِمٌ -

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ

ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ مَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَرَادَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبِلَنِي فَقُلْتُ

إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَبِلَنِي -

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثنا حُجَّاجٌ

ہیں انہوں (حضرت عبدالرحمن) نے کچھ فرماتے ہوئے سہجکا لیا اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں ان کا بوسہ لیتے۔

حضرت بشر (ابن کبر) فرماتے ہیں ہم سے حضرت

اذاعی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوسلمہ نے

بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر انہوں نے

اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے

والد نے رمضان المبارک میں مجھے اور میری زوجہ کو ایک جگہ

جمع کیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا

اور ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا

انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں سب سے بہتر انسان

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) بوسہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں

بوسہ لیتے تھے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن معمر، حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ سرکار

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لینے کا ارادہ فرمایا

قرمیں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں بھی

روزہ دار ہوں پھر آپ نے میرا بوسہ لیا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت



قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوهِنَا وَهُوَ  
صَائِمٌ -

۱۰۰۶. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ  
انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى عَائِشَةَ  
نَسْأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْأَلُهَا  
فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ  
قَالَتْ نَعَمْ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لَارِيَهُ -

فَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَذَا دَلِيلٌ  
عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْبَرَتْهُ بِهِ عَائِشَةُ  
عَنْهُ قَدَلٌ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَا رَوَى عَنْهُ مِمَّا قَدْ  
وَافَقَ ذَلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رَوَى عَنْهُ مِمَّا  
خَالَفَ ذَلِكَ -

۱۰۰۷. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ  
قَالَا سَأَلْنَا عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ  
كَانَ أَمْلَكَ لَارِيَهُ مِنْكُمَا أَوْ لَامَرَهُ الشَّكُّ مِنْ أَبِي  
عَاصِمٍ -

۱۰۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثنا شُعْبَةُ  
عَنْ حُرَيْثِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاشَرَنِي وَهُوَ صَائِمٌ دَائِمًا أَنْتُمْ فَلَا  
بَأْسَ بِهِ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الضَّعِيفِ -

۱۰۰۹. حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثنا أَسَدُ

کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے  
کی حالت میں ہمارے چہروں سے دُور نہ رہتے (یعنی  
بوسہ لیتے)۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں  
وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ  
ان سے ہمبستری کے بارے میں پوچھیں پھر ہم بغیر پوچھے باہر  
آگئے پھر واپس آگئے آدمی نے عرض کیا اے ام المؤمنین! کیا نبی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ازدواج مطہرات سے مباشرت  
کرتے (ساتھ لیٹتے اور بوسہ لیتے) انہوں نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے اس بارے میں سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں  
اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہ تھا حتیٰ کہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ تو یہ اس بات کی دلیل  
ہے کہ جو کچھ ان سے اس کے موافق مروی ہے وہ مخالف روایات سے

حضرت اسود اور مسروق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم  
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مباشرت کرتے تھے  
انہوں نے فرمایا ہاں، لیکن آپ کو خواہشات پر یا فرمایا  
اپنے کام پر (ابوعامر راوی کو شک ہے) تم سے زیادہ کنٹرول  
تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور  
مجھے ساتھ لٹاتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے جہاں تک  
تہا لا تعلق ہے تو بوڑھے کزور کے لیے کوئی حرج نہیں۔

حضرت عمرو بن مسمون (راوی) فرماتے ہیں ہم نے

۱۰ سال اور آپ تمام سب سے زیادہ اپنے نفس پر کنٹرول کرنے والے تھے

مہمل روایات ہیں



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا  
جو حالتِ روزہ میں بوسہ لیتا ہے انہوں نے فرمایا رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

حضرت عمر بن مہمون، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور میں روزہ دار ہوتی۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں مجھے (میرے آقا) حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ان سے پوچھو کیا رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں بوسہ لیتے تھے اگر وہ نفی میں  
جواب دیں تو کہنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی  
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں بوسہ  
لیتے تھے (ابو قیس فرماتے ہیں) میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ  
عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کیا رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے انہوں  
نے فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
لوگوں کو بتاتی ہیں کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے  
تھے۔ انہوں نے فرمایا شاید اس لیے کہ آپ ان سے محبت کے  
باعث الگ نہ ہوتے لیکن میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہے  
کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے قریہ اس بات کی دلیل ہے  
کہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔  
اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے مخصوص ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا تم میں سے کون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے

قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ هُوَ الْأَوْدِيُّ قَالَ سَأَلْنَا  
عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ  
۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُنِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ  
عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو قَيْسٍ مَوْلَى  
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو  
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ سَلِّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَإِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ إِنَّ  
عَائِشَةَ تُخَيِّرُ النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاتَيْتُ  
أُمَّ سَلَمَةَ فَأَبْلَغْتُهَا السَّلَامَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو  
وَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَا فَقُلْتُ إِنَّ عَائِشَةَ  
تُخَيِّرُ النَّاسَ أَنَّهُ كَانَ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ  
لَعَلَّهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتِمَّا لِكَ عَنَّا حَبًّا أَمَا  
إِنِّي فَلا۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتْ هَذِهِ إِلَّا تَارَةً عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُقْبِلُ وَهُوَ  
صَائِمٌ فَذَلِكَ أَنَّ الْقِبْلَةَ غَيْرُ مُفْطَرَةٍ لِلصَّائِمِ  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ كَانَ ذَلِكَ مِمَّا قَدْ خُصَّ بِهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَرَى إِلَى قَوْلِ  
عَائِشَةَ وَأَيْكُمْ كَانَ أَمْلَكَ لَا رَيْبَ مِنْ رَسُولِ



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ اِنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ  
هَذَا اِنَّهَا هُوَ عَلَى اَنَّهَا لَا تَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْمَنُونَ  
عَلَى اَنْفُسِهِمْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ لَا تَهْ كَانَ مُحْفُوظًا وَ  
الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْقُبْلَةَ عِنْدَهَا لَا تَقْطُرُ الصَّائِمُ  
مَا قَدَّرَ وَبَيَّنَّا عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا اَسْتَحْمُ فَلَا يَأْسُ  
بِهِ لِلسَّخِخِ الْكَبِيرِ الضَّعِيفِ ارَادَتْ بِذَلِكَ اَنَّهُ  
لَا يَخَافُ مِنْ اَرِيهِ فَذَلِكَ عَلَى اَنَّ مَنْ لَمْ  
يَخَفْ مِنَ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ شَيْئًا اَخْرَوْا مَنْ  
عَلَى نَفْسِهِ اِنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي  
بَعْضِ هَذِهِ الْاَثَارِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ  
فَقَالَتْ جَوَابًا لِّذَلِكَ السُّوَالِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَوْ كَانَ حُكْمُ  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ عِنْدَهَا  
خِلَافَ حُكْمِ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ اِذَا لِمَا كَانَ مَا عَلِمْتُهُ  
مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِمَا سَأَلْتُ  
عَنْهُ مِنْ فِعْلِ غَيْرِهِ وَقَدْ سَأَلْتُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ  
عُمَرَ لَمَّا جَمَعَهُ الْاَبُوْهُ اَهْلُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ مِثْلِ  
ذَلِكَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَفْعَلُ ذَلِكَ وَهَذَا عِنْدَنَا لَا نَهَاكَ اَنْتَ تَأْمَنُ عَلَيْهِ  
قَدْ لَمْ اَذْكُرْنَا عَلَى اِسْتِوَاءٍ حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُ النَّاسَ عِنْدَهَا فِي حُكْمِ  
الْقُبْلَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا الْخَوْفُ عَلَى مَا بَعْدَهَا  
مِمَّا تَدْعُوْا اِلَيْهِ وَهُوَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذَلِكَ لَا تَأْ  
تَدْرَأُ بَيْنَا الْجَمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ  
ذَلِكَ كُلُّهُ حَرَامًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي صِيَامِهِ كَمَا هُوَ حَرَامًا عَلَى سَائِرِ اُمَّتِهِ فِي صِيَامِهِمْ  
ثُمَّ هَذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِي صِيَامِهِ فَا لَنْظُرَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

نفس پر زیادہ کنٹرول رکھتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انھیں رام المؤمنین  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور دیگر صحابہ کرام کو اپنے نفسوں پر وہ کنٹرول  
حاصل نہیں جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر حاصل تھا  
کیونکہ آپ محفوظ تھے۔ اس بات پر دلیل کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے  
نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ روایت ہے جو ہم نے ان سے  
روایت کی کہ انھوں نے فرمایا جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بڑھے کمزور  
کے لیے کوئی حرج نہیں آپ کی مراد یہ ہے کہ جس شخص کو شہوت کا ڈر  
نہ ہو۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جسے روزے کی حالت میں  
بوسہ لینے سے کسی دوسری بات کا ڈر نہ ہو اور وہ بے خوف ہو تو اس  
کے لیے یہ جائز ہے۔ اور ہم نے بعض احادیث میں ان سے روایت  
کیا کہ ان سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو  
انھوں نے سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے پس اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے لیے اس بات کا حکم دوسروں کے حکم سے مختلف ہوتا تو  
آپ عام لوگوں کے بارے میں سوال کا جواب وہ نہ دیتیں جو آپ نے  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے جانتا تھا حضرت عبداللہ  
بن عمرو کے والد نے جب رمضان المبارک میں ان کے لیے ان کے اہل  
کو ایک جگہ جمع کیا تو انھوں نے بھی یہی سوال کیا تھا نزاع المؤمنین نے  
فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک  
اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ آپ کی طرف سے مطمئن تھیں۔ تو جو کچھ ہم نے  
ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بوسہ لینے کے سلسلے میں سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کا حکم ایک جیسا ہے جبکہ اسے  
بات کا خوف نہ ہو جس کے طرف بوسہ دعوت دیتا ہے۔ (یعنی جماع کرنا)  
قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں روزے کی حالت میں  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کھانا، پینا اور جماع اسی طرح حرام تھا  
جس طرح باقی لوگوں پر حرام تھا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے  
حالتِ روزہ میں بوسہ لینا جائز تھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے  
لیے بھی روزے کی حالت میں یہ جائز ہو تو باقی امور کی طرح یہ حکم بھی سرکار



دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کے لیے برابر ہے۔

أَنْ يَكُونَ أَيْضًا حَلًا لَا لِسَائِرِ أُمَّتِهِ فِي صِيَاهُمْ أَيْضًا  
وَيَسْتَوِي حُكْمُهُ وَحُكْمُهُمْ فِيهَا كَمَا يَسْتَوِي فِي  
سَائِرِ مَا ذَكَرْنَا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس مسئلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمت کے لیے ایک جیسا حکم ہے۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا تو اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا اس نے اپنی بیوی کو اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پیش کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس خاتون نے واپس آکر خادمہ کو بتلایا اسے مزید پریشانی ہوئی تو کہا کہ ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں اسے تمنا لی جو چاہے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز کر دے۔ پھر وہ خاتون حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا اس خاتون کا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی یہ عمل کرتا ہوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے اسے بتایا تھا پھر یہ اپنے خادمہ کے پاس چلی گئیں اور اسے بتایا لیکن وہ زیادہ پریشان ہو گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چاہے جائز کر دیتا ہے (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈتا ہوں اور اس کے احکام کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

تقریباً اس بات پر دلالت ہے جسے ہم نے ذکر کیا روایات کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے۔ اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ روزے کی

۱۰۱۲۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِهِ وَحُكْمِ أُمَّتِهِ  
فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاوِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ  
إِمْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا  
فَارْتَبَلَ إِمْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ فَدَخَلَتْ  
عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ نَرُوحَهَا فَرَادَهُ شَرًّا  
وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحِلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتْ  
الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا يَأْلُ هَذِهِ الْمَرْأَةُ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ  
فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتِهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ أُمُّ  
سَلَمَةَ قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا  
فَأَخْبَرَتْهُ فَرَادَهُ شَرًّا وَقَالَ يَحِلُّ لِلرَّسُولِ  
مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ إِنِّي لَا ثِقَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمَكُمْ  
بِحُدُودِهِ۔

فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا هَذَا وَجْهٌ  
هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقٍ آثَارِهِ هُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَأَبِي يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى  
۱۰۱۳۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ فِي ذَلِكَ مَا  
حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَشْرِبْنُ يَكُو



حالت میں مباشرت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا ”ہاں“

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے دار کے بوسہ لینے  
کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس سلسلے میں  
بڑھے کو اجازت دے دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسندیدہ  
حضرت ابوالنضر سے روایت ہے حضرت عائشہ بنت  
طلحہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کے خادمہ حضرت  
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم وہاں آگئے انہوں  
نے روزہ رکھا ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان  
سے فرمایا کہ تمہارے لیے اپنی بیوی کے قرب سے کیا چیز  
مانع ہے تم ان کا بوسہ لے سکتے ہو انہوں نے عرض کیا کیا میں  
روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لوں؟ حضرت ام المومنین نے فرمایا ”ہاں“۔  
حضرت حکیم بن عقال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ روزے  
کی حالت میں مجھ پر میری بیوی سے کیا بات حرام ہے تو انہوں  
نے فرمایا ”شرمگاہ“ (یعنی جماع کرنا)

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ روزے دار پر اس  
کی بیوی سے کیا حرام ہے اور کیا جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے  
کہ ان کے نزدیک اس روزہ دار کے لیے بوسہ لینا جائز تھا جو اپنے  
نفس پر کنٹرول رکھتا ہو اور دوسروں کے لیے مکروہ ہے یہ مطلب  
نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ وہ عمل کے وقت اس بات سے بے خوف  
نہیں کہ اس پر شہوت غالب آجائے اور وہ حرام کا مرتکب ہو جائے۔

یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان  
کیا انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے ثعلبہ بن صغیر غزالی

قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي  
كَثِيرٍ عَنْ سَالِمِ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَتَبَايَشُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقَالَ نَعَمْ۔  
۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ  
لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ۔  
۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الثَّوْرَانِ عَائِشَةَ بِنْتُ طَلْحَةَ  
أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَا مِنْ  
أَهْلِكَ فَتَقْبِلُهَا قَالَ أَقْبِلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَتْ  
لَهُ عَائِشَةُ نَعَمْ

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا رِيعُ السُّوْدِيُّ قَالَ تَنَا شُعَيْبٌ  
قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ  
عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عُقَيْلٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَقَالٍ أَنَّهُ  
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنْ أَمْرَاتِي وَأَنَا  
صَائِمٌ قَالَتْ فَارْجُهَا۔

فَهَذَا لَا عَائِشَةُ تَقُولُ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَى  
الصَّائِمِ مِنْ أَمْرَاتِهِ وَمَا يَجِلُّ لَهُ مِنْهَا مَا قَدْ  
ذَكَرْنَا قَدْ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ كَانَتْ مُبَاحَةً  
عِنْدَهَا لِلصَّائِمِ الَّذِي يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ وَ  
مَكْرُوهُةٌ لِغَيْرِهِ لَيْسَ لَهَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ  
لَا تَنْهَى لَا يَأْمَنُ إِذَا فَعَلَهَا مَنْ أَنْ تَغْلِبَهُ شَهْوَتُهُ  
حَتَّى يَقَعَ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا ابْنُ  
أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ



عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ الْعَدَنِيِّ  
هَكَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَدْمَسُّحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَهَوَّنُونَ الصَّائِمِينَ الْقِبْلَةَ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا تَجْزِي إِلَى مَا هُوَ الْكِبَرُ مِنْهَا  
فَقَدْ بَيَّنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْمَعْنَى الَّتِي مِنَ أَجْلِهَا كَرِهَهَا  
مَنْ كَرِهَهَا لِلصَّائِمِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ خَوْفُهُمْ عَلَيْهِ  
مِنْهَا أَن تَجْزِيَ إِلَى مَا هُوَ الْكِبَرُ مِنْهَا -

فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ إِذَا ارْتَفَعَ ذَلِكَ  
الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ أَجْلِهَا مَنَعُوا مِنْهَا أَنَّهَا لَمْ  
يُبَاحَ.

۱۰۱۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثنا  
هشامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدَّامِغِيُّ الْعَطَّارُ قَالَ ثنا  
مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ عَلَى يَتَقَى اللَّهَ وَلَا  
يَعُودُ فَقَالَ عُمَرَانُ كَأَنْتَ هَذِهِ لَقَرِيْبَةٍ مِنْ هَذِهِ  
فَقَالَ عَلَى يَتَقَى اللَّهَ وَلَا يَعُودُ يَحْتَمِلُ وَلَا يَعُودُ لَهَا  
ثَانِيَةً أَيْ لَا تَهَامِكُوهَا لَهُ مِنْ أَجْلِ صَوْمِهِ  
وَيَحْتَمِلُ وَلَا يَعُودُ أَيْ يَقْبَلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ  
فَيَكْتُرُ ذَلِكَ مِنْهُ فَيَتَحَرَّكُ لَهُ شَهْوَتُهُ فَيَخَافُ  
عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مَوَاقِعَةً مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَوْلُ  
عُمَرَ هَذِهِ قَرِيْبَةٌ مِنْ هَذِهِ أَيْ أَنَّ هَذِهِ الَّتِي  
كَرِهْتُمَا لَهُ قَرِيْبَةٌ مِنَ الَّتِي أَبْغَضْتُمَا لَهُ أَوْ أَنَّ  
هَذِهِ الَّتِي أَبْغَضْتُمَا لَهُ قَرِيْبَةٌ مِنَ الَّتِي كَرِهْتُمَا  
لَهُ فَلَا دَلَالََةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَكِنَّ الدَّلَالَاتِ  
فِي مَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهَا قَدْ ذَكَرْنَا قَبْلَهُ -

## بَابُ الصَّائِمِ يَقِيُّ

۱۰۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا

روایت کیا کہ حضرت ابن ابی مریم اسی طرح فرماتے ہیں اگر کار  
دو عالم میلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اتر چھیرا تھا  
وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے صحابہ کرام سے سنا کہ وہ روزے  
دار کو بوسہ لینے سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ اپنے سے  
بڑے گناہ کا طرف لے جاتا ہے۔ تو اس حدیث میں وہ مفہوم بیان  
کیا گیا جس کے باعث روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کو جس لوگوں نے  
مکروہ قرار دیا اور وہ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ عمل ان کو گناہ کبیرہ  
کا طرف نہ لے جائے۔ تو یہ اس بات کا دلیل ہے کہ جب یہ عذر  
ختم ہو جائے جس کے باعث ان کو بوسہ لینے سے روکا ہے تو یہ جائز  
ہوگا۔

حضرت ابو حیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ  
فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ  
عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی  
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ  
کرو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اسی کے قریب ہے  
تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ اللہ تعالیٰ  
سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دوبارہ  
بوسہ نہ لینا کیونکہ یہ سفد سے کج وجہ سے مکروہ ہے اور اس بات کا بھی  
احتمال ہے کہ بار بار بوسہ نہ لینا۔ کیونکہ اس کثرت کی وجہ سے شہوت  
کی تحریک ہوگی اور حرام میں پڑنے کا خوف ہوگا اور حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ اس کے قریب ہے جسے آپ اس کے لیے جائز  
قرار دے رہے ہیں یا یہ کہ جو کچھ آپ نے ان کے لیے جائز قرار دیا ہے  
وہ اس کے قریب ہے جو آپ نے ان کے لیے ناپسند کیا ہے تو اس  
حدیث میں کوئی دلالت نہیں بلکہ جو کچھ پہلے مذکور ہو چکا ہے اس  
میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے۔

## روزہ دار کا قے کرنا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم



عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ  
حُسَيْنِ الْمَعْلَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاظْطَرَّ قَالَ  
فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مُسْجِدٍ دَمَشَقَ فَقَالَ صَدَقَ  
أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءًا -

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنِ الْمَعْلَمِ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيِّ  
عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ  
ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ  
ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ هَكَذَا قَالَ عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو -

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ  
عُمَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلَمٍ  
رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ  
قُلْتُ لِيُثْوَبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا آيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاظْطَرَّ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّ  
الصَّائِمَ إِذَا قَاءَ فَقَدْ أَفْطَرَ وَاسْتَجْوَأَ فِي ذَلِكَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا إِنْ اسْتَقَاءَ أَفْطَرَ وَإِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْ لَمْ  
يُفْطَرْ وَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ قَاءَ  
فَاظْطَرَّ أَيْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاظْطَرَّ وَقَدْ يَجُوزُ  
هَذَا فِي اللُّغَةِ -

یہاں روایت ہے کہ اگر کوئی صائم ہو اور کھائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے اُنی تو آپ نے روزہ توڑ دیا حضرت  
محلان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت  
ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں  
(حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ) نے سچ فرمایا میں نے آپ  
کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ سے  
اس کی مثل مروی ہے۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں ابو معمر نے فرمایا  
کہ عبد الوارث عبد اللہ بن عمرو نے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت ابو شیبہ مہری فرماتے ہیں میں نے حضرت ثوبان  
سے کہا کہ ہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیجیے  
انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
آپ نے تھے کہ اور روزہ توڑ دیا۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی طرف گئی ہے کہ روزہ دار کو جب تھے اُنے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا  
ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن  
دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خود تھے کرنے  
سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ تھے کے غالب آجانے کی صورت میں  
روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ فرماتے ہیں ممکن ہے ان کے قول کہ آپ نے  
تھے کہ اور روزہ توڑ دیا سے مراد ہو کہ آپ نے تھے فرمائی پھر کمرزدی



۱۰۲۲۔ وَأَحْتَجُّ الْأَذْوَنَ لِقَوْلِهِمَا يَضَامَا  
حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ  
لَهْيَعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَصَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ  
قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ  
فَقَالَ لَهُ يَعْضُنَا الْمَرْتَضِبُ صَائِمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي قَدِيتُ -

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح  
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح د  
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا عَجِي بْنُ حَسَّانٍ  
قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ  
عَنْ فَصَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ -

قِيلَ لَهُمْ وَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ الْأَوَّلِ يَجُوزُ  
وَلَكِنِّي قَدِيتُ فَصَعَقْتُ عَنِ الْقَوْمِ فَافْطَرْتُ وَ  
لَيْسَ فِي هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقَيْ كَانَ  
مُفْطَرًّا لَهُ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّهُ قَاءَ فَافْطَرَّ بَعْدَ ذَلِكَ -  
۱۰۲۴۔ وَقَدْ رَوَى فِي حُكْمِ الصَّائِمِ إِذَا قَاءَ  
أَوْ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْطِرًا  
مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَسَدُ د  
قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
ذَرَعَهُ الْقَيُّْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ  
اسْتَقَاءَ فَلَيْقُضُ -

فَبَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ كَيْفَ حُكِمَ الصَّائِمُ  
إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيُّْ أَوْ اسْتَقَاءَ وَرَوَى الْأَشْيَاءُ بِمَا أَنْ  
يَحْمَلُ الْأَثَرُ عَلَى مَا فِيهِ إِتِّفَاقُهَا وَتَعْيِينُهَا

پہلے گروہ نے اپنے قول پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت خاتم  
بن عبید فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب طلب فرمایا  
تو ہم میں سے بعض نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے صبح روزہ نہیں  
رکھا تھا آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے تھے اُنی ہے۔

حضرت محمد بن اسحق، یزید بن ابی حبیب سے  
وہ ابو مرزوق سے وہ حضرت حنیش سے وہ حضرت فضالہ  
رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ یہی پہلی حدیث کی طرح ہے  
ممکن ہے آپ کا مطلب یہ ہو کہ مجھے تھے اُنی اور مجھ میں روزہ رکھنے  
کی طاقت نہ رہی پس میں نے روزہ توڑ دیا ان دونوں حدیثوں  
میں اس بات پر دلیل نہیں کہ تھے آپ کا روزہ ٹوٹ گیا تھا۔ ۴  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے یا خود تھے کرنے  
کا حکم وضاحت سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس شخص پر روزہ کی حالت میں تھے غالب آجائے تو  
اس پر قضا نہیں اور جو شخص غود (قہراً) تھے کرے وہ روزہ کی قضا  
کرے۔

تو اس حدیث نے واضح کر دیا کہ روزہ سے وار کھتے آئے یا  
وہ خود تھے کرے تو اس کا حکم کیا ہے اور سب سے بہتر بات یہ  
ہے کہ روایات کو متفق علیہ اور ایسے مفہوم پر محمول کیا جائے جس سے



لَا عَلَى مَا فِيهِ تَنَافُهَا وَتَضَادُّهَا فَيَكُونُ مَعْنَى  
الْحَدِيثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ عَلَى مَا وَصَفْنَا حَتَّى لَا يَضَادَّ  
مَعْنَاهُمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَهَذَا أَحْكَمُ هَذَا  
الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا  
حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْقِيَّ حَدَّثَنَا فِي  
قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَغَيْرِ حَدَّثَ فِي قَوْلِ آخَرِينَ  
وَرَأَيْنَا خُرُوجَ الدَّمِ كَذَلِكَ وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ  
الصَّائِمَ إِذَا قَصَدَ عَرَقًا أَنَّهُ لَا يَكُونُ بِذَلِكَ  
مُفْطِرًا وَكَذَلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ فَانْفَجَرَتْ  
عَلَيْهِ دَمًا مِنْ مَوْضِعٍ مِنْ بَدَنِهِ فَكَانَ خُرُوجُ  
الدَّمِ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْنَا مِنْ بَدَنِهِ وَاسْتِخْرَاجُهُ  
إِيَّاهُ سَوَاءً فِيمَا ذَكَرْنَا وَكَذَلِكَ هُمَا فِي الطَّهَارَةِ  
وَكَانَ خُرُوجُ الْقِيَّ مِنْ غَيْرِ اسْتِخْرَاجٍ مِنْ صَاحِبِهِ  
إِيَّاهُ لَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا  
أَنْ يَكُونَ خُرُوجُهُ بِاسْتِخْرَاجِ صَاحِبِهِ إِيَّاهُ  
كَذَلِكَ لَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ فَلَمَّا كَانَ الْقِيَّ لَا  
يُفْطِرُهُ فِي النَّظَرِ كَانَ مَا ذَرَعَهُ مِنَ الْقِيَّ آخَرِي  
أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ فَهَذَا أَحْكَمُ هَذَا الْبَابِ أَيْضًا  
مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ وَلَكِنْ إِتِّبَاعَ مَا رَوَى عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلِي وَهَذَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى وَغَايَةِ الْعُلَمَاءِ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ  
عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ -

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَارُوجُ قَالَ تَنَامَلِكُ  
وَمَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ  
مِنْ اسْتِقَاءٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلِيهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ  
ذَرَعَهُ الْقِيَّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ -

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَامَلِكُ  
قَالَ تَنَامَلِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ -

تمام روایات صحیح قرار پائیں اس پر نہیں جس سے ان کا باہم تضاد ثابت  
ہو تو پہلی دونوں حدیثوں کا مفہوم وہی ہو گا جو ہم نے بیان کیا تاکہ ان کا  
مفہوم اس کے معنی کے خلاف نہ ہو۔ تصحیح معانی کے اعتبار سے اس  
بات کا یہ حکم ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگوں کے نزدیک قے سے وضو  
ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹتا اور خون نکلنے کا حکم  
بھی یہی ہے اور اس بات پر تمام متفق ہیں کہ روزہ واروگ سے خون  
نکلوائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی تکلیف کے  
باعث جسم کے کسے حصے سے خون نکلے تو اس ضمن میں بدن سے خون  
کا نکلنا اور اسے نکالنا دونوں برابر ہیں طہارت کے سلسلے میں بھی  
وہ دونوں برابر ہیں اور قے جب تک خود نہ نکال جائے اس سے روزہ  
نہیں ٹوٹتا۔ ہماری مذکورہ بات کے مطابق قیاس یہ چاہتا ہے  
کہ خود قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا تو جب قیاس کے مطابق  
قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو غالب آئے والی قے سے روزے کا نہ ٹوٹنا  
زیادہ مناسب ہے۔ — غرض فکر کے طریقے پر اس بات  
کا حکم بھی یہی ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی اتباع  
زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم  
اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے فرمایا جس نے روزے کی حالت میں خود قے کا تو اس  
پر قضاء ہے اور جس پر قے غالب آجائے اس پر قضاء نہیں۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔



۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجَّ بْنَ نَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابِرَاهِيمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد یعنی ابن سلمہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجَّ بْنَ نَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ مِثْلَهُ۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجَّ بْنَ نَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَبَّازِ السَّلَمِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، حضرت حمید سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد، حضرت حجاز سلمی سے اور وہ حضرت قاسم بن محمد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## بَابُ الصَّائِمِ بِحُجَّتِهِ

## روزہ دار کا سینگ کی لگوانا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَطَرٍ الْوَرَّاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَذَنِيَّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ بِحُجَّتِهِ لَيْلًا فَقُلْتُ لَوْلَا كَانَ هَذَا نَهَارًا فَقَالَ أَتَأْمُرُنِي أَهْرُيقُ دَمِي وَأَنَا صَائِمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں میں رات کے وقت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ سینگ لگوا رہے تھے میں نے کہا آپ نے دن کو کیوں نہیں لگوائی۔ انہوں نے فرمایا کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں روزے کی حالت میں اپنا خون بہاؤں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سینگ لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَزَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ لَهْيَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَمِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ نَصِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ عِنْدِي نَقْرَمِينَ أَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ مُعْقِلِ الْأَحْمَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْتَجِمُ لِمِثْلَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا سینگ لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت معقل شجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں سینگ لگوارا تھا۔ رمضان المبارک کی امیں تدریج تھی۔ آپ نے فرمایا سینگ لگوانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔



۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ الْأَشْجَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ كَرَبَةَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ۔  
۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَابِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَا لِحَاجِمٍ وَالْمَحْجُومِ۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ شَمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمَ بْنَ خَالِدٍ وَمَنْصُورَ بْنَ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي رَمَضَانَ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیٹگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔  
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو باہر تشریف لائے آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سیٹگی لگوارا تھا آپ نے فرمایا سیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سیٹگی لگوارا تھا آپ نے فرمایا سیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔



أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِهْيَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَرَّيَا سَنَادَهُ مِثْلَهُ۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ الْمُسْتَحْجِمُ ۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

حضرت عاصم، حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی لگانے والا اور لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی لگانے والے اور لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَإِنَّ هَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّ الْحَاجِمَةَ تَفْطِرُ الصَّائِمَ حَاجِمًا كَانَ أَوْ مَحْجُومًا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْإِثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُفْطِرُ الْحَاجِمَةَ حَاجِمًا وَلَا مَحْجُومًا وَقَالُوا لَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذَلِكَ الْفَطْرَ كَانَ مِنْ أَجْلِ الْحَاجِمَةِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُمَا أَفْطَرَ بِمَعْنَى آخَرٍ وَصَفَهُمَا بِمَا كَانَا يَفْعَلَانِيهِ حِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمَا بِذَلِكَ كَمَا يَقُولُ فَسَقَ الْقَائِمُ لَيْسَ أَنَّهُ فَسَقَ بِقِيَامِهِ وَلَكِنَّهُ فَسَقَ بِمَعْنَى غَيْرِ الْقِيَامِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَاتِي وَهُوَ أَحَدُ مَنْ يَرْوَى ذَلِكَ الْحَدِيثَ فِي هَذِهِ الْمَعْنَى۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کسی لگانے والا ہو یا لگانے والا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات استدلال کید لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کسی لگانے والا روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے کسی لگانے والا ہو یا لگانے والا۔ وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کسی لگانے والے اور لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا، اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ کسی لگانے والے کا روزہ ٹوٹا، ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے ان کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر فرمایا ہو لیکن بیان کرتے وقت ان کے عمل کا ذکر کیا جیسے کوئی شخص کہے کہ کھڑا ہونے والا فاسق ہو گیا تو یہ مطلب نہیں کہ وہ کھڑا ہونے کی وجہ سے فاسق ہو گیا بلکہ کسی اور وجہ سے فاسق ہوا۔ — اس سلسلے میں اس حدیث کے ایک راوی حضرت ابوالشعث صنفانی سے بھی مروی ہے۔



۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَحَاطِيُّ  
قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ رِبْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي  
الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ قَالَ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُّومُ لَا تَهْمَا  
كَانَا يَفْتَابَانِ -

وَهَذَا الْمَعْنَى مَعْنَى صَحِيحٍ وَلَيْسَ أَفْطَارُهُمَا  
ذَلِكَ كَالْأَفْطَارِ بِالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالْجَمَاعِ وَ  
لَكِنَّهُ حَبِطَ أَجْرُهُمَا بِأَغْتِيَابِهِمَا فَصَارَ ابْدِلَ ذَلِكَ  
مَفْطَرَيْنِ لَا أَنَّهُ أَفْطَارٌ يُوجِبُ عَلَيْهِمَا الْقَضَاءُ  
وَهَذَا كَمَا قِيلَ الْكَذِبُ يُفْطَرُ الصَّائِمُ لَيْسَ بِرَأْدِيهِ  
الْفُطْرُ الَّذِي يُوجِبُ الْقَضَاءُ إِنَّمَا هُوَ عَلَى حُبُوطِ  
الْأَجْرِ بِذَلِكَ كَمَا يَحْبُطُ بِالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَهَذَا  
نَظِيرٌ مَّا حَمَلْنَاهُ نَحْنُ عَلَيْهِ مِنَ التَّأْوِيلِ الَّذِي  
ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَعْنَى آخَرُ -

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَوَكَّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْنَا أَوْ كَرِهْتَ الْحَجَامَةَ  
لِلصَّائِمِ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ -

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كُنْتُمْ تُكْرَهُونَ الْحَجَامَةَ  
لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ -

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ مَا كُنْتُ  
أَرَى الْحَجَامَةَ تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ إِلَّا مِنَ الْجُهْدِ -

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ

حضرت ابواسحق صنفی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ”سینگی لگانے اور لگوانے والے کا  
روزہ ٹوٹ گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دونوں غیبت کر  
رہے تھے۔

یہ صحیح معنیٰ ہے اور ان کے روزے کا یوں ٹوٹنا، کھانے  
پینے اور جماع کے ساتھ ٹوٹنے کی طرح نہیں بلکہ غیبت کی وجہ سے  
ان کا ثواب ضائع ہو گیا اس طرح وہ روزہ توڑنے والے قرار پائے۔  
یہ ایسا ٹوٹنا نہیں جس سے قضا واجب ہوتی ہے۔ اور یہ اسی  
طرح ہے کہ کہا جائے صیوم روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے  
اس سے مراد وہ ٹوٹنا نہیں جس سے قضا لازم آتی ہے بلکہ اجر کا  
ضیاع مراد ہے جیسے کھانے پینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے  
یہ اس تاویل کی مثل ہے جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اس کا  
ذکر کیا۔ — صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس سلسلے  
میں ایک دوسرا مفہوم بھی مروی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں ہم یا (فرمایا) میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے کو اس کے  
کمزور ہونے کے پیش نظر ناپسند کرتا تھا۔

حضرت حمید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ثابت  
بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ  
لوگ روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے انھوں  
نے فرمایا نہیں البتہ کمزوری کے پیش نظر (نا پسند کرتے تھے)

حضرت حمید الطویل سے مروی ہے حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے کے بارے  
میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں سوائے روزہ دار کی کمزوری  
کے (کسی وجہ سے) اس کے لیے سینگی لگوانے کو ناپسند نہیں کرتا۔

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت



خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُ الْحَجَّامَةَ إِلَّا كَرَاهَةً  
الْجُهِدِ -

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ  
عَنْ سَعِيدٍ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْثٍ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحَجَّامَةَ  
لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ -

فَدَلَّتْ هَذِهِ الْأَثَرُ عَلَى أَنَّ الْمَكْرُوهَ  
مِنْ أَجْلِهِ الْحَجَّامَةُ فِي الصِّيَامِ هُوَ الضَّعْفُ  
الَّذِي يُصِيبُ الصَّائِمَ فَيَقْطُرُ مِنْ أَجْلِهِ بِالْأَكْلِ  
وَالشَّرْبِ وَقَدْ رَوَى عَوْنٌ مِنْ هَذَا الْمَعْنَى  
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ -

۱۰۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ أَنَّ أَبَا  
الْعَالِيَةِ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْشَى عَلَيْهِ  
قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ لِي إِنَّ  
غَشِيَ عَلَيْهِ يُسْقَى الْمَاءُ -

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا بَعِيدُهُ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيزَبٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ يَقُولُ  
النَّاسُ أَطْرَاحُ حَاجِمٍ وَالْمَحْجُومُ فَقَالَ الْقَاسِمُ  
لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَجَمَ يَدَهُ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهِ مَا يَقْطُرُ  
ذَلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحَجَّامَةَ  
لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ أَنْ يَغْشَى عَلَيْهِ فَيَقْطُرُ -

وَالْمَعْنَى الَّذِي رَوَى فِي تَأْوِيلِ ذَلِكَ  
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ كَأَنَّهُ أَشْبَهَ بِذَلِكَ لِأَنَّ الضَّعْفَ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم صرف مشقت کی وجہ سے  
سینگی لگوانے کو چھوڑتے تھے۔ (کسی اور وجہ سے  
نہیں)۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کمزوری کے سبب روزہ  
کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتا ہوں۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ روزے کی  
حالت میں سینگی لگوانے کی کراہت کا باعث وہ کمزوری ہے  
جو روزے دار کو پہنچتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے کھانے اور  
پینے کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے۔ اس معنی کے قریب حضرت  
ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عاصم احول سے مروی ہے حضرت ابوالعالیہ  
نے فرمایا کہ وہ بے ہوشی کے ڈر سے (سینگی لگوانی ناپسند  
کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابونعلاہ  
کو بتائی تو انہوں نے مجھے فرمایا اگر وہ یہ پیش ہو جائیں تو  
انہیں پانی پلایا جائے۔

بعینہ یہ معنی حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے  
بھی مروی ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت  
قاسم بن محمد سے سنا وہ لوگوں کی اس بات کا ذکر رہے  
تھے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے  
انہوں نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ یا جسم کے کسی اور حصے  
سے خون نکالے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس پر حضرت  
سالم نے فرمایا میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا اس لیے  
ناپسند کرتا ہوں کہ یہیں وہ ہوش ہو کر روزہ نہ توڑ بیٹھے۔

حضرت ابوالشعث کی تاویل میں جس معنی کا ذکر کیا گیا  
ہے وہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر ممانعت کی وجہ صرف کمزوری



ہوتی تو سینگ لگانے والا اس میں شامل نہ ہوتا پس جب اس میں سینگ لگانے اور لگوانے والوں میں شامل ہیں تو وہی سب سے زیادہ مناسب ہوگا جو دونوں میں پایا جائے مثلاً غیبت کردہ دونوں میں برابر ہے جیسا کہ حضرت ابو شعث نے فرمایا۔

حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم سے بھی مروی ہے انہوں نے فرمایا یہ کمزوری پیدا ہونے کے باعث مکروہ ہے۔

حضرت اعش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ دار کے سینگ لگوانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتا ہوں۔

حضرت شعبی سے مروی ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں سینگ لگوائی۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں میں سینگ لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ یہ کمزور کہہ دیتی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے لیے سینگ لگوانے میں روایات آئی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگ لگوائی۔

حضرت جعفر بن ربیع، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حسن بن یزید، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

لَوْ كَانَ هُوَ الْمُقْصُودُ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ لَمَا كَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِي ذَلِكَ قَدْ كَانَ الْحَاجِمُ وَ الْمُحْجُومُ قَدْ جَمَعَا فِي ذَلِكَ أَشْبَهُ أَنَا يَكُونُ ذَلِكَ لِمَعْنَى وَاحِدٍ هُمَا فِيهِ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغَيْبَةِ الَّتِي هُمَا فِيهَا سَوَاءٌ كَمَا قَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ وَقَدْ رَوَى أَيُّضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّمَا كَرِهْتُ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ أَيُّضًا. ۱۰۵۰- حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا عَجِي الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ.

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَاجِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَادٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَحْتَجِمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحَجَامَةَ لِأَنَّهَا تَضْعُفُ ۱۰۵۲- وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِحْتَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْجَبْرِ قِي قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَهُوَ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.



وَسَلَّمَ مِثْلَهُ - ۱۰۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مَحْرُومٌ صَائِمٌ -

حضرت میمون بن مهران، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ الْجَعْفِيَّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي  
زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ  
الْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مَحْرُومٌ -

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی جب کہ آپ نے احرام باندھا ہوا اور روز رکھا ہوا تھا۔

۱۰۵۷. حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْقُرَيْبِيَّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ  
وَأَبُو حَذِيفَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

حضرت سفیان، حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۵۸. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ  
قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ -

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرْجَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ  
أَبِي زِيَادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ صَائِمٌ  
مَحْرُومٌ -

حضرت عبد العزیز بن مسلم، حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

۱۰۶۰. حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِمْرَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ  
صَائِمٌ مَحْرُومٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ -

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی۔

۱۰۶۱. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ يَوْسَفَ بْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو طیبہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ



روزے کی حالت میں تھے آپ نے اس کی اجرت بھی عطا فرمائی  
اگر یہ کام حرام ہوتا تو آپ اجرت عطا نہ فرماتے۔

عَدِيّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ  
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَيْبَةَ حَجَّمَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَعْطَاهُ  
أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَعْطَاهُ۔

فَدَلَّ فِعْلُهُ هَذَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَنَّ الْحَجَامَةَ لَا تَقْطُرُ الصَّائِمَ وَلَوْ كَانَتْ  
مِمَّا يُفْطَرُ الصَّائِمُ إِذَا لَمْ يَحْتَجَمْ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ  
الْأَثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظُرِ فَإِنَّا  
رَأَيْنَا خُرُوجَ الدَّمِ أَغْلَطَ أَحْوَالِهِ أَنْ يَكُونَ حَدَّثًا  
يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَقَدْ رَأَيْنَا الْفَاطِطَ وَالْيُولَ  
خُرُوجَهُمَا حَدَّثٌ يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَلَا يَنْقُضُ  
الصِّيَامَ فَالْتَّنَظُرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الدَّمُ كَذَلِكَ  
وَقَدْ رَأَيْنَا الصَّائِمَ لَا يَفْطَرُهُ قَصْدُ الْعِرْقِ  
فَالْحَجَامَةُ فِي التَّنْظُرِ أَيْضًا كَذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى۔

۱۰۶۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا  
عُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَالِمَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَانَا لَا يَرِيَانِ  
بِالْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَقَالَا أَرَأَيْتَ لَوْ احْتَجَّمَ  
عَلَى طَهْرِكَفَهُ أَكَانَ ذَلِكَ يَفْطَرُهُ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصْبِحُ فِي يَوْمٍ مِنْ  
شَهْرِ رَمَضَانَ جُنُبًا هَلْ يُصُومُ أَمْ لَا

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا

تو آپ کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سینگ کی سے روزہ  
نہیں ٹوٹتا اگر یہ روزے کے مفاسدات میں سے ہوتی تو آپ روزے  
کی حالت میں سینگ کی نہ لگواتے۔ تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا  
بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خون  
کے نکلنے کی سخت ترین صورت یہ ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے  
جبکہ پانخانے اور پیشاب کے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن  
روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خون کا حکم بھی یہی ہو نیز  
ہم دیکھتے ہیں کہ رگ سے خون نکلنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا  
تو قیاس کے مطابق سینگ کی لگوانا بھی اسی طرح ہے، حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبد اللہ اور  
قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم روزہ دار کے لیے سینگ لگوانے میں کوئی حرج  
نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص متحلی  
کی پشت سے خون نکلوانے تو کیا اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔  
(یعنی نہیں ٹوٹے گا)۔

جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ  
رکھے یا نہ

حضرت ابو بکر کے آزاد کردہ غلام حضرت سہیل فرماتے  
ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے  
سنا وہ فرماتے ہیں میں اور میرے والد ماجد امیر مدینہ مروان







وَأَخْبَرْتَهُ يَقُولُ ابْنُ هُرَيْرَةَ فَبِعَثَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ الْحَارِثِ إِلَى عَائِشَةَ فَمَسَّهَا فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لِيُصَلِّىَ الْفَجْرَ وَرَأْسُهُ  
يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَرَجَعَ  
إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِبْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَخْبَرَهُ  
فَاتَّكَاهُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَدَّثَنِيهِ الْفَضْلُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَايَزِيدُ بْنُ  
هُرُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ سَنَادَهُ نَحْوَهُ  
قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَقُلْتُ لِرَجَاءٍ مَنِ حَدَّثَكَ عَنْ يَعْلَى  
قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ يَعْلَى -

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى  
مَا رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ ذَلِكَ عَنِ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا بِهِ وَقَدْ دُوَّاهُ  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَغْتَسِلُ  
وَيَصُومُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَذَهَبُوا إِلَى ذَلِكَ إِلَى مَا  
رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۶۶- وَإِلَى مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَغْدُو إِلَى  
الْمَسْجِدِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ

کی بات بھی بتائی اس نے حضرت عبدالرحمن بن حارث کو حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ام المومنین سے پوچھا  
تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے  
تشریف لے جاتے تو آپ کے سراندر سے جماع کے غسل کے  
سبب پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ اس دن  
روزہ رکھتے، پھر وہ (حضرت عبدالرحمن) مروان کے پاس آئے  
اور اسے خبر دی ہے اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ کے پاس جاؤ انہوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم  
حضرت یزید بن ہرون فرماتے ہیں حضرت ابن عون نے  
میں بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا (حضرت  
یزید بن ہرون فرماتے ہیں) میں حضرت ابن عون نے خبر دی  
کہ میں نے حضرت رجاء سے پوچھا کہ آپ سے حضرت یعلیٰ کی روایت

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات  
نے اس حدیث کو اپنا یا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل  
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں  
نے اس حدیث کو اختیار کیا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان  
کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص (جنبی) غسل کرے اور اس  
دن کا روزہ رکھے وہ اس سلسلے میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

وہ اس حدیث کو بھی اپناتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن  
بن حارث بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں  
میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو  
انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حائض  
جانب میں صبح کرتے پھر غسل فرماتے اور مسجد کی طرف تشریف لے  
جاتے اور آپ کے سراندر سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے  
پھر اس دن کا روزہ رکھ لیتے (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات مروان کو  
بتائی تو اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتاؤ (فرماتے



فَاخْبَرْتَهُ مَرُّوَانُ فَقَالَ اَيْتِ ابَا هُرَيْرَةَ فَاخْبِرْهُ  
بِذَلِكَ فَقُلْتُ اِنَّهُ لِي صَدِيقٌ فَاَعْقَنِي فَقَالَ عَزَمْتُ  
عَلَيْكَ لَتَا تَيْتَنَّهُ فَاَنْطَلَقْتُ اَنَا وَابِي إِلَى ابِي هُرَيْرَةَ  
فَاخْبَرْتُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَالِشَةُ اَعْلَمُ  
مَتَى قَالَ شُعْبَةُ وَفِي الضَّعِيفَةِ اَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى -

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَلِيُّ  
الْوَهَّابُ قَالَ اَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَخِيهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ وَلَا يَقْطُرُ دَخَلَ  
عَلَى أَبِيهِ يَوْمًا وَهُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ  
الْيَوْمَ مُفْطِرًا قَالَ إِنِّي أَصَابْتُ جَنَابَهُ فَلَمْ  
أَغْتَسِلْ حَتَّى أَصْبَحْتُ فَأَتَانِي أَبُو هُرَيْرَةَ  
أَنْ أَفْطِرَ فَأَرْسَلُوا إِلَى عَالِشَةَ يَسْأَلُونَهَا فَقَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصِيبُهُ  
الْجَنَابَةَ فَيَغْتَسِلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ ثُمَّ يَخْرُجُ  
وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَيُصَلِّي لَا صَحَابَةَ شَمَّ  
يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ -

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ الْوَهَّابُ قَالَ  
تَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ مَرُّوَانَ  
بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعَالِشَةَ قَالَ فَلَقِيتُ  
غُلَامَهَا نَافِعًا يَعْنِي أُمَّ سَلَمَةَ قَالَ فَأَرْسَلْتُهُ إِلَيْهَا  
فَرَجَعَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ  
ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ آتَى عَالِشَةَ فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهَا  
غُلَامَهَا ذَكْوَانَ أَبَا عَمْرٍو فَاخْبَرْتَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ غَيْرِ  
اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَأَنْتَيْتُ مَرُّوَانَ بَنِي

یہ میری بات ہے کہ انہوں نے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو بڑا دہائیائی ہیں۔

ہیں) میں نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں لہذا مجھے معاف کیجئے ۱۔  
اس نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس ضرور جاؤ،  
حضرت ابو بکر فرماتے ہیں میں اور میرے والد، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ بات  
بتائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنها مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ حضرت شعبہ راوی) فرماتے ۲  
حضرت عمر بن عبدالرحمن اپنے بھائی حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (سلسل) روزے رکھتے  
اور ناغہ نہ کرتے ایک دن وہ اپنے والد کے پاس گئے اور ان کا  
روزہ نہیں تھا انہوں نے پوچھا کیا وجہ ہے آج تمہارا روزہ  
نہیں ہے انہوں نے بتایا کہ میں منی تھا اور صبح تک غسل نہ کیا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا  
پھر انہوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان  
سے اس کے بارے میں پوچھی تو حضرت ام المومنین نے فرمایا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منی جاتے تو صبح کے بعد غسل فرماتے  
پھر تشریف لے جاتے اور آپ کے سر اللہ سے پانی کے قطرے  
ٹپک رہے ہوتے۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے پھر اس دن کا  
روزہ رکھتے۔

حضرت عبدالرحمن بن عمار بن ہشام فرماتے ہیں کہ  
مروان بن حکم نے ان کو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہما کے پاس بھیجا فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت نافع سے ہوئی میں نے ان کو حضرت  
ام المومنین کی خدمت میں بھیجا انہوں نے واپس آکر مجھے بتایا  
کہ وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اجنبات  
کی حالت میں صبح کرتے لیکن یہ احتلام کی وجہ سے نہ تھا۔ پھر  
آپ روزہ رکھتے، پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت  
میں حاضر ہوئے، ان کی خدمت میں ان کے غلام ابو ہریرہ و ذکوان  
کو بھیجا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض  
اوقات) احتلام کے بیڑ منی جاتے، پھر صبح روزہ رکھ



الْحَكْمَ فَخَبَرْتُهُ يَقُولُهُمَا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ  
لَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ فَلَتَخْبِرَنَّهُ يَقُولُهُمَا فَاتِيَهُ  
فَاخْبِرْتُهُ فَقَالَ هُنَّ أَعْلَمُ -

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
سُتَيْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ  
يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ -

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ تَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ  
قَالَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ  
يُقَطَّرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُومُ يَوْمَهُ -

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
قَالَ تَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْرِكُهُ  
الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُومُ -

۱۰۷۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو  
الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ  
سَلَمَةَ زَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا  
حَدَّثَتَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۰۷۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ رَيْهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَتَرَادَ  
فِي رَمَضَانَ -

لیتے، وہ فرماتے ہیں میں مردان بن حکم کے پاس آیا اور ان دونوں کی  
بات بتائی اس نے کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں حضرت ابو ہریرہ کے پاس  
ماکرانیں ان کا دونوں کا قول بتاؤ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر ان کو  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح کرتے پھر  
اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر  
کے لیے تشریف لے جاتے اور غسل جنابت کی وجہ سے آپ  
کے سر انور سے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن روزہ  
رکھتے۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ اور ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کے وقت جنابت کی حالت میں  
ہوتے پھر روزہ بھی رکھ لیتے۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن اپنے والد سے وہ حضرت  
عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ان  
دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کیا۔

حضرت عبد ربیع بن سعید، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن  
سے وہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے  
اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں انھوں نے ”رمضان میں“ کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

میں یا انھوں نے فرمایا وہ مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔



۱۰۷۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَارِكَا أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

حضرت یحییٰ، حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں انھوں  
نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ تَنَا أَبُو عَسَّانٍ قَالَ تَنَا  
زُهَيْرٌ قَالَ تَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْوَهُ -

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی  
ہیں۔

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ تَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ  
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ -

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی  
ہیں۔

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَنَا حُجَّاجٌ  
قَالَ تَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ -

حضرت ابومالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور  
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتی ہیں۔

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ  
قَالَ تَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ  
بْنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ -

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے اور وہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَيْضًا -

حضرت علی بن ابی حمزہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتی ہیں۔

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ تَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -  
۱۰۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا رَوْحٌ قَالَ تَنَا  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرْدَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

حضرت ہمام، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کی۔  
حضرت سعید بن ابی عردبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا رَوْحٌ قَالَ تَنَا

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت



رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ۛ وَحَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ سَنَانٍ  
قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَرَدًا أَبُو هُرَيْرَةَ فُتْيَا  
عَلَى هَذَا الْخَبَرِ -

قَالُوا فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ الْآثَارُ بِمَا ذَكَرْنَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْزِ لَنَا  
خِلَافٌ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ  
الْمَقَالَةِ الْأُولَى عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالُوا هَذَا  
الَّذِي رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتَا  
بِهِ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَخْبَرَ الْفَضْلُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ خَالَفَ ذَلِكَ فَقَدْ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ  
فِي حَدِيثِهِمَا وَيَكُونُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلَى مَا  
ذَكَرَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَكُونُ الْخَبَرَانِ غَيْرَ مُتَضَادَّيْنِ عَلَى مَا يَخْرُجُ  
عَلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ فَكَانَ الْحُجَّةُ لِلْآخِرِينَ عَلَيْهِمْ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي رَوَى حَدِيثَ الْفَضْلِ  
وَقَدْ رَجَعَ عَنِّي فُتْيَا إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ  
وَعَدَّ ذَلِكَ أَوَّلِي مِمَّا حَدَّثَنِي الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَذِهِ الْحُجَّةُ فِي هَذَا الْبَابِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا قَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَؤُلَاءِ النَّاسَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مُحْكَمٌ -

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ  
عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ  
وَأَنَا سَمِعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا

کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور  
یہ اضافہ کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر  
پر اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

وہ (محمد بن کرام) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے یہ مذکورہ روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں تو ہمارے  
لیے اس کے خلاف دوسری طرف جانا جائز نہیں۔ ان کے خلاف  
پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہما کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے  
میں خبر ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت میں حضرت فضل کی خبر اس کے خلاف ہے  
تو ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہی حکم ہے  
جس کا ذکر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اپنی  
روایات میں کیا ہے اور عام لوگوں کے لیے وہ حکم ہو جو حضرت فضل  
رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معانی  
روایت کی اس توجیہ پر احادیثِ باہم متضاد نہیں ہوں گی۔ لیکن دوسرے  
حضرات ان کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں اپنے  
فتویٰ سے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف  
رجوع کر لیا اور اس حدیث کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث  
سے اولیٰ قرار دیا۔ پس اس باب میں یہی حجت ہے۔ دوسری دلیل یہ  
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت ملتی ہے کہ  
اس سلسلے میں عام لوگوں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو آپ کے لیے ہے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فلام حضرت ابو یونس بیان  
کرتے ہیں ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا اور آپ دروازے  
میں کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا یا رسول اللہ! میں نے حالت  
جنابت میں سہاگہ اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی صبح کے وقت جنبی تھا اور روزہ رکھنے  
کا ارادہ بھی تھا پس میں نے غسل کیا اور روزہ رکھ لیا۔ اس نے عرض کیا:



أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقَى.

فَلَمَّا كَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ السَّائِلِ هُوَ اخْبَارُكَ عَنْ فِعْلِ نَفْسِهِ فِي ذَلِكَ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ فِي ذَلِكَ وَحُكْمُ غَيْرِهِ سَوَاءٌ فَهَذَا دَجُّهُ هَذَا الْبَابُ مِنْ تَصْصِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فِي ذَلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُونَ أَنَّ صَائِمًا لَوْ نَامَ نَهَارًا فَاجْتَنَبَ أَنْ ذَلِكَ لَا يَخْرُجُهُ عَنْ صَوْمِهِ فَإِذَا دَنَا أَنْ تُنْظَرَ أَنَّهُ هَلْ يَكُونُ دَاخِلًا فِي الصَّوْمِ وَهُوَ كَذَلِكَ أَوْ يَكُونُ حُكْمُ الْجَنَابَةِ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ خِلَافَ حُكْمِ الصَّوْمِ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ إِذَا طَرَأَ ذَلِكَ عَلَى الصَّوْمِ أَوْ طَرَأَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فَهُوَ سَوَاءٌ لَا تَرَى أَنَّهُ لَيْسَ بِحَائِضٍ أَنْ تَدْخُلَ فِي الصَّوْمِ وَهِيَ حَائِضٌ وَإِنَّمَا لَوْ دَخَلَتْ فِي الصَّوْمِ طَاهِرًا ثُمَّ طَرَأَ عَلَيْهَا الْحَيْضُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنَّمَا بِذَلِكَ خَارِجُهُ مِنَ الصَّوْمِ فَكَانَتْ الْأَشْيَاءُ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ أَبْطَلَتْهُ وَكَانَتْ الْجَنَابَةُ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيعًا لَمْ يُبْطَلْهُ قَالَ لَنُظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُولِ فِيهِ فَثَبَتَ

یا رسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں کچیلوں کے گناہ بخش دیے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور مجھے تقویٰ کا بھی تم سے زیادہ علم ہے۔

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سائل کو خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں آپ کا اور دوسرے لوگوں کا حکم یک ہی تھا۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دار دن کو سو جائے اور پھر وہ جنبی ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا وہ شخص جو حالت جنابت میں روزہ شروع کرتا ہے اس کا حکم اس کے خلاف ہے جو روزے کی حالت میں جنبی ہوتا ہے تو ہم ان باتوں کو دیکھا جو روزہ شروع کرنے سے مانع ہیں مثلاً حیض اور نفاس کہ اگر وہ روزے کی حالت میں شروع ہوں یا روزہ رکھنے سے پہلے موجود ہوں دونوں صورتوں میں برابر ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ عائشہ عذرت، روزہ نہیں رکھ سکتی اور اگر وہ طہارت کی حالت میں روزہ رکھے پھر اسے حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جن باتوں کی وجہ سے روزہ شروع کرنا جائز نہیں وہ روزے کی حالت میں طہاری ہو جائیں تو اسے توڑ دیتی ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ روزے کی حالت میں جنابت سے روزہ نہیں ٹوٹتا، پس جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ روزے سے پہلے جنابت کا پایا جانا روزہ شروع کرنے سے مانع نہیں تو اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔



بِذَلِكَ مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ  
وَهَذَا أَقُولُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

## بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصَّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يَقْطُرُ

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا  
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ  
الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هُرُونَ بْنِ  
أُمِّ هَانِيٍّ أَوْ ابْنِ بَنِيٍّ أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ تَوَلَّتْ  
دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَادَانِي فَضَّلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ  
ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي  
كَرِهْتُ أَنْ أُرَدَّ سُورَكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ تَضَاءٍ  
يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ  
كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ  
فَلَا تَقْضِيهِ -

## نفلی روزہ شروع کر کے توڑنا

حضرت ام المانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے روزہ رکھا ہوا  
تھا۔ آپ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب عطا فرمایا میں نے نوش  
کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا  
تھا لیکن میں نے آپ کا جھوٹا دال پس کرنا مناسب نہ سمجھا،  
آپ نے فرمایا اگر رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھا تھا  
تو اسے کسی دن اس کی جگہ روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ  
رکھا تو اگر چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو قضا نہ کرنا۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جات  
اسی طرف گئی ہے۔ ان کے خیال میں جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے  
بعد اسے عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر توڑ دیتا ہے اس پر قضا  
نہیں۔ — لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت  
کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذمے ایک دن کی قضا ہے۔ پہلے گروہ  
کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام المانی رضی اللہ عنہا کی حدیث  
طاہر بن سلمہ نے روایت کی ہے جب کہ ان کے علاوہ حضرات جو

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
فَزَعَمُوا أَنَّ مَنْ دَخَلَ فِي صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَقْطَرَ  
بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذْرٍ أَنَّهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَأَحْجَبُوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَجَاءَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ  
آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَيْهِ قَضَاءٌ يَوْمَ مَكَانَهُ وَكَانَ  
مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ  
حَدِيثَ أُمِّ هَانِيٍّ إِنَّمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ



یادداشت میں ان سے کم نہیں اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔

حضرت سماک بن حرب، حضرت ام لہنی کے بیٹے (تو اسے مراد ہے) اپنی مائی ام لہنی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے سنا وہ فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے مجھے عطا فرمایا تو میں نے اسے نوش کیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے آپ کا بھوٹا والپس ٹوٹا ناپسند نہ کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی روزے کا تھکا کر رہی ہستی؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر نہیں کوئی نقصان نہیں۔

حضرت اسد بن موسیٰ قمراتے ہیں ہم سے حضرت ابو حنیفہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سماک بن حربؓ آل جند بن ہبیرہ کے ایک شخص سے اور وہ اپنی نانی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئی آپ نے پانی طلب کیا اسے بخش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا میں نے پی یا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے میں گناہ گار ہو گئی ہوں یا میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے آپ نے مجھے پانی عنایت فرمایا اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا میں نے واپس کرنا پسند نہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رمضان المبارک کا کوئی م

حضرت ابوالاعلیٰ، حضرت سماک بن حرب سے وہ  
وہ حضرت ام الکافی سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کی مثل ہدایت کرتی ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ یوں نہیں  
نقصان نہ ہوگا۔



نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا يَصُْرُكَ -

فَقَدْ خَالَفَهُمَا رَوَى قَيْسٌ وَأَبُو عَوَانَةَ  
وَأَبُو الْأَحْوَصِ مَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لَا نَ  
حَمَّادٌ أَقَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنْ كَانَ قَضَاءٌ مِنْ شَهْرِ  
رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا  
فَإِنْ شِئْتَ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ  
فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهَا إِذَا  
كَانَ تَطَوُّعًا وَقَالَ الْآخَرُونَ فِي حَدِيثِهِمْ  
اتَّقِضِينَ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ لَا قَالَ  
فَلَا يَصُْرُكَ أَيْ إِنَّكَ لَسْتِ بِأَتَمَّةٍ فِي إِفْطَارِكَ  
مِنْ هَذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ  
يَكُونَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ يَوْمَ مَكَانِهِ فَقَدْ اضْطَرَبَ  
حَدِيثُ سَمَاكِ هَذَا ثُمَّ نَظَرْنَا هَذَا رَوَى  
عَنْ غَيْرِهِ مِمَّنْ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ -  
۱۰۸۹ - فَإِذَا رِيعُ الْجَيْزِيِّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ شَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ  
صَائِمَتَيْنِ مُطَوَّعَتَيْنِ فَأَهْدَى لَنَا طَعَامًا فَأَنَظَرْنَا عَلَيْهِ  
فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَنَا فَقَالَ إِقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ -

فَقِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَ لَا فُطَارِنِي  
الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ أَنَّهُ مُوجِبٌ لِلْقَضَاءِ فَكَانَ  
مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي نَسَادِ  
هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَصْلَهُ لَيْسَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ مَوْثُوفٌ عَلَى مَنْ دُونَ  
عُرْوَةَ -

۱۰۹۰ - وَذَلِكَ أَنَّ يُونُسَ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكَا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ

پس جبکہ حضرت ابوقیس، ابوعوانہ اور ابوالاحوص نے روایت کیا  
ہے وہ حضرت حماد بن سلمہ کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت حماد  
نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے تو  
اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھنا اور اگر نقلی روزہ ہے تو اگر چاہو قضا  
کرنا اور چاہو توبہ کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نقلی روزے کی قضا نہیں  
دوسرے حضرات اپنی روایت میں فرماتے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم رمضان  
کے روزے کی قضا کر رہی ہو انہوں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا  
پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں یعنی اس نقلی روزے کے توڑنے میں  
کوئی گناہ نہیں، اس حدیث میں ان کے ذمہ قضا روزہ ہونے کی نفی  
نہیں۔ پس حضرت سماک رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے ایسی حدیث  
مردی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔

تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے  
صبح کے وقت نقلی روزہ رکھا پھر ہمیں کھانے کا تحفہ دیا گیا تو ہم نے  
روزہ توڑ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف  
لائے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ کسی اور  
دن روزہ رکھ لینا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نقلی روزہ توڑنے  
سے قضا واجب ہوتی ہے۔ اس حدیث کے فساد پر پہلے قول والوں نے  
جو استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ حدیث بواسطہ حضرت  
عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی نہیں، اس کی اصل یہ ہے  
کہ یہ حضرت عروہ سے پہلے راوی پر موقوف ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے انہیں  
حضرت ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ



عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

قَالُوا فَهَذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيثِ قَالُوا وَقَدْ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ذَلِكَ هَلْ سَمِعَهُ مِنْ عُرْوَةَ فَقَالَ لَا -

۱۰۹۱. وَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَنَّا نَعِيمٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَصْبَحَتْ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ أَحَدُ ثَلَاثَ عُرْوَةَ فَقَالَ لَا -

۱۰۹۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَنَّا رُوْحُ بْنُ عِبَادَةَ قَالَ سَنَّا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لَا بِنِ شَهَابٍ أَحَدُ ثَلَاثَ عُرْوَةَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْرَمَ مِنْ تَطَوُّعِهِ فَلْيَقْضِهِ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ حَدَّثْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ -

۱۰۹۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَنَّا رُوْحُ بْنُ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَا عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يُسْأَلُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعِ الْحِزْرِيِّ -

فَقَدْ فَسَدَ هَذَا الْحَدِيثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِي إِسْنَادِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا -

۱۰۹۴. وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَنَّا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ فرماتے ہیں اصل حدیث یہ ہے اور حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

اور انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابن عبیدہ فرماتے ہیں حضرت امام زہری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا نہیں۔

مکہ طائفت میں جو کہ یہ روایات بیان کرتے ہیں

حضرت ابن جریر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن شہاب (امام زہری) سے پوچھا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ میں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکلی روزہ رکھ کر توڑ دے وہ اسے قضا کرے انہوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا لیکن سلیمان بن عبد الملک حضرت ابوبکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت روع نے بیان فرمایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا لیکن سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں مجھ سے ان لوگوں میں سے بعض نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں صبح کی پھر انہوں نے ربیع حیرزی کی روایت (صحیفہ ۱۰۸۹) کی مثل بیان کیا۔ "تقریب حدیث اپنی سند کے اعتبار سے درست نہ ہوئی۔"

اس سند کے علاوہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمر سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ربیع حیرزی کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے البتہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت



عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ رَبِيعِ الْجَزَوِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ  
قَالَ فَبَدَّرْتُ حِفْصَةَ بِالْكَلامِ وَكَانَتْ ابْنَةَ أَبِيهَا۔  
۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ عِيْسَى الْمُصَرِّقِيُّ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَكَانَ مِنَّا أَحَبُّ بِهِ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ  
قَدْ نَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مَوْقُوفًا لَيْسَ فِيهِ  
عَمْرَةٌ۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
تَنَا أَبُو بَكْرَةَ الرَّمَادِيُّ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ  
قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
بِذَلِكَ يَعْنِي وَلَمْ يُذَكِّرْ عَمْرَةً۔

۱۰۹۷۔ فَهَذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى  
عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِي هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ  
مَا حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْزِيُّ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ  
بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا قَدْ خَبَأْتُ لَكَ حَيْسًا  
فَقَالَ أَمَا إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ الصُّومَ وَلَكِنِّي قَرِيبَةٌ  
سَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَ ذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ  
بْنُ إِدْرِيسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَمْرَةً مَحَالِسَتِي  
أَيَّاهُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ سَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَ ذَلِكَ  
ثُمَّ إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ  
بِسَنَةِ فَلَمَّا زَيْنَهُ سَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَ ذَلِكَ۔

فَهِيَ هَذَا الْحَدِيثُ ذَكَرُوجُوبِ الْقَضَاءِ  
وَفِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مَا قَدْ وَافَقَ ذَلِكَ وَلَيْسَ

حضرت رضی اللہ عنہا نے (سوال کرنے میں) مجھ سے سبقت کی اور (ایسا)  
کہیں نہ ہوتا وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی ان کے والد حضرت عمرؓ  
حضرت احمد بن عیسیٰ مصری فرماتے ہیں ہم سے ابن  
وہب نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث کے فساد پر یوں بھی استدلال  
کیا ہے کہ حضرت حماد بن زید نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے موقوف  
روایت کیا اور اس میں حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں۔

حضرت مسلم بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت  
حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے اسے حضرت یحییٰ بن  
سعید سے روایت کیا یعنی حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں کیا۔

تقریباً اصل حدیث ہے اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے دوسری سند سے بھی موسیٰ ہے۔ حضرت طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ اپنی  
بھوپھی حضرت عائشہ بنت طلحہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ہم نے آپ کے لیے عیس (ایک کھانا جو کھجور پنیر اور گھی سے تیار کیا  
جاتا ہے) تیار کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے  
کا ارادہ کیا تھا لیکن لاؤ میں پھر کسی دن روزہ رکھوں گا۔  
حضرت محمد (ابن ادريس) فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان کے  
ساتھ اپنی ایک مجلس میں سنا وہ اس بات کا ذکر نہیں کرتے تھے  
کہ (آپ نے فرمایا) میں پھر کسی دن روزہ رکھوں گا۔ پھر میں  
نے یہ حدیث ان کی وفات سے ایک سال پہلے ان کے سامنے پیش کی  
تو انہوں نے مجھے ان الفاظ کی بھی اجازت دے دی کہ میں اس  
کا جگہ کسی دن روزہ رکھوں گا۔

تو اس حدیث میں وجوب قضاء کا ذکر ہے اور حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے موافق ہے جبکہ حضرت



ام المی رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے خلاف کچھ نہیں۔ حضرت عمرہ اور عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت زیادہ سے زیادہ ان سے پہلے راوی پر موقوف ہی ہیں جبکہ متصل حدیث ان کے موافق ہے اور وہ حضرت عائشہ بنت طلحہ کی روایت ہے تو حدیث کے اعتبار سے یہ نہایت قول سے اولیٰ ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض اُمور ایسے ہیں جو بندے کے اپنے اور واجب کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں ان میں سے نماز، صدقہ، روزہ، حج اور عمرہ ہیں تو جو شخص ان میں سے کسی چیز کو اپنے اور پر لازم کرتے ہوئے کہے محمد پر اللہ کے لیے فرائض نلال کام ہیں تو اس پر پرکار نا واجب ہے اور بعض ایسے امور ہیں جو بندوں کے شروع کرنے سے واجب ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ اور حج پس جو شخص حج یا عمرہ شروع کرنے کے بعد ان کو توڑنے اور ان سے باہر آنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں اور اس کام کو شروع کرنے سے وہ اس آدمی کے حکم میں ہو جاتا ہے جو کہتا ہے اللہ کے لیے محمد پر حج ہے اور وہ اس پر لازم ہو جاتا ہے

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم ان دو کاموں (حج اور عمرہ) سے نکلنے سے اس لیے منع کرتے ہیں کہ ان میں مکمل کیے بغیر ان سے باہر نہیں آ سکتا جبکہ نماز اور روزے کی یہ صورت نہیں، کیونکہ وہ بعض اوقات باطل ہو جاتے ہیں اور کھانے پینے اور جماع کی وجہ سے وہ ان سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگرچہ حج اور عمرے کی یہی صورت ہے جو تم ذکر کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے خیال میں جو شخص ان میں جلع کرے اس پر ان کی قضا لازم ہے اور قضاء کو وہ تب شروع کرتا ہے جب وہ ان (کو توڑ کر ان) سے نکل جاتا ہے تو تم نے ان دونوں کو توڑنے کے باعث اس شخص پر قضا کر لازم قرار دیا وہ چاہے یا نہ، تو اب جسے قضا کر رہا ہے یہ اس عمل کا بدلہ ہے جو شروع کرنے سے اس پر واجب ہوا یہ نہیں کہ وہ پہلے سے اس پر واجب تھا اور بعض زبان طور پر کہنے سے اگر احرام باندھنے کے بعد اس پر حج اور عمرہ کے

فِي حَدِيثٍ أَمَرَ هَا فِي مَا يَخَالَفُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَأَقْلَّ أَحْوَالِ حَدِيثِ عُمَرَةَ وَعُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنْ يَكُونَ مَوْثُوقًا عَلَى مَنْ هُوَ دُونَهُمَا وَقَدْ وَافَقَهُ حَدِيثُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ فَأَقُولُ بِذَلِكَ مِنْ جِهَةِ الْحَدِيثِ أَوَّلَى مِنَ الْقَوْلِ بِخِلَافِهِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنَّا قَدَرْنَا أَيْنَا أَشْيَاءَ تَجِبُ عَلَى الْعِبَادِ بِإِجَابِهِمْ إِيَّاهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَكَانَ مَنْ أَوْجِبَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَلَى كَذَا وَكَذَا وَجِبَ عَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِذَلِكَ وَإِنَّا أَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيهَا الْعِبَادُ فَيُوجِبُونَهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ يَدْخُلُ لَهَا مِنْهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَمَا ذَكَرْنَا فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي حُجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَبْطُلَ لَهَا وَانْخَرُجَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَكَانَ يَدْخُلُ فِيهَا فِي حُكْمٍ مَنْ قَالَ لِلَّهِ عَلَى حُجَّةٍ نَعْلِيهِ الْوَفَاءُ بِهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا مَنَعْنَاهُ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا لِأَنَّهُ يُمْكِنُهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَيْسَتْ الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ كَذَلِكَ لِأَنَّهُمَا قَدْ يَبْطُلَانِ وَيَخْرُجُ مِنْهُمَا بِالْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجَمَاعِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْحُجَّةَ وَالْعُمْرَةَ فَإِنْ كَانَا كَمَا ذَكَرْتَ فَإِنَّا قَدَرْنَا أَيْنَاكَ تَزْعُمُ أَنَّ مَنْ جَاءَ مَعَهُ فِيهِمَا فَعَلِيهِ قَضَاؤُهُمَا وَالْقَضَا يَدْخُلُ فِيهِ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنْهُمَا فَقَدْ جَعَلْتَ عَلَيْهِ الدَّخُولَ فِي قَضَائِهِمَا إِنْ شَاءَ وَإِنْ أَبَى مِنْ أَجْلِ إِمْسَادِهِ لَهَا فَهَذَا الَّذِي يَقْضِيهِ يَدُلُّ مِنْهُ مِمَّا كَانَ وَجِبَ عَلَيْهِ يَدْخُلُ فِيهِ لَا يَجِبُ كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ الْعِلَّةُ فِي لَزُومِ



الْحَجَّةُ وَالْعُمْرَةُ أَيَاةُ حَيْثُ أَحْرَمَ بِهِمَا وَبَطْلَانِ  
الْخُرُوجِ مِنْهُمَا هِيَ مَا ذَكَرْتُ مِنْ عَدَمِ رَفْضِهِمَا  
وَلَوْ لَا ذَلِكَ كَانَ لَهُ الْخُرُوجُ مِنْهُمَا كَمَا كَانَ لَهُ  
الْخُرُوجُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ  
الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُخْرِجُهُ مِنْهُمَا إِذَا لَمْ يَجِبْ  
عَلَيْهِ قَضَاءُ وَهُمَا لَا تَنْتَهِ غَيْرُ قَادِرٍ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلَ  
فِيهِ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ غَيْرُ مُبْطِلٍ عَنْهُ وَجُوبُ الْقَضَاءِ  
وَكَانَ فِي ذَلِكَ كَمَنْ عَلَيْهِ قَضَاءُ حَجَّةٍ قَدْ أُوجِبَهَا  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَفْسِهِ يَلْسَانُهُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا  
فِي النَّظَرِ مَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ أَوْ صِيَامٍ فَأَوْجِبَ  
ذَلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَفْسِهِ بِدُخُولِهِ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ  
مِنْهُ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ أَيْضًا وَقَدْ  
رَأَيْنَا الْعُمْرَةَ مَتَا قَدْ يُجُوزُ رَفْضُهَا بَعْدَ الدُّخُولِ  
فِيهَا فِي قَوْلِنَا وَقَوْلِكَ وَبِذَلِكَ جَاءَتْ السُّنَّةُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِعَائِشَةَ  
دَعِيَ عَنْكَ الْعُمْرَةُ وَاهْلِي بِالْحَجَّةِ وَسَنَدُ ذَلِكَ  
بِاسْتِادَةِ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ تَعَالَى فَلَمْ يَكُنْ لِلدَّخُولِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا كَانَ  
قَادِرًا عَلَى رَفْضِهَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا  
فَيَبْطُلَ ثَمَّ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاءُ وَهَذَا كَانَ مَنْ  
دَخَلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِجْبَابٍ مِنْهُ لَهَا قَبْلَ ذَلِكَ لَيْسَ لَهُ  
الْخُرُوجُ مِنْهَا قَبْلَ تَمَامِهَا إِلَّا مِنْ عُدَّةٍ فَإِنْ خَرَجَ  
مِنْهَا فَابْطُلَ بِعُدَّةٍ أَوْ بِغَيْرِ عُدَّةٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ وَهَذَا  
فَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذَلِكَ لَيْسَ  
لِمَنْ دَخَلَ فِيهِمَا الْخُرُوجُ مِنْهُمَا وَابْطُلَ لهما إِلَّا مِنْ  
عُدَّةٍ وَإِنْ خَرَجَ مِنْهُمَا قَبْلَ تَمَامِهِمَا أَيْ هُمَا بَعْدُ  
أَوْ بِغَيْرِ عُدَّةٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ وَهُمَا قَهْلًا إِنْ هُوَ النَّظَرُ  
فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ  
وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رَوَى مِثْلُ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ

واجب ہونے اور ان سے علیحدہ نہ ہونے کا سبب وہی ہے جو تم  
نے ذکر کیا کہ وہ انہیں چھوڑ نہیں سکتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے  
لیے ان سے فراغت جائز ہوتی جسے وہ نماز روزے اور دیگر اعمال کو  
چھوڑ سکتا ہے تو اس صورت میں اس پر ان کی قضا واجب نہ ہوگی نیز یہ  
وہ اس (قضا) کو شروع کرنے پر قادر نہیں، ترحیب یہ (عدم قنات)  
وجوب قضا کو باطل نہیں کرتی اور وہ اس سلسلے میں اس شخص کی طرح  
ہے جس کے ذمہ ایسے حج کی قضا ہو جسے اس نے خود اپنی زبان  
سے اپنے اوپر لازم کیا تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ جو شخص نماز اور  
روزے کو شروع کرے اور یوں وہ انہیں شروع کر کے رخصت  
الہی کے لیے اپنے اوپر لازم کر دے پھر انہیں چھوڑ دے تو قضا لازم  
ہوگی۔

نیز اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ ان  
کاموں میں سے ہے جسے ہمارے اور تمہارے (سب کے) نزدیک  
شروع کرنے کے بعد چھوڑنا جائز ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھو  
تو آپ کے اس ارشاد گرامی کے مطابق یہ عمل سنت سے ثابت ہے  
ہم اس روایت کو اس کی سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے پس  
ایسا نہیں ہے کہ جو شخص عمرہ کرے پھر اسے چھوڑنے پر قادر ہو  
اور چھوڑ بھی دے تو اس پر قضا واجب نہ ہو اور جو شخص وجوب  
کے بغیر شروع کرے تو وہ اسے مکمل کیے بغیر بلا عذر نہیں چھوڑ  
سکتا اگر کسی عذر سے یا بلا عذر چھوڑ دے تو اس کے ذمہ قضا ہے  
تو قیاس کے مطابق نماز اور روزے کا بھی یہی حکم ہے جو شخص انہیں شروع  
کر دے اس کے لیے بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں اور اگر کسی عذر سے  
یا بغیر عذر چھوڑ دے تو اس پر قضا لازم ہوگی۔

اس باب میں قیاس یہی ہے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے —  
اور متعدد صحابہ کرام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔



فَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۰۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَمْعَابَهُ أَنَّهُ  
صَائِمٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِمْ دَرَّاسُهُ يَقْطُرُ فَقَالُوا أَوَلَمْ  
تَكُ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي مَرَّتُ بِبَيْ حَارِيَّةَ لِي  
فَأَعْجَبْتَنِي فَأَصْبَتْهَا وَكَانَتْ حَسَنَةً هَمَمْتُ  
بِهَا وَأَنَا قَاضٍ بِهَا يَوْمًا آخَرَ-

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ الْجَصَّاصِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ  
قَالَ صُمْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَهَدَنِي الصَّوْمُ فَأَظْطَرْتُ  
فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اقْضِ  
يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ-

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجَرُ  
قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ لِدِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْأَزْدِيِّ الْأَحْمَرِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَةَ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَى بِشَاةٍ مُصَلِّيَةٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُّكُمْ  
فَتَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ عَمَّارٌ  
مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى  
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

## بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَّرَ قَوْمٌ صَوْمَ الْيَوْمِ  
الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
وَنَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِمْ  
تَطَرُّعًا بَأْسًا قَالُوا وَإِنَّمَا الصَّوْمُ الْمَكْرُوهُ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے  
اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ روزے سے ہیں پھر وہ باہران کے  
پاس آئے تو سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے انہوں  
نے عرض کیا کیا آپ کا روزہ نہیں تھا۔ انہوں نے فرمایا ہاں کہوں نہیں لیکن  
میرے پاس سے میری لونڈی گزری مجھے وہ پسند آگئی وہ حسینہ  
تھی میں نے اس سے جماع کیا لہذا میں کسی دوسرے دن اس کی قضا  
کروں گا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
میں نے عرفہ کے دن روزہ رکھا لیکن وہ مجھ پر گراں ہوا تو میں نے  
توڑ دیا پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کی جگہ کسی دوسرے  
دن قضا کر لینا۔

## یوم شک کا روزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی  
اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بمونی ہونے بجری لائی گئی۔  
انہوں نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ۔ ایک شخص اہل مجلس  
سے الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔  
حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے شک کے  
دن روزہ رکھا اس نے ابراہیم (رسول اکرم) صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
کے نزدیک یوم شک کا روزہ مکروہ ہے۔  
لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس  
دن نقلی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں اس



هَذَا الْحَدِيثُ هُوَ الصَّوْمُ عَلَى أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ  
فَأَمَّا تَطَوُّعًا فَلَا بَأْسَ بِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا  
قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَتَقَدَّمُوا  
رَمَضَانَ يَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ  
صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمَّهُ-

حدیث میں جس مکروہ روزے کا ذکر ہے وہ 'وہ روزہ ہے جسے  
رمضان المبارک کا روزہ سمجھ کر رکھا جائے نقلی روزے میں کوئی حرج  
نہیں۔ انہوں نے اسی سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس  
حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسری جگہ روایت کیا کہ آپ  
نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ  
کہ وہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں سے کوئی رکھ رہا  
تھا تو اسے رکھ لے۔

## احکام حج

جس عورت کو محرم نہ ملے اس پر حج  
فرض ہے یا نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد  
فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور جب تک اس  
کے پاس کوئی محرم نہ ہو، کوئی (غیر محرم) شخص اس کے پاس  
نہ جائے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں  
فلاں غزوہ میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی  
کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کر دو۔

حضرت ابن جریر، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابو معبد سے وہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## کتاب مناسک الحج

بَابُ الْمَرْأَةِ لَا تَحِدُّ مَحْرَمًا هَلْ  
يَجِبُ عَلَيْهَا فَرَضُ الْحَجِّ أَمْ لَا

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ  
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَسِيعِ أَبِي مَعْبُدٍ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا  
وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا  
ذُو مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ  
الْتَمَسْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ  
أُحْجَّ بِامْرَأَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أُحْجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ-

۱۱۰۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو وَذَكَرَ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ-

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ كَارِزٍ قَتِيبَةَ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ-



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا بَنُو عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے قریب کا سفر ہو یا دور کا۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایک برید (تقریباً بارہ میل) سے کم سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے جبکہ ایک برید یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن ابوسعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک برید مسافت کا سفر نہ کرے یا محرم کے بغیر نہ کرے۔

حضرت عبدالعزیز بن مختار، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برید مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ایک دن سے کم (مسافت) کا سفر ہو تو محرم کے بغیر بھی سفر کر سکتی ہے لیکن ایک دن یا زیادہ کا سفر ہو تو محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَسَافِرُ سَفَرًا قَرِيبًا أَوْ بَعِيدًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُونَ الْبَرِيدِ فَلَهَا أَنْ تَسَافِرَ بِرَبْلٍ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ بِرِيدًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

۱۱۰۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ هُوَ الصَّرِيرِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ بِرِيدٍ إِلَّا مَعَ زَوْجٍ وَذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهِيلٍ قَدْ ذَكَرْنَا سَنَدَهُ مِثْلَهُ۔

قَالُوا فِي تَوْقِيتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِيدَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا دُونَهُ بَخِلَانِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا كَانَ سَفَرٌ هُوَ دُونَ الْيَوْمِ فَلَهَا أَنْ تَسَافِرَ بِرَبْلٍ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

۱۱۰۷۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ



حضرت ابو سعید خدری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر جائز نہیں۔

حضرت ابن ابی ذہب مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں "یا اس سے زائد دن" کے الفاظ نہیں۔

حضرت مالک، حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن ابی ذہب مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دن کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم مدت (کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ — لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو راتوں سے کم مدت کا سفر بغیر محرم کے کر سکتی ہے لیکن دو راتوں یا اس سے زائد مدت کا سفر محرم کے ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت نماز یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت کا سفر نہیں کر سکتی۔

قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهُ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو حُرْمَةٍ -

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَمَا فَوْقَهُ -

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ تَمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هُرُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

قَالُوا فِي تَوْقِيتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ بِخِلَافِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُونَ اللَّيْلَتَيْنِ فَلَهَا أَنْ تَسَافِرَ بِغَيْرِ مُحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ لَيْلَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَلِيلٌ لَهَا أَنْ تَسَافِرَ بِغَيْرِ مُحْرَمٍ -

۱۱۱۱ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ صَوْلِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِي حُرْمَةٍ -



حضرت عبید اللہ بن عمرو، حضرت عبدالملک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ کہتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ راقوں کی مدت مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم (مدت کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ — لیکن کچھ دوسرے مفسرین نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر، محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم (مدت) کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے۔

وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے جب تک اس کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے تین دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں جب تک اس کے ساتھ

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ عَلَى بْنَ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَدْ كَرَّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالُوا فَقِي تَوَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِيَلْتَمِزَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَ مَا هُوَ دُونَ هَذَا خِلَافٌ حُكْمِهَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ مُحَرَّمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ دُونَ ذَلِكَ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مُحَرَّمٍ۔

۱۱۱۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مُحَرَّمٍ۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكِّيَّ بْنَ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ رَجُلٍ يَحْرُمُ عَلَيْهَا نِكَاحُهُ۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عِيسَى وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَمْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ  
سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا  
أَوْ ابْنُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٌ مِنْهَا غَيْرُ  
أَنَّ ابْنَ مُيَرِّقٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ -

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ حَفْصٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ  
وَقَالَ سَفَرُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ إِسْمَاعِيلَ  
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سُهَيْلَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ الْمُقْبِرِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ  
ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ بَعْلِ أَوْ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ  
قَالُوا فَنَفَى تَوَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الثَّلَاثَ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَ مَا  
دُونَ الثَّلَاثِ بِخِلَافِ ذَلِكَ -

وَمِمَّنْ قَالَ بِهَذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَ  
يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَدْ اتَّفَقَتْ  
هَذِهِ الْأَثَارُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي تَحْرِيمِ السَّفَرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ  
ذِي مَحْرَمٍ وَاحْتَلَفَتْ فِيمَا دُونَ الثَّلَاثِ فَنَظَرْنَا  
فِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا الْإِثْمَ عَنِ السَّفَرِ بِلا مَحْرَمٍ صَبْرَةً  
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا ثَابِتًا بِهَذِهِ الْأَثَارِ كُلِّهَا  
وَكَانَ تَوَقُّفُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي ذَلِكَ إِبَاحَةَ السَّفَرِ  
دُونَ الثَّلَاثِ لَهَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَتَوَلَّى ذَلِكَ لِمَا كَانَ  
لِذِكْرِ الثَّلَاثِ مَعْنَى وَنَهَى نَهْيًا مُطْلَقًا وَلَمْ  
يَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ يَكُونُ فَضْلًا وَلَيْكِنَهُ ذَكَرَ الثَّلَاثَ  
لِيَعْلَمَ أَنَّ مَا دُونَهَا بِخِلَافِهَا وَهَكَذَا الْحَكِيمُ تَكَلَّمَ  
بِمَا يَدُلُّ عَلَى غَيْرِهِ لِيُغْنِيَهُ عَنْ ذِكْرِ مَا يَدُلُّ كَلَامُهُ  
ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِالْكَلَامِ الَّذِي لَا يَدُلُّ عَلَى

اس کے خاوند بیٹے، بھائی یا کسی اور ذورحم محرم سے کوئی  
ایک نہ ہو۔ ابن نمیر (راوی) کی روایت میں "فصاعداً" کی  
جائے "فوق ثلاث" کے الفاظ ہیں (مفہوم وہی ہے یعنی  
تین دن سے زائد)

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں میرے باپ نے ہم سے  
بیان کیا انہوں نے حضرت اعش سے روایت کیا پھر انہوں نے  
اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا "تین دن کا سفر"  
حضرت سہل اپنے والد اور حضرت مقبری سے روایت  
کرتے ہیں وہ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی عورت تین دن  
سے زیادہ (مسافت) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ  
اس کا خاوند یا کوئی محرم ہو۔

یہ حضرات فرمانے ہیں اس حدیث میں سحر کار و دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا تین دنوں کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم کا  
حکم ان کے خلاف ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم  
اللہ بھی اسی قول کے قائل ہیں تو ان تمام روایات میں یہ بات متفق  
علیہ ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر حرام ہے تین  
دنوں سے کم میں اختلاف ہے پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ  
محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زائد کے سفر سے ممانعت ان تمام روایات  
سے ثابت ہے اور ان روایات میں تین دنوں کے تعین سے ثابت  
ہوتا ہے کہ عورت تین دن سے کم مدت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے  
اگر یہ بات نہ ہوتی تو تین دنوں کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا ممانعت  
مطلق ہے اور آپ نے کوئی زائد کلام نہیں فرمایا بلکہ صرف تین کا ذکر  
کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔  
وہاں آدمی ایسی گفتگو کرتا ہے جو غیر پرہیزگاری کی دلالت کرے اور جس پر اس  
کا کلام دلالت کرتا ہے اس کے بیان کی ضرورت نہ رہے اور جو  
بات اس کے غیر پرہیزگاری کی دلالت نہیں کرتی اس کے ساتھ کلام نہیں کرتا حالانکہ  
وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو اس کے غیر پرہیزگاری



دلالت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان ہے کہ آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصفت عطا فرمایا جبکہ کسی دوسرے کی فطرت میں یہ قوت نہیں۔

ہم پھر موضوع زیر بحث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب آپ نے تین کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ کم مدت کے سفر کا جواز ثابت ہوا پھر آپ سے تین دن سے کم یعنی ایک دن، دو دن اور ایک برید کے سفر کی ممانعت بھی مروی ہے پس ان تمام روایات اور تین دنوں کے بارے میں روایت میں سے جو اپنی مخالف کے بعد کی ہوگی وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔ اگر محرم کے بغیر عورت کے ایک دن سفر کرنے کی ممانعت تین دن سفر کی ممانعت سے مؤخر ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی اور اگر تین دن والی روایت متاخر ہو تو یہ ناسخ ہوگی تو ثابت ہوا کہ تین دن سے کم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے ان میں سے کوئی روایت تین دن کے لیے ناسخ ہوگی یا تین دنوں والی روایت ان کے لیے ناسخ ہوگی تو تین دنوں کے بارے میں روایت ان دو باتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں وہ مقدم ہوگی یا مؤخر، اگر وہ مقدم ہو تو محرم کے بغیر تین دن سے کم کا سفر جائز ہوگا۔ پھر محرم کے بغیر تین دن سے کم مدت کے سفر کے بارے میں ممانعت وارد ہوئی تو اس نے وہ کچھ حرام کر دیا جو پہلی حدیث کی وجہ سے حرام تھا اور اس پر ایک حرمت کا اضافہ کر دیا اور یہ وہ مدت ہے جو اس کے اور تین دنوں کے درمیان ہے پس تین کا استعمال اس پر واجب ہوا جیسے اس مذکورہ روایت سے اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ متاخر ہو اور اس کے علاوہ روایات مقدم ہوں تو یہ ان مقدم روایات کے لیے ناسخ ہوگی اور جو مقدم ہے اس پر عمل واجب نہیں پس تین کے بارے میں حدیث پر عمل ہر حال میں واجب ہے اور جو کچھ اس کے خلاف ہے اگر وہ متاخر ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن مقدم ہونے کی صورت میں اس پر عمل واجب نہیں تو وہ بات جس پر عمل کرنا اور اسے اختیار کرنا، دونوں صورتوں میں واجب ہے وہ اس سے اولیٰ ہے جس پر کسی صورت میں عمل واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں نہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثابت ہونے میں اس بات پر دلیل ہے کہ حدیث کی دلالت (نقص) اور (مقام) حج کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو محرم کے

غیرہ وہو یقید ان یتکلم بکلام یدل علی غیرہ  
وهذا تفصل من اللہ عز وجل لینیہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یدلک اذا اتاہ جوامع الکلم الذی  
لیس فی طبع غیرہ القوۃ علیہ ثم رجعت الی  
ما کنا فیہ فتمّا ذکر الثلث وثبتت بدیکرہ آیہا  
اباحۃ ما ہو دونہا ثم ما روی عنہ فی  
منعہا من السفر دون الثلث من الیوم والیومین  
والبرید فکل واحد من تلك الاثار و من  
الاثار المروی فی الثلث مئی کان بعد الذی  
خالقہ نسخہ ان کان النہی عن سفر الیوم  
بلا محرم بعد النہی عن سفر الثلث بلا محرم  
فہو ناسخ لہ وان کان خبر الثلث ہو المتأخر  
عنہ فہو ناسخ لہ فقد ثبت ان احدا المعانی  
اللیتی دون الثلث ناسخہ للثلث او الثلث  
ناسخہ لہا فلم یحل خبر الثلث من احد  
وجہین اما ان یكون هو المتقدّم او یكون  
هو المتأخر فان کان هو المتقدّم فقد اباح  
السفر اقل من ثلث بلا محرم ثم جاء بعدہ  
النہی عن سفر ما ہو دون الثلث بغير محرم  
فحرم ما حرم الحدیث الاول و زاد علیہ حرمة  
اخری وهو ما بینہ وبين الثلث فوجب استعمال  
الثلث علی ما اوجبه الاثر المذکور فیہ وان  
کان هو المتأخر و غیرہ المتقدّم فہو ناسخ لما  
تقدّمہ والذی تقدّمہ غیر واجب العمل بہ  
فحدیث الثلث واجب استعمالہ علی الاحوال  
کلہا وما خالفہ فقد یجب استعمالہ ان کان  
هو المتأخر ولا یجب ان کان هو المتقدّم نالذی  
قد وجب علینا استعمالہ والاخذ بہ فی کلا  
الوجهین اولیٰ مما قد یجب استعمالہ فی حال



بغیر حج نہیں کر سکتی جب محرم نہ ہو اور اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان وہ مسافت ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ اس سبیل (طاعت) کو پانے والی نہ ہوگا جس کے پانے جلنے سے حج واجب ہوتا ہے۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے ام المؤمنین سے سنا وہ اس عورت کے بارے میں فرما رہی تھیں جو محرم کے بغیر حج کرتی ہے کہ تم سب کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بتایا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، ام المؤمنین نے فرمایا ہر عورت کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

ان لوگوں کے خلاف وہ تمام روایات حجت ہیں جنہیں ہم نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا پس یہ مخالف کے خلاف حجت ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ ان روایات میں جس سفر سے منع کیا ہے، حج (کا سفر) اس میں داخل نہیں تو اس قائل کے خلاف دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا ہے لیکن میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جاؤ۔ — تو یہ اس بات پر دلالت

وَتَرَكُهُ فِي حَالٍ وَفِي ثُبُوتٍ مَا ذَكَرْنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَحْجَّ إِذَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْحَجِّ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مُحْرَمٍ فَإِذَا عَدَمَتِ الْمُحْرَمَ وَكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ الْمَسَافَةُ الَّتِي ذَكَرْنَا فَهِيَ غَيْرُ وَاحِدَةٍ لِلْسَّبِيلِ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ بِوُجُودِهِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مُحْرَمٍ۔  
۱۱۱۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِأَحَدِ ثَنَائِي يُوسُفُ قَالَ ثَنَاءُ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ تَحْجُّ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ فَقَالَتْ مَا يَكْلَهُنَ ذُو مُحْرَمٍ۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُوْذِنُ قَالَ ثَنَاءُ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْلِحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَالَتْ مَا يَكْلَهُنَ ذُو مُحْرَمٍ۔

فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مَا قَدَّ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْأَثَارُ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا هَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ حُجَّةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ خَالَفَهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الْحَجَّ كَمْ يَدْخُلُ فِي السَّفَرِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ فِي تِلْكَ الْأَثَارِ فَالْحُجَّةُ عَلَى ذَلِكَ الْقَائِلِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي هَذَا الْبَابِ إِذْ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ مُحْرَمٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَحْجَّ بِامْرَأَتِي وَقَدْ اكْتَنَبْتُ فِي عَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ أَفْجُ بِامْرَأَتِكَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهَا



لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا بِهِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا حَاجَتُهَا إِلَيْكَ لَا تَهَاخُجُجُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتَ قَامِضٌ بَوَاجِهَكَ فِيمَا أَكْتَسَبْتَ فَقِي تَرَكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهُ بِذَلِكَ وَأَمْرُهُ أَنْ يَخُجَّ مَعَهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا لَا يَصِلُحُ لَهَا الْحَجُّ إِلَّا بِهِ وَقَدْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ -

۱۱۲۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ مَضَرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مَوَالِيَاتٍ لَهُ لَيْسَ مَعَهُنَّ ذُو مَحْرَمٍ -

قِيلَ لَهُ مَا هَذَا خِلَافٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْلَمُ نَدْوَعُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا أَوْ سَفِيرًا كَانَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَلَكِنَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَكَانَ ذَلِكَ نَاهِيًا لَهَا عَنِ السَّفَرِ الَّذِي مُقَدَّرُ مَسَافَتِهِ الثَّلَاثُ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَمُبَيَّنًا لِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ مَسَافَةٌ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ السَّفَرُ الَّذِي كَانَ يُسَافِرُهُ مَعَهُ هُوَ لَا يَمُوتُ الْمَوَالِيَاتُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ هُوَ السَّفَرُ الَّذِي لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا نَهَى عَنْهُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتِجُّوا بِأَخْرُوجٍ فِي إِبَاحَةِ السَّفَرِ لِلْمَرْأَةِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

ہے کہ وہ محرم کے بغیر حج نہیں کر سکتی اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس صحابی سے فرماتے اسے تہا ہی کیا ضرورت ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ چلی جائے گی۔ تم ادھر جاؤ تمہارا نام لکھا گیا ہے۔ — تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے یہ حکم نہ دینا اور بیوی کے ساتھ حج کے لیے جانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔

کسی شخص نے یہ کہا کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت پر محرم کے بغیر سفر نہ کرے لیکن اس کے بعد ان کا اپنا قول اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ کچھ لونڈیاں سفر کر رہی تھیں اور ان کے ساتھ ان کا محرم نہ تھا۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ اس بات کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کیونکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقِ ممانعت روایت نہیں کی کہ عورت کوئی سفر بھی محرم کے بغیر نہیں کر سکتی بلکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے عورت کو محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس میں محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر کرنے کی ممانعت اور اس سے کم مسافت کا سفر جائز قرار دیا ہے تو ہو سکتا ہے ان کے ساتھ محرم کے بغیر لونڈیوں کا سفر وہ سفر ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت میں داخل نہیں۔

دوسرے حضرات نے عورت کے محرم کے بغیر سفر کرنے کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت سے استدلال



بِمَارُوِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَسَافِرُ بِغَيْرِ

کیا ہے کہ آپ محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ حُكَّامِ الرَّازِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا حَنِيفَةَ هَلْ تَسَافَرُ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مُحْرَمٍ فَقَالَ لَا تَهَيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ أَبُوهَا أَوْ ذُو رَحْمٍ مِنْهَا قَالَ حُكَّامٌ نَسَأْتُ الْعُرْزِيَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ ۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَسَافِرُ بِلَا مُحْرَمٍ قَالَ فَاتَيْتُ أَبَا حَنِيفَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَمُيْدَرِ الْعُرْزِيَّ مَا رَوَى كَانَ النَّاسُ لِعَائِشَةَ مُحْرَمًا فَمَعَ أَيُّهُمْ سَافَرَتْ فَقَدْ سَافَرَتْ مَعَ مُحْرَمٍ وَلَيْسَ النَّاسُ بِغَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ كَذَلِكَ ۱۱۲۴۔

محدثین میں سے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ عورت کو سفر کرنے کے لیے تین دن کی مسافت کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

وَكُلُّ الَّذِي أَتَيْتَنِي هَذَا الْبَابِ مِنْ مَنَعِ الْمَرْأَةِ مِنَ السَّفَرِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مُحْرَمٍ وَمِنْ إِبَاحَةِ مَا دُونَ ذَلِكَ لَهَا مِنَ السَّفَرِ بِغَيْرِ مُحْرَمٍ وَمِنْ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا فَرَضُ الْحَجِّ إِلَّا بِوُجُودِهَا الْمُحْرَمُ مَعَ وَجُودِ سَائِرِ السَّبِيلِ الَّذِي يَجِبُ بِوُجُودِهَا فَرَضُ الْحَجِّ قَوْلُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُونُسَ وَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى ۱۱۲۵۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي لَا يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ الْأَحْرَامَ أَنْ يَتَجَاوَزَهَا إِلَّا مُحْرَمًا

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محدث (امام طحاوی) سے بعض اصحاب نے حضرت محمد بن مقاتل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں اس بات کو صرف حکام رازی سے جانتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر غاندیا باپ یا کسی محرم کے بغیر کرے حضرت حکام فرماتے ہیں میں نے حضرت عزمی سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں حضرت عطاء سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا عزمی کو معلوم نہیں وہ کیا بات روایت کرتے ہیں۔ تم لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے محرم تھے۔ وہ جس کے ساتھ یہ جو کچھ بھی ہم نے اس باب میں ثابت کیا کہ عورت تین دن کی مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم سفر محرم کے بغیر بھی جائز ہے نیز عورت پر اس وقت تک حج فرض نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور یہ اس سبیل میں شامل ہے جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے (یہ سب) امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

میقات جہاں سے احرام کے بغیر گزرنا

جائز نہیں

حضرت عبد اللہ بن دینار۔ حضرت عبد اللہ بن عمر



قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا هِلَ الْمَدِينَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا هِلَ الشَّامِ  
الْحُجْفَةَ وَلَا هِلَ نَجْدِ قَرْنٍ وَلَا هِلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ  
وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ قِيلَ لَهُ فَأَلْعَرَأَى قَالَ لَمْ  
يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا هَدُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ  
قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ  
يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَدْ كَرَّمَتْهُ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَدَا هَبْ قَوْمًا إِلَى أَنَّ أَهْلَ  
الْعِرَاقِ لَا وَقْتُ لَهُمْ فِي الْأَحْرَامِ كَوَقْتُ سَائِرِ  
الْبُلْدَانِ وَاجْتَنِبُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
وَقَالُوا كَذَلِكَ سَائِرُ الْأَحَادِيثِ الْآخِرِ الْمَرْوِيَّةِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ مَوَاقِبَتِ  
الْأَحْرَامِ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ

۱۱۲۶۔ ثُمَّ ذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَرَبِيعُ  
الْمَوْزِينُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبُ  
بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لَا هِلَ الْمَدِينَةَ  
ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا هِلَ الشَّامِ الْحُجْفَةَ وَلَا هِلَ  
نَجْدِ قَرْنٍ وَلَا هِلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ ثُمَّ قَالَ فَهِيَ  
لَهُنَّ وَبِكُلِّ مَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ  
كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ فَوْنٌ حَيْثُ يَنْشَأُ  
حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ  
هَشَامٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ  
بْنَ دِينَارٍ عَنِ امْرَأَةٍ حَاجَةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِينَةِ  
فَأَتَتْ ذَا الْحُلَيْفَةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يَحْزُنُهَا

رضی اللہ عنہا سے سعادت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے  
حجفہ، نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو  
مقرر فرمایا (فرماتے ہیں) میں نے خود آپ سے نہیں سنا۔ ان سے  
پوچھا اور عراق، انھوں نے فرمایا ان دنوں عراق (دارالاسلام)  
نہیں تھا۔

حضرت صدقہ بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اس بات کی طرف گئی ہے کہ دوسرے شہروں کی طرح احرام کے لیے اہل  
عراق کی میقات نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس مندرجہ بالا حدیث  
سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں دوسری تمام احادیث جو سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام کی میقاتوں کے بارے میں مروی ہیں ان  
میں بھی عراق کا ذکر نہیں۔

پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے  
ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے حجفہ اہل نجد کے لیے قرن اور یمن والوں  
کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا پھر فرمایا یہ میقات (ان کے لیے اور ان کے باہر  
سے آنے والوں کے لیے ہیں پس جس کے اہل خانہ میقات کے اندر ہیں  
تو وہ جہاں سے چاہے (احرام باندھے) یہاں تک کہ اہل مکہ کے پاس  
آجائے۔

حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں میں نے حضرت  
عمر بن دینار سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حج کا  
ارادہ کرتی ہے مدینہ طیبہ سے چل کر ذوالحلیفہ آجاتی ہے  
اور وہ مائضہ ہو جاتی ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر وہ حجفہ کی



لَوْ تَقَدَّ مَتُّ إِلَى الْحُجَّةِ فَأَحْرَمْتُ مِنْهَا فَقَالَ  
عَمْرُو نَعَمْ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ وَلَا تَحْسِبَنَّ بَيْنَنَا أَحَدًا  
أَصْدَقَ لَهْجَةٍ مِنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَقَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ  
مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ  
أَهْلِ الْخَيْرِ الْحَدِيثِ -

قَالُوا فَكَذَلِكَ أَهْلُ الْعِرَاقِ مَا أَتَوْا  
عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْمَوَاقِيتِ فَهُوَ وَقْتُ لَهُمْ وَمَا  
سِوَاهَا فَلَيْسَ بِوَقْتٍ لَهُمْ -

۱۱۲۸- وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا  
يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي  
الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَيَهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ -

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا وَهْبٌ  
عَنْ مَالِكٍ تَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ  
قَالَ تَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ وَقَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا هَلَّ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا هَلَّ الشَّامِ  
الْحُجَّةَ وَلَا هَلَّ نَجْدٍ قَرْنٍ وَلَا هَلَّ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ  
۱۱۳۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا

طرف بڑھ جائے اور وہاں سے احرام باندھ لے تو یہ اس  
کے لیے کافی ہے حضرت عمرو نے فرمایا ہاں، ہم سے حضرت  
طاووس نے بیان کیا اور تم ہم میں سے کسی کو حضرت طاووس سے  
بڑھ کر سچا نہیں پاؤ گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات  
مقرر فرمائے۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ انہوں  
”کہ جس شخص کے اہل خانہ میقات کے اندر ہوں۔ آخر تک“  
وہ کہتے ہیں اسی طرح اہل عراق ان میں سے جس میقات پر آجائیں وہ ان  
کی میقات ہوگی دوسری نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا، حضرت نافع، حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام حجفہ سے اور نجد والے قرن سے  
احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات  
پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن یلملم  
سے احرام باندھیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے  
یلملم کو میقات فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ



بَلْ مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَقَدْ ذَكَرَ  
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَّتَ  
سَائِرُ الْمَوَاقِيتِ لِأَهْلِهَا۔

۱۱۳۱۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَرُ  
بِلِيِّ وَهْشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثنا  
الْمُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حَصِيدٍ عَنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ  
الشَّامِ وَمِصْرَ الْحِجَّةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ  
عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّمَ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثنا عُمَانُ  
بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَاخْبَرَنِي  
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ عَنِ  
الْمُهْلِ فَقَالَ سَمِعْتُ ثَمًّا نَتَهَى أَرَأَاكَ يُرِيدُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ  
ذِي الْحَلِيفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ مِنَ الْحِجَّةِ وَيَهْلُ  
أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَيَهْلُ أَهْلُ حَجْدٍ  
مِنْ قَرْنٍ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَلَمُّمَ۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحِجَّةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ  
يَلَمُّمَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ قَالَا ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ زَيْدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

عراق والوں کی مہقات ذات عرق ہے۔ ان کے لیے یہ مہقات ہی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح مقرر فرمائی جس طرح دوسرے علاقوں میں  
رہنے والوں کے لیے مہقات مقرر فرمائیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا، حضرت قاسم، حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام اور مصر والوں کے لیے حجۃ، اہل عراق  
کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلمم کو مہقات مقرر فرمایا۔

حضرت ابو الزبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں انہوں  
نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے احرام باندھنے  
والے کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے  
رہادی کہتے ہیں (نیز میرا خیال ہے ان کی مراد سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں  
اور دوسرا راستہ حجۃ سے ہے۔ اہل عراق، ذات عرق سے  
اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلمم سے احرام باندھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے  
ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے حجۃ، یمن والوں کے لیے  
یلمم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو مہقات مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ  
اہل شام کے لیے حجۃ، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق اور  
مدائن والوں کے لیے یلمم کو مہقات مقرر فرمایا۔



ذُ الْحُلَيْفَةِ وَلَا هِلَ الشَّامِ الْحُجْفَةِ وَلَا هِلَ  
الْبَصْرَةِ ذَاتَ عَرَقٍ وَلَا هِلَ الْمَدَائِنِ الْعِيقِ  
فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ مِنْ وَقْتِ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَمَا  
ثَبَتَ مِنْ سِوَاهُمْ بِالْأَثَارِ الَّتِي قَبْلَهَا۔

۱۱۳۵۔ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَدْ رَوَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْقِيَّتِهِ مَا  
قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا  
ثُمَّ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثنا وَكِيعٌ  
قَالَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ  
لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا هِلَ الشَّامِ  
الْحُجْفَةَ وَلَا هِلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَلَا هِلَ الطَّائِفِ  
قَرْنًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ النَّاسُ لَا هِلَ الْمَشْرِقِ  
ذَاتَ عَرَقٍ۔

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ قَالُوا  
ذَلِكَ وَلَا يُرِيدُ ابْنُ عُمَرَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَهْلَ  
الْحُجْفَةِ وَالْعِلْمَ بِالسُّنَّةِ وَمَحَالٌ أَنْ يَكُونُوا قَالُوا  
ذَلِكَ بِأَرَأَيْهِمْ لَئِنْ هَذَا لَيْسَ مِمَّا يُقَالُ مِنْ  
جِهَةِ الرَّأْيِ وَلَكِنَّهُمْ قَالُوا بِمَا أَوْفَقَهُمْ عَلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ وَ  
كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ يَوْمَئِذٍ مَا وَقَّتَ وَالْعِرَاقُ  
إِنَّمَا كَانَتْ بَعْدَهُ قِيلَ لَهُ كَمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ  
الشَّامِ مَا وَقَّتَ وَالشَّامُ إِنَّمَا فَتَحَتْ بَعْدَكُمْ فَإِنْ  
كَانَ يُرِيدُ بِمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ مَنْ كَانَ فِي  
النَّاحِيَةِ الَّتِي افْتُتِحَتْ جَنَّتَيْنِ مِنْ قَبْلِ الْعِرَاقِ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق  
کے لیے میقات مقرر فرمائی جیسا کہ پہلی روایات سے دوسروں  
کے لیے میقات کا تقرر ثابت ہوا۔

قریب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں جنہوں نے  
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میقات مقرر کرنے کے سلسلے میں  
حدیث روایت کی جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا پھر حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس  
سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔ حضرت میمون مہران حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل  
مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے حجفہ، اہل یمن کے لیے یلملم  
اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں اہل مشرق کے لیے ذات عرق  
(کو میقات مقرر کیا)

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں  
کہ لوگوں نے یہ بات کہی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں  
سے وہی لوگ مراد لیتے ہیں جو اہل حجت اور سنت کے عالم ہیں  
اور یہ بات محال ہے کہ وہ اپنی رائے سے یہ بات کہیں کیونکہ  
یہ ان باتوں میں سے نہیں جنہیں حجت رائے سے کہا جائے بلکہ انہوں  
نے وہ بات کہی جس پر انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مطلع فرمایا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا اہل عراق کے لیے میقات مقرر کرنا کیسے ممکن ہے جبکہ عراق اس  
کے بعد وجود میں آیا تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ شام کے لیے  
میقات مقرر فرما کر حالانکہ شام بعد میں فتح ہوا اگر اہل شام کی میقات  
سے ملو اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے جو اس وقت شام سے پہلے  
فتح ہو چکا تھا تو عراق والوں کے میقات سے مراد بھی اس کی نواحی علاقوں



مِثْلُ جَبَلٍ طَيٍّ وَتَوَاحِيْهَا وَإِنْ كَانَ مَا وَقَّتْ  
لَا هِلَ الشَّامِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ  
الشَّامَ سَتَكُونُ دَارُ إِسْلَامٍ فَكَذَلِكَ مَا وَقَّتْ  
لَا هِلَ الْعِرَاقِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الْعِرَاقَ  
سَتَكُونُ دَارُ إِسْلَامٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي زُكُوتِهِمْ  
مَعَ ذِكْرِهِ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الشَّامِ فِي زُكُوتِهِمْ  
۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ  
قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَحَّاحُ ح وَحَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ  
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ  
الْعِرَاقُ تَقْبِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ  
مُدِّيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ مِصْرُ أَرْدَبَهَا وَ  
دِينَارَهَا وَعُدُّكُمْ مَا يَدُ أَتَمُّ وَعُدُّكُمْ كَمَا  
يَدُ أَتَمُّ وَعُدُّكُمْ مَا يَدُ أَتَمُّ ثُمَّ يَشْهَدُ عَلَى  
ذَلِكَ لِحْمِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ يَرِيدُ بَعْضُهُمْ  
عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ -

فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنَعَةِ الزُّكُوتِ  
قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي أَهْلِ  
الشَّامِ وَأَهْلِ مِصْرٍ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الشَّامُ وَمِصْرُ  
لِمَا أَعْلَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهِ  
فَكَذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوَقُّيْتِ لَا هِلَ الْعِرَاقِ  
مَعَ ذِكْرِهِ التَّوَقُّيْتِ لِغَيْرِهِ هَذَا الْمَذْكُورُ هُوَ  
لِمَا أَخْبَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ  
وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَبَيُّنِ هَذِهِ الْمَوَاقِيتِ  
الَّتِي وَصَفْنَاهَا لَا هِلَ الْعِرَاقِ وَلَيْسَ ذَكَرْنَا

وہے لوگوں کی میقات ہے جو اس وقت عراق سے پہلے فتح ہونے کے  
تھے جیسے ملی کا پہاڑ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ، اگر سرکار  
دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شام کے لیے میقات اس علم کی بنیاد پر  
مقرر فرمائی جو آپ کو شام کے منقریب دار الاسلام ہونے کے بارے  
میں وحی کے ذریعے حاصل ہوا۔ تو اسی طرح اہل عراق کے لیے بھی میقات  
اسی وجہ سے مقرر فرمائی کہ آپ کو وحی کے ذریعے عراق کے منقریب  
دار الاسلام ہونے کا علم حاصل ہوا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منقریب

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے اور حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عراق اپنے قبضہ اور درہم  
کو روکیں گے۔ شام دسے اپنے مد اور دینار کو روکیں گے،  
مصر دسے اپنے ارباب اور دینار کو روکیں گے اور تم پہلی حالت  
کی طرف لوٹ جاؤ گے (تین باریہ الفاظ فرمائے) پھر اس پر  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گراہ ہے،  
اس حدیث کے واقعہ میں صحن (راویوں) نے صحن (راویوں)  
کے کلام پر اضافہ کیا۔

یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ منقریب اہل عراق زکوٰۃ  
روکنے کے سلسلے میں کیا عمل اختیار کریں گے حالانکہ عراق اس وقت فتح  
نہیں ہوا تھا اہل شام اور اہل مصر کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا حالانکہ  
ابھی شام اور مصر دار الاسلام نہیں بنے تھے۔ آپ نے ان کے بارے  
میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی بنیاد پر یہ بات فرمائی اسی طرح  
آپ نے دوسرے علاقوں کی میقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق  
کی میقات کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے  
فرمایا کہ منقریب ایسا ہوگا تو یہ جو کچھ ہم نے ان مذکورہ علاقوں اور  
اہل عراق کے لیے ان میقاتوں کے ثبوت کے بارے میں ذکر کیا، حضرت  
امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول

لے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل کی باتوں پر مطلع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی



مَعَهُمْ قَوْلُ ابْنِ يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى  
**بَابُ الْأَهْلَالِ مِنْ آيَاتِ  
 يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ**

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
 ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِبَنِي الْحُلَيْفَةِ  
 ثُمَّ آتَى بِرَأْسِهِ فَرَكِبَهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى  
 الْبَيْدَاءِ أَهَلَ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْذِنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ  
 مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ  
 بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ رَكِبَ نَاقَتَهُ  
 الْقَصْوَاءَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ۔  
 ۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ  
 قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو هُوَ  
 الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رِيَّاحٍ أَنَّهُ  
 سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ يَعْْنِي سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ  
 أَهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دِي  
 الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
 فَاسْتَحَبُّوا الْأَحْرَامَ مِنَ الْبَيْدَاءِ لِأَحْرَامِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ  
 آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنْهَا لِأَنَّهُ قَصَدَ أَنْ  
 يَكُونَ أَحْرَامَةً مِنْهَا خَاصَّةً لِفَضْلِ فِي الْأَحْرَامِ  
 مِنْهَا عَلَى الْأَحْرَامِ مِمَّا سِوَاهَا وَقَدْ رَأَيْنَاهُ  
 فَعَلَ أَشْيَاءَ فِي حُجَّتِهِ فِي مَوَاضِعَ لَا لِفَضْلِ قَصْدَهُ

**احرام کہاں سے باندھا جائے**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی پھر اپنی سواری  
 کے پاس تشریف لائے اور اس پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری  
 مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار  
 ہوئے جب وہ مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت عطاء یعنی ابن ابی رباح فرماتے ہیں انہوں نے  
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالحلیفہ میں احرام باندھنے کی  
 خبر دے رہے تھے جب آپ کی اونٹنی وہاں پہنچی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
 اس طرف گئی ہے وہ مقام بیداء میں احرام باندھنے کو پسند کرتے ہیں  
 کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام باندھا تھا۔ لیکن  
 دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام اس نیت سے نہ  
 باندھا ہو کہ دوسرے مقامات کی نسبت وہاں سے احرام باندھنا باعث  
 فضیلت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج  
 کے موقع پر بعض مقامات پر کچھ امور انجام دیئے لیکن آپ کا مقصد



فِي تِلْكَ الْمَوَاضِعِ مِمَّا يَفْضِلُ بِهِ غَيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ  
الْمَوَاضِعِ مِنْ ذَلِكَ نُزُولُهُ بِالْمُحْصَبِ مِنْ مَنَى  
فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ وَلَكِنَّهُ لِمَعْنَى آخَرَ  
قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِ مَا هُوَ -

۱۱۴۰ - قُرُوْى عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا  
يُونُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهَ إِنَّمَا  
كَانَ مَنَزِلًا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَأَنَّهُ كَانَ أَمَمًا لِلْخُرُوجِ وَلَمْ يَكُنْ عُرْوَةً يُحْصَبُ  
وَلَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ -

وَرُوْى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضْرِبَ لَهُ  
الْخِيْمَةَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي بِمَكَانٍ بَعِيْنِهِ فَضَرَبْتُهَا  
بِالْمُحْصَبِ -

۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ  
بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ -  
۱۱۴۲ - وَرُوْى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَدَّثَنَا  
رَبِيعُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ يَعْنِي مَوْلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ الْمُحْصَبُ لِأَنَّ الْعَرَبَ  
كَانَتْ تَخَافُ بَعْضَهَا بَعْضًا فَدَرَدَنَ فَيَخْرُجُونَ  
جَمِيعًا فَجَرَى النَّاسُ عَلَيْهَا -

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ صَالِحِ  
مَوْلَى التَّوَمَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
كَانَتْ تَمِيْمُ وَرَبِيعَةُ يَخَافُ بَعْضَهَا بَعْضًا -  
۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثَنَا أَسَدُ قَالَ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ نہیں تھا کہ باقی مقامات کی نسبت یہاں عمل کرنا فضیلت کا باعث  
ہے جیسے آپ منیٰ میں وادی محصب میں اترے لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ  
یہ سنت ہے بلکہ دیگر وجوہ سے ایسا کیا جن میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔  
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان (حضرت عروہ)  
سے فرمایا کہ وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے  
کیونکہ وہاں سے (مدینہ طیبہ کی طرف) نکلتا آسان تھا (آپ وہاں سامان  
چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے پھر وہاں سے مکہ مدینہ تشریف لے  
جاتے اور اس طرح آسانی رہتی) حضرت عروہ اور حضرت اسامہ بنت  
ابوبکر رضی اللہ عنہم وادی محصب نہیں اترے تھے۔ حضرت ابورافع  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے عیمہ نصب کروں لیکن آپ نے کسی میں  
حضرت صالح بن کیسان، حضرت سلیمان بن یسار  
اور وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے (مترجم بالا حدیث)  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شبہ  
حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے تحصیب (وادی محصب)  
میں اترے کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے  
ڈر رہتا تھا تو وہ اکٹھے ہو کر نکلتے تھے پھر لوگوں میں یہ طریقہ جاری  
ہو گیا۔

حضرت تومہ کے غلام حضرت صالح، حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں  
نے فرمایا کہ قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ ربیعہ کو ایک دوسرے سے  
ڈر رہتا تھا۔

حضرت عطاردی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا وہ فرماتے ہیں تحصیب (وادی محصب میں اترنا)



قَالَ لَيْسَ الْمُحْصَبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنَزَلٌ نَزَلَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ حَصَبَ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْقَصِيبُ لَا شَيْءَ  
سُنَّةٌ فَكَذَلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَحْرَمَ حَيْثُ صَارَ  
عَلَى الْبَيْدَاءِ لَا لِأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ وَقَدْ أَنْكَرَ  
قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْرَمَ مِنَ الْبَيْدَاءِ وَقَالُوا مَا أَحْرَمَ إِلَّا مِنْ  
عِنْدِ الْمَسْجِدِ دَرًا وَوَأَذَلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَنَابَعَدُ  
اللَّهُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ  
بَيْدَاءُ أَوْ كَمُ هَذِهِ الَّتِي تُكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ  
ذِي الْحُلَيْفَةِ -

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ فَذَلٍ كَرِيَّا سَنَادُهُ مِثْلُهُ -  
۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَابَعَدُ  
قَالَ تَنَابَعَدُ وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ فَذَلٍ كَرِيَّا  
سَنَادُهُ مِثْلُهُ -

۱۱۴۸ - قَالَ لَوْ أَنَّكَ بَعْدَ مَا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ  
وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ تَنَابَعَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَنَابَعَدُ بْنُ جَرِيحٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حَيْثُ  
اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً -

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْجَزِينِيُّ قَالَ تَنَابَعَدُ  
قَالَ تَنَابَعَدُ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ

کوئی چیز نہیں وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم آتے تھے۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں آئے  
لیکن آپ کا یہ اثر نامتنت نہیں تھا تو اسی طرح ہو سکتا ہے آپ کا مقام  
بیدار پر پہنچ کر احرام باندھنا بھی سنت ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔  
ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بیدار  
سے احرام باندھنے کا انکار کیا ہے وہ فرماتے ہیں آپ نے مسجد کے پاس  
احرام باندھا انہوں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کی۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں  
نے فرمایا تم اس بیدار کے بارے میں اپنے رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم پر مجھوٹ بولتے ہو مگر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔

اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب نے بتایا کہ حضرت مالک نے حضرت  
موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انہوں نے  
حضرت وہیب بن خالد، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی  
مثل ذکر کیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ مثل آپ کے سولوی پر سوار  
ہونے کے بعد کاسے انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت احرام باندھا جب آپ کی ساری  
آپ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب



عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَهْلِكُ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ -

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكِّيَ ابْنَ إِدْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُثَنَّى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيِ الْخَلِيفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلًا - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جُحَا بْنَ إِدْرَاهِيمَ الْأَزْرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ - قَالُوا وَيَتَّبِعُنِي أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا تَذُبُّعْتُ بِهِ نَائِمَةً -

۱۱۵۲۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلِكُ حَتَّى تَذُبُّعْتُ بِهِ رَاحِلَتُهُ -

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مَسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْنِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ دِي الْخَلِيفَةِ - فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مِنْ آيِنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ -

۱۱۵۴۔ فَأَذَا سَمْعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا امْلَأَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ السَّلَامِ بْنَ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ

آپ کی سواری ٹھہر جاتی تو آپ احرام باندھتے وہ (حضرت نافع) فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالخلیفہ میں رات گزاری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ نے احرام باندھا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ (احرام باندھنا) اس وقت ہونا چاہیے جب سواری کھڑی ہو جائے۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت عیسیٰ ابن جریج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالخلیفہ میں اس وقت احرام باندھا جب آپ نے رکاب میں پاؤں ڈالا اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

جب انہوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان کی اختلاف کی بنیاد کیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف کیسے رونما ہوا کہ ایک گروہ کہتا ہے آپ نے



بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي إِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ أَهْلًا فِي مُصَلَّاهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِينَ عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ فَقَالَ سَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا فِي مُصَلَّاهُ فَشَهِدَ قَوْمٌ فَأَخْبَرُوا بِذَلِكَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهْلًا فَشَهِدَ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوا فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَقَالُوا أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوا بِذَلِكَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلًا فَشَهِدَ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوا فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالُوا أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوا بِذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ إِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُصَلَّاهُ.

قَبِيلَيْنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْوَجْهَ الَّذِي مِنْهُ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ وَإِنْ إِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ابْتَدَأَ الْحَجَّ وَدَخَلَ بِهِ فِيهِ كَانَ فِي مُصَلَّاهُ فِي هَذَا نَاخِذٌ يَنْبَغِي لِلرَّحِيلِ إِذَا ارَادَ الْأَحْرَامَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْرِمُ فِي دُبُرِهِمَا كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَقُولُ ابْنُ حَنِيفَةَ وَإِنِّي يُوسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ رَوَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مِمَّا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاوَعَتْنَا بَيْنَ الْهَيْئَتَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبِيْبُ بْنُ أَبِي تَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ عَلِيٍّ يَقُولُ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنی جائے نماز سے احرام باندھا، دوسرا گروہ کہتا ہے جب آپ سواری پر تشریف فرما ہو گئے جبکہ تیسرا کہتا ہے جب آپ بیدار ہوئے تشریف لے گئے (تو احرام باندھا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائے نماز سے احرام باندھا وہاں ایک جماعت حاضر تھی انہوں نے یہی بات بیان کر دی جب آپ سواری پر تشریف فرما ہوئے تو ایک جماعت وہاں موجود تھی جو پہلی بار نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اس وقت احرام باندھا لہذا انہوں نے اس کی خبر دی جب آپ بیدار ہوئے تشریف لے گئے تو آپ نے احرام باندھا وہاں جو جماعت حاضر تھی وہ پہلے دو وقتوں پر موجود نہ تھی انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی احرام باندھا ہے لہذا انہوں نے اس کی خبر دی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر احرام باندھا تھا باقی دو مقامات پر آپ نے صرف تبلیغ کیا اور ان حضرات نے سمجھا ابھی احرام باندھا ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختلاف کی وجہ بیان فرمادی نیز یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس احرام کے ساتھ حج کی ابتدا فرمائی وہ مصلے پر باندھا تھا۔

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد احرام باندھے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلے میں حضرت حسن بن محمد سے بھی وہ بات مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں انہوں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام طریقے اختیار فرمائے کبھی سواری پر تشریف فرما ہونے کے بعد احرام باندھا اور کبھی اس وقت جب آپ بیدار ہوئے



قَدْ أَهْلَ حَيْثُ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَقَدْ أَهْلَ حَيْثُ جَاءَ الْبَيْدَاءُ۔

تشریف دے گئے۔

## بَابُ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ

### تلبیہ کا طریقہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اَتْرُكُكَ حَاضِرُونَ يَا اللّٰهُ اَمَاضِرُونَ تَبْرَاكُوتُ شَرِيكَ اَنْهِيَ فِي حَاضِرُونَ بے شک شکرت و نعمت تیرے لیے ہے۔

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یاد ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تلبیہ کہتے تھے پھر انہوں نے وہی (مندرجہ بالا) بات ذکر کی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اسی طرح تھا البتہ انہوں نے ”اَمَلْتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ بھی فرمایا یعنی بلا شرکت غیرے بادشاہی تیری ہے۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اسی طرح تلبیہ کہا ہے۔

حضرت شراحیل بن ققاع فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن مدیکرب رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں دیکھتا ہوں ہم مانی قریب میں حج کرتے تو ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيكَ ابْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔  
۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنِّي لَأَخْفِظُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي فَنَذَرْتُ ذَلِكَ أَيْضًا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كَذَلِكَ وَزَادَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا سَنَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِّي فِي سَجَّتِهِ كَذَلِكَ أَيْضًا۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ شَرِيْقٍ قَالَ ثَنَا قَطَامِ قَالَ أَنَا أَبُو طَلْحٍ الْعَائِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَرَّاحِيلَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَعْدِيكَرِبَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ نَامِئًا قَرِيبًا وَنَحْنُ إِذْ تَجَعَلْنَا نَقُولُ لَبَّيْكَ تَعْظِيمًا إِلَيْكَ عُدْمًا هَذِهِ تَرْهِيْدٌ قَدْ آتَاكَ قَرًا



تَعْدُوْا بِهِمْ مَضْرَايَ شَرِّ مَا  
يَقْطَعْنَ حَيَاتَنَا وَحَيَاةَ وَعَدْرًا  
تَدْخُلُوْا اِلَّا تَدَاوْا خُلُوْا صِفْرًا

وَنَحْنُ الْيَوْمَ نَقُوْلُ كَمَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ عَلَّمَكُمُ  
فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ عَلَى مِثْلِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي  
قَبْلَ هَذَا -

قَالَ جَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا عَلَى اَنَّهُ هَكَذَا  
يَلْبَسُوْنَ بِالْحَجَةِ غَيْرَ اَنْ قَوْمًا قَالُوْا اَلَا بَأْسٌ لِلرَّجُلِ  
اَنْ يَزِيْدَ فِيْهَا مِنَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ مَا احَبَّ وَهُوَ  
قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالتَّوْبَةُ وَالْاَوْزَاعُ -

۱۱۶۲ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ  
ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ  
ثَنَا ابُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ  
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ عَبْدَ  
اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ وَقَالَ ابُو عَامِرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ  
لَبَّيْكَ -

۱۱۶۳ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا  
اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا  
حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ وَعَبِيْدُ  
اللّٰهِ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ  
يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا  
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ  
بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

وہ فرماتے ہیں آج کل ہم وہ کلمات کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ حضور نے تمہیں  
کیسے سکھائے تو انہوں نے اس تلبیہ کی طرح ذکر کیا جو اس سے پہلے حدیث  
میں گزر چکا ہے -

تو مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج کے لیے اسی  
طرح تلبیہ کہنا چاہیے البتہ ایک جماعت کہتی ہے کہ کوئی شخص اپنی  
پسند کے مطابق اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اضافہ کرنا چاہے تو کوئی  
حرج نہیں حضرت امام محمد، امام ثوری اور امام ادزامی رحمہم اللہ کا یہی م  
انہوں نے اس سلسلے میں حضرت یونس کی روایت سے استدلال  
کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ سے یہ الفاظ بھی تھے -  
”حاضر ہوں سچے معبود! حاضر ہوں“

انہوں نے اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا حضرت نافع فرماتے ہیں  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ پر جسے ہم نے ذکر کیا یہ اضافہ  
بھی کرتے تھے ”لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ“ الخ - حاضر ہوں حاضر  
ہوں حاضر ہوں تیری عبادت سے طاقت حاصل کرتا ہوں تمام  
بھلائی تیرے اختیار و قبضہ میں ہے حاضر ہوں، رغبت و عمل تیری  
طرف ہے -



قَالُوا فَلَا يَأْسَ أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ مِثْلُ  
هَذَا وَشِبْهَهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى مَا تَدَّ  
عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ  
عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ  
ثُمَّ فَعَلَهُ هُوَ فِي الْآحَادِيثِ الْآخِرَةِ وَلَمْ يَعْلَمْ  
ذَلِكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّلْبِيَةِ وَلَا  
قَالَ لَهُ لَبَّ يَمَا شِلْتُ مِمَّا هُوَ مِنْ جِنْسِ هَذَا  
بَلْ عَلَّمَهُ كَمَا عَلَّمَهُ التَّكْبِيرُ فِي الصَّلَاةِ وَمَا  
يَنْبَغِي أَنْ يُفَعَلَ فِيهَا مِمَّا سِوَى التَّكْبِيرِ كَمَا  
لَا يَنْبَغِي أَنْ يُتَعَدَّى فِي ذَلِكَ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ  
فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُتَعَدَّى فِي التَّلْبِيَةِ  
شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ وَقَدْ رَوَى نَحْوُ مِنْ هَذَا  
عَنْ سَعْدٍ -

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَمْبَغُ  
بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرِمِ  
وَرَدِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَجُلًا يُكَلِّمِي يَقُولُ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ  
لَبَّيْكَ قَالَ سَعْدٌ مَا هَكَذَا أَكُنَّا نَكَلِّمِي عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَهَذَا سَعْدٌ تَذَكُّرُ الزِّيَادَةِ عَلَى مَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمْ  
مِنَ التَّلْبِيَةِ فِي هَذَا آتَاخُذُ -

بَابُ التَّطْيِيبِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ  
بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى

وہ حضرات فرماتے ہیں اس قسم کے الفاظ کا تلبیہ میں اضافہ کر کے  
میں کوئی حرج نہیں — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی تلبیہ  
کو مکمل کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلبیہ صحابہ کرام  
کو سکھایا ہے اس میں اضافہ مناسب نہیں ہم نے اسے حضرت  
عمرو بن معبدیکرب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا پھر دوسری روایت  
کے مطابق آپ نے اس پر عمل بھی کیا اور آپ نے جسے یہ سکھایا تو ناقص  
نہیں سکھایا اور نہ ہی اس سے فرمایا کہ اس کی جنس سے جو چاہو کہو  
بلکہ اسے تکبیر نماز کی طرح سکھایا وہاں تکبیر کے سوا کوئی عمل کرنا مناسب  
نہیں تو جس طرح وہاں سکھائے گئے الفاظ پر زیادتی جائز نہیں اسی  
طرح تلبیہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب  
نہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے،  
حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں  
نے ایک شخص کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا  
"ماضر ہوں اسے بلندیوں والے!  
ماضر ہوں" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح تلبیہ نہیں کہتے تھے۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سکھائے ہوئے تلبیہ پر اضافے کو ناپسند فرمایا ہمارے  
موقف ہے۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما اپنے والد  
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جبرائیل مقام میں سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس پر



بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرِ أَنَّهُ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ صَوِيْبٌ  
وَهُوَ مُصْفَرٌ لِحْيَتُهُ وَرَأْسُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي قَدْ أَحْرَمْتُ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ لِمَ تَزْعُمُ عَنْكَ  
الْجَبَّةُ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا  
فِي حُجَّتِكَ فَاصْنَعُهَا فِي عُمُرَتِكَ -

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَكَرَهُوا  
بِهِ الشَّطِيبَ عِنْدَ الْأَحْرَامِ وَقَالُوا بِمَا رَوَى  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ -

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْنَا

الْمُحْصِيْتُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ تَنَاوَهْتُ بِبْنِ خَالِدٍ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

الخطاب وجدد ربح طيب وهو يدي الحليته

فَقَالَ مِمَّنْ هَٰذَا الَّتِي بِمِمْ طَبِيبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ

مِنْهُ فَقَالَ عَمْرُؤُكَ لَعْمَرِي مِنْكَ لَعْمَرِي

نَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ طَيِّبَتْنِي وَأَقْسَمْتُ عَلَى نَقَالِ لَهٗ

عَمْرُو أَنَا أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ إِلَيَّ فَأَقْتُلَنَّكَ

عِنْدَهَا فَرَجَعَهَا إِلَيْهَا فَعَسَلَهُ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالتَّطَرُّقِ

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ

قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ فذكر بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ .

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ

مَا يَكُنْ حَدَّثُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مَثَلَهُ.

١١٦٩- حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ تَنَا شُعَيْبُ

بْنُ اللَّيْثِ قَالَ سَأَلْتُ اللَّيْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ

عَنْ عُمَرَ مَثَلَهُ -

٤٠. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَهْبُ قَالَ

ثُمَّ اشْبَعَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بِدِي الْحُلَيْفَةِ فَرَأَى رَجُلًا

اُدنی جُتہ تھا اس کی مار بھی اور سرِ عی زردی تھی اس نے  
مرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا اور میری مالک  
یہ ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا جُتہ اُتار  
لو اور زردی دہو لو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو اپنے  
مزمہ میں بھی کر دو۔

ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ احول  
باندھتے وقت غرضیلو کو ناپسند کرتے ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب  
اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپناتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ذوالحلیفہ میں خوشبر کی بر محسوس فرمائی،

فرمایا یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا مجھ سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سے؛

اللہ کی قسم آپ سے (دوبار فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

نے فرمایا اے امیر المؤمنین مجھ پر (عقاب میں) جلدی نہ کیجئے حضرت

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگائی ہے اور مجھے قسم دی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ

اَپ ان (ام المؤمنین) جلیلہ رضی اللہ عنہا کی طرف روٹ جائیگی

اے دہاں ان کے پاس اسے دوسری چٹانچہ وہ ان کی طرف واپس

حضرت حماد، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت اسلم سے اور دو حضرت عمر

فاروقی رضی اللہ عنہ سے اس کی شکل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے

احمد و حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل

روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

یہ وہ فرماتے ہیں میں خود اہل بیت میں حضرت عثمان غنی رضی

اللہ عنہ کے پاس تھانواہنوں نے ایک شخص کو دیکھا اور احرام



باندھنے کا ارادہ کر رہا تھا اور اس نے سر میں تیل لگا رکھا تھا آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے منی کے ساتھ اپنا سر دھویا۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہمارے مخالفت کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس شخص پر جو خوشبو تھی وہ زرد رنگ کی تھی جسے خلق کہتے ہیں اور وہ مرد کے لیے حرام ہے احرام کی وجہ سے نہیں کیونکہ وہ مطلقاً (مرد کے لیے) حرام ہے حالت احرام ہو یا نہ، وہ خوشبو احرام کے وقت جائز ہے جو غیر احرام کی حالت میں حلال و جائز ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس خوشبو کے دھونے کا حکم دیا تھا وہ خلق تھی۔

حضرت عطاء، حضرت یعلیٰ بن ملیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے عمرہ کے لیے تلبیہ کہا اس پر جبہ اور کچھ خلوق تھی آپ نے اسے جبہ اتارنے خلوق پر ٹپھنے اور عمرہ میں وہی کام کرنے کا حکم فرمایا جو حج میں کرتا ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی براح نے حضرت یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معلوان بن یعلیٰ بن امیہ (منیہ) اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے آپ سے خلوق کے اثر یا زد روی کو دھو ڈالو۔

يُرِيدُ أَنْ يَجْرِمَ وَقَدْ دَهَنَ رَأْسَهُ فَأَمَرِيهِ  
فَغَسَلَ رَأْسَهُ بِالطَّيْبِ -

وَخَالَفَهُ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْ  
بِالتَّطَيُّبِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ بَأْسًا فَقَالُوا أَمَا  
حَدِيثُ يَعْلَى فَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِمَنْ خَالَفَنَا وَذَلِكَ  
أَنَّ الطَّيْبَ الَّذِي كَانَ عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ إِنَّمَا  
كَانَ صُفْرَةً وَهُوَ خَلُوقٌ فَذَلِكَ مَكْرُوهٌ لِلرَّجُلِ  
لَا لِأَحْرَامٍ وَلَكِنَّهُ لَا تَهْمُ مَكْرُوهَةٌ فِي نَفْسِهِ فِي  
حَالِ الْإِحْلَالِ وَفِي حَالِ الْأَحْرَامِ وَإِنَّمَا أُبَيِّحُ  
مِنَ الطَّيْبِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ مَا هُوَ حَلَالٌ فِي  
حَالِ الْإِحْلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَعْلَى مَا بَيَّنَّ  
أَنَّ ذَلِكَ الَّذِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَلِكَ الرَّجُلَ يَغْسِلُهُ كَانَ خَلُوقًا -

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْهَالِ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ قَالَ ثنا سَعِيدُ  
بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرِ الثَّوْرَانِيِّ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَبَّى بِعُمَرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَشَيْءٌ  
مِنْ خَلُوقٍ فَأَمَرَ أَنْ تَنْزِعَ الْجُبَّةَ وَيَمْسَحَ خَلُوقَهُ  
وَيُصْنَعَ فِي عُمَرَتِهِ مَا يَصْنَعُ فِي حُجَّتِهِ -

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي الثَّبِتُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِيحٍ حَدَّثَهُ  
عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ بْنُ  
هَلَالٍ قَالَ ثنا هَمَّامٌ قَالَ ثنا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ  
بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاغْسِلْ عَنكَ أَشْرَ  
الْخَلُوقِ أَوِ الصُّفْرَةَ -



۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ وَمَنْصُورٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أَحْرَمْتُ وَعَلَى جَبْتِي هَذِهِ وَعَلَى جَبْتِي رَدُّوعٌ  
مِنْ خَلْقٍ وَالنَّاسُ يَسْخَرُونَ مِنِّي فَأُطْرَقَ عَنْهُ  
سَاعَةٌ ثُمَّ قَالَ اخْلَعْ عَنْكَ هَذِهِ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ  
عَنْكَ هَذَا الزَّعْفَرَانُ وَاصْنَعْ فِي عَمْرَتِكَ مَا  
كُنْتَ صَانِعًا فِي جَبْتِكَ -

قَبِيلَتُنَا هَذِهِ الْآثَارَ أَنَّ ذَلِكَ الطَّيِّبُ  
الَّذِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهِ  
كَانَ خُلُوقًا وَذَلِكَ مِنْهُنَّ عَنْهُ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ  
وَحَالِ الْإِحْرَامِ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِأَمْرِهِ إِيَّاهُ بِغَسْلِهِ لِمَا كَانَ مِنْ  
نَهْيِهِ أَنْ يَتَزَعَّفَرَ الرَّجُلُ لَا لِأَنَّهُ طَيِّبٌ تَطَيَّبَ  
بِهِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ ثُمَّ حَرَمَهُ عَلَيْهِ الْإِحْرَامُ  
فَأَمَّا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نَهْيِهِ الرِّجَالَ عَنِ الزَّعْفَرَانِ -

۱۱۴۵۔ قَاتِ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو مُعْمِرٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّفَرَ الرَّجُلُ -

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ  
ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الزَّعْفَرَانِ لِلرِّجَالِ -

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ كَرَبٍ سَنَادُهُ مِثْلُهُ -

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص  
نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے  
احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبتہ ہے اس کے جبتہ پر  
خلوق کی خوشبو کا کچھ اثر تھا لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں،  
آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ جبتہ اتار لو  
اور اپنے آپ سے یہ زعفران دھو لو اور عمرہ میں وہی طریقہ  
اعتیار کرو جو حج میں کرتے ہو۔

قرآن روایات سے واضح ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم فرمایا وہ خلوق تھی اور یہ احرام اور غیر  
احرام دونوں حالتوں میں ممنوع ہے تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے انھیں اس مقصد کے تحت دھونے کا حکم دیا ہو کہ آپ نے مرد  
کو زعفران لگانے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ وہ خوشبو تھی جو  
احرام سے پہلے لگائی جاتی ہے پھر احرام نے اس کو حرام کر دیا۔ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مردوں کو زعفران سے منع کرنے کے  
بارے میں یوں مردی ہے۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ  
عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں  
کو زعفران لگانے سے منع فرمایا

حضرت حماد بن زید، حضرت عبد العزیز بن صہیب  
سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے  
منع فرمایا

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان  
کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔



۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيْيَةَ قَالَ أَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
بْنِ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْلَ أَنْ يَتَزَعَفَ.

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعُّفِ.

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ  
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيبٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعُّفِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ قَيْمَازٍ كَرَأْبُ أَبِي  
عُمَرَ أَنَّ خَاصَّةً ثُمَّ لَقِيتُ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ  
ذَلِكَ وَآخِرَتُهُ أَنَّ شُعْبَةَ حَدَّثَنَاهُ عَنْهُ فَقَالَ  
لِي لَيْسَ هَكَذَا أَحَدٌ ثَنَاهُ إِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى أَنْ يَتَزَعَفَ الرَّحْلُ  
قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَرَادَ بِذَلِكَ أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي  
كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَقَعَ  
عَلَى الرِّجَالِ خَاصَّةً دُونَ النِّسَاءِ.

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ  
قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ الشَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بَيْنَ عَمْرٍو  
يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَيِّقٌ فَقَالَ إِنَّكَ امْرَأَةٌ فَقَالَ لَا  
فَقَالَ إِذْ هَبْ فَأَغْسِلْهُ.

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ

بیاض  
۱۱۸۰

حضرت ابن وہب، حضرت اسماعیل بن علیہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے حضرت عبدالعزیز بن حبیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔  
حضرت ہشیم، حضرت عبدالعزیز بن حبیب سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم، حضرت عبدالعزیز بن حبیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن ابی عمران نے خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضرت سلی بن جعد فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت اسماعیل سے ملاقات کر کے اس بارے میں پوچھا اور بتایا کہ حضرت شعبہ نے ان سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی انہوں نے فرمایا میں نے ان سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ میں نے ان سے یوں بیان کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ نہی صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔  
حضرت ابو حفص بن عمرو، حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اللہ انہوں نے (حضرت یعلیٰ نے) مخلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورت، مرد، بچہ انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو۔

حضرت عطاء بن سائب، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی سے وہ حضرت یعلیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی حدیث



عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ لَهْكَذَا قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ يُنَا عَمْرٍو وَأَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ الثَّقَفِيَّ -

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيَّاشُ بْنُ التَّرْقَامِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا كَوْنٌ إِلَّا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحٌ -

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُجَّاجِ الْخَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ الْعُلَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُفْرَةً فَلَمَّا قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا يَدْعُ هَذِهِ الصُّفْرَةَ قَالَ دَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَاجِهُ الرَّجُلُ شَيْءًا فِي وَجْهِهِ -

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةُ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُقٍ -

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَوْ حَبِيبَةَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَثَى النَّبِيِّ صَلَّى

میں اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت علی کی حضرت عطاء بن سائب سے روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابو حفص بن عمرو یا ابو عمرو بن حفص ثقفی سے سنا۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفوار مردوں کی خوشبو میں بو ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور سفوار عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہے لیکن بو نہیں۔

حضرت حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سالم علوی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اس پر زرد رنگ تھا جب وہ کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم اسے یہ زردی دہانے کا مشورہ دیتے، حضرت انس فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو منہ پر منع نہیں کرتے تھے۔

حضرت ربیع بن انس اپنے دو دادوں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابو موسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر کچھ خلوق لگی ہوئی ہو۔

حضرت ام حبیبہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتی ہیں جو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کی غرض سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَغْتَسِلُ فَذَهَبْتُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَغْتَسِلُ فَذَهَبْتُ فَأَخَذْتُ شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُهُ وَضُرُّهُ فَفَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالُ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ كُلِّهَا عَنِ التَّرْعَفِ قَائِمًا أَمْرَ الرَّجُلِ الَّذِي أَمَرَهُ بِغَسْلِ طَيْبِهِمُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ يَعْلَى لَا تَهْ لَعْنَتُكَ مِنْ طَيْبِ الرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ وَلِيلٌ عَلَى حُكْمٍ مَنْ أَرَادَ الْأَحْرَامَ هَلْ لَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِطَيْبٍ يَتَى عَلَيْهِ بَعْدَ الْأَحْرَامِ أَمْ لَا وَأَمَّا مَا رَوَدُهُ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي ذَلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ -

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْأَحْرَامِ قَالَ اغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ بِهَذَا الْخَطِيبِيِّ الْأَبْيَضِ وَلَا يَمَسُّ أَحَدٌ مِنْكُمْ غَيْرَهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَائِمًا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّهُ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَضْمَحُ بِهِ رَأْيِي ثُمَّ أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ -

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ خَالَفَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي ذَلِكَ وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى إِبَاحَتِهِ -

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ يَعْنِي ابْرَاهِيمَ قَالَ ثنا يَشْرُبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ

ہوا میں نے طوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (وہ فرماتے ہیں) میں گیا اور اسے دھو کر پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (فرماتے ہیں) میں گیا اور کوئی چیز لے کر اس کے اثر کو زائل کرنے لگا۔

تران روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت یحییٰ کی روایت کے مطابق آپ نے ایک شخص کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تو اس کی جبریت تھی کہ وہ مردوں کی خوشبو سے نہ تھی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ جو شخص احرام باندھے گا لادہ رکھتا ہو وہ ایسی خوشبو جس کا اثر باقی رہتا ہو لگا سکتا ہے یا نہیں — اور جو کچھ انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حج کرنے کے لیے چلا حضرت عثمان بن ابوالعاص میرے رفیق سفر بنے۔ احرام کا وقت ہوا تو انہوں نے فرمایا اس سفید مٹی سے اپنے سروں کو دھو ڈالو اور تم میں سے کوئی بھی اس کے علاوہ خوشبو نہ لگائے (فرماتے ہیں) اس سے میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا میں مکہ مکرمہ میں آیا تو حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا میں اسے سر میں لگاتا ہوں اور پھر اس کا باقی رہنا پسند کرتا ہوں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رک (چوٹی) میں خوشبو کی



چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ محرم تھے۔

حضرت ہشام بن ابی عبد اللہ حضرت حماد سے اور وہ  
حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے  
اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد اور عطاء بن سائب حضرت ابراہیم سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔  
حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے  
وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت ابواسحق، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ  
اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بہترین  
نوشہ لگاتیں جو انہیں میسر ہوتی فرماتی ہیں مٹی کہ میں سرکارِ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور وارثی مبارک میں  
میں نوشہ لگاتی چمک دیکھتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ان کے احرام کے وقت عالیہ (ایک نوشہ) لگائی تھی۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ -

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ بِإِسْنَادِهِ

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَبُو

عَامِرٍ الْعُقَدِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَيْدٍ اللَّهُ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ

ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفَرَّائِيُّ

قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَسْوَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَطْيَبِ مَا تَجِدُ مِنَ الطَّيِّبِ قَالَتْ حَتَّى إِذَا لَمْ يَكُنْ

وَبَيْصُ الطَّيِّبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ -

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَزِيدٍ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَمْرِ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَتْ كُنْتُ أَطَيِّبُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ الْحَبِيدَةِ عِنْدَ

إِحْرَاقِهِ -

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ

بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ



کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی، لگاتی تھی۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے احرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت احرام کے لیے خوشبو لگائی۔  
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے یہی بات حضرت عمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت طلحہ (ابن حمید) نے حضرت قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے

عَنْ أَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحْرَمِهِ حِينَ أَحْرَمَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لَكَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ بَشْرَ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمْلَحَ هَوَا بْنَ حَصِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ عَنْ أَبِي يُوْبَّ عَنْ الْقَاسِمِ



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهِ وَلِحِلِّهِ -

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بِأَطْيَبِ الطَّيِّبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ - ۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخُضَيْبُ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهِ وَلِحِلِّهِ -

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُلِّ وَالْإِحْرَامِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحْتِهِ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ يَبْقَى فِي مُفَارِقِهِ بَعْدَ الْإِحْرَامِ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ إِبْنُ عَبَّاسٍ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَرَوَيْنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ أَبُو الْكُرُوسِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ حُرْمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ كُنْتُ أَشْبَعُ رَأْسَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ لِحَرَمِهِ بِالطَّيِّبِ -

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے لیے اور احرام کے علاوہ بھی خوشبو لگائی۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے نہایت اچھی حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر محرم ہونے کی حالت میں اور احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام نہ ہونے کی حالت میں اور احرام کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات کے مطابق احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا جائز ہے اور یہ احرام کے بعد بھی آپ کے سر اندر (کی چوٹی) پر باقی رہتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بنت سعد سے سنا وہ فرماتی ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لیے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی۔

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت درہ



حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي دُرَّةٌ قَالَتْ كُنْتُ أَشْبَعُهُ بِالْغَالِيَةِ أَغْلِفْتُ رَأْسَ عَائِشَةَ بِالسُّكِّ وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ إِحْرَامِهَا۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حُجَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَكِيمَةُ قَالَ أَبُو عَامِرٍ ابْنَةُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أُمِّهَا ابْنَةِ الْغُبَارِ أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيهِنَّ الْوَرُثُ وَالزُّعْفَرَانُ فَيُعَصِّبْنَ بِهَا سَائِلَ شُعُورَهُنَّ عَلَى جَبَاهِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَنَّ قُرَّ يُحْضِرَنَّ كَذَلِكَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا نَعْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُضَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَطْبِيبُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ۔

فَهَذَا إِقْدَحَاءٌ فِي ذَلِكَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا فِي هَذِهِ الْأَثَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَطْيِيبِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَبِهَذَا كَانَ يَقُولُ الْيُوحَنَّا وَابْنُ يَاسْفَ وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ فِي ذَلِكَ إِلَى مَا رَوَى عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عُمَرَ مِنْ كِبَرَاهِمِهِ وَكَانَ مِنَ النُّجَّةِ لَهُ فِي ذَلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْتُ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مِنْ تَطْيِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِمَّا فِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ تَطْبِيبُهُ إِذَا ارَادَ أَنْ يُجْرِمَ فَقَدْ يَجُوزُ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرماتی ہیں میں ان کو غالیہ (خوشبو) سے لڑ کر دیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام کے وقت میں ان کے سر میں کستوری اور عنبر سے خوشبو لگاتی۔

حضرت ابن جریر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حکیمہ نے خبر دی ابو عامر کی روایت میں بنت ابی حکیم ہے۔ وہ اپنی ماں بنت البجاء سے روایت کرتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس کچھ پیشیاں تھیں جن میں دس اور زعفران لگا ہوتا تھا وہ احرام باندھنے سے پہلے ان کے ساتھ اپنے بالوں کے نچلے حصے کو پیشانی پر باندھتیں پھر احرام باندھتیں دوسری راوی اس حدیث میں کی زیادتی کرتے ہیں۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احرام کے وقت عمدہ غالیہ کے ساتھ خوشبو لگاتے تھے۔

ان روایات میں صحابہ کرام سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے وقت خوشبو لگاتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان بن عفان، عثمان بن ابوالعاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپنایا کہ یہ مکروہ ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت خوشبو لگانے کا ذکر ہے تو وہ احرام کا ارادہ کرتے وقت کی بات ہے تو ہو سکتا ہے کہ انہیں اس وقت ایسا کرتی ہوں، پھر آپ احرام باندھتے تک اسے دھو لیتے ہوں تو دھونے کی وجہ سے آپ کے جسم سے خوشبو چلی جاتی اور جو باقی رہ جاتی۔



أَنْ يَكُونَ كَأَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هَذَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ إِذَا أَرَادَ  
الْأَحْرَامَ فَيَذُ هَبُ يَغْسِلُهُ عَنْهُ مَا كَانَ عَلَى  
يَدَيْهِ مِنْ طَيْبٍ وَيَبْقَى فِيهِ رِيحُهُ فَإِنْ قَالَ  
قَائِلٌ فَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ فِي حَدِيثٍ كُنْتُ أَرَى  
وَبَيْضَ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِقِهِ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ  
قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَقَدْ غَسَلَهُ  
كَمَا ذَكَرْنَا وَهَكَذَا الطَّيِّبُ رُبَّمَا غَسَلَهُ الرَّجُلُ  
عَنْ وَجْهِهِ أَوْ عَنْ يَدَيْهِ فَيَذُ هَبُ وَيَبْقَى وَبَيْضُهُ  
قَلَمًا أَحْتَمَلُ مَا رَوَى عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذَلِكَ مَا  
ذَكَرْنَا نَظَرْنَا هَلْ فِيمَا رَوَى عَنْهَا شَيْءٌ يُدِلُّ عَلَى  
ذَلِكَ.

۱۲۸۔ قَدْ أَفْهَدُ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ تَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطَّيِّبِ عِنْدَ  
الْأَحْرَامِ فَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرَمًا يَنْفُضُ  
مِثْقَالَ رِيحٍ الطَّيِّبِ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ بَنِيهِ  
إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْمَعَ أَبَاكَ مَا قَالَتْ قَالَ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ أَنَا طَيِّبَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَحَطَّافٌ فِي نِسَائِهِمْ فَأَصْبَحَ مُحْرَمًا فَسَكَتَ  
ابْنُ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَدَلَ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى  
أَنَّهُ قَدْ كَانَ بَيْنَ إِحْرَامِهِ وَبَيْنَ تَطْيِيبِهَا آيَا  
غُسْلٍ لَا أَنَّهُ لَا يَطُوتُ عَلَيْهَا إِلَّا اغْتَسَلَ فَكَانَ  
إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهَذِهِ الْحَادِيثِ الْأَحْتِجَاجَ عَلَى  
مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوجَدَ مِنَ الْمُحْرَمِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ رِيحُ  
الطَّيِّبِ كَمَا كَرِهَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَامًا بِقَاءِ  
نَفْسِ الطَّيِّبِ عَلَى بَدَنِ الْمُحْرَمِ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ  
وَأِنْ كَانَ إِنَّمَا تَطْيِيبُ بِهِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فَلَا  
فَتَفْهَمُ هَذَا الْحَدِيثُ فَإِنَّ مَعْنَاهُ مَعْنَى لَطِيفٍ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حدیث  
میں فرمایا ہے کہ میں احرام کے بعد آپ کے سر اند پر خوشبو کی چمک دیکھتی تھی  
تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے دھوئے کے بدوہ باقی رہتی ہو  
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا خوشبو کا یہی حال ہے بعض اوقات اسی سے اپنے چہرے  
یا ہاتھوں سے ہوتا ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے لیکن اس کی چمک باقی رہتی ہے

تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کا احتمال  
ہے جو ہم نے ذکر کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ان سے اس پر دلالت کرنے  
والی کوئی بات مروی ہے۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے  
بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا  
میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس حالت میں محرم بنوں جب مجھ سے  
خوشبو مہک رہی ہو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک  
صاحبزادے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ اپنے  
والد (حضرت ابن عمر) کو ان کا قول سناٹے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی  
ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے (جماع کیا) اس کے بعد  
حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث

میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کے احرام باندھنے اور  
خوشبو لگانے کے درمیان غسل پائیگی کیونکہ آپ ان (ازواج مطہرات)  
کے پاس غسل کے بغیر نہیں جاتے تھے تو گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے ان روایات سے ان لوگوں کے خلاف استدلال کیا ہے جن کے  
نزدیک احرام کے بعد محرم سے خوشبو لگانا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے ناپسند فرمایا۔ احرام کے  
بعد محرم کے بدن پر خوشبو کا باقی رہنا اگرچہ اس نے احرام سے پہلے  
خوشبو لگائی ہو، مکروہ نہیں ہے پس اس حدیث کو سمجھا جانے اس کا مفہوم



فَقَدْ بَيَّنَّا دُجُوهَ هَذِهِ الْأَثَارِ فَأَحْتَجْنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهَ مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الْأَخْتِلَافِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَأَعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنَ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطَّيِّبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَإِمْسَاكِهِ ثُمَّ رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا أَوْ سَرَاوِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْرِمَ ثُمَّ أَخْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَنَّهُ يُؤْمَرُ بِزَعْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَزْعُرْهُ وَتَرَكَهُ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبَسَهُ بَعْدَ الْإِحْرَامِ لَبْسًا مُسْتَقْبَلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ لَوْ اسْتَأْنَفَ لَبْسَهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ وَكَذَلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدٌ فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَمْسَكَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ أَخْرَمَ وَهُوَ فِي يَدِهِ أَمَرَ بِتَخْلِيَّتِهِ وَإِنْ لَمْ يُخْلِهِ كَانَ إِمْسَاكُهُ إِيَّاهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِصَيِّدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ كَأَمْسَاكِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِصَيِّدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ وَكَانَ الطَّيِّبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ كَحُرْمَةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ كَانَ ثَبُوتُ الطَّيِّبِ عَلَيْهِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ بِهِ قَبْلَ إِحْرَامِهِ كَتَطَيُّبِهِ بِهِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ قِيَّاسًا وَنُظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْمَبَاحِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ -

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ  
۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالُوا

نہایت لطیف ہے۔ ان روایات کا مفہوم ہم نے بیان کر دیا اس کے بعد ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ قیاس کے طور پر اس اختلافی مسئلے کا حل معلوم کریں تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے قمیص، شلوار، مونے اور دستاروں کے پہننے سے روکا گیا ہے خوشبو لگانے، شکار کرنے اور اسے پکڑنے کی بھی ممانعت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص احرام سے پہلے قمیص یا شلوار پہنتا ہے پھر احرام باندھتا ہے تو اسے اتارنے کا حکم ہے اور اگر وہ نہ اتارے بلکہ اپنے اوپر رہنے دے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے احرام کے بعد پہنا ہو تو اس پر وہی چیز لازم ہوگی جو احرام کے بعد نئے سرے سے پہننے والے پر لازم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غیر حرم میں حالت احرام کے بغیر شکار کرے اسے ہتھ میں روکے رکھے پھر وہ احرام باندھے اور وہ اس کے ہتھ میں ہو تو اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ نہ چھوڑے تو اس کا روکنا اس شکار کی طرح ہوگا جسے احرام کے بعد پکڑا اور روکا۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ لیں ہے اور احرام کے بعد خوشبو لگانا ان دوسرے محرمات کی طرح حرام ہے تو اس خوشبو کا باقی رہنا جو احرام سے پہلے لگائی تھی۔ احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے، قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اس باب میں قیاس یہی ہے ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) اسی کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## محرم کا لباس

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے میدان عرفات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو شخص تہہ بند نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور



ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ  
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يَقُولُ مَنْ لَمْ  
يَجِدْ إِذَا رَأَى لَيْسَ سَرَاوِيلًا وَمَنْ لَمْ يَجِدْ تَعْلِينَ  
لَيْسَ خُفَيْنِ.

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ  
بْنَ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَرَفَةَ.

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ  
بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هَشِيمٌ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ  
دِينَارٍ فَذَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
يَخْطُبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهُوَ يَخْطُبُ.

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي  
الشَّعْثَاءِ قَالَ أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ خَوْفَهُ قُلْتُ وَلَمْ يَقُلْ  
يَقْطَعُهَا قَالَ لَا.

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَزِينِيُّ  
الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانٍ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

جسے جوڑتے ہیں نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے وہ  
حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن  
انہوں نے عرفات کا ذکر نہیں کیا

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن دینار نے خبر  
دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا اور آپ خطبہ دے رہے تھے پھر انہوں نے  
اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے اور  
وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر  
کرتے ہیں البتہ انہوں نے ”اور آپ خطبہ دے رہے  
تھے“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت ابو الشعثاء سے مروی ہے ہمیں حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس  
کی مثل ذکر کیا۔ میں (امام طحاوی) نے (حضرت ابن مرزوق) سے  
پوچھا کہ انہوں نے ان (موزوں) کے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا نہیں۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
جوڑتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جسے چادر میسر



نہ ہو وہ سلوار پہن لے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمَّ بِحَيْدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمَّ بِحَيْدِ إِزَارٍ فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلًا.  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هَذِهِ الْأَتَارِ قَوْمٌ فَقَالُوا مَنْ لَمَّ بِحَيْدِ إِزَارٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ لَيْسَ سَرَاوِيلًا وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمَّ بِحَيْدِ ثَعْلَيْنِ لَيْسَ خُفَّيْنِ وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ لَيْسَ الْمُحْرِمُ الْخُفَّ وَالسَّرَاوِيلَ عَلَى حَالِ الصَّرُورَةِ فَخَنُّ نَقُولُ بِذَلِكَ وَنُبَيِّحُ لَهُ لُبْسَهُ لِلصَّرُورَةِ الَّتِي هِيَ بِهِ وَلَكِنَّا نُوَجِّبُ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ الْكَفَّارَةَ وَلَيْسَ فِيهِ مَارَ وَيُتَمُوهُ نَفْيٌ لَوْ جُوبِ الْكَفَّارَةُ وَلَا فِيهِ وَلَا فِي قَوْلِنَا خِلَافٌ لَشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ لَا تَأْتِي لَمْ نَقُلْ لَا يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ إِذَا لَمَّ بِحَيْدِ ثَعْلَيْنِ وَلَا السَّرَاوِيلَ إِذَا لَمَّ بِحَيْدِ إِزَارٍ وَلَوْ كُنَّا ذَلِكَ كُنَّا مُخَالِفِينَ لِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَكِنَّا قَدْ أَبَحْنَا لَهُ الْبَاسَ كَمَا أَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ الْكَفَّارَةَ بِالذَّلَالِ الْقَائِمَةِ الْمَوْجِبَةِ لِذَلِكَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمَّ بِحَيْدِ ثَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ عَلَى أَنْ يَقْطَعَ هُمَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَيْنِ فَيَلْبَسُهُمَا كَمَا يَلْبَسُ الثَّعْلَيْنِ وَقَوْلُهُ مَنْ لَمَّ بِحَيْدِ إِزَارٍ فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلًا عَلَى أَنْ يَشُقَّ السَّرَاوِيلُ فَيَلْبَسَهُ كَمَا يَلْبَسُ الْإِزَارَ فَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ أُرِيدَ بِهِ هَذَا الْمَعْنَى فَلَسْنَا نَخَالَفُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَخَنُّ نَقُولُ بِذَلِكَ وَنُبَيِّحُهُ وَإِنَّمَا وَقَعَ الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي السَّرَاوِيلِ لَا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ لَا تَأْتِدْ صَرْمَنَا الْحَدِيثُ إِلَى وَجْهِ يَحْتَمِلُهُ فَأَعْرِضُوا مَوْضِعَ خِلَافٍ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عبادت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص چادر نہ پائے اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ تاوان نہ ہو گا اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موز سے پہن لے اور اس کے ذمہ بھی کچھ نہ ہو گا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے محرم کے لیے ضرورت کے وقت موزوں اور سلوار کا ذکر کیا ہے ہم بھی اس کے قائل ہیں اور ضرورت کے تحت اس کا پہننا جائز سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس پر کفارہ بھی لازم قرار دیتے ہیں اور جو کچھ تم نے سدایت کیا اس میں کفارہ کی نفی نہیں ہے نیز اس میں اور ہمارے قول میں کچھ اختلاف بھی نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جوتے اور تہ بند نہ ملنے کی صورت میں وہ موز سے اور سلوار نہیں پہن سکتا اگر ہم یہ بات کہتے تو اس حدیث کے مخالف ہوتے لیکن ہم نے اس کے لیے وہ لباس پہننا جائز قرار دیا ہے جسے مکرر دو عالم علیہ السلام نے اس کے لیے جائز قرار دیا پھر ہم نے اس پر دلائل کے ساتھ کفارہ لازم کیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جو شخص جوتے نہ پائے وہ موز سے پہن لے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ انھیں شخصوں کے پیچھے سے کاٹ کر جوتوں کی طرح پہن لے اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو شخص تہ بند نہ پائے وہ سلوار پہن لے میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ اسے (سلوار کو) کاٹ کر تہ بند کی طرح پہن لے، اگر اس حدیث سے یہی مراد ہو تو ہم اس کے مخالف غلط نہیں ہوں گے ہم اس کے قائل اور اس کو ثابت کرنے والے ہوں گے ہمارے اور تمہارے درمیان تاویل میں خلا ہے نفی حدیث میں نہیں کیونکہ ہم نے حدیث کو اس مفہوم کی طرف پھیرا جس کا یہ احتمال رکھتی ہے تو حدیث سے اختلاف اور تاویل میں اختلاف کا فرق پیچا نور دونوں مختلف باتیں ہیں جو شخص تہارتی دلیل کا مخالف ہے اسے تم حدیث کا مخالف قرار نہ دو۔ حضرت عبداللہ



بن عمر رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض باتیں روایت کی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم احرام کے وقت کون سے کپڑے پہنیں، آپ نے فرمایا سلواریں، دستاریں برساتی، کوٹ اور موزے نہ پہنؤ مگر یہ کہ کسی کے پاس موزے نہ ہوں تو ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

التَّائِيلُ مِنْ مَوْضِعٍ خِلَافَ الْحَدِيثِ قَائِلُهُمَا مُخْتَلِفَانِ وَلَا تُوجِبُ أَعْلَى مَنْ خَالَفَ تَأْوِيلَهُ خِلَافًا لِذَلِكَ الْحَدِيثِ وَقَدْ بَيَّنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ ذَلِكَ۔ ۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَنَازَعْتُ يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا حَبِيبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْمُخَفَّاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمُ لَهْ تَعْلَانِ قِيلِبَسُ خُفَّيْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ قَالَ تَنَازَعْتُ سَبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَنَازَعْنَا جُرْ قَالَ تَنَازَعْنَا دُونَ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ الْغَافِقِيُّ قَالَ تَنَازَعْنَا هُوَ ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ تَنَازَعْنَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَازَعْنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔



حضرت عبدالعزیز بن مسلم اور حضرت مالک دونوں  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن دینار  
نے خبر دی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے  
فرماتے ہیں کہ جو شخص جو تانہ پائے وہ موزے پہن لے اور  
انہیں ٹخنوں کے پاس سے کاٹ دے۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے موزے پہننے کی خبر دیتے ہیں کہ آپ نے انہیں محرم کے لیے پہننے  
کا کیا طریقہ جائز قرار دیا نیز یہ کہ یہ طریقہ غیر محرم کے طریقے کے  
خلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں  
اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں کی۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
کی حدیث اولیٰ ہے تو جب آپ نے محرم کے لیے موزوں کے پہننے  
کا جائز طریقہ بیان فرمادیا اور وہ غیر محرم کے خلاف ہے تو اسی طرح  
اس کے لیے سلوار پہننے کا جو طریقہ جائز قرار دیا ہے وہ غیر محرم کے  
طریقے سے مختلف ہے۔ — تصحیح روایات کے طریقے پر اس  
باب کا یہ بیان تھا۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو اس بابے  
میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تہبند پانے والے کے لیے سلوار کا پہنتا  
جائز نہیں کیونکہ احرام کی وجہ سے یہ اس کے لیے ناجائز ہے اسی طرح  
جس کو جو تہبند ہو اس کے لیے ضرورت کے بغیر موزوں کا پہنتا  
جائز نہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں ضرورت کی صورت میں ان کے  
پہننے کا طریقہ کیا ہے اور کیا اس سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں  
قریم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے کئی باتیں ممنوع ہیں جو  
اس سے پہلے جائز تھیں ان میں قمیص، دستار، موزوں، سلواروں  
اور کوٹوں کا پہنتا ہے اب جو شخص گرمی کی وجہ سے مجبور ہو کہ سر کو  
ڈھانپ لے یا سردی کی وجہ سے کپڑے پہن لے تو اس نے ایسا  
کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہوتا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّجَّارَ  
قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُسْلِمٍ ۚ وَحَدَّثَنَا يُولُسُ  
قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لِكَأَحَدٍ قَدْ قَالَ لَا جَمِيعًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔  
۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّجَّارَ  
قَالَ سَأَلْتُ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ  
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَسْتَقْهُمَا مِنْ عِنْدِ الْكَعْبَيْنِ۔  
قَالَ ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ الَّذِي أَبَاحَهُ لِلْمُحْرِمِ  
كَيْفَ هُوَ وَأَنَّهُ يَخْلَافُ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالَ وَلَمْ يَبَيِّنْ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَحَدَّثْتُ  
ابْنَ عُمَرَ وَأَوْلَاهَا وَإِذَا كَانَ مَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ  
مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ هُوَ يَخْلَافُ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالَ  
فَكَذَلِكَ مَا أَبَاحَ لَهُ مِنْ لُبْسِ الشَّرَائِلِ هُوَ  
يَخْلَافُ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالَ فَهَذَا أَحْكَمُ هَذَا  
الْبَابِ مِنْ طَرِيقِي تَصْحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا  
النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْتَلَفُوا فِيهِمْ  
وَجَدَ إِذَا رَأَى أَنَّ لُبْسَ الشَّرَائِلِ لَهُ غَيْرُ مَبَاحٍ ۚ  
لَا أَنْ الْأَحْرَامَ قَدْ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ  
مَنْ وَجَدَ نَعْلَيْنِ فَحَرَّمَ عَلَيْهِ لُبْسُ الْخُفَّيْنِ مِنْ  
غَيْرِ ضَرُورَةٍ فَإِذَا رَأَى أَنَّ نَظَرَ فِي لُبْسِ ذَلِكَ  
مِنْ طَرِيقِي الضَّرُورَةِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يُوجِبُ  
كُفَّارَةً أَوْ لَا يُوجِبُهَا فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا  
الْأَحْرَامَ يَنْهَوْنَ عَنْ أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ مُبَاحَةً قَبْلَهُ  
مِنْهَا لُبْسُ الْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ وَالْخُفَّانِ وَالشَّرَائِلِ  
وَالْبُرْكِسِ وَكَانَ مِنْ أَضْطَرٍّ فَوَجَدَ الْحَرَّمَ قَطْعِي  
رَأْسَهُ أَوْ وَجَدَ الْبُرْدَ فَلَيْسَ تَبَايَهَ أَنَّهُ قَدْ



ہے۔ احرام کی وجہ سے اس پر بلا ضرورت سر منڈانا بھی حرام ہے تو اب جو شخص ضرورت کے تحت سر منڈاتا ہے وہ ایک جائز کام کرتا ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہے تو محرم کے لیے بلا ضرورت سر منڈانے کا عدم جواز جب ضرورت کی وجہ سے جواز میں بدلے گا تو اس سے کفارہ ساقط نہ ہوگا بلکہ ضرورت کے بغیر سر منڈانے کی طرح ضرورت کے وقت بھی کفارہ واجب ہوگا۔ قمیص کا بھی یہی احتمال ہے کہ ضرورت کے بغیر اس کا پہننا ناجائز ہے تو جب ضرورت کے تحت جائز ہوگا تو اس سے ضمان ساقط نہ ہوگی اور ان تمام صورتوں میں اس پر کفارہ واجب ہوگا تو جب کفارہ ضرورت کے بغیر کسی عمل سے لازم آتا ہے وہ ضرورت کے باعث ایسا کرنے سے ساقط نہ ہوگا صرف گناہ ساقط ہوں گے یونہی موزوں اور سلواروں کے پہننے کی ضرورت بھی اس کفارے کو ساقط نہیں کرتی جو بغیر ضرورت استعمال سے لازم آتا ہے صرف گناہوں کو اٹھا دیتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَعَلَّ مَا هُوَ مَبَاحٌ لَهُ فَعَلَهُ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ مَعَ ذَلِكَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْإِحْرَامُ أَيْضًا حَلَقَ الرَّأْسِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَكَانَ مَنْ حَلَقَ رَأْسَهُ مِنْ ضَرُورَةٍ فَقَدْ فَعَلَ مَا هُوَ لَهُ مَبَاحٌ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ فَكَانَ حَلَقَ الرَّأْسِ لِلْمَحْرَمِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ إِذَا أُبِيحَ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ لَمْ يَكُنْ إِبَاحَتُهُ تُسْقِطُ الْكَفَّارَةَ بَلِ الْكَفَّارَةُ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ وَاجِبَةٌ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ كَهِيَ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ وَكَذَا لَيْسَ الْقِمِيصُ الَّذِي حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ فَإِذَا كَانَتْ الضَّرُورَةُ قَائِمًا ذَلِكَ لَهُ لَمْ يَسْقِطْ ذَلِكَ الْضَمَانُ فَكَانَتْ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَمْ يَكُنِ الضَّرُورَةُ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا تُسْقِطُ كَفَّارَةَ كَانَتْ تَحِبُّ فِي شَيْءٍ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ وَإِنَّمَا تُسْقِطُ الْأَثَامَ خَاصَّةً فَكَذَا لِكَ الضَّرُورَاتُ فِي لَبْسِ الْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيلِ لَا تُوجِبُ سُقُوطَ الْكَفَّارَاتِ الَّتِي كَانَتْ تَحِبُّ لَوْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الضَّرُورَاتُ وَلَكِنَّهَا تَرْفَعُ الْأَثَامَ خَاصَّةً فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنِّي يُوسُفَ وَعُمَدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ لَبْسِ التَّوْبِ الَّذِي قَدْ مَسَّ

وَرَسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فِي الْإِحْرَامِ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ وَابْنَ صَالِحٍ كَاتِبَ الْبَيْتِ قَالَا سَمِعْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ يَعْنِي

احرام کی حالت میں ورس اور زعفران والا

(خوشبودار) کپڑا پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو یعنی احرام کی حالت میں نہ پہنو۔



فِي الْأَحْرَامِ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ  
 قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ  
 عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
 ۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
 مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -  
 ۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ  
 قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَنَذَرَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ  
 الْأَثَارِ فَقَالُوا كُلُّ ثَوْبٍ مَسَّهُ وَرَسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ  
 فَلَا يَحِلُّ لُبْسُهُ فِي الْأَحْرَامِ وَإِنْ غُسِلَ لَأَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمِيزْ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ  
 مَا غُسِلَ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُغْسَلْ فَتَنْهَيْهِ عَلَى  
 ذَلِكَ كُلِّهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا  
 مَا غُسِلَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى صَارَ لَا يَنْفَعُ فَلَا  
 بَأْسَ بِلُبْسِهِ فِي الْأَحْرَامِ لِأَنَّ الثَّوْبَ الَّذِي  
 صَبَغَ إِنَّمَا تَنَهَى عَنْ لُبْسِهِ فِي الْأَحْرَامِ لِمَا كَانَ  
 قَدْ دَخَلَهُ مِمَّا هُوَ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ فَإِذَا غُسِلَ  
 فَخَرَجَ ذَلِكَ مِنْهُ ذَهَبَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ  
 النَّهْيُ وَعَادَ الثَّوْبُ إِلَى أَصْلِهِ الْأَوَّلِ قَبْلَ أَنْ  
 يُصِيبَهُ ذَلِكَ غُسْلَ مِنْهُ وَقَالُوا هَذَا كَالثَّوْبِ  
 الطَّاهِرِ يُصِيبُهُ النَّجَاسَةُ فَيَنْجُسُ إِنَّكَ بِذَلِكَ  
 فَلَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهِ فَإِذَا غُسِلَ حَتَّى يَخْرُجَ  
 مِنْهُ النَّجَاسَةُ طَهَّرَ وَحَلَّتِ الصَّلَاةُ فِيهِ  
 وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي ذَلِكَ أَنَّهُ اسْتَنْثَى مِمَّا حَرَّمَ عَلَى الْمُحْرِمِ  
 مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا -

اس کی مثل روایت کی  
 حضرت محمد بن مسلم سے

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
 کرتے ہیں۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک سے  
 حضرت نافع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی  
 حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی  
 اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
 کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جات  
 اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جس کپڑے میں درس یا زعفران  
 لگی ہوئی ہو احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز نہیں، اگرچہ اسے  
 دھویا جائے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات  
 میں دوسرے جانے والے رکپڑے کو اس سے ممتاز نہیں فرمایا  
 جسے نہ دھویا جائے پس ممانعت ان دونوں صورتوں سے متعلق ہوگی۔  
 لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
 فرمایا کہ جسے دھویا جائے حتیٰ کہ اس سے خوشبو نہ بھسکتی ہو تو احرام  
 کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رنگے ہوئے  
 کپڑے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کپڑے کے ساتھ احرام  
 میں داخل ہو رہا ہے جو محرم پر حرام ہے جب دھویا جائے گا تو اس حکم  
 سے خارج ہو جائے گا ممانعت کا سبب دوسرے ہو جائے گا اور کپڑا  
 اپنی پہلی اور اصل حالت کی طرف لوٹ آئے گا جو اس کے پہننے  
 سے پہلے کی حالت تھی وہ فرماتے ہیں یہ اس پاک کپڑے کی طرح ہے  
 جسے نجاست لگ جائے تو اب اس کے ساتھ نماز جائز نہ ہوگی پھر  
 جب اسے دھویا جائے یہاں تک کہ نجاست دور ہو جائے تو  
 وہ پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ نماز جائز ہوگی۔ اس سلسلے  
 میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے محرم پر  
 حرام ہونے والی صورت میں سے مستثنیٰ صورت کو بیان فرمایا اور



## بیان المسئلة

## بیان مسئلہ

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَهَذَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ وَنَادَى الْأَنْبَاءُ يُكُونُ غَسِيلًا قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَرَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ مُعِينٍ وَهُوَ يَتَعَجَّبُ مِنَ الْحَمَاتِي أَنْ يُحَدِّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا عِنْدِي ثَرَوْتُ مِنْ قُورِهِ فَبَاءَ بِأَصْلِهِ فَأَخْرَجَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كَمَا ذَكَرَهُ يَحْيَى الْحَمَاتِي فَكُتِبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتِثْنَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَسِيلَ مِمَّا قَدْ مَسَّهُ دُرُسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ وَهَذَا أَقُولُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنُ يُونُسَ وَنَحْنُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِيَّايَ أُرِيدُ أَنْ أَحْرِمَ وَلَيْسَ لِي إِلَّا هَذَا الثَّوْبُ كُوبٌ مَقْبُوعٌ بِزَعْفَرَانٍ قَالَ اللَّهُ مَا تَجِدُ غَيْرَهُ فَخَلَفَ فَقَالَ اغْسِلْهُ وَأَحْرِمْ فِيهِ۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ كَيْسِ بْنِ طَاوُسٍ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ زَعْفَرَانٌ أَوْ دُرُسٌ فَغَسِيلٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْرِمَ فِيهِ۔

حضرت نافع احضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے ”مگر یہ کہ دھویا ہوا ہو“ حضرت ابن ابی عمر ان فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو دیکھا اور وہ حضرت حماد سے اس حدیث کو روایت کرنا پسند کرتے تھے حضرت عبدالرحمن نے ان سے فرمایا یہ میرے پاس ہے پھر وہ فوراً کو دھو کر لے اور اپنی اصل (بیاض) لے آئے اس میں یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کی روایت سے اسی طرح نکالی جیسے یحییٰ حمادی نے ذکر کیا تھا حضرت یحییٰ بن معین نے ان سے لکھ لیا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے دھلے ہوئے کو مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ متقدمین سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا ہے لیکن میرے پاس صرف یہی کپڑا ہے جو زعفران سے رنگا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا حلفا کہتے ہو کہ تہا کے پاس اس کے علاوہ نہیں اس میں حضرت لیث، حضرت طاووس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب زعفران یا درس سے رنگا ہوا کپڑا ہو تو اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔



۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ دُرٌّ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَغَسَلَ أَنَّهُ لَمْ يَدْرَ بَأْسًا أَنْ يُحْرِمَ فِيهِ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قِمِصٌ  
كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَخْلَعَهُ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّقُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ لَيْثَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ قِمِصْتُ مِنْ جَدِيدِهِ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ رَجُلِيهِ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِبَدَنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ يُقْلَدَ الْيَوْمَ وَيُشْعَرَ عَلَى كَذَا وَكَذَا أَفَلَيْسَتْ قِمِصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لَا خُرْجَ قِمِصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبَدَنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ۔  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ تَوَرُّمًا إِلَى هَذَا أَفْقَالًا لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالَ قِمِصَهُ لَا أَنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ غَطَّى رَأْسَهُ وَذَلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَأَمَّا بِشَقِّهِ لِذَلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخِرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا وَاحْتِجُوا فِي ذَلِكَ بِحَدِيثِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ الَّذِي أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ فَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ فِي بَابِ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْأَحْوَامِ فَقَدْ خَالَفَ ذَلِكَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَاسْتَادُهُ أَحْسَنُ مِنْ اسْتَادِهِ فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ تُثَبِّتُ بِصِحَّةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ حَدِيثَ

حضرت مغیرہؓ حضرت ابراہیمؓ سے اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں درس یا زعفران ہو پھر اسے دھو لیا جائے کہ اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

احرام باندھنے والا قمیص کیسے

آمارے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنی قمیص کا گر بیان چاک کیا اور اسے قدموں کی جانب سے آمار دیا۔ صحابہ کرام نے بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے قربانی کا جو جانور بھیجا ہے اس کے گلے میں پتہ ڈالنے اور اسے اشعار کرنے کا حکم دیا میں قمیص پہنے ہوئے تھا اور اسے آمارنا بھول گیا، پس میں اسے سر کی طرف سے نہیں آماروں گا، اور آپ نے جانور بھیج دیا تھا جبکہ خود مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے۔

حضرت امام ابو جعفر لحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں محرم کو قمیص اس طرح نہیں آمارنی چاہیے جس طرح غیر محرم آمارتا ہے کیونکہ جب وہ اس طرح کرے گا تو اپنے سر کو ڈھانپ لے گا اور یہ اس پر حرام ہے لہذا اسے اس کے پھاڑنے کا حکم دیا جائے۔ — لیکن دوسرے حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے آمارے، انھوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ انھوں نے احرام باندھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو آمارنے کا حکم فرمایا یہ بات ہم نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے باب میں ذکر کی ہے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے اور



اس کی سند اس کی سند سے ملے ہے مگر یہ بات محبتِ سند کے اعتبار سے ثابت ہوئی  
حضرت علیؓ کی روایت کو دیکھا گیا ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو سامان  
نہیں ہے اور خود فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ  
قیس کو آمانا ناپسند کرتے ہیں ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے  
کہ قیس آگے جوتے ہوئے وہ سر کو ڈھانپنے کی ترجمان دیکھتا تھا  
کیا احرام کی حالت میں سرور میں نہ ڈھانپنا منع ہے یا نہیں ترجمان نے  
دیکھا کہ محرم کو ٹیپ۔ دستار اور کٹ وغیرہ پہننے سے منع کیا گیا تو وہ  
پر بھی کوئی چیز پہننے سے منع کیا گیا جیسے بدن پر قمیص پہننے سے  
منع کیا گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محرم سر پر کوئی کپڑا وغیرہ رکھے تو  
کوئی حرج نہیں اور یہ سر کو ٹیپ وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے کے حکم میں  
نہیں کیونکہ وہ اسے پہننے والا نہیں تو ممانعت صرف اس صورت  
میں ہے کہ کوئی چیز پہن کر سر کو ڈھانپے یعنی ڈھانپنے سے نہیں  
کھلتا بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا لیکن چادر وغیرہ کے ساتھ  
ڈھانپنے سے منع نہیں کیا گیا تو جب پہننے کی ممانعت ہے پس  
ڈھانپنے کی نہیں جو پہننا قدر نہیں پاتا اور جب قیص آگے جوتے ہوئے  
سر سے لگے کہ تو یہ پہننا نہیں ہے بلکہ سر کو ڈھانپنا ہے۔ لہذا  
یہ منع نہ ہوگا۔

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوئے کہ کوئی پہننے  
کی ممانعت کا اطلاق محض سر کو ڈھانپنے پر نہیں ہوتا بلکہ اس سے  
پر وہ چیز پہننے کی ممانعت ہے جو غیر حرم کی حالت میں پہنی جاتی  
ہے۔ تو جب قیص آگے جوتے ہوئے اس کے سر سے کھرا ہونے کی  
صورت میں وہ ڈھانپنا نہیں پاتا جو ممنوع ہے تو قیص کے  
مطابق بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب قیص آگے جوتے ہوئے  
سندھ میں اس میں اختلاف ہے۔

يَعْلَى مَعَهُ مِنْ صَفَةِ الْإِسْنَادِ مَا لَيْسَ مَعَهُ حَبِثٌ  
جَابِرٌ وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظُرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا  
الَّذِينَ كَرِهُوا أَنْزَعَ الْقَيْصِ إِنَّمَا كَرِهُوا ذَلِكَ  
لِأَنَّهُ يُغْطِي رَأْسَهُ إِذَا أَنْزَعَ قَيْصَهُ فَإِنَّا رَأَيْنَا  
أَن تَنْظُرَ هَلْ يَكُونُ تَغْصِيَةُ الرَّأْسِ فِي الْأَحْرَامِ  
عَلَى كُلِّ الْجِهَاتِ مِنْهَا أَمْ لَا فَرَأَيْنَا  
الْمَحْرَمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَدَاسِ وَالْعَمَامَةِ وَ  
الْبَرَانِسِ فَتَنَهَى أَنْ يَلْبَسَ رَأْسَهُ شَيْئًا مِمَّا نَهَى  
أَنْ يَلْبَسَ بَدَنَهُ الْقَيْصِ وَرَأَيْنَا الْمَحْرَمَ  
لَوْ حَمَلَ عَلَى رَأْسِهِ شَيْئًا ثِيَابًا أَوْ غَيْرَهَا لَمْ يَكُنْ  
بِذَلِكَ بِأَسَاءً وَلَوْ يَدْخُلُ ذَلِكَ فِيهِ قَدْ نَهَى عَنْ  
تَغْصِيَةِ الرَّأْسِ بِالْقَدَاسِ وَمَا شَبَّهَهَا لِأَنَّهُ  
غَيْرُ لَابِسٍ فَكَانَ النُّهْيُ إِنَّمَا وَقَعَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى  
تَغْصِيَةِ مَا يَلْبَسُهُ الرَّأْسُ لَا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَمِمَّا  
يُغْطِي بِهِ كَذَلِكَ لَا يَدْرَأَنَّ نَهَى عَنْ لِبْسِهَا  
الْقَيْصِ وَلَمْ يُنْهَ عَنْ تَجْبِيلِهَا بِأَلَّا زُرْقَتَنَا كَانَ  
مَا وَقَعَ عَلَيْهِ النَّهْيُ مِنْ هَذَا فِي الرَّأْسِ إِنَّمَا هُوَ  
الْإِلْبَاسُ لَا التَّغْصِيَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِرَأْسٍ وَكَانَ  
إِذَا أَنْزَعَ قَيْصَهُ فَلَا فِي ذَلِكَ رَأْسُهُ فَلَيْسَ ذَلِكَ  
بِالْبَاسِ مِنْهُ لِرَأْسِهِ شَيْئًا ثُمَّ ذَلِكَ تَغْصِيَةُ مِنْهُ  
لِرَأْسِهِ وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النَّهْيَ عَنْ  
لُبْسِ الْقَدَاسِ لَمْ يَقَعْ عَلَى تَغْصِيَةِ الرَّأْسِ  
وَأَنَّمَا وَقَعَ عَلَى الْبَاسِ الرَّأْسِ فِي حَالِ الْأَحْرَامِ  
مَا يَلْبَسُ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ فَلَمَّا خَرَجَ بِذَلِكَ  
مَا أَصَابَ الرَّأْسَ مِنَ الْقَيْصِ الْمَنْزُوعِ مِنْ  
حَالِ تَغْصِيَةِ الرَّأْسِ الْمُنْهَى عَنْهَا ثَبَتَ أَنَّهُ  
لَا بَاسَ بِذَلِكَ قِيَامًا وَنَهَى عَنِ مَا ذَكَرْنَا وَهَذَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ وَجَمَاعَةٍ  
اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ اخْتَلَفَ مُتَقَدِّمُونَ فِي ذَلِكَ -



۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَنَا يُوسُفَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالُوا إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فَلْيَحْرِقْهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ۔  
 ۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ ابْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَثَلَهُ۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ قَالَ أَحَدُهُمَا يَشُقُّهُ وَقَالَ الْآخَرُ يَخْلَعُهُ مِنْ قَبْلِ رَجُلَيْهِ۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ يَعْلى بْنُ أُمَيَّةَ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِعَهَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ إِنَّمَا كُنَّا نَرَى أَنَّ يَشُقُّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يَحِبُّ الْفُسَادَ۔  
 ۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ وَ سَمِعْتُ عَنْ رَجُلٍ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ قَالَ يَخْلَعُهُ۔

فَهَذَا اعْطَاءٌ وَ عِكْرَمَةُ قَدْ خَالَفَا إِبْرَاهِيمَ وَ الشَّعْبِيَّ وَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ حَدِيثِ يَعْلى۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں حضرت یونس نے حضرت حسن بن محمد بن علی سے اور حضرت مغیرہ نے حضرت ابراہیم اور شعبی سے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس نے قمیص پہن رکھی ہو تو اسے پھاڑ کر تارکے۔

حضرت شریک حضرت سالم سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ نے حضرت مغیرہ سے اور حضرت حماد نے حضرت ابراہیم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو ان میں سے ایک فرماتے ہیں اسے چاک کر دے اور دوسرے فرماتے ہیں اسے پاؤں کی طرف سے اتارے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں ایک شخص نے مجھے عیسیٰ بن امیہ کہا جاتا تھا احرام باندھا ان پر ایک جبتہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتارنے کا حکم فرمایا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے چاک کر دینا چاہیے تو حضرت عطاء نے فرمایا اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔  
 حضرت ابوسلمہ ازدی فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا اور اس نے قباء پہنی ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا وہ اسے اتارے۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما ہیں انہوں نے حضرت ابراہیم شعبی اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی اور ہماری طرح حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا۔



بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ مُحَرَّمًا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا احرام

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم اسے صرف حج ہی خیال کرتے تھے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا تو جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا اس نے احرام کھول دیا لیکن جس نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اس نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

حضرت منصور بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ سے

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ دَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ -

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ هُوَ ابْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَزِي إِلَّا أَنَّهُ الْحَجَّ -

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالنَّحْرِ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّحْرِ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالنَّحْرِ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ النَّحْرِ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ -

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ النَّحْرِ فَلْيَفْعَلْ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْحَفِيبُ



قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مَنصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّابَهُ مُهَلِّينَ بِالْحَجَّةِ -

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ  
قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ  
الطَّوِيلِ فَقَالَ فَاهْلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيدِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ شَيْئًا وَلَسْنَا نَتَوَدَّى إِلَّا  
الْحَجَّةَ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ -

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُهَلِّينَ بِالْحَجَّةِ مُفْرِدًا -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ تَوَدُّ إِلَى هَذَا فَقَالُوا  
إِلَّا فَرَادَ أَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوا  
بِهِ كَانَ أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا التَّمَتُّعُ بِالْعِدَّةِ إِلَى الْحَجَّةِ  
أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوا هُوَ الَّذِي  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ فِي  
حُجَّةِ الْوَدَاعِ -

۱۲۴۸۔ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَجْمَعُ  
عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ بِعُسْفَانَ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ  
فَقَالَ لَهُ عَلَى مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ قَدْ فَعَلَهُ رَسُولُ

اور انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا  
وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صرف  
حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا اور لوگوں کو بھی آپ  
نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا ہم نے بھی صرف حج کا نیت  
کی تھی اور ہم عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے آگے بڑھے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک  
جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے حج افراد، تمتع اور قرآن  
افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجة الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کا احرام باندھا تھا۔ — لیکن دوسرے  
ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمتع، حج افراد اور قرآن سے  
افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجة الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہما عسفان میں اکٹھے ہوئے اور حضرت عثمان رضی  
اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا  
جس کام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ اس سے کیوں



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدْعَكَ ثُمَّ اَهْلًا عَلٰی ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ بِهَمَا جَمِیْعًا۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِیعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَجَّ عُقَّانُ فَقَالَ لَهُ عَلِیُّ الْمَدَنِیُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰی۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَا لَكَ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْقَلٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ ابْنِ وَقَّاصٍ وَالْقُحَاكَ بْنَ قَیْسٍ عَامَرِجَ مَعَاوِیَةَ بْنَ اَبِی سَفْیَانَ وَهَمَا یَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الْقُحَاكُ لَا یَصْنَعُ ذَلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدُ یٰ یُسُّ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي فَقَالَ الْقُحَاكُ فَاِنَّ عُمَرَّ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدُ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَا هَامَعًا۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا یُشْرِیُّ عَنْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ غَنِیْمِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ فَعَلْنَا هَا وَهُوَ یَوْمَ مَسَدٍ مُّشْرِكٍ بِالْعُرْشِ یَعْنِی مَعَاوِیَةَ یَعْنِی عُرُوشَ بَیُوتِ مَلَكَةٍ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا ابُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْبَعْدَاوَدُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرَیْنِیُّ قَالَ سَمِعْتُ

روکتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں چھوڑ دیجئے۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا پھر انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ نفع اٹھاؤ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث بن توفل بن عبد المطلب نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سعید بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے اس سال سنا جس سال حضرت معاویہ بن

یوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور دونوں عمرہ کے ساتھ حج کا نفع اٹھانے (تمتع) کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت ضحاک نے فرمایا یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لاعلم ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے ٹھیک بات نہیں کہی۔ حضرت ضحاک نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ

حضرت بشر بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عقیق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نے ایسا کیا ہے اور اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے اور مکہ مکرمہ کی جھڑپوں میں مبتلا تھے۔

حضرت مسلم قرنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے



ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِجُ وَأَهْلًا هُوَ بِالْعُمَرَةِ فَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى فَلَمْ يَحِلَّ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى حَلَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطْلَحَةً وَمَنْ مَعَهُمَا الْهُدَى فَلَمْ يَحِلَّ.

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ كَبِثٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ كَبِثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَعُمَرَانُ حَتَّى مَاتَ قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مَعَاوِيَةُ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالُوا هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ تَقْدُمُ نَتَطَوُّتُ ثُمَّ يَحِلُّ.

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَنَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَثَانَ أَظَنُّهُ قَالَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ لَا فَعَلُ كَذَا أَثُمَّ أَحْرَمَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَافْعَلُ كَذَا وَافْعَلُ كَذَا.

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَتَهَا فِي نَاسٍ عَنْهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي بِهَا فَمَتَّعْتُ فَمِتُّ نَا تَا فِي آتٍ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ عُمَرَةُ مُتَقَبِّلَةً وَحَجْرٌ مَبْرُورٌ فَأَبَيْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ اللَّهُ الْكَبْرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ وَأُسْتَا

یہ حدیث انہوں نے احادیث میں

تھے صلہ کرام نے حج کا احرام باندھا اور انہوں نے (خود) عمر کا احرام باندھا جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے انہوں نے احرام نہیں کھولا اور جن کے پاس نہیں تھے انہوں نے احرام کھول دیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور

حضرت طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وصال تک یہی عمل کیا حضرت سلیمان اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ اس سے منع کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن شریک فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو

حضرت ابن عمر ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے پوچھا انہوں نے فرمایا تمہاری راہنمائی اپنے ہی کی سنت کی طرف کی گئی آگے بڑھ کر طواف کرو اور احرام کھول دو۔

حضرت فہد سے مروی ہے حضرت ابو عثان فرماتے ہیں

ہم سے حضرت شریک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو عثان نے فرمایا یہ خیال ہے انہوں نے فرمایا کہ اپنے ہی کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی اس طرح کہ وہ پھر آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھا

حضرت شعبہ، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو کچھ لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا چنانچہ میں نے حج تمتع کیا پھر سو گیا تو خواب میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا تمہارا عمرہ مقبول اور حج منظور ہے (فرماتے ہیں) پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

یہ حدیث انہوں نے احادیث میں



عنها کے پاس آیا اور ان کو خبر دی انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، یہ ابو القاسم، حضرت زہری، حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل شام میں سے ایک شخص آیا اس نے ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہایت اچھے اس شخص نے عرض کیا آپ کے والد تو منع کرتے تھے انہوں نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، اگر میرے والد نے منع کیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کیا اور اس کا حکم بھی دیا تو کیا میرے باپ کی بات مانو گے یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم (مانوں گا) فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْتَنِي الْوَهْبِيُّ هُوَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ رَأَيْتُ نَجَاسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَسَنٌ جَمِيلٌ فَقَالَ فَإِنْ أَبَاكَ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَيْلَكَ فَإِنْ كَانَ أَبِي قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَدْ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرِيهِ فَيَقُولُ أَبِي تَأْخُذُ أَمْرًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَمْرَعَتِي -

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج تمتع کیا اور قربانی دی آپ قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے سناٹے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا، صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا تَنَاوَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَاهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ فِئِ الْحَلِيفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ - ۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي بِهِ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے حج تمتع کیا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ حج تمتع کیا یہ خبر ایسی ہی تھی جیسی حضرت سالم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب کے شروع میں حضرت

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ



فِي أَوَّلِ هَذِهِ الْبَابِ خِلَافَ هَذَا أَفَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْرَدَ الْحَجَّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ تَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَّةَ الْوُدَاعِ  
فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ  
وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ  
حِجَّةِ الْوُدَاعِ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَتِمَّرْ قَبْلَ لَهْ  
تَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ إِلَّا فَرَادُ الَّذِي ذَكَرَهُ هَذَا عَلَى  
مَعْنَى لَا يَخَالِفُ مَعْنَى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ وَذَلِكَ أَنَّهُ تَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ إِلَّا فَرَادُ  
الَّذِي ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ  
بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِي وَقْتٍ مَا أَحْرَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ  
قَدْ أَحْرَمَ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ تَأْرَادَتْ  
أَنَّهُ لَمْ يَخْلُطْهُ فِي وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ بِأَحْرَامِ  
بِعُمْرَةٍ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ وَأَمَّا  
حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَخْبَرْتُ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ لِحَاجَّةٍ  
مَعَهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ يَعْني مَقْرُودَتَيْنِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذَلِكَ  
الْتِمَّةَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي قَدْ كَانُوا أَحْرَمُوا  
بِالْعُمْرَةِ أَحْرَمُوا بَعْدَ هَذِهِ الْحِجَّةِ لَيْسَ حَدِيثُهَا  
هَذَا يَنْفِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَإِنَّمَا قَالَتْ وَأَهْلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا  
فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْحِجَّةُ الْمَقْرُودَةُ بَعْدَ عُمْرَةٍ  
قَدْ كَانَتْ نَقْدًا مِنْهُ مُفْرَدَةً تَكُونُ قَدْ أَحْرَمَ  
بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا تم نے حضرت  
قاسم سے روایت کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور تم نے  
حضرت محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے انہوں نے حضرت عروہ سے اور انہوں  
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع  
کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض  
نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا کچھ نے حج اور عمرے کا اور بعض نے صرف  
حج کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا اور تم نے حضرت ام المومنین  
سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج افراد کا احرام باندھا  
اور عمرہ نہیں کیا۔ — اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے یہ افراد  
اس طریقے پر ہو کہ وہ حضرت زہری کی اس روایت کے مفہوم کے خلاف  
نہ ہو جو انہوں نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کی ہے۔ وہ یوں کہ ممکن ہے کہ جس افراد کا حضرت قاسم نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے اس سے  
ام المومنین کی مراد یہ ہو کہ آپ نے جس وقت اس کا احرام باندھا اس وقت  
صرف حج کیا اگرچہ بعد میں اس سے فراغت کے بعد عمرے کا احرام باندھا تو  
ان کا مقصد یہ ہے کہ حج کے احرام کے ساتھ عمرے کے احرام کو نہیں ملایا  
جیسا کہ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے کیا۔

جہاں تک حضرت محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا تعلق  
جو انہوں نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کی ہے تو اس میں انہوں نے خبر دی ہے کہ ان میں سے بعض نے عمرے کا  
احرام باندھا اس کے ساتھ حج کی نیت نہیں کی، بعض نے حج اور عمرے  
کا احرام مل کر باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اس میں نیت  
کا ذکر نہیں تو ہو سکتا ہے جنہوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا انہوں  
نے بعد میں حج کا بھی احرام باندھا ہو یہ حدیث اس بات کی نفی نہیں کرتی۔  
ام المومنین نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا  
احرام باندھا۔ ممکن ہے یہ حج اس عمرے کے بعد ہو جو اس سے پہلے  
آپ کر چکے ہوں تو اس طرح آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا جیسا



بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ ثَمَّ أَحْرَمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ حَتَّى تَتَّفِقَ هَذِهِ الْأَثَارُ وَلَا تَتَضَادُّ قَامَا مَعْنَى مَا رَوَتْ أُمُّ عُلَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّةَ وَلَمْ يَعْتَمِرْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَعْتَمِرْ فِي وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ كَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ وَلَكِنَّهُ اعْتَمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ -

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا زُوَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدَانَ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ لَمَّا مَرَّتْ بِالْحَجُّونِ تَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَخَنُ خِفَاتِ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظُهُورُنَا قَلِيلَةٌ أَرَادْنَا فَأَعْتَمَرْتُ أَنَا وَأَخِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحَلَّلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعُشِيِّ بِالْحَجَّةِ -

فَهَذَا هُوَ أَسْمَاءُ تُخْبِرُ أَنَّ مَنْ كَانَ حِينَئِذٍ ابْتَدَأَ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ أَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحُجَّةٍ فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا -

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَتُّعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ فَلَمْ يَبْهِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بَرَأُ بِهِ مَا شَاءَ -

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَاجُّ بْنُ تَلْحَمَّادٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتُّعًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہ حضرت قاسم اور محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا جیسے حضرت زہری کی حضرت عروہ سے مروی روایت میں ہے تاکہ تمام روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

جو کچھ حضرت علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور عروہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ نے حج کا احرام باندھتے وقت عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا بلکہ آپ نے اس کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا جب آپ جبل حجون سے گزریں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم آپ کے ہمراہ یہاں اترے، ہمارے پھیلے ہلکے پھلکے تھے سواریاں کم تھیں اور زادِ راہ بھی متور تھا، میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر اور فلاں فلاں (صحابہ کرام) رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ شریف کو چھوا تو ہم نے احرام کھول دیا پھر شام کو حج کا احرام باندھا۔ — تو یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ جن حضرات نے اس وقت عمرہ کے ساتھ ابتداء کی تھی انھوں نے بعد میں حج کا احرام باندھا اور

حضرت مطرف، حضرت عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہن کیا اور اس کے بارے میں قرآن پاک (میں علم بھی) نازل ہوا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں روکا اور نہ ہی اس میں سے کچھ منسوخ کیا پھر کوئی شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عہد رسالت میں حج تمتع کیا آپ نے ہمیں نہ روکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت میں کچھ نازل فرمایا۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَةً الْحَجَّ فَلَمْ يَنْهَنا عَنْهَا وَلَمْ يُنْزِلِ اللَّهُ فِيهَا نَهْيًا.

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ ثَنَا

الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلى عُمَرُ خُطِبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ وَإِنَّ الرَّسُولَ هُوَ الرَّسُولُ وَإِنَّهُمَا كَانَتَا مُتَعَتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَةً الْحَجَّ فَافْضِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ بِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ بِعُمْرَتِكُمْ وَلَا خَيْرَ مُتَعَةٍ النَّسَاءِ عَنِ نَهْيِ عَنْهَا وَأَعَاقِبُ عَلَيْهَا.

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ

حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَصَادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتَعَتَانِ فَعَلْنَا هُمَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا نَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ إِلَيْهِمَا.

وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يُدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا.

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ

مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَذِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَتَحَرَّرَ.

فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ كَانَ مُتَمَتِّعًا لِأَنَّ الْهَدْيَ الْمُقْلَدَ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ إِلَّا فِي الْمُتَعَةِ خَاصَّةً هَذَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْقَوْلُ مِنْهُ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنَّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بے شک قرآن قرآن ہے اور رسول رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے ایک حج کا متعہ پس حج اور عمرہ کے درمیان وقفہ کرو۔ یہ تھا سے حج اور عمرے کو مکمل کرنے والا ہے دھرا عورتوں کا متعہ ہے جس سے آپ نے منع فرمایا اور میں اس پر سزا دوں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم قدر رسالت میں دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے منع فرمایا اب ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں سر پر گوند لگا رہا ہوں اور قربانی کے جانور کو قلاوہ ڈالا لہذا میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

تقریب حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ متعے تھے کیونکہ قلاوہ والا قربانی کا جانور احرام کھولنے سے مرنے کی صورت میں مانع ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بات عمرے کا طواف کرنے کے بعد فرمائی۔ — — — — — آپ کا یہ ارشاد گرامی حج کا احرام



يَكُونُ هَذَا الْقَوْلُ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ  
بِالْحَجَّةِ وَقَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْعُمْرَةِ فَكَانَ ذَلِكَ  
حُكْمُهُ لَوْلَا سِيَّاقُهُ الْهَدْيُ يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ النَّاسُ  
بَعْدَ أَنْ يَطُوفَ فَلَمْ يَطُفْ حَتَّى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ  
فَصَارَ قَارِنًا نَلَيْسَ يَخْلُو حَدِيثُ حَفْصَةَ الَّذِي  
ذَكَرْنَا مِنْ أَحَدِ هَذَيْنِ التَّائِيلَيْنِ وَعَلَى آيَتِهِمَا  
كَانَ فِي الْحَقِيقَةِ قَائِلُهُ قَدْ نَفَى قَوْلَ مَنْ قَالَ إِنَّهُ  
كَانَ مُفْرَدًا بِحَجَّةٍ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا عُمْرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ  
مَعَهَا عُمْرَةٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا بَلِ الْقَرَانُ فِي ذَلِكَ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَ  
الْحَجَّةِ أَفْضَلُ مِنْ إِفْرَادِ الْحَجَّةِ وَمِنْ الْمُتَعَمَّرِ بِالْعُمْرَةِ  
إِلَى الْحَجَّةِ وَقَالُوا كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

۱۲۶۷- وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ  
أَنَا يَشْرُبُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخِي شَيْخِي بْنُ سَلَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ مُعَبِّدٍ  
قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا نَلَمَّا قَدِمْتُ  
عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرْتُ لَهُ أَهْلًا لِي فَقَالَ  
هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ أَوْ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا هَدُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
وَائِلٍ مِثْلَهُ -

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ  
قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ الصَّبِيَّ نَذَرَ مِثْلَهُ -

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ  
قَالَ ثنا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي

باندھنے سے پہلے کا ہو اور عمرے کا طواف کرنے سے بھی پہلے کا ہو تو اگر  
آپ قربانی کا جانور نہ لے گئے، مومن تو دوسرے حضرات کی طرح طواف  
کے بعد احرام کھول دیتے ہیں آپ نے طواف سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا۔  
اسی طرح آپ تارن ہو گئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ہم  
نے ذکر کیا ان دو میں سے ایک تاویل سے خالی نہیں حقیقت میں  
میں جو صورت بھی ہو اس نے ان لوگوں کے قول کی نفی کر دی جو کہتے  
ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا اور اس سے پہلے یا اس کے ساتھ عمرہ  
نہیں کیا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے  
ہوئے کہا کہ حج افراد امتحان کی نسبت قرآن (حج اور عمرہ کو ملانا)  
افضل ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح  
کیا تھا۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت شعیب بن سلمہ فرماتے ہیں مجھ  
سے ایک تنگی ٹھنسنے جسے ابن معبد کہا جاتا ہے بیان کیا کہ انہوں نے  
حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا فرماتے ہیں جب میں حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہما خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اپنے احرام کا ذکر کیا  
انہوں نے فرمایا اپنے نبی یا (فرمایا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
کا طواف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

حضرت شریک نے حضرت منصور اور حضرت اعمش  
نے حضرت ابو داؤد سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو داؤد  
سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت صبی بن معبد نے اس  
کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابو داؤد سے اس کی مثل ذکر  
کرتے ہیں۔



وَأَيْلٍ مِثْلَهُ - ۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ سَأَلْتُ جَاهِلِيَّ  
قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي  
وَأَيْلٍ مِثْلَهُ -

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَةَ  
اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَأَلْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
مِثْلَهُ -

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ الرَّبِيعِ  
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
وَائِلٍ قَالَ قَالَ الْقُصْبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -  
فَقَالَ الَّذِينَ أَتَوْا الْقُرْآنَ إِنَّمَا  
قَوْلُ عُمَرَ هَذِهِ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَى الدُّعَاءِ  
مِنْهُ لَهُ لَا عَلَى تَصَوُّبِهِ إِيَّاهُ فِي فِعْلِهِ -

۱۲۴۵ - فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مِمَّا  
يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عُمَرَ عَلَى جِهَةِ  
الدُّعَاءِ أَنَّ فَهْدًا أَحَدًا سَأَلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ  
بْنَ غِيَاثٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ  
حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْقُصْبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ  
قَالَ كُنْتُ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ نَضَرَ نِيَّةً فَلَمَّا اسْلَمْتُ  
لَمْ أَلْ أَنْ أَجْتَهَلَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةَ وَحُجَّةٍ  
جَمِيعًا فَمَرَرْتُ بِالْعَذِيبِ لِسُلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ  
وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ سَمِعَانِي وَأَنَا أَهْلُ بِهِمَا  
جَمِيعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَصَاحِبُهُ أَيُّهُمَا جَمِيعًا  
وَقَالَ الْآخَرُ دَعَاهُ فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ  
فَأَنْطَلَقْتُ وَكَانَ بَعِيرِي عَلَى عُنُقِي فَقَدِمْتُ  
الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَصْتُ

حضرت عاصم بن بہدلہ، حضرت ابو وائل سے اس کی  
مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے  
ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا انہوں نے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد، حضرت شعبہ سے وہ حضرت  
حکم سے اور وہ حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے فرمایا عبید بن معبد نے فرمایا پھر انہوں نے  
اس کی مثل ذکر کیا۔

جو لوگ قرآن کے منکر ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ کے قول ”نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے جس سے اس  
کے لیے دعا کرنا مراد ہے فعل کی درستگی مراد نہیں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل اور اس بات پر دلالت  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول دعا سے متعلق نہیں تھا یہ ہے کہ  
حضرت عبید بن معبد فرماتے ہیں میں کچھ عرصہ پہلے عیسائی متا جب اسلام لایا تو  
اجتہاد میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احکم بانہما۔ مقام  
عذیب میں حضرت سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا۔  
انہوں نے مجھے حج اور عمرہ کے اکٹھے نیت کرتے ہوئے سنا تو ان میں سے ایک  
نے کہا یہ دونوں کو ساتھ لارہا ہے دوسرے نے کہا چھوڑو یہ تو اپنے  
اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں چل پڑا اور میرا اونٹ  
میرے پیچھے پیچھے تھا میں مدینہ شریف پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
سے ملاقات کر کے واقعہ بیان کیا انہوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی  
اچھی بات نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری  
راہنمائی کی گئی۔



عَلَيْهِ نَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدَيْتَ  
لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ -

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُطْقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُخْطَلِي قَالَ أَنَا ذَكِيْعُ قَالَ ثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْقُبَيْبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ  
قَالَ أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيعًا مَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ  
رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَعَابَا ذَلِكَ عَلَيَّ  
فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ  
إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدَيْتَ  
لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَدَلَّ قَوْلُهُ هُدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ بَعْدَ  
تَوَلَّيْهِمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ  
عَلَى التَّصَوُّبِ مِنْهُ لَا عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ رَوَى  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا -  
۱۲۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمُوحٍ  
قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيقَةِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ  
مَنْ يُدْعَى نَقَالَ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ  
قُلْ عُمَرَةُ فِي حُجَّةٍ -

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هُرُونُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

فَأَخْبَرَنَا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ آتٍ مِنْ مَدْيَنَ  
فَقَالَ لَدُ قُلْ عُمَرَةُ فِي حُجَّةٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَمْرًا أَنْ يَجْعَلَ عُمَرَةَ  
فِي حُجَّةٍ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا فَعَلَ فَخَلَّاهُ لِمَا

حضرت حبیب بن مہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں میں نے دونوں (یعنی اوسٹرو) کا اہتمام باندھامیں سلمان  
بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ملامتوں کے  
میرے اس عمل کو ناپسند کیا جب میں حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ بات ذکر کی انہوں  
نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کہی۔ سنت رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تباہی راہنمائی کی گئی ہے تو آپ  
کا اس بات کے ہدایت انہوں نے کوئی اچھی نہیں کی یہ زمانہ کہ سنت رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تباہی راہنمائی کی گئی، اس بات کو دلیل سے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقصد اس کے عمل کو صحیح قرار دینا تھا،  
دعا کرنا مقصود نہ تھا۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی موصوف  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس پر دولت کرنے والی رعایت مروی ہے۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ تمام حقیقت میں تھے آپ  
نے فرمایا آج رابع میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے  
پاس آیا اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو  
اور ایک ساتھ کرتا ہوں۔

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت عیسیٰ بن  
ابا کثیر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی اصل ذکر  
کی۔

تراس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے آیا کہ آپ کے پاس آپ کے رب  
کا لہجہ سے ایک آنے والا آیا اور اس نے آپ سے کہا کہ کہہ دیجئے  
اللہ علی عا کر کرتا ہوں تو بہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ  
میں میں مہم کو عینی تر حال ہے کہ آپ اس بات کے حکم کریں جس کا آپ



أَمْرِهِ فَإِنْ قَالَ قَاتِلْ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْقَلَ  
هَذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ ذَكَرْتُمْ  
ذَلِكَ عَنْهُ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ -

۱۲۷۹- وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ  
قَالَ سَمِعْتُ مَكِّيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُي  
عَنْهُمَا وَأَعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ  
الْحَجَّةِ -

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ  
بْنَ هُرُونَ قَالَ أَنَا ذَاؤُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى عَنْ  
مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجَّةِ -

قَالُوا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُعَاقِبَ أَحَدًا عَلَى  
أَمْرٍ قَدْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَهُ رَسُولُهُ  
قِيلَ لَهُ لَيْسَتْ هَذِهِ الْمُتْعَةُ الَّتِي فِي هَذَا  
الْحَدِيثِ هِيَ الْمُتْعَةُ الَّتِي اسْتَعَبَهَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ  
الَّتِي ذَكَرْنَا هَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا وَلَكِنْ  
هَذِهِ الْمُتْعَةُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ هِيَ الْإِحْرَامُ  
الَّذِي كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْرَمُوا لَهُ بِحُجَّةٍ ثُمَّ طَافُوا لَهَا وَسَعَوْا قَبْلَ عَرَفَةَ  
وَحَلَقُوا وَحَلَقُوا فَبَلَغَتْ مُتْعَةً قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
بُيُخْتُ وَسُنِّدُ كَرَهَا وَمَا رَوَى فِيهَا وَفِي نَسْخِهَا  
فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
فَهَذَا لَا الْمُتْعَةُ الَّتِي نَهَا عَنْهَا عُمَرُو تَوَاعَدَ  
مَنْ فَعَلَهَا بِالْعَتُوبَةِ قَامًا مُتْعَةً قَدْ ذَكَرَهَا  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ يَقُولُ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمَرَةِ

کو حکم دیا گیا۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ اس بات کا حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ نے متعہ (متعہ)  
سے منع فرمایا اور ہم نے یہ بات ان سے حضرت مالک کی روایت میں وکر  
کہ ہے، حضرت مالک، حضرت زہری سے وہ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن  
اور وہ شخص (مترجم) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے کہ متر  
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں،  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانے میں دوستے تھے میں ان دونوں سے روکتا اور ان پر سزا  
دیتا، میں ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا حج کا متعہ (حج متعہ) ہے۔

حضرت سید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ اور  
حج کے متعہ سے روکتے تھے وہ کہتے ہیں کیسے جائز ہے  
کہ آپ کسی شخص کو اس کام پر سزا دیں جس کے بارے میں آپ  
کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے  
کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس (مترجم) کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس حدیث میں مذکور متعہ  
وہ نہیں ہے پہلے گردہ نے مستحب گردانا ہے اور ہم نے اس سے پہلے  
اس کا ذکر کیا۔ بلکہ ہمارے نزدیک اس متعہ سے مراد وہ اولام ہے جو  
صحابہ کرام نے حج کے لیے باندھا پھر انہوں نے آنحضرتؐ سے پہلے اس  
کے لیے طواف کیا اور سعی کی، سر منڈایا اور احرام کھول دیا یہ متعہ ہے جو  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کیا جاتا تھا پھر منسوخ ہو  
گیا (روایتِ علم بالصواب) اور جو کچھ اس کے بارے میں مروی ہے نیز اس  
کے منسوخ ہونے کے بارے میں اس کتاب میں کسی دوسری جگہ ذکر کریں گے  
انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس متعہ سے منع فرمایا اور اس  
پر عمل پیرا ہونے والے کو سزا سے ڈلیا — جہاں تک اس متعہ کا



کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ”جو شخص عمرہ کیساتھ حج کا لُغ اٹھائے تو قربانی کا جو جانور میسر ہو رہے جائے“ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا تو محال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمائیں بلکہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا لیکن حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مئی سال میں دوبار عمرہ کروں پھر حج کروں تو حج کے ساتھ بھی عمرہ کروں۔

حضرت سفیان، سلمہ بن کہیل سے وہ حضرت طاؤس سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے تنبیہ کی ممانعت کا انکار فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کو پسند فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس تنبیہ کے کرنے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ڈرایا وہ دوسرا تنبیہ ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مردی ہے آپ نے حج افراد کیا — اور وہ (معتز) یوں ذکر کرے حضرت ابراہیم بن عبد اللہ اعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا حج افراد کرو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب اس کے علاوہ یعنی حج تنبیہ اور قرآن کو ناپسند کرنا نہیں ہے لیکن آپ نے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فرق کہہ دیجئے تم میں سے کسی ایک کے

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الْآيَةَ وَفَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَيْتُ فَحَالٌ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ رَوَيْتَا عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَحَبَّهَا وَحَضَّ عَلَيْهَا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يَحْدِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ عُمَرُ لَوْ أَعْمَرْتُ فِي عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَحَجَّجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِي۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ۔

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ الْقِرَانَ فَذَلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي تَوَاعَدَ عُمَرُ مِنْ فِعْلِهَا بِالْعُقُوبَةِ هِيَ الْمُتْعَةُ الْآخَرَى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ۔

۱۲۸۳۔ وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهَذَا قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ افْرُدُوا بِالْحَجِّ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ ذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى كَرَاهَتِهِ لِمَا سَوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَلَكِنَّهُ لَا رَادَّ لَهُ مَعْنَى آخَرٍ سَوَى ذَلِكَ قَدْ بَيَّنَّاهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ



حج کو بھی پورا کرنے والا ہے اور عمرہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں کے علاوہ کیا جائے۔

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَفْصَلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ إِنْ تَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ كُنْتُ لِسَلَامٍ لَمَّا نَهَى عُمَرَ عَنِ الْمُتَعَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَهَا النَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنْ أَتَمَّ الْعُمْرَةَ أَنْ تُقَرَّ دَوَّهَا مِنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَالْحَجُّ أَشْهُرُ مَعْلُومَاتٍ فَأَخْلَصُوا فِيهِنَّ الْحَجَّ وَاعْتَمَرُوا فِي سَوَاهِنَ مِنَ الشُّهُورِ فَأَرَادَ عُمَرُ بِذَلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِي يَتِمُّ فِيهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِأَنْ يَهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدًى أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ يَهْدِ هَدًى وَأَنَّ الْعُمْرَةَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدًى وَلَا صِيَامٍ فَإِذَا رَأَى عُمَرُ بِالَّذِي أَمَرَهُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ وَكَرِهَ أَنْ يَتِمَّتْ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَيُلْزَمُ النَّاسُ فُلُكَ فَلَا يَأْتُونَ الْبَيْتَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ

فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يُلْزَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَلَا يَأْتُونَ الْبَيْتَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا يَكْرَاهِيهِ التَّمَتُّ لَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّهُ أَتَمُّ لِعُمْرَةِ أَحَدِكُمْ وَحُجَّتِهِ أَنْ يُقَرَّدَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ صَاحِبَتَيْهَا فَإِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَأْيِهِ خِلَافًا لِذَلِكَ أَيْضًا

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمتع سے منع کیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے تو انہوں نے بڑبڑایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں سے الگ کر دو اور حج کے مہینے معلوم ہیں ان مہینوں میں صرف حج کر دو اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کرو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرہ کی تکمیل کا ارادہ فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔ اور یہ اس لیے کہ جس عمرے کے ساتھ آدمی حج کا نفع حاصل کرتا ہے وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ شخص قربانی کا جانور نہ لے جائے یا قربانی کا جانور نہ ملنے کی صورت میں روزہ رکھے جبکہ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ قربانی کے جانور اور روزے کے بغیر بھی مکمل ہو جاتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سال میں دو بار بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے اور حج کے ساتھ عمرہ کے تمتع کو ناپسند کیا تاکہ لوگ اسے مزدوری قرار دے کر سال میں صرف ایک بار ہی بیت اللہ شریف میں حاضر نہ ہوں (بلکہ بار بار آئیں)

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا کہ انہوں نے حج اور عمرہ الگ الگ کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں اور پھر وہ سال میں ایک بار بیت اللہ شریف حاضر ہی دیں اس لیے تمتع کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ سنت نہیں اور آپ کا یہ قول کہ اس طرح تھا اسے عمرے اور حج کی تکمیل یہ ہے کہ ہر ایک کو الگ کیا جائے تو جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رعایت کیا ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہم نے ان کی رائے اس کے خلاف روایت کی



١٢٨٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَا كَأَحَدَهُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ لَإِنْ أَعْتَمَرْتُ بَيْتَ الْحُجَّةِ وَأَهْدَيْ  
أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَعْتَمَرَ بَعْدَ الْحُجَّةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ -  
فَهَذَا أَعْبَدُ اللَّهُ بِنِ عُمَرَ يُضَاقُ قَدْ فَضَلَ  
الْعُمْرَةَ الَّتِي فِي أَشْهُرِ الْحُجَّةِ عَلَى الْعُمْرَةِ الَّتِي فِي  
غَيْرِ أَشْهُرِ الْحُجَّةِ فَذَلِكَ عَلَى صِحَّةٍ مَا رَوَى ابْنُ  
عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَإِنْ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كَانَ سَمِعَ ذَلِكَ  
مِنْ عُمَرَ كَمَا فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا  
لَمَّا قَالَ بِخِلَافِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ سَمِعَ أَبَاهُ قَالَ بِحَضْرَةِ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ

نو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو دوسرے مہینوں میں عمرہ کرنے پر تفصیلت دی ہے پس یہ اس بات کی صحت پر دلالت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کیونکہ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنتے جیسا کہ حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کیا تو وہ اس کے خلاف نہ فرماتے کیونکہ انہوں نے اپنے والد سے سنا ہوتا کہ آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ بات فرمائی



مُنْكَرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ دَافِعٌ وَهُوَ أَيْضًا فَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ وَلَا يَقُولُ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فَعَلَ هَذَا وَلَكِنَّ الْحَكِي فِي ذَلِكَ عَنْ عَمْرِهُوَ إِرَادَةُ عَمَّانَ يُزَارِ الْبَيْتَ وَيَبَاقِي الْكَلَامَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَلَامُ سَالِمٍ خَلَطَهُ الزُّهْرِيُّ بِرِوَايَتِهِ فَلَمْ يَتَمَيَّزْ أَفَاقًا قَوْلُهُ إِنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالْهُدْيِ لِمَنْ يَجِدُ الْهُدْيَ أَوْ بِالضِّيَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْهُدْيَ فَتَبَيَّنَ بِذَلِكَ تَمَامُ الْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجَّةِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ فِيهَا وَأَوْجِبَ النُّقْصَانُ فِي الْعُمْرَةِ الَّتِي فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ إِذَا كَانَ وَاجِبًا فِيهَا وَهَذَا كُلُّهُ إِذَا كَانَ الْحَجُّ يَتَلَوُّهَا فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّا رَأَيْنَا الْهُدْيَ الَّذِي يَجِبُ فِي الْمُتَعَةِ وَالْقِرَآنِ يُؤْكُلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقٍ الْمُتَقَدِّمِينَ جَمِيعًا وَرَأَيْنَا الْهُدْيَ الَّذِي يَجِبُ لِلنُّقْصَانِ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحُجَّةِ الَّتِي يَتَلَوُّهَا بِالْإِتِّفَاقِ جَمِيعًا فَلَمَّا كَانَ الْهُدْيُ أَوْاجِبٌ فِي الْمُتَعَةِ وَالْقِرَآنِ يُؤْكُلُ مِنْهُ تَبَيَّنَ أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ لِلنُّقْصَانِ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحُجَّةِ الَّتِي يَتَلَوُّهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِلنُّقْصَانِ لَكَانَ مِنْ أَشْكَالِ الدِّقَّةِ الْمَوْاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ وَلَكَانَ لَا يُؤْكُلُ مِنْهُ كَمَا لَا يُؤْكُلُ مِنْهَا وَلَكِنَّهُ دَمٌ فَضِلَّ وَإِصَابَةٌ خَيْرٌ ۱۲۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَقْرِبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَحْدًا ثَنَاهُ قَالَ قَالَ ثَنَا الْحَضْرَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْخَزَّازِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَابُو أَسَامَةَ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكِيمِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ فَإِذَا رَجُلٌ يُكَلِّبُ بِالْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ هَذَا

اور کوئی بھی اس کا انکار نہ کرنا اور نہ ان کے قول کو رد کرتا اور وہ خود بھی اس کا رد کرتے ہوئے یہ فرماتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جو کچھ بیان کیا گیا وہ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ بہت اللہ شریف کی زیارت کا جائے اس کے بعد باقی کلام، حضرت سالم کا کلام ہے۔ حضرت زہری نے اسے اپنی روایت میں مخلوط کر دیا اور اس کی تمیز نہ ہو سکی اور ان کا قول کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی تکمیل اسی شخص کے لیے ہوتی ہے جس کو ہدی میسر ہو یا ہدی نہ پانے کی صورت میں روزے رکھے تو اس سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی عمرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے جب کہ وہ (ہدی) اس میں واجب نہ ہو اور حج کے مہینوں میں ہدی کا پہنچنا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہو اور یہ دونوں صورتیں اس وقت ہیں جب عمرہ کے بعد حج ہو اس بات کے قائلین کے خلاف ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے (اور اللہ بہتر جانتا ہے) کہ ہم دیکھتے ہیں جو ہدی تمتع اور قرآن میں واجب ہوتا ہے اس سے کھایا جاسکتا ہے اس بات پر تمام متقدمین متفق ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ یا حج میں نقصان کو پرانا کرنے کے لیے جو ہدی واجب ہوتا ہے اس سے بالاتفاق نہیں کھا سکتے تو جب تمتع اور قرآن میں واجب ہدی سے کھایا جاسکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ عمرے یا اس کے بعد حج میں نقصان سے واجب نہیں کیونکہ اگر یہ اس نقصان کی وجہ سے ہوتا تو یہ ان قربانیوں سے ہوتی جو نقصان کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اس سے کھانا جائز نہ ہوتا جیسا کہ ان قربانیوں سے کھانا جائز نہیں بلکہ یہ فضیلت اور اچھا عمل کرنے کی قربانی ہے۔

حضرت علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہے تھے تو ایک شخص حج اور عمرہ کے لیے تلپیہ کہہ رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عثمان کے پاس آئے اور فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے اس سے روکا ہے تو انہوں نے فرمایا لاں (مجھے معلوم ہے)



فَقَالُوا عَلَىٰ فَا تَا هُ عُمَانُ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنِّيْ تَهَيْتُ عَنْ هٰذَا فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ لَمَّا كُنْ لَا دَعَمَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ -

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَاخَلَدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُرَيْثُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَدْرِيُّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَبِيَ بِهِمَا جَمِيعًا فَتَهَا هُ عُمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَأَيْتَ -

فَهٰذَا اَعَلٰى قَدْ اٰخْبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الْعُمَرَاءِ وَالْحَبِجِّ وَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا اَمَرِيْهِ عُمَانُ وَانْكَرَ عَلٰى عُمَانُ مَا اَمَرِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ هٰذَا مِنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدَهُ تَفْضِيْلُ الْقِرَانِ عَلٰى الْاِفْرَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْ لَا ذٰلِكَ لَمَّا اُنْكَرَ عَلٰى عُمَانُ مَا رَاٰى وَلَا فَضَّلَ رَاْيَهُ عَلٰى رَاٰى عُمَانُ فِيْ ذٰلِكَ اِذْ كَانَا كِلَاهُمَا اِثْمًا اَمْرًا بِمَا اَمَرَا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ شَيْءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الرَّأْيُ وَلٰكِنْ خِلَافَهُ لِعُمَانُ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهُ قَدْ عَلِمَ فَضْلَ الْقِرَانِ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا اَنَّ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَرَنَ فِيْ حُجَّةِ الْوُدَاعِ -

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ تَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرَاءَ الْجُحْفَةَ وَعُمَرَتُهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمَرَتُهُ مِنَ الْيَمْرِ اَنَّهُ وَعُمَرَتُهُ مَعَ حُجَّتِهِ وَحَجَرِ حُجَّةٍ وَاحِدَةٍ -

لیکن آپ کے قول کی خاطر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گزشتہ کو ترک نہیں کر سکتا۔

حضرت حریث بن سلیم غدری، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دونوں حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا مہلبیہ کہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آپ دیکھ لیجئے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ اور حج کے طمانے کی ممانعت کے خلاف خبر دی اور اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے خلاف عمل کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم پر اعتراض کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افراد پر قرآن کو تفصیلت دیتے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی رائے کا انکار نہ کرتے اور نہ ہی اپنی رائے کو ان کی رائے پر ترجیح دیتے کیونکہ دونوں حضرات نے جو فیصلہ کیا وہ ان کی اپنی رائے تھی لیکن ان کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی اس کے غیر پر تفصیلت معلوم کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمۃ الوداع کے موقعہ پر قرآن کیا۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ جحفہ، آنے والے سال کا عمرہ، جمرانہ سے عمرہ اور ایک عمرہ حج کے ساتھ، جبکہ آپ نے حج، صرف ایک بار کیا۔



فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ هَذَا عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَبْلَ  
قَدْ جَوَزْنَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْرَمَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ بِعُمْرَةٍ فَمَضَى فِيهَا مُتَمَتِّعًا  
بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحُجَّةٍ قَبْلَ طَوَافِهِ فَكَانَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ  
مُتَمَتِّعًا دَنَى الْخَرِيمِ قَارِنًا فَخَبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي  
الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ بِتَمَتُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِبَنَفِي قَوْلٍ مِنْ كِرَةِ الْمُتَعَةِ وَأَخْبَرَنِي هَذَا  
الْحَدِيثُ الثَّانِي بِقِرَانِهِ عَلَى مَا كَانَ صَارَ إِلَيْهِ  
أَمْرُهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحُجَّةِ فَلَبِثَ بِذَلِكَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حُجَّةٍ  
الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى أَنْ  
أَحْرَمَ بِالْحُجَّةِ فَصَارَ بِذَلِكَ قَارِنًا -

۱۲۹۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الثَّقَلِيُّ قَالَ  
ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ  
مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ كَمَا عَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ  
لَقَدْ عَلِمْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى عُمْرَتِهِ الَّتِي قَرَنَهَا  
بِحُجَّتِهِ -

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ هَذَا  
عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ  
مَا قَدْ رَوَيْتُمْ مِنْ إِثْرٍ أَوْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَمَتُّعِهِ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ قَبْلَ لَهُ ذَلِكَ  
عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَلَى نَظِيرِ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيثُ  
ابْنِ عَبَّاسٍ فَيَكُونُ مَا عَلِمَتْ عَائِشَةُ مِنْ أَمْرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ابْتَدَأَ  
فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَقْرَنْهَا حِينَئِذٍ بِحُجَّةٍ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات کس طرح حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم اس سے پہلے شروع شروع میں  
ان ہی سے روایت کر چکے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔  
اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے شروع میں عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اس کو تمتع کے طور  
جاری رکھا پھر طواف سے پہلے حج کا احرام باندھا تو شروع میں آپ  
متمتع تھے اور آخر میں قارن — تو حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما نے پہلی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع کی خبر دی  
تاکہ تمتع کو مکروہ جاننے والوں کے قول کی نفی کر دیں اور دوسری حدیث  
میں قرآن کی خبر دی کیونکہ حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ کا عمل یہی تمتع  
اعتبار کر گیا تھا۔ — تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم عجمۃ الوداع کے موقع پر عمرے کا احرام باندھنے کے بعد تمتع  
تھے حتیٰ کہ آپ نے حج کا احرام باندھا تو اس وجہ سے قارن ہو گئے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے  
عمرے کیے، انھوں نے فرمایا دو عمرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی  
ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس عمرے کے علاوہ جسے اپنے حج کے ساتھ تلایا تین عمرے کیے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس قسم کی بات حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے کیسے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم ان ہی سے باب کے شروع میں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج افراد امتحان کے بارے میں روایت کر چکے  
ہو۔ — اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ اسی طرح  
ہے جن طرح ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی صحت  
بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل معلوم کیا اسی طرح ہو گا کہ آپ  
نے اجتہاد عمرے کا احرام باندھا اور اس وقت اس کے ساتھ حج کو نہیں



تلا یا اسے جاری رکھا یہاں تک کہ حج کے وقت حج کیا اس وقت آپ  
متع تھے پھر اسی احرام کے اندر صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے  
کا احرام نہ باندھا تو یوں آپ پہلے عمرے کی وجہ سے قارن ہو گئے، لہذا آپ  
کے احرام میں مختلف آمد تھے۔ شرعاً میں آپ متع تھے پھر صرف حج کے ساتھ  
عمرہ ہوئے تو یہ اس عمرے کے احرام کے ساتھ لازم ہو گیا جو پہلے باندھ چکے  
تھے پس آپ قارن اور متمتع کے حکم میں ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنها نے اس کا بطور افراد ذکر کرتے ہوئے ان لوگوں کے رد کا ارادہ فرمایا  
جن کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ  
سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے اپنے رکاوٹ کے خون سے صرف عمرے کا  
احرام باندھا پھر فرمایا دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا  
ہوں کہ میں نے اپنے اس عمرے کے ساتھ حج کو لازم کر لیا پھر آگے بڑھے  
اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے  
حج کا ارادہ کیا تو عمرے کا احرام باندھا ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان  
لڑائی ہو رہی ہے اور ہم ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپ کو بیت اللہ شریف  
سے رکاوٹ پیش نہ آئے انہوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے "میں وہی  
عمل کروں گا جو سرکارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا  
ہوں کہ میں نے عمرہ کو لازم کر لیا۔ پھر تشریف لے گئے جب مقام بیداء میں  
پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے  
عمرہ کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی پس آپ دونوں کا احرام باندھے ہوئے  
پہلے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے، بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور  
معاشرہ کے درمیان چکر لگائے اور اس پر کچھ زائد نہ کیا نہ قربانی دی

فَمَضَى فِيهَا عَلَى أَنْ يَحْجَّ وَنَتَّ الْحَجَّ فَكَانَ فِي ذَلِكَ  
مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ فِي إِحْرَامِهِ  
بِهَا لَمْ يَبْتَدِئْ مَعَهَا إِحْرَامًا بِعُمْرَةٍ فَصَارَ بِذَلِكَ  
قَارِنًا لَهَا إِلَى عُمَرَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَقَدْ كَانَ فِي  
إِحْرَامِهِ عَلَى أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ كَانَ فِي أَذَلِّهِ مُتَمَتِّعًا  
ثُمَّ صَارَ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ أَفْرَدَهَا فِي إِحْرَامِهِ فَلَزِمَتْهُ  
مَعَ الْعُمْرَةِ الَّتِي تَدُّ كَانَ قَدْ مَهَا فَصَارَ فِي مَعْنَى  
الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ وَارَادَتْ يُعْنَى عَائِشَةُ بِذِكْرِهَا  
الْأَفْرَادَ خِلَافَ الَّذِينَ يَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا۔

۱۲۹۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَابِعُ بْنُ  
يُنُحْمِيدٍ قَالَ تَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْيُوبِ بْنِ مُوسَى  
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ  
مُهْلًا بِالْعُمْرَةِ مَخَافَةَ الْخَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا  
إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ إِلَى عُمَرَتِي  
هَذِهِ حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا  
وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
۱۲۹۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ دَاوُدَ بْنُ  
مُوسَى قَالَ تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ كَاسِبٍ قَالَ  
تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ  
نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي  
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي  
قَدْ أُوجِبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَطْهَرُ  
الْمَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا  
أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجًّا مَعَ عُمَرَتِي فَأَطْلَقَ  
يَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ  
وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ  
يَنْحُرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى



يَوْمَ الْفَتْحِ لَقِيَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ  
بَطَوَافِهِ ذَلِكَ الْأَوَّلُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَنَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْذُونُ قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ  
بْنَ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَرَادَ  
الْحَجَّ عَامَ نَزَلِ الْحَجَّاجُ بِأَيِّمِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ  
إِنَّ النَّاسَ كَاثِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا غَافٌ أَنْ  
يَصْدُقَ ذَلِكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي  
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْهَدُكُمْ  
إِنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجًّا مَعَ عُمَرَى ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى  
إِذَا كَانَ يَطْهَرُ الْبَيْدَ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ  
الْوَاحِدَةِ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجًّا مَعَ  
عُمَرَى وَأَهْدَى هَدًى لِإِسْتِرَاءٍ بِقُدَيْدٍ فَأَنْطَلَقَ  
يَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ  
وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ  
يَنْحَرْ وَلَمْ يُحَلِّقْ وَلَمْ يَقْصِرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ  
حَرَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَرَّ وَحَلَّقَ وَرَأَى  
أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ  
الْأَوَّلِ وَكَذَلِكَ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ  
هَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِيمَا  
تَقَدَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّعَ  
فُجُورًا بَنًا لَهُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ جَوَابِنَا لَهُ فِي حَدِيثِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ -

۱۲۹۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَمَّانِيَّ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ السَّلَامِ بْنَ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ مَطَرٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ

اور نہ سر منڈایا اور نہ کسی حرام ہونے والی چیز کو حلال بنایا یہاں تک کہ  
قربانی کے دن سر منڈایا اور خیال کیا کہ انہوں نے پہلے طواف کے ساتھ ہی حج  
کا طواف بھی کر لیا ہے پھر فرمایا سر کا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی ہی کیا

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
عنہما نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج نے حشر  
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی۔ ان سے کہا گیا کہ  
لوگوں کے درمیان جگ بھڑکی ہو رہی ہے کہ آپ بیت  
شریف سے رک نجائی انہوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے  
صلی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے میں وہی عمل  
کروں گا جو سر کا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے عمرے  
کے ساتھ حج کا بھی ارادہ کر لیا ہے اور قربانی کا باندھ بھیجا ہے جو  
مقام قدید سے خرید لیا ہے پھر دونوں حج اور عمرے کے احکام  
کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔  
بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان پھر چلے گئے  
اس پر کچھ اصناف نہ کیا نہ قربانی دی اور نہ سر منڈایا اور نہ ہی بال  
کنٹھانے اور جو کچھ (احکام کی وجہ سے) حرام تھا اسے حلال نہ سمجھا  
یہاں تک کہ جب قربانی کا دن ہوا تو قربانی کی سر منڈیا اور خیال کیا  
کہ انہوں نے پہلے طواف میں بھی حج اور عمرے کا طواف کر لیا ہے۔  
(اور فرمایا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کتب یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
کیے قبل کہتے ہو حالانکہ تم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متع کیا۔ تو ہم اسے وہی جواب دیں گے جو  
ہم نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کے  
سلسلے میں دیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
انہوں نے سر کا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تعلیم  
کہتے ہوئے سنا۔



بْنِ الْمُحْصِينَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحُجَّةٍ -

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ  
أَيْضًا نِيْمًا تَقْدَمُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَّتْ  
فُجُورًا بِنَا لَهُ فِي ذَلِكَ مِثْلُ جَوَائِزِنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ -

۱۲۹۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ  
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ لَبَّى بِعُمْرَةٍ وَحُجَّةٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحُجَّةٍ  
فَذَكَرَ يَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِّيُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ  
أَنَسٍ قَالَ ذَهَلْنَا نَسِ إِمَامًا أَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ  
فَلْيَحِلَّ قَالَ بَكْرٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ  
بْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذَلِكَ حَتَّى مَاتَ -

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا  
حُمَيْدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ  
مِثْلَهُ قَالَ بَكْرٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ  
ذَهَلْنَا نَسِ إِمَامًا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاهْلَلْنَا بِهِ -

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ سَمِعْتُ  
بَزِيدَ بْنَ هُرُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ  
وَرَأَدَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَكَانَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ -

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب میں حضرت عمران بن حصین  
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے تھے تو  
تم ان سے یہ بات کیسے قبول کرتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن  
کیا۔

اس سلسلے میں ہمارا جواب وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما کی حدیث کے سلسلے میں دیا گیا۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عمرے اور حج کا اکٹھا احرام  
باندھا اور فرمایا میں حج اور عمرے کے ساتھ حاضر ہوں۔ بکر بن عبد اللہ  
مزل نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت انس رضی اللہ  
عنہ کے قول کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
محول ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے  
بھی آپ کے ساتھ اسی کا احرام باندھا جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے  
فرمایا جس کے پاس ہری (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ حضرت  
بکر فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان کو حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتایا تو آپ دھمال تک اس بات کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبد اللہ نے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے مجھ سے  
بیان کیا۔ حضرت بکر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ  
عنہ سے محمول ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے  
بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔

حضرت یزید بن ہرون فرماتے ہیں ہمیں حضرت حمید نے  
بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کا مثل بیان کیا اور یا ضافہ  
کیا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے  
فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا لہذا

تشریف لائے احرام کھول دے



۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعَ عَجَّاجٌ  
قَالَ سَمِعَ حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ قَالَ أَخْبَرْتُ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَنَسٌ فَقَالَ لَيْسَ أَنَسٌ فَلَمَّا رَجَعَ  
قَالَ بَكْرٌ لَا لَيْسَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَيْسَ فَقَالَ  
إِنَّا يُعَدُّ وَنَا الْأَصْبِيَاءَ نَا بَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْتَكَ بِعُمَرَةَ وَحُجَّةٍ مَعَهُ  
أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا أَنْكَرَ عَلَى  
أَنَسٍ قَوْلَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا وَإِنَّمَا كَانَ الْأَمْرُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِحُجَّةٍ ثُمَّ  
صَيَّرَهَا عُمَرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَضَافَ إِلَيْهَا حُجَّةً  
فَصَارَ حَيْثُ نَزَلَ قَارِئًا فَمَا فِي يَدَيْ إِحْرَامِهِ فَإِنَّهُ  
كَانَ عِنْدَهُ مُفْرَدًا ثُمَّ قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ  
بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ أَنَسٍ بِدُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيهِمَا جَمِيعًا۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعَ حَيَّانٌ  
قَالَ سَمِعَ وَهَيْبٌ قَالَ سَمِعَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي ثَلَابَةَ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا  
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنَ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ  
مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعَ شُعْبَةَ  
عَنْ أَبِي قَزْعَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْتَكَ بِعُمَرَةَ وَحُجَّةٍ۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ سَمِعَ أَبُو شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ تَابِتِ  
الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعَ عَجَّاجٌ  
قَالَ سَمِعَ حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت حمید، حضرت بکر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے  
ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت انس رضی اللہ  
عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
بھول ہوئی واپس لوٹے تو حضرت بکر نے حضرت انس رضی اللہ  
عنہ سے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے  
بھول ہوئی ہے انہوں نے فرمایا وہ ہمیں بچہ شمار کرتے ہیں  
بلکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا  
کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھتے  
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول  
پر اعتراض کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام  
باندھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بات یوں تھی کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا پھر اس کے بعد اسے عمرہ  
میں بلایا اور اس کے ساتھ حج کو ملایا اور اس وقت آپ قارن بن گئے  
جہاں تک آپ کے حج کے احرام سے ابتداء کرنے کا تعلق ہے تو اس  
وقت آپ مفرد تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی متواتر روایات  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مقام بیداء پر پہنچی تو آپ  
نے دونوں کو جمع فرمایا۔

حضرت حمید اور حضرت ابو قزعة رضی اللہ عنہما، حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں  
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میں  
حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں۔

حضرت ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔



اللہ علیہ وسلم مثلاً۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ الرَّقِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ وَرَكِبْتُ تَسْرُ رُكْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَلُوا يَمْرُخُونَ بِهَاجِجِيْعًا بِالْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحُجَّةٍ مَعًا۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَامِرٍ الْكَلَابِيَّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ هَمَامًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً مِنَ الْحُجَّةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَةً مِنَ الْمُجَرَّانَةِ وَعُمْرَةً حَيْثُ تَسْمَعُنَّ غَنَاءَ حَنِينٍ وَعُمْرَةً مَعَ حُجَّتِهِ وَحُجَّةً وَاحِدَةً۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُوسَى وَابْنَ نَفِيلٍ قَالَا سَمِعْنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَنَسِ قَالَ خَرَجْنَا نَصْرُخُ بِالْحُجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَلَكًا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلَكِنِّي سَقْتُ الْهَدْيَ وَتَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَفِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى صِحَّةِ قَوْلِ مَنْ أَخْبَرَ مِنْ فَعَلِهِ بِمَا يُؤَافِقُ ذَلِكَ۔

حضرت ابو قلابہ اور حمید بن ہلال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں (سواری پر) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور میرے گھٹنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے آپ مسلسل حج اور عمرہ کے ساتھ آواز بلند کر رہے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ابی اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کے ساتھ ”لبیک“ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ مقام محفہ سے کیا ایک عمرہ آنے والے سال کیا ایک عمرہ مقام جرانہ سے کیا ایک عمرہ اس وقت کیا جب غزوہ حنین کی فتنیت تقسیم فرمائی اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا جبکہ حج صرف ایک بار کیا۔

حضرت ابواسامہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نکلے اور ہم حج کے لیے آواز بلند کر رہے تھے جب کہ مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنا دیں آپ نے فرمایا اگر مجھے اس عمرے کے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جو کچھ بعد میں معلوم ہوا (یعنی تمتع کا جواز) تو میں عمرہ ادا کرتا لیکن میں نے ہر چلائی ہے اور حج وغیرہ کو طایا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول ہے کہ آپ نے حج اور عمرے کو طایا تو یہ ان لوگوں کی بات کی صحت پر دلالت ہے جو بتاتے ہیں کہ آپ کا عمل اس کے موافق تھا۔



۱۳۱۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ  
بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّقِ قَالَ سَمِعْتُ  
شُعَيْبَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ تَجِبْتُ مَعَ مَوَالِي  
فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُوا يَا  
أَبَا مُحَمَّدٍ بِعُمَرَةَ فِي حُجَّةٍ -

وَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ ذَلِكَ -

۱۳۱۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَمَّانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا خَالِدٍ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي تَالُوًا جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ  
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي  
طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ  
الْحُجَّةِ وَالْعُمَرَةِ -

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَا  
سَمِعْتُ مَكِّيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ يَزِيدَ  
الْأَدَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ  
الزَّرَّادِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سُبْرَةَ يَقُولُ  
سَمِعْتُ سُرَّاقَةَ بْنَ صَالِكٍ بْنَ جُعْشَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلَتِ  
الْعُمَرَةُ فِي الْحُجَّةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَرَنَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ -  
فَقَدْ اِخْتَلَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي إِحْرَامِهِ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مَا كَانَ فَقَالُوا مَا رَدِينَا  
وَمَا نَدْعُو فِي ذَلِكَ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَتَدَّ احْتَاطَ  
عِلْمُنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى أَحَدِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ  
الثَّلَاثَةِ إِمَّا مُتَمَتِّعًا وَإِمَّا مُفْرِدًا وَإِمَّا قَارِنًا فَأُولَئِكَ  
بَنَاءُ أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَعَانِي هَذِهِ الْأَثَارِ وَتَكْشِفَهَا  
لِنَعْلَمَ مِنْ آيِنِ جَاءَ اِخْتِلَافُ هَؤُلَاءِ وَنَقِفَ مِنْ

حضرت اسلم (ابو عمران) فرماتے ہیں میں نے اپنے آقاؤں  
کے ہمراہ حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں  
نے سنا آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا "اے آل محمد! حج کے ساتھ عمرے کا احرام بھی باندھو۔"

تو یہ بھی اس کی مثل ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر کیا۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ زرارہ فرماتے ہیں میں نے  
حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے  
میں نے حضرت سراقہ بن مالک بن جشم رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نے فرمایا میں نے قیامت تک عمرہ کو حج میں داخل کر  
دیا۔ — وہ (حضرت سراقہ بن مالک) فرماتے  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ  
پر قرآن کیا۔

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے  
موقعہ پر احرام کے بارے میں ان (محدثین) کا اختلاف ہے کہ اس کی  
کیا صورت تھی تو انہوں نے وہ بات کہی جسے ہم نے بیان کیا اور اس  
سلسلے میں باہم اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ہمارے علم کے  
مطابق آپ تین میں سے کسی ایک حالت پر تھے آپ متعم، مفرد، قارن  
تھے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ہم ان روایات کے مٹا  
کر دیکھیں اور انہیں ماضی کریں تاکہ معلوم ہو کہ اختلاف کہاں سے پیدا



ذَلِكَ عَلَى إِحْرَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ  
فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَا الَّذِينَ يَقُولُونَ أَنَّهُ أَفْرَدَ  
يَقُولُونَ كَانَ إِحْرَامُهُ بِالْحَجَّةِ مُفْرَدًا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ  
قَبْلَ ذَلِكَ إِحْرَامٌ بَعْضُهُ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ  
قَدْ كَانَ قَبْلَ إِحْرَامِهِ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ إِحْرَامٌ بَعْضُهُ  
ثُمَّ أَضَافَ إِلَيْهَا هَذِهِ الْحَجَّةَ هَكَذَا يَقُولُ الَّذِينَ  
قَالُوا قَرَنَ وَقَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ حَدِيثِهِ  
وَهُوَ أَحَدُ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَفْرَدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى  
الْبَيْدَاءِ وَقَالَ ابْنُ عُمرٍ مِنْ عِنْدِ الْمُسَيِّدِ وَهُوَ  
أَيْضًا مِمَّنْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَفْرَدَ بِالْحَجَّةِ فِي أَوَّلِ إِحْرَامِهِ فَكَانَ يَدْعُو  
إِحْرَامَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ابْنِ عُمرٍ وَجَابِرٍ بَعْدَ  
خُرُوجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدْ أَثْبَتْنَا عَنْهُ فَيَسَا  
تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَحْرَمَ فِي دُبُرِ  
الْصَلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَيَعْتَمِدُ أَنْ يَكُونَ الَّذِينَ قَالُوا  
أَنَّهُ قَرَنَ سَمِعُوا تَلْبِيَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ  
سَمِعُوا بَعْدَ ذَلِكَ تَلْبِيَّتَهُ الْآخَرَى خَارِجًا مِنَ  
الْمَسْجِدِ بِالْحَجَّةِ خَاصَّةً فَعَلِمُوا أَنَّهُ قَرَنَ وَسَمِعَهُ  
الَّذِينَ قَالُوا أَنَّهُ أَفْرَدَ وَقَدْ كُتِبَ بِالْحَجَّةِ خَاصَّةً  
وَلَمْ يَكُونُوا سَمِعُوا تَلْبِيَّتَهُ قَبْلَ ذَلِكَ بِالْعُمْرَةِ  
فَقَالُوا أَفْرَدَ وَسَمِعَهُ قَوْمًا أَيْضًا وَقَدْ لَبَّى فِي الْمَسْجِدِ  
بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسْمِعُوا تَلْبِيَّتَهُ بَعْدَ خُرُوجِهِ  
مِنْهُ بِالْحَجَّةِ ثُمَّ أَوْفَى بَعْدَ ذَلِكَ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ  
الْحَاجُّ مِنَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَمَا شَبَّهَ ذَلِكَ وَكَانَ  
ذَلِكَ عِنْدَهُمْ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْعُمْرَةِ فَقَالُوا  
تَمَّتْ فَرَوَى كُلُّ قَوْمٍ مَا عَلِمُوا وَقَدْ دَخَلَ جَمِيعُ  
مَا عَلِمَهُ الَّذِينَ قَالُوا أَفْرَدَ وَمَا عَلِمَهُ الَّذِينَ

ہو انیز ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے واقفیت  
حاصل کر سکیں۔ تو غور و فکر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ جو لوگ  
احرام افراد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں آپ کا احرام حج افراد کا احرام تھا  
اس سے پہلے آپ نے کسی قسم کا احرام نہیں باندھا تھا۔ دوسرے  
حضرات فرماتے ہیں کہ اس احرام حج سے پہلے آپ نے عمرے کا احرام  
باندھا پھر اس کے ساتھ حج کو طایا، قرآن کے قائلین یہ بات کہتے ہیں۔  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو حج افراد کے قائلین میں سے ایک  
ہیں، فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مقام  
بیداء پر پہنچی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو حج افراد کے قائلین میں سے  
ہیں فرماتے ہیں آپ نے شرف میں مسجد کے قریب سے حج کا  
احرام باندھا۔ تو حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے نزدیک  
آپ کے احرام کا آغاز مسجد سے باہر تشریف لانے کے بعد ہوا۔

اسی سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا، تو اس بات کا احتمال ہے کہ جن  
لوگوں نے قرآن کا قول کیا انہوں نے مسجد میں آپ سے عمرے کا  
تلبیہ سنا پھر مسجد سے باہر دوسرا تلبیہ صرف حج کے لیے سنا اور  
انہوں نے خیال کیا کہ آپ نے قرآن فرمایا اور جو لوگ افراد کے قائل  
ہیں انہوں نے سنا کہ آپ نے صرف حج کا تلبیہ کہا انہوں نے اس سے  
پہلے عمرے کا تلبیہ نہیں سنا تھا لہذا انہوں نے افراد کا قول کہا اور  
کچھ لوگوں نے آپ کو مسجد میں عمرے کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا لیکن مسجد  
سے باہر حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا پھر انہوں نے دیکھا کہ آپ نے  
ما جیوں کی طرح میدان عرفات میں وقوف فرمایا اور اس قسم کے  
دوسرے مناسک ادا کیے۔ تو ان کے نزدیک یہ عمل عمرے سے فراموش  
کے بعد تھا لہذا انہوں نے فرمایا کہ آپ نے تمتع کیا۔

پس جس گروہ نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کر دیا لہذا جن لوگوں  
نے حج افراد یا تمتع کا قول کیا ان کی معلومات ان لوگوں کی معلومات میں  
شامل ہو گئیں جو قرآن کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے عمرے کے تلبیہ



قَالُوا إِنَّهُ تَمَتَّعَ فِيمَا عَلِمَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّهُ قَرَنَ  
لَا نَهُمُ أَخْبِرُوا عَنْ تَلْبِيَّتِهِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ عَنْ  
تَلْبِيَّتِهِ بِالْحَجَّةِ بِعَقَبِ ذَلِكَ فَصَارَ مَا ذَهَبُوا  
إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ وَمَا رَوَوْا أَوَّلِيَّ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ  
مَنْ خَالَفَهُمْ وَمَا رَوَوْا ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا بَعْدَ  
ذَلِكَ أَعْمَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ  
عَلَى أَنَّهُ كَانَ قَارِنًا وَذَلِكَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَخْتَلِفُ  
عَنْهُ إِنَّهُ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا إِلَّا  
مَنْ كَانَ سَاقٍ مِنْهُمْ هَدْيًا وَثَبَتَ هُوَ عَلَى إِحْرَامِهِ  
فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُ إِلَّا فِي وَقْتٍ مَا يَحِلُّ الْحَاجُّ مِنْ حَجِّهِ  
وَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبِرْتُ  
مَا سَقْتُ الْهَدْيَ وَتَجَعَّلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ  
مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً هَكَذَا أَحْكَا  
عَنْهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ مِمَّنْ يَقُولُ إِنَّهُ أَفْرَدَ  
وَسَنَدُ كُرْدُ ذَلِكَ وَمَا رَوَى فِيهِ فِي بَابِ قَسْعِ الْحَجِّ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَرَّفُوا كَانَتْ إِحْرَامُهُ ذَلِكَ كَانَ بِحَجِّهِ  
لَكَانَ هَدْيُهُ الَّذِي سَاقَهُ تَطَوُّعًا فَالْهَدْيُ  
الَّتَطَوُّعُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِي يَحِلُّهُ الرَّجُلُ  
إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ وَلَكَانَ حُكْمُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا لِحُكْمٍ مِنْ  
لَمْ يَسُقْ هَدْيًا لَا أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ عَلَى أَنْ يَتَمَتَّعَ  
فَيَكُونَ ذَلِكَ الْهَدْيُ لِلْمَتْعَةِ فَيَمْنَعُهُ مِنَ الْإِحْلَالِ  
الَّذِي كَانَ يَحِلُّهُ لَوْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا إِلَّا تَرَى  
أَنَّ رَجُلًا لَوْ خَرَجَ يُرِيدُ التَّمَتُّعَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ  
أَنَّهُ إِذَا طَافَ لَهَا وَسَعَى وَحَلَّقَ حَلَّ مِنْهَا وَلَوْ  
كَانَ سَاقَ هَدْيًا لِمَتَّعِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَوْمَ النُّحْرِ  
وَلَوْ سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا حَلَّ قَبْلَ يَوْمِ النُّحْرِ  
بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْعُمْرَةِ فَثَبَّتَ بِذَلِكَ أَنَّ  
هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ قَدْ

اس اس کے بعد حج کے تلبیہ کی خبر دی لہذا ان کا موقت اور جو کچھ انہوں  
نے روایت کیا ان کے مخالفین کے مسلک اور مرویات سے اولیٰ  
قرار پایا۔

پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
افعال مبارکہ آپ کے قارن ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ ہیں کہ  
اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
مکہ کو تشریف لائے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ سنانے ہی  
چلانے والوں کے باقی لوگ احرام کھول دیں۔ آپ نے بھی اپنا احرام  
برقرار رکھا اور اسے صرت اس وقت کھولا جب حج کرنے والا  
حج کا احرام کھوتا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ بات جو مجھ پر بعد میں  
منکشف ہوئی پہلے ظاہر ہوتی تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے عمرہ نہ  
بنالید پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے  
عمرہ بنالے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اسی  
طرح نقل کیا حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جو آپ کے حج افراد  
کے قائل ہیں۔ ہم عنقریب اسے اور جو کچھ آپ کے فسح حج کے بعد  
میں مروی ہے، ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آپ کا یہ احرام  
حج کا احرام ہوتا تو ہدی کسے جانا نقل ہوتا اور نقل ہدی اس احرام کے  
کھولنے سے مانع نہیں جسے ہدی نہ لے جائے والا کھوتا ہے۔ اور  
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدی لے جانے کے باوجود اس  
شخص کی طرح احکم ہوتا جو ہدی نہیں لے جاتا کیونکہ وہ تمتع ہونے  
سے خارج نہیں ہوتا پس یہ تمتع کی ہدی ہوتی ہے جو اس احرام کے کھولنے  
سے رکاوٹ نہیں جسے ہدی نہ لے جانے کی صورت میں وہ کھوتا ہے  
کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص تمتع کے ارادے سے جائے اور  
عمرے کا احرام باندھے جب وہ اس کے لیے طواف کرتا ہے پھر  
سعی کرتا اور سر منڈاتا ہے تو احرام کھول دیتا ہے اور اگر وہ تمتع کے  
لیے ہدی چلاتا ہے تو قربانی کے دن سے پہلے احرام کھول دیتا ہے  
اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہدی احرام کھولنے میں رکاوٹ تھی اور اس نے آپ کے احرام کو



مَنْعَهُ مِنَ الْإِحْلَالِ وَلَوْ جَبَّ ثَبُوتُهُ عَلَى الْإِحْرَامِ  
إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ أَنَّ حُكْمَهُ غَيْرُ حُكْمِ هَذِي التَّطَوُّعِ فَأَنْتَلِي  
بِذَلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ كَانَ مُفْرِدًا وَقَدْ  
ذَكَّرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ يَحُلْ أَنْتَ مِنْ عَمْرِيكَ  
فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ هَذِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا  
أَحِلُّ حَتَّى أَخْرَفَ قَدْ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَّرْنَا وَ  
عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْهَدْيَ كَانَ هَدْيًا بِسَبَبِ عُمْرَةٍ  
يُرَادُ بِهَا قِرَانُ أَوْ مَتْعَةٍ فَتَطَرُّنَا فِي ذَلِكَ قِيَادًا  
حَفْصَةَ قَدْ دَلَّ حَدِيثُهَا هَذَا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْقَوْلَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِمَكَّةَ  
لَا أَنَّهُ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ مَا حَلَّ النَّاسُ وَقَدْ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
طَافَ قَبْلَ ذَلِكَ أَوْ لَمْ يَطِفْ فَإِنْ كَانَ قَدْ طَافَ  
قَبْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ بَعْدُ فَأَمَّا كَانَ  
مُتَمَتِّعًا وَلَمْ يَكُنْ قَارِنًا لَا تَدْرِي أَمَّا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ  
بَعْدَ قِرَافِهِ مِنْ طَوَافِ الْعُمْرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَافَ  
قَبْلَ ذَلِكَ حَتَّى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَقَدْ كَانَ قَارِنًا  
لَا أَنَّهُ قَدْ لَزِمَتْهُ الْحَجَّةُ قَبْلَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ  
فَلَمَّا احْتَمَلَ ذَلِكَ مَا ذَكَّرْنَا كَانَ أَوَّلَى الْأَشْيَاءِ  
بِنَا أَنْ نَحْمِلَ هَذِهِ الْأَثَارَ عَلَى مَا فِيهِ إِتِفَاقُهَا  
لَا عَلَى مَا فِيهِ تَفَادُلُهَا فَكَانَ عَلَى بَنِي طَالِبٍ  
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ دَعَا يُشْفَى  
فَدَرَوْنَا عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ وَرَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُ تَرَنَ وَقَدْ ثَبَتَ  
مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ تَدَرَمَ مَكَّةَ وَلَمْ  
يَكُنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنْ جَمَعْنَا إِحْرَامَهُ  
بِالْحَجَّةِ كَانَ قَبْلَ الطَّوَافِ لِلْعُمْرَةِ ثَبَتَ لِكُلِّ شَيْءٍ

قربانی کے دن تک برقرار رکھا تو اس کا حکم نفل ہی کے حکم جیسا  
تھا پس ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج  
انفراد کیا۔ اس سے پہلے ہم نے اسی باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا  
سے نقل کیا اعلیٰوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض  
کیا کہ کیا وجہ ہے صحابہ کرام نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرے کا  
احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہی کو نکادہ ڈالا اور سر  
پر گوند لگا لی ہے پس میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔  
قریہ ہماری مذکورہ گفتگو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ ہجرت  
مکہ کے باعث تھی اس سے قرآن مراد لیا جانے یا متنع۔

ہم نے اس میں فرمایا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث  
اس بات پر دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کہ مکہ  
میں قربانی کیونکہ آپ نے یہ بات لوگوں کے احرام کھولنے کے بعد فرمائی  
اور لیکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے  
طواف کریں جیسا کہ اگر آپ نے پہلے طواف کر لیا تھا پھر اس کے  
بعد حج کا احرام باندھا تو آپ متنع تھے، قارن نہیں تھے کیونکہ آپ نے  
مکہ کے طواف سے فراغت کے بعد حج کا احرام باندھا اور اگر  
آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے طواف نہیں کیا تھا تو آپ قارن  
تھے کیونکہ عمرے کا طواف کرنے سے پہلے آپ پر حج لازم ہو گیا۔  
تو جب ان مذکورہ باتوں کا احتمال ہے تو بہترین بات یہ ہے  
کہ ہم اسی طواف کو متنع علیہ بات پر قبول کریں اس پر نہیں جس سے  
تفادل ثابت ہو تو حضرت علی بن ابی طالب ابن عباس، عمران بن حصین  
اسعد بن ہذیل رضی اللہ عنہم سے ہم نے روایت کیا کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا کیا اور ان ہی سے ہم نے روایت کیا کہ  
آپ نے قرآن کیا اور آپ کے ارشاد گرامی سے یہ بات ثابت  
ہوتی ہے کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اس سے پہلے آپ  
نے حج کے لیے احرام نہیں باندھا تھا پس اگر ہم آپ کے درمیان  
کو عمرہ کے طواف سے پہلے قرار دیں تو دونوں حدیثیں اکٹھی ثابت  
ہوں گی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھنے  
تک متنع تھے پھر آپ قارن ہو گئے اور اگر آپ کا احرام حج اور عمرہ



جَمِيعًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ كَانَ مُتَمَتِّعًا إِلَى أَنْ أُخْرِمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ  
قَارِنًا وَإِنْ جَعَلْنَا إِخْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ بَعْدَ طَوَافِهِ  
لِلْعُمْرَةِ جَعَلْنَا لَهُ مُتَمَتِّعًا وَنَفِيتَنَا أَنْ يَكُونَ قَارِنًا  
فَجَعَلْنَا لَهُ مُتَمَتِّعًا فِي حَالٍ وَقَارِنًا فِي حَالٍ فَلَبِثَ  
بِذَلِكَ أَنْ طَوَافَهُ لِلْعُمْرَةِ كَانَ بَعْدَ إِخْرَامِهِ  
بِالْحَجَّةِ فَلَبِثَ بِذَلِكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ قَارِنًا فَقَالَ  
قَاتِلُ مِمَّنْ كَرِهَ الْفِرَّانَ وَالْتَمَتُّ لِمَنْ اسْتَحَبَّهَا  
اعْتَلَلْتُ عَنْ عَلَيْنَا بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ  
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فِي  
إِبَاحَةِ الْمُتَعَةِ وَلَيْسَ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَإِنَّمَا تَأْوِيلُ  
هَذِهِ الْآيَةِ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ -

۱۳۱۳ - قَدْ كَرَّمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَبَّاجِ وَ  
نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ  
قَالَ ثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ عَيْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ  
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا التَّمَتُّعُ  
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَمَا تَصْنَعُونَ وَلَكِنْ التَّمَتُّعُ  
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَيَجِيسَهُ  
عَدُوًّا أَوْ مَرَضًا أَوْ مَرِيضًا بِهِ حَتَّى تَذْهَبَ  
أَيَّامُ الْحَجِّ فَيَأْتِيَ الْبَيْتَ فَيَطُوفُ بِهِ سَبْعًا  
وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَتَمَتَّعُ بِحِلِّهِ  
إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُحِبُّ وَيَهْدِي -

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْنِيَّةٍ قَالَ ثَنَا الْحَبَّاجُ  
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ قَدْ كَرَّخُوهُ  
قَالَ فَهَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ قِيلَ  
لَهُمْ لَيْتَ دَجَبٌ أَنْ يَكُونَ تَأْوِيلُهَا كَذَلِكَ يَقُولُ

کرنے کے بعد سارویں قرآن کو متمتع قرار دیں گے اور  
آپ کے قارئین ہونے کی فتح کریں گے۔ اس طرح ہم آپ کی ایک  
حال میں متمتع اور دوسرے حال میں قارئین قرار دیں گے اس سے  
ثابت ہوا کہ آپ کا عمرہ کے لیے طواف حج کا احرام باندھنے کے  
بعد تھا احساس سے ثابت ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
حجۃ الوداع کے موقع پر قارئین تھے

قرآن اور متمتع کو ناپسند کرنے والوں میں سے ایک  
ان لوگوں سے کہتا ہے جو ان دونوں کو اچھا سمجھتے ہیں کہ تم نے  
ارشاد خداوندی اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع حاصل کرے  
تو اسے جو قربانی میسر ہو اسے جائے سے متمتع کے جواز پر  
استدلال کیا حالانکہ یہ بات اس طرح نہیں بلکہ اس کی تاویل وہ  
ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت اسحق بن سويد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
یہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے  
ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے اے لوگو! حج کے ساتھ عمرہ کا  
تمتع وہ نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ حج کے ساتھ عمرہ کا متمتع یہ ہے کہ کوئی  
شخص حج کی نیت سے جائے پھر اسے دشمن یا بیماری یا کسی اور وجہ سے  
دکاؤں پیدا ہو جائے اور وہ مندر قرار پائے یہاں تک کہ حج کے دن  
چلے جائیں پھر وہ بیت اللہ شریف کے پاس آئے۔ سات چکر لگاتے  
ہوئے اس کا طواف کرے اور منظرہ کے درمیان سہی کرے اور  
احرام کھول کر آئندہ سال حج کا نفع اٹھائے اور قربانی دے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت اسحق بن سويد نے خبر  
دی انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ فرماتے ہیں اس آیت کا یہ مفہوم ہے: — ان سے  
جواباً کہا جائے گا کہ اگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول کے



ابن الزبیر فان تأویلها اُخری اَنْ لَا یُکُونَ کَذَلِکَ  
لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِثْلَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَمَنْ  
ذَكَرْنَا مَعَهُمَا فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ ۝

۱۳۱۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ تَنَا سُفْیَانُ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَوْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ  
أَبِي نَصْرٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجَّةِ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ  
إِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجَّةِ أَنَا سَطِیْعٌ أَن أَضْمَرَ إِلَيْهِ  
عُمَرَةَ فَقَالَ لَا تُؤْکُتْ أَهْلَلْتُ بِالْعُمَرَةِ ثُمَّ  
أَرَدْتُ أَنْ تُضِیْفَ إِلَيْهَا الْحَجَّةَ فَعَلْتُ ۝

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ تَنَا حَاجُّ  
قَالَ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ یَزِيدَ بْنِ أَبِي نَرٍ یَا  
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ  
قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ فَسَمِعْنَا رَجُلًا یَقِیْفُ  
بِالْحَجَّةِ وَالْعُمَرَةَ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ هَذَا قَالُوا  
عَلِيٌّ نَسَكْتَ ۝

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمُنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ تَنَا  
هَذَا مَرْعَنُ تَنَادَا عَنْ حَرِیِّ بْنِ کَلِیْبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ شَقِیْقٍ أَنَّ عُثْمَانَ خَطَبَ فَتَلَّى عَنِ الْمُنْتَعَةِ  
فَقَامَ عَلِيٌّ فَلَبَّى بِهِمَا فَأَنْكَرَ عُثْمَانُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ  
عَلِيٌّ إِنَّا أَفْضَلُنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ أَشَدُّنَا تَبَاعًا  
لَهُ ۝

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ تَنَا حَاجُّ  
قَالَ تَنَا هَشِیْمٌ قَالَ تَنَا أَبُو یُسَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْیَسْرَیِّ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَوْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجَّةِ وَ  
الْعُمَرَةَ طَفْتُ هُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَلَكِنِّي مَهْدِيًا  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ صَرَّحَ تَأْوِيلَ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ

مطابق اس آیت کی یہ تاویل واجب ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ عنہما سے مروی روایات اور جو کچھ ہم نے اس سے پہلے ذکر  
کیا، کی روشنی میں اس تاویل کا نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابو نصر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حج کا حرام  
باندھا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں  
نے عرض کیا میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ  
لا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر تم نے عمرے کا احرام  
باندھا ہوتا پھر تم اس کے ساتھ حج (کے احرام) کو ملا نا چاہتے تو ایسا  
کر سکتے تھے۔

حضرت مروان بن حکم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم  
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے  
ایک آدمی کو حج اور عمرہ (کے احرام) کے ساتھ آواز بلند کرتے  
ہوئے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟  
انھوں نے بتایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ مثل  
ہو گئے۔

حضرت حریری بن کلیب اور عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے منبر سے  
منع فرمایا اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور  
ان دونوں کا تلبیہ کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان  
پر اعتراض کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس بات  
میں ہم میں سے افضل وہ ہے جو آپ کی زیادہ اتباع کرے اور لا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں اگر میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھوں تو ان  
دونوں کے لیے ایک ہی طواف کروں گا اور یہی لے جائے  
والا ہوں گا۔

حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر نے فرماتے ہیں جن صحابہ کرام  
کا ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی ”فَمَنْ  
تَمَتَّعَ بِالْعُمَرَةِ“ کی تاویل حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی



اللہ عنہ کی بیان کردہ تاویل کے خلاف کہ ہے۔ ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح تاویل ہے اور اللہ تعالیٰ نیا دہ جانتا ہے کیونکہ آیت کریمہ میں ہی حضرت عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کی تاویل کے فساد پر دلیل پائی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھائے تو اسے جر جانور میسر ہو" (بے جانے) اور جو شخص نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے۔ — اور حج میں روزے اس کے فوت ہونے کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے ہوتے ہیں پھر فرماید "اور سات روزے رکھ جب واپس لوٹو یہ دس پودے ہیں یہ اس شخص کے لیے جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو" تو اللہ تعالیٰ نے تمتع اور جو کچھ اس کے کرنے والے پر واجب ہوتا ہے ان لوگوں کے لیے مقرر فرمایا جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے نہ ہوں۔ اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے حج فوت ہو جائے تو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسجد احرام کے قرب کی وجہ سے اس کا حکم اس حکم کے خلاف نہ ہوگا جو مسجد حرام سے دوری کی وجہ سے ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جس تمتع کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جس میں اہل حرم اور غیر اہل حرم کا حکم مختلف ہے اور یہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع ہے جسے ہمارے مخالف مکروہ جانتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن طاووس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت گناہ سمجھتے تھے۔ محرم کا نام مقرر رکھتے اور کہتے جب (اونٹ کا) پیٹھ کا زخم ٹھیک ہو جائے نشان مہر بائیں اور صفر (کا مہینہ) ٹھیک ہو جائے تو جو شخص عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے یہ جاننا ضروری ہے،



صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ  
رَابِعَةٍ وَهُمْ مَذْبُوءُونَ بِالْحَجَّةِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا  
عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى حِلَّ نَحْلٍ قَالَ  
الْحِلُّ كُلُّهُ

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَسَخَ الْحَجَّةَ إِلَى  
الْعُمْرَةِ لِيُعْلَمَ النَّاسُ خِلَافَ مَا كَانُوا يُكْرَهُونَ  
فِي الْحَاجَةِ هَلِيَّةٍ وَلِيُعْلَمُوا أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ  
مُبَاحَةٌ كَهَيِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجَّةِ فَإِنْ قَالَ  
قَائِلٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِحْرَامَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ بِحَجَّةٍ  
مُقَرَّدَةٍ فَقَدْ خَالَفَ هَذَا مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ مِنْ  
تَمَتُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِرَائِهِ  
قِيلَ لَهُ مَا فِي هَذَا اخْلَافٌ لِيَذْلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ إِحْرَامُهُ أَوَّلًا كَانَ بِحَجَّةٍ حَقٌّ قَدِمَ مَكَّةَ  
فَفَسَخَ ذَلِكَ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا عَلَى أَنَّهَا  
عُمْرَةٌ وَقَدْ عَزَمَ أَنْ يُحْرِمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ فَكَانَ  
فِي ذَلِكَ مُتَمَتِّعًا ثُمَّ لَمْ يَطْفُئِ لِلْعُمْرَةِ حَتَّى أَحْرَمَ  
بِالْحَجَّةِ فَصَارَ يَذْلِكَ قَارِنًا فَهَذَا وَجُوهٌ  
أَحَادِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ صَحَّتْ وَالتَّمَّتْ عَلَى  
أَنَّ الْقِرَانَ كَانَ قَبْلَهُ التَّمَتُّعُ وَالْأَفْرَادُ فَلَوْ تَضَادَّ  
إِلَّا أَنْ فِي قَوْلِهِ لَوْلَا أَتَى سَقَّتِ الْهَدْيُ لَحَلَّتْ  
كَمَا حَلَّ أَصْحَابِي دَلِيلًا عَلَى أَنَّ سِيَاقَهُ الْهَدْيُ قَدْ  
كَانَتْ فِي قَفِّ قَدْ أَحْرَمَ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ يُرِيدُ بِهَا  
التَّمَتُّعُ إِلَى الْعَجْوِ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ فَعَلْ ذَلِكَ لَكَانَ  
هَدْيُهُ ذَلِكَ تَطَوُّعًا وَالتَّطَوُّعُ مِنَ الْهَدْيِ غَيْرُ  
مَا لِمِ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِي يَكُونُ لَوْ لَمْ يَكُنِ  
الْهَدْيُ قَدْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ إِحْرَامَ رَسُولِ

سکرار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام چار تاریخ کی صبح تشریف  
لائے اور انہوں نے حج کا احرام باندھا، مگر آپ نے انہیں حکم دیا  
کہ اسے عمرہ میں بدل دیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس  
چیز کو حلال سمجھیں۔ آپ نے فرمایا (ان) تمام کاموں کو حلال سمجھو (جو  
احرام حج کا وجہ کی وجہ سے تم پر حرام تھیں)

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے عمرے میں بدل دیا تاکہ  
لوگوں کو اس کے خلاف عمل بتائیں جسے وہ درجہ جاہلیت میں مکر وہ سمجھتے  
تھے اور بتائیں کہ دوسرے مہینوں کی طرح حج کے مہینوں میں بھی  
عمرہ کرنا جائز ہے۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ اس سے ثابت  
ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھ رکھا تھا تو یہ اس بات  
کے خلاف ہے جو تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ  
کے تمتع اور قرآن کے بارے میں روایت کی ہے۔ اس شخص کو  
(جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے  
آپ نے شروع میں حج کا احرام باندھا ہو حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف  
لائے تو اسے عمرہ میں بدل دیا پھر اسے عمرہ کے طور پر برقرار رکھا  
تو آپ نے اللہ فرمایا کہ اس کے بدلے حج کا احرام باندھیں گے تو اس  
میں آپ تمتع تھے پھر آپ نے حج احرام سے پہلے طواف نہ فرمایا تو  
یہ آپ قارن بن گئے۔ — حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کی روایات کی یہ توجیہات ہیں جو صحیح بھی ہیں اور باہم متفق بھی  
کہ قرآن سے پہلے تمتع اور افراد تھیں تضاد نہ ہو گا۔ البتہ آپ کے  
ارشاد گرامی کہ اگر میں ہدی نہ لے گیا ہوتا تو اپنے صحابہ کرام کی طرح ہدی  
کھول دیتا میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ہدی اس وقت  
چلائی جب آپ نے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھا تھا  
کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا ہوتا تو آپ کی قربانی نسل ہوتی اور نسل قربانی  
اس احلال (احرام کھولنے) سے مانع نہیں جو ہدی نہ لے جانے کی  
صورت میں پایا جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام شروع میں عمرہ کے لیے تھا آپ نے



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوْ لَا يَعْمُرَةَ شَحْمَ  
اَتَّبَعَهَا حُجَّةً عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ  
مِنْ هَذَا الْبَابِ وَلَمَّا ثَبِتَ بِمَا وَصَفْنَا اَبَاحَةَ  
الْعُمْرَةِ فِي اشْهُرِ الْحَجِّ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلِ الْهُدْيُ  
الْوَاجِبُ فِي الْقِرَانِ كَانَ لِنُقْصَانِ دَخَلَ الْعُمْرَةَ  
اَوْ الْحُجَّةَ اِذَا قَرْنَتَا اَمْ لَا قَرَأْنَا ذَلِكَ الْهُدْيُ  
يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا  
ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ  
قَالَ كَانَ عَلَى قَدَمٍ مِنَ الْيَمَنِ يَهْدِي لِرَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهُدْيِ  
الَّذِي قَدِمَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَى مِنَ الْيَمَنِ مِائَةٌ بَدَنَةٌ فَخَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَشِئْنٌ بِيَدِهِ وَخَرَّ  
عَلَى سَبْعَةٍ وَثَلَاثِينَ فَأَشْرَكَ عَلَيَّ فِي هَدْيِهِ  
ثُمَّ أَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بَضْعَةً فَجَعَلَتْ رَفِيٌّ  
قَدْ رَفِطِخَتْ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ وَعَلَى مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مِرْقِهَا -

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ ثَبِتَ عَنْهُ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هَذَا الْفَصْلِ أَنَّهُ  
قَرَنَ دَانَهُ كَانَ عَلَیْهِ لِذَلِكَ هَدْيٌ ثُمَّ أَهْدَى  
هَذِهِ الْبَدَنَ الَّتِي ذَكَرْنَا فَأَكَلَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مَا  
وَصَفْنَا ثَبِتَ بِذَلِكَ اِبَاحَةُ الْأَكْلِ مِنَ هَدْيِ  
الْمُتَعَةِ وَالْقِرَانِ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْهُدْيُ مِمَّا  
يُؤْكَلُ مِنْهُ اُعْتَبَرْنَا حُكْمَ الدَّمَاءِ الْوَاجِبَةِ  
لِلنُقْصَانِ هَلْ هِيَ كَذَلِكَ أَمْ لَا قَرَأْنَا يِنَا الدَّمَ

• اس کے بعد حج کا احکام اس طریقے پر باندھا جو ہم نے اس سے پہلے  
اسی باب میں ذکر کیا۔

جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں  
میں عمرہ کرنا جائز ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا قرآن میں واجب  
قربانی اس نقصان کی وجہ سے ہے جو حج اور عمرہ کو ملانے کی وجہ  
سے ہمایا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس ہدی سے (گوشت) کھایا جاتا  
ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبیل حدیث  
میں مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی لے کر آئے  
تھے اور ہدی کے جانوروں کی مجموعی تعداد جو رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
سے لے کر آئے تھے ایک ساونٹ تھی رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے سلیسٹ اونٹ اپنے دست  
مبارک سے بچ کیے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے  
سینتیس (۳۹) اونٹ بچ کیے۔ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر ہر ہدی سے  
ایک ایک ٹکڑا لے کر ہڈیوں میں ڈالا گیا اور اسے پکایا گیا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ  
عنہ نے اس کے گوشت سے تناول اور شوربے سے نوش فرمایا۔

توجیب ہمارے اس مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیا اور اس وجہ سے آپ کے ذمہ ہدی تھی  
پھر آپ نے وہ اونٹ بچ کیے جن کا ہم نے ذکر کیا اور آپ نے  
ہر اونٹ کے گوشت سے تناول فرمایا۔ قرآن سے ثابت ہوا کہ تمتع  
اور قرآن کی ہدی سے کھانا جائز ہے توجیب یہ ہدی ان (قربانیوں)  
میں سے تھی جن سے کھایا جاتا ہے تو ہم نے نقصان کے باعث  
واجب ہونے والی قربانیوں کے بارے میں غور کیا کہ کیا وہ بھی  
اسی طرح ہیں یا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناخن کاٹنے، بال کاٹنے



الْوَاجِبَ مِنْ قِصِّ الْأَطْفَارِ وَحَلَقِ الشَّعْرِ وَ  
الْجَمَاعِ وَكُلِّ دَمٍ مَحْبَبٍ لِتَرْكِ شَيْءٍ مِنَ الْحُجَّةِ  
لَا يُؤْكَلُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ كُلُّ دَمٍ وَجِبٍ  
لِلْإِسَاءَةِ أَوْ لِنَقْصَانٍ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَانَ دَمُ الْمَتْعَةِ وَالْقِرَانِ  
يُؤْكَلُ مِنْهَا فَتَبَيَّنَ بِذَلِكَ أَنَّهَا مَحْبَبَةٌ لِغَلَاظِ الْإِسَاءَةِ  
وَالنَّقْصَانِ فَهَلْ لَهَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ عَلَى مَنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَ  
الْمَتْعَةَ بِالْعُسْرَةِ إِلَى الْحِجَةِ ثُمَّ الْكَلَامُ بَعْدَ ذَلِكَ بَيْنَ  
الَّذِينَ جَوَّزُوا الْمَتْعَةَ وَالْقِرَانَ فِي تَفْضِيلِ بَعْضِهِمَا الْقِرَانَ  
عَلَى الْمَتْعَةِ وَفِي تَفْضِيلِ الْآخَرِينَ الْمَتْعَةَ عَلَى الْقِرَانِ  
فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَكَانَ فِي الْقِرَانِ تَعْجِيلُ الْإِحْرَامِ بِالْحِجَةِ  
وَفِي الْمَتْعَةِ تَأْخِيرُهُ فَكَانَ مَا عَجَّلَ مِنَ الْإِحْرَامِ بِالْحِجَةِ  
فَهُوَ أَفْضَلُ وَآتَى لِدَلِيلِ الْإِحْرَامِ وَقَدْ رَوَى عَنْ  
عَلِيٍّ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْتَغُوا الْحِجَةَ وَالْعُسْرَةَ لِلَّهِ  
قَالَ أَسْمَاءُ هُمَا أَنْ تُحْرِمَ مِنْهُمَا مِنْ دُورَةِ أَهْلِكَ -

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَذْلِكُ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ -

فَلَمَّا كَانَ فِي الْقِرَانِ تَقْدِيمُ الْإِحْرَامِ  
بِالْحِجَةِ عَلَى الْوَقْتِ الَّذِي يُحْرِمُ بِهِ فِي الْمَتْعَةِ كَانَ  
الْقِرَانُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَتْعَةِ وَكُلُّ مَا أَتَيْنَا وَ  
صَحَّحْنَا فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ لِمَتْعَةٍ أَوْ

قِرَانٍ هَلْ يُكَبُّ أَمْ لَا

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَنَّ مَا لِكَا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جماع کرنے کی وجہ سے واجب ہونے والی قربانی اور ہر اس  
قربانی سے کھانا جائز نہیں جو حج میں کسی عمل کے چھوڑنے کے باعث  
لازم ہوتی ہے تو جب قربانی گناہ یا (اعمال حج میں) کسی کے باعث  
واجب ہوتی ہے تو اس سے کھانا جائز نہیں جبکہ تمتع اور قرآن کی قربانی  
سے کھایا جاسکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قربانیاں (تمتع اور  
قرآن کی قربانیاں) گناہ یا کوئی عمل چھوڑنے کے علاوہ کسی وجہ سے  
واجب ہوتی ہیں پس یہ ان لوگوں کے خلاف قطعی دلیل ہے جو حج اور عمرہ کے  
قرآن اور تمتع کو مکروہ جانتے ہیں۔ — پھر اس کے بعد تمتع اور  
قرآن کو جائز ماننے والوں کے درمیان فضیلت کے بابے میں اختلاف  
ہے۔ بعض نے قرآن کو تمتع پر اور دوسرے حضرات نے تمتع کو قرآن  
پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ قرآن  
کی صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے جبکہ تمتع کی صورت میں  
اس میں تاخیر ہوتی ہے۔ تو جس صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا  
جاتا ہے وہ افضل اور احرام کے اعتبار سے زیادہ مکمل ہے۔ حضرت علی

حضرت عمر بن مرہ، حضرت عبداللہ بن سلمہ سے اور

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے (اس طرح) بیان  
کرتے ہیں۔

پس جب قرآن میں حج کا احرام، احرام تمتع کے وقت سے  
پہلے ہوتا ہے تو قرآن افضل ہوا اور یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ثابت  
کیا اور صحیح قرار دیا، یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور  
امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تمتع اور قرآن کی ہدی پر سواری

کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو (قربانی کا)  
اونٹ لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ،



اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہے، فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

حضرت عجلان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

حضرت موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے قیدی یا چڑھتی بار فرمایا تجھے ہلاکت ہو سوار ہو جا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدیٰ لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ حضرت موسیٰ بن ابوالعثمان اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس کے گلے میں پیڑہ رہنے دو اور سوار ہو جاؤ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ (اس پر سوار ہو کر) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو چلا رہا تھا انہوں نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم سرکار

میں نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔  
۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَصْحَقَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيَحْكُ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدْنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا۔  
۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدْنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا بِسِيرِهَا الَّذِي فِي عُنُقِهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَسِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُنُقِهَا نَعْلٌ۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حِجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدْنَةً



دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا طریقہ تو اختیار نہیں کر سکتے۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آدمی جب تمتع یا قرآن کا اونٹ لے جائے تو اسے اس پر سوار ہونے کی اجازت ہے۔ انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سوار ہونا اس ضرر کی بنیاد پر تھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں دیکھا تو اسے اس بات کا حکم فرمایا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ضرورت کے وقت سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں بلا ضرورت جائز نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کے تحت حکم فرمایا ہو جیسے یہ حضرات کہتے ہیں اور ہو سکتا ہے ضرورت کے بغیر ہو لیکن چونکہ ضرورت کے وقت قربانی کے تمام جانوروں پر سواری جائز ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

### بیان مسئلہ

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ لے جا رہا تھا اور وہ شخص تھک چکا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور

قَالَ ارْكَبْهَا وَمَا أَنْتُمْ بِمُسْتَكِينِينَ سُنَّةَ أَهْدَى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۱۳۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هُرُوثٍ قَالَ أَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَسُوقُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خَشِيشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ أَبِرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ وَشُعْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَاقَ بَدَنَةً لِمَتْعَةٍ أَوْ قِرَانٍ أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنَّمَا كَانَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةِ رَأَاهُ مِنَ الرَّجُلِ فَأَمَرَ بِمَا أَمَرَ بِهِ لِذَلِكَ وَهَكَذَا نَقُولُ نَحْنُ لَا بَأْسَ بِرُكُوبِهَا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَلَا يَجُوزُ فِي حَالِ الْوُجُودِ فَاحْتَمَلْنَا أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ لِلضَّرُورَةِ كَمَا قَالُوا وَاحْتَمَلْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَا لِلضَّرُورَةِ وَلَكِنْ لِأَنَّ حُكْمَ الْبَدَنِ كُلِّهَا كَذَلِكَ تُرْكَبُ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَفِي حَالِ الْوُجُودِ.

### بیان المسئلة

۱۳۳۱- قَنَطَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا نَصَرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَجْلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ



جَهْدَ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بُدْنَةٌ  
قَالَ ارْكَبْهَا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا نُهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانٍ وَالثَّقَلِيُّ  
قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بُدْنَةً فَكَانَتْ رَأْيَ بِهِ جُهْدًا  
فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَ  
إِنْ كَانَتْ بُدْنَةً۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَسْرٍ حَرْفٌ  
يَدُلُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا نُهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا  
هُشَيْمٌ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ  
كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ إِذَا سَاقَ بُدْنَةً فَأَعْيَى  
رُكْبَهَا وَمَا أَنْتُمْ مُسْتَتِينَ سُنَّةٌ هِيَ أَهْدَى مِنْ  
سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۴۔ قُلَّ لَ ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا أَمَرِيهِ ابْنُ عُمَرَ  
وَ أَخْبَرَ أَنَّهُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ رُكُوبُ الْبُدْنَةِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ ثُمَّ  
الْتِمَسْنَا حُكْمَ رُكُوبِ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ  
هَلْ نَجِدُ لَهُ ذِكْرًا فِي غَيْرِ هَذِهِ الْأَثَارِ۔

۱۳۳۵۔ فَإِذَا نُهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ  
الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدُوا  
ظَهْرًا۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ فِي رُكُوبِ الْهَدْيِ سَمِعْتُ رَسُولَ

ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

حضرت عید طویل، حضرت ثابت سے اور وہ حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ لے جاتے ہوئے دیکھا  
گویا آپ نے اسے تمکا ہوا پایا تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔  
اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار  
ہو جاؤ اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات پر دلالت  
کرنے والے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا جانور لے جاتا  
ہے فرماتے ہیں کہ جب وہ تمک جائے تو سوار ہو جائے اور  
تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے اچھا طریقہ تو  
نہیں اپنا سکتے۔

تو یہ روایت بھی تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما نے جس بات کا حکم دیا اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی سنت ہے وہ ضرورت کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہونا ہے۔  
پھر ہم نے ضرورت کے بغیر قربانی کے جانور پر سواری کا حکم تلاش کیا کہ  
ہم ان روایات کے علاوہ کہیں اس کا ذکر پاتے ہیں۔

حضرت ابو ذر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے  
جانور پر مناسب طریقے پر سوار ہو سکتی کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

حضرت ابو ذر، حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے ہی  
پر سواری کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم اس کی طرف  
مجدد ہو تو مناسب طریقے سے اس پر سوار ہو سکتے ہو۔



یہاں تک کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

قرنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ضرورت کے وقت اس پر سواری کو جائز قرار دیا ہے، اور جب ضرورت ختم ہو جائے اور دوسری سواری مل جائے تو منع فرمادیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ روایات کی روشنی میں قربانی کے جائز پر سواری ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بلا ضرورت اسے ترک کیا جائے۔ پھر ہم نے قیاس کے طور پر اس کا حکم دیکھا کہ وہ کیا ہے تو ہم اشیاء کو ذمہ داریوں میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں ملکیت کامل ہوتی ہے کوئی چیز اس سے ملکیت کے احکام کو زائل نہیں کر سکتی جیسے وہ غلام جس کو مالک نے مدبر نہیں بنایا اور وہ لونڈی جس نے اپنے مالک سے کوئی بچہ نہیں جنا اور قربانی کا وہ جانور جسے اس کے مالک نے خود اپنے اوپر واجب نہیں کیا ان تمام کا سودا بھی جائز ہے اور ان سے نفع اٹھانا بھی، اور کسی چیز کے بدلے میں یا بدلے کے بغیر ان کا کسی کو مالک بنانا بھی جائز ہے اور ان میں سے بعض وہ چیزیں ہیں کہ ان پر کسی چیز کے داخل ہونے سے ان کی خرید و فروخت تو ناجائز ہے لیکن ان سے حصول نفع کا حکم زائل نہیں ہوتا ان میں ام ولد (لونڈی) اور مدبر (غلام) ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جو ان کو بیچنا صحیح نہیں سمجھتے، ان کا سودا جائز نہیں۔ ان سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے اور جو شخص بدل یا بدل کے بغیر ان سے نفع حاصل کرنا چاہے اسے ان کے منافع کا مالک بنایا جاسکتا ہے تو جو شخص ان سے نفع اٹھا سکتا وہ بدل کے ساتھ یا بغیر بدل کے چاہے ان کے منافع کا مالک بنا سکتا ہے پھر ہم قربانی کے اس جانور کو دیکھتے ہیں جسے اس کے مالک نے واجب کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں تو جب بدل کے ساتھ اس کے منافع کا مالک بنانا جائز نہیں تو ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں پس اس چیز سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے جس کے منافع کے عوض کا لین دین جائز ہو۔ یہی قیاس ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اُرکبھا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْحِثْتَ اِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

فَاَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ هَذَا الْحَدِیْثِ رُكُوبَهَا فِیْ حَالِ الْقَرْوَرَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ ذَلِكَ اِذَا ارْتَفَعَتِ الْقَرْوَرَةُ وَوَجَدَ غَیْرَهَا فَثَبَّتَ بِذَلِكَ اَنَّ هَذَا احْکَمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِیْقِ الْاَثَارِ تَرْكُوبِ الْقَرْوَرَاتِ وَتَرْكُوبِ لَارْتِفَاعِ الْقَرْوَرَاتِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا احْکَمَ ذَلِكَ مِنْ طَرِیْقِ الْبَنْطَرِ کَیْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا اِلَّا شَیْءًا عَلٰی صَرِیْحٍ فَمِنْهَا مَا اِلْمَلِكُ فِیْهِ مُتْکَامِلٌ لَمْ یَدْخُلْهُ شَیْءٌ یَزِیْلُ عَنْهُ شَیْئًا مِنْ احْکَامِ اِلْمَلِكِ کَالْعَبْدِ الَّذِیْ لَمْ یَدْ بَرَّهْ مُوْلَاہُ وَکَالَاْمَةِ الَّتِیْ لَمْ تَلِدْ مِنْ مُوْلَاہَا وَکَالْبُدْنَةِ الَّتِیْ لَمْ یُوْجِبْهَا صَاحِبُهَا فَکُلُّ ذَلِكَ جَائِزٌ بِبَیْعِهِ وَجَائِزٌ اِلَّا نَفْعًا بِہِ وَجَائِزٌ تَمْلِیْکُ مَنَافِعِہِ بِاِبْدَالِ وَبِلَا اِبْدَالٍ وَمِنْهَا مَا قَدْ دَخَلَ شَیْءٌ مُنْعٍ مِنْ بَیْعِہِ وَلَمْ یَزَلْ عَنْهُ حُکْمُ الْاِنْتِفَاعِ بِہِ مِنْ ذَلِكَ اَمُّ الْوَلَدِ الَّتِیْ لَا یَجُوزُ لِیُوْلَاہَا بَیْعُہَا وَالْمَدْبْرُ فِیْ قَوْلٍ مَنْ لَا یَزِیْ بَیْعُہُ فَذَلِكَ لَا بَاسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِہِ وَتَمْلِیْکِ مَنَافِعِہِ لِلَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَنْتَفِعَ بِہَا بِبَدَلٍ اَوْ بِلَا بَدَلٍ فَکَانَ مَالُہُ اَنْ یَنْتَفِعَ بِہِ فَلَہُ اَنْ یَمْلِکَ مَنَافِعَہُ مِنْ شَاءَ بِاِبْدَالٍ وَبِلَا اِبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْمَدْنَةَ اِذَا اَوْجِبَتْ رِبَّہَا فَکُلُّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّہُ لَا یَجُوزُ لَہُ اَنْ یُوجِرَہَا وَلَا یَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِہَا بِدَلٍّ اَوْ فَلَمَّا کَانَ لَیْسَ لَہُ تَمْلِیْکُ مَنَافِعِہَا بِبَدَلٍ کَانَ کَذَلِكَ لَیْسَ لَہُ الْاِنْتِفَاعُ بِہَا وَلَا یَکُونُ لَہُ الْاِنْتِفَاعُ بِشَیْءٍ اِلَّا شَیْءٌ لَہُ اَلْتَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِہِ اِبْدَالًا مِنْهَا فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَہُ وَابِیْ یُوْسُفَ وَحُمَیْدٍ وَقَدْ رَوٰی ذَلِکَ



۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ أَرَاهُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يَفْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْبُدْنَةُ إِذَا أَحْتَاجَ إِلَيْهَا سَاقَتْهَا رَكِبَهَا رُكُوبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

۱۳۴۰۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْمُتَّقِدِ مِثْلَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمَةَ عَنْ سُبْيَانَ وَحَبَّانٍ عَنْ حَمَّادٍ كُلِّهِمَا عَنْ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ فِي ظُهُورِهَا قَالِبًا فِيهَا وَأَصْوَارُهَا وَأَوْبَارُهَا حَتَّى تُصِيرَ بُدْنًا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ هِيَ الْإِبِلُ يَنْتَفِعُ بِهَا حَتَّى تُقْلَدَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ زُقَاعَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ إِنْ أَحْتَاجَ إِلَى ظُهُورِهَا رَكِبَ وَإِنْ أَحْتَاجَ إِلَى لَبَنِهَا شَرِبَ يَعْنِي الْبُدْنَ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ أَرَاهُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يَفْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ أَرَاهُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يَفْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْبُدْنَةُ إِذَا أَحْتَاجَ إِلَيْهَا سَاقَتْهَا رَكِبَهَا رُكُوبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

۱۳۴۰۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْمُتَّقِدِ مِثْلَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمَةَ عَنْ سُبْيَانَ وَحَبَّانٍ عَنْ حَمَّادٍ كُلِّهِمَا عَنْ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ فِي ظُهُورِهَا قَالِبًا فِيهَا وَأَصْوَارُهَا وَأَوْبَارُهَا حَتَّى تُصِيرَ بُدْنًا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ هِيَ الْإِبِلُ يَنْتَفِعُ بِهَا حَتَّى تُقْلَدَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ زُقَاعَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ قَالَ إِنْ أَحْتَاجَ إِلَى ظُهُورِهَا رَكِبَ وَإِنْ أَحْتَاجَ إِلَى لَبَنِهَا شَرِبَ يَعْنِي الْبُدْنَ۔



## بَابُ مَا يُقْتَلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا  
ابْنُ أَبِي مُرَيْمٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْعِجْلَانِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوُّ  
حَدِيثُ مَالِكٍ وَالْكَلْبُ يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلُنَّ  
فِي الْحَرَمِ الْعُقْرَبُ وَالْجَدَاوُ وَالْغُرَابُ وَالْفَائِرَةُ  
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَبَّةُ  
وَالذِّئْبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو  
حَدَّادٌ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارِبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْكَلْبُ  
الْعَقُورُ الْأَسَدُ۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ  
بْنُ مَسْصُورٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مِثْلَهُ۔

## محرم کس جانور کو قتل کر سکتا ہے۔

حضرت ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مالک اور حضرت لیث  
کی طرح روایت کرتے ہیں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں بھی قتل کیا جائے پھر چیل  
کوا، چوہا اور باؤ لاکتا انھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا  
کہ سانپ، بھیڑیا اور کاٹنے والا کتا۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابو صالح سے اور وہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے  
فرمایا کاٹنے والا کتا، شیر ہے۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابوسیلان سے اس  
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## قول اهل العلم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَذَّ هَبَ تَوْمًا إِلَى هَذَا  
فَقَالُوا الْكَلْبُ الْعَقُورُ الَّذِي أَبَا النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَهُ هُوَ الْأَسَدُ وَكُلُّ سَبْعٍ  
عَقُورٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي ذَلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي  
ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ هُوَ الْكَلْبُ  
الْمَعْرُوفُ وَلَيْسَ الْأَسَدُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَقَالُوا  
لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْأَسَدُ

## اقوال اہل علم

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جامعیت  
اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جس کاٹنے والے کتے کا  
قتل سرکارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا وہ شیر ہے  
اور ہر کاٹنے والا درندہ اس حکم میں داخل ہے۔ — لیکن  
دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کاٹنے  
والے کتے سے مراد سروت کتا ہے شیر کا اس میں کوئی تعلق نہیں  
وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ کاٹنے والا کتا شیر



وَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۱۳۲۶. وَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدْفَعُ ذَلِكَ وَهُوَ مَلْحَدُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَيْرَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الضَّبْعِ فَقُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَسَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ -

۱۳۲۷. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَابٌ وَشَيْبَانُ وَهَدِيَّةٌ قَالُوا ثَنَا جُرَيْجُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ النَّهْثَالِ قَالَ ثَنَا جُرَيْجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبْعِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحَرَّمُ كَيْشًا -

۱۳۲۸. حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيهِ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ وَجُرَيْجُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الضَّبْعِ أَكُلُهَا فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ -

۱۳۲۹. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ

ہے بلکہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ کارود عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا رد فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوعمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بچو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات کہ کارود عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بچو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شکار ہے اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈکا لادم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوعمار سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بچو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس میں یہ



اضافہ کیا کہ آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈا لازم فرمایا جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ محرم بھوکہ قتل کرے تو ایک مینڈے کا فیصلہ کیا جائے۔

تو جب بھوکہ درندہ ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل جائز قرار نہیں دیا بلکہ اسے شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر تاوان لازم کیا تو اس میں ہمارے لیے راہنمائی ہے کہ کاٹنے والا کتا درندہ نہیں اور اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذہب باطل ہو گیا اور کاٹنے والے کتے سے وہی کتا مراد ہے جسے عام لوگ پہچانتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم بھیڑیے کو قتل کرنا کیوں جائز نہیں سمجھتے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ چونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حرم میں اور حالتِ احرام میں بھی قتل کیا جائے، آپ نے ان پانچ کا ذکر بھی فرمایا کہ وہ کون سے ہیں تو پانچ کا ذکر اس بات پر دلالت ہے کہ ان پانچ کے علاوہ کا حکم ان کے حکم کے خلاف ہے ورنہ پانچ کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا اور جن لوگوں نے بھیڑیے کا قتل جائز قرار دیا ہے انہوں نے تمام درندوں کو مارنا جائز کہا اور جنہوں نے بھیڑیے کے قتل سے روکا انہوں نے کاٹنے والے کتے کے علاوہ تمام درندوں کے قتل سے روکا ہے۔

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالتِ احرام اور حرم میں قتل کے بارے میں مروی ہے تو اس سے یہ ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں محرم مار سکتا ہے تو اچیل، سپوا، بھٹو اور کاٹنے والا کتا۔

الْحَوْضِيُّ قَالَا شَنَا حَسَّانُ بْنُ إِدَاهِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا اصَابَهَا الْمُحْرِمُ كِبْشًا مَسْنَدًا تَوَكَّلْ -

۱۳۵۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَنَا سَعِيدُ بْنُ مَبْمُورٍ قَالَ شَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَبْمُورٍ بْنِ زَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَتَلَنِي فِي الصَّبْعِ إِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بِكِبْشٍ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّبْعُ هِيَ سَبْعٌ وَلَمْ يُبْعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهَا وَجَعَلَهَا صَيْدًا وَجَعَلَ عَلَى قَاتِلِهَا الْجَزَاءَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ لَيْسَ هُوَ السَّبْعُ وَبَطَلَ بِذَلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ فَإِنْ قَالَ قَاتِلٌ فَلَمْ لَا يُبْجُونَ قَتْلَ الذِّئْبِ قِيلَ لَهُ لَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ فَذَكَرَ الْخَمْسَ مَا هُنَّ فَذَكَرَ الْخَمْسَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ غَيْرَ الْخَمْسِ حُكْمُهُ غَيْرُ حُكْمِهِنَّ وَالْأَلَمِيكُنْ لِدِكْرِهِ الْخَمْسَ مَعْنَى قَالِذِينَ أَبَا حُوٍّ قَتَلَ الذِّئْبَ أَبَا حُوٍّ قَتَلَ جَمِيعَ السَّبَاعِ وَالَّذِينَ مَنَعُوا قَتْلَ الذِّئْبِ خَطَرُوا قَتْلَ سَائِرِ السَّبَاعِ غَيْرِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ خَاصَّةً وَقَدْ ثَبَتَ خُرُوجُ الصَّبْعِ مِنَ الْقَتْلِ وَلَمْ يَكُنْ كَلْبًا عَقُورًا وَثَبَتَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ -

۱۳۵۱ - فَأَمَّا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُقْتَلُ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ فَمَا حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا شَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ



قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الذَّوَابِّ يَقْتُلُهُنَّ الْحَرَمُ الْغُرَابُ وَالْجَحْدُ وَالْفَاثَرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جنہیں محرم مار سکتا ہے انھوں نے فرمایا مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے بتایا کہ آپ حکم دیتے تھے — پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کس کس جانور کو مار سکتا ہے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جریر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَزِينِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرَّةَ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَرِيرٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحَرَّمَ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُهُمْ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ ثَنَا سِبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْتُلُ الْمُحَرَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدِنِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔



١٣٥٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ -

١٣٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَأَلْتُ تَائِبَ بْنَ عَمْرِو  
قَالَ سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ -

١٣٤- حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ سَمِعْنَا الْقَعْنِيَّ قَالَ  
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَلَّهِ-

١٣٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهُوَ مَتَنَا قُلْ مِثْلَهُ -

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَاصِرٍ  
الْعَقَدِيُّ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

١٣٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَاوَسَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَنَاوَسَ شُعْبَةُ قَدْ كَرِهَ إِسْنَادَهُمْ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغُرَابُ لَا يَقَعُ -

١٣٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا الْحِجَابُ  
قَالَ سَمِعْنَا حَمَّادُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ خُمْسُ نَوَاسِقِي يُقْتَلْنَ فِي الْحِجْلِ وَالْحَرَمِ  
الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْحَدَأُ وَالْغَرَابُ وَالْعَقِيبُ

١٣٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ  
مُعِيذٍ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ أَعْيُنٍ عَنْ يُزَيْدِ بْنِ أَبِي  
زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت نافع اور حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قنبری فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک  
کے سامنے پڑھا انھوں نے حضرت عبداللہ بن دینار  
سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں  
حضرت شعبہ نے حضرت عبداللہ بن دینار سے انھوں

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے سفید نشان والے کوڑے کا ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حلال و حرام میں قتل کیا جائے۔ کائنات، چوہ، چیل، کوا اور بچھو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا محرم سانپ، کچھ اور فاسق چڑھیا کو قتل کر سکتا ہے۔



یزید بن ابیہرہ فرماتے ہیں انہوں نے اس کے علاوہ کاجی ذکر کیا لیکن مجھے یاد نہیں، حضرت موسیٰ بن امین فرماتے ہیں میں نے پوچھا چوہیا کو فاسق کیوں فرمایا، انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہیا نے جی منہ میں پکڑ رکھی تھی تاکہ آپ کے مکان کو جلا دے آپ اس کی طرف اٹھے اور اسے مار دیا اور ہر شخص کے لیے اسے مارنا جائز قرار دیا محرم ہوا یا غیر محرم۔

توسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے احرام کی حالت میں اور غیر محرم کے لیے حرم میں اس کا قتل جائز فرمایا اور پانچ چیزوں کا شمار کیا۔ اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان کے ہم شکل جانوروں کا حکم بھی یہی ہے البتہ جس کے بارے میں اتفاق ہو جائے کہ سرکارِ دو عالم کی مراد یہی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ان تمام صورتوں میں سانپ کو مارنا جائز ہے اور باقی تمام حشرات الارض کا حکم بھی یہی ہے جبکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بچو کا ذکر فرمایا اور تم نے تمام حشرات الارض کے لیے اسی حکم کا قول کیا پھر تم درندوں کے لیے اس حکم کا انکار کیوں کرتے تو جن جانوروں کے قتل کے جواز کا ذکر کیا گیا ان کی مثل جانوروں کے قتل کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْفَارَةَ الْفَوَيْسِقَةَ قَالَ يَزِيدُ وَعَدَّ غَيْرَ هَذَا أَقْلَمَ أَحَقُّظُ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ سُمِّيَتْ الْفَارَةُ الْفَوَيْسِقَةُ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ أَخَذَتْ فَارَةً فَبَيْدَتْ لَعُرْقَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَامَ إِلَيْهَا فَجَعَلَهَا وَأَحْلَى قَتْلَهَا لِكُلِّ مُحْرِمٍ أَوْ حَلَالٍ۔

قَهْدَ أَمَا أَبَا حَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَهُ فِي إِحْرَامِهِ وَأَبَا حَالِ الْحَلَالِ قَتْلَهُ فِي الْحَرَمِ وَعَدَّ ذَلِكَ خَمْسًا لِكَيْ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حُكْمُ أَشْكَالٍ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ لِحُكْمِ هَذِهِ الْخَمْسِ إِلَّا مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فَإِنْ قَالَ قَاتِلْ فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَيَّةَ مُبَاحًا قَتْلَهَا فِي ذَلِكَ كُلِّهِ وَكَذَلِكَ جَمِيعُ الْهَوَامِ فَإِنَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْعُقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلْتُمْ كُلَّ الْهَوَامِ كَذَلِكَ فَمَا تُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ السِّبَاعُ كَذَلِكَ أَيْضًا فَيَكُونُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْعُقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلْتُمْ كُلَّ الْهَوَامِ كَذَلِكَ فَمَا تُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ السِّبَاعُ كَذَلِكَ أَيْضًا فَيَكُونُ مَا ذَكَرَ أَبَا حَالَةَ قَتْلَهُ مِنْهُنَّ أَبَا حَالَةَ مِثْلَهُ لِقَتْلِ جَمِيعِهِمْ قِيلَ لَهُ قَدْ أَوْجَدْنَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا فِي الصَّبِيعِ وَهِيَ مِنَ السِّبَاعِ أَنَّهَا غَيْرُ دَاخِلَةٍ فِيهَا أَبَا حَالَةَ قَتْلَهُ مِنَ الْخَمْسِ قُلْتُ بِذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ بِأَبَا حَالَةَ قَتْلَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ خَاصَّةً مِنَ السِّبَاعِ ثُمَّ قَدْ رَأَيْنَا أَيْضًا أَبَا حَالَةَ مَعَ ذَلِكَ أَيْضًا قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَادِ وَهُمَا مِنْ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے تمہیں بچو کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم بتایا اور وہ درندہ ہے لیکن ان پانچ میں داخل نہیں جن کا قتل آپ نے جائز فرمایا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمتے والے کتے کا قتل جائز قرار دیتے ہوئے تمام درندے مراد نہیں لیے بلکہ خاص درندے مراد لیے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود آپ نے کتے اور چیل کو مارنا جائز قرار دیا اور وہ پنجوں والے پرندوں میں سے ہیں اور اس بات پر اجماع



ذَوِ الْمَخْلَبِ مِنَ الطَّيْرِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَمْ  
يُرْدِدْ لِكَ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ لَا نَهْمُ  
قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْعُقَابَ وَالصَّقْرَ وَالْبَاغِيَّ  
ذُو مَخْلَبٍ وَأَنَّهُمْ غَيْرُ مَقْتُولِينَ فِي حَرَمِ كَمَا  
يُقْتَلُ الْغُرَابُ وَالْحِدَاؤُ وَ إِنَّمَا الْإِبَاحَةُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلِ الْغُرَابِ وَالْحِدَاؤِ عَلَيْهِمَا  
خَاصَّةٌ لَا عَلَى مَا سِوَاهُمَا مِنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ  
مِنَ الطَّيْرِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبَاحَ قَتْلَ الْعُقَابِ فِي الْأَحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَأَجْمَعُوا  
أَنَّ جَمِيعَ الْهَوَامِ مِثْلُهَا وَأَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ قَتْلِ الْعُقَابِ إِبَاحَةُ قَتْلِ  
جَمِيعِ الْهَوَامِ فَذُو النَّابِ مِنَ السِّبَاعِ بِنِي  
الْمَخْلَبِ مِنَ الطَّيْرِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْهَوَامِ مَعَ مَا  
قَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ وَشَدَّاهُ مَا رَوَاهُ جَابِرُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الضَّبْعِ فَإِنَّ  
قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حُكْمَ الضَّبْعِ كَمَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهَا تُؤْكَلُ قَامًا  
لَهَا كَانَ لَا يُؤْكَلُ مِنَ السِّبَاعِ فَهُوَ كَالْكَلْبِ  
قِيلَ لَهُ قَدْ غَلَطْتَ فِي الشَّبِيهِ لَا تَقْدِرُ أَيْنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ قَتْلَ  
الْغُرَابِ وَالْحِدَاؤِ وَالْفَارَةِ وَكُلِّ لَحْمٍ هَرُولَاءٍ  
مَبَاحٍ عِنْدَكَ كَمَا فَلَمْ يَكُنْ إِبَاحَةُ الْكَلْبِ مِمَّا  
يُوجِبُ حُرْمَةَ قَتْلِهِمْ فَكَذَلِكَ الضَّبْعُ لَيْسَ  
إِبَاحَةُ أَكْلِهَا أَوْجِبَ حُرْمَةَ قَتْلِهَا وَإِنَّمَا مَنَعُ مِنْ  
قَتْلِهَا أَنَّهُ صَيْدٌ وَإِنْ كَانَتْ سَبْعًا فَكُلُّ السِّبَاعِ  
كَذَلِكَ إِلَّا الْكَلْبَ الَّذِي خَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا خَصَّهُ بِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ  
فَكَيْفَ تَكُونُ سَائِرُ السِّبَاعِ كَذَلِكَ وَهِيَ لَا  
تُؤْكَلُ قِيلَ لَهُ قَدْ يَكُونُ مِنَ الصَّيْدِ مَا لَا

ہے کہ آپ نے بچے والے تمام پرندے مراد نہیں لیے کیونکہ اس بات پر اتفاق  
ہے کہ شکار اور باز بچے والے پرندے ہیں لیکن انہیں حرم میں قتل نہیں  
کر سکتے جبکہ کوسے اور چیل کو مارا جائے گا تو کوسے اور چیل کو مارنا  
ان کے ساتھ خاص ہے ہر بچے والا پرندہ مراد نہیں، اس بات پر بھی  
اتفاق ہے کہ احرام اور حرم میں بچھو کو مارنا جائز ہے اور یہ بات بھی  
متفق علیہ ہے کہ تمام حشرات الارض اس کی مثل ہیں اور بچھو کے قتل  
سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تمام حشرات الارض کو  
قتل کرنا ہے، اور کچلیوں والے درندے حشرات الارض کی نسبت  
بہجوں والے پرندوں کے زیادہ مشابہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے  
یہ بات بیان فرمائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نے اسے  
مزید تقویت دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بچھو کا حکم بیان فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ اسے کھایا جاتا  
ہے لیکن میں درندوں کو کھایا نہیں جاتا ان کا حکم کتے کے حکم جیسا ہے

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تم نے تشبیہ میں غلطی کی ہے کیونکہ  
ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوسے چیل اور چھو بیا کا قتل  
جائز قرار دیا اور تمہارے نزدیک ان کا کھانا جائز ہے تو ان کے کھانے کے  
جواز نے ان کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسی طرح بچھو کے کھانے کے جواز  
سے اس کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسے مارنے سے اس لیے  
منع کیا گیا کہ وہ شکار ہے اگرچہ وہ درندہ ہے لہذا کتے کے علاوہ ہر درندے  
کا یہی حکم ہے کتے کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص  
کیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام درندوں کے لیے یہ حکم کیے ہو سکتے ہیں  
حالانکہ وہ کھائے نہیں جاتے، اسے کہا جائے گا کہ بعض شکار کھائے نہیں  
جاتے لیکن آدمی کے لیے ان کا شکار حلال ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے کتوں کو



يُؤْكَلُ وَمُبَاحٌ لِلرَّجُلِ صَيْدُهُ لِيُطْعِمَهُ كَلَابَهُ  
إِذَا كَانَ فِي الْحِلِّ حَلَالًا۔

۱۳۶۶۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ أَيْضًا فِي الْحَرَمِ مَا حَدَّثَنَا أَبُو  
أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَفْصُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَنَحْنُ بِمِنَى فَقَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ أَنَّ  
سَائِدَ الْهُوَالِ مَبَاحٌ قَتْلُهُ فِي الْأَحْرَامِ وَالْحَرَمِ  
وَجَمِيعُ مَا صَحَّحْنَا فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَإِنِّي يُؤْسَفُ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى غَيْرُ  
الدِّثْلِ قَاتِلُهُمْ جَعَلُوهُ فِي ذَلِكَ كَالْكَلْبِ سَوَاءً

بَابُ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِي الْحِلِّ  
هَلْ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدُونِ قَالَ ثَنَا اسَدُ  
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ نَزَلَ  
فَدَيْدًا نَاقِيًا بِالْحِجَلِ فِي الْجَفَّانِ شَائِلَةً بِأَرْحَلِهَا  
فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ لِحَاذَةٍ وَالْحَبِطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ  
فَأَمْسَكَ عَلَى فَا مَسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هَؤُلَاءِ  
مِنْ أَشْجَعِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ بِيضَاتٍ وَيَمِيرُ  
أَوْ يَمِيرُ وَحْشٍ فَقَالَ أَطْعِمُوهُمْ أَهْلَكَ فَإِنَّا حَرَمٌ  
قَالُوا نَعَمْ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ نَذَّهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ  
فَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ صَيْدٍ

کھلائے جب کہ وہ حرم کے باہر ہو اور محرم نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرم میں سانپ کو مارنے  
کے بارے میں بھی مروی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم  
دیا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حالت احرام میں اور  
حرم میں بھی تمام حشرات کو مارنا جائز ہے۔ اس باب میں ہم نے جس باب  
کی تصحیح بیان کی ہے وہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام  
محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ انہوں نے اس سلسلے میں بھیڑنے  
کو کتے کی طرح قرار دیا ہے۔

غیر محرم کا حرم سے باہر شکار محرم کھا  
سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمار بن نوفل فرماتے ہیں حضرت  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقام کدیر میں اتنے تو اونچے  
کھٹوں میں چکوری پیش کیے گئے انہوں نے حضرت علی  
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے اور ان کے  
ہاتھوں سے پتے گر رہے تھے۔ وہ کھانے سے رک گئے  
تو لوگ بھی رک گئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
یہاں کون شخص زیادہ بہادر ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آئے اور  
سوکھا ہوا گوشت یا فرمایا جنگلی گدھے کا گوشت لایا، آپ  
نے فرمایا اسے اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ ہم محرم ہیں  
(اس پر) ان سب نے کہا ہم جانتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک  
جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں محرم کے لیے



ایسے شکار کا گوشت کھانا حلال نہیں جسے غیر محرم نے شکار کیا کیونکہ اس (حرم) پر شکار حرام ہے تو اس کا گوشت بھی حرام ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے نہ کھایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہرن کا خشک گوشت لایا گیا، اور آپ محرم تھے چنانچہ آپ نے لوٹا دیا۔ حضرت یونس فرماتے ہیں میں نے یہ تمام حدیث حضرت سفیان سے سنی البتہ ”وخیقہ“ کا لفظ مجھے ان سے معلوم نہ ہوا بلکہ مجھ سے ان کے بعض شاگردوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

اور اس حدیث میں شکار کا گوشت روکنے کی علت مذکور نہیں ہے یہ بھی احتمال ہے کہ احرام کی وجہ سے ایسا ہوا ہو اور ہو سکتا ہے اس کی کوئی دوسری وجہ ہو اس حدیث میں کسی ایک پر دلالت نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شکار کے بارے میں جسے غیر محرم شکار کرتا اور ذبح کرتا ہے، ان کی اپنی رائے مروی ہے کہ محرم کے لیے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن شماس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ پیش کرتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے بعض نے اسے حرام قرار دیا اور بعض ملال سمجھتے جبکہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی۔

قَدْ ذَبَحَهُ حَلَالٌ لَّا تَلَاكُمُ الْقَيْدُ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ نَلْمُهُ أَيْضًا حَرَامٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۸۔ وَاحْتَجُّوا لِي ذَلِكِ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا هَدُّ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَحْمٍ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَبِيصِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدِّيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى لَهُ وَشَيْقَةَ طَبِيٍّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَزَدَا قَالَ يُونُسُ سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْيَانَ غَيْرَ قَوْلِهِ وَشَيْقَةَ فَإِنِّي لَمَّا أَفْهَمْتُ ذَلِكَ مِنْهُ۔

وَحَدَّثَنِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ عِلَّةٍ رَدِّ لَحْمِ الْقَيْدِ مَا هِيَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَحَدٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ مِنْ رَأْيِهَا فِي الْقَيْدِ يَصِيدُ هُوَ الْحَلَالُ فَيَذِبُ بَحْثُهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ لِلْمُحْرِمِ۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ كَخَيْرِ الشُّيُوخِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الْفَرَنَجِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَمَّاسٍ يَقُولُ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ لَحْمِ الْقَيْدِ يَصِيدُ هُوَ الْحَلَالُ ثُمَّ يُهْدِيهِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَتْ اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْهُمْ مَنْ



حَرَمَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ أَحَلَّهُ وَمَا أَرَى بِشَيْءٍ مِنْهَا  
۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَهْتُ  
قَالَ تَنَاوَهْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

فَهَذَا عَائِشَةُ لَمْ يَكُنْ رَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الْحَلَالِ عِنْدَهَا  
عَلَى مَا قَدْ دَلَّهَا عَلَى حُرْمَتِهِ عَلَى الْحَرَمِ۔  
۱۳۷۲۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو  
بَشِيرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ تَنَاوَهْتُ جَابِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّهُ قَالَ لَزِيدُ بْنُ أَرْقَمٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى لَهُ عَصَا صَيْدٍ  
وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَهْتُ أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ  
قَالَ لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
أَهْدِي رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَحْمَ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنِّي حَرَامٌ۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ تَنَاوَهْتُ  
قَالَ تَنَاوَهْتُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ  
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَزِيدُ بْنُ أَرْقَمٍ هَذَا عَلِمْتُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى لَهُ عَصَا  
صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

فَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّرَ ذَلِكَ الْعَصَا عَلَى الَّذِي أَهْدَاهُ  
إِلَيْهِ لَا أَنَّهُ حَرَامٌ۔

۱۳۷۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ

بنو تمیم کے ایک شخص حضرت عمران بن عبد اللہ یا عبید اللہ  
بن عمران، حضرت عبد اللہ بن شماس سے اور وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک سرکارِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر محرم کے شکار کا گوشت اس لیے  
واپس نہیں کیا کہ محرم پر اس کا کھانا حرام ہے۔

انہوں نے پہلے گروہ (اس سلسلے میں اس حدیث  
سے بھی استدلال کیا۔ حضرت طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ  
سے فرمایا آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو  
آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔

حضرت طاووس سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت  
زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے  
فرمایا ایک صحابی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں شکار کا گوشت پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ  
عنہ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ  
محرم تھے پس آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا  
تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے  
اور اس میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش  
کرنے والے کو شکار کا وہ عضو اس لیے واپس کیا کہ آپ محرم تھے۔

انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے فرمایا ایک صحابی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش کرنے والے کو شکار کا وہ عضو اس لیے واپس کیا کہ آپ محرم تھے۔



قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
الصَّعْبِ ابْنِ جُثَامَةَ قَالَ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِالْبُوعَاءِ وَبُودَانِ  
فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحُشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا  
رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَيْسَ بِنَارٍ عَلَيْكَ  
وَلَكِنَّا حُرْمٌ

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا  
أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمُسْعُوذِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

فَقِيلَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ مُضْطَرَبٌ قَدْ  
رَوَاهُ قَوْمٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرَوَاهُ آخَرُونَ فَقَالُوا  
إِنَّمَا أَهْدَى إِلَيْهِ حِمَارًا وَحُشِيًّا

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّمَا لَكَ  
حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جُثَامَةَ أَهْدَى  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِيًّا  
ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ سُفْيَانَ -

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ فَذَكَرَ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

فَفِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّ الْهَدْيَةَ الَّتِي  
رَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّعْبِ  
مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ حَرَامٌ كَأَنَّ حِمَارًا وَحُشِيًّا فَإِنْ  
كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ فَإِنَّ هَذَا لَا يَخْتَلِفُ أَحَدٌ فِي  
حُرْمَتِهِ عَلَى الْمُحَرَّمِ غَيْرَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَدْ رَوَى  
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَزَادَ فِيهِ حَرْفًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام البواریا ودان میں تھا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں نے آپ کی  
خدمت میں گورخر کے گوشت کا تھنہ پیش کیا تو آپ نے مجھے واپس  
کر دیا جب میرے چہرے پر پریشانی کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم یہ  
گوشت واپس نہ کرتے لیکن بات یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

حضرت مسعودی، اسحق بن راشد سے اور وہ حضرت  
زہری (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے  
اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان حضرات کو کہا گیا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بعض لوگوں  
نے اس طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات  
نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں گورخر پیش کیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر پیش کیا پھر حضرت  
یونس نے حضرت سفیان سے مروی روایت کی طرح  
بیان کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابن ابی  
ذئب نے بتایا انھوں نے حضرت ابن شہاب سے  
روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعیب بن لیث نے اپنے والد سے اور  
انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا پھر انھوں نے  
اس کی مثل ذکر کیا۔ — ان احادیث میں ہے کہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ہدیہ کو حرام جان کر حضرت  
صعب رضی اللہ عنہ کو واپس کیا وہ گورخر تھا اگر یہ بات اسی طرح  
تو اس کے محرم پر حرام ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں البتہ حضرت  
سید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ



عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَيْتَانَ بِذَلِكَ الْحَرْفَ أَنَّ الْحَمَادَ  
كَانَ مَذْبُوحًا -

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ تَصْرِ قَالَ تَنَا الْقُرْبَانِيُّ  
قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جُثَامَةَ  
أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَارًا  
وَحُشِيًّا فَرَدَّهُ وَكَانَ مَذْبُوحًا -

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا ابْنُ يَدَاوَدَ  
قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ  
جُثَامَةَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَمَارًا وَحُشِيًّا يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا  
حَرَامٌ -

فَقِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مَذْبُوحًا وَقَدْ رَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ حَرَامٌ وَقَدْ رَوَى إِصْحَابُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْزِمُ حَمَارًا وَحُشِيًّا أَوْ يَحْزِمُ حَمَارًا -

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
عَامِرٍ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جُثَامَةَ  
أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجْزَ حَمَارٍ  
وَحُشِيٍّ وَهُوَ يَقْدُرُ يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهُ -

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ تَنَا حُجَّاجُ  
بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَ تَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
مَنْصُورًا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ  
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَجُلٌ حَمَارٍ -

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا سُلَيْمَانُ  
بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيبِ بْنِ  
أَبِي تَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جُثَامَةَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

کی روایت پر ایک بات کا اضافہ کیا ہے جس میں اس بات کا بیان  
ہے کہ وہ گورخو ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم)  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہ)  
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخو بطور ہدیہ  
پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور وہ ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت حبیب بن البواب، حضرت سعید بن جبیر  
اور وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہ) نے سرکارِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخو کا ہدیہ پیش کیا  
جس سے خون بہہ رہا تھا آپ نے اسے واپس لٹا دیا اور  
فرمایا میں محرم ہوں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ ذبح کیا ہوا تھا اور سرکارِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کی وجہ سے اسے واپس کر دیا  
حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے حضرت ابن  
عباس (رضی اللہ عنہما) سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ گورخو کی لان تھی (عجز کا  
نظر فرمایا یا فخذ کا لیکن مفہوم ایک ہے)۔ حضرت حکم، حضرت  
سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت جثامہ (رضی اللہ عنہ) نے مقامِ قدید میں ایک گورخو کی لان سرکارِ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جس سے خون بہہ رہا تھا تو  
حضرت منصور، حضرت حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے  
ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے  
فرمایا کہ وہ گورخو کی ٹانگ تھی۔

حضرت حکم اور حبیب بن البواب حضرت سعید بن جبیر سے  
اور وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت  
صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ان میں ایک کہتے ہیں کہ گورخو کا



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَجَزَ حِمَارٌ رَدَّ  
قَالَ الْآخَرُ لِحَذِّ حِمَارٍ دَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهُ -  
فَقَدْ اتَّفَقَتْ هَذِهِ الْأَثَرُ الْمَرْوِيَّةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ الصَّغْبِ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ الْهَدْيَةَ عَلَيْهِ  
أَنَّهُمَا كَانَتْ فِي لَحْمِ صَيْدٍ غَيْرِ حَيٍّ فَذَلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ  
كَرِهَ لِلْمُحَرَّمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ وَرَأَاهُ كَانَ الَّذِي  
تَوَلَّى صَيْدَهُ وَذَبَحَهُ حَلَالًا وَقَدْ رَوَى عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذَلِكَ -  
۱۳۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ  
الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ حَرَمٌ لَمْ تَصِيدُوهُ  
أَوْ يَصَادْ لَكُمْ -

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَسَدٌ قَالَ  
قَالَ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَا وَرَوَى  
عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُمَرُ وَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَقَالُوا كُلُّ صَيْدٍ صِيدَ  
مِنْ أَجْلِ مُحَرَّمٍ وَإِنْ كَانَ الَّذِي صَادَهُ حَلَالًا  
فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى ذَلِكَ الْمُحَرَّمِ كَمَا يَحْرَمُ عَلَيْهِ  
مَا تَوَلَّى هُوَ صَيْدَهُ بِنَفْسِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ

پہچلا حصہ تھا اور دوسرے فرماتے ہیں گورخر کی لان تھی اس  
سے خون جاری تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔

حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں کہ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے مروی ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ  
ایسے شکار کا گوشت تھا جو زبردہ نہیں تھا پس یہ ان لوگوں کی دلیل  
ہے جو محرم کے لیے شکار کا گوشت رکھنا مکروہ جانتے ہیں اگرچہ  
اسے غیر محرم نے شکار اور ذبح کیا ہو۔ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکار کا گوشت تمہارے لیے  
حلال ہے جبکہ تم محرم ہو اور تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی  
تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو ایک انصاری سے وہ حضرت جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو، حضرت مطلب سے وہ حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شکار  
محرم کے لیے کیا جائے چاہے وہ غیر محرم نے ہی کیا ہو وہ اس محرم  
پر اسی طرح حرام ہے جیسے عورت اس کا اپنا کیا ہو افسوس کہ  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ



اَخْرُوجُوا كُلَّ صَيْدٍ صَادَ حَلَالٍ فَلَحْمُهُ  
حَلَالٌ لِكُلِّ مُحْرِمٍ وَحَلَالٍ وَكَانَ مِنَ الْمَجْتَهِدِ لَهُمْ  
فِي حَدِيثِ الْمُطْلَبِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْيَصَادُ لَكُمْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ  
أَرَادَ بِهِ أَوْيَصَادُ لَكُمْ بِأَمْرِكُمْ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ  
كَذَلِكَ فَإِنَّهُمْ أَيْضًا كَذَلِكَ يَقُولُونَ كُلُّ صَيْدٍ  
صَادَ حَلَالٌ لِلْمُحْرِمِ بِأَمْرٍ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى ذَلِكَ  
الْمُحْرِمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ جَاءَتْ بِحَيْثُ امْتَوَاتَرَانِي  
أَبَاحَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي قَدْ صَادَ حَلَالٌ  
لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ صَادَ بِأَمْرٍ وَلَا بِمَعُونَةٍ  
آيَةٌ عَلَيْهِ -

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ  
عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا  
مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَزَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ  
وَقَدْ مَرَّ بِنَافِثَةٍ أَكَلَهُ فِيمَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْتُهُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ إِدْرِيسَ الْبُخَارِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ  
عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَهْرَانَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوحَاءَ فَإِذَا هُوَ  
بِحَارِ وَخَشٍ عَقِيرٍ فِيهِ سَهْمٌ قَدْ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا حَتَّى يَجِيَّ صَاحِبُهُ  
فَجَاءَ الْبَهْرَانِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ بِرُمِيَّتِي  
فَكُلُوا فَأَمَّا بَايَكُرٍ أَنَّ يُقْسِمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ

ہر وہ شکار جسے غیر محرم شکار کرے محرم اور غیر محرم سب کے لیے حلال  
ہے۔۔۔ حدیث کا مطلب ہے ہم نے ذکر کیا اس میں ان حضرات  
کا دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یا تمہارے  
یہ شکار کیا جانے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار  
کیا جائے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں  
کہ ہر وہ شکار جسے غیر محرم، محرم کے حکم سے کرے وہ اسی محرم پر حلال  
ہے۔۔۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں مذکور  
ہے کہ اس شکار کا گوشت محرم کے لیے حلال ہے جسے غیر محرم نے اس  
کے حکم یا اس کی مدد سے شکار نہ کیا ہو۔

حضرت عبدالرحمن بن عثمان فرماتے ہیں ہم حضرت طلحہ  
بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم محرم تھے آپ کو  
تھنے میں ایک پرندہ پیش کیا گیا۔ حضرت طلحہ آرام فرما رہے  
تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور کچھ نے اجتناب کیا۔  
جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور وہ آپ کے  
سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کھانے والوں کے ساتھ  
تناول فرمایا اور بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہمراہ بھی کھایا ہے۔

حضرت عبید بن سلمہ، بہز قبیلے کے ایک شخص سے رفاقت  
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام روماء سے  
گزرے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا جس میں تیرہ بیویاں  
تھا اور وہ مڑ چکا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا مالک آجائے وہ بہزی  
شخص آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ایہ میرے تیرے  
شکار ہوا ہے۔ سرکارِ روماء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اسے جماعت میں تقسیم  
کر دو اور وہ تمام محرم تھے پھر چل پڑے حتیٰ کہ مقام انابہ



وَهُمْ مَحْرُومُونَ ثُمَّ سَارَحَتِي إِذَا كَانَ بِالْأَثَابَةِ إِذَا  
هُوَ يَنْظُرُنِي مُسْتَظِلٌّ فِي حُقُوفِ جَبَلٍ فِيهِ سَهْمٌ وَهُوَ  
حَتَّى نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ  
قَفْتُ هَهُنَا لَا يَدْرِي أَحَدٌ حَتَّى تَمُضِيَ الرِّقَاقُ -  
۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَمَّ ذِكْرُ بَابِ سَنَادِهِ مِثْلَهُ  
۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسودِ  
قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ مُحَمَّدَ  
بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ  
بْنِ سَلَمَةَ الْقُمَرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا عَنْ نَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْغِضُ أَفْئَاءَ الرِّجَالِ  
وَهُوَ مُحْرَّمٌ إِذَا حِمَارٌ مَعْفُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ  
فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْرٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنُكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ  
ثُمَّ ذَكَرَ غَوْمًا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
هَرُونَ -

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ وَنَهْدُ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ تَمَّ ذِكْرُ بَابِ سَنَادِهِ مِثْلَهُ -  
فَفِي حَدِيثِ طَلْحَةَ وَعُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِينَ  
أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي تَوَلَّى صَيْدَهُ الْخِلَالُ فَقَدْ  
خَالَفَ ذَلِكَ حَدِيثُ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَالصَّغْبِ  
بْنِ جَنَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ  
أَنَّ حَدِيثَ طَلْحَةَ وَحَدِيثَ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ  
هَذَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِ الصَّيْدِ إِذَا

میں پہنچے تو پہاڑ کے طاس میں ایک ہرن پڑی ہوئی تھی جس میں  
تیر پورست تھا اودہ زندہ تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک شخص سے فرمایا اس پر (ادٹ کر کے) کھڑے ہو جاؤ  
تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے یہاں تک کہ پوری جماعت گزر جائے۔  
حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد  
بن ابراہیم نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روم  
کے ایک محرم میں جا رہے تھے اوداپ محرم تھے کہ اچانک  
ایک زخمی گدھا دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اسے چھوڑ دو ممکن ہے اس کا مالک آجائے پھر قبیلہ ہنز  
کا ایک شخص آیا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے ہے تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انھوں نے اسے صحابہ کرام کے  
درمیان تقسیم کر دیا پھر یزید بن سنان کی اس حدیث کی  
طرح بیان کیا جو انھوں نے حضرت یزید بن ہارون سے  
روایت کیا ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہارون  
بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما نے  
جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے  
یہ ہے کہ آپ نے احرام والوں کے لیے غیر محرم کے شکار کا  
کھانا حلال قرار دیا۔ تو یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ، زید  
بن ارقم، اودہ صعب بن جہامہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے مروی ہے روایت کے خلاف ہے البتہ حضرت طلحہ  
اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما کی ان احادیث میں اشکار



أَرَادَ الْحَلَالَ بِهِ الْمُحْرَمَ۔

۱۳۹۳۔ فَظَرُّنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْبٍ الْوَلِيدَ الرَّقَامِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَهُمْ مُحْرَمُونَ حَتَّى نَزَلُوا عَسْفَانَ فَإِذَا هُمْ بِجَمَارٍ وَخَشٍ قَالَ وَجَاءَ أَبُو قَتَادَةَ وَهُوَ حَلٌّ فَكَسَوْا رُؤُسَهُمْ كِرَاهِيَةً أَنْ يَحِدَّ وَابْصَارُهُمْ فَيَفْطِنُ فَرَأَاهُ قَرِيبَ فَرَسِهِ وَآخِذَ الرُّمَحَ فَسَقَطَ مِنْهُ فَقَالَ تَارَوْنِيهِ فَقَالُوا مَا غَنُّ بِمُعِينِكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَصَرَ لَمْ يَجْعَلُوا يَشْوُونَ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ وَكَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُمْ فَلَحِقُوهُ فَسَأَلُوهُ فَلَمْ يَدِرْ بِذَلِكَ بَأْسًا۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الْخَوْصِيَّ قَالَ أَنَا خَلَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ مُمَيِّزٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ حَلَّالٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُحْرَمُونَ فَبَصَرَ بِجَمَارٍ وَخَشٍ فَتَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِينُوهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَ عَاقِبَانَا فَاكْلُوا مِنْهُ۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِلِيَّ بْنَ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي تَسْوِمٍ مُحْرَمِينَ وَلَيْسَ هُوَ مُحْرَمًا وَهُمْ يَسِيرُونَ

کے حکم پر کوئی دلیل نہیں ہے جسے غیر محرم محرم کے لیے شکار کرے۔  
ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو صدقہ (کے اونٹوں) کی طرف بھیجا اور خود سکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام احرام باندھ کر مکہ کے یہاں تک کہ جب عسفان میں اترے تو وہاں ایک گور خر تھا، فرماتے ہیں اسی اثنا میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے وہ غیر محرم تھے۔ صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نگاہیں جھکا لیں کہ کہیں وہ ان کی آنکھوں سے (شکار کا) اشارہ نہ سمجھ لیں انہوں نے یہ بات دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ اٹھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا مجھے پکڑا دو انہوں نے فرمایا ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ ہم محرم ہیں) پھر حال انہوں نے اس (گور خر) پر حملہ کیا ابدلے زخمی (شکار) کر دیا۔ صحابہ کرام اسے بھونٹنے لگے پھر کہنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں (یعنی ہمیں مسئلہ پر پھیلنا چاہیے) ابد آپ ان سے آگے بڑھ گئے تھے وہ آپ سے آٹے اور اس کے باسے میں پوچھا تو آپ نے کوئی حرج نہ بتایا۔

حضرت عباد بن تیم، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اللہ وہ غیر محرم تھے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام محرم تھے انہوں نے ایک گور خر دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے سے منع فرمادیا۔ چنانچہ انہوں نے خود اس پر حملہ کر کے اس مادہ گور خر کو گرا دیا پھر ان سب نے اس سے کھایا۔

حضرت محمد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا جب کہ وہ خود محرم نہیں تھے یہ تمام حضرات بارہ تھے پھر انہوں نے ایک گور خر دیکھا وہ (حضرت ابو قتادہ) گھوڑے پر سوار ہوئے



فَرَأَى حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَمَرَعَهُ فَأَتَوَا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ أَشَرْتُمُ أَوْ صِدْتُمُ أَوْ قَتَلْتُمُ قَالَوَا لَا  
قَالَ فَكُلُوا۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي  
تَمَادَةَ عَنْ أَبِي تَمَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ  
طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ  
غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَخَشِيَ أَنْ سَتَوِيَ عَلَى  
فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُتَابَعُوا وَهُوَ سَوِيَّةٌ  
فَأَبَوْا فَنَسَأَ لَهُمْ رُحْمَهُ فَأَبَوْا فَآخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى  
الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي تَمَادَةَ وَزَادَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ نَحْمٍ شَيْءٌ  
فَقُلْنَا عَلِمْنَا أَنْ أَبَاتَمَادَةَ لَمْ يَصِدْهُ رِيٌّ  
وَقَتَّ مَا صَادَهُ إِرَادَةً مِنْهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَاصَّةٌ  
وَأِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَا أَصْحَابَهُ الَّذِي كَانُوا  
مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَلِكَ لَهُ وَلَهُمْ وَلَمْ يَحْكُمْهُ عَلَيْهِمْ لَرَأَى دَيْهَانَ  
يَكُونُ لَهُمْ مَعَهُ

وَفِي حَدِيثِ عُمَانَ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

انہوں نے اسے بچھاڑ دیا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اس  
کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا؟ شکار کیا؟ یا قتل کیا؟  
انہوں نے جواب دیا ”نہیں“ آپ نے فرمایا ”پھر کھاؤ“

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ  
جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو بعض صحابہ کرام کے  
ہمراہ جو محالہ احرام میں تھے پیچھے رہ گئے اور وہ خود احرام  
ابو قتادہ (محرم نہیں تھے۔ انہوں نے ایک گور خر دیکھا تو گھوڑے  
پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کی لاشیں  
اٹھاؤں۔ چنانچہ انہوں نے اسے خود اٹھایا پھر گور خر پر حملہ کر کے  
اسے ہلاک کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے تناول فرمایا  
اور بعض نے انکار کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس پہنچے تو اس سے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک  
کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو حضرت ابو قتادہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بتایا  
اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ ہے؟  
تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار  
کرتے وقت صرف اپنے لیے شکار کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ان کا ارادہ  
تھا کہ یہ ان کے لیے اور دیگر صحابہ کرام کے لیے بھی جائز قرار دیا ہو  
اور اس بنیاد پر کہ انہوں (حضرت ابو قتادہ) نے اپنے ساتھ ان کا بھی  
ارادہ کیا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حلال قرار دیا حرام  
قرار نہیں دیا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت  
میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُمْ فَقَالَ اشْرَبُوا وَاصْدُقُوا  
أَوْ قَتَلْتُمْ قَاتِلُوا لَا قَاتَلَ تَكُلُوا فِدَالِ ذَلِكَ أَنَّهُ  
إِنَّمَا يَحْرَمُ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَلَا  
يَحْرَمُ عَلَيْهِمْ بِمَا سِوَى ذَلِكَ وَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ  
أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَدِيثِ عُمَرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ  
أَنَّهُ عَلَى مَا صِيدَ لَهُمْ بِأَمْرِهِمْ فَهَذَا وَجْهٌ  
هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ الْمَرْوِيِّ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ  
بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هُرُونُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ  
الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَمَرَهُ  
بِأَكْلِهِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ  
بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ فَقَالَ بِمَا أَفْتَيْتَهُ فَقُلْتُ بِأَكْلِهِ  
فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ  
لَعَلَّوْتُكَ بِالذُّرَّةِ إِنَّمَا نَهَيْتُ أَنْ تَصْطَادَ -

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا  
حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَفَعَلْتُ بِكَ يَتَوَاعَدُ -

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

اشارہ کیا، شکار کیا یا اسے قتل کیا، انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ  
نے فرمایا پس کھاؤ۔۔۔ قرینہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ ان پر  
صرف اس صودت میں حلال ہوگا جب وہ خود شکار کریں اس کے علاوہ  
حلال نہیں ہوگا۔۔۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مطلب  
کے مولے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ارشاد گرامی کہ ”یا تمہارے لیے شکار کیا جائے“ سے مراد  
وہ شکار ہے جو ان کے حکم سے کیا جائے۔۔۔ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مروی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے حضرت  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شامی آدمی نے ان سے  
شکار کا گوشت کھانے کا حکم پوچھا جبکہ وہ خود محرم ہو  
تو انہوں نے کھانے کی اجازت دی۔ فرماتے ہیں پھر میں  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو اس  
شخص کے سوال کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے پوچھا آپ  
نے کیا فتویٰ دیا۔ فرماتے ہیں میں نے اسے کھانے کی اجازت  
دی۔ انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت  
حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انہوں نے حضرت  
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں  
البتہ اس میں فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح پیش آیا وہ

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا  
وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے پھر انہوں نے  
حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان  
کیا اہل انہوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں  
نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

میں میری جان ہے اگر تم اس کے علاوہ فتویٰ دیتے تو میں تمہاری شہادت لے کر تمہارے خلاف شہادت دے دیتا ہوں۔



تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے فتویٰ پر صرف اس لیے عتاب نہ فرماتے کہ وہ ان کی رائے کے خلاف ہے جب تک انہیں نص کے ذریعے معلوم نہ ہوتا۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے غیر محرم کے شکار کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے محرم کھا سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو میں سمجھتا کہ تم کسی بات کی سمجھ نہیں رکھتے۔

مخالفین نے اس سلسلے میں حضرت محمد بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا حضرت عبداللہ بن عمارؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں مقام پر پہنچے تو کھانا پیش کیا گیا فرماتے ہیں میں نے ایک بڑا پیالہ دیکھا گویا میں حکمرانوں کے پاؤں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے لاوی فرماتے ہیں آپ کو بتایا گیا کہ اللہ کی قسم نہ ہم نے اشارہ کیا نہ حکم دیا اور نہ ہی شکار کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ آپ کے کھانے کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ گئے ہیں چنانچہ انھوں نے دعوت دی اور فرمایا آپ نے اس سے کیا بات ناپسند فرمائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا یہ تمہارے لیے اور مسافروں کے لیے سامان ہے اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا جب تک محرم ہو“ پھر وہ چلے گئے۔ وہ ۲ ان سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطابؓ طلحہ بن عبید اللہ عاصمہ صدیقیہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ان کے اس موقف کی تائید کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ”تم پر حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام کیا گیا“ میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے

قَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ لِعَاقِبِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَتِيئَةٍ فِي هَذَا يَخْلَافُ مَا يَرَى وَالَّذِي عِنْدَهُ فِي ذَلِكَ مِمَّا يَخْلَفُ مَا أَفْتَى بِهِ رَأْيًا وَلَكِنْ ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لَا نَهْ قَدْ كَانَ أَخَذَ عِلْمَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الرَّأْيِ۔ ۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَاوَلْنَا مِلًّا قَالَ تَنَاوَلْنَا سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ كَعْبًا سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الصَّيْدِ يَذُبُّهُ الْحَلَالُ نَبَأًا كُلُّهُ الْمُحْرَمُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَرَكْتَهُ لَوَأَيْتُكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا۔

۱۴۰۳۔ قُلِ احْتَجَمَ فِي ذَلِكَ الْمُخَالِفُونَ لِهَذَا الْقَوْلِ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا حَاجِجٌ قَالَ تَنَاوَلْنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا اقْرَبَ إِلَيْهِمْ طَعَامٌ قَالَ فَرَأَيْتُ جَفَنَةً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرَاقِيبِ الْيَعَارِيبِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ قَالَ فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ قَالَ فَيَقْبِلُ وَاللَّهِ مَا أَشْرْنَا وَلَا آمَرْنَا وَلَا صَدْنَا فَيَقْبِلُ عُثْمَانُ مَا قَامَ هَذَا وَمَنْ مَعَهُ إِلَّا كِرَاهِيَّةً لَطْعَامِكَ خَدَعَا نَقَالَ مَا كَرِهْتَ مِنْ هَذَا فَقَالَ عَلِيٌّ أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلنِّسَاءِ ۖ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ عَلِيٌّ إِلَى أَنَّ الصَّيْدَ وَحُمَةَ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَعَاسِمَةُ وَابُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُؤَافِقُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا يَحْتَمِلُ



مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ هُوَ أَنْ يَصِيدُوا وَلَا يَتَرَكُوا  
إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا  
الضَّيِّدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ  
مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَتَهَا هَذَا اللَّهُ تَعَالَى فِي  
هَذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَتْلِ الضَّيِّدِ وَأَوْجِبَ عَلَيْهِمُ الْحَرَامَ  
فِي قَتْلِهِمْ آيَةً قَدَلَّ مَا ذَكَّرْنَا أَنَّ الَّذِي حُرِّمَ  
عَلَى الْمُحْرِمِينَ مِنَ الضَّيِّدِ هُوَ مِثْلُهُ وَقَدْ رَأَيْنَا  
النَّظَرَ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى هَذَا وَذَلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُونَ  
أَنَّ الضَّيِّدَ يُحَرِّمُهُ الْإِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ  
الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ ضَيْدًا فِي الْحِلِّ  
فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ  
آيَةً فِي الْحَرَمِ وَلَكِنْ يَكُنْ إِدْخَالُهُ لَحْمَ الضَّيِّدِ  
الْحَرَمَ كَادْخَالِهِ الضَّيِّدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَتَّى الْحَرَمَ  
لَا نَهْ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَنَهَى عَنْ إِدْخَالِهِ وَلَمْ يَنْهَ  
مَنْ أَكَلَهُ آيَةً فِيهِ كَمَا يَمْنَعُ مِنَ الضَّيِّدِ فِي ذَلِكَ  
كُلُّهُ وَلَكِنْ إِذَا أَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا  
وَجَبَ فِي قَتْلِ الضَّيِّدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ  
مَنْ لَحْمَ الضَّيِّدِ الَّذِي صِيدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يَمْنَعُ  
مَنْ الضَّيِّدَ الْحَيَّ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ  
كَذَلِكَ الْإِحْرَامُ أَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الضَّيِّدَ  
الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهُ إِذَا تَوَلَّى الْحَلَالَ ذَبْحَهُ  
ثُمَّ سَأَلْنَا نَظَرَ أَعْلَى مَا ذَكَّرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهَذَا  
هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَا  
الْبَيْتِ

۱۴۰۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا نَعِيمَ بْنَ

خود ان کا شکار کرنا مراد ہو۔ — کیا تم اسے تھائی کے اس ارشاد  
گرامی کو نہیں دیکھتے تھے اسے ایان والو اہمال اہرام میں شکار کو قتل نہ کرو  
اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو جو جانور قتل  
کیا اس کی مثل سے بدلہ دینا ہوگا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے  
ان کو شکار کے قتل سے منع فرمایا اور خود ان کے قتل کرنے کی صورت  
میں ان پر تاوان واجب فرمایا۔ — تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ  
اس بات پر دلالت ہے کہ احرام والوں پر صرف شکار کرنا حرام  
ہے۔ — احرام دیکھتے ہیں قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا  
ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ احرام محرم پر شکار کو حرام  
کر دیتا ہے اور حرم شریف کی وجہ سے غیر محرم پر بھی شکار حرام ہو جاتا  
ہے۔ اب جو شخص غیر حرم میں شکار کر کے اسے حرم میں لے جائے تو  
حرم میں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور شکار کے گوشت کو حرم میں  
لے جانا زندہ شکار کو حرم میں لے جانے کی طرح نہیں کیونکہ اگر وہ بھی اس  
طرح ہوتا تو اس کے حرم میں لے جانے اور وہاں کھانے سے بھی روکا  
جاتا جیسا کہ وہاں شکار کرنے کی ممانعت ہے اور حرم شریف میں اس  
کے کھانے پر بھی تاوان واجب ہوتا جس طرح وہاں شکار کرنے کی  
صورت میں لازم ہوتا ہے تو جب حرم شریف اس شکار کے گوشت سے  
مانع نہیں جسے حرم کے باہر شکار کیا گیا۔ بخلاف حرم میں شکار کرنے کے  
کہ وہ منع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ احرام کا بھی یہی حکم ہو  
وہ محرم پر زندہ شکار کو (شکار کرنا) حرام کر دے مگر جب کوئی  
غیر محرم شکار کرے تو اس (محرم) پر اس کا گوشت حرام نہیں ہونا چاہیے  
حرم شریف کے حکم پر قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اس باب کا بطور  
قیاس اور غور و فکر یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بیت اللہ شریف کو دیکھ کر  
ہاتھ اٹھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ



حَدَّثَنَا الْقُضْلُبِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُقْسِمٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَرَفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي إِفْتِتَاحِ  
الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَبَعْرُقَاتٍ وَبِالْمَزْدَكْفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ -  
۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا  
الْمُحَارِبِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

وہم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات مواقع پر ہاتھ  
اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت، بیت اللہ شریف کے  
پاس، صفا اور مروہ پر عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمرہ  
کے پاس۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور  
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ  
مَأْخُودًا بِهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا خَالَفَ شَيْئًا مِنْهُ غَيْرُ  
رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ فَإِنَّ تَوَمَّا ذَهَبُوا إِلَى ذَلِكَ  
وَاحْتَجَّوْا بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ  
آخَرُونَ فَكَرِهُوا رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ  
۱۴۰۶ - وَاحْتَجَّوْا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَزْعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي  
عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَفْعَلُهُ الْيَهُودُ قَدْ  
حَجَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
يَفْعَلْ ذَلِكَ -

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث  
کو اختیار کیا جاتا تھا ہم کسی ایک کو بھی نہیں جانتے جس نے بیت  
اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے علاوہ ان میں کسی بات کی مخالفت  
کی ہو ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا اور انہوں نے اس  
حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت  
کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کو ناپسند کیا۔  
۱۴۰۶ - انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت مہاجر،  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے  
بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو  
انہوں نے فرمایا یہ وہ کام ہے جسے یہودی کرتے تھے۔ ہم نے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔

فَهَذَا أَجَابَ رُبُّنَا عَبْدَ اللَّهِ مُحَمَّدٌ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ  
فِعْلِ الْيَهُودِ وَلَيْسَ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَأَنَّهُمْ  
قَدْ حَجَّجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ هَذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ  
طَرِيقِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ هَذَا الْإِسْنَادَ أَحْسَنُ مِنْ  
إِسْنَادِ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُؤْخَذُ

تو یہ ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں  
کہ یہودیوں کا عمل ہے اہل اسلام کے اعمال میں سے نہیں ہے تو  
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا لیکن آپ نے  
یہ عمل نہیں فرمایا تو اگر یہ حکم سند کے طور پر اختیار کیا جانا ہے تو اس  
حدیث کی سند پہلی حدیث کی سند سے زیادہ اچھی ہے اور اگر معانی  
روایات کی تصحیح کے طور پر اس حکم کو معلوم کرنا ہے تو حضرت جابر رضی



مِنْ طَرِيقٍ تَصِحُّ مَعَانِي الْأَثَرِ فَإِنَّ جَابِرًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُودِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِيهِ عَلَى الْأَثَرِ مِنْهُ بِهِمْ إِذْ كَانَ حُكْمُهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِيعَتِهِمْ لَا نَهْمُ أَهْلِ كِتَابٍ حَتَّى يُحَدِّثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ شَرِيعَتَهُمْ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَفَهُمْ فَلَمَّا يَزِفُ يَدَيْهِ إِذَا مِنْ مَخَالَفَتِهِمْ حَدِيثُ جَابِرٍ أَوَّلِي لَا تَفِيهِ مَعَ تَصَحُّحِ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ النَّسَخُ لِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ الْمَذْكُورَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهُ رَفْعٌ يَتَكَبَّرُ الصَّلَاةَ وَمِنْهُ رَفْعٌ لِلدُّعَاءِ فَأَمَّا مَا لِلصَّلَاةِ فَرَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَأَمَّا مَا لِلدُّعَاءِ فَرَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَةَ وَعِنْدَ الْجَمْرَيْنِ فَهَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۱۴۰۷۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيضًا فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِعَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا جَابِرًا قَالَ أَنَا حَتَّادُ عَنْ يَشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِعَرَفَةَ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ غَوْشَتَهُ وَتَبَهُ -

فَارْدُنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَا الْبَيْتِ هَذَا هُوَ كَذَلِكَ أَمْ لَا قَرَأْنَا الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى ذَلِكَ ذَهَبُوا أَنَّهُ لَا لِعِلَّةٍ إِلَّا حُرَامٌ وَلَكِنْ لِتَعْظِيمِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَةَ وَالْمَرْوَةِ دَلْفَةَ وَعِنْدَ الْجَمْرَيْنِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِنَّمَا أَمْرِيكَ مِنْ طَرِيقِ الدُّعَاءِ فِي الْمَوْطِنِ

اللہ علیہ تہلے ہی کہ یہ یہودیوں کا عمل ہے۔ پس ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عمل اختیار کرنے کا حکم دیا ہو کیونکہ آپ ان لوگوں کا طریقہ اختیار فرماتے ہیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت عطا فرمائی جس نے ان کی شریعت کو منسوخ کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو ان کی مخالفت کرتے ہوئے انہوں کو نہ اٹھایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں ان دونوں مدثرین یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تصحیح ہے۔ اور اگر یہ حکم بطور قیاس اور غور و فکر معلوم کرنا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہاتھ اٹھانے کا جو ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک تکبیر ناز کے لیے ہاتھ اٹھانا اور دوسری دعا کے لیے اٹھانا ہے جس کا تعلق ناز سے ہے تو وہ آفاقی ناز میں ہاتھ اٹھانا ہے اور جو دعا سے متعلق ہے تو وہ صفا، مروہ، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس ہاتھ اٹھانا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں دعا مانگتے اور انہوں کو سمیٹے تک اٹھاتے۔ پس ہم نے اطلاع کیا کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ بھی اسی طرح ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا جو لوگ اس بات کے قائل ہیں وہ اہل علم کی وجہ سے نہیں بلکہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کے طور پر اس بات کو اپناتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں عرفات اور مزدلفہ میں جمرین کے پاس اور صفا اور مروہ پر جہاں وقوف کیا جاتا ہے دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم احرام کی وجہ سے دیا جاتا ہے تعظیم کی وجہ سے نہیں یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص عرفات یا مزدلفہ کی طرف یا کنگہ یاں مارنے کی جگہ کی طرف یا صفا اور مروہ پر جاتا ہے



الَّذِي جَعَلَ ذَلِكَ الْوُقُوفَ فِيهِ لِعَلَّةِ الْأَحْرَامِ  
وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ صَارَ إِلَى عَرَقَةٍ أَوْ مَرَدَلْفَةٍ  
أَوْ مَوْصِعٍ رَمِي الْجَمَارَ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَهُوَ  
غَيْرُ مُحَرَّمٍ أَنَّهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ لِتَعْظِيمِ شَيْءٍ مِنْ  
ذَلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ لَا يُؤْمَرُ بِهِ  
فِي هَذِهِ الْمَوَاطِنِ إِلَّا لِعَلَّةِ الْأَحْرَامِ وَلَا يُؤْمَرُ  
بِهِ مِنْ غَيْرِ الْأَحْرَامِ كَانَ كَذَلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ لِزُيُوفَةِ  
الْبَيْتِ فِي غَيْرِ الْأَحْرَامِ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ لَا يُؤْمَرُ بِذَلِكَ فِي غَيْرِ  
الْأَحْرَامِ ثَبَتَ أَنَّ لَا يُؤْمَرُ بِهِ أَيْضًا فِي الْأَحْرَامِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى  
أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَهُ فِي  
الْأَحْرَامِ مَا كَانَ مَا مَوْراً بِالْوُقُوفِ عِنْدَهُ  
مِنَ الْمَوَاطِنِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَقَدْ رَأَيْنَا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ  
كَغَيْرِهَا مِنَ الْجَمَارِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوقَفُ عِنْدَهَا  
فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ رَفْعٌ قَالُوا لَنُظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ  
الْبَيْتُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَوُقُوفٌ أَنْ لَا يَكُونَ  
عِنْدَهُ رَفْعٌ قِيَا سَأَوْا نَظَرًا أَعْلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ  
ذَلِكَ وَهَذَا الَّذِي ثَبَتْنَاهُ بِالنَّظَرِ هُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ دَاوُدَ ابْنِ يُوسُفَ وَحُمَيْدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى.

۴۰۸۔ وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ  
مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُورٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ تَرَفَعُ الْيَدَيْنِ فِي سَبْعِ  
مَوَاطِنَ فِي اقْتِنَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيرِ لِلْقُنُوتِ  
فِي الْوُتْرِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحُجَرِ وَعَلَى  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ  
عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَأَمَّا فِي اقْتِنَاحِ  
الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْوُتْرِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ  
الْحُجَرِ فَيَجْعَلُ ظَهْرَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ وَأَمَّا فِي التَّكْبِيرِ

اور وہ محرم نہیں ہوتا تو ان میں سے کسی کی تعظیم کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔  
پس جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ  
سے ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے اور احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا  
تو احرام کے بغیر بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی صورت میں ہاتھوں کو اٹھانے  
کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ — پس جب ثابت ہوا کہ احرام کے  
بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو ثابت ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی  
اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ — اور دوسری دلیل  
یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن مقامات پر احرام کی حالت میں  
ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے ان مقامات پر وقوف کا بھی حکم ہے  
ہم ان مقامات کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمرہ عقبہ،  
دوسرے جمروں کی طرح ایک جمرہ ہے لیکن اس کے پاس نہیں  
ٹھہرتے پس دہاں ہاتھ بھی نہیں اٹھانے جاتے۔ تو اس پر قیاس  
کا تقاضا ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے پاس ٹھہر نہیں جاتا۔  
تو اس کے پاس ہاتھوں کو بھی اٹھایا نہیں جائیگا۔ یہی قیاس ہے  
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ جو کچھ ہم نے ثابت کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ  
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی  
مردی ہے حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت طلحہ بن مصرف سے اور وہ  
حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے  
فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ آغاز نماز میں،  
وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، جمرہ اسود کو بوسہ دیتے  
وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں  
کے پاس ٹھہرتے وقت — حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ  
فرماتے ہیں نماز شروع کرتے وقت، عیدین میں، وتروں میں اور  
جمرہ اسود کو بوسہ دیتے وقت اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ کو چہرے کی  
طرف کرے جب کہ باقی تین میں ہتھیلیوں کا اندر دہنی حصہ چہرے



الْأَخَرِ فَيَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ كَفْيِهِ وَجْهَهُ -

فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فِي اقْتِنَاجِ الصَّلَاةِ فَقَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذَلِكَ جَمِيعًا وَأَمَّا التَّكْبِيرَةُ فِي الْقَنُوتِ فِي الْوُتْرَيْنِ فَانْهَاهَا تَكْبِيرَةٌ زَائِدَةٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَكَانَ أَجْمَعُ الَّذِينَ يَقْنُتُونَ قَبْلَ الزُّكُوفِ عَلَى الرَّفْعِ مَعَهَا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ كُلُّ تَكْبِيرَةٍ زَائِدَةٍ فِي كُلِّ صَلَاةٍ فَتَكْبِيرُ الْعِيدَيْنِ الزَّائِدُ فِيهَا عَلَى السَّائِرِ الصَّلَاةِ كَذَلِكَ أَيْضًا وَأَمَّا عِنْدَ اسْتِلامِ الْحُجْرَيْنِ ذَلِكَ جَعَلَ تَكْبِيرًا يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَمَا يُفْتَتَحُ بِالتَّكْبِيرِ الصَّلَاةُ وَأَمْرٌ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا - ۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرًا كَانَ عَلَى مَكَّةَ مَنْ مَرَّتِ الْحَجَّاجَةُ عَنْهَا سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَسَبْعِينَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا قَوِيًّا وَكَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا حَفْصٍ أَنْتَ رَجُلٌ قَوِيٌّ وَإِنَّكَ تَزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَتَوَدِّي الضَّعِيفَ فَإِذَا رَأَيْتَ خَلُوةً فَاسْتِمِمْ مَوْلَاكَ وَلَا تَزَاحِمُ - ۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَزَاعَةَ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

فَلَمَّا جُعِلَ ذَلِكَ التَّكْبِيرُ يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَالْتَّكْبِيرِ الَّذِي جُعِلَ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ أَمْرٌ بِالرَّفْعِ فِيهِ كَمَا يُؤْمَرُ بِالرَّفْعِ فِي التَّكْبِيرِ لَا فُتْحَ الصَّلَاةِ وَلَا سِيمَا إِذْ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ صَلَوةً -

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا اسَدُ بْنُ وَحْدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْقُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ

کی طرت کرے۔

جو کچھ ہم نے آغاز نماز کے بارے میں ذکر کیا تو اس پر تمام مسلمان متفق ہیں اور دوتروں میں تکبیر قنوت اس نماز میں ایک زائد تکبیر ہے اور جو لوگ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں وہ اس کے ساتھ اٹھ اٹھانے پر اتفاق کرتے ہیں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کی ہر زائد تکبیر اسی طرح ہو اور عیدین کی تکبیرات بھی باقی نمازوں کی نسبت ان میں زائد ہیں۔

جہاں تک حجر اسود کو بوسہ دینے کی بات ہے تو اسے طواف شروع کرنے کی تکبیر قرار دیا گیا ہے جیسے آغاز نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حکم فرمایا حضرت ابو یغفور عبدی فرماتے ہیں میں نے امیر مکہ سے سنا جو ۳۰ھ میں حجاج بن یوسف کی طرت سے مقرر تھا کہ کہتا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مضبوط شخص تھے وہ حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت کر کے آگے بڑھ جاتے تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو حفص! آپ ایک توانا شخص ہیں اور حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت ہوتے ہیں اس طرح کہ زور کو اذیت پہنچتی ہے میں جب حضرت ابو یغفور خزامہ قبیلہ کے ایک شخص سے جے حجاج نے امیر مکہ مقرر کیا تھا روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

توجب اس تکبیر کو طواف شروع کرنے کے لیے مقرر کیا گیا جیسے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو نماز کی ابتدائی تکبیر کی طرح اس میں بھی اٹھ اٹھانے کا حکم دیا گیا خصوصاً جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف کو نماز قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف نماز ہے۔ سنو!



بے شک اللہ تعالیٰ نے (اس میں) تمہارے لیے گفتگو کو جائز قرار دیا ہے پس جو شخص گفتگو کرے تو وہ بھلائی کی بات ہی کرے۔

تو اس علت کی بنیاد پر ان مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانا واجب ہے جو پہلی حدیث میں مذکورہ مقامات سے نا مذہب (عیدین اور تکبیر فزوت)، جہاں تک صفا اور مروہ نیز مزدلفہ اور عرفات میں اور جہروں کے پاس ٹھہرنے کے وقت ہاتھ اٹھانے کا تعلق ہے تو پہلی حدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مفہوم جسے ہم نے بیان اور ثابوت کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

### طواف میں رمل کرنا

حضرت ابو الطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف (کے طواف) میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ کہا اور جھوٹ بھی بولا۔ میں نے عرض کیا کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ بولا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انھوں نے سچ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل کیا لیکن ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ یہ سنت ہے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو کہ وہ بیماری سے مر جائیں پس جو انھوں نے آئندہ سال آنے اور مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرنے پر صلح کر لی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے یثرب قعیقان پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین بار رمل کرو۔ اور یہ سنت نہیں۔

عطاء بن السائب عن طاووس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوٰة الا ان الله عز وجل قد احل لكم المنطق فمن نطق فلا ينطق الا بخير۔

فهذه العلة التي لها وجب الرفع فيما زاد على ما في الحديث الاول واما الرفع على الصفا والمروة وجميع عرفات وعند المقيمين عند الجمرتين فان ذلك قد جاء منصوباً في الخبر الاول وهذا الذي وصفنا من هذه المعاني التي ثبتناها قول أبي حنيفة وإبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

### بَابُ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا رِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ اُتْنُوِي عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَ اَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَ كَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَ مَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَ كَذَبُوا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ دَعَا مُحَمَّدًا وَ أَصْحَابَهُ حَتَّى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّفْسِ فَلَمَّا صَا لَحْوُهُ عَلَى اَنْ يَمُوتَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيَقُومُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَكَّةَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ وَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى جَبَلٍ قَعِيقَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَةَ اَرْمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ۔



## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ الرَّمْلَ فِي الطَّوَاتِ لَيْسَ سُنَّةٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا إِنَّمَا كَانَ الرَّمْلُ لِيَدْرِ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ بِهِمْ قُوَّةً وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا بِضَعْفَاءٍ وَلَا ثَلَاثُ ذَلِكَ سُنَّةٌ.

۱۲۱۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يُقَدِّمُ عَلَيْكُمْ قَوْمًا قَدَّ وَهَنَتْهُمْ حَتَّى يَثْرِبَ فَلَمَّا قَدَّ مَوَاقِدَ الْمُشْرِكُونَ مَتَابِلِي الْحَجْرَ فَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الزُّكْنَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِأَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الْأَرْبَعَةَ إِلَّا إِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ.

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حُجَّابُ بْنُ بَصِيرٍ قَالَ ثَنَا فَطْرُبُنْ خَلِيفَةُ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لَا بُوَ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَدْ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ وَلَكِنْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ عَلَى قَعِيقَعَانَ وَبَلَّغَهُ أَهْلُهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ بِهِ وَيَا أَصْحَابَهُ هَذَا فَقَالَ لَا أَصْحَابَهُ أَرْمُلُوا أَرَوْهُمْ أَنَّ بِكُمْ قُوَّةٌ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الزُّكْنِ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ طواف میں رمل سنت نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ رمل مشرکین کو یہ بتانے کے لیے تھا کہ مسلمان طاقتور ہیں کمزور نہیں ہیں اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے۔

انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس ایک ایسی قوم آئی ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے جب وہ تشریف لے آئے تو مشرکین حجر اسود کی جانب بیٹھ گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور دو رکنوں کے درمیان عام رفتار پر چلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے آپ نے ان کو دوسرے چار چکروں میں رمل سے بطور شفقت منع فرمایا۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کیا اور یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں رمل کیا لیکن یہ سنت نہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مشرکین قیقعان پہاڑی پر تھے آپ کو خبر ملی کہ وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو یہاں نے کمزور کر دیا ہے آپ نے فرمایا رمل کر کے ان کو اپنی طاقت دکھاؤ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود

لے گا نہ حوں کو حرکت دے کر یوں چلنا جیسے میدان جنگ میں دعوت مبارزت دینے والا چلتا ہے، رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی



الْيَمَانِي نَزَاذَاتُ رَأْيٍ عَنْهُمْ مَشَى -

قَالُوا أَفَلَا تَرَى أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْشُوا  
فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ فِيمَا بَيْنَ الزُّكْنَيْنِ حَيْثُ  
لَا يَرَاهُمُ الْمُشْرِكُونَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمِلُوا فِيمَا  
بَقِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَشْوَاطِ لِيَرَوْهُمْ فَلَمَّا كَانَ  
قَدْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمْلِ حَيْثُ يَرَوْنَهُمْ وَبِتَرْكِهِ  
حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُمْ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الرَّمْلَ كَانَ  
مِنْ أَجْلِهِمْ لَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالُوا وَمِمَّا  
دَلَّ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَمَّا حَجَّ -

۱۴۱۵ - وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهَذَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحَمَاقِي قَالَ ثَنَا  
قَيْسُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي الْعُمْرَةِ وَمَشَى فِي الْحَجِّ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِلُ فِي حَجِّهِ حَيْثُ عَدِمَ الَّذِينَ مِنْ أَهْلِهِمْ رَمَلَ فِي عُمْرَتِهِ -  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ فَقَالَ الرَّمْلُ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى سُنَّةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا

۱۴۱۶ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْبَيْتِ ثَلَاثًا  
وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا وَقَدْ كَانَ فِي  
بَعْضِهَا حَيْثُ يَرَاهُ الْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِهَا حَيْثُ  
لَا يَرَوْنَهُ فَفِي رَمْلِهِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ دَلِيلٌ  
عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَجْلِهِمْ رَمَلَ وَلَكِنْ لِمَعْنَى آخَرَ  
۱۴۱۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ أَبُو سَيْطَى قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ  
رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

سے مکئی تک مل کر تے جب ان سے چمپ جاتے تو عام طریقے پر چلتے۔  
وہ پہلے قل (وائے) کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو  
پہلے تین چکروں میں دو رکضوں کے درمیان عام چال سے چلنے کا حکم فرمایا تھا  
مشرکین انہیں نہیں دیکھ رہے تھے اور حکم دیا کہ باقی چکروں میں رمل کر کے  
دکھائیں تو جب انہیں کفار کے دیکھنے کی صورت میں رمل کرنے اور نہ  
دیکھنے کی صورت میں اسے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ  
ان مشرکین کی وجہ سے رمل تھا سنت ہونے کی وجہ سے نہیں۔  
وہ کہتے ہیں جو بات اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ  
نے حج کے موقع پر ایسا نہیں کیا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت مجاہد سے مروی  
ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں رمل کیا اور حج میں عام رفتار سے چلے کیا تم  
نہیں دیکھتے کہ سرحد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں رمل اس لیے  
نہیں کیا کہ وہ لوگ موجود نہیں تھے جن کی وجہ سے عمرہ میں رمل کیا تھا۔  
دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ  
پہلے میں چھروں میں رمل سنت ہے حج اور عمرہ میں اسے چھوڑنا جائز  
نہیں۔ — انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت  
ابو الطفیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجاز سے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے  
تو بیت اللہ شریف (کے طواف) میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں  
میں عام رفتار سے چلے — تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پورے چکر میں رمل کیا کچھ حصہ میں یوں کہ مشرکین دیکھ رہے تھے اور  
بعض میں وہ نہیں دیکھتے تھے۔ — تو آپ کے اس رمل میں جسے وہ  
دیکھ نہیں رہے تھے اس بات کی دلیل ہے کہ رمل ان کی وجہ سے نہیں  
تھا بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی۔

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حجاز سے حجاز تک رمل کیا تو یہ پہلی حدیث کی طرح ہے۔



الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ فَهَذَا الْحَدِيثُ مِثْلُ الَّذِي قَبْلَهُ.  
۱۴۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ يُونُسَ قَالَ  
ثَنَا أَصْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ  
نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْمِلُ مِنَ الْحَجَرِ ثَلَاثًا  
وَمِشْيَ أَرْبَعًا عَلَى هَيْئَتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا  
عَفَّانٌ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ أَحْضَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَرْمِلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

فَهَذَا مِثْلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَيْضًا وَقَدْ  
اسْتَدَلَّ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا  
فَفَعَلَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ إِلَّا أَنَّهُ  
لَيْسَ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ فَعَلَهُ فِي حَجٍّ وَلَا فِي عُمْرَةٍ فَقَدْ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاجٌّ فَخَالَفَ  
ذَلِكَ مَا رَوَى عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي عُمْرَةٍ فَيَكُونُ مَذْهَبُهُ كَانَ أَنْ  
يَرْمِلُ فِي الْعُمْرَةِ وَلَا يَرْمِلُ فِي الْحَجَّةِ وَمِمَّا يَدُلُّ  
أَيْضًا عَلَى ثُبُوتِ الرَّمْلِ وَأَنَّهُ سُنَّةٌ مَا ضَيَّعَ فِي  
الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ فَعَلَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَيْثُ لَا عُدُّ وَيُرِيهِ  
تَوَاتُّهُ.

۱۴۲۰- فَمِمَّا رَوَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَمَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَى ثَلَاثَةً وَمِشْيَ أَرْبَعَةً  
حِينَ قَدِمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ كَانَ  
اعْتَمَرَ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما تین پھیروں میں حجر اسود سے جبراسود تک رمل کرتے  
اور چار پھیروں میں اپنی چال پر چلتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح  
کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں کہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جبراسود سے  
جبراسود تک رمل کرتے تھے۔

یہ بھی پہلی حدیث کا طرح ہے۔ حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ  
عنہما نے اس سے استدلال کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور انہوں نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی طرح ہی عمل کیا، البتہ اس میں یہ  
بات ممکن نہیں کہ آپ نے یہ عمل حج میں کیا یا عمرے میں، تو ممکن ہے آپ نے  
حج کستے ہوئے ایسا کیا ہو، تو یہ اس روایت کے خلاف ہوگی جسے حضرت  
عبد اللہ نے ان سے روایت کیا اور ممکن ہے عمرے کے موقع پر ایسا  
کیا ہو تو ان کا مذہب ہوگا کہ عمرے میں رمل کستے اور حج کے موقع پر  
رمل کرتے۔ رمل کے ثبوت اور حج و عمرہ میں اس کے سنت  
پر ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے  
موقع پر ایسا کیا حالانکہ اس وقت آپ کا کوئی دشمن آپ کی طاقت کو  
دیکھ نہیں رہا تھا۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے  
لیے تشریف لے گئے تو عمرہ کرتے ہوئے آپ نے تین پھیروں میں رمل  
لگائی اور باقی میں اپنی رفتار پر چلے۔



۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْزِيُّ قَالَ  
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ مُوَيْ  
بِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ -

فَهَذَا اخْتِلَافٌ مَارُوِيٌّ مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَمَلَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ -  
۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ سَبْعًا مَلَّ  
مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا -

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ  
قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
فَدَكَرَ بِأَسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ دَهَبٍ لَوْ أَنَّ  
مَا لَنَا أَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا  
رَمَلَ فِي ثَلَاثَةٍ مِنْ هُنَّ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى  
الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ -

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَمَلَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَا عَدُوٌّ وَثَبِتَ  
أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ مِنْ أَحِلِّ الْعَدُوِّ  
وَلَوْ كَانَ فَعَلَهُ إِذَا كَانَ نَوْمٌ مِنْ أَجْلِهِمْ لَمَّا فَعَلَهُ  
فِي دُفْتٍ عَدُوٍّ فَلَبِتَ بِذَلِكَ أَنَّ الرَّمَلَ فِي  
الطَّوَابِ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الْمَفْعُولَةِ فِيهِ الَّتِي لَا  
يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَيْضًا أَهْلُ بَيْتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ -

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کے معنی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تقریباً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد رضی اللہ  
عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔ بواسطہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع  
کے موقعہ پر رمل کیا۔ — حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور  
وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سات  
پھیروں میں طواف کیا تین میں رمل کیا اور چار میں عام رفتار  
پر چلے۔

حضرت حاتم بن اسماعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت جعفر  
بن محمد نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے ان  
میں سے تین میں حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک رمل کیا۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ  
نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل کیا حالانکہ اس وقت وہاں دشمن نہیں  
تھے تو ثابت ہوا کہ دشمنوں کی موجودگی میں آپ نے دشمنوں کی وجہ سے رمل  
نہیں کیا اور اگر ان کی موجودگی میں ان کی وجہ سے رمل کرتے تو ان کی عدم  
موجودگی میں نہ کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حج میں رمل ان سنتوں میں  
سے ہے جنہیں عمل میں لایا جائے اور چھوڑنا نہیں چاہیے۔ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔



۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَنْبَلِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيمَا التَّرْمِلُ الْآنَ وَالْكَشْفُ  
عَنِ الْمَنَاقِبِ وَقَدْ تَفَى اللَّهُ عَذْرَ وَجَلَّ الشِّرْكَ  
وَأَهْلَهُ عَلَى ذَلِكَ لَا نَدَّ عُرْ شَيْئًا عَلِمْنَا هُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہہ رہا ہے کہ ابھی تک کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عِيسَى عَنِ  
ابْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَعْقَبِ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ لَنَا حَجْرٌ عُمَرُ مَلَّ ثَلَاثًا وَهَذَا  
بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكُرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ  
قَالَ سَمِعْتُ فَضِيلَ بْنَ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ  
عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا  
فَتَبِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ  
قَالَ سَمِعْتُ حَاجِبَ دَعَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَرَمَلَ ثُمَّ  
طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِذَا لَبَّى بِهَا مِنْ  
مَكَّةَ لَمْ يَرْمِلْ بِالْبَيْتِ وَآخِرَ الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ إِلَى يَوْمِ الْغُرُوكَانَ لَا يَرْمِلُ يَوْمَ  
الْغُرُوكِ۔

فَقِي هَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِلُ  
فِي الْحُجَّةِ إِذَا كَانَ إِحْرَامُهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ مَكَّةَ  
فَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَخْلُو مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ  
مِنْ أَحَدٍ وَجُهِتِ أَمَّا أَنْ يَكُونَ مَنْسُوحًا فَمَا  
نَسَخَهُ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ أَوْ يَكُونَ غَيْرَ صَحِيحٍ عَنْهُ فَهُوَ  
آخَرُ أَنْ لَا يَعْمَلَ بِهِ وَأَنْ يَحِبَّ الْعَمَلَ بِخِلَافِهِ  
وَلَمَّا ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّرْمِلِ عَنْ رَسُولِ

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اب رمل  
اور کاندھوں کو طواف رکھنے کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ  
نے شکر اور شکرین کو دکر دیا ہے مگر ہم ایسے عمل کو نہیں چھوڑیں  
گے جسے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیکھا۔

حضرت عطاء، حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو تین چکروں میں رمل کیا اور یہ صحابہ کرام  
حضرت شقیق بن مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں عمرہ کرنے آیا  
تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلا وہ مسجد  
حرام میں داخل ہوئے اور تین چکروں میں رمل کیا جبکہ باقی  
میں اپنی عام رفتار سے چلے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت اللہ  
شریف کا طواف کرتے اور رمل کرتے پھر صفا اور مردہ  
کے درمیان پھیرے لگاتے اور جب آپ مکہ مکرمہ سے  
واپس تشریف لے جاتے (اعلم باندھتے) تو بیت اللہ شریف کے طواف  
میں رمل نہ کرتے اور صفا و مردہ کے درمیان سعی کو قربانی کے  
دن تک مؤخر کرتے اور قربانی کے دن رمل نہ کرتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب  
غیر مکہ سے احرام باندھتے تو حج میں رمل کرتے۔

قریب اس روایت کے خلاف ہے جو حضرت مجاہد نے ان  
کے واسطے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو حضرت  
مجاہد کی روایت دو باتوں میں سے ایک سے غالی نہیں یا تو وہ منسوخ  
ہوئی اور اس کی تاریخ روایت اس سے اولیٰ ہے یا یہ روایت ان سے  
صحیح نہیں تو اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے خلاف پر عمل کرنا زیادہ  
مناسب ہے۔ اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمَشْرُكَيْنِ  
وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْأَشْوَاطِ الْأُولَى الثَّلَاثَةِ ثَبَتَ  
أَنَّ ذَلِكَ مِنْ سُنَّةِ الطَّوَاتِ عِنْدَ الْقُدُّومِ وَأَنَّهُ  
لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ تَرْكُهُ إِذَا كَانَ قَادِرًا  
عَلَيْهِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

## بَابُ مَا يَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَاتِ

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ  
قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ مَعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ  
كُلَّهَا -

۱۲۲۹ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ  
بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ طُهْمَانَ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ  
طَافَ بِالْبَيْتِ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَلِمَ أَرْكَانَهُ كُلَّهَا  
وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ  
الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَاتِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ -  
۱۲۳۰ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَوَاحٍ عَنْ  
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِهَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدِ  
وَالْيَمَانِيِّ إِلَّا اسْتَلِمَهُمَا فِي الطَّوَاتِ وَلَا يَسْتَلِمُهُ

اور صحابہ کرام سے مشرکین کا عدم موجودگی میں پہلے یمن پھیروں میں مل کرنا  
ثابت ہو گیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ طواف قدوم کی سنت ہے کسی  
مرد کے لیے اسے چھوڑنا مناسب نہیں جبکہ اس پر قادر ہو، حضرت  
امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول  
ہے۔

## طواف میں کن ارکان کو بوسہ دیا جائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو چومتے تھے۔

حضرت ابوالیم بن طہمان، حضرت ابوالزبیر سے اور  
دو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اس کی طرف گئی ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے اسے  
چاہیے کہ تمام ارکان کا بوسہ لے انہوں نے اس حدیث (مذکور بالا)  
سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے  
ہوئے فرمایا کہ دو یمنی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا نہیں چاہیے۔  
انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع؛  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے جب ان دو رکنوں یعنی رکن اسود  
اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو ان دونوں کو چومتے بیٹھتے  
دوسرے دو رکنوں کو نہیں چومتے تھے۔



هَذَا يَنْتَهِى الْآخِرِينَ -

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ  
قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو  
الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثنا  
أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا رَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ  
۱۴۳۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ  
وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ غُودَارِ الْجُمُحِيِّينَ -

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ لُؤْلُؤُ بْنُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهَبٍ  
عَنِ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ  
مِثْلَهُ -

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُحُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْسُحُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ -

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرَيْظِ قَالَ ثنا زُهَيْرُ  
بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثنا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ الْجَدِيُّ عَنْ  
خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ  
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ  
الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ تَسْتَلِمُ هَذَيْنِ  
الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ  
شَيْءٌ مَهْجُورٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ -

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ابو عامر نے بیان  
کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ  
فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم کو ان دو بیانی رکنوں کے  
علاوہ کو چومتے نہیں دیکھا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
ارکان بیت اللہ میں سے صرف رکن اسوداد اس کن  
کو چومتے تھے جو دراز مجہین کی جانب اس سے ملا ہوا  
تھا۔

حضرت لیت، حضرت ابن شہاب سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا۔

حضرت عبید بن جریج سے مروی ہے انھوں نے  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو دیکھتا  
ہوں کہ آپ صرف دو بیانی رکنوں کو چومتے ہیں انھوں  
نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت  
معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو  
تمام ارکان کو چمکے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا آپ ان دو رکنوں کو کیوں چومتے ہیں حالانکہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں چمکا۔ حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کسی چیز  
کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت  
کریمہ پڑھتے ہوئے فرمایا جبے حکم تہارے لیے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہترین ہے۔

حضرت عبید بن جریج سے مروی ہے انھوں نے  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو دیکھتا  
ہوں کہ آپ صرف دو بیانی رکنوں کو چومتے ہیں انھوں  
نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت  
معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو  
تمام ارکان کو چمکے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا آپ ان دو رکنوں کو کیوں چومتے ہیں حالانکہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں چمکا۔ حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کسی چیز  
کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت  
کریمہ پڑھتے ہوئے فرمایا جبے حکم تہارے لیے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہترین ہے۔



فَهَذِهِ الْأَثَارُ كُلُّهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِي طَوَافِهِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ وَمَعَ هَذِهِ الْأَثَارِ مِنَ الثَّوَاتِ مَا لَيْسَ مَعَ الْأَثَرِ الْأَوَّلِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى هَذِهِ الْأَثَارِ أَيْضًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى مَا خَالَفَهَا أَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلَى مُنْتَهَى الْبَيْتِ مِمَّا يَلِيهِمَا وَالْآخِرَانِ لَيْسَا كَذَلِكَ لِأَنَّ الْحَجَرَ وَرَاءَهُمَا وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ لَا يَسْتَلِمُ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ يَحْيَى فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الرُّكْنَانِ الْآخِرَانِ لَا يَسْتَلِمَانِ لِأَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ -

۱۲۳۷۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ أَنَّ الْبَيْتَ مِمَّا حَدَّثَنَا رَبِيعُ السُّوْدِيُّ قَالَ ثَنَا سَدُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الشَّعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَجَرِ فَقَالَ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ مَا مَنَعُهُمْ أَنْ يُدْخِلُوهُ فِيهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النِّفَقَةُ -

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوِسِ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَجَرِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ كُلُّ مَا لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النِّفَقَةُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ بَابِهِمْ مُرْتَفَعٌ قَالَ فَعَلْ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ تمام روایات بتاتی ہیں کہ آپ طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پھر ان روایات میں جو تو اتر رہے وہ پہلی روایت میں نہیں۔ ان روایات کو اپنانے والے اپنے مخالفین کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ دونوں یمانی رکن بیت اللہ شریف کے متہا پیر بنے ہوئے ہیں جبکہ دوسرے رکنوں کی یہ صورت نہیں کیونکہ عظیم ان سے باہر ہے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان کا پورہ نہیں لیا جاتا کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے دو رکنوں کو بھی نہ چوما جائے کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے ارکان نہیں ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے فرماتی ہیں میں نے پوچھا کہ ان (قریش) کے لیے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کرنے سے کیا چیز منع ہوئی آپ نے فرمایا ان کے پاس خرچہ کم تھا۔

حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم کے بارے میں پوچھا کہ وہ بیت اللہ شریف سے ہے آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا تو پھر ان قریش نے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچہ کم تھا۔ میں نے پوچھا کہ بیت اللہ شریف کا مدارزہ بلند کیوں ہے؟ فرمایا تمہاری قوم نے ایسا اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے



حَدَّثَنَا عَنْهُ عَهْدٌ هُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ  
قُلُوبُهُمْ ذَلِكَ لَنَظَرْتُ أَنْ أَدْخَلَ الْحَجْرَ فِي  
الْبَيْتِ وَأَنَّ الزُّقْيَ بِأَبَةِ بِالْأَرْضِ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ

قَالَ تَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ تَنَا  
سَعِيدُ ابْنِ مَيْنَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ  
عَهْدٍ بِأَنْجَاهِ هِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَالزَّفَرْتَهَا  
بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا  
وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ أَذْرُعٍ  
مِنَ الْحَجَرِ فِي الْبَيْتِ إِنْ فَرِشْنَا اسْتَقْصَرَتْهُ  
لَمَّا بَنَى الْبَيْتَ -

۱۴۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
بَكْرِ السَّهْمِيِّ قَالَ تَنَا تَمْرُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ  
أَبِي قُرْظَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ  
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَائِلٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ  
حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا  
وَهِيَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حَدَّثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ  
الْبَيْتَ حَتَّى أَرِيدَ قَبْلَهُ مِنَ الْحَجَرِ فَقَالَ الْحَارِثُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
تَقُولُ لَهُ قَالَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا  
مِنْكَ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ فَتَرَكْتَهُ -

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْحَجْرَ مِنَ الْبَيْتِ وَأَنَّ الزُّكْنَيْنِ  
الَّذَيْنِ يَلْبِيَانِهِ لَيْسَا بِزُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ ثَبَتَ أَنَّ  
كَمَا بَيْنَ الزُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّتَيْنِ فَكَمَا كَانَ بَيْنَ  
الزُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّتَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ فَكَذَلِكَ هَذَا  
أَنْ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يُسْتَلَمَانِ وَقَدْ اسْتَدَلَّ

چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم معبر جاہلیت سے قریب نہ ہوتی  
اور ان کے دلوں کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میرا خیال تھا کہ میں حلیم کو  
بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین پر دیتا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت  
سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ اللہ کو گرا کر اسے زمین سے ملا  
دیتا۔ مشرق و مغرب کی طرف اس میں دو دروازے بنا دیتا اور  
حلیم کا چھوٹا کمرہ بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا جسے  
قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اسے کم کر دیا تھا۔

حضرت ابو قزعمہ سے مروی ہے کہ عبد الملک بن مروان  
نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ  
عبد اللہ بن زبیر کو ہلاک کرے انھوں نے ام المومنین حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا بادھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے  
ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نو مسلم نہ  
ہوتی تو میں کعبہ اللہ کو گرا کر اس کو حلیم میں شامل کر دیتا  
اس پر حضرت عمار بن عبد الرحمن بن ابیور مجہول نے فرمایا  
اے امیر المومنین (عبد الملک بن مروان) یہ بات نہ کہو میں  
نے بھی یہ بات حضرت ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا ہے  
اس نے کہا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اسے گرائے سے؟

(یہ بات سننا اور اسے جھوٹ دینا ایسی بات ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نہ کرے۔)

پس جب ثابت ہوا کہ حلیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے  
اور اس سے ملنے والے دو رکن بیت اللہ شریف کے رکن ہیں  
تو ثابت ہوا کہ وہ اس جگہ کی طرح ہیں جو دو بیانی رکنوں کے درمیان  
جسے جہا نہیں جاتا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ ان دو رکنوں کا  
بوسہ بھی نہ لیا جائے۔ — حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ



عنہا نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دو رکنوں کا بوسہ چھوڑنے کے سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا ہے جس سے ہم نے استدلال کیا۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں تمہاری قوم نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنیادوں سے کم کر دیا۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ابراہیم بنیادوں کی طرف نہیں لوٹائیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی (تو میں ایسا کرتا) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم سے ملے ہوئے رکن کا بوسہ لینا اسی لیے چھوڑ دیا کہ وہ ابراہیم بنیادوں پر مکمل نہیں۔ ان روایات سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوئی نیز ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کے بیانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا

## صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز

حضرت ابن باباہ حضرت جبیر بن مطعم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد المطلب کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے رات اور دن میں کسی وقت بھی نہ روکو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو! اگر یہ کام (بیت اللہ شریف کی ترویجیت)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَا اسْتَدُّ لَنَا بِهِ مِنْ هَذَا فِي تَرْكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِلَامَ ذَيْنِكَ الرُّكْنَيْنِ -

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لِكَأَحَدَثَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ تَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَوَاحِدَتَانِ قَوْمِكَ يَأْكُفُّ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتُبِتَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ مَا ذَكَرْنَا وَآثَرُهُ لَا يَتَّبِعِي أَنْ يَتْلَمَ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَتَيْنِ وَهَذَا أَقُولُ أَبِي حَنِيفَةَ وَآبِي يُونُسَ وَنَحْنُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

## يَا أَيُّهَا الصَّلَاةُ لِلطَّوَّافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ يَابَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيُ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ كَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ -

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَنَاوَلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ تَنَاوَلَهُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُرْدَانِيَةَ



تہا سے سپرد ہو تو کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے نہ روکوں اور دن کی کسی بھی ساعت میں ہو۔

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمَنَافِ إِنِّي وَلِيُّكُمْ هَذَا الْأَمْرُ فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيْ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات اور دن میں طواف کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے ان کے نزدیک اس سے ان اوقات میں بھی منع نہ کیا جلتے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے انہوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔۔۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تھا ہے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ سہ سال دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو کچھ جائز قرار دیا اور بنو عبد المطلب یا بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ وہ طواف اور نماز سے نہ روکیں۔ تو اس سے وہ طواف مراد ہے جو کیا جاسکتا ہے اور اس طریقے پر نماز پڑھنا ہے جس کی ادائیگی جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا وضو کے بغیر یا غایت کی حالت میں طواف کرے تو انہیں اس کو اس سے روکنے کا حق حاصل ہے کیونکہ اس نے غیر مناسب طریقے پر طواف کیا اور یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم میں داخل نہیں کہ وہ طواف سے نہ روکیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ وہ کسی کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں اس سے بھی وہی مذکورہ صورت مراد ہے کہ وہ با وضو ہو، قابل ستر اعضا کو ڈھانپے، قبلہ رخ ہو اور ان اوقات میں پڑھے جن میں نماز پڑھنا جائز ہے اس کے علاوہ مراد نہیں اور سہ سال دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے عمومی مخالفت فرمائی اس سلسلے میں تو اتنے روایات مروی ہیں جنہیں میں نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر ان کی اسناد کے ساتھ

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ وَقْتُ مِنَ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهُي عَنْ الصَّلَاةِ فِيهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ لِأَنَّ مَا آيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَأَمَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْ لَا يَمْنَعُوا أَحَدًا مِنْهُ مِنَ الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ هُوَ الطَّوَافُ عَلَى سَبِيلِ مَا يَتَّبَعِي أَنْ يُطَافَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَبِيلِ مَا يَتَّبَعِي أَنْ تُصَلَّى فَأَمَّا عَلَى مَا سَوَى ذَلِكَ فَلَا أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا أَوْ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ أَوْ جُنُبًا أَوْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَمْنَعُوا مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ طَافَ عَلَى غَيْرِ مَا يَتَّبَعِي الطَّوَافُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ ذَلِكَ بِدَاخِلٍ فِي مَا أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمْنَعُوا أَحَدًا مِنْ الطَّوَافِ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يُصَلِّي هُوَ عَلَى مَا قَدْ أَمَرَ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَّارَةِ وَسُتْرِ الْعَوْدَةِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي قَدْ أُبِيحَتِ الصَّلَاةُ فِيهَا فَأَمَّا مَا سَوَى ذَلِكَ فَلَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا عَامًّا عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ



وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَتَوَاتَرَتْ بِذَلِكَ  
الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ  
ذَكَرْتُ ذَلِكَ بِأَسَانِيدٍ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ  
هَذَا الْكِتَابِ -

ذکر کیا ہے

پہلے قول کے مائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں  
حضرت عبداللہ بن باباہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو دروداء  
رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے نماز  
پڑھی تو میں نے کہا تم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فرماتے  
ہو کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب جائے تو  
انہوں نے فرمایا یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں۔

۱۲۲۴۔ فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
لِقَوْلِهِمْ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُبُ بْنُ السَّرِيِّ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ قَالَ طَافَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدَ  
الْعَصْرِ وَصَلَّى قَبْلَ مَغَارِبِ الشَّمْسِ فَقُلِبَ أَنْتُمْ  
أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُونَ  
لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ  
فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ لَيْسَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ -  
فَقَالُوا فَقَدْ دَلَّ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ لِلطَّوَاتِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهَا هُنَّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي  
الْأَوْقَاتِ الَّتِي ذَكَرْتُمْ قِيلَ لَهُمْ فَأَنْتُمْ  
لَا تَقُولُونَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَا تَأْتِدُّ رَأْيَنَا كَمْ  
تَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيَّةِ  
عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا لِغَيْرِ الطَّوَاتِ لِنَهْيِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ الْأَوْقَاتِ  
وَلَا تُخْرِجُونَ حُكْمَ مَكَّةَ فِي ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ  
الْبُلْدَانِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَدْ أَخْرَجَ فِي الْحَدِيثِ  
الَّذِي أَجَبْتُمْ بِهِ حُكْمَ مَكَّةَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ  
الْبُلْدَانِ سِوَاهَا فِي الْمَنَعِ مِنَ الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ  
وَإِحْبَارَانِ النَّهْيِ لَمْ يَدْخُلْ حُكْمُهَا فِيهِ وَأَنَّهُ  
إِنَّمَا أُرِيدَ بِهِ مَا سِوَاهَا مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ  
أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو دروداء رضی اللہ عنہ کا  
قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طواف کے لیے نماز ان اوقات  
میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت میں داخل نہیں جس کا  
تم نے ذکر کیا ہے — ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم بھی اس  
روایت کے قائل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تم بھی نماز طواف کے علاوہ  
ان اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دوسرے  
شہروں سے الگ نہیں کرتے جس حدیث سے تم نے استدلال کیا ہے  
اس میں حضرت ابو دروداء رضی اللہ عنہ نے نماز سے ممانعت کے سلسلے  
میں مکہ مکرمہ کا حکم دیگر شہروں سے الگ بیان کیا ہے اور انہوں نے  
بتایا کہ نبی کا اس شہر سے تعلق نہیں بلکہ اس سے دوسرے شہر مراد ہیں  
پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو دروداء  
رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عبدالمقاری فرماتے ہیں حضرت

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ



الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ  
الْقَارِيِّ قَالَ طَافَ عُمَرُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ  
يَزِدْكُمْ فَلَمَّا صَارَ بَدِئَ طَوْرِي وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ  
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ -

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِثْلَهُ -

فَهَذَا أَعْمَرُ لَمْ يَزِدْكُمْ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
عِنْدَهُ وَقْتُ صَلَاةٍ وَآخِرُ ذَلِكَ إِلَى أَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ  
وَقْتُ الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَهَذَا إِحْضَرَهُ سَائِرُ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْكُمْ عَلَيْهِ  
مِنْهُمْ مُتَّكِرُونَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَهُ وَقْتُ  
الصَّلَاةِ لِلطَّوَّافِ لَصَلَّى وَلِمَا آخَرُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا  
يَنْبَغِي لِأَحَدٍ طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ حِينَئِذٍ  
إِلَّا مِنْ عُدْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ  
مِثْلُ ذَلِكَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ  
هَذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ أَيْضًا  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْمَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا  
قَالَ تَنَاوَلْنَا قَالَ أَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ  
مَكَّةَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ طَافَ وَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا  
بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ -

وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ  
رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْخُرْقِ كُلِّ قَدْ اجْتَمَعَ  
أَنَّ ذَلِكَ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ سَوَاءٌ فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ  
أَنْ يَكُونَ مَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْأَوَاقَاتِ  
الَّتِي نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ  
كُلُّهَا عَلَى السَّوَاءِ فَبَطُلَ بِذَلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا  
طواف کیا تو نماز پڑھی جب مقام ذی طوی میں پہنچے  
اور سورج طلوع ہوا تو دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے انہوں نے  
حضرت حمید بن عبد الرحمن سے اور انہوں نے حضرت حمید  
بن عبد القاری سے روایت کیا۔

قریب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس وقت  
نماز پڑھی کیونکہ ان کے نزدیک اس وقت نماز جائز نہ تھی انہوں  
نے اس وقت تک موخر کیا جب نماز کا پڑھنا جائز ہو گیا اور  
نماز ادا کی تو یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی  
نے ان پر اعتراض نہیں کیا اگر ان کے نزدیک اس وقت طواف کی  
نماز پڑھنا جائز ہوتی تو آپ ادا فرماتے اور اسے موخر نہ کرتے،  
کیونکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے کے لیے اس وقت  
بلا عذر نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ حضرت معاذ بن عفر اور رضی اللہ عنہ  
سے بھی اس کی مثل مروی ہے جسے ہم نے اس کتاب (کتاب مناسک  
الحج) سے پہلے بیان کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی  
اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نماز فجر کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ  
نے طواف کیا لیکن نماز طواف سورج طلوع ہونے کے  
بعد پڑھی۔

قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مکہ  
دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور  
عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس بات پر سب کا  
اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تمام شہروں سے متعلق ہے تو قیاس کا اتنا  
ہے کہ نماز سے ممانعت کے اوقات کے سلسلے میں بھی تمام شہروں  
کا حکم ایک جیسا ہو لہذا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو  
نماز سے ممانعت کے اوقات میں بھی طواف کی نماز پڑھنا جائز



إِلَىٰ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيَّةِ  
عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِينَ خَالَفُوا  
أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَىٰ فِي ذَلِكَ عَلَىٰ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ  
فِرْقَةٌ مِنْهُمْ لَا يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْخَمْسَةِ  
الْأَوْقَاتِ لِلطَّوَافِ كَمَا لَا يُصَلِّي فِيهَا لِلطَّوَرِغِ مِمَّنْ  
قَالَ ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَحَمْدُ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَىٰ وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِي ذَلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْ  
عُمَرَ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَابْنِ عُمَرَ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ  
يُصَلِّي لِلطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ إِصْفَرِ أَرَا الشَّمْسِ  
وَبَعْدَ الضُّمَيْمِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا يُصَلِّي  
لِذَلِكَ فِي الْأَوْقَاتِ الثَّلَاثَةِ الْبَوَاقِ الْمَنْهِيَّةِ عَنِ  
الصَّلَاةِ فِيهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ مُجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ  
التَّخَنُفِيُّ وَعَطَاءٌ۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ طُفْتُ وَصَلْتُ مَا كُنْتُ فِي وَقْتٍ فَإِذَا ذَهَبَ  
الْوَقْتُ فَأَمْسِكُ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا  
ابْنُ أَبِي عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ  
عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
مُجَاهِدٍ قَالَ طُفْتُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بَعْدَ الضُّمَيْمِ وَبَعْدَ  
الْعَصْرِ وَصَلْتُ مَا كُنْتُ فِي وَقْتٍ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ  
فِي وَقْتِ صَلَاةٍ۔

وَقَدْ رَوَىٰ مِثْلُ ذَلِكَ ابْنُ رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا

سمجھتے ہیں۔

پھر پہلے قول والوں کے مخالفین دو گروہوں میں منقسم ہو گئے ایک گروہ  
کہتا ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کی نماز نہ پڑھی جائے جیسے  
ان میں نفل نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام  
ابرحیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

جو کچھ ہم نے حضرت عمر فاروق، معاذ بن عفراد اور عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ ان کے موافق ہے  
دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے تک  
اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک طواف کی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن  
باقی تین ممنوعہ اوقات میں یہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت مجاہد، ابراہیم نخعی  
اور عطاء رضی اللہ عنہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں طواف کرو اور وقت ہو تو نماز  
پڑھ لو پس جب وقت نکل جائے تو رک جاؤ۔

حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان، حضرت عطاء رضی  
اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا طواف کرو۔ حضرت  
عبید اللہ (راوی) فرماتے ہیں یعنی صبح اور عصر کے بعد اور  
فرمایا جب تک وقت ہو نماز پڑھو، حضرت ابن رجاہ (راوی)  
فرماتے ہیں یعنی نماز کے وقت میں (نماز پڑھو)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے



ابْنُ أَبِي عَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرِّعٍ عَنْ جَاهِدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي مَا كَانَتْ الشَّمْسُ بَيَضَاءَ حَيْثُ فَازَ إِصْفَرَتْ وَتَغَيَّرَتْ طَائِفًا طَوَافًا وَاحِدًا حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُصَلِّي وَيَطُوفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَيُصَلِّي مَا كَانَ فِي غُلَسٍ فَإِذَا اسْفَرَّ طَائِفًا طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَيُمْكِنُ الزُّكُوعُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَصَّادٌ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَعَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ أَسْبُوعًا وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ۔

فَهَذَا أَعْطَاءٌ قَدْ قَالَ بِدَأْيِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيْ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ حَمَلَ ذَلِكَ عَلَى اخْتِلَافٍ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَكَانَ النَّظَرُ فِي ذَلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوا هَذَا الْاِخْتِلَافَ أَنَا رَأَيْنَا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَعُدُوبَهَا وَتَصُفَّ النَّهَارَ يَمْنَعُ مِنْ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَاتِ وَيَذَلُّكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْكِهِمْ قَضَاءَ الصُّبْحِ الَّتِي نَامَ عَنْهَا إِلَى ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَبَيَاضِهَا فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا يَنْتَهِي عَنْ قَضَاءِ الْفَرَاثِصِ الْفَائِتَاتِ فَهُوَ عَنِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ أَنْتَهَى وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّي فِيهِنَّ وَأَنْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ صَوْتًا نَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ تَارْتُمُ الظُّلُمَةَ حَتَّى يَمِيلَ وَحِينَ تَضِيئُ

ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرتے اور جب تک سورج روشن چمکتا ہوتا نماز پڑھتے اور جب وہ پیلا پڑھتا اور اس کا رنگ بدل جاتا تو ایک اور طواف کرتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھ کر (طواف کی) نماز پڑھتے اور صبح کے بعد طواف کرتے تو جب تک اندھیرا ہوتا نماز طواف پڑھتے جب سفیدی ہو جاتی تو ایک طواف کرتے پھر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا اور نماز پڑھنا جائز ہو جاتا۔

حضرت سالم اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح اور عصر کے بعد طواف کے سات پھیرے لگاتے اور اگر نماز کا وقت ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے

تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی طائے سے وہی بات فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ — بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکرات اور دن کی جو ساعت بھی ہو۔ — تو یہ حدیث پہلے قول والوں کے غلات پر محمول ہے۔ اس اختلاف کی صورت میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، طلوع آفتاب غروب شمس اور دوپہر کے وقت فوت شدہ نمازوں کی قضاء ممنوع ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا کہ جب آرام فرما ہونے کی وجہ سے نماز فجر قضاء ہو گئی تو آپ نے سورج کے بلند ہونے تک اسے نہ پڑھا۔ — تو جب (ان اوقات میں) فوت شدہ نمازوں کی قضاء ممنوع ہے تو نماز طواف بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سکرار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مرنے والوں کی تدفین (نماز جنازہ) سے روکتے تھے۔ طلوع شمس کے وقت حتیٰ کہ بلند ہو جائے دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج ڈوبنے لگے حتیٰ کہ غروب ہو جائے ہم نے یہ بات اس



الشمس للغروب حتى تغرب وقد ذكرنا ذلك  
 بإسناده فيما تقدم من كتابنا هذا فإذا كانت  
 هذه الأوقات تنهى عن الصلوة على الجنائز  
 فالصلوة للطواف أيضا كذلك وكذلك كانت  
 الصلوة بعد العصر قبل تغير الشمس وبعد الضم  
 قبل طلوع الشمس مباحة على الجنائز ومباحة  
 في قضاء الصلوة الفائتة ومكروهة في التطوع  
 وكان الطواف يوجب الصلوة حتى يكون وجهها  
 كوجوب الصلوة على الجنائز فالنظر على ما ذكرنا  
 أن يكون حكمها بعد وجوبها بحكم القرأين  
 التي قد وجبت وحكم الصلوة على الجنائز التي  
 قد وجبت فتكون الصلوة للطواف تصل في كل  
 وقت يصلي فيه على الجنائز وتقضى فيه الصلوة  
 الفائتة ولا تصل في كل وقت لا يصلي فيه على الجنائز  
 ولا تقضى فيه صلوته فائتة فهذا هو النظر  
 عندنا في هذا الباب على ما قال عطاء وابراهيم  
 وجهاد وعلى ما قد روي عن ابن عمر وإليه ذهب  
 وهو قول سفيان وهو خلاف قول أبي حنيفة وأبي  
 يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى -

## بَابُ مَنْ أَحْرَمَ حِجَّةَ فَطَافَ

### لَهَا قَبْلَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَانَ  
 بْنَ الْهَيْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ  
 أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ لَا يَطُوفُ أَحَدٌ  
 بِالْبَيْتِ حَاجًّا وَلَا غَيْرُهُ إِلَّا حَلَّ بِهِ قُلْتُ لَهُ مِنْ  
 أَيْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ قَوْلِ  
 اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحَلَّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قُلْتُ لَهُ

سے پہلے اس کتاب میں سند کے ساتھ بیان کی ہے تو جب ان اوقات میں  
 نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے تو طواف کی نماز کا بھی حکم ہوگا اسی طرح عمر  
 کے بعد سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے  
 پہلے نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نماز قضاء کرنا جائز ہے البتہ نفل  
 پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کی وجہ سے نماز واجب ہو جاتی ہے حتیٰ کہ  
 اس کا وجوب نماز جنازہ کے وجوب (فرضیت) کی طرح ہو جاتا ہے۔  
 تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس (نماز طواف)  
 کے وجوب کے بعد اس کا حکم وہی ہو جو فرض اور نماز جنازہ کا ہے جو فرض  
 ہے پس نماز طواف ہر اس وقت پڑھی جاسکتی ہے جس وقت نماز جنازہ  
 پڑھنا اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے اور جن اوقات میں  
 نماز جنازہ اور قضاء جائز نہیں ان میں یہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔  
 ہمارے نزدیک اس باب میں یہی قیاس ہے جیسے حضرت عطاء،  
 حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم نے فرمایا اور میں طرح حضرت  
 ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام  
 ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

## حج کے محرم کا وقوف عرفات سے

### پہلے طواف کرنا

حضرت ابن جریر فرماتے ہیں مجھے حضرت عطاء رضی اللہ  
 عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے  
 جو شخص حج وغیرہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ  
 اس کے ذریعے احرام سے نکل جاتا ہے (حضرت ابن جریر  
 فرماتے ہیں) میں نے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 نے یہ بات کہاں سے معلوم کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے



اس ارشاد گرامی **ثُمَّ يَحْلُمُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ** سے (فرماتے ہیں) میں نے کہا یہ تو عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کا حکم ہے تراخوں نے جواب دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ وقوف عرفات سے پہلے اور بعد دونوں طرح سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکارِ دو عالم حضرت ابن ابی لیلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے ابن عباس! آپ نے لوگوں کو یہ کادیا انہوں نے پوچھا (اے عرب) وہ کیسے؟ فرمایا آپ لوگوں کو فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد محرم نہیں رہتے حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا تکیہ کہتے ہوئے آتے تو قربانی کے دن تک محرم رہتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس وجہ سے تم جہنم گئے میں تم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرتا ہوں اور تم مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بیان کرتے ہو اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی نسبت حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما حضرت شہر فرماتے ہیں مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حسان رقاشی سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا اے ابن عباس! یہ کیا فتویٰ ہے جو آپ کی جانب سے مشہور ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا احرام سے نکل آتا ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہارے خیال میں یہ مکروہ ہو۔

حضرت طارق بن شہاب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وادی بطحاء میں قیام فرماتے آپ نے فرمایا تم نے کسی چیز کے ساتھ احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرو، صفا اور مردہ کے درمیان کھڑے ہو اور احرام کھول دو (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح کیا پھر میں قبیلہ

نَا ثَمَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ الْمَعْرُوفِ وَيَعْدَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَابَهُ أَنْ يَحْلُوا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَهَا لِي غَيْرَ مَرَّةٍ - ۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا سَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِبْنِ عَبَّاسٍ أَضَلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرْيَةُ قَالَ تَفْتِي النَّاسَ أَنَّهُمْ إِذَا طَافُوا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَيَّيْنِ مُلَيَّيْنِ بِالْحِجَةِ فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهِذَا ضَلَلْتُمُ أَحَدَ تَكْرُمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُونِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا أَعْلَمَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ -

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَانَ الرَّقَاشِيَّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِبْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَفَشَّتْ عَنْكَ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سَنَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ زَعَمْتُمْ -

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَسَلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شَهَابٍ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِجٌّ بِالْبَطْنِ فَقَالَ



لِيُبَا أَهْلَتْ قَالَ قُلْتُ أَهْلَتْ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْسَنْتَ طَعْتُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الْقَصْفِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَجَلْتُ فَفَعَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَعَلْتُ رَأْسِي فَكُنْتُ أَنْتِي النَّاسُ بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ زَمَانُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ رُوَيْدٌ أَبْغَضَ نُبْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أُعِدُّكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفِينَاةً فَنِيَا فَنِيَا فَنِيَا فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ فِيهِ فَأَتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ إِنَّ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ يَا مَرْثَا بِالْقَامِ وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْدِثْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيَ مَحَلَّةً -

قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے نیوی نکالیں چنانچہ میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دینے لگا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ساتھ خلافت آیا تو ایک شخص نے مجھے کہا اے عبداللہ بن قیس اپنے بعض فتویٰ کو چھوڑ دو تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد حضرت امیر المؤمنین نے مناسک حج میں کیا طریقہ جاری کیا میں نے کہا اے لوگو! جنہیں ہم فتویٰ دیا کرتے تھے انہیں مہر سے کام لینا چاہیے اس سلسلے میں امیر المؤمنین مقدم ہیں ان کی اقتدا کرو جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے تذکرہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اختیار کریں تو بے شک کتاب الہی ہمیں (مناسک حج) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربان کا جانور قربان گاہ تک نہ پہنچ گیا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَمَأَلَتْهُ عَنْ حُجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَجْمَعْ ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بِشَرِّ كَثِيرٍ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُحِرَ جَنَاحُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَلِكَ الْخَلِيفَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدِ أَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يُنْزِلُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَعْرِتُ تَأْوِيلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ مِثْلًا بِهِ نَافِلٍ بِالتَّوْحِيدِ فَاهْلَ النَّاسِ يَهْدَى إِلَيْهِ الَّذِي يَهْلُونَ بِهِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ میں) نوسال تک اہل آپ نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ آئے جو آپ کی اقتدا کرنا چاہتے تھے پھر ہم نکلے حتیٰ کہ ذوالحلیفہ میں آئے تو آپ نے مسجد میں دو رکعتیں ادا کیں پھر قصفا ساری پہ سلا ہوئے۔ جب آپ کی ساری تمام ہڈیاں میں پہنچتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن پاک نازل ہو رہا تھا اور آپ اس کا طلب سمجھتے تھے آپ نے میں بات یہ عمل کیا ہم نے بھی اسی پر عمل اپنے صریح حکم کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی اسی کا احرام باندھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کسی ات کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ نے اسی درجہ کا



شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِيدَتَهُ  
قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَتَوَقَّى إِلَّا الْحَجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ  
حَتَّى إِذَا كُنَّا آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرُورَةِ قَالَ إِنِّي نَاسِتُكُمْ  
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقْتُ الْهَدْيَ وَ  
لِيَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلِّ  
وَلِيَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَخَلَّ النَّاسُ وَقَصُرُوا إِلَّا الْبَيْتَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ  
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عُمَرَتُنَا هَذِهِ لِعَا وَمَا هَذَا أَمْ لِلْأَيْدِ فَقَالَ فَشَبَّكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى  
فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ هَكَذَا إِنْ الْحَجَّةَ مَرَّتَيْنِ فَخَلَّ  
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصُرُوا إِلَّا الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هَذَا لِلْبَيْتِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَوَابُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
آيَاكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ عُمَرَتُنَا هَذِهِ فِي أَشْهُرِ  
الْحَجَّةِ لِلْأَيْدِ أَوْ لِعَامِنَا هَذَا إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا  
يَعْرِفُونَ الْعُمْرَةَ فِيمَا مَضَى فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ وَيَعْدُونَ  
ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ الْفُجُورِ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِيَ لِلْأَيْدِ -

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا سَمِعْنَا  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ  
الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ  
غَيْرَانَ عَنْ لَمِيذٍ عَنْ سُورٍ عَنْ سُرَاقَةَ وَكَأْجَابِ الْبَيْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاكَ -

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا جُ  
قَالَ سَمِعْنَا دُعَانَ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَلْعَيْنِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ

مکہ میں بھی ان کے ساتھ حاکم اور ابان بن ابی

تعلیم لازم فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم صرف حج کی  
نیت کرتے تھے اور ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ جب عمرہ کا  
آخری پیکر تھا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم  
ہوتی جواب معلوم ہوتی ہے (یعنی تمتع) تو میں ہدی نہ چلاتا اور  
اسے (حج کر) عمرہ میں بدل دیتا لہذا جس کے پاس ہدی نہ ہو  
وہ (طواف کے بعد) احرام سے نکل کر اسے عمرہ میں بدل دے  
پس لوگوں نے احرام کھولا اور بال کٹوائے ماسوائے سرکارِ دہلی  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی بہتر  
سراقتہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا :  
یا رسول اللہ کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے  
لیے ؟ (وہ فرماتے ہیں) سرکارِ دہلی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں  
میں انگلیاں ڈال کر فرمایا عروج میں اسی طرح (انگلیوں کا طرح)  
داخل ہو گیا ہے پس سرکارِ دہلی صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سراقہ رضی  
اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال اور ان کو آپ کے جواب  
میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ حج کے مہینوں میں مارا  
یہ عمرہ ہمیشہ کے لیے ہے یا صرف اسی سال کے لیے ؟ کیونکہ اس سے  
پہلے ان کے ہاں حج کے مہینوں میں عمرہ معروف نہیں تھا بلکہ وہ اسے  
بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہمیشہ  
کے لیے یہی حکم ہے۔

حضرت ابن ہاد و حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا البتہ انھوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے سوال اور  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جب  
بیت اللہ شریف کا طواف اور صفارہ کے درمیان سعی کر  
چکے تو آپ نے فرمایا اسے عمرہ میں بدل دو جب آنحضرت



کا دن ہوا تو انہوں نے (حج کا احرام باندھا) اذنیہ کہا اذنیہ قربانی کے دن (وفات سے) واپس آکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا، لیکن صفا مردہ کے درمیان چکر نہیں لگائے۔

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبُوا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّحْرِقِ مَوَافِقًا فَوَإِذَا لَبِيتُ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْوَيْثَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْ مَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا أَتَى حِلَّيَّارُ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي تَصْنَعُونَ -

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّعِنِيُّ قَالَ سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ مُعَيْدٍ قَالَ سَمِعْنَا مُوسَى بْنَ أَعْيُنٍ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ سَأَلَ النَّاسَ بِمَاذَا أَحْرَمْتُمْ فَقَالَ أَنَا سَأَهَلَلْنَا بِالنَّحْيِ وَقَالَ آخَرُونَ قَدْ مَنَّا مَتَمِّعِينَ وَقَالَ آخَرُونَ أَهَلَلْنَا بِأَهْلَالِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ قَدِمَ وَلَهُ يَسْتَقِي هَذَا فَلْيَحِلَّ فَإِنِّي لَوَاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَّا سَقَى الْهَدْيَ حَتَّى أَكُونَ حَلَالًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عُمَرُ تَنَاهَى لِعَامِنَا أَمَّا لَابِدٌ فَقَالَ بَلْ لَا بَدَ إِلَّا بَدَ -

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا هُدَّ قَالَ سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهَلَلْنَا مَعَهُ بِالنَّحْيِ خَاصًّا حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ رَابِعَةَ

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم چار ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام سے کس قسم کا باہر ہونا مراد ہے آپ نے فرمایا مکمل طور پر باہر ہو جاؤ (یعنی جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام تھا اب وہ سب کچھ حلال ہے) اگر مجھے پہلے سے اس بات کا علم تھا جس کا اب علم ہوا تو میں اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے کس کا احرام باندھا ہے بعض صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے کچھ نے بتایا کہ ہم نے تمتع کیا ہے جبکہ بعض دوسرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آپ نے باندھا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص ہدی کے بغیر آیا ہے وہ احرام کھول دے اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو میں ہدی نہ چلاتا حتیٰ کہ احرام کھول دیتا حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا حتیٰ کہ جب چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مردہ کے درمیان سعی کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ



ذِ الْحُجَّةِ فَطَفْنَا بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ  
سَاقٍ هَدِيًّا أَنْ يَحِلَّ قَالَ وَلَمْ يَعِزْهُنِي أَمْرُ الْبَيْتِ  
قَالَ جَابِرٌ فَقُلْنَا تَرَكْنَا حَتَّى إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ  
عَرَفَةَ الْآخِسُ لَيْلٍ أُمِرْنَا أَنْ نَحِلَّ نَتَأْتِيَ عَرَفَاتٍ  
وَالْمَذْيَاقَ يَقْطُرُ مِنْ مَذَاكِبِنَا وَلَمْ يَحِلَّ هُوَ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَاقَ الْهَدْيَ  
فَبَلَغَ قَوْلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ  
فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الَّذِي  
بَلَغَهُ مِنْ قَوْلِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَصْدَقُكُمْ  
وَأَقْبَلُكُمْ لِلَّهِ وَأَبْرَكُمْ وَلَوْ لَا أَنِّي سَقْتُ الْهَدْيَ  
أَحْلَلْتُ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ  
مَا أَهْدَيْتُ قَالَ جَابِرٌ فَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَحَلَلْنَا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ ثَنَا  
ابْنُ جَدِيعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا  
قَالَ هُوَ يُخْبِرُ عَنْ حُجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أُمِرْنَا بَعْدَ مَا طَفْنَا أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْطَلِقُوا إِلَى مَنًى  
فَاهْلُوا فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِصْوُونٍ قَالَ ثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِأَنْحِ خَالِصًا  
لَا تَخْلُطُهُ بِعُمَرَةَ فَقَدْ مَنَّا مَكَّةَ لَا رَيْعَ لَيْلٍ خَلَوْنَ  
مِنْ ذِي الْحُجَّةِ فَلَمَّا طَفْنَا بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمَرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْنَا  
لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ الْآخِسُ لَيْلٍ فَخَضَّ جُرْإِيهَا  
وَذَكَرَ أَحَدُنَا يَقْطُرُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ جس نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دے لیکن آپ نے عورتوں  
سے جاملے کے بارے میں کچھ فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں ہم نے سوچا کہ اب عرفات سے جانے میں صرف پانچ دن باقی  
ہیں تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا ہے تو کیا ہم عورتوں سے جاملے  
کر کے عرفات میں جائیں گے۔ خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ نے ہدی چلائی تھی۔ آپ تک ہماری  
بات پہنچ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثناء کے بعد صحابہ کرام کی اس بات کا ذکر فرمایا جو آپ تک پہنچی  
تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ سچا،  
مستحق اور نیکو کار ہوں اگر میں نے ہدی چلائی ہوتی تو احرام کھول  
دیتا اور اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو  
ہدی نہ چلاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سنا  
اور اطاعت کرتے ہوئے احرام کھول دیا۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی  
اللہ عنہ سے سنا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مکے سے  
میں بتا رہے تھے کہ جب ہم طواف کر چکے تو ہمیں احرام کھولنے  
کا حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم  
منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو احرام باندھ لینا چنانچہ ہم نے بظاہر  
سے احرام باندھا۔

حضرت ابو زاعمی، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے ان سے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ سے صرف حج کا احرام باندھا  
اس میں عمرہ شامل نہ کیا۔ چار ذوالحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب ہم  
بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کے درمیان سہی کر چکے تو نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس (احرام) کو عمرہ میں بدلنے کا حکم  
فرمایا نیز یہ کہ مار سے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز ہے ہم  
نے سوچا کہ نوبی ذوالحجہ تک پانچ راتیں باقی ہیں تو کیا ہم عرفات کی  
طواف عورتوں سے ہم بستری کر کے جائیں گے۔ رسول اکرم



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا بَرْكُمْ وَأَمَدُكُمْ فَلَوْلَا الْهُدَى  
تَحَلَّلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ أَيْنَ مَا لَكَ بَنُو جُعْشُمٍ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مُتَعِنَّا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمَّا لِلْأَبَدِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَدَا لَإَبَدٍ -  
فَكَانَ سُؤَالُ سُرَاقَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُورُ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى  
الْمُتَعَةِ أَيْ إِنَّا قَدْ صَدَرَتْ حُجَّتُنَا الَّتِي كُنَّا دَخَلْنَا فِيهَا  
أَوْ لَا عُمْرَةً ثُمَّ قَدْ أَحْرَمْنَا بَعْدَ حُلِّهَا مِنْهَا لِحُجَّةٍ فَضَرْنَا  
مُتَمَتِّعِينَ فَتَمَتُّعْنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا إِخَاصَةً فَلَا  
نَفْعَ لَكَ فِيهَا بَعْدُ أَمَّا لِلْأَبَدِ فَتَمَتُّعٌ بِالْعُمْرَةِ إِلَى  
الْحُجَّةِ كَمَا تَمَتُّعُنَا فِي عَامِنَا هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لِلْأَبَدِ وَلَيْسَ ذَلِكَ عَلَى أَنْ لَهُمْ  
فِيمَا بَعْدُ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حُجَّةٍ قَبْلَ عَرَفَةَ لَطَوَّافِهِمْ بِالْبَيْتِ  
وَسَجَّعِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَسَدَّ كُرُوعَهُ عَنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَعْدَ هَذَا مِنْ  
هَذَا الْكِتَابِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْإِحْدَالَ الَّذِي  
كَانَ مِنْهُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ  
وَنَضَعُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمَةَ قَالَ تَنَاخَتْ جِبْرُ  
قَالَ تَنَاخَتْ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَصْحَابَهُ قَدِمُوا مَكَّةَ مُلْبِّينَ بِالْحُجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا  
عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهُدَى -

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْمُؤَدِّينَ قَالَ  
تَنَاخَتْ قَالَ تَنَاخَتْ أَبُو عَرَانَةَ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا  
أَنَّهُ الْحُجُّ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهُدَى فَطَافَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں تم سب سے  
ریاقتی اور سچا ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی  
احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر  
عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ؟  
تو اس حدیث میں مذکور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت  
سراقہ رضی اللہ عنہ کا سوال تمتع کے بارے میں تھا یعنی ہم نے جو حج تمتع  
کیا تھا وہ عمرہ میں بدل گیا پھر ہم نے احرام کھولنے کے بعد دوبارہ حج کے  
لیے احرام باندھا تو ہم تمتع ہو گئے تو کیا ہمارا یہ تمتع اسی سال کے  
ساتھ خاص ہے آئندہ ہم ایسا نہ کریں یا ہم ہمیشہ حج کے ساتھ  
عمرہ کا نفع اٹھا سکتے ہیں جس طرح ہم نے اس سال کیا ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے لیکن  
یہ بات نہیں کہ وہ آئندہ بھی بہت اللہ شریف کا طواف اور صفارہ  
کے درمیان سعی کر کے یوم عرفہ سے پہلے حج کا احرام کھول دیں۔  
عنقریب ہم اسی باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے  
ہوئے روایت کریں گے کہ عرفات میں جانے سے پہلے احرام کھولنا  
ان حضرات کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کو اس کی اجازت نہیں  
ہم یہ بات اپنی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے  
ہوئے مکہ مکرمہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص چاہے اس عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں  
کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
ہم صرف حج کے لیے نکلے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ  
مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ  
آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ساتھ ازواجِ مطہرات اور صحابہ  
کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہ تھی انھوں نے



مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَأَصْحَابِهِمْ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ۔

احرام کھول دیا۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْبِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّيْعَ قَالَ سَمِعْتُ أَوْدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَضْرَحُ بِأَحْجَجٍ صَرَخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ أَهَلْنَا بِأَحْجَجٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
فرماتے ہیں ہم مدینہ طیبہ سے حج کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے (طیبہ کہتے ہوئے) نکلے جب مکہ مکرمہ آئے تو طواف کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو عمرہ میں بدل دو سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہی ہے پھر عرفہ کی شام (اٹھوا لحد) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَصِيدَ بْنَ ثَنَا وَهَيْبَ عَنْ مَتَّصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُهْلِينَ بِأَحْجَجٍ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ الْهَدْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَصَابَ بِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَعِدْ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ عَامِدٌ هَدْيٌ فَكَلَّمْتُ ۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّانَ بْنَ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهَيْبَ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدَنِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَبَاتَ يَهَا حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا انْبَعَثَ بِهِ سَبْعٌ وَكَبُرَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الشَّرْوَةِ أَهَلُّوا بِأَحْجَجٍ۔

حضرت اسامہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادب آپ کے صحابہ کرام حج کا احرام باندھے ہوئے آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ اس سال میرے ساتھ ہدی نہ تھی پس میں نے احرام کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کیں اور صبح تک وہاں رات گزاری نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب دو کھڑی ہوئی تو آپ نے تسبیح و تکبیر کہی یہاں تک کہ جب آپ کی سواری بیدار میں پہنچی تو آپ نے (حج و عمرہ) دونوں کا تعلیم کیا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو احرام کھولنے کا حکم دیا انھوں نے ذوالحجہ کو انھوں نے پھر حج کا احرام باندھا۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ أَبِي مِلْجٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَجَّجْنَا مَعَ النَّبِيِّ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کپڑے اتارنے ہوئے



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا عَائِشَةَ تَذَرُ عُثَيَابَهَا  
فَقَالَ لَهَا مَا لِكَ قَالَتْ أُنَبِّئُكَ أَنَّكَ قَدْ اِخْلَلْتَ وَأَخْلَلْتَ  
أَهْلُكَ فَقَالَ أَحَلَّ مَنْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَاَمَّا نَحْنُ  
فَلَمْ نَخْلَلْ لَآنَ مَعَنَا هَدْيٌ يَأْتِي نَبْلُغُ عَرَفَاتٍ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْأَثَارِ  
فَقَالُوا هَذَا قَوْلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ وَقْفِهِ  
بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَكُنْ سَاقٍ هَدْيًا فَقَدْ حَلَّ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَ فِي حُجَّةٍ  
أَنْ يَخْدُجَ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَا يَحِلُّهُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ  
يَوْمِ النحرِ مِنْ طَوَافٍ وَلَا غَيْرِهِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوهُ  
مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ حَلَّ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ  
فَهَذَا فِي الْمَدِينِ لَيْسَ فِي الْحَاجَةِ وَمَعْنَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ  
هَهُنَا هُوَ الْحَرَمُ كُلُّهُ كَمَا قَالَ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى  
يَبْلُغُ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَالْحَرَمُ هُوَ مَحَلُّ الْهَدْيِ لِأَنَّهُ  
يُخْرِجُهُ فَاَمَّا بَنُو آدَمَ فَإِنَّمَا مَحَلُّهُمْ فِي جَهَنَّمَ يَوْمَ  
النحرِ وَأَمَّا مَا اخْتَجَّوْا بِهِ مِنَ الْأَثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ أَصْحَابَهُ  
بِالنَّحْلِ مِنْ جَهَنَّمَ بَطَوَافِهِمَا الَّذِي طَافُوا قَبْلَ عَرَفَةَ  
فَإِنَّ ذَلِكَ عِنْدَنَا كَانَ خَاصًّا لَهُمْ فِي حُجَّتِهِمْ تِلْكَ  
دُونَ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ -

۱۴۱ - وَالْذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عُمَرَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي  
إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ يَلَالٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ نَسَخَ حُجَّتَنَا هَذَا لَنَا  
خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةٌ -

۱۴۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

پایا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اٹھوں نے عرض کیا  
مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے احرام کھول دیا اور گھر والوں کو  
اس بات کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص احرام  
کھولے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو لیکن ہم عزرات جانے سے ۲

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمت اللہ فرماتے ہیں ایک حالت  
نے ان آثار پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص عزرات میں وقوف  
سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس نے ہدی  
نہ چلائی ہو تو وہ احرام کھول سکتا ہے۔ لیکن دوسرے  
حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حج  
شروع کرتا ہے وہ اسے مکمل کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ وقوف  
عزرات سے پہلے طواف وغیرہ کسی عمل کی بنیاد پر بھی وہ احرام نہیں  
کھول سکتا وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے ارشاد دیا وہ ہدی پھر ان قربانیوں  
کا ارادہ کرنا کہیں تک پہنچتا ہے۔ قربانی کے جانوروں کے بارے میں  
ہے حاجی کے بارے میں نہیں اور یہاں بیت عتیق سے تمام حرم مراد ہے جیسا  
کہ دوسری آیت یہاں تک کہ ہدی اپنی قربان کا تک پہنچ جائے۔ میں ہے  
پس حرم ہدی کا منتہی ہے کیونکہ اسے وہاں ذبح کیا جاتا ہے لیکن  
حج کی صورت میں انسانوں کا منتہی قربانی کا دن ہے۔ اور پہلے گروہ  
نے جن مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان کو وقوف عزرات سے پہلے طواف کے باعث حج کا احرام  
کھولنے کا حکم دیا تو ہمارے نزدیک یہ ان صحابہ کرام کے حج کے ساتھ  
اس کی دلیل یہ ہے حضرت ابن بلال حضرت ابن حارث  
سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے ہمارا حج کو فسخ کرنا ہمارے ساتھ  
خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی ہے آپ نے فرمایا بلکہ تمہارے  
ساتھ خاص ہے۔

حضرت دیلمی فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیعہ



قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ قَالَ ثَنَا  
الذَّرَّاءُ وَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسِيْعَةَ بِنْتُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ -

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ  
بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْمُرْتَعِيِّ بْنِ صَيْفِي عَنْ  
أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَ قَسْعُ الْحَجَةِ لِلزَّكَبِ الَّذِينَ  
كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْتَعِيِّ  
الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَمَرْنَا  
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلْنَا  
مَكَّةَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تِلْكَ  
كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ النَّاسِ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي الْمُرْتَعِيُّ الْأَسَدِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَالَّذِي  
لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْلَ عَجَّةً ثُمَّ يَفْضَحَهَا  
بِعُمْرَةٍ إِلَّا الزَّكَبَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْفَةَ قَالَ ثَنَا حَاجِبٌ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
الْمُرْتَعِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَنَا أَنْ  
يَجْرِمَ بِالْحَجَةِ ثُمَّ يَفْضَحَهَا بِعُمْرَةٍ -

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مُتَعَةٌ الْحَجَةِ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَكُمْ

بن عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت حارث بن بلال بن حارث  
مرزوق سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری، حضرت مرقع بن صیفی سے  
اور وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں  
نے فرمایا حج کو فسخ کرنا ان سواروں کے لیے تھا جو سرکار  
دعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

حضرت مرقع اسدی، حضرت ابو ذر غفاری رضی  
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب  
ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سرکار دعالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمیں حج کو عمرہ میں بدلنے اور احرام کی وجہ  
سے حرام ہونے والی تمام باتوں کے حلال ہونے کا حکم فرمایا  
تو یہ آپ کی طرف سے صرف ہماری لیے رخصت تھی باقی  
لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

حضرت مرقع اسدی فرماتے ہیں حضرت ابو ذر غفاری  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی  
معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام  
باندھنے کے بعد اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدل دے  
سوائے اس دست کے جو سرکار دعالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے  
بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ حج کا احرام باندھ کر عمرہ  
اسے عمرہ میں بدل دے۔

حضرت ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے حج تمتع کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمہارا  
لیے نہیں اور نہ ہی تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے



مِنْهَا فِي شَيْءٍ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا هُدُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَمْرًا  
بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَنَا الْأَعْمَشُ  
قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
أَبُو ذَرٍّ إِنَّمَا كَانَتْ الْمُنْعَةُ لَنَا خَاصَّةً أَصْحَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْعَةُ الْحَجِّ.

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِيقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ ابْنَ  
الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ  
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ يَعْنِي الْفَسْحَ  
۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ  
مُنْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ كَانَتْ لَنَا لَيْسَتْ لَكُمْ.

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ وَصَالِحَ بْنَ مُوسَى  
الطَّلْحِيَّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ أَوْ سَأَلْتُهُ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ  
قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
نُفْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ  
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيبًا حِينَ اسْتَخْلَفَ فَقَالَ  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَخِصَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا شَاءَ أَلَا وَأَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ انْطَلَقَ بِهِ فَأَحْصُوا فَرُوجَ هَذِهِ النِّسَاءِ  
وَأَمُّوُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ كَمَا أَمَرَكُمْ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هُدُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا بَشِيرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ هَنْدٍ عَنْ أَبِي نُفْرَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَدْ مَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صَرَخًا فَمَنَّا

حضرت ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا حج تمتع ہمارے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ خاص  
تھا۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت سلیمان بن مہران یعنی حضرت  
اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند  
سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ فسح حج جائز نہیں۔  
حضرت ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ  
سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا  
وہ ہمارے لیے تھا تمہارے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابو عوانہ اور صالح بن موسیٰ طلحی نے حضرت  
معاویہ بن اسحاق سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند  
اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یا (فرمایا) میں نے اس سے پوچھا۔

حضرت ابو نفیرہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے کے  
بعد غلبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ  
چاہا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی  
سنو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس (اجازت) کے ساتھ  
تشریف لے گئے پس تم ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت  
کرو اور جس طرح آپ نے حکم دیا حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

حضرت ابو نفیرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لے رہے  
ہوئے نکلے مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ شریف کا طواف



قَدْ مُنَا مَلَكَةً طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَيَا لَصَفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا  
كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَحْرَمْنَا بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ عُمْرُ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ يُرْخِصُ لِبَنِيهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيمَا شَاءُوا قَامُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَيَدْخُلُ فِي هَذَا أَيْضًا حَدِيثُ  
إِبْنِ مُوسَى الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ -  
۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
حَرْبٍ قَالَ تَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتَّعَتَانِ فَعَلْنَا هُمَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا عُمْرَ فَلَنْ  
نَعُودَ إِلَيْهِمَا -

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَنَا حَجَّاجٌ  
قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ  
بَعْضِ أَحَدِ أَوْ أَعْمَامِهِ أَنَّهُ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ  
بَعْدَنَا أَنْ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَفْسُخَهُ بِعُمْرَةٍ -

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ كَثِيرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ هِلَالٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلْتَمَسًا -  
فَقَدْ بَيَّنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ أَنَّ ذَلِكَ الْفُسْخَ  
الَّذِي كَانَ أَمْرِيهِ أَصْحَابَهُ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ  
لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَهُمْ وَخَلَطْنَا بِمَا رَوَى عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ  
ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْفَقْلِ مِنْ أَصْحَابِهِ لَا أَنَّ ذَلِكَ  
عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا قَالُوهُ بَارَأَهُمْ وَ  
أَتَمَّا قَالُوهُ مِنْ جِهَةٍ مَا وَقَفُوا عَلَيْهِ فَهُمْ فِيمَا  
قَالُوا فِي ذَلِكَ كَمَنْ أَضَافَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کیا اور صغار و مکہ درمیان سہ کی پھر آٹھوں ذوالحجہ کو ہم  
نے احرام باندھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ وقت  
ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اپنے نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتا ہے پس  
تم حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی  
رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم

حضرت ابو نصرہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے وفد میں ہم دوستے کرتے تھے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک  
دیا پس ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں مجھے کثیر بن عبد اللہ نے بتایا انہوں نے قبلہ  
مزنیہ کے ایک شخص سے روایت کیا اس نے اپنے ایک  
دادا یا چچا سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہم نے  
بہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر  
حضرت کثیر بن عبد اللہ، حضرت بکر بن عبد الرحمن سے  
اور وہ صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن ہلال رضی اللہ  
عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے  
ذکر کی ہیں ان میں آپ نے بیان فرمایا کہ آپ نے صحابہ کرام کو جس  
فسخ حج کا حکم دیا تھا وہ ان کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کے  
لیے یہ جائز نہیں تو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
روایات میں اس روایت کو بھی ملا دیا جو صحابہ کرام سے مروی ہیں  
اور ہم نے ان میں اس باب کے شروع میں ذکر کیا کیونکہ ہمارے  
نزدیک یہ ان باتوں میں سے ہے کہ صحابہ کرام کے لیے اپنے  
رہنے سے کچھ کہنا جائز نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی طرف سے مطلع ہونے کے بعد یہ قول کیا تو گویا انہوں نے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصَحُّحِهِ هَذِهِ الْأَثَارُ  
أَنَّ الْخُرُوجَ بِالْحَجِّ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالطَّوَاتِ بِالْبَيْتِ  
۱۲۸۷- وَقَدْ أَنْكَرْتُمْ قَوْمَ فَسَخِ الْحَجَّ وَذَكَرُوا فِي  
ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا فَمَاحِلْنَا مِنْ  
شَيْءٍ أَحْرَمْنَا بِهِ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ-

فَمِنْ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ اخْتَجَّ بِهِدَا أَنْ يَكُونَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوا مَلَكَةَ مُلَبِّتِينَ  
بِالْحَجِّ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمَرَةً فَلْيَفْعَلْ  
إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ  
بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْبَابِ فَقِي هَذَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا  
إِنْ شَاءُوا إِلَّا أَنَّهُ عَزَمَ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ فَيَجُوزُ  
أَنْ يَكُونُوا لَمْ يَحِلُّوا وَقَدْ كَانَ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا  
فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ إِلَى فَسَخِ الْحَجِّ لِمَنْ شَاءَ أَنْ  
يَفْسُخَهُ إِلَى عُمَرَةٍ-

۱۲۸۸- وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِي ذَلِكَ  
مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ  
ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نَوْفَلٍ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُجَّةِ الْوُدَّاعِ  
فَوَمَّنا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ وَمَمَّنا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ وَعُمَرَةٍ  
وَمَمَّنا مِنْ أَهْلِ بِالْحَجِّ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ نَامًا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا  
مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى  
كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ-

اسے آپ کی طرف ہی منسوب کیا۔ — تو ان روایات کی تصحیح  
سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر حج کے احرام سے  
نکلنا جائز نہیں۔ — ایک جماعت نے فسخ حج کا انکار کیا ہے  
انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ حج کے لیے نکلے تو قربانی کے دن تک ہم احرام سے نہ  
نکلے۔

اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کے خلاف  
دلیل یہ ہے کہ حضرت بکمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور  
صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ نے  
فرمایا جو شخص اس عمرہ میں بدلنا چاہے وہ ایسا کرے سوائے اس  
شخص کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔ ہم نے یہ بات اسی باب میں سند  
کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ — تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو احرام کھول سکتے ہیں  
بلکہ آپ نے انہیں تاکید فرمایا تو ہو سکتا ہے انہوں نے احرام نہ کھولا  
ہو حالانکہ انہیں کھولنے کی اجازت تھی تو یہ اس بات کی طرف رجوع  
ہے کہ جو شخص حج کو عمرہ میں بدلنا چاہے وہ حج کو فسخ کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت  
عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں  
وہ فرماتی ہیں ہم عتہ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ بعض  
نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا  
تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا  
جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جن  
لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔  
انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔



فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عِنْدَهَا كَمَا كَانَ  
عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عَلَى مَا قَدْ ذُكِّرْنَا فِيهِ هَذَا الْبَابُ  
مِنْ طَرِيقٍ تَصْحِيحٍ مَعَانِي الْأَثَارِ وَآمَّا وَجْهَهُ ذَلِكَ  
مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ قَدْ وَجَدْنَا الْأَصْلَ أَنَّ مَنْ  
أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ لَهَا وَسَعَى أَنَّهُ قَدْ فَرَعَ  
مِنْهَا وَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَحِلَّ هَذَا إِذَا لَمْ يَكُنْ سَاقٍ  
هَدْيًا وَرَأْيَانًا إِذَا كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا لِمَتْعَةٍ فَلِطَافِ  
لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى لَمْ يَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِهِ حَتَّى يَوْمِ الْغَرِّ  
فَيَحِلَّ مِنْهَا وَمِنْ حُجَّتِهِ إِحْلًا لَا وَاحِدًا وَبِذَلِكَ  
جَاءَتْ السُّنَّةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَوَابًا بِحِفْظِ لَمَّا قَالَتْ لَهُ مَا بَالُ النَّاسِ  
حَلُّوا وَلَمْ يَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ  
رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَخْرُفَكَ  
الْهَدْيُ الَّذِي سَاقَ لِمَتْعَتِهِ الَّتِي لَا يَكُونُ عَلَيْهِ  
فِيهَا هَدْيٌ إِلَّا بِأَنْ يَحْجَّ بَعْدَهَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَنْ  
يَحِلَّ بِالطَّوَاتِ حَتَّى يَوْمِ الْغَرِّ لَنْ عَقْدَ حَرَامِهِ  
هَكَذَا كَانَ أَنْ يَدْخُلَ فِي عُمْرَةٍ فَيَسْتَمَهَا فَلَا يَحِلُّ  
مِنْهَا حَتَّى يُحْرِمَ بِحُجَّةٍ ثُمَّ يَحِلَّ مِنْهَا وَمِنْ الْعُمْرَةِ  
الَّتِي قَدْ سَاقَهَا قَبْلَهَا مَعًا وَكَانَتْ الْعُمْرَةُ لَوْ أَحْرَمَ  
بِهَا مُنْفَرِدَةً حَلَّ مِنْهَا يَفْرَاغُهُ مِنْهَا إِذَا حَلَّتْ  
وَلَمْ يَنْتَظِرْ بِهِ يَوْمَ الْغَرِّ وَكَانَ إِذَا سَاقَ الْهَدْيَ  
لِحُجَّةٍ يُحْرِمُ بِهَا بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ بَقِيَ  
عَلَى إِحْرَامِهِ إِلَى يَوْمِ الْغَرِّ فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الَّذِي  
هُوَ مِنْ سَبَبِ الْحُجَّةِ يَمْنَعُهُ الْإِحْلَالَ بِالطَّوَاتِ  
بِالْبَيْتِ قَبْلَ يَوْمِ الْغَرِّ كَانَ دَخُولُهُ فِي الْحُجَّةِ  
أَحْرَى أَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْغَرِّ فَهَذَا  
هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَأَبِي يُوسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى -

تو ہو سکتا ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک اس کی وہی  
صورت ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تھی جیسا کہ ہم نے  
ذکر کیا۔۔۔ معانی روایات کی تصحیح کی بنیاد پر اس باب کی توجیہ  
یہ ہے۔۔۔ اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے۔ ہم نے  
ایک ضابطہ پایا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے لیے  
طواف اور سعی کی تو وہ اس سے فارغ ہو گیا اس کے لیے سر منڈانا  
احرام کھولنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدی نہ چلائی ہو اور ہم دیکھتے  
ہیں کہ تمتع کے لیے ہدی چلانے کی صورت میں عمرہ کے لیے طواف  
اور سعی کرنے کے بعد وہ شخص قربانی کے دن تک عمرہ کے احرام سے  
نہیں نکل سکتا وہ حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے بیک وقت  
نکلتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے جب  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام  
کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند  
لگایا اور ہدی کو نکالا وہ ڈال دینا ہدی چلائی ہے پس میں قربانی  
تک احرام نہیں کھولوں گا تو آپ نے تمتع کے لیے ہدی چلائی جو  
حج کے بغیر آپ پر لازم نہ تھی۔ اس کے باعث آپ نے طواف کے  
بعد احرام نہ کھولا حتیٰ کہ قربانی کا دن آگیا کیونکہ آپ کے یوں احرام  
باندھنے سے ضروری ہو گیا کہ آپ عمرہ شروع کر کے اسے مکمل کریں  
اور احرام نہ کھولیں حتیٰ کہ حج کا احرام باندھیں پھر اس سے اور عمرہ سے  
جو اس سے پہلے تھا بیک وقت باہر آئیں۔ اور اگر آپ صرف عمرہ  
کا احرام باندھتے تو اس سے فارغ ہوتے ہی سر منڈانے کے بعد  
احرام کھول دیجئے اور قربانی کے دن کا انتظار نہ کرتے اور جب آپ  
حج کے لیے ہدی چلاتے اور اس عمرہ سے فراغت کے بعد اس  
(حج) کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک احرام برقرار رہتا پس  
جب حج کے سبب سے ہدی قربانی کے دن سے پہلے طواف کرنے  
کے بعد احرام کھولنے سے مانع ہے تو حج شروع کرنے کا وجہ سے  
زیادہ مناسب ہے کہ یوم نحر سے پہلے احرام نہ کھولے۔ ہمارے  
نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام  
مسدد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔



## بَابُ الْقَارِنِ كَمُعْلِيهِ مِنَ الطَّوَاتِ لِعُمُرَتِهِ وَلِحُجَّتِهِ

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَلِكِيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ  
عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْعُمْرَةِ كَفَّاهُ لَهَا  
طَوَاتٌ وَاحِدٌ وَسَعَى وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى  
يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا.

قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر احرام نہ کھوے یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھا احرام کھوے۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ  
فَقَالُوا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْعُمْرَةِ طَوَاتٌ  
وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَاتِ غَيْرُهُ وَ  
خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَطُوفُ  
بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَاتٌ وَاحِدٌ وَيَسْعَى لَهَا  
سَعًى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ هَذَا  
الْحَدِيثُ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ الدَّرَاوَدِيُّ فَرَفَعَهُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ هَكَذَا رَوَاهُ الْحَقَّاطُ وَهُمْ  
مَعَ هَذَا أَقْلًا يَحْتَجُّونَ بِالْأَدْرَاوَدِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ أَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ بِهِ فِي هَذَا -  
۱۴۹۰۔ قَامًا مَا رَوَاهُ الْحَقَّاطُ مِنْ ذَلِكَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ  
يَقُولُ إِذَا قَرَنَ طَافَ لَهَا طَوَاتٌ وَاحِدًا فَإِذَا

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر لمحادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں حج اور عمرہ کو جمع کرنے والے قارن پر ایک طواف لازم ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی طواف واجب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں کے لیے الگ الگ طواف اور سعی کرے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں خطا واقع ہوئی ہے حضرت دراورومی (راوی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کیا، حالانکہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ بات یہ ہے کہ وہ (پہلا گروہ) بواسطہ دراورومی عبد اللہ سے مروی حدیث سے بالکل استدلال نہیں کرتے تو اس سلسلے جو کچھ حفاظ حدیث نے اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ یوں ہے۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی حج اور عمرہ کو ملائے تو دونوں کے لیے ایک طواف کرے اور اگر دونوں کو جدا جدا کرے تو ہر ایک کے لیے الگ الگ



فَرَّقَ طَافَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا۔  
 ۱۲۹۱۔ قَانُ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ بْنُ  
 مُوسَى وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعُودُ مَعَنَا  
 إِلَى مَعْنَى مَا رَوَى الدَّارُودِيُّ۔  
 ۱۲۹۲۔ وَقَدْ ذَكَرَنِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
 دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا  
 عُيَيْنَةُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ  
 عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ مُهْلًا بِعُمْرَةٍ  
 مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا  
 أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَرَأْتُ إِلَى عُمَرَةَ حُجَّةً ثُمَّ  
 قَدِمَ فَطَافَ لِهَمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا  
 فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
 ۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا  
 عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔  
 قَالُوا فَقَدْ وَافَقَ هَذَا مَا رَوَى الدَّارُودِيُّ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
 ۱۲۹۴۔ قِيلَ لَهُمْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ تَقْبَلُوا هَذَا  
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيْنَانَ  
 وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ  
 حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ  
 بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَاهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي  
 الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَاهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثَمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

روایت فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت درود کی اس  
 روایت کے موافق ہو گئی جو انہوں نے حضرت عبید اللہ سے انہوں  
 نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں  
 ان کو درود کہا کہ یہ تھا کہ حضرت ابن عمر رضی  
 اللہ عنہما سے قبول کرنا کیسے جانتے ہیں حالانکہ حضرت ابن شہاب فرماتے  
 ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر  
 رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع  
 کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا (تمتع کیا) اور فدا الحلیفہ  
 سے ہدی چلائے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام  
 باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے آپ کے ہمراہ حج کے  
 ساتھ عمرہ کا نفع اٹھایا۔

طواف اور سعی کسے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ایوب بن موسیٰ اور موسیٰ بن عقبہ  
 نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور  
 انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث روایت کی  
 ہے جس کا مفہوم حضرت درود کی روایت کے مفہوم جیسا ہے۔  
 اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔۔۔ حضرت نافع رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے  
 ہیں کہ وہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرے کا احرام باندھ کر  
 نکلے کیونکہ انہیں (راستے میں) رکاوٹ کا ڈر تھا پھر فرمایا ان دونوں  
 کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ  
 کو حج سے ملا دیا ہے پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف  
 کیا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت درود کی اس  
 روایت کے موافق ہو گئی جو انہوں نے حضرت عبید اللہ سے انہوں  
 نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں  
 ان کو درود کہا کہ یہ تھا کہ حضرت ابن عمر رضی  
 اللہ عنہما سے قبول کرنا کیسے جانتے ہیں حالانکہ حضرت ابن شہاب فرماتے  
 ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر  
 رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع  
 کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا (تمتع کیا) اور فدا الحلیفہ  
 سے ہدی چلائے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام  
 باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے آپ کے ہمراہ حج کے  
 ساتھ عمرہ کا نفع اٹھایا۔



فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاءِ مُتَمَرِّعًا وَأَنَّهُ بَدَأَ فَحَرَّمَ بِالْعُمْرَةِ -

۱۲۹۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حَمِيدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوا مَكَّةَ مُلْبِئِينَ بِالْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَعْمَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ -

فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ فِي حَدِيثِ بَكْرِ هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ مُلْبِئٌ بِالْحَجِّ وَقَدْ أَخْبَرَنِي حَدِيثُ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَحَرَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَهَذَا أَمْعَنَاهُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ أَحْرَمَ أَذَى حُجَّةٍ عَلَى أَنَّهَا حُجَّةٌ ثُمَّ مَضَى فَصَبَّرَهَا عُمْرَةً فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ مَتَّعَ بِهَا إِلَى الْحَجِّ حَتَّى يَصِحَّ حَدِيثُ سَالِمٍ وَبَكْرِ هَذَيْنِ وَلَا يَتَضَادُّانِ وَنَسْخَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ الَّذِي كَانَ فَعَلَهُ وَآمَرَ بِهِ أَصْحَابَهُ هُوَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ قَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ فِي بَابِ فَمِخِ الْحَجِّ فَأَعْنَانَا ذَلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هَهُنَا فَاسْتَحَالَ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الطَّوَاتُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لِلْعُمْرَةِ الَّتِي انْقَلَبَتْ إِلَيْهَا حُجَّتُهُ فَجَزَّيَا عَنْهُ مِنْ طَوَافِ حُجَّتِهِ الَّتِي أَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَكُنْ وَجْهُ ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَطْفُئْ حُجَّتَهُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ لِأَنَّ الطَّوَاتُ الَّذِي يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْحُجَّةِ إِنَّمَا يُفْعَلُ لِلْقُدُومِ لَا لِأَنَّهُ مِنْ صُلْبِ الْحُجَّةِ بَلْ كَتَفَى ابْنُ عُمَرَ بِالطَّوَاتِ الَّذِي كَانَ فَعَلَهُ بَعْدَ الْقُدُومِ فِي عُمْرَتِهِ عَنْ إِعَادَتِهِ فِي حُجَّتِهِ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع کے موقع پر متع تھے اور آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

حضرت بکر بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا طریقہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

تو حضرت بکر بن عبد اللہ کی حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ حج کا طریقہ کہہ رہے تھے اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت میں انہوں نے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفاذِ عمرہ کے احرام سے کیا۔ — ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے شروع میں صرف حج کا احرام باندھا پھر اسے توڑ کر عمرہ میں بدل دیا اور عمرہ کا طریقہ کہا پھر اس کے ساتھ اس حج کا نفع اٹھایا جسے آپ نے کیا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا بعد یہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد کہ بات ہے اسے ہم نسخ حج کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عمرہ کے لیے طواف جسے آپ نے حج سے (عمرہ میں) بدلا اس حج کے لیے بھی کفایت کرے جس کے لیے آپ نے بعد میں احرام باندھا لیکن ہمارے نزدیک اس کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے یومِ نحر سے پہلے حج کا طواف نہیں کیا کیونکہ حج کی سعادت میں قربان کے دن سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے وہ طوافِ قدوم ہوتا ہے حج کے فرائض سے نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طواف (کے ذکر) پر اکتفا کیا جسے آپ نے (مکہ مکرمہ) تشریف لے جانے کے بعد اس عمرہ کی حالت میں کیا جسے آپ نے حج کو بدل کر اختیار کیا۔







ہیں جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ طواف لایا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا پھر منیٰ سے واپسی پر حج کے لیے طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو یکجا کیا تھا انہوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا۔

الْحَجُّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى الشَّعْبِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانٌ عُمُرَتِكَ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمُرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مَنْ مَنَى حَجَّهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمُرَةِ فَأَمَّا طَافُوا لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

قَالُوا فَهَذِهِ عَائِشَةُ قَدْ قَالَتْ فَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمُرَةِ فَأَمَّا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا وَهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَمْرِهِ كَانُوا يَفْعَلُونَ فَقِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عَلَى الْقَارِينَ حَجَّتَهُ وَعُمُرَتَهُ طَوَافًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِحَالِهِمْ أَنَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْتَمَتُّعُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ الَّذِي يُهَلُّ بِحَجَّةٍ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمُرَةِ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فِي حَدِيثٍ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمُرَةٍ فَأَخْبَرْتُ أَنَّهُمْ دَخَلُوا فِي إِحْرَامِهِمْ كَمَا يَدْخُلُ الْمُتَمَتِّعُونَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمُرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يُهْلَ مِنْهَا وَلَمْ يَبَيِّنْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْمَوْضِعَ الَّذِي قَالَ لَهُمْ هَذَا الْقَوْلُ فِيهِ فَقُلْنَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَالَهُ لَهُمْ قَبْلَ دُخُولِ مَكَّةَ أَوْ بَعْدَ دُخُولِ مَكَّةَ قَبْلَ الطَّوَافِ فَيَكُونُونَ قَارِنِينَ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ الْعُمُرَةِ أَلَوْ كَانُوا أَحْرَمُوا بِهَا قَبْلَهَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انہوں نے ایک ہی طواف کیا حالانکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے حکم سے ہی ایسا کرتے تھے۔ تو اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حج و عمرہ کو ملانے والے (قارن) پر ایک طواف ہے اس کے علاوہ نہیں۔ تو ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم اس باب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے بھی تمتع کیا اور ہم جانتے ہیں کہ تمتع وہ شخص ہوتا ہے جو عمرہ کے لیے طواف کرنے کے بعد حج کا احرام باندھتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت مالک کی روایت میں جیسے انہوں نے حضرت زہری سے انہوں نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے حضرت ام المومنین سے روایت کیا فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ تو ام المومنین نے بتایا کہ صحابہ کرام احرام میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح تمتع کرنے والے داخل ہوتے ہیں، فرماتی ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے پھر بیک وقت دونوں کا احرام کھولے۔ اس حدیث میں بیان نہیں کیا گیا کہ آپ نے ان سے یہ بات کس مقام پر فرمائی ہو سکتا ہے آپ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے انہیں یہ حکم دیا ہو سکتا ہے بھی ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد لیکن طواف سے پہلے فرمایا ہو تو یہ وہ اس حج کو اس عمرہ کے ساتھ ملانے والے (قارن) ہوئے جس کے لیے انہوں نے اس سے پہلے احرام باندھا تھا اور



قَالَ لَهُمْ ذَلِكَ بَعْدَ طَوَافِهِمُ لِلْعُمْرَةِ فَيَكُونُونَ مُتَمَتِّعِينَ بِتِلْكَ الْحُجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُمْ بِالْأَحْرَامِ بِهَا فَظَرَّ تَأْنِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَائِمًا سَعِيدُ الْحُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَدِيثُهُمَا اللَّذَيْنِ رَوَيْنَاهُمَا عَنْهُمَا فِي بَابِ فَسَخِ الْحُجَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ الْقَوْلَ فِي آخِرِ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَعَلِمْنَا أَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحُجَّةِ إِنَّهَا تَعْنِي جَمْعَ مُتَمَتِّعٍ لَا جَمْعَ قِرَانٍ قَالَتْ فَأَتَمَّ طَوَافًا وَاحِدًا أَوْ جَدًّا أَوْ فَا تَمَّ طَوَافًا بَعْدَ جَمْعِهِمَا بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الَّتِي قَدْ كَانُوا طَافُوا لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا لِأَنَّ حُجَّتَهُمْ تِلْكَ الْمُضْمُومَةُ مَعَ الْعُمْرَةِ كَانَتْ مَكِيَّةً وَالْحُجَّةُ الْمَكِينَةُ لَا يُطَافُ لَهَا قَبْلَ عَرَفَةَ إِنَّمَا يُطَافُ لَهَا بَعْدَ عَرَفَةَ عَلَى مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ نِيْمًا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فَقَدْ عَادَ مَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذَلِكَ لِنَفْيِ التَّنَادِ عَنْهُ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا يُدَلُّ عَلَى حُكْمِ الْقَارِنِ حُجَّةً كُوفِيَّةً مَعَ عُمْرَةٍ كُوفِيَّةً كَيْفَ طَوَافُهُ لَهَا هَلْ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ -

۱۴۹۸ - وَاحْتَجَّ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ الْقَارِنَ يُجْزِيهِ لِعُمْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا رَجَعْتَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّ طَوَافَكَ يَكْفِيكَ لِحَجَّتِكَ وَعُمْرَتِكَ - قَالُوا فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مکن ہے آپ نے انہیں یہ حکم اس وقت دیا ہو جب وہ عمرہ کے لیے طواف کر چکے ہوں تو اس طرح وہ اس حج کے ساتھ جس کے احرام کا آپ نے حکم دیا تمتع قرار پائیں گے۔ — ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنی ان روایات میں جن کو ہم نے فتح حج کے باب میں ذکر کیا ہے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مروی پر آخری چکر کے وقت فرمائی تو معلوم ہوا کہ حدیث مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا ہے مراد تمتع کے طور پر جمع کرنا ہے قرآن کی صودت میں نہیں، وہ فرماتی ہیں انہوں نے ایک طرف کیا یعنی عمرہ کا طواف کرنے کے بعد جب انہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تو ایک طواف کیا کیونکہ ان کا یہ حج جو عمرہ سے ملایا گیا تھا کہ سے ہی کیا گیا اور ایسا حج جس کا احرام مکہ مکرمہ ہی سے باندھا جائے اس کے لیے عرفات (میں وقف) سے پہلے طواف نہیں کیا جاتا بلکہ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اصرار ہے ہم ان سے روایت کر چکے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کا مفہوم اور تعداد کو دور کرنے کے لیے جو ہم نے روایات کی تصحیح بیان کی دونوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مفہوم اور جو کچھ ہم نے ان سے حج قرار دیا اسی کی طرف لوٹ گئیں تو اس میں ایسے قارئین کے بارے میں کوئی حکم مذکور نہیں جو کوہِ دہقان غیر مکہ سے حج کرتے ہوئے قرآن کرتا ہے کہ وہ ایک طواف کرے یا دو ؟

قارئین کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کو کافی سمجھنے والے یوں ہی استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف واپس ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا ایک طواف حج و عمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ



وَسَلَّمَ أَنَّ الَّذِي عَلَيْهِمَا الْحَجَّتَاهَا وَعُمَرَتَاهَا طَوَّافٌ  
وَاحِدٌ قِيلَ لَهُمْ لَيْسَ هَكَذَا لَفْظُ هَذَا الْحَدِيثِ  
الَّذِي رَوَيْتُمُوهُ إِنَّمَا لَفْظُهُ أَنَّهُ قَالَ طَوَّافُكَ  
لِحَجَّتِكَ يُحْزِرُكَ لِحَجَّتِكَ وَعُمَرَتِكَ فَأَخْبَرَنَا الطَّوَّافُ  
الْمَفْعُولُ لِلْحَجِّ يُحْزِرُكَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ وَأَنْتُمْ  
لَا تَقُولُونَ هَذَا إِنَّمَا تَقُولُونَ أَنَّ طَوَّافَ الْقَارِنِ  
طَوَّافٌ لِقَرَانِهِ لَا لِحَجَّتِهِ دُونَ عُمَرَتِهِ وَلَا لِعُمَرَتِهِ  
دُونَ حَجَّتِهِ مَعَ أَنَّ غَيْرَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ مِنْ أَصْحَابِ  
عَطَاءٍ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ بِعَيْنِهِ عَنْ عَطَاءٍ  
عَلَى مَعْنَى غَيْرِ هَذَا الْمَعْنَى -

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُجَّاجٌ  
وَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُ أَهْلِكَ يَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمَرَةٍ  
غَيْرِي قَالَ إِنْ فَرِئْتُ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ قَالَ حُجَّاجٌ فِي  
حَدِيثِهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الشَّيْخِ  
فَتَهْلُ مِنْهُ بِعُمَرَةٍ وَبَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَاهْلَتْ مِنْهُ بِعُمَرَةٍ ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ  
وَسَعَتْ وَتَصَرَّتْ وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ  
ذَبَحَ عَنْهَا بَقْرَةً -

فَأَخْبَرَ عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ  
بِقَضَائِهَا بِطَوَّلِهَا وَأَنَّهَا إِنَّمَا أَحْرَمَتْ بِالْعُمَرَةِ  
فِي دَقَّتِ مَا كَانَ لَهَا أَنْ تَنْفِرَ بَعْدَ فِرَاقِهَا مِنَ  
الْحَجَّةِ وَالْعُمَرَةِ وَأَنَّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ يَكْفِيهَا هُوَ  
الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمَرَةُ لَا الطَّوَّافُ فَقَدْ بَطَلَ أَنْ  
يَكُونَ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ هَذَا حُجَّةٌ فِي حُكْمِ طَوَّافِ  
الْقَارِنِ كَيْفَ هُوَ -

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا پر حج و عمرہ دونوں کی وجہ سے ایک ہی طواف  
لازم ہے۔ — ان کو (جواباً) کہا جلتے گا کہ تم نے جو حدیث  
روایت کی ہے اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں۔ اس کے الفاظ  
یوں ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارا حج کے لیے طواف تمہارے حج و عمرہ  
کے لیے کافی ہے تو آپ نے بتایا کہ حج کے لیے کیا جانے والا طواف  
تمہارے حج و عمرہ کے لیے کفایت کرتا ہے اور تم اس بات کے  
قائل نہیں بلکہ تم کہتے ہو کہ قارن کا طواف قرآن کے لیے ہوتا ہے  
محض حج یا صرف عمرہ کے لیے نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود حضرت  
ابن ابونجیح کے علاوہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں  
نے اسی حدیث کو ان سے دوسرے مفہوم میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالملک حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے علاوہ آپ کے تمام  
اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟ آپ نے  
فرمایا تم چلو تمہیں ہی حج کافی ہے۔ حضرت حجاج نے حضرت  
عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرمایا جب ام المؤمنین  
نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان کو تنعیم کی طرف جانے  
اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ  
ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ  
انہوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا پھر اگر طواف اور  
سعی کی نیز بال کٹوائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ نے  
ان کے طرف سے قربانی دی حضرت عبدالملک، حضرت عطاء

سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف سے  
گائے ذبح کی تو حضرت عبدالملک نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے طویل واقعہ ذکر  
کیا اور ام المؤمنین نے عمرہ کا احرام اس وقت باندھا جب حج و عمرہ  
سے فراغت کے بعد واپس جانے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ جو ذکر کیا  
کہ انہیں وہی کافی ہے اس سے مراد حج و عمرہ میں سے صرف حج تھا طواف  
مراد نہیں تھا تو یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی اس



۱۵۰۰۔ وَ أَحَبُّهُ مِنْ ذَهَبٍ أَيْضًا فِي الْقَارِينِ أَنَّهُ  
يَطُوفُ لِعُمْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا إِمَّا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ  
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ تَبْكِينَ قَالَتْ  
أَبْكِي لِأَنَّ النَّاسَ حَلُّوا وَلَمْ أَحِلِّ وَطَافُوا بِالْبَيْتِ  
وَلَمْ أَطُفْ وَهَذَا يُحْجَرُ قَدْ حَضَرَ كَمَا تَرَى فَقَالَ  
هَذَا أَمْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ مَا غَسَلِي وَأَهْلِي  
بِالْحَجِّ ثُمَّ حَجَّيْ وَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنَّ  
لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تَصْلِي قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ  
فَلَمَّا طَهَّرْتُ قَالَ طُوفِي بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ  
عُمْرَتِي إِنِّي لَمْ أَكُنْ طُفْتُ حَتَّى حَجَّيْتُ فَأَمْرُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ -

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

قَالُوا فَقَدْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحُجَّةِ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ  
وَتَسْلِيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَحِلَّ قَدْ دَلَّ  
ذَلِكَ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْقَارِينِ فِي طَوَافِهِ لِحُجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ  
هُوَ كَذَلِكَ وَأَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ  
الطَّوَافِ غَيْرُهُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ  
الْمَقَالَةِ الْآخَرَى أَنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ هَذَا أَقْدَرُ رَوَى  
عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا -

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا  
ثَنَا عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ ابْنُ

قارن کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کے قائلین کی  
ایک دلیل یہ ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ  
رو رہی تھیں آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض  
کیا میں اس لیے رو رہی ہوں کہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور  
میں نے نہیں کھولا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور  
میں نے نہیں کیا اور حج کا وقت آگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں  
آپ نے فرمایا یہ (جیسا) ایک حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت  
آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لازم کر دیا ہے پس تم غسل کر  
کے حج کا احرام باندھو پھر حج کرو اور وہ تمام مناسک پورے  
کرو جنہیں حاجی پر رکرتے ہیں البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو  
اور نماز بھی نہ پڑھو۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا جیسا  
جیسا سے پاک ہو گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرو پھر تم حج  
و عمرہ کے احرام سے باہر آ جاؤ (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین نے حج اور عمرہ کا  
احرام باندھا ہوا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طواف اور صفا  
مروہ کے درمیان سعی کرنے پر احرام سے باہر آنے کا حکم دیا تو یہ اس  
بات پر دلالت ہے کہ حج و عمرہ کو طائفے والے (قارن) کا حکم اسی  
طرح ہے اور اس پر صرف ایک طواف ہے اس کے علاوہ کوئی طواف  
نہیں۔ تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل (جواب) یہ  
ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس مذکورہ صورت کے  
علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم



عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَهْلِيَ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَهْلِ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فَخَضْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَذَعَ عُمُرَتِي۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا حِينَ خَاضَتْ أَنْ تَذَعَ عُمُرَتَهَا وَذَلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُونُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمُرَتِهَا الَّتِي تَذَرَ فَضَلَهَا هَذَا الْحَالُ۔

۱۵۰۵۔ وَقَدْ رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا اللَّهَ الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ دَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مِنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَخَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَّا سَكَنًا مِنْ حَجَّتِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفَرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْرِجِعُ أَصْحَابَكَ بِحَجِّهِمْ عُمْرَةً وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّتِي قَالَ أَمَا كُنْتَ طَقِيتِ بِالْبَيْتِ لِيَا لِي قَدْ مَنَّا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أَنْطَلِقِي مَعَ أَخِيكَ

نے ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے (آپ فرماتی ہیں) میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا پھر میں عائشہؓ ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو حکم دیا کہ میں بال کھول کر منہ میں کنگھی کروں اور عمرہ ترک کر دوں۔

حضرت زید بن حسن، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ ام المؤمنین کے عائشہؓ ہونے کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ چھوڑنے کا حکم فرمایا اور یہ طواف سے پہلے کی بات ہے تو ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کا بعد میں احرام باندھا۔ حج اور اس عمرہ (دولہ) کی طرف سے کفایت کرے گا جس کو چھوڑ دیا تھا، یہ محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المؤمنین فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب حضور علیہ السلام مکہ معظمہ تشریف لائے تو طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ہمراہ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، انہوں نے احرام کھول دیا۔ راوی فرماتے ہیں ام المؤمنین عائشہؓ ہر گز نہیں۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے اپنے مناسک حج ادا کیے جب حصب کرات یعنی واپسی کی رات ہوئی (جس رات واپسی پر وادی منسب میں اترتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے صحابہ کرام حج و عمرہ کے ساتھ نہیں گئے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس



إِلَى التَّعِيمِ فَأَهْلَى بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

**فَقِي** هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي صَارَتْ مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفُسْخِ الْحَجِّ بِمُضِيِّهَا إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا لَا نَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَمَا كُنْتَ طُفْتُ لِي لِي قَدْ مَنَّا أَيْ لَوْ كُنْتَ طُفْتَ كَأَنْتَ قَدْ تَمَّتْ لَكَ عُمْرَتُكَ مَعَ حَجَّتِكَ الَّتِي قَدْ فَرَعْتَ مِنْهَا فَلَمَّا أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لِي لِي قَدْ مَوَّاجَعَلَهَا بِمَا فَعَلْتَ بَعْدَ ذَلِكَ رَجَعَهَا مِنْ وَفَوَّاهَا بِعَرَفَةَ أَوْ تَوَجَّهَهَا إِلَيْهَا خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتِمِرَ أُخْرَى مَكَانَهَا مِنَ التَّعِيمِ فَكَيْفَ يَجُوزُ لِقَائِلِ أَنْ يَقُولَ إِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّةٍ هِيَ فِيهَا يَكُونُ لِبَيْتِكَ الْحَجَّةِ وَلِعُمْرَةٍ أُخْرَى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

۱۵۰۶۔ وَقَدْ رَوَى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَتْنا فَهَذَا قَالَ تَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرَفَ طُمُثْتُ فَدْخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَجِ الْعَامَ أَوْ لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكَ تَقْسِتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ هَذَا الْأَمْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَعَايِهِ اجْعَلُوهَا

جاؤں گی آپ نے فرمایا کیا تم نے اُس کے بعد طواف نہیں کیا فرمائی ہیں میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ تنیم کی طرف جا کر عمرے کا احرام باندھو یہ تھا رہے اس عمرے کا بدل ہوگا۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ فسخ حج کے باعث جو عمرہ حج کی جگہ پر آیا اس کے لیے طواف کرنے سے پہلے ام المومنین کے عرفات کی طرف جانے کے باعث وہ عمرہ حتم ہو گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم آئے تو تم نے طواف نہیں کیا یعنی اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس حج کے ساتھ جس سے ابھی فراغت حاصل کی ہے عمرہ بھی مکمل ہو جاتا جب ام المومنین نے بتایا کہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد طواف نہیں کیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کے افعال مثلاً وقوف عرفات یا ادھر جانے کو حج کے لیے قرار دیا نیز یہ کہ وہ عمرہ کو چھوٹنے والی قرار پائیں چنانچہ آپ نے ان کو اس عمرہ کی جگہ مقام تنیم سے (دوسرا) عمرہ کرنے کا حکم دیا تو کسی شخص کا یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ ان کا حج کے لیے طواف حج کے لیے ہی تھا اور اس عمرہ کے لیے بھی جسے انہوں نے اس سے پہلے ترک کر دیا تھا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے نکلے جب مقام صرف میں پہنچے تو مجھے حیف آگیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلیا ہے (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اچھا ہوتا اگر میں اس سال حج نہ کرتی یا (فرمایا) اس سال نہ آتی۔ آپ نے فرمایا شاید تمہیں حیف آگیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ بات آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو واللہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو (فرماتی ہیں) جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دو۔ پس جن لوگوں کے پاس ہدی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم



عُمَرَةُ فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ لَكَانَ  
الْهَدْيُ مَعَهُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ ذِي  
الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْلُوا بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّعْرِ  
طَهَّرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَفَضْتُ فَأَتَى بِلْعَمْرِ بَقْرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا  
أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ  
الْبَقَرَةَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّتِهِ وَعُمَرَةُ وَارْجِعْ بِحَجَّتِ فَامَرَ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَنِي خَلْفَتُهُ فَبَاتِي  
لَا ذِكْرَ لِي كُنْتُ أَلْعَسُ فَيَضْرِبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةً  
الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا الشَّعْبَةَ نَأْهَلْتُ بِعُمَرَةَ  
جَزَاءَ عُمَرَةَ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا بِهَا -

فَهَذَا امِثْلُ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ وَقَدْ  
رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَبِيْن مِنْ ذَلِكَ -

۱۵۷- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ تَنَا سَدَقًا  
تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِلِينَ لِنَهْلٍ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَهْلَ  
بِالْعُمَرَةِ فَلْيَهْلْ فَأَمَّا أَنَا فَأَتَيْتُ أَهْلًا بِالْحَجَّةِ لِأَنَّ مَعِيَ  
الْهَدْيُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمِمَّا مِنْ أَهْلٍ بِالْحَجِّ وَمِمَّا  
مِنْ أَهْلٍ بِالْعُمَرَةِ وَأَمَّا أَنَا فَأَتَيْتُ أَهْلًا بِالْعُمَرَةِ  
فَوَافَا نِي يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِي عَنْكَ عُمَرَتَكَ وَانْقَضِي  
شَعْرَكَ وَأَمْسِطِي ثُمَّ لَبِيتِي بِالْحَجِّ فَلَمَّا  
كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَطَهَّرْتُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ  
فَذَهَبَ بِي إِلَى الشَّعْبَةِ فَلَبِيتُ بِالْعُمَرَةِ قَضَاءً  
لِعُمَرَتِهَا

فَبَلَّيْتُ مَائِسَةً أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْسُورَةً

حضرت ابو بکر صدیق، فاسق اعظم، عثمان غنی اور ذوالیاسر رضی اللہ عنہم کے  
ساتھ ہی تھی پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا (ہرقات میں) قربانی کا دن  
ایا تو میں میں سے ہاک ہو گئی اور میں نے طواف افاضہ (طواف زیارت)  
کیا پھر گونے کا گوشت دیا گیا تو میں نے کہا یہ کیا ہے، صحابہ کرام نے  
فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے  
گونے کی قربانی دی ہے حتیٰ کہ واپس کی رات ہوئی تو میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! لوگ حج ادا کر کے ساتھ واپس جائیں گے اور میں  
مرن حج کے ساتھ واپس دوں گی، (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے  
مجھے سردی پر لپٹے پیچھے بنایا مجھے یاد ہے کہ مجھے اونٹن آتی اور میرا  
چہرہ کھادے کے پچھلے حصے سے جاگتا، حتیٰ کہ ہم مقام تنیم میں آئے  
تو میں نے اس عمرہ کی جگہ سے صلب کرام کر چکے تھے عمرہ کا احرام باندھا۔  
یہ بھی گذشتہ حدیث کی طرہ سے احادیث حضرت عروہ رضی اللہ  
عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی دلچسپ حدیث روایت کی ہے

حضرت بشام بن عروہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم اس وقت نکلتے  
جب نہالہ کا مہینہ قریب آچکا تھا اس وقت ذوالقعدہ کے پانچ  
دن باقی تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا  
احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا  
چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے لیکن میں تو دونوں حج کا احرام باندھنا  
چاہتی تھی میرے ساتھ میری بہن ام المومنین ذوات میں ہم میں سے  
بعض نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا، لیکن میں نے عمرہ  
کا احرام باندھا اور مکہ کے دن مجھے میں آگیا تو رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور باروں کو کھول کر گھن کر دو پھر  
میں نے حج کا احرام باندھا، چنانچہ میں نے حج کا احرام باندھا واپس کی  
رات ہوئی اور میں میں سے ہاک ہو گئی تو سہارا دوام سے نہ میرا  
وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مجھے  
تنیم میں لے گئے تو میں نے عمرہ کی تھا کہتے ہوئے عمرہ کا احرام  
تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کا عمرہ سے



مِنْ عُمَرَتِهَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ فِيمَا بَيْنَهُمَا نَقَضَتْ  
شَعْرَهَا وَأَمْتَشَطَتْ فَكَيْفَ يُجُوزُ أَنْ يَكُونَ طَوَافُهَا  
تَحْتَهَا الَّتِي بَيْنَهَا وَبَيْنَ عُمَرَتِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ  
الْأَحْلَالِ يُجْزِي عَنْهَا لِعُمَرَتِهَا وَتَحْتَهَا هَذَا الْحَالُ  
وَهُوَ أَوَّلِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لَإِنَّ  
ذَلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ جَابِرٌ بِقِصَّةِ عَائِشَةَ وَإِنَّهَا  
لَمْ تَكُنْ حَلَّتْ بَيْنَ عُمَرَتِهَا وَتَحْتَهَا وَأَخْبَرَتْ  
عَائِشَةُ فِي هَذَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِيَّاهَا قَبْلَ دُخُولِهَا فِي تَحْتَهَا أَنْ تَدْعَ عُمَرَتَهَا  
وَأَنْ تَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي حَدِيثِهَا  
وَدَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ  
كَأَنَّ رَوَاهُ عَنْهُ الْحَجَّاجُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ  
ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ -

۱۵۰۸. وَأَحْتَجُّ أَيْضًا الَّذِينَ قَالُوا يَطُوفُ الْقَارِنُ  
لِحَجَّتِهِ وَعُمَرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا إِمَّا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
ذَاوَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا  
وَاحِدًا -

قِيلَ لَهُمْ مَا أَعْجَبَ هَذَا إِنَّكُمْ تَحْتَجُّونَ بِمِثْلِ  
هَذَا وَتَذَرُونَهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ  
الْحَجَّ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَمْرُو بْنُ  
دِينَارٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ  
قَدِمُوا صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مِهْلَيْنِ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَجْعَلُوهَا عُمَرَةً وَهُوَ  
عَلَى الصَّفَا فِي آخِرِ طَوَافٍ فَكَيْفَ يَقْبَلُونَ مِثْلَ  
ذَلِكَ وَتَدْعُونَ مِثْلَ هَذَا -

جدا تھا اور ان دونوں کے درمیان انھوں نے ہاتھوں کو کھولا اور کنگھی کی تو  
کیسے جائز ہو گا کہ ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کے اور عمرہ کے  
درمیان مذکورہ احرام باندھنا تھا، عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہو  
یہ محال ہے اور یہ حضرت ابو الزبیر کی روایت سے ہے جسے انھوں نے  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اولیٰ ہے کیونکہ اس حدیث  
میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ماقہ بیان  
کیا اور اس میں حج و عمرہ کے درمیان احرام کھولنے کا ذکر نہیں جب  
کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج شروع کرنے سے پہلے عمرہ چھوڑنے اور غیر حرم  
جیسے افعال کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے ایسا کیا (عمرہ کا احرام کھول دیا) ۲  
یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
حضرت عطاء کی روایت اس طرح ہے جیسے ان سے مجاہد اور عبد الملک نے  
روایت کی، ابن ابونجیح کی روایت کی طرح نہیں۔

حج عمرہ کے لیے ایک ہی طواف کے قائلین میں بھی استدلال کرتے ہیں  
حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو ملایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف  
کیا۔

ان حضرات کو جواباً کہا جائے گا یہ کس قدر تعجب کی بات ہے  
تم اس حدیث سے استدلال کرتے ہو، حالانکہ تم نے حضرت جعفر بن محمد سے  
روایت کیا انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ  
عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا، حضرت ابن  
جریر، اور اعلیٰ، عمرو بن دینار اور قیس بن سعد، حضرت عطاء سے اور وہ  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چار  
فرد الحج کی صبح کو حج کا احرام باندھے، ہمتے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اسے عمرے میں بدلنے کا حکم دیا اس وقت آپ صفا پر آخری پگر  
لگا رہے تھے۔ تو تم کیسے اس بات کو قبول کرتے ہو اور اس قسم کی حدیث



۱۵۰۹۔ فَإِنْ أَحْبَبُوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رِبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْعَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ - قِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا يَعْنِي جَابِرٌ بِهَذَا الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ -

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا - وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرٌ بِهَذَا أَنْ يُخْبِرَهُمَا أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا يَفْعَلُ فِي طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ وَلَا فِي طَوَافِ الصَّدْرِ كَمَا يَفْعَلُ فِي طَوَافِ الْقُدُومِ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَّافِ لِعُمْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ تَوَلَّاهُ فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوفُ لِعُمْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا فَإِلَى قَوْلٍ مَنْ تَخَالَفُونَ قَوْلَهُ فِي ذَلِكَ قِيلَ لَهُ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ -

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ أَفَأَسْتَطِيعُ أَنْ أَضِيفَ إِلَيْهِ عُمْرَةً قَالَ لَا لَوْ كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ تَضُمَّ إِلَيْهَا الْحَجَّ ضَمَمْتَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْكَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَحْرِمُ بِهِمَا جَمِيعًا وَتَطُوفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا -

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں کہ حضرت ربیع بن ابومعروف حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک طواف پر اضافہ نہیں کیا۔

تران کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد صغیرہ پر سعی کرنا ہے۔ حضرت ابوالنضر پیر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات روایت کی ہے۔

حضرت ابن جریر، حضرت ابوالنضر پیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے صغیرہ پر ایک ہی بار سعی کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان کو یہ بتانا تھا کہ قربانی کے دن کے طواف اور طوافِ صدر (والسبی کا طواف) میں صغیرہ کے درمیان سعی نہ کی جائے جیسے طوافِ قدوم میں کی جاتی ہے۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن پر عمرے اور حج کا ایک ہی طواف ہے یا دو طواف ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہے انہوں نے قارن کے بارے میں فرمایا کہ وہ عمرے اور حج کے لیے ایک ہی طواف کرے تو تم ان کے قول کو چھوڑ کر کس کا قول اپناتے ہو۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اپناتے ہیں۔ حضرت ابوالنضر فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو ملا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں اگر تم عمرے کا احرام باندھتے پھر اس کے ساتھ حج کو ملانا چاہتے تو ملا سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس طرح کرنا چاہوں تو کیا طریقہ اختیار کروں انہوں نے فرمایا اپنے اوپر پانی کا ایک چھال بھا دو پھر دونوں کا احرام باندھو اور ہر ایک کے لیے الگ طواف کرو۔

حضرت مالک بن حارث، حضرت ابوالنضر سلمی سے اور وہ



شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ قَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نَفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَاتٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا -

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَدْ كَرِهَ سَنَادَهُ مِثْلَهُ -

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ عَنْ أَبِي نَصْرِ مِثْلَهُ قَالَ مَنْصُورٌ قَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَاتٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا -

۱۵۱۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَنِي مُخَلَّدٍ عَنْ وَحْدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ لَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ نَرَّاذٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ قَالَا الْقَارِئُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْغِي سَعْيَيْنِ -

فَهَذَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللَّهِ قَدْ ذَهَبَا فِي طَوَافِ الْقَارِئِ إِلَى خِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحُجَّةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِمَا فِيهَا مِنْ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي إِنْتِهَائِكَ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْهِ بِأَحْرَامِهِمَا مِنَ الْكُفَّارَاتِ مَا يَحِبُّ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ وَكَذَلِكَ إِذَا أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ أَيْضًا بِمَا فِيهَا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابو داؤد و ترمذی ہیں حضرت قیس نے فرمایا حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ہم لوگوں کو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن اذنیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک، حضرت ابو نصر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا میں لوگوں کو صرف ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔

حضرت زیاد بن مالک، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں قارئین دو بار طواف اور ایک بار سعی کرے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے قارئین کے طواف کے سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف مذہب اختیار کیا ہے۔ خود فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص حج کا احرام باندھتا ہے تو اس پر حج کے احکام مثلاً بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی لازم ہو جاتی ہے اور احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہو رہا ہے اس کی خلاف ورزی پر اسے کفارے ادا کرنے پڑتے ہیں جو اس صورت میں اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے تو اس طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی لازم ہے



مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدَةِ  
وَوَجِبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ بِأَحْرَامِهِ  
بِهَاسِنِ الْكُفَّارَاتِ مَا يَحِبُّ عَلَيْهِ وَفِي ذَلِكَ وَ  
كَانَ إِذَا جَمَعَهُمَا فَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ فِي حُرْمَتَيْنِ  
حُرْمَةٍ حَجٍّ وَحُرْمَةٍ عُمْرَةٍ فَكَانَ يَحْتَجُّ فِي النَّظَرِ أَنَّ  
يَحِبُّ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ  
وَعَبْرَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفَّارَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرْمِ الَّتِي  
حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا مَا كَانَ يَحِبُّ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَعْرَضَهَا  
فَأَدْخَلَ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ فَقِيلَ فَقَدْ رَأَيْنَا  
الْحَلَالَ يُصَيِّدُ الصَّيْدَ فِي الْحُرْمِ فَيَحِبُّ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ  
لِحُرْمَةِ الْحُرْمِ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ يُصَيِّدُ صَيْدًا فِي  
الْحِلِّ فَيَحِبُّ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْأَحْرَامِ وَ  
رَأَيْنَا الْمُحْرِمَ إِذَا أَصَابَ صَيْدًا فِي الْحُرْمِ وَجِبَ  
عَلَيْهِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ لِحُرْمَةِ الْأَحْرَامِ وَدَخَلَ فِيهِ  
حُرْمَةُ الْجَزَاءِ لِحُرْمَةِ الْحُرْمِ وَهُوَ فِي دَقَّتِ مَا  
أَصَابَ ذَلِكَ الصَّيْدَ فِي حُرْمَتَيْنِ فِي حُرْمَةٍ  
أَحْرَامٍ وَحُرْمَةٍ حُرْمَةٍ فَلَمْ يَحِبُّ عَلَيْهِ لِكُلِّ  
وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُرْمَتَيْنِ مَا كَانَ يَحِبُّ عَلَيْهِ لَهَا  
لَوْ أَعْرَضَهَا قَالُوا فَكَذَلِكَ الْقَارِنُ فِيمَا كَانَ يَحِبُّ  
عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ عُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ لَوْ أَعْرَضَهَا  
لَا يَحِبُّ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَمَّا جَمَعَهُمَا إِلَّا مِثْلُ مَا يَحِبُّ  
عَلَيْهِ فِي أَحَدٍ هُمَا وَبَيِّنْ مَا كَانَ يَحِبُّ عَلَيْهِ  
لِلْآخَرِي لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً فِي ذَلِكَ قِيلَ لَهُ  
إِنَّكُمْ لَمْ تَقْطَعُوا إِنَّمَا يَحِبُّ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي تَتْلِهِ  
الصَّيْدَ فِي الْحُرْمِ جَزَاءً وَاحِدًا وَقَدْ قَالَ أَبُو  
حَنِيفَةَ وَابُو يُوسُفَ وَحَمَّادُ أَنَّ الْقِيَاسَ كَانَ  
عِنْدَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ يَحِبُّ عَلَيْهِ جَزَاءَاتِ  
جَزَاءِ لِحُرْمَةِ الْأَحْرَامِ وَجَزَاءِ لِحُرْمَةِ الْحُرْمِ  
وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا خَالَفُوا ذَلِكَ اسْتِحْسَانًا وَلَكِنَّا لَا

جاتی ہے اور عمرے کے احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہو جاتا ہے اس  
کے ارتکاب کی وجہ سے اس پر وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو اس صورت  
میں اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ دونوں کو جمع کرے تو بالاتفاق  
اسے دو احرام ماضی ہوتے ہیں ایک حج کا احرام اور دوسرا عمرے کا  
احرام، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس شخص پر دونوں (حج و عمرے) میں  
سے ہر ایک کی طرف سے طواف اور سعی لازم ہوگی اور جو کچھ اس پر حرام  
ہو اس کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو  
صرف ایک کا احرام باندھنے کی حالت میں لازم ہوتے ہیں  
اس قول پر اعتراض کیا گیا چنانچہ کہا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر  
محرم میں شکار کرے تو محرم کی بے حرمتی کی وجہ سے اس پر بدلہ لازم  
ہوتا ہے اور محرم غیر محرم میں شکار کرے تو احرام کی حرمت کے باعث  
اس پر جزا لازم ہوتی ہے اور جب وہ دو حرمتوں یعنی حرمت احرام اور  
حرمت حرم میں شکار کرے تو ہر حرمت کے باعث وہ چیز لازم نہیں ہوتی  
جو ان کے الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب ہوتی ہے، وہ کہتے  
ہیں قارن کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ حج و عمرہ میں مفرد ہو تو اس صورت  
میں جو کچھ لازم ہوتا ہے تو دونوں کو جمع کرنے کی صورت میں بھی وہی  
کچھ واجب ہوگا جو انفرادی صورت میں ہوتا ہے اور انفرادی صورت  
میں جو کچھ دوسرے عمل کی وجہ سے واجب ہوتا ہے وہ اسی میں داخل ہو  
جاتا ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم کس طرح قطعی طور پر کہتے  
ہو کہ محرم کے حرم میں شکار کرنے پر ایک ہی جزا واجب ہوتی ہے جب کہ  
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ  
ان کے نزدیک قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر دو جزا واجب ہوں۔  
یعنی ایک حرمت احرام اور دوسری حرمت حرم کی وجہ سے لیکن انہوں نے  
استحسان اس کی مخالفت کی اور ہم اس سلسلے میں ان کی طرح نہیں کہتے بلکہ  
ہمارے نزدیک قیاس وہ ہے جسے انہوں نے استحسان قرار دیا



نَقُولُ فِي ذَلِكَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْقَيَّاسِ عِنْدَنَا فِي  
ذَلِكَ مَا ذَكَرُوا أَنَّهُمْ اسْتَحْسَنُوا وَذَلِكَ أَنَّا  
رَأَيْنَا لَا صَلَّ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ  
يَجْمَعَ بَيْنَ حُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ حُجَّتَيْنِ وَلَا  
بَيْنَ عُمَرَتَيْنِ فَكَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِأَحْرَامٍ وَاحِدٍ  
بَيْنَ شَكْلَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَبَدَخَلَ بِذَلِكَ فِيهِمَا وَلَا  
يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ مِنْ صُنْفٍ وَاحِدٍ قَلَمًا كَانَ  
مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ أَيضًا بِأَدَائِهِ  
جَزَاءً وَاحِدًا مَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِحُرْمَتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ  
وَهُمَا حُرْمَةُ الْحَرَمِ الَّتِي لَا يَجْزِي فِيهَا الصَّوْمُ وَحُرْمَةُ  
بِذَلِكَ الْجَزَاءِ الْوَاحِدِ مُؤَدِّيًا عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ  
فِيهِمَا فَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِأَدَائِهِ جَزَاءً وَاحِدًا  
عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي رِثَتَيْنِ حُرْمَتَيْنِ مُؤْتَلِفَتَيْنِ  
مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ وَهُمَا حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ وَحُرْمَةُ  
الْحَجِّ كَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِأَحْرَامٍ وَاحِدٍ  
فِي حُرْمَةِ شَيْئَيْنِ مُؤْتَلِفَتَيْنِ وَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا  
أَيْضًا كَذَلِكَ وَكَانَ الطَّوَافُ لِلْحُجَّةِ وَالطَّوَافُ  
لِلْعُمْرَةِ مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ لَمْ يَكُنْ بِطَوَافٍ وَاحِدٍ  
دَاخِلًا فِيهِمَا وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الطَّوَافُ مُجْزِيًا عَنْهُمَا  
وَاحْتِاجَ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُخُولًا  
عَلَى حِدَةٍ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يَجْمَعُهُ  
بِأَحْرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحُجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الْمُخْتَلِفَتَيْنِ  
وَمِمَّا ذَكَرْنَا لَا يَجْمَعُهُ مِنَ الْحُجَّتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ  
وَالْعُمَرَتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ فَإِنْ قَالَ تَائِدٌ فَقَدْ  
رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ مِنْ حُجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحِلِّ وَاحِدٍ  
وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ أَيْضًا طَوَافُ  
لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا أَوْ يَسْعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا  
لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ قِيلَ لَهُ قَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ

اسدہ یوں کر ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے حج و عمرہ  
کو جمع کرنا جائز ہے لیکن دوسرے یا دو حج جمع نہیں کر سکتے پس ایک احرام کے  
ساتھ دو مختلف عبادتوں کو جمع کر سکتا ہے اس طرح وہ دونوں میں داخل ہو  
جائے گا لیکن ایک قسم کے دو عبادتوں کو جمع نہیں کر سکتا تو جب صورت حال یوں  
ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ایک بدل جو دو مختلف حرمتوں کے باعث  
لازم ہوگا، اگر ادا ہو جائے تو اس سے دونوں کا جامع ہوگا۔ ایک حرمت حرم ہے جس میں  
روزہ رکھنا جائز نہیں اور دوسری حرمت احرام ہے جس میں روزہ رکھنا جائز  
ہے تو اس ایک جزا کے ساتھ وہ اس چیز کو ادا کرنے والا ہوگا جہاں دونوں  
کی وجہ سے اس پر لازم ہونی لیکن یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایک ہی شکل کی  
دو حرمتوں یعنی حرمت عمرہ اور حرمت حج کی طواف و ترویج پر صرف ایک  
بدل ادا کرے جیسے وہ ایک احرام کے ساتھ ایک جیسی دو عبادتوں کی  
حرمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ بات بھی اسی طرح ہے جس  
کا ہم نے ذکر کیا اور حج کے لیے طواف کا ایک ہی شکل ہے تو ایک ہی  
طواف سے دونوں میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دونوں کی طرف سے  
ایک طواف کافی ہوگا اور اس بات کی ضرورت ہوگی کہ دونوں میں علیحدہ  
علیحدہ داخل ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ ایک ہی  
احرام سے حج و عمرہ کو جمع کر سکتا ہے لیکن متعلق دو حج یا دو عمرہ کو (ایک  
احرام سے) جمع نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حج و عمرہ سے ایک بار سفر  
منڈانے سے باہر آجاتا ہے اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا تو اس  
پر طواف و سعی بھی اسی طرح ایک ایک بار ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس پر  
کچھ لازم نہ ہو۔

اس شخص کو جواباً کہہ جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ ایسے دو مختلف احراموں سے ایک طواف کے ساتھ باہر



آجائے جن میں دو مختلف طہان نزدیکی میں وہ یوں کہ اگر ایک شخص عمرہ کا احرام باندھ کر اس کے لیے طواف وسیعی کرے اور دوسری بھی چلائے پھر اسی سال حج کرے تو وہ متمتع ہوگا اس کے لیے قربانی کے دن ایک بار سر منڈانے کا حکم ہے اس کے ذریعے وہ دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔ اسی طرح وہ ایک حلق کے ذریعے دو مختلف احراموں سے باہر آجائے گا حالانکہ اس نے ان کو متفرق طور پر شروع کیا تھا، اور ایک بار حلق کا حکم، ایک ہی طواف کا موجب نہ ہوگا بلکہ اس کے ذمہ دو طواف ہوں گے یوں ہی تارن کے حج و عمرہ کے لیے بھی حلق ایک بار ہوگا لیکن اس سے یہ بات لازم نہ ہوگی کہ اس کے ذمہ طواف بھی ایک ہی ہو تو موجب ان دو احراموں سے جن میں متفرق طور پر داخل ہوا ایک حلق سے باہر آسکتا ہے تو جن دو احراموں میں داخلہ ایک ہی بار ہوا ان سے اسی طرح (ایک حلق سے) باہر آنا نیا وہ مناسب ہے۔

اس باب میں قیاس یہی ہے جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے عمرے اور حج کے لیے الگ الگ طواف واجب ہونے کا قول کیا اور جس طرح ہم نے ذکر کیا کہ ان دونوں کی حرمت قورے میں الگ الگ جزا ہوگی، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

### مزدلفہ میں ٹھہرنا

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ (مزدلفہ میں) دو نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہو گا میں نے تو اپنی ساری کوتاہی دیا آپ نے فرمایا میں نے ہمارے ساتھ

بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ لَا يُجْزِيهِ فِيهِمَا إِلَّا طَوَافَانِ مُخْتَلِفَانِ وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ لَهَا وَسَعَى وَسَاقِ الْهُدَى ثُمَّ جَمَعَ مِنْ عَامِهِ فَصَارَ بِذَلِكَ مُتَمَتِّعًا إِنَّهُ كَانَ حُكْمُهُ يَوْمَ الْتَحْرُانِ يُحْلِقُ حَلْقًا وَاحِدًا أَفِيحِلُّ بِذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيهَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا وَلَمْ يَكُنْ مَا وَجَبَ مِنْ ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلْقِ مُوجِبًا أَنَّ حُكْمَ الطَّوَافِ لِهَمَا كَانَ كَذَلِكَ وَإِنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ فَكَذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَلْقِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ حَلْقًا وَاحِدًا لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ حُكْمُ طَوَافِهِمَا لِهَمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمَّا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا بِحَلْقٍ وَاحِدٍ كَانَ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا وَاحِدًا أَحْرَى أَنْ يَحِلَّ مِنْهُمَا كَذَلِكَ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِنْ وَجُوبِ الطَّوَافِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْعُمْرَةِ وَالْحُجَّةِ وَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ النَّظَرِ عَلَى ذَلِكَ فِي وَجُوبِ الْجَزَاءِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي ذَاتِهَا كَحُرْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

### بَابُ حُكْمِ الْوُقُوفِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا سَمِعِلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ وَقَدْ أَنْصَيْتُ رَأْسِي حَلْقًا فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هَذِهِ



یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ دن یا رات میں وقوف کیا اور عرقا  
سے دایسے لڑا اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے احرام سے باہر آنے کے افعال

حضرت شعبی، حضرت عمرو بن مفرس رضی اللہ عنہ سے لے کر  
وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے  
ہیں۔

حضرت مفرس بن اوس بن حارثہ لائم الطائی رضی اللہ  
عنہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں کئی پہاڑ سے آیا ہوں  
حتیٰ کہ میں تھک گیا اور سواری کو چھوڑ دیا اور میں ان پہاڑوں  
میں سے ہر ایک پر چھرا ہوں تو کیا مجھے حج کا ثواب ملے گا۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ  
مزدلفہ میں اس نماز نماز فجر میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے  
اس نے رات یا دن کوعرات میں وقوف کیا ہے تو اس کا حج  
مکمل ہو گیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہو گیا۔ حضرت  
سبیان فرماتے ہیں حضرت زکریا نے جو اس حدیث کو یاد  
رکھنے والے تین میں سے ایک تھے یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمرو  
بن مفرس نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت  
میں جبل طہ سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور  
خود تھک گیا ہوں کیا میرا حج ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص  
ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور ہمارے ساتھ دایسے  
نیک شہر اور اس سے پہلے وہ دن یا رات کے وقت عرات  
میں شہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا اور احرام سے باہر آنے کا  
مستحق ہو گیا۔ حضرت سبیان فرماتے ہیں حضرت طاؤس بن  
ابو ہند کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو صبح چمک چکی تھی۔  
پھر باقی حدیث ذکر کی۔

الصلوة وقد وقف معنا قبل ذلك واقاض من  
عرفة ليلاً او نهراً فقد تفرجته وقضى نفسه۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ اَنَا وَهَبُ بْنُ  
قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي الشَّفَرِ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ  
أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوُدَ  
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ مَفْزَرٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقُرْجِ قَالَ ثنا خَامِدُ  
بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا سُفْيَانُ قَالَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ أَبِي نَرَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ  
زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُرْوَةَ بِنِ مَفْزَرٍ مِنْ ابْنِ أَوْسٍ بِنِ حَارِثَةَ بِنِ كَلْبٍ  
الْقَاضِي يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمُزْدَلِفَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلِي  
طِيٍّ وَرَأَيْتُ مَا جِئْتُ حَتَّى اتَّعَبْتُ نَفْسِي وَأَنْصَبْتُ  
رَأْسِي وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هَذِهِ الْجِبَالِ إِلَّا وَقَدْ  
وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَبَلَغَنِي مِنْ حَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ صَلَاةَ  
الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ  
ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَفَرَّجَتْ عَنْهُ وَقَضَى نَفْسَهُ  
قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيهِ وَكَانَ أَحْفَظَ  
الثَّلَاثَةِ لِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَتَيْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلِي طِيٍّ قَدْ أَكَلْتُ  
رَأْسِي وَأَتَّعَبْتُ نَفْسِي فَبَلَغَنِي مِنْ حَجِّ فَقَالَ مَنْ  
شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى  
يُنْفِضَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ مِنْ  
لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَفَرَّجَتْ عَنْهُ وَقَضَى نَفْسَهُ قَالَ  
سُفْيَانُ وَزَادَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ أَتَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ



بِرَقِّ الْفَجْرِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَقَا الْوُقُوفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرَضُوا لِيَجُوزُوا الْحُجَّ إِلَّا بِاصَابَتِهِ وَاحْتِجُوا إِنِّي ذَلِكَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِنْ عَرَائِ قَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ وَقَالُوا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا ذَكَرَ عَرَائِ قَاتٍ وَذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُنَّتِهِ فَعَلِمَهُمَا وَاحِدٌ لَا يَجْزِي الْحُجَّ إِلَّا بِاصَابَتِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحُجَّ الَّذِي لَا يَجْزِي الْحُجَّ إِلَّا بِاصَابَتِهِ وَأَمَّا الْوُقُوفُ بِمُزْدَلِفَةٍ فَلَيْسَ كَذَلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِنْ عَرَائِ قَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ عَلَى الْوُجُوبِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوفَ وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةٍ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ حُجَّتَهُ تَامَ فَإِذَا كَانَ الَّذِي ذَكَرَ الْمَذْكُورَ فِي الْكِتَابِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحُجَّ قَالُوا مَوْطِنُ الَّذِي يَكُونُ ذَلِكَ الذِّكْرُ فِيهِ الَّذِي لَمْ يَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ آخَرِي أَنْ لَا يَكُونَ قَرُصًا وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْيَاءَ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحُجَّةِ وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا إِجَابَهَا حَتَّى لَا يَجْزِي الْحُجَّ إِلَّا بِاصَابَتِهَا فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَوْ حَجَّ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا فرض ہے وہاں جانے کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ نیز انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشعر حرام کا اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح عرفات کا ذکر فرمایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں اس کا ذکر فرمایا پس دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب تک دونوں میں نہ پہنچے حج نہیں ہوتا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفات میں ٹھہرنا حج کے فرائض میں سے ہے نہ پہنچنے کے بغیر حج جائز نہیں لیکن مزدلفہ میں وقوف کا یہ حکم نہیں — اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی پس جب عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ میں وجوب کی دلیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے بارے میں فرمایا لیکن ذکر کا ذکر نہیں کیا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے تو جب قرآن پاک میں مذکور ذکر حج کے فرائض میں سے نہیں تو وہ ٹھہرنا جس میں یہ ذکر پایا جاتا ہے اور اس کا قرآن پاک میں بھی ذکر نہیں اس کا فرض نہ ہونا زیادہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج کے بارے میں کئی امور کا ذکر فرمایا لیکن ان کے ذکر سے وجوب مراد نہیں لیا کہ کسی بھی مسلمان کے نزدیک ان کی عدم ادائیگی سے حج صحیح نہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں پر حکم لگائے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص حج کرتے ہوئے صفا مروہ کے درمیان سہی نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گیا البتہ اس کو چھوڑنے کی وجہ سے دم (قربانی کرنا)



لازم ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا کتاب میں مقرر حرام کے ذکر میں بھی اس کے جوہر پر کوئی دلیل نہیں کہ اس کے بغیر حج جائز نہ ہو۔

وَلَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنَّ حَجَّهَ قَدَّمَ  
وَعَلَيْهِ دَمٌ مَكَانُ مَا تَرَكَ مِنْ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ ذَكَرُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُشْعَرَ الْحَرَامَ فِي كِتَابِهِ لَيْسَ فِي  
ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِجْبَائِهِ حَتَّى لَا يَجْزِيَ الْحَجَّ إِلَّا  
بِإِصَابَتِهِ وَأَمَّا مَا فِي حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ مَضَرٍ  
فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرُوا إِلَّا قَارِئُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ فِيهِ مَنْ صَلَّى  
مَعَنَا صَلَاتَنَا هَذِهِ وَقَدْ كَانَ آتِيَ عَرَفَةَ قَبْلَ  
ذَلِكَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى  
تَفْسَهُ فَذَكَرَ الصَّلَاةَ وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى أَنَّهُ  
لَوْ بَاتَ بِهَا وَوَقَفَ وَتَامَ عَنِ الصَّلَاةِ فَلَمْ  
يُصَلِّهَا مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى فَاتَتْهُ أَنَّ حَجَّهَ تَامَ  
فَلَمَّا كَانَ حُضُورُ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الْمَذْكُورِ  
فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحُجَّةِ الَّتِي  
لَا يَجْزِي الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِي  
يَكُونُ فِيهِ تِلْكَ الصَّلَاةُ الَّذِي لَمْ يُذَكِّرْ فِي الْحَدِيثِ  
أَحَدٌ أَنْ لَا يَكُونَ كَذَا لَكِ فَلَمْ يَتَّخِذْ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ ذِكْرًا لِفَرْضِهِ إِلَّا لِعَرَفَةِ خَاصَّةً وَقَدْ  
رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْمَرَ الدَّيْلِيُّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ -

حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس پر کوئی  
دلیل نہیں جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا ہے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی  
اور اس سے پہلے رات یا دن کے وقت وہ عرفات  
میں جا چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہو  
گیا تو آپ نے نماز کا ذکر فرمایا اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر  
وہ دن رات گوارے اور شہرے پھر صبح کی نماز کے وقت سوجائے  
اور اسے امام کے ساتھ نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ نماز نہ جائے تو اس کا حج  
مکمل ہو گیا تو جب اس حدیث میں مذکور امام کے ساتھ نماز میں حاضر  
فرائض حج میں سے نہیں کہ اس کے بغیر حج صحیح نہ ہو تو جس وقت میں نماز  
ہوگی اور اس کا حدیث میں ذکر نہیں اس کا اس طرح (فرض) نہ ہو ناویا  
مناسب ہے کہ اس حدیث میں صرف عرفات (میں وقت) کا فرضیت  
کا ذکر ثابت ہوا۔

حضرت عبد الرحمن بن یحییٰ دہلی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن یحییٰ دہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں  
ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ آئے اور  
انھوں نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا حج  
عرفہ کے دن ہوتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ  
میں پہنچ جائے اس نے حج کر پایا مٹا کے دن، تین دن یعنی  
ایام تشریق ہیں اور جو شخص دو دنوں (کے بعد واپس آئے)  
میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو آدمی (تیسرے  
دن ٹھہرے کے ساتھ) تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں پھر

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ  
عَبِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدَّيْلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَعَ عَرَفَاتٍ فَأَقْبَلَ  
أَنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ نَسَاءُ لَوْ عَنْ الْحُجَّ فَقَالَ الْحُجَّ  
يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ  
فَقَدْ أَدْرَكَ الْحُجَّ أَيَّامُ مِثْلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الشَّرِيفِ  
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ  
تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْفَتْ خَلْقَهُ



رَجُلًا يَنَازِلُ بِذَلِكَ -

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَثَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ أَهْلِ نَجْدٍ وَلَا إِرْدَاةَ الرَّجُلِ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ نَجْدٍ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجِّ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُمُ الْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ جَوَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَوَابُ الثَّامُ الَّذِي لَا تَقْصُ فِيهِ وَلَا تَفْضِلُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ آتَاهُ جَوَابَ كُلِّ سَأَلٍ وَخَوَاتِمَهُ فَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ مَا سَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ أَرَادُوا بِذَلِكَ مَا لَا يَدْخُلُ مِنْهُ فِي الْحَجِّ لَكَانَ يَذْكُرُ عَرَفَةَ وَالطَّوَّافَاتِ وَمُزْدَلِفَةَ وَمَا يُفْعَلُ مِنَ الْحَجِّ فَلَمَّا تَرَكَ ذِكْرَ ذَلِكَ فِي جَوَابِهِ إِيَّاهُمْ عَلِمْنَا أَنَّ مَا أَرَادُوا بِسُؤَالِهِمْ إِيَّاهُ عَنِ الْحَجِّ هُوَ مَا إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجَّ قَاصًا بِهِمْ يَأْتِي تَالِ الْحَجِّ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَوْ كَانَتْ مُزْدَلِفَةُ كَعَرَفَةَ لَذَكَرَ لَهُمْ مُزْدَلِفَةَ مَعَ ذِكْرِ عَرَفَةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ عَرَفَةَ خَاصَّةً لِأَنَّهَا مُسَلَّبُ الْحَجِّ الَّذِي إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجَّ ثُمَّ قَالَ كَلَامًا مُسْتَأْنَفًا لِيَعْلَمَ النَّاسُ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ أَدْرَكَ جَمِيعَ الْحَجِّ لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي أَقْلٍ كَلَامُهُ الْحَجَّ عَرَفَةَ فَأَوْجَبَ بِذَلِكَ أَنَّ قُوتَ عَرَفَةَ قُوتُ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَجِّ شَيْءٌ لِأَنَّ بَعْدَ ذَلِكَ طَوَّافَاتِ الزِّيَارَةِ وَهُوَ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَكِنْ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا جس نے اس بات کا اعلان کیا۔  
حضرت بکیر بن عطاء، حضرت عبد الرحمن بن یحییٰ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا کہ  
انہوں نے اہل نجد کے سوال اور ایک شخص کو پیچھے بٹھانے  
کا ذکر نہیں کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ اہل نجد نے آپ سے حج کے  
بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں جواب دیا حج عرفہ کا دن ہے  
اور ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مکمل تھا اس  
میں کمی زیادتی نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جانت کلمات کے ساتھ  
گفتگو کا صفت عطا فرمایا اگر حج کے بارے میں سوال کے وقت  
ان کا ارادہ یہ ہوتا کہ حج میں کیا کیا امور ضروری ہیں تو آپ عرفات  
طواف، مزدلفہ اور تمام اہم امور کا ذکر فرماتے جو حج میں کیے جاتے  
ہیں تو جب آپ نے جواب میں اس بات کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ ان  
کے سوال کا مطلب یہ تھا کہ حج میں کون کون سے امور ہیں جن کے  
ترک سے حج فوت ہو جاتا ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا حج، ایوم عرفہ کا نام ہے اگر مزدلفہ کا حکم بھی عرفات کی طرح ہوتا  
تو عرفات کے ساتھ مزدلفہ کا بھی ذکر فرماتے لیکن آپ نے صرف  
عرفات کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ حج کے فرائض میں سے ہے جس کے رو  
کھانے سے حج فوت ہو جاتا ہے پھر آپ نے نیا کلام فرمایا تاکہ لوگوں  
کو تسلیم دیں آپ نے فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پایا  
اس نے حج کو پایا، یہ مطلب نہیں کہ اس نے تمام حج کو پایا کیونکہ  
پہلے کلام سے ثابت ہو گیا کہ حج عرفات (میں وقوف) کا نام ہے تو  
اس سے ثابت ہوا کہ عرفات (میں وقوف) کا رو جانا، حج کا فوت  
ہونا ہے۔ پھر فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پایا اس نے  
حج کو پایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا،  
کیونکہ اس کے بعد طواف زیارت ہے اور وہ واجب (فرض)  
ہے جس کا انانگی ضروری ہے (مطلب یہ ہے کہ) اس نے پہلے  
پائے ہائے دو وقوف عرفات کو وجہ سے حج کو پایا۔



ان روایات کے معانی کی یوں تفسیر زیادہ مناسب ہے تاکہ  
تضاوت ثابت نہ ہو، نکاح اور غور و فکر کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے  
کہ ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ کمزور لوگ مزدلفہ سے رات  
کو واپس لوٹ سکتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی محمد المطلب  
کے غلاموں کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔ ہم اسے اپنے مقام پر ذکر کریں  
گئے ان شاء اللہ تعالیٰ اور آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ  
میں وقوف چھوڑنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

بِمَا تَقَدَّمَ لَهُ مِنَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ فَهَذَا أَحْسَنُ  
مَا خَرَجَ مِنْ مَعَانِي هَذِهِ الْأَثَارِ وَصَحَّحْتُ عَلَيْهِ  
وَلَمْ تَتَضَادَّ وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ  
فَإِنَّا قَدَرْنَا أَنَا الْأَصْلَ الْجَمْعَ عَلَيْهِ أَنَّ لِلضَّعْفِ  
أَنْ يَتَعَجَّلُوا مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَكَذَلِكَ أَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلَمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
وَسَنَدُ كُرْدُ ذَلِكَ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَرَخَّصَ لِسُودَةَ فِي تَرْكِ الْوُقُوفِ بِهَا.  
۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجُّ  
قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادًا قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ  
أُمُّ رَأْسٍ تَبْطِئُ ثِقِيلَةً فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ أَنْ تَقِفَ فَآذَنَ  
لَهَا وَلَوْ دُرْتُ أَلَيْ كُنْتُ اسْتَأْذَنَتْ فَآذَنَ لِي.  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَسَقَطَ عَنْهُمْ الْوُقُوفُ بِمَزْدَلِفَةَ  
بِالْعُذْرِ وَرَأَيْنَا عَرَفَةَ لَا بَدَّ مِنَ الْوُقُوفِ بِهَا  
وَلَا يَسْقُطُ ذَلِكَ لِإِعْذَارِ فَهَذَا الَّذِي لَيْسَ مِنْ صُلْبِ  
الْحَجِّ وَمَا لَا بَدَّ مِنْهُ فَلَا يَسْقُطُ بِإِعْذَارٍ وَلَا بِغَيْرِهِ  
فَهَذَا الَّذِي مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ لَا تَرَى أَنَّ طَوَافَ  
الزِّيَارَةِ هُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَأَنَّهُ لَا يَقْسُطُ عَنْ  
الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَأَنَّ طَوَافَ الْقُدْرَةِ لَيْسَ  
مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَهُوَ يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ  
وَهُوَ الْحَيْضُ فَلَمَّا كَانَ الْوُقُوفُ بِمَزْدَلِفَةَ مِمَّا  
يَسْقُطُ بِالْعُذْرِ كَانَ مِنْ شَكْلِ مَا لَيْسَ بِفَرْضٍ  
فَثَبَتَ بِذَلِكَ مَا وَصَفْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم اور سست رفتار  
تھیں انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ  
میں وقوف سے پہلے واپسی کی اجازت مانگی آپ نے  
انہیں اجازت دے دی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی  
ہیں مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بھی اجازت مانگتا تو آپ مجھے لہانت  
حضرت امام ابو جعفر لحمادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان سے مذکر کے  
باعث مزدلفہ میں وقوف ساقط ہو گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وقوف عرفات  
مزدلفہ سے اور یہ کسی مذکر کے وجہ سے ساقط نہیں ہوتا پس وہ (وقوف  
مزدلفہ) حج کے فرائض سے نہیں اور جس کی ادائیگی مزدلفہ سے ہو  
مذکر یا بغیر مذکر کسی صحت میں ساقط نہیں ہوتا وہ فرائض حج سے ہے  
کیا تم نہیں دیکھتے کہ طواف زیارت حج کے فرائض سے ہے پس وہ  
مذکر یعنی حیض کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے تو جب وقوف مزدلفہ  
ان ائمہ میں سے ہے جو مذکر کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں تو وہ  
غیر فرض ائمہ سے ہو گا اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے بیان  
کے ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد  
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔



## بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كَيْفَ هُوَ

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى قَالَ أَنَا إِسْرَئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا صَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا جب وہ مزدلفہ میں پہنچے تو انھوں نے دو نمازیں اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان بھی کہی اور تکبیر بھی، اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ إِسْرَئِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاتَيْنِ بَجَمْعٍ كُلَّ صَلَاةٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَالْقَائِمُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں دو نمازیں یوں پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان اور تکبیر کہی، اور ان دونوں کے درمیان شام کا کھانا تناول فرمایا۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ تَوًّا إِلَى هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ فَرَعَوْا أَنَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا مَزْدَلِفَةَ بِأَذَانَيْنِ وَاقَامَتَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا الْأَوَّلِيُّ مِنْهُمَا فَصَحِيحٌ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُصَلَّى بِلاَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَقَالُوا أَمَّا مَا كَانَ مِنْ فِعْلِ عُمَرَ وَمِنْ تَأْذِينِهِ لِلثَّانِيَةِ فَإِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا تَفَرَّقُوا بِالْعِشَاءِ فَأَذَنَ لِيَجْمَعَهُمْ وَكَذَلِكَ نَقُولُ نَحْنُ إِذَا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ لِعِشَاءٍ أَوْ لَغَيْرِهِ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَنَ لِيَجْتَمِعُوا لِأَذَانِهِ فَهَذَا أَمْعَنُ مَا رَوَى فِي هَذَا عَنْ عُمَرَ وَالَّذِي رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ مِثْلُ هَذَا أَيْضًا۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علما نے ان دونوں حدیثوں کو اپناتے ہوئے خیال کیا کہ مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کیا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پہلی نماز کو اذان و اقامت کے ساتھ پڑھا جائے البتہ دوسری نماز اذان و اقامت کے بغیر پڑھی جائے وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور دوسری نماز کے لیے اذان کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ کھانا کھانے کے لیے بکھر گئے تھے تو آپ نے ان کو جمع کرنے کے لیے اذان دی۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ جب لوگ کھانا کھانے یا کسی اور بات کے لیے امام سے دور ہو جائیں تو وہ مؤذن کو حکم دے پھر وہ اذان کہے تاکہ وہ اس کی اذان پر جمع ہو جائیں۔

اس ضمن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا یہی ۴

مروی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بھی اسی کا مثل



۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدٍ قَالَ  
كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَجْعَلُ الْعِشَاءَ بِالْمَزْدَنَةِ بَيْنَ  
الصَّلَاتَيْنِ -

فَقَدْ عَادَ مَعْنَى مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا إِلَى مَعْنَى مَا رَوَى عَنْ عُمَرَ أَيْضًا ثُمَّ نَظَرْنَا  
فِيمَا رَوَى فِي ذَلِكَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعًا كَيْفَ تَفْعَلُ فِيهِمَا  
۱۵۲۶۔ فَأَذَى ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو  
عَامِرٍ أَلْعَقْدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلَّى  
مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ  
رَكْعَتَيْنِ بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ -

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ  
بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ  
ذَلِكَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ -

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ قَالَا  
صَلَّى بِنَا سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِأَقَامَةِ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا  
فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتِي الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَنَا  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ  
ذَلِكَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ  
مِثْلَ ذَلِكَ -

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ سَعِيدِ بْنِ

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں شام کا  
کھانا دو نمازوں کے درمیان تناول فرماتے تھے۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی  
وہی مفہوم ہوا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے۔  
پھر ہم نے اس سلسلے میں مروی روایت میں غور کیا کہ ہم ان کو اکٹھا پڑھتے  
حضرت حکم سے مروی ہے انہوں نے حضرت سعید بن جبیر  
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی انہوں نے ایک اقامت کے ساتھ  
مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتوں کو جمع کیا۔ پھر انہوں نے بیان کیا  
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا اور حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بھی اس مقام پر اسی طرح کیا۔

حضرت حکم سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن  
جبیر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مزدلفہ میں مغرب کی تین اور عشاء  
کی دو رکعتوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا پھر انہوں  
نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی  
طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔  
حضرت حکم بن عتیبة اور سلمہ بن کھیل رضی اللہ عنہما فرماتے  
ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک اقامت  
کے ساتھ مغرب کی تین رکعات پڑھائیں جب سلام پھیرا  
تو کھڑے ہو کر عشاء کی دو رکعتیں (سفری نماز) ادا کیں پھر  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے بھی  
اسی طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اس مقام پر  
اسی طرح (نماز) پڑھائی تھی۔

حضرت شعبہ حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ  
فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت



جَبْرِ اَقَامَ جَمْعَ الصَّلَاةِ وَاحْصِيَهُ قَالَ اَذِنَ صَلَّى  
الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ  
بِالْاَقَامَةِ الْاُولَى وَحَدَّثَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ  
فِي هَذَا الْمَكَانِ هَذَا وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ -

۱۵۳۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ  
قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمْعًا  
بِالْاَقَامَةِ وَاحِدَةً -

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
۱۵۳۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ  
سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هُرُونَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا  
وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِالْاَقَامَةِ وَاحِدَةً فَقِيلَ لَهُ  
يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا هَذَا فَقَالَ صَلَّيْتُهَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ  
بِالْاَقَامَةِ وَاحِدَةً -

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ  
خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا ابُو اسْحَقَ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
بِالْمَزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ بِالْاَقَامَةِ لَيْسَ مَعَهَا  
اَفَّا نِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ ثُمَّ  
قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ  
خَالِدُ بْنُ مَالِكٍ الْحَارِثِيُّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا اَبَا

میں حاضر ہوا انہوں نے مزدلفہ میں نماز قائم کی، (حضرت شعبہ فرماتے  
ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے (حضرت حکم نے) فرمایا کہ اذان کہی  
پھر مغرب کی تین رکعات ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور اسی پہلی  
اقامت کے ساتھ عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور بیان کیا کہ  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مقام پر اسی طرح کیا اور انہوں  
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء (کی نمازوں)  
کو ایک اقامت کے ساتھ ادا کیا۔

حضرت عبداللہ بن مالک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مغرب کی  
تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں ان  
سے پوچھا گیا کہ اسے ابو عبدالرحمن ایہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا  
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام  
پر ایک اقامت کے ساتھ یہ دونوں نمازیں پڑھی ہیں۔

حضرت مالک بن عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز  
تین رکعات اقامت کے ساتھ (اور) اذان کے بغیر پڑھائیں اس  
کے بعد سلام پھیرا اور فرمایا "نماز" (پڑھو) پھر کھڑے ہو کر عشاء  
کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا حضرت خالد بن مالک عمار  
رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسے ابو عبدالرحمن ایہ کیسی نماز ہے؟  
انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم



کے ہمراہ یہ دو رکعتیں اذان کے بغیر پڑھی ہیں۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَيْسَ مَعَهُمَا أَذَانٌ.  
۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ بْنَ أَبِي  
إِيَّازٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ  
مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ  
بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ -

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى هُمَا وَلَمْ يُؤْذِنْ بَيْنَهُمَا  
وَلَمْ يُقِمَّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا شَيْءٌ  
بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا الْلفظ -

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ  
جَمِيعًا لَمْ يَنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِاقَامَةٍ وَلَمْ  
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا -

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَبِيٍّ الْمُزَنِّيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ فَذَكَرَ بِاسْتِادَةٍ مِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَنَادِ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ وَاحِدَةٍ  
مِنْهُمَا إِلَّا بِاقَامَةٍ وَهَكَذَا أَحْفَظُ عَنْ يُونُسَ  
عَنْ ابْنِ وَهْبٍ غَيْرَ أَنِّي وَجَدْتُ فِي كِتَابِي كَمَا  
تَصَصُّهُ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا -

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ  
بِجَمْعٍ لَمْ يَنَادِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِاقَامَةٍ  
وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا -

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے چار (محدثین) نے  
بیان فرمایا اور وہ تمام ثقہ (معتبر) ہیں ان میں حضرت سید  
بن جبیر اور علی ازدی رضی اللہ عنہم بھی ہیں وہ حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ  
میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔  
تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں جو سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے ان دو نمازوں  
کو یوں ادا کیا کہ ان کے درمیان اذان و اقامت نہیں تھی حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ سے بھی روایا مروی ہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں  
دونوں میں اقامت کے علاوہ کوئی ہما (اذان) نہ دلوایا اور  
دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے بعد  
تسبیح کہی (یعنی سنتیں نہ پڑھیں)۔

حضرت عبد اللہ بن نافع، حضرت ابن ابی ذئب سے روایت  
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں  
نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اور ان میں سے کسی ایک کے  
بعد اقامت کے علاوہ ہما نہیں دی گئی۔ مجھے حضرت یونس  
اسی طرح یاد ہے اور انھوں نے ابن وہب سے روایت کیا  
ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا جس طرح میں نے پہلی  
حدیث میں ذکر کیا ہے۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں  
دونوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا اور ان کے  
درمیان ہما (اذان و اقامت) نہیں دی گئی اور نہ ہی ان کے  
درمیان تسبیح کہی گئی۔ (یعنی سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں)



فَقَوْلُهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَنَادِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا الرَّبَّ قَامَةً وَلَمْ يُسَبِّحْهُمَا قَدْ لَكَ كَحَدِّثٍ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذَلِكَ الْإِقَامَةَ الَّتِي أَقَامَهَا بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَتَحْتَمِلُ الْإِقَامَةَ الَّتِي أَقَامَهَا لَهَا غَيْرَ أَنْ أُولَى الْأَشْيَاءِ بِنَاءً أَنْ تَحْتَمِلَ ذَلِكَ عَلَى الْإِقَامَةِ الَّتِي أَقَامَهَا لَهَا لِيَتَّفِقَ مَعَهُ ذَلِكَ وَمَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ تَبَلُّدُ ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَا يُؤَافِقُ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا -

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرَّوْمِيِّ قَالَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ أَنَا غِيلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ -

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُو يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلِّي الْأُولَى مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالثَّانِيَةَ بِإِقَامَةٍ بِلَا أَذَانٍ -

### القول الثالث

۱۵۴۰ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ الْمَوْدُونُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

تو اس حدیث میں ان کا یہ قول کہ ان کے درمیان اقامت کے علاوہ نماز نہیں دی گئی اور نہ ہی تسبیح کہی گئی، اس میں بھی احتمال ہے کہ اس اقامت سے ان میں سے ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مراد ہو اور ان دونوں کے لیے ایک اقامت کا بھی احتمال ہے لیکن بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس اقامت پر محمول کریں جو دونوں نمازوں کے لیے کہی تاکہ اس روایت اور اس سے پہلے والی روایت جو بواسطہ حضرت سعید بن جبیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کا مفہوم باہم متفق ہو جائے۔

حضرت ابو الیوب انصاری اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری، حضرت ابو الیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نماز کو اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھے اور دوسری کو اذان کے بغیر صرف اقامت کے ساتھ ادا کرے۔

### تیسرا قول

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ تشریف لائے تو ان کو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیریں



کے ساتھ پڑھائیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقَى الْمَزْدَلِفَةَ صَلَّى بِهَا  
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ إِقَامَتَيْنِ -  
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَ  
هَذَا اخْتِلَافٌ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ  
الَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالْتَفَرُّ  
عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ حُكْمُ الْأُولَى مِنَ  
الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ -

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ  
مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ عَرَنَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ  
فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ يُسَبِّغُ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ  
الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جَاءَ  
الْمَزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَسَبَّغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ  
أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَا خَرَّ كُلُّ نَسَائِنِ  
بَعِيرَةٍ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقَامَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى هَا  
وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا -

فَقَدْ اخْتَلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمَزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا  
أَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرَوَى فِي ذَلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا  
فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَأُسَامَةَ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ كَيْفَ  
صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَقَالَ  
بَعْضُهُمْ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِإِقَامَةٍ  
وَاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا أَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ  
عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا  
بِمَزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ

تراس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب  
کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا فرمائی یہ روایت اس روایت  
کے خلاف ہے جسے حضرت مالک بن حارث نے حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات میں جن  
دونوں نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے ان میں سے پہلی نماز کے لیے اذان  
اور اقامت کہی جاتی ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ میں  
اکٹھی پڑھی جانے والی دونوں نمازوں میں سے پہلی نماز کا بھی وہی حکم ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت  
کریم رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں انہوں نے ان کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس  
لوٹے یہاں تک کہ وادی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب  
فرمایا پھر وضو فرمایا لیکن اسے مکمل نہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا نماز  
ادا فرمائیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے چنانچہ  
آپ سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے اتر کر  
پیشاب فرمایا اور کامل وضو کیا پھر نماز کے لیے اقامت کہی  
گئی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ  
اپنی منزل میں بٹھایا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں دونوں نمازیں پڑھنے  
کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں کہ آیا آپ نے ان کو ملا کر پڑھا  
یا ان کے درمیان کوئی عمل کیا اس سلسلے میں وہ بات مروی ہے جو ہم  
نے حضرت ابن عمر اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ذکر کی ہے،  
ان نمازوں کی کیفیت میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں ایک  
اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہے بعض حضرات فرماتے ہیں ایک  
اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ہے جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں ایک  
اقامت کے ساتھ ہے اور کسی ایک نماز کے ساتھ ہی اذان نہیں ہے  
تو جب ان کے درمیان وہ اختلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور مزدلفہ میں



الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ  
هَذَا الْجَمْعُ فِي هَذَيْنِ الْمُؤْتَمِنَيْنِ جَمِيعًا لَا يَكُونُ  
إِلَّا الْمُحَرَّمَ فِي حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُونُ لِحَلَالٍ وَلَا  
لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلَّى  
أَحَدُهُمَا فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا  
عَمَلًا وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا أَوْ يُقَامُ  
لَهُمَا أَقَامَتَيْنِ كَأَنَّهُمَا عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ  
الصَّلَاتَانِ بِمَزْدَلِفَةَ كَذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا  
تُصَلَّى فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَأَنْ  
يُؤَذَّنَ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا أَوْ يُقَامَ لَهُمَا أَقَامَتَيْنِ  
كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً هَذَا أَوْ النَّظَرُ فِي هَذَا  
الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ  
وَمُحَمَّدٍ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ  
الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ  
بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمَزْدَلِفَةَ إِلَى أَنْ يَجْعَلُوا ذَلِكَ بِأَذَانٍ  
وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَيَحْتَجُّونَ فِي ذَلِكَ بِمَا رَوَى  
عَنِ ابْنِ عُمرٍ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي  
ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ  
مَعَهُمَا عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ  
هَذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ  
وَجَدْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حَدِيثَ ابْنِ عُمرٍ قَدْ عَادَ إِلَى  
مَعْنَى حَدِيثِ جَابِرٍ -

۱۵۲۲ - وَذَلِكَ أَنَّ هَرُونَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا  
حَدَّثَنَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ  
مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمرٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَهِيَ الْمَزْدَلِفَةُ

مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے جیسا کہ عرفات میں ظہر و عصر کی  
نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے تو ان دو مقامات پر (نمازوں کا) یہ اجتماع اس  
شخص کے لیے ہے جس نے حج کا احترام باندھا ہو غیر محرم اور ایسا شخص  
جو حج کے بغیر عمر و کمرہ ہو اس کے لیے نہیں ہے۔ عرفات میں ایک نماز  
دوسری کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دونوں کے درمیان کوئی عمل نہیں کیا  
جاتا۔ ان دونوں کے ایک اذان اور دو اقامتیں ہوتی ہیں تو قیاس کا  
تقاضا ہے کہ مزدلفہ کی نمازیں بھی اسی طرح ہوں ایک کے بعد دوسری  
کو یوں پڑھا جائے کہ ان کے درمیان کوئی عمل نہ ہو، ان کے لیے ایک  
اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں جیسا کہ عرفات میں کیا جاتا ہے اس  
باب میں قیاس یہی ہے اور یہ بات حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک  
عرفات میں نمازوں کو اسی طرح جمع کیا جائے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن مزدلفہ  
میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا جائے وہ اس سلسلے  
میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت استدلال کرتے ہیں۔ حضرت سفیان  
ثوری کا مذہب یہ ہے کہ ان کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھے اور دونوں  
کے درمیان اذان نہ ہو جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے  
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور جو کچھ ہم نے حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہے  
کیونکہ اس پر قیاس شاہد ہے پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا منہمکا  
ایک ہی ہے (وہ حسب ذیل ہے)۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ  
میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا مغرب کی تین رکعات پڑھیں  
پھر سلام پھیرا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی اور اس کی دو رکعتیں  
پڑھ کر سلام پھیرا ان دونوں کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس  
روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ نے ان کو دو اقامتوں کے بعد ادا



صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ  
فَصَلَّى هَارِ كَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ  
فَهَذَا يُخْبِرُ أَنَّ صَلَاةً هَاتَا قَامَتَيْنِ وَقَدْ  
وَجَدْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَفْسَهُ مِمَّا لَمْ يَرْفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذَّنَ لَهُمَا۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ جَا حُ  
بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمَ قَالَ أَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ قَرَأَ قَامَةً وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا  
فَكَانَ مُحَا لَا أَنْ يَكُونَ أَدْخَلَ فِي ذَلِكَ أَذَانًا  
إِلَّا وَقَدْ عَلِمَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هَذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا  
شَهِدَ لَهُ مِنَ النَّظَرِ۔

بَابُ وَقْتِ رُمِي جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ  
لِلضُّعْفَاءِ الَّذِينَ يُرَخِّصُ لَهُمْ

فِي تَرْكِ الْوُقُوفِ مِنْ دَلْفَةِ

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ  
وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي  
ذَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كُنْتُ نِيْمَنُ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْفَجْرِ فَرَمَيْنَا الْجُمُرَةَ مَعَ الْفَجْرِ۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلَادَ بْنَ  
يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَمْعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الصَّفِيِّرِ  
عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةُ الْمَزْدَلِفَةِ  
إِذَا هَبَّ بِضُعْفَاءِنَا وَنِسَائِنَا فَلْيُصَلُّوا الصُّبْحَ

کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر رفع روایت میں ہے کہ انہوں  
نے دونوں کے لیے اذان کہی۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک  
اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور ان کے درمیان  
کچھ نہیں پڑھا اور یہ بات محال ہے کہ انہوں نے سرکارِ عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیے بغیر اذان کہی ہو اور جو کچھ ہم  
نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ہمارے  
نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ تیس اس کی تائید  
کرتا ہے۔

جن کمزور لوگوں کو وقوف مزدلفہ میں  
چھوٹ دی گئی ان کے لیے کنکریاں

مارنے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے  
ہیں قربانی کے دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن  
لوگوں کو بھیجا میں بھی ان میں سے تھاقریم نے فجر کی نماز  
کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما نے مجھے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے  
کمزور لوگوں اور عواتین کے ساتھ جائیں وہ منیٰ میں صبح کی  
ناز ادا کریں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں



يَمْحَىٰ وَلَيْرُمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُصَيِّدَهُمْ  
وَفَعَلَهُ النَّاسُ قَالِ فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَ مَا  
كَبُرَ وَضَعُفَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ لِلضَّعْفَةِ  
أَنْ يَرُمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَاجْتِئَا  
فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ  
آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَرُمُوا هَاحِثِي  
تَطْلُعُ الشَّمْسُ فَإِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذَلِكَ أَجْزَأَتْهُمْ  
وَقَدْ آسَأُوا وَقَالُوا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي  
حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ أَنَّهُمْ رَمَوْا الْجَمْرَةَ عِنْدَ  
طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا هُمْ بِذَلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذَلِكَ  
بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ أَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا وَوَقْتُهِ فِي  
الْحَقِيقَةِ غَيْرُ ذَلِكَ وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ  
فَأَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ هَلْ  
هُوَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ -

۱۵۴۶. وَأَخْتَمَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ  
أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ  
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمُزْدَلِفَةِ بَلِيلٍ فَيَذْكُرُونَ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدَّ اللَّهُ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ  
يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَذْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ  
مِنْهُ يَصَلُّوهُ الْفَجْرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَإِذَا تَامَ رَمُوا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ  
رَخَّصَ لِأَوْلِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى  
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِي

ماریں اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بڑھاپے اور  
کمزوری پیدا ہونے کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی  
طرح گئی ہے کہ کمزور لوگ طلوع فجر کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار سکتے ہیں  
انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا  
ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ طلوع آفتاب تک کنکریاں مارنا مناسب نہیں اور اگر انہوں نے  
اس سے پہلے کنکریاں ماریں تو انہیں کفایت کہیں گی لیکن وہ گنہگار  
ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے طلوع فجر کے وقت کنکریاں ماری  
تھیں۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے طور پر یہ خیال کر کے کنکریاں  
ماری ہوں کہ یہ مارنے کا وقت ہے جبکہ حقیقت میں اس کا وقت  
اس کے علاوہ ہوا اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان روایت کیا ہے  
اس میں انہوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت ذکر نہیں کیا کہ وہ  
پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال  
کیا ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو لگے بھیجتے تھے وہ رات کے  
وقت مشعر حرام اور مزدلفہ کے پاس ٹھہرتے اور جس قدر ممکن ہوتا اللہ تعالیٰ  
کا ذکر کرتے پھر امام کے دامن وقوف کرنے اور جلنے سے پہلے چلے  
جاتے ان میں سے بعض نماز فجر کے وقت منیٰ میں آتے اور کچھ اس کے  
بعد پہنچتے اور جب وہ آجاتے تو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں  
کو اجازت دی تھی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات مذکور نہیں کہ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے



رُمِي جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَيْثُ لَيْتُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ  
تِلْكَ الرُّخْصَةُ الَّتِي كَانَ رَخَصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ  
مِنْ مُزْدَلِفَةَ بَلِيلٍ خَاصَّةً -

۱۵۲۷- وَاحْتَجُّوا أَيْضًا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رِيعُ  
الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَيْ بُنَى هَلْ غَابَ  
الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّي وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ  
قَالَ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ أَيْ بُنَى هَلْ  
غَابَ الْقَمَرُ وَقَدْ غَابَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَرْحَلُوا  
إِذَا افَارَحْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتَّى رَامَتِ الْجَمْرَةَ  
ثُمَّ رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا  
أَيْ هُنَا لَقَدْ غَلَسْتِنَا قَالَتْ كَلَّا يَا بُنَى إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلطَّعْنِ -

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ الشَّغْلَ فِي الدَّفْعِ  
مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ الشَّغْلَ فِي الرَّمِي  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ  
فِي الشَّغْلِ لَمَّا سَأَلُوهَا عَنِ الشَّغْلِ بِهِ مِنْ ذَلِكَ -  
۱۵۲۸- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ وَقْتُ  
رَمِيهِمْ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ  
قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَنَا كَرِيبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ وَ  
تَقْلَهُ صَبِيحَةَ جَمْعٍ أَنْ يُفِيضُوا مَعَ أَقْلِ الْفَجْرِ بَسَاطَةً  
وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا مُصْبِحِينَ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ نِسَاءَهُ بِإِلَاقَةِ صَبِيحَةِ أَقْلِ الْفَجْرِ  
وَأَنْ لَا يَرْمُوا حَتَّى يُصْبِحُوا قَدْ لَازِمًا ذَلِكَ عَلَى أَنَّ  
الْوَقْتَ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمِي فِيهِ لَيْسَ أَوَّلَهُ

کا حکم دیا ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صرف اس  
بات کی اجازت دی ہو کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت جا سکتے ہیں۔

انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابن  
جریر (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے غلام) حضرت عبداللہ سے اور وہ  
حضرت اسامہ بن بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں  
نے مزدلفہ کی رات جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہاں مزدلفہ میں اتری  
تھیں، فرمایا اے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے عرض کیا نہیں انہوں  
نے کچھ دیر مزید نماز پڑھی پھر فرمایا اے بیٹے! چاند غائب ہو گیا؟ اور  
وہ ڈوب چکا تھا میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اچھا اب چلو، چنانچہ ہم نے  
کوچ کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے کنگریاں ماریں  
پھر واپس لوٹیں اور اپنی منزل میں فجر کی نماز ادا کی میں نے عرض کیا اجا  
آپ نے تو ہمیں اندھیرے میں جگا دیا۔ انہوں نے فرمایا کوئی بات نہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عود توں کو اس بات کی اجازت دی ہے۔  
تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے مزدلفہ سے  
اندھیرے میں واپسی مراد لی ہو اور ہر سکتا ہے کنگریاں مارتے وقت  
کا اندھیرا مراد ہو، تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما نے ان کے پرچنے پر  
بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھیرے میں اس کی اجازت دی ہے  
جن لوگوں کے نزدیک کنگریاں مارنے کا وقت طلوع شمس  
کے بعد ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی  
ہے نبی اکرم نے حکم دیا کہ عود توں اور سامان کو مزدلفہ کی صبح اندھیرے  
میں بھیجیں اور صبح ہونے تک کنگریاں نہ ماریں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
کو فجر کے شروع میں جانے اور صبح کے بعد کنگریاں مارنے کا حکم دیا۔ — یہ اس  
بات کی دلیل ہے کہ ان کو جس وقت کنگریاں مارنے کا حکم دیا اس کا  
آغاز طلوع فجر سے نہیں بلکہ اس کے بعد وقت صبح ہے۔



طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلَكِنْ أَذْلَهُ الْإِصْبَاحُ الَّذِي  
بَعْدَ ذَلِكَ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ  
قَالِ ثَنَا حُتَّادٌ قَالَ أَنَا الْحُجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَهُ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتَّى تَصْبُحُوا  
فَاحْتَمَلْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْإِصْبَاحُ هُوَ طُلُوعُ الشَّمْسِ  
وَاحْتَمَلْ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ۔

۱۵۵۰۔ يَا ذَا ابْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ  
عَنِ الْأَعَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي  
هَاشِمٍ يَا بَنِي أَخِي تَعَجَّلُوا قَبْلَ زَحَامِ النَّاسِ  
وَلَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنِ  
الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِعْفَةَ أَهْلِهِ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ قَالَ  
فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً مِنْهُمْ  
فَحَزَّكَ فَنَذَاهُ وَقَالَ لَا تَرْمِينَ جِمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا  
يَحْيَى بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا  
أَبُو نَعِيمٍ قَالَ وَاحِدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ  
كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعَيْلَمَةَ بَنِي عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ مِنْ جُمُعٍ بَلِيلٍ فَعَدَّ يَلْطَمُ الْخِزَانَةَ وَيَقُولُ  
أَيُّ بَنِي لَا تَرْمُوا جِمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت مقسم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو  
سامان کے ساتھ بھیجا۔ اور فرمایا صبح تک کنگریاں نہ مارنا۔  
تو ہو سکتا ہے یہاں صبح سے طلوع شمس مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ  
اس سے پہلے کا وقت ہو۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوہاشم سے فرمایا اے  
میرے بھتیجے! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے چلے جاؤ لیکن سورج طلوع ہونے سے  
پہلے کنگریاں نہ مارنا۔

حضرت مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے کمزور اہل خانہ کو  
آگے بھیجا وہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک آدمی  
کے پاس تشریف لائے اور اس کی ران کو ہلا کر فرمایا طلوع آفتاب تک  
مردہ عقبہ کو کنگریاں نہ مارنا۔

حضرت حسن عری، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات  
ہمیں نبی نبوہاشم المطلب کے بچوں کو آگے بھیجا آپ ہماری رانوں پر ہاتھ  
مارتے اور فرماتے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک کنگریاں نہ مارنا۔



۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا هُدُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاءَ بْنِ  
 أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْحَكَمِ  
 عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَكَانَ يَأْخُذُ بِعَصَا كُلِّ إِنْسَانٍ مِمَّا  
 ۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ  
 سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعَرَفِيِّ عَنِ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْضَيْنَا مِنْ جَمْعٍ فَلَمَّا أَنْ خَرْنَا بِمِثْنِي  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ  
 الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَبَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقْتُ  
 الْأَصْبَاحِ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيهِ فِي الْحَدِيثِ  
 الَّذِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا أَوَّانَهُ بَعْدَ طُلُوعِ  
 الشَّمْسِ فَهَذَا الْحَدِيثُ هُوَ أَوَّلِي مِنْ حَدِيثِ  
 شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ هَذَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَيَّاهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَلَا نَافِضَةً مِنْ مُزْدَلَفَةٍ  
 إِنَّمَا رَخَّصَ لِلضُّعْفَاءِ فِيهَا لَيْلًا لَيْلًا يُصِيبُهُمْ حَطْمَةُ  
 النَّاسِ فِي وَقْتِ إِفَاضَتِهِمْ فَإِذَا صَارُوا إِلَى مِثْنِي  
 أَكُنْهُمْ مِنْ رَمَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
 قَبْلَ بَحْثِ النَّاسِ مَا يُمَكِّنُ غَيْرَ الضُّعْفَاءِ إِذَا جَاؤُوا  
 لِأَنَّ غَيْرَ الضُّعْفَاءِ إِنَّمَا يَأْتُونَهُمْ فِي وَقْتِ مَا  
 يُفِيضُونَ وَذَلِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ هَكَذَا أَمَرَهُمْ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ  
 ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
 سَنَانَ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا مَعَ عَمْرِو بْنِ جَمْعٍ  
 فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْحَبَايِلَةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى  
 تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُوا أَشْرَقَ شَمْسُ رَوْحِ

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی  
 اللہ عنہما سے اور وہ ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل  
 روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ ہم میں سے ہر  
 ایک کے بازو کو پکڑتے۔

حضرت حسن عرقی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم مزدلفہ سے واپس لوٹے  
 جب ہم مِثْنِی میں پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 سورج طلوع ہونے تک جمرہ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے  
 اس وقت صبح کی وضاحت فرمائی جس میں انھیں کنکریاں مارنے کا حکم  
 دیا تھا اور وہ اس سے پہلے مذکورہ مِثْنِی اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا  
 وقت ہے تو یہ حدیث حضرت شعبہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے  
 ان کو اس مذکورہ بات کا حکم دیا۔ نیز مزدلفہ سے رات کے وقت واپس  
 کی اجازت کمزور لوگوں کو دی گئی تاکہ وہ لوگوں کی تعبیر سے محفوظ رہیں  
 پس جب مِثْنِی میں پہنچ جائیں تو ان کے لیے لوگوں کے آنے سے پہلے  
 طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے۔  
 جیسا کہ غیر ضعیف لوگوں کو وہاں سے آنے کے بعد کنکریاں مارنا متوجہ  
 ہو جانا ہے کیونکہ غیر ضعیف ان کی واپسی کے وقت آتے ہیں اور یہ  
 طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ان کو اسی طرح حکم دیا۔

حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
 فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ  
 میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ دو درجہ ابلیت  
 کے لوگ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس نہیں لوٹتے  
 تھے اور کہتے اسے شبیر سپاڑ چک (تجو پر سورج چمکے) یہی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے طواف سورج طلوع ہونے سے



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ -

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ ثَنَا سُرَابِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنَّا وَتَوَقَّامَةً عُمَرُ بْنُ جَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْحَا هِلِيَّةَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرَقَ شَيْءٌ كَيْمًا نَغِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمَسَافِرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ - قَلَمًا كَانَ غَيْرُ الضُّعْفَاءِ إِنَّمَا يُفِيضُونَ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِهَذِهِ الْمُدَّةِ الْيَسِيرَةِ أَمْكَنَ لِلضُّعْفَاءِ الَّذِينَ قَدْ تَقَدَّمُوهُمْ إِلَى مَنَى أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجْعِ الْآخِرِينَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ لِلرَّخْصَةِ لِلضُّعْفَاءِ أَنْ يَرْمُوا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مَعْنَى لَا أَنَّ الرَّخْصَةَ إِنَّمَا تَكُونُ فِي مِثْلِ هَذِهِ الضَّرُورَةِ وَهَذَا الْأَضْرُورَةُ فِيهِ فَثَبِتَ بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي تَأْخِيرِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ نَحْنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

بَابُ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ كَيْلَةَ التَّحْرِيقِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ يَوْمَ أُقْرَسَلَمَةَ دَارِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلے والہیں لوٹے۔

حضرت ابواسحاق، حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا دوپہر جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب سے پہلے والہیں نہ لوٹتے اور کہتے اسے شیر چک (تم پر سورج چکے) تاکہ ہم جلدی جلدی چلیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غلات سورج طلوع ہونے سے پہلے اتنی دیر پہلے چلے جتنی دیر میں مسافر صبح کی ناز پڑھتا ہے۔

توجیب طاقتور لوگ سورج طلوع ہونے سے بائیل تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے والہیں لوٹتے تھے تو کمزور لوگ جو پہلے منیٰ میں آجاتے ان کے لیے طلوع آفتاب کے بعد اور دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا لہذا کمزور لوگوں کو طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ ایسے مقام پر ضرورت کے تحت اجازت دی جاتی ہے اور یہاں کوئی حاجت نہیں۔

اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ضمن میں ذکر کی کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کیا جائے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

قربانی کی رات جمرہ عقبہ کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ان کو حکم دیا کہ وہ والہیں (منیٰ کی طرف) لوٹیں تو انہوں نے جمرہ عقبہ







۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ ثَنَا اسَدٌ  
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ شَوَّالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ كُنَّا نَعْلِسُ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى  
فَقِي هَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُفِيضُونَ بَعْدَ طُلُوعِ  
الْفَجْرِ فَهَذَا بَعْدَ لَهُمْ مِمَّا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ  
ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْبَابِ فِي حَدِيثِ  
أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا فَصَلَّتِ  
الْفَجْرَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ غَلَسْنَا فَقَالَتْ رَخَّصَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلطَّعْنِ فَانْخَبَرْتُ  
أَنْ مَا قَدْ كَانَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِلطَّعْنِ هُوَ إِلَّا فَاضَةً مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ  
فِي وَقْتٍ مَا يَصِيرُونَ إِلَى مَنَى فِي حَالِ مَا لَهُمْ  
أَنْ يُصَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ وَلَمَّا اضْطَرَّ بِحَدِيثِ  
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ  
بِمَارِئِ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ أَوَّلِي مِمَّا رَوَاهُ مُحَمَّدُ  
بْنُ خَازِمٍ وَقَدْ ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى تَجَمُّدَ  
أُمَّ سَلَمَةَ إِلَى حَيْثُ عَجَلَهَا لَا تَنْهَى يَوْمَهَا أَيْ يُصِيبُ  
مِنْهَا فِي يَوْمِهَا ذَلِكَ مَا يُصِيبُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْفَجْرِ  
فَلَمْ يَدْرَحْ مَنَى وَلَمْ يَطْفُطْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ -

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ -

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت سالم بن شوال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں مزدلفہ سے  
منیٰ کی طرف صبح کے اندھیرے میں جاتے تھے۔  
تو اس حدیث میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر کے بعد (منیٰ کی  
طرف) لوٹتے تھے تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے اور  
اس سے پہلے باب میں ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے  
ضمن میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نگہریاں ماریں پھر اپنی منزل کی  
طرف لوٹ آئیں تو ناز فجر ادا کی تو ان کے غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ  
عنہ نے عرض کیا آپ نے ہمیں اندھیرے میں دکھایا۔  
انہوں نے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں  
کو اس بات کی اجازت دی ہے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جس بات کی اجازت دی وہ  
مزدلفہ سے ایسے وقت واپسی تھی کہ منیٰ میں جا کر صبح کی ناز پڑھ سکیں۔  
تو جب حضرت ہشام بن عروہ کی روایت میں اضطراب ہے  
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو محمد بن حازم کی روایت (۱۵۵۸) کے  
مقابلہ میں مجاہد بن سلمہ کی روایت (۱۵۵) پر عمل کرنا اولیٰ نہ ہوگا۔  
کیونکہ حضرت مجاہد بن سلمہ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے علیہ  
جانے کا حکم دیا کہ وہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ ان سے وہ کچھ  
چاہتے تھے جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے حالانکہ اس دن آپ  
نے منیٰ سے کوچ نہیں کیا اور رات تک طواف زیارت بھی نہیں کیا۔  
حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے  
مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت  
کو رات تک مؤخر فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے آخر میں واپس لوٹے تو



أَنَّهُمَا قَالَتَا أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِهِ -  
فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ يَطْفُطُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ  
إِسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ بِهِ إِلَى حُضُورِ أُمِّ سَلَمَةَ إِلَى مَكَّةَ  
قَبْلَ ذَلِكَ حَاجَةً لَا تَهْ إِنَّمَا يُرِيدُهَا لَا تَهْ فِي  
يَوْمِهَا وَلِيَصِيبَ مِنْهَا مَا يُصِيبُ الرَّجُلَ مِنْ  
أَهْلِهِ وَذَلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ الطَّوَافِ  
فَأَشْبَهُهُ الْأَشْيَاءُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُهَا  
أَنْ تُوَافِيَ صَلَوةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فِي غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ  
فِي وَقْتٍ يَكُونُ فِيهِ حَلَا لَا بِمَكَّةَ وَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ  
وَقْتُ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بِفِعْلِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۵۶۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضَمْعِي وَمَا يَسُوءُهَا بَعْدَ الزَّوَالِ -

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
بُرْ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ  
ثَالِثٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -  
فَعَلِمَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي

رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْحِمَارَ  
هُوَ وَقْتُهَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رَخَصَ لِلضَّعْفَةِ  
فِي الرَّمْيِ قَبْلَ ذَلِكَ أَمْ لَا فَوَحَّدَنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ تَقَدَّمَ إِلَى ضَعْفَةِ بَنِي هَاشِمٍ حِينَ  
قَدَّمَ هُمْ إِلَى مِثْنَى أَنْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا بَعْدَ  
طُلُوعِ الشَّمْسِ فَعَلِمْنَا بِذَلِكَ أَنَّ الضَّعْفَةَ لَمْ يَرْخَصْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہ کیا۔  
تو یہ بات محال ہے کہ آپ کو اس (طواف) سے پہلے مکہ مکرمہ میں  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حاجت ہو کیونکہ یہ ان کی باری کا دن  
تھا اور آپ نے ان سے وہی بات چاہی جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا  
ہے اور طواف کے بعد ہی حلال ہو سکتا تھا تو ہمارے نزدیک زیادہ مناسب بات یہی  
ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے ان کو قربانی کے دوسرے  
دن مکہ مکرمہ میں نماز فجر میں مراغت کا حکم فرمایا جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں  
غیر محرم تھے اور مسلمانوں کو قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو نکسریاں مارنے  
کا وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہو چکا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو چاشت کے  
وقت نکسریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں زوال کے بعد  
ماریں۔

حضرت عاصم بن سلمہ، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی  
اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی  
مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس سے مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جس وقت نکسریاں ماریں وہی ان کا وقت ہے۔

تو ہم نے غور کیا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو اس سے پہلے نکسریاں  
مارنے کی اجازت دی یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ جب آپ نے جمرہ اٹھم کے  
کمزور لوگوں کو مٹی کی طرف آگے جیباڑان کی طرف بٹھے اور حکم دیا کہ طواف  
آفتاب کے بعد ہی نکسریاں ماریں اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے کمزور  
لوگوں کو غیر کمزوروں سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی اور یہ کہ ان



سب کے لیے کنکریاں مارنے کا وقت ایک ہی ہے۔ اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔ — اندقیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص دوسرے دن کی کنکریاں یوم نحر کے بعد طلوع فجر سے پہلے رات کو مارتا ہے تو یہ اس کے لیے کفایت نہیں کرتی جب تک وہ دن کو نہ مارے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی کے دن کنکریوں کا بھی یہی حکم ہو کہ وہ اسی دن مارنا جائز ہو۔ اگرچہ اس سلسلے میں دن کا بعض حصہ دوسرے یعنی سے افضل ہے جیسا کہ دوسرے دن کے بعض حصے میں کنکریاں مارنا دوسرے یعنی سے افضل ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنْ يَتَقَدَّمُوا عَلَى غَيْرِ الضَّعْفَةِ وَأَنْ وَقْتُ رَمِيهِمْ جَمِيعًا وَقْتُ وَاحِدٍ وَهُوَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَهَذَا هُوَ وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ قَدْرَ إِنِّي هُمْ أَجْمَعُونَ أَنَّ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَنَّ ذَلِكَ لَا يُجْزِيهِ حَتَّى يَكُونَ رَمِيَهُ لَهَا فِي يَوْمِهَا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هِيَ فِي يَوْمِ النَّحْرِ لَا يَجُوزُ أَنْ تُرْمَى إِلَّا فِي يَوْمِهَا وَإِنْ كَانَ بَعْضُ يَوْمِهَا فِي ذَلِكَ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ كَمَا أَنَّ بَعْضَ الْيَوْمِ الثَّانِي الرَّمَى فِيهِ أَفْضَلُ مِنَ الرَّمَى فِي بَعْضِهِ وَهَذَا أَقُولُ إِنْ حَظِيفَةً وَإِنْ يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور میں نے حضرت عبداللہ بن سوید کا بیان میں ان کے قلم سے لکھا ہوا پایادہ حضرت اثرم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر اثرم نے اس کی اجازت ہر شخص کو دی جو ان کی بیانی سے نقل کرے اور حضرت عبداللہ بن سوید نے ہمیں بھی اس کی اجازت دی۔ وہ (حضرت اثرم) فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل حضرت زینب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حضرت ابوداؤد کے علاوہ کسی نے مسند بیان نہیں کیا اور یہ خطا ہے۔ حضرت امام احمد فرماتے ہیں حضرت دیکھ نے حضرت ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد سے مرسل روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت ام سلمہ) کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ نازر پڑھنے کا حکم فرمایا اسی قسم کے الفاظ فرمائے۔ یہ بھی عجیب بات ہے حضرت امام احمد (ابو عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا گویا کہ وہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں (حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں) پھر میں حضرت یحییٰ بن سید کے پاس آیا

وَقَدْ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ يَخْطُمُ عَنْ الْأَثَرِ مِمَّا ذَكَرْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ الْأَثَرِ أَحَاذَ لِمَنْ كَتَبَهُ مِنْ خَطِّهِ ذَلِكَ وَأَحَاذَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ الْأَثَرِ يَنْبَغِي أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَوَافِيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ وَلَمْ يُسَيِّدْ ذَلِكَ غَيْرَ إِنْ مَعَاوِيَةَ وَهُوَ خَطَأٌ قَالَ أَحْمَدُ وَقَالَ وَكَعْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَوَافِيَهُ صَلَوةَ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ أَوْ خَوْهَذَا قَالَ وَهَذَا أَيْضًا عَجَبٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ بِمَكَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ كَأَنَّهُ يُتَكْرَرُ ذَلِكَ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ



أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَوَافِيَ  
لَيْسَ شَأْنُهُ قَالَ وَبَيْنَ ذِي فَرْقٍ يَوْمَ الْخُر  
صَلَاةُ الْفَجْرِ بِالْأُطْحَمِ قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيَى سَأَلَ عَبْدُكَ  
الرَّحْمَنُ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْتَهُ فَقَالَ هَكَذَا  
عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ تَوَافِيَ ثُمَّ قَالَ  
لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ يَحْيَى مَا كَانَ أَضْبَطَهُ  
وَأَشَدَّهُ كَانَ مُحَدِّثًا وَآتَى عَلَيْهِ فَأَحْسَنَ الشَّاءَ  
عَلَيْهِ -

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُرُ جِمْرَةَ  
الْعَقَبَةِ يَوْمَ الْخُرَّمِ يَرْمِيهَا بَعْدَ ذَلِكَ

۱۵۶۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الرَّاعِي يَدْعِي بِالنَّهَارِ وَيَرْمِي بِاللَّيْلِ -

## قول اهل العلم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَى أَنَّ  
فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتُ  
وَاحِدٍ لِلرَّمْيِ فَقَالَ إِنْ تَرَكَ رَجُلٌ رَمِيَّ جِمْرَةِ الْعَقَبَةِ  
فِي يَوْمٍ الْخُرَّمِ مَا هَا بَعْدَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي  
بَعْدَ لَا فَلَ شَيْءٌ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَرْمِهَا حَتَّى أَصْبَحَ مِنْ  
عِدَّةٍ رَمَاهَا وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَأْخِيرِهِ إِيَّاهَا إِلَى خُرُوجِ  
وَقْتِهَا وَهُوَ طُلُوعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمَيْنِ وَخَالَفَهُ  
فِي ذَلِكَ أَبُو يُونُسَ وَنَحْنُ فَقَالَ إِذَا ذَكَرَهَا فِي  
شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّمْيِ رَمَاهَا وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ غَيْرُ  
ذَلِكَ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتَّى  
مَضَتْ أَيَّامُ الرَّمْيِ فَذَكَرَهَا لَمْ يَرْمِهَا كَانَ عَلَيْهِ

اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا حضرت ہشام اپنے والد سے روایت  
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو ساتھ رہنے کا حکم دیا  
اور یہ آپ کے بتایاں شان نہیں۔ اور فرمایا کہ قربانی کے دن فجر کی نماز میں توافی  
ایلیٰ میں مقام ذی فرق میں پڑھی جائے گی (حضرت عبداللہ بن مسعود) فرماتے  
ہیں حضرت یحییٰ بن سید نے مجھے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن مہدی سے  
پوچھو فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سفیان  
حضرت ہشام سے اور وہ اپنے والد سے توافی کی سب سے توافی کے  
الفاظ روایت کرتے ہیں اس کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل نے مجھ سے

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جانے

کی صورت میں اس کے بعد رمی کا حکم

حضرت طحاوی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار ماہوں کو بکریا  
چرانے اور رات کو گنگریاں مارے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ  
رحمہم اللہ اس طرٹ گئے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ  
گنگریاں مارنے کے لیے رات اور دن ایک ہی وقت میں وہ فرماتے  
ہیں اگر کسی شخص سے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جائے پھر اس کے  
بعد آنے والی رات میں گنگریاں مارے تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا  
اور اگر آئندہ صبح تک نہ مار سکے تو اب مارے اور تاخیر کا وجہ سے  
اس پر قربانی لازم ہوگی کیونکہ رمی کا وقت دوسرے دن کی صبح تک  
رہتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف اور امام  
محمد رحمہما اللہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رمی کے دنوں میں  
جب بھی یاد آئے گنگریاں مارے اور اس پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم  
نہ ہوگا اور اگر اسے یاد نہ آئے حتیٰ کہ رمی کے دن گزربا میں پھر اسے



فِي تَرْكِهَا دَمًّا -

۱۵۶۸ - وَاحْتَجَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذَلِكَ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَا ح عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَكَانُوا يَرْمُونَ غَدَاةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَدْعُونَ لَيْلَةَ وَيَوْمًا ثَمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدَاةِ -

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْمُونَ غَدَاةَ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَدْعُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةَ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَاةَ فَقَدْ كَانُوا يَرْمُونَ رَمَى الْيَوْمِ الثَّانِي

فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِمُوجِبٍ عَلَيْهِمْ دَمًا وَلَا بِمُوجِبٍ أَنْ حُكِمَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّمَى لِلْيَوْمِ الثَّانِي خِلَافَ حُكْمِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَنْ تَرَكَ رَمَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ يَرْمِي وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ شَمْرُ النَّظَرِ فِي ذَلِكَ يَشْهَدُ لِهَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ذَلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَفْعَلُ فِي الْحَجِّ الدَّهْرُ كُلَّهُ وَقَدْ لَهَا مِنْهَا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَوَافُ الصُّدُرِ وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تَفْعَلُ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةٌ مِنْهَا رَمَى الْجِمَارِ فَكَانَ الدَّهْرُ وَقْتُ لَهُ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَشَى فَعَلْ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ مَعَ فِعْلِهِ إِيَّاهُ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَهُ وَقْتُ خَاصٍّ مِنَ الدَّهْرِ إِذَا لَمْ يَفْعَلْ فِي وَقْتِهِ وَجَبَ عَلَى تَأْكُلِهِ الدَّمَ فَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ لِبَقَاءِ وَقْتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ غَيْرُ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَا يُفْعَلُ بَعْدَ وَقْتِهِ وَجَبَ مَكَانَهُ الدَّمُ وَكَانَتْ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ إِذَا

یاداً تھے تو اب گنکریاں نہ مارے گا طاس ترک کی وجہ سے دم (لازم) ہوگا۔  
حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کے خلاف یوں استدلال کیا ہے حضرت ماسم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرانے والوں کو یوم نحر کے بعد بھی رمی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہ یوم نحر سے اگلی صبح گنکریاں مارتے اور ایک رات دن چھوڑ دیتے پھر اگلے دن مارتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ یوم نحر کی صبح گنکریاں مارتے پھر ایک رات دن چھوڑ کر اگلی صبح گنکریاں مارتے تو اس طرح (وہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے اور اس سے ان پر دم لازم نہ ہوتا اور نہ ہی یہ بات لازم آتی کہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرنے کا حکم چوتھے دن کے حکم کے خلاف ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو گنکریاں نہ مارے اور اسے ایام تشریق میں یاد آجائے تو وہ گنکریاں مارے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ پھر قیاس بھی اس قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے بعض افعال ایسے ہیں کہ عمر بھران کا وقت ہے ان میں سے صفا مروہ کے درمیان سہی کرنا اور طواف صفا ہے اور ان میں سے بعض مخصوص اوقات میں کیے جاتے ہیں عمر بھران کا وقت نہیں جبریں کو گنکریاں مارنا بھی ان افعال میں سے ہے تو جبراً اعمال عمر بھریں (کسی وقت بھی) کیے جاسکتے ہوں تو وہ جب بھی ادا کیے جائیں اس کے فاعل پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا اور جن کے لیے ایک وقت مخصوص ہے جب انہیں وقت پر ادا نہ کیا جائے تو چھوڑنے والے پر قربانی لازم ہے پس ان میں سے جو اپنے باقی وقت میں کیے جاسکتے ہیں ان کے فاعل پر صرف ان کی ادائیگی لازم ہے اور جو امور وقت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ادا نہیں کیے جاسکتے ان کی جگہ قربانی لازم ہوگی۔ اور جمرہ عقبہ کو یوم نحر کے بعد آنے والی صبح گنکریاں مارنا یوم نحر کی رمی کی قضا ہے تو یہ ایسے وقت میں رمی ہے جو اس کے اوقات میں سے ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو اس رمی کا حکم نہ دیا جاتا جیسے اس شخص کو رمی کا حکم نہیں دیا جاتا جو



رُمِيتَ مِنْ غَدِ يَوْمِ الضَّرْقَضَاءِ عَنْ رَمِي يَوْمِ  
الضَّرْقَضَاءِ رُمِيتَ فِي يَوْمٍ هُوَ مِنْ وَقْتِهَا وَكَوَلَا  
ذَلِكَ لَمَّا أُمِرَ بِرُمِيهَا لَمَّا لَا يَوْمُ تَارِكُهَا إِلَى  
بَعْدِ ائْتِضَاءِ أَيَّامِ الشَّرِيقِ بِرُمِيهَا بَعْدَ ذَلِكَ  
قَلَمًا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ الضَّرْقَضَاءِ وَدَقَّتْ  
لَهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ أَنَّ مَا فَعَلَ  
فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُورٍ أُنْجِزَ فَلَا شَيْءَ عَلَى قَاعِلِهِ كَانَ  
كَذَلِكَ هَذَا الرَّامِي لَهَا لَمَّا رَمَاهَا فِي وَقْتِهَا  
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أُوجِبَتْ  
عَلَيْهِ الدَّمُ بِتَرْكِهَا يَوْمَ الضَّرْقَضَاءِ فِي اللَّيْلَةِ  
الَّتِي بَعْدَهُ لِلْإِسَاءَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي ذَلِكَ  
قِيلَ لَهُ فَقَدْ رَأَيْنَا تَارِكَ طَوَاتِ الصَّدْرِ حَتَّى  
يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَتَارِكَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالرُّوَّةِ  
حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ مُسْلِمًا وَأَنْتَ تَقُولُ  
إِنَّهُمَا إِذَا رَجَعَا فَعَلَا مَا كَانَا تَرَكَامِنْ ذَلِكَ  
إِنْ أَسَاءَ تَهُمَا لَا تُوجِبُ عَلَيْهِمَا دَمًا لِأَنَّهُمَا  
قَدْ فَعَلَا مَا فَعَلَا مِنْ ذَلِكَ فِي وَقْتِهِ فَكَذَلِكَ  
الرَّامِي الْيَوْمَ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ مِثْنَى جَمْرَةِ الْعَقِيقَةِ  
لَمَّا كَانَ وَجِبَ عَلَيْهِ فِي يَوْمِ الضَّرْقَضَاءِ مِثْلُهَا فِي  
وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ غَيْرُ رُمِيهَا فَهَذَا  
هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَ  
مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى -

## بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتَى يَقْطَعُهَا الْحَاجِرُ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ  
هُرُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ لَمَّا جِشُّونَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ایام شہدین ختم ہونے تک کنکریاں نہ مارے تو جب یوم نحر کے بعد والا  
دن اس (ری) کا وقت ہے اور ہم نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے  
کہ امور حج میں سے جو کام اپنے وقت پر کیے جائیں ان کے فاعل پر کچھ  
بھی لازم نہیں اسی طرح جب یہ شخص اپنے وقت پر کنکریاں مارتا ہے تو  
اس پر بھی کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے اس شخص پر قربانی اس لیے لازم قرار  
دی کہ اس نے قربانی کے دن اور بدو والی رات میں کنکریاں نہ مار کر  
گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں طوان صدر کو چھوڑنے  
والا جب گھر لوٹ آتا ہے اور مفاد مردہ کے درمیان سی کو چھوڑنے  
والا واپس گھر آتا ہے تو یہ دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ  
یہ دونوں جب واپس آجائیں اور جو عمل ترک کیا ہے اسے بجا لائیں تو ان  
کے اس گناہ سے ان پر قربانی لازم نہ ہوگی کیونکہ انہوں نے یہ عمل  
اپنے وقت میں کیا اسی طرح جو شخص قربانی کے دوسرے دن جمرہ عقبہ  
کو کنکریاں مارتا ہے تو اگرچہ یہ رمی قربانی واجب تھی لیکن دوسرے  
دن مارنے سے گویا اس نے اپنے وقت پر رمی کی تو اس پر سوائے کنکریاں  
مارنے کے کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور  
حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## حاجی تلبیہ کب ختم کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم  
فریق نجد الحجاز کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو  
ہم میں سے بعض "لا الہ الا اللہ" کہتے اور کچھ "اللہ اکبر"  
کہتے اور ہم تکبیر کہہ رہے تھے اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہمراہ تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے



أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَرَنَةَ فَمِنَّا الْمُهَلُّ وَمِنَّا الْمَكْبَرُ فَمَا نَحْنُ فَنَكُنَّا نَكْبِرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ الْعَجَبُ لَكُمْ كَيْفَ لَمْ تَسْأَلُوهُ مَا قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي ذَلِكَ -

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا۔

۱۵۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الصَّرِيرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رِدفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَنَةَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَكَانَ إِذَا وَجَدَ نَجْوَةً نَضَّ -

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں نویں ذوالحجہ کی شام میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ تکبیر و تہلیل پر اضافہ نہ فرماتے اور جب آپ کشادہ منہ ہوتے تو تیز چلتے۔

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكَا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ التَّقْفِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ إِلَى عَرَنَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُهَلُّ الْمُهَلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْبَرُ الْمَكْبَرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ - ۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَدْرَكْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِثْنَى إِلَى عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذِهِ الْغَدَاةِ فَقَالَ سَأُخْبِرُكَ كُنْتُ فِي رُكْبٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُهَلُّ الْمُهَلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْبَرُ الْمَكْبَرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَسْتُ أَتَيْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ -

حضرت محمد بن ابوبکر تقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ اس دن تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا عمل کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی "لا الہ الا اللہ" کہتا اور اس پر اعتراض نہ کیا جاتا اور کچھ اللہ اکبر کہتے اور اس پر حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم مثنیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے میں نے پوچھا آپ لوگ اس دن کیا عمل کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا منقریب میں تہیں بتاؤں گا۔ میں ان ساروں میں محتاجن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے بعض لوگ تہلیل کرتے اور اس بات کا انکار نہ کیا جاتا اور کچھ لوگ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر بھی اعتراض نہ ہوتا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا تھا۔

یہ روایت صحیح ہے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

۱۵۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الذَّبِيرِ



قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِهْلَالِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَنَا يَهْلُ مَا دُونَ عَرَفَةَ وَنَكْبُرُ يَوْمَ عَرَفَةَ.

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَاجَّ لَا يُلْبِي بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوا فِي قَطْعِهِ لِلتَّلْبِيَةِ مَتَى يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فَقَالَ قَوْمٌ حِينَ يَتَوَجَّهُ إِلَى عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِينَ يَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُلْبِي الْحَاجَّ حَتَّى يَرْمِيَ جُمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي اخْتَجَّ بِهَا عَلَيْنَا لِأَنَّ الْمَذْكَورَ فِيهَا أَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ يُكْبِّرُ وَبَعْضُهُمْ كَانَ يَهْلُ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذَلِكَ وَلَهُمْ أَنْ يُلْبُوا فَإِنَّ الْحَاجَّ فِيمَا قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ لَهُ أَنْ يَكْبُرَ وَلَهُ أَنْ يَهْلُ وَلَهُ أَنْ يُلْبِي فَلَمْ يَكُنْ تَكْبِيرُهُ وَتَهْلِيلُهُ يَمْنَعَانِهِ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَكَذَلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ تَهْلِيلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِيرِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ لَا يَمْنَعُ ذَلِكَ مِنَ التَّلْبِيَةِ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِيَتِهِ بَعْدَ عَرَفَةَ إِلَى أَنْ رَمَى جُمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۱۵۷۴ - فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَكَانَ يُلْبِي حَتَّى رَمَى جُمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ كَانَ ابْنِي يَفْعَلُ ذَلِكَ وَخَبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَخِي الْفَضْلُ ابْنُ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ حَتَّى

نویں ذوالحجہ کے دن تلبیہ کہنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نویں ذوالحجہ کے علاوہ تلبیہ کہتے اور اس دن تکبیر کہتے تھے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرت گئی ہے کہ حاجی نویں الحجہ کو تلبیہ نہ کہے اور ان میں تلبیہ ختم کرنے کے وقت میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے جب عرفات کی طرف متوجہ ہوا تو تلبیہ ختم کر دے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے عرفات میں دنوں کے وقت ختم کرے۔ انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حاجی جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ فرماتے ہیں جن روایات سے تم نے استدلال کیا ہے ان میں ہمارے خلاف کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں سہل کی تسہیل اور بعض کی تکبیر کا ذکر ہے اور یہ اس بات سے مانع نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کیا ہوا اور تلبیہ بھی کہا ہو کیونکہ حاجی نویں ذوالحجہ سے ایک دن قبل تکبیر تسہیل اور تلبیہ (تینوں) کہہ سکتا تھا اس کی تکبیر و تسہیل تلبیہ سے مانع نہ تھے تو اسی طرح جو کچھ تم نے نویں ذوالحجہ کے دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسہیل و تکبیر کا ذکر کیا ہے وہ تلبیہ سے مانع نہیں۔ جبکہ نویں ذوالحجہ کے بعد جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے تک تلبیہ کہنے کے بارے میں بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں۔

ان میں سے ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ دنوں کیا تو وہ جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بھی اسی طرح کرتے تھے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے (حضرت عکرمہ) فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو یہ بات بتائی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا انھوں نے سچ فرمایا ہے "مجھے میرے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے رہے،



انتهى اليها وكان رديفة -

۱۵۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ مِثْلَهُ -

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَجَّازُ بْنُ مُنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَبِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَجَّتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ النَّاسُ يُلَبُّونَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَسْمِعُوا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ

حتی کہ آپ جمرہ عقبہ تک پہنچے اور وہ آپ کے پیچھے سوار تھا۔  
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

حضرت عبد الکبیر بن مالک، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا پھر انھوں نے اس (مذکورہ بالا) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ثوبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے لوگوں کو نویں ذوالحجہ کی شام تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا تو فرمایا اسے لوگو! کیا تم بھول گئے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب وہ

چند



مزدلفہ کی طرف واپس لوٹے تو تلبیہ کہہ رہے تھے ایک دیہاتی اسی نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ یا تو بھول گئے یا بھٹک گئے پھر تلبیہ کہا حتیٰ کہ جبرہ عقبہ کو نککریاں ماریں۔

حضرت عبداللہ بن سخرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا نے وفات کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ کہا تو لوگوں نے کہا یہ کون دیہاتی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جبرہ عقبہ کو نککریاں ماریں البتہ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کیا۔

حضرت مجاہد مکی، حضرت ابن سخرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مزدلفہ کی صبح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے تلبیہ کہا حتیٰ کہ جبرہ عقبہ کو نککریاں ماریں۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس ذات کو یہاں ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ کہتے ہوئے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت سفیان نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَجَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا أَقْبَضَ إِلَى جَمْعٍ جَعَلَ يُلَبِّي فَقَالَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْتَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا ثُمَّ لَبَّيْ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيْدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْرَةَ قَالَ لَبَّيْ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهُ إِلَى عَرَكَاتٍ فَقَالَ أَنَا سٌ مِنْ هَذَا الْأَعْرَابِيِّ فَالْتَقَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَضَلَّ النَّاسُ أَمْ نَسُوا وَاللَّهِ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ إِلَّا أَنْ يَخْلُطَ ذَلِكَ بِتَهْلِيلٍ أَوْ تَكْبِيرٍ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثنا الدَّرَادِيُّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ سَخْرَةَ قَالَ غَدَرْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَدَاةً بَجْعٍ وَهُوَ يُلَبِّي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَضَلَّ النَّاسُ أَمْ نَسُوا أَشْهَدُ لَكُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يُلَبِّي فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ الْأَحْوَلِ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادٍ۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا يَحْيَى



بْنُ مُعِينٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي  
قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ  
بْنُ زَيْدٍ رَدَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ ارْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ  
عَبَّاسٍ مِنْ مُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنَى فَبَلَاهُ قَالَا لَمْ  
يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْقِي حَتَّى  
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

فَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُبْقِي حَتَّى رَمَى  
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَحَّ مَجِيئُهَا وَلَمْ يَخْلُفْهَا عِنْدَنَا  
مَا قَدْ مَنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ لِمَا قَدْ شَرَحْنَا  
وَبَيَّنَّا وَهَذَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ كَانَ رَدَفَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ  
عَرَفَةَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِعَرَفَةَ يُبْقِي جُنْدَيْنِ وَبَعْدَ ذَلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ  
أُسَامَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَلَمْ يَكُنْ يَزِيدُ عَلَى  
التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فَدَلَّتْ تَلْبِيَّتُهُ بَعْدَ عَرَفَةَ  
أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يُبْقِيَ أَيْضًا بِعَرَفَةَ وَإِنَّهُ إِنَّمَا  
كَانَ تَكْبِيرُهُ وَتَهْلِيلُهُ بِعَرَفَةَ كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلُهَا  
لَا أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ التَّلْبِيَةِ تَهْلِيلًا وَتَكْبِيرًا  
أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ مُجَاهِدٍ  
لَبَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَمَى  
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِلَّا أَنَّهُ رَبَّمَا كَانَ خَلَطَ ذَلِكَ  
بِتَكْبِيرٍ وَتَهْلِيلٍ فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَخْلُطُ التَّكْبِيرَ  
بِالتَّهْلِيلِ وَكَانَ التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ لَا يَدُلُّانِ  
عَلَى أَنَّ لَا تَلْبِيَةَ فِي رُفْتَيْهِمَا وَالتَّلْبِيَةُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ  
عنها عنات سے مزدلفہ تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پیچھے سوار تھے پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن  
عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا تو وہ دونوں فرماتے  
ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک  
مسلل تلبیہ کہتے رہے۔

قرآنِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات  
میں ہے کہ آپ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے یہ صحیح طور  
پر مروی ہیں اور جو روایات باب کے شروع میں آئی ہیں اور ہم نے  
ان کی تشریح و توضیح کی ہے وہ ان کے غلط نہیں ہیں۔ عرفات سے  
واپسی پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پیچھے سوار تھے انہوں نے آپ کو عرفات میں اور اس کے بعد بھی تلبیہ  
کہتے ہوئے دیکھا اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے  
ہیں میں عرفات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور آپ  
تہلیل و تکبیر پر امانہ نہیں فرماتے تھے تو عرفہ کے بعد آپ کا تلبیہ کہنا  
اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عرفات میں بھی تلبیہ کہہ سکتے تھے آپ کا عرفات  
میں تکبیر و تہلیل کہنا اسی طرح تھا جیسے آپ اس سے پہلے کہتے تھے یہ  
بات نہیں کہ آپ نے تلبیہ کی جگہ تکبیر و تہلیل کہی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت مجاہد کی روایت میں حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ  
کو کنگریاں مارنے تک تلبیہ کہا البتہ بعض اوقات آپ اس میں تکبیر و تہلیل  
کو بھی شامل کرتے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں تکبیر و تہلیل بھی فرماتے تھے اور آپ کا اس  
وقت تکبیر و تہلیل کہنا تلبیہ کا وقت نہ ہونے پر دلیل نہیں اور اس وقت  
تلبیہ کا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تلبیہ کا وقت ہے پس



تَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْوَقْتُ كَانَ وَقْتُ تَلْيِئِهِ فَبَلَّتْ  
بِتَصْحِيحِ هَذِهِ الْأَثَارِ أَنَّ وَقْتُ التَّلْيِئَةِ إِلَى أَنَّ  
يُرْمَى جَسْرَةُ الْعَقْبَةِ يَوْمَ الْغُرَفَانِ قَالَ تَائِلٌ  
فَقَدْ رَوَى عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا صَحَّحْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَثَارَ.

۱۵۸۶۔ وَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ شَأْنُ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ تَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ  
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
كَانَ يَهْلُ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى يَرُوحَ.

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا وَهَبُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْيِئَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ.

فَمِنْ الْحِجَّةِ عَلَيْهِمْ لَا هِلَ الْمَقَالَةِ الْآخِرَى  
أَنَّ الْقَاسِمَ لَمْ يُخْبِرْ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ  
عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ التَّلْيِئَةَ تَنْقُطُ  
قَبْلَ الْوُتُوفِ بِعَرَفَةَ وَإِنَّمَا أَخْبَرَ عَنْ فِعْلِهَا  
فَقَالَ كَأَنَّهُ تَتْرُكُ التَّلْيِئَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى  
الْمَوْقِفِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ كَأَنَّهُ تَفْعَلُ  
ذَلِكَ لَا عَلَى أَنَّ وَقْتُ التَّلْيِئَةِ قَدْ انْقَطَعَ وَلَكِنْ  
لَا نَهَا تَأْخُذُ فِيمَا سَوَاهَا مِنَ الذِّكْرِ مِنَ التَّكْبِيرِ  
وَالْتَهْلِيلِ كَمَا لَهَا أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ  
أَيْضًا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ دَلِيلًا عَلَى انْقِطَاعِ التَّلْيِئَةِ  
وَسُخْرُوجِ وَقْتِهَا وَكَذَلِكَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا وَهُوَ مِثْلُ هَذَا  
۱۵۸۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ شَأْنُ

يَزِيدُ بْنُ هُرْدُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ حَجَّتُ مَعَ الْأَسْوَدِ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَخَطَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَرَفَةَ  
فَلَمَّا لَمْ يَسْمَعْهُ يَكْبِي صَوْعًا إِلَيْهِ الْأَسْوَدُ فَقَالَ

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ تلبیہ کا وقت قربانی کے دن مبرموقف  
کو گھنٹیاں مارنے تک ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے  
ان روایات کی اس تصحیح کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت مصعب بن ثابت نے اپنے چچا حضرت عامر بن عبد اللہ  
بن زبیر سے اور انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا  
کہ حضرت عمر بن خطاب نویں ذوالحجہ کو موقف کی طرف جانے سے  
پہلے تلبیہ کہتے۔

حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین جب  
موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ چھوڑ دیتیں۔

ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت قاسم رضی  
اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا یہ نہیں  
بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عرفات میں وقت سے پہلے  
تلبیہ ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے صرف ان کے نقل کا ذکر کیا چنانچہ انہوں  
نے بتایا کہ ام المؤمنین موقف کی طرف جلتے ہوئے تلبیہ چھوڑ دیتی تھیں  
تو ہو سکتا ہے آپ یہ عمل اس لیے نہ کرتی ہوں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہو  
گیا بلکہ آپ اس کے علاوہ دوسرا ذکر مثلاً تہلیل و تکبیر اختیار کرتیں  
جیسا کہ آپ یوم عرفہ سے پہلے اس طرح کر سکتی تھیں تو یہ تلبیہ کے چھوڑ  
اور اس کا وقت ختم ہونے کی دلیل نہیں اسی طرح جو کہ حضرت عبد اللہ  
بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے  
میں روایت کیا ہے وہ بھی اس کی مثل ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب نویں  
ذوالحجہ کا دن ہوا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں  
خطبہ دیا اور جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے تلبیہ نہ سنا تو ان  
کی طرف اٹھے اور پوچھا کہ آپ کو تلبیہ کہنے سے کس چیز نے روکا ہے انہوں



مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُلْبِّيَ فَقَالَ أَوَّلِيَّ الرَّجُلُ إِنْ كَانَ فِي مِثْلِ  
مَقَامِي هَذَا قَالَ الْأَسْوَدُ نَعَمْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ يُلْبِّيُ فِي مِثْلِ مَقَامِكَ هَذَا أَتُكَلِّمُ يَزِيدَ بْنَ  
حَتَّى صَدَّرَ بَعِيرَهُ عَنِ الْوَقْفِ قَالَ فَلَبَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ  
١٥٨٩. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْنَا  
سَعِيدَ بْنَ عَامِرٍ عَنْ صَخْرِيِّ جَوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ  
يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَسْبِيحُ وَ  
تَكْبِيرُ وَتَهْلِيلُ فَسَبِّحُوا وَكَبِّرُوا وَجَاءَ إِلَى يَعْزِي  
الْأَسْوَدُ يُخْرِشُ النَّاسَ حَتَّى صَعِدَ إِلَيْهِ وَهُوَ  
عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى عَمْرَانَةَ لَبَّى عَلَى هَذَا  
الْيَوْمِ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَسْوَدَ لَمَّا أَخْبَرَ ابْنَ  
الزُّبَيْرِ بِتَلْبِيَةِ عُمَرَ فِي مِثْلِ يَوْمِهِ ذَلِكَ قَبْلَ ذَلِكَ  
مِنْهُ وَأَخَذَ بِهِ فَلَبَّى وَلَمْ يَقُلْ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
قَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ لَا يُلْبِي فِي هَذَا الْيَوْمِ عَلَى مَا  
قَدْ رَوَاهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ  
وَلَكِنْ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا حَضَرَ مِنْ عُمَرَ تَرْكُ التَّلْبِيَةِ  
يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُخْبِرْهُ عَمْرَانُ ذَلِكَ التَّرْكَ إِنَّمَا  
كَانَ مِنْهُ لِحُدُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ لِحُدُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَلَمَّا أَخْبَرَ  
الْأَسْوَدَ عَنْ عَمْرِيَانَةَ لَبَّى يَوْمَئِذٍ عَلِمَ ابْنُ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ ذَلِكَ الْوَقْتُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ عُمَرُ  
لَبَّى فِيهِ وَقْتُ التَّلْبِيَةِ وَأَنَّ ذَلِكَ التَّرْكَ الَّذِي  
كَانَ مِنْ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَ لِغَيْرِ خُرُوجِ وَقْتِ  
التَّلْبِيَةِ فَتَوَهَّمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ هُوَ أَنَّهُ لِحُدُوجِ وَقْتِ  
التَّلْبِيَةِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ فَلَبَّى وَرَأَى أَنَّ مَا أَخْبَرَهُ  
بِهِ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَوَّلَى مِمَّا رَوَاهُ  
هُوَ مِنْهُ فِي تَرْكِ التَّلْبِيَةِ.

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کیا۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کیا۔

نے فرمایا کیا اس قسم کے مقام پر بھی آدمی تلبیہ کہتا ہے حضرت اسود رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا ہاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے  
مقام پر تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے پھر وہ مسلسل تلبیہ کہتے یہاں تک کہ  
انہوں نے اپنا اونٹ موقف (عرفات) سے واپس لوٹایا۔ فرماتے ہیں پھر  
حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو عرفات کے دن خطبہ دیتے ہوئے سنا۔  
انہوں نے فرمایا یہ تسبیح تکبیر اور تہلیل کا دن ہے پس تسبیح و تکبیر  
کہو دانتے میں (میر والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ دو گوں کو ڈراتے  
ہوئے آئے تھے کہ ان کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر بیٹھے انہوں نے  
فرمایا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے  
اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا اس پر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے  
”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ . . . . . پڑھا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے  
حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ اس سے پہلے اس جیسے دن حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے تھے اور انہوں نے اس عمل کو اختیار کیا تو  
حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا اور یہ نہیں فرمایا کہ میں نے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اس دن تلبیہ نہیں کہتے تھے جیسا کہ حضرت  
عامر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے پاس اس دن حاضر ہوئے جس دن آپ نے تلبیہ چھوڑا  
لیکن انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ انہوں نے اسے اس کا وقت ختم ہونے  
کی وجہ سے چھوڑا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک یزید کا  
انقطاع وقت کی وجہ سے تھا پس جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے  
ان کو بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن تلبیہ کہا ہے تو  
حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہو گیا کہ جس وقت حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے تلبیہ نہیں کہا تھا وہ اس کا وقت تھا حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ کا اسے چھوڑا اس وجہ سے نہیں تھا کہ تلبیہ کا وقت نہیں رہا۔  
تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
نے اسے وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا حالانکہ بات اس طرح نہ آ



۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرْدُونَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَّةَ قَالَ صَعِدَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدٍ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَارَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ الْأَسْوَدُ لَقِيَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَنَظَنَ النَّاسُ أَنَّ الْأَسْوَدَ أَمَرَ بِذَلِكَ -

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُبَلِّغُ عِدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ -

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِعَرَفَةَ فَلَبِثْتُ عَبْدَ اللَّهِ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَذِهِ الْيَتَى يُبَلِّغُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي تَلْبِيَّتِهِ شَيْئًا مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ لَّبَيْكَ عِدَّةَ التَّرَابِ فَقِي هَذِهِ الْأَثَارُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُبَلِّغُ بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا اخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ بِهِ عَنْ عُمَرَ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَنْبَاءِ فَذَلِكَ إِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ فَتَبَتَ بِفِعْلٍ مَنْ ذَكَرْنَا لِمَا فَتَيَتْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ ذَلِكَ أَنَّ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ حَتَّى تَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ وَرَجْمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت وہب بنی الشہدہ سے مروی ہے فرماتے ہیں لو میں لڑا ہوں کہ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہ طواف بشعے اور وہ منبر پر تھے انہوں نے ان سے کچھ سرگوشی کی اور اتار گئے جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ اترے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا (اس سے) لوگ بکے کہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے مزدلفہ کی صبح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہے ہم اس جگہ تلبیہ کہہ رہے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی جو کسی سے نہیں سنی تھی انہوں نے فرمایا لَبَيْكَ عِدَّةَ التَّرَابِ

(میں لگ بھگ برابر حاضر ہوں)۔ ——— تو ان روایات میں ہے

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں منبر پر تلبیہ کہتے تھے اللہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی بد میں یہ عمل اختیار کیا جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا تو اس پر اطراف کے کسی بھی شخص نے اعتراض نہیں کیا پس یہ اجماع اور محبت ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا چونکہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی لہذا ان کے عمل سے ثواب ہوا کہ حج میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ نہ چھوڑا جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اسلام محمد و جہم اللہ کا یہی قول ہے۔



# بَابُ اللَّبَاسِ وَالطَّيِّبِ مَتَى يَحِلُّ لِّلْمَحْرَمِ

## محرم کے لیے لباس اور خوشبو کب جائز ہو جاتے ہیں

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْيَمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا  
أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَدِّ امَّةٍ بِنْتِ وَهْبٍ  
أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُكَّاشَةَ بْنَ وَهْبٍ  
صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخِلًا لَهُ  
أَخْرَجَاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ  
فَأَلْقِيَا قَمِيصَهُمَا فَقَالَتْ مَا لَكُمْ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَحِزَ أَفَاضَ  
مِنْهَا فَلْيَبْطِئْ تِيَابَهُ وَكَانُوا تَطَيَّبُوا وَلِيسُوا الثِّيَابَ.  
۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلَ  
عَلِيٌّ عُكَّاشَةَ بْنَ مُحْصِنٍ وَآخِرُ فِي مَسَاءِ يَوْمِ  
الْأَضْحَى فَذَرَعَا ثِيَابَهُمَا وَتَرَكَمَا الطَّيِّبَ فَقُلْتُ مَا  
لَكُمْ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَنَا مَنْ نَزَفَ إِلَى الْبَيْتِ مِنْ عَشِيَّةِ هَذَا فَلْيَدِرِ الثِّيَابَ وَالطَّيِّبَ.

### بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هَذَا قَوْمٌ  
فَقَالُوا لَا يَحِلُّ اللَّبَاسُ وَالطَّيِّبُ لِأَحَدٍ حَتَّى يَحِلَّ  
لَهُ النَّسَاءُ وَذَلِكَ حِينَ يَطُوفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ  
وَاحْتَجَّوْا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا رَمَى وَحَلَّتْ حَلُّهُ  
لِلْبَاسِ وَاخْتَلَفُوا فِي الطَّيِّبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
حُكْمُهُ حُكْمُ اللَّبَاسِ يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ اللَّبَاسُ وَقَالَ  
آخَرُونَ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ فَلَا يَحِلُّ

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جدہ بنت وہب  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت  
عکاشہ اور ان کے دوسرے بھائی قربانی کے دن غروبِ آفتاب  
کے بعد گئے تو انھوں نے اپنی قمیصیں اتار دیں۔ حضرت جدہ  
نے فرمایا تمہیں کیا ہوا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص اس (منی) سے  
واپس نہیں لوٹتا وہ اپنے کپڑے اتار دے جبکہ اس وقت  
انھوں نے خوشبو لگائی ہوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت  
عکاشہ بن محسن اور ایک دوسرا شخص قربانی کے دن منی میں  
شام کے وقت میرے پاس گئے تو انھوں نے اپنے کپڑے بھی اتار  
دیئے اور خوشبو بھی چھوڑ دی۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا انھوں  
نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس شام  
بیت اللہ شریف کی طرف نہ جائے وہ کپڑے اور خوشبو ترک  
کر دے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی طرف گمراہ ہے کہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے کپڑے اور خوشبو اس  
وقت تک حلال نہیں ہوتے جب تک اس کے لیے بیوی (کے پاس جانا)  
حلال نہ ہو جائے اور یہ اس وقت (حلال) ہوتا ہے جب وہ طواف زیارہ  
کر لے انھوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔  
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ رمی  
کرے اور سر منڈوالے تو اس کے لیے لباس پہننا جائز ہو جاتا ہے  
البتہ انھوں نے خوشبو لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں



حَتَّى يَجِلَّ الْجِمَاعُ -

سے بعض کہتے ہیں اس کا حکم لباس کے حکم میں ہے لہذا لباس کی طرح اس کا پہننا بھی جائز ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم جامع کے حکم کے

مطلوع ہے پس جب تک جامع نماز نہ ہو گا اس کا کٹنا بھی جائز نہیں ہے

۱۵۹۵- وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَالْيَبَابُ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النَّسَاءَ -

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مَسَدٌ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَالَ أُسَامَةُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَنَدَلُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا يَشْرِبُ بْنُ

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کھڑے ہو مارو اور سر منڈو اور تو نہا رہے لینے خوشبو لگانا اور سلا ہو لباس پہننا اور ہر عمل (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھا) ماسوائے عورتوں کے پاس جانے کے حلال ہو جاتا ہے۔

حضرت زہریؒ حضرت عمروؒ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگانی جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے حضرت عمروؒ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اقلح بن حمیدؒ حضرت قاسم سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت سفیانؒ حضرت عبد الرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما



سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت زبیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پس انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سدا کہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتی ہیں۔

تقریب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی اور حلق کے بعد لیکن طوان زیارت سے پہلے عرشہ نگاہی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تقریب حدیث حضرت ابن لہیعہ کی روایت سے جسے ہم نے باب کے شروع میں بیان کیا شکوات ہے لیکن یہ یہ روایت اولیٰ ہے کیونکہ تواتر اور صحت کے اعتبار سے دوسری حدیث اس کی مثل نہیں۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔ لیکن انھوں نے اس میں ایک اور معنی کا اضافہ کیا۔

حضرت حسن عسکری، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم جبرہ کو کنکریاں مارو تو تمہارے لیے عورتوں (سے ہمبستری) کے علاوہ (وہ) سب کچھ جائز ہوتا ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے سر النور پر کستوری لگاتے تھے، کیا وہ خوشبو

عمر قال ثنا شعبه ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعیم قال ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن القاسم فذكر بإسناده مثله۔

۱۶۰۱۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا شعاعة بن الوليد قال ثنا عبید اللہ بن عمر قال حدثني القاسم عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۶۰۲۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا زهير قال ثنا عبید اللہ بن عمر فذكر بإسناده مثله۔

۱۶۰۳۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن سالم بن عبد الله عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

فهد ع عائشة تخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطيب بعد الترمي والحلق قبل طواف الزيارة بما قد ذكرنا لا فقد عارض ذلك حديث ابن لهيعة الذي بدأنا بذكره في هذا الباب فهد ع أولى لأن معها من التواتر وصحة المجئ ما ليس مع غيرها مثله ثم قد روى أيضا عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك غير أنه مراد عليه معنى آخر۔

۱۶۰۴۔ حدثنا أبو بكر قال ثنا مؤمل ح وحدثنا ابن مزيق قال ثنا أبو عاصم عن سفیان عن سلمة بن كهيل عن الحسن العسکری عن ابن عباس قال إذا رميت الجمره فقد حل لكم كل شيء إلا النساء فقال له رجل والطيب فقال أما أنا فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم



ہے؟

اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے ہم نے ذکر کیا کہ جبرہ (جبرہ عقیہ) کو کنگریاں مارنے کے بعد عورتوں (سے) طلاق کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ وہ اس میں سر منڈانے کا ذکر نہیں کرتے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر اند پر کستوری لگائی لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کس وقت کیا ممکن ہے آپ نے سر منڈانے سے پہلے یہ کام کیا ہو اور ہر سکتا ہے کہ اس کے بعد ایسا کیا ہو اگر زیادہ بہتر بات یہی ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو جسے ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا اس کے خلاف پر محمول نہ کریں تو انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس فعل کو دیکھا وہ جبرہ کو کنگریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے فرمایا کہ ری کے بعد طلاق حلال ہو جاتا ہے اور طلاق کے بعد لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہو جاتا ہے یہ جگہ غور و فکر کا محل ہے۔ وہ یوں کہ احرام سر منڈانے (سلاہما) لباس پہننے اور خوشبو لگانے سے منع کرتا ہے تو یہ بھی احتمال ہے کہ جب سر منڈانا جائز ہو جائے تو باقی امور بھی جائز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ طلاق تک یہ تمام امور جائز نہیں ہوتے۔ ہم نے اس پر غور و فکر کیا تو دیکھا کہ عمرہ کر کے دلے پر احرام کی وجہ سے وہی باتیں حرام ہوتی ہیں جو حج کے احرام کے سبب سے حرام ہوتی ہیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و رمہ کے درمیان سہی کر لیتا ہے تو اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن عورتوں کے پاس جانا خوشبو لگانا اور لباس پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک سر نہ منڈالے۔ پس حرمت عمرہ ابھی قائم ہوئی ہے کہ اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن طلاق کے جائز ہونے سے وہ اس شخص کے حکم میں نہیں ہوتا جس کے لیے اس کے علاوہ مثلاً لباس اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے تو حج میں بھی اسی طرح ہے کہ جب طلاق جائز

وَسَلَّمَ يَضْمَعُ رَأْسَهُ بِإِلْسَانِهِ أَطْيَبَ هُوَ  
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ إِبَاحَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ إِذَا  
رُمِيَتْ الْجُمُرَةُ وَلَا يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ الْخَلْقَ وَفِيهِ  
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْمَعُ  
رَأْسَهُ بِإِلْسَانِهِ وَلَمْ يُحِبَّ بِالْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَدْ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَهُ  
إِلَّا أَنْ أَوَّلَى الْأَشْيَاءِ بِنَاءً أَنْ تُحْمَلَ ذَلِكَ عَلَى مَا  
يُؤَافِقُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَائِشَةَ لَا عَلَى مَا  
يُخَالِفُ ذَلِكَ فَيَكُونُ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِنْ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ رُمِيهِ الْجُمُرَةَ  
وَحَلْقِهِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ بَعْدُ بَرَأَيْهِ إِذَا رُمِيَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ بِرُمِيهِ  
أَنْ يُحْلَلَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَيَطِيبَ وَهَذَا  
مَوْضِعٌ يَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذَلِكَ أَنَّ الْأَحْرَامَ يَمْنَعُ  
مَنْ حَلَّقَ الرَّأْسَ وَاللِّبَاسَ وَالطِّيبَ فَيَحْتَمِلُ  
أَنْ يَكُونَ حَلْقُ الرَّأْسِ إِذَا حَلَّ حَلَّتْ هَذِهِ  
الْأَشْيَاءُ وَاحْتَمَلُ أَنْ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَكُونَ الْخَلْقُ  
فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُعْتَمِرَ عِزَّمُ عَلَيْهِ  
بِأَحْرَامِهِ فِي عُمَرَتِهِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِأَحْرَامِهِ فِي  
حُجَّتِهِ شَعْرًا أَوْ أَيْنًا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يُحْلَلَ وَلَا  
يَحِلَّ لَهُ النَّسَاءُ وَلَا الطِّيبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتَّى  
يُحْلَلَ فَلَمَّا كَانَتْ حُرْمَةُ الْعُمَرَةِ قَائِمَةً حَلَّ لَهُ  
أَنْ يُحْلَلَ حَتَّى يُحْلَلَ وَلَا يَكُونَ إِذَا حَلَّ لَهُ أَنْ  
يُحْلَلَ فِي حُكْمٍ مَنْ قَدْ حَلَّ لَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ  
مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ كَانَ كَذَلِكَ فِي الْحُجَّةِ



لَا يَجِبُ لِمَا حَلَّ لَهُ الْخَلْقُ فِيهَا أَنْ يَحِلَّ لَهُ شَيْءٌ مِمَّا  
 سِوَاهُ وَمِمَّا كَانَ حَرْمٌ عَلَيْهِ بِهَا حَتَّى يُحَلَّقَ قِيَاسًا  
 وَنَظَرًا عَلَى مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ فِي الْعُمَرَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا  
 إِلَى النَّظَرِ بَيْنَ هَذَيْنِ الْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا وَبَيْنَ  
 أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ  
 عُمَا شَةَ فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ يَحِلُّ لَهُ  
 النِّسَاءُ وَالطَّيِّبُ وَاللِّبَاسُ وَالصَّيْدُ وَالْخَلْقُ وَ  
 سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُحْرِمُ عَلَيْهِ بِالْأَحْرَامِ فَإِذَا  
 أَحْرَمَ حَرْمٌ عَلَيْهِ ذَلِكَ كُلُّهُ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ وَهُوَ  
 الْأَحْرَامُ فَاحْتَمَلْنَا أَنْ يَكُونَ كَمَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ  
 بِسَبَبٍ وَاحِدٍ أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا أَيْضًا بِسَبَبٍ وَاحِدٍ  
 وَاحْتَمَلْنَا أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا بِأَشْيَاءٍ مُخْتَلِفَةٍ إِحْلَالًا بَعْدَ  
 إِحْلَالٍ فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا هُمْ قَدْ أَجْمَعُوا  
 أَنَّهُ إِذَا رُمِيَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْخَلْقُ هَذَا إِمَّا لِاخْتِلَافِ  
 فِيهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَجْمَعُوا أَنَّ الْجَمَاعَ حَرَامٌ  
 عَلَيْهِ عَلَى حَالِهِ الْأُولَى فَثَبِتْنَا أَنَّهُ حَلٌّ مَتَّقِدٌ  
 كَانَ حَرْمٌ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ بِأَسْبَابٍ مُخْتَلِفَةٍ  
 فَبَطَلَ بِهَذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ  
 الْخَلْقَ يَحِلُّ لَهُ إِذَا رُمِيَ وَأَنَّهُ مُبَاحٌ لَهُ بَعْدَ الْخَلْقِ  
 رَأَيْنَا أَنَّهُ يَحِلُّ مَا شَاءَ مِنْ شَعْرٍ بَدَنِهِ وَيَقْصُ  
 أَظْفَارَهُ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ حُكِمَ لِلْبَّاسِ حُكْمُ  
 ذَلِكَ أَوْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجَمَاعِ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ  
 الْجَمَاعُ فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْمَحْرُمَ بِالْجَمْعِ إِذَا  
 جَاءَ مَعَ قَبْلِ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ فَسَدَ حُجَّتُهُ وَرَأَيْنَاهُ  
 إِذَا حَلَّقَ شَعْرَهُ أَوْ قَصَّ أَظْفَارَهُ وَجَبَتْ عَلَيْهِ  
 فِي ذَلِكَ فِدْيَةٌ وَلَمْ يُفْسِدْ بِذَلِكَ حُجَّتَهُ وَرَأَيْنَاهُ  
 لَوْ لَيْسَ ثِيَابًا قَبْلَ وَقُوفِهِ بِعَرَفَةَ لَمْ يُفْسِدْ  
 عَلَيْهِ بِذَلِكَ إِحْرَامُهُ وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ  
 فِدْيَةٌ فَكَانَ حُكْمُ اللَّبَاسِ قَبْلَ عَرَفَةَ مِثْلَ حُكْمِ

ہوتا ہے تو اس سے ان دیگر امور کا جواز لازم نہیں آتا جو اس پر اس  
 احرام کی وجہ سے حرام ہوئے تھے حتیٰ کہ وہ سر منڈا لے۔ یہ اس بات پر  
 قیاس ہے جو عمرہ میں تمام کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ — پھر ہم  
 نے ان دو فریقوں اور پہلے کردہ جنہوں نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ  
 کی روایت کو اپنایا، کے درمیان اختلاف کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم  
 دیکھتے ہیں کہ احرام سے پہلے آدمی کے لیے عورتوں کے پاس جانا خوشبو  
 لگانا (سلاہل) لباس پہننا، شکار کرنا، سر منڈانا اور وہ تمام امور جو  
 احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، حلال ہوتے ہیں، پھر جب وہ  
 احرام باندھتا ہے تو صرف ایک سبب یعنی احرام کی وجہ سے یہ تمام  
 کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں تو میں طرح یہ ایک ہی سبب سے حرام  
 ہوتے ہیں اس بات کا احتمال ہے کہ ایک ہی سبب سے حلال بھی  
 ہو جائیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ مختلف چیزوں سے حلال ہوں ایک  
 علت کے بعد دوسری علت آئے تو ہم نے اس پر غور و فکر کیا اور  
 دیکھا کہ اس بات پر تمام دائرہ کا اتفاق ہے کہ رمی کے بعد مطلق جائز ہو  
 جاتا ہے اس مسئلے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس  
 بات پر بھی اجماع ہے کہ (اس وقت) جماع پہلے کی طرح اس پر حرام  
 رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر جو امور ایک سبب سے حرام ہوتے  
 ہیں وہ مختلف اسباب سے جائز ہو جاتے ہیں تو اس سے وہ علت  
 باطل ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ پس جب ثابت ہوا کہ رمی کے  
 بعد مطلق جائز ہو جاتا ہے اور سر منڈانے کے بعد اس کے لیے جائز ہے کہ وہ  
 جسم کے جس حصے سے چاہے بال منڈوا لے یا اپنے ناخن کاٹے تو ہم  
 نے پایا کہ دیکھیں کیا لباس کا بھی یہی حکم ہے یا اس کا حکم، جماع کے  
 حکم جیسا ہے تو وہ اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک جماع جائز  
 نہ ہو جاتے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے حج کا احرام باندھنے  
 والے کو دیکھا کہ اگر وہ عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کر لے تو اس  
 کا حج ناسد ہو جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے بال یا ناخن  
 کاٹے تو اس پر اس وجہ سے فدیہ لازم ہوتا ہے اور اس سے  
 حج ناسد نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ وقوف عرفات سے پہلے  
 کپڑے پہن لے تو اس سے اس کا احرام ناسد نہیں ہوتا اور اس پر



قَصَّ الشَّعْرَ وَالْأَظْفَارَ لَا مِثْلَ حُكْمِ الْجَمَاعِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ حُكْمُهُ أَيْضًا بَعْدَ الرَّمِيِّ وَالْحَلْقِ تَحْكُمُهُمَا لَا تَحْكُمُ الْجَمَاعُ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَا الْقُبْلَةَ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ أَنْ يَخْلُقَ وَهِيَ قَبْلَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ فِي حُكْمِ اللَّبَاسِ لَا فِي حُكْمِ الْجَمَاعِ فَلِمَ لَا كَانَ اللَّبَاسُ بَعْدَ الْخَلْقِ أَيْضًا كَهِيَ قِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّبَاسَ بِالْخَلْقِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْقُبْلَةِ لِأَنَّ الْقُبْلَةَ هِيَ بَعْضُ أَسْبَابِ الْجَمَاعِ وَحُكْمُهَا حُكْمُهُ تَحِلُّ حَيْثُ يَحِلُّ وَتَحْرُمُ حَيْثُ يَحْرُمُ فِي النَّظَرِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالْخَلْقُ وَاللَّبَاسُ لَيْسَا مِنْ أَسْبَابِ الْجَمَاعِ إِنَّمَا هُمَا مِنْ أَسْبَابِ إِصْلَاحِ الْبَدَنِ فَحُكْمُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحُكْمِ صَاحِبِهِ أَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهِ بِالْقُبْلَةِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَأْسُ بِاللَّبَاسِ بَعْدَ الرَّمِيِّ وَالْخَلْقِ وَقَدْ قَالَ ذَلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ -

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا خَلَقْتُمْ وَرَمَيْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطَّيِّبَ -

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ -

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَوْسَى عَنْ نَافِعٍ

فہم لازم ہوتا ہے تو عرفات میں وقوف سے پہلے لباس کا حکم بال اللہ ناخن کاٹنے کے حکم جیسا ہے حلق کے حکم کی طرح نہیں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بھی اس کا حکم ان دونوں کے حکموں جیسا ہوگا کہ حکم جیسا نہ ہو۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے — اگر کوئی شخص کہے کہ رمی دیکھتے ہیں محرم پر بوسہ لینا حلق کے بعد بھی حرام ہے اور وقوف عرفات سے پہلے یہ لباس کے حکم میں ہے جماع کے حکم میں نہیں تو حلق کے بعد لباس اس (بوسہ لینے) کے حکم میں کیوں نہیں ہوتا تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ لباس بوسہ لینے کی نسبت سر منڈانے سے زیادہ مشابہ ہے کیونکہ بوسہ، جماع کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کا حکم جماع کے حکم جیسا ہوگا جب وہ حلال ہوگا تو یہ بھی حلال ہوگا اور جب وہ حرام ہوگا تو یہ بھی حرام ہوگا۔ اشیاء کے غور و فکر میں یہی تقاضا ہے حلق اور لباس، اسباب جماع میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ اصلاح بدن کے اسباب سے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کا حکم، بوسہ لینے کے حکم کی نسبت اس جیسے عمل (حلق وغیرہ) کے حکم سے ملنا زیادہ مناسب ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رمی اور حلق کے بعد لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں میرا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سر منڈاؤ اور رمی کر چکو تو ہمارے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ (وہ) سب کچھ حلال ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام تھا)۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میدان عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنے ناخن، مونچھیں اور وارھی کاٹتے



عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَشَارِبِهِ  
وَلِحْيَتِهِ يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَزُورَ -

فَهَذَا أَعْمَرُ قَدْ أَبَاحَ لَهُمْ إِذَا رَمَوْا حَلَقُوا  
كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الشَّعْرَ وَالطَّيْبَ وَقَدْ خَالَفَتْهُ  
عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الطَّيْبِ  
خَاصَّةً فَأَمَّا عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَيْنَا  
ذَلِكَ عَنْهُمَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ -

۱۶۰۹ - وَأَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ  
وَقَهْدٌ قَالََا شَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ  
يَقُولُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا  
حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا الشَّعْرَ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ -

وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلَى  
هَذَا أَيْضًا -

۱۶۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ شَنَا أَبُو حَدَّادٍ  
قَالَ شَنَا سُفْيَانُ قَالَ شَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ قَدْ كَرِهْتُ الَّذِي  
رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا قَالَ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ قَبْلَ أَنْ يُفِضَ  
فَسَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْ  
يُؤْخَذَ بِهَا مِنْ سُنَّةِ عُمَرَ -

وَالنَّظَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي هَذَا آيِدُلُّ عَلَى ذَلِكَ  
أَيْضًا لِأَنَّ حُكْمَ الطَّيْبِ بِحُكْمِ اللَّبَاسِ أَشْبَهَ مِنْ  
حُكْمِهِ بِحُكْمِ الْجَمَاعِ لِمَا قَدْ فَتَرْنَا وَمَا قَدْ تَقَدَّمَ  
فِي هَذَا الْبَابِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي  
يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ -

وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ

تھے یعنی طمان سے پہلے یہ عمل کرتے تھے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے طلق اور رمی  
کے بعد عورتوں اور خوشبو کے علاوہ تمام باتیں جائز قرار دیں حضرت عائشہ  
، ابن عباس ، اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے صرف خوشبو کے بارے  
میں ان کی مخالفت کی ہے۔ ان دونوں سے ہم یہ بات اس سے پہلے  
اسی باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے  
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے جب جمرہ  
کبریٰ (جمرہ عقبہ) کو نکلیاں مار چکے تو جو کچھ اس پر (احرام کی وجہ  
سے) حرام ہوا تھا، حلال ہو جاتا ہے البتہ عورتوں کے قریب جانا،  
طمان بیت اللہ شریف تک جائز نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی  
ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت طاؤس ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر  
انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے اس سے پہلے ان سے  
روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارتے تو (میں)  
(سے) والہی سے پہلے میں آپ کو خوشبو لگاتی تو حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے طریقے کی نسبت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر  
عمل زیادہ ضروری ہے۔

اس کے بعد عباس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ  
خوشبو کا حکم، جماع کی نسبت لباس کے حکم سے زیادہ مشابہ ہے  
جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسکا باب میں اس کی وضاحت کی ہے  
امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا  
بھی یہی قول ہے۔

تابعین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔



۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
الْعَقْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ  
حَزْمٍ قَالَ دَعَانَا سُلَيْمٌ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ الْخُرُ  
أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ وَخَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ وَأَبْنِ شَهَابٍ فَسَأَلَهُمْ  
عَنِ الطَّيِّبِ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ يَفِيضَ فَقَالُوا  
طَيِّبٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدَرَا  
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ  
الْعَقْبَةِ أَنَاخَ فَضَرَوْهُ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضَى مَكَانَهُ فَأَفَاضَ  
إِلَى الْبَيْتِ -

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ وَرَبِيعَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْوَلِيدَ  
بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَخَارِجَةَ  
بِنْتِ زَيْدٍ بِنْتِ تَابِتٍ بَعْدَ أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ  
وَحَلَقَ عَنِ الطَّيِّبِ فَتَهَاةً سَالِمٌ وَسَخَصَ لَهُ  
خَارِجَةُ -

بَابُ الْمَرَأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ مَا  
طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ أَنْ  
تَطُوفَ لِلصَّدْرِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ مَرْزُوقٍ قَالَ  
ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ  
عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّجَاجِ عَنْ  
الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ

حضرت ابو بکر بن حزم فرماتے ہیں سلیمان بن عبد الملک کے  
قربانی کے دن میں بلایا۔ اس نے حضرت عمر بن عبد العزیز،  
قاسم بن محمد، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر خارجہ  
بن زید اور ابن شہاب زہری (رضی اللہ عنہم) کو بلا بھیجا اور  
ان سے پوچھا کہ اس دن واپسی سے پہلے خوشبو لگانا کیسا ہے  
تو حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علاوہ سب  
نے کہا امیر المؤمنین! خوشبو لگا لیجئے۔ حضرت عبد اللہ نے  
فرمایا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے شخص  
تھے جنہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت  
کی تو وہ جمرہ عقبہ کو گنگریاں مارنے کے بعد اونٹنی سے  
اترتے قربانی کرتے سر منڈاتے پھر اپنی جگہ چلے جاتے  
اور بیت الشریف کی طرف رجعت ہو جاتے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت  
یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن ابو بکر اور ربیعہ بن ابو عبد الرحمن  
سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ ولید بن عبد الملک  
نے جمرہ عقبہ کی رمی اور حلق کرنے کے بعد حضرت سالم بن عبد اللہ  
اور حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما سے خوشبو لگانے کے  
بارے میں پوچھا تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے روک دیا  
اور حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔

طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر  
سے پہلے عورت کو حیض آنا۔

حضرت عمارت بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس  
عورت کے بارے میں پوچھا جسے طواف (وداع) سے پہلے  
حیض آ جاتا ہے انہوں نے فرمایا اسے آخر میں طواف کرنا ہوتا



الْخَطَّابِ عَنْ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ قَالَ  
تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَّافَاتِ قَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ  
فَقَالَ لِي عُمَرُ أَرَأَيْتَ تَكْرِيكَ لِحَدِيثِ سَأَلْتَنِي  
عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَيْمَا أَخَالَفَهُ -

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ دَاوُدُ قَالَ ثنا  
عَفَّانُ قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا كَرِيبُ بْنُ سَنَادٍ عَنْ نَحْوِهِ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَوْسٍ -

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ  
قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا كَرِيبُ بْنُ سَنَادٍ عَنْ نَحْوِهِ  
ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ تَحِيضُ

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا  
الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْفِرَ حَتَّى  
يَطُوفَ طَوَّافَاتِ الصَّدْرِ وَلَمْ يُعَدَّ رُؤَاؤُهُ فِي ذَلِكَ  
حَائِضًا بِحَيْضِهَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا لَهَا أَنْ تَنْفِرَ وَإِنْ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ  
عَدَّ رُؤُوسَهَا بِالْحَيْضِ هَذَا إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ  
طَوَّافَاتِ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذَلِكَ -

۱۶۱۶- وَأَحْبَبُ إِلَى ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ  
عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ  
يَنْفِرُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ  
آخِرَ عَهْدِهِ الطَّوَّافَاتِ بِالْبَيْتِ -

رمی اللہ منک سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں پھر آیت اللہ

ہے۔ حضرت عمارت فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جب میں نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے مجھ سے اسی  
طرح بیان کیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
تمہارا اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھنا جس کے بارے  
میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکے ہو کس مقصد  
کے لیے تھا شاید اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت  
حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے  
بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ  
انہوں نے حارث بن عبد اللہ بن اوس رضی اللہ عنہما سے روا  
کیا۔

ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے  
بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سند و متن کے  
اعتبار سے حضرت ابن مرزوق کی روایت (نمبر ۱۶۱۳) کی طرح  
بیان کیا۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب طواف  
نے اس حدیث کو اپنایا، وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے طواف صدر کیے بغیر  
والپس ہونا جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں مائتہ عورت کو حیض کی  
وجہ سے منذور قرار نہیں دیا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان  
کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورت طواف کے بغیر بھی واپس  
جا سکتی ہے انہوں نے اس کو حیض کے باعث منذور کر دیا لیکن یہ اس  
وقت ہے جب وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت طاووسؓ،  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے  
فرمایا لوگ ہر طرح (طواف کر کے اور بغیر طواف کے) نکل آتے تھے۔  
تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت  
شریف کا آخری طواف کیے بغیر نہ جائے۔



۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَمْرَ النَّاسِ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا بَيْنَ عَبَّاسٍ أَنْتَ الَّذِي تَقْتَضِي الْحَائِضُ أَنْ تَصُومَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَاتُ بِالْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُ فَقَالَ لَمْ فَلَانَهُ إِلَّا نَصَارِيَّةٌ هَلْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُومَ فَسَأَلَ الْمَرْأَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي رَزِينٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ مَا تَطَوُّتُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ الْغُرْفَةِ فَقَالَ زَيْدٌ يَكُونُ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَاتُ بِالْبَيْتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَنْفِرُ إِذَا شَاءَتْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا نَتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا فَقَالَ سَلُوا صَاحِبَ بَيْتِكُمْ أَوْ سَلِيمُ فَسَأَلُوهَا فَقَالَتْ حِضْتُ بَعْدَ مَا طَفْتُ يَوْمَ الْغُرْفَةِ فَامْرَأَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْغُرْفَةَ حَاضَتْ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ الْخُبَيْبَةُ لَكَ حَبِشَتْ أَهْلُنَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ يَوْمَ الْغُرْفَةِ فَامْرَأَتُ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابن طاووس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کریں البتہ انہوں نے مہینہ والی عورت پر تخفیف فرمائی۔

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ عائشہ عورت پر فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ آخر میں طواف کیے بغیر بھی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" حضرت زید نے فرمایا ایسا نہ کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیں کیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپسی کی اجازت دی یا نہیں؟ چنانچہ انہوں نے عورت سے پوچھا اللہ پھر واپس آکر فرمایا مجھے معلوم حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت زید

بہنہ کی روایت ہے

بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوا جسے قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حیض آتا ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جب چاہے واپس جاسکتی ہے۔ انصار نے کہا اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما اہم اس سلسلے میں آپ کی پیروی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا تم اپنی بہن (یعنی انصاریہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو چنانچہ انہوں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قربانی کے دن طواف کرنے کے بعد مجھے حیض آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

حضرت انسؓ حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد حیض آگیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْفِرَ -  
 ۱۶۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُبُ بْنُ  
 عَمْرِو بْنِ زُهْرَانٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ رَأَى صَفِيَّةَ عَلَى  
 بَابِ خَبَائِثِهَا كَثِيبَةً خَزِينَةً وَقَدْ حَاضَتْ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَمَحَاسِنُنَا  
 أَكُنْتَ أَقْضَيْتَ يَوْمَ الْغَرِّ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَنْفِرِي  
 إِذَا -

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرِهَ سَنَادُهُ مِثْلَهُ -  
 ۱۶۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ النَّخَعِيُّ  
 الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
 أَبِيهِ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ -

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ  
 بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
 وَهْشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
 مَا لَكَ حَدَّثَنِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَدْ كَرِهَ  
 بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ  
 قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ  
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے  
 ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے  
 کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو غصے کے دروازے  
 پر نہایت نیکیں دیکھا اور انہیں حیف آگیا تھا۔ رسول اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمیں روکو گی کیا تم نے قربانی کے  
 طواف زیارت کیا تھا انھوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا  
 فرمایا پھر جاسکتی ہو۔

حضرت عبد اللہ بن رجاہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔  
 حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے  
 ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عروہ بن زبیر رضی  
 اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابن شہاب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ  
 عنہم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکارِ عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت  
 ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا  
 پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔



اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابَسْتُنَا هِيَ فَقُلْتُ  
إِنِّي أَقْدَأُ حَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذَا۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ ثنا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْوَهُ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ  
قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَسُلَيْمَانَ  
خَالَ ابْنِ أَبِي جَحِيمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ  
قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ يَنْهَى أَنْ تَنْفِرَ الْحَائِضُ حَتَّى  
يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ نَبِئْتُ  
أَنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو صَالِحٍ  
قَالَ ثنا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْدٌ عَنِ ابْنِ  
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ  
الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حُضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ  
أَفْضَنَ يَوْمَ الْحَرْفِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ  
مَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً  
لِلنِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
بَعَامٍ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا عائشہ سے  
گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا  
آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں میں نے عرض کیا وہ طلب  
نیابت کہہ چکی ہیں آپ نے فرمایا تو اب کوئی رکاوٹ نہیں۔  
حضرت عمرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل  
روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ حضرت عمرؓ سے اور حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما تقریباً دو سال تک حائضہ عورت کو بیت اللہ  
شریف کا طواف یکے بغیر واپسی سے روکتے رہے پھر فرمایا  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت طاووس یانی  
نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
سنا ان سے ان عورتوں کے رک جانے کے بارے میں پوچھا  
گیا جو طواف نیابت کے بعد واپسی سے پہلے حائضہ ہو جائیں  
تو انہوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی اجازت کے بارے میں ذکر کرتی تھیں  
یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے ایک سال  
قبل کی بات ہے۔



۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ  
ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُرْخِصُ لِلْحَائِضِ  
إِذَا اقَاضَتْ أَنْ تَتَفَرَّ قَالَ طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ لَا تَتَفَرَّ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ تَتَفَرَّ  
رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
الْمَعْرُوفِ يَابْنُ خَلْفٍ الطَّبْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ  
هَذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَّافَاتِ بِالْبَيْتِ  
إِلَّا الْحَائِضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَهَذَا لَا تَارِقُ ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَائِضَ لَهَا أَنْ تَتَفَرَّ  
قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَّافَاتِ الصَّدْرِ إِذَا كَانَتْ  
قَدْ طَافَتْ طَوَّافَاتِ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذَلِكَ طَاهِرًا  
وَرَجَعَ قَوْمٌ إِلَى ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَدْ كَانَ قَالَ بَخْلًا فِيهِ زَيْدُ  
بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَعَلَا مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ  
لِلْحَائِضِ رُخْصَةً وَآخِرًا جَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُكْمِهَا مِنْ حُكْمِ سَائِرِ النِّسَاءِ  
فِيمَا كَانَ أَوْجِبَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذَلِكَ فَثَبَتَ بِذَلِكَ  
نَسْخُ هَذِهِ إِلَّا تَارِقُ لِحَدِيثِ الْحَارِثِ بْنِ أَدُسٍ  
وَمَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ مِنْ ذَلِكَ وَهَذَا الَّذِي  
بَيْنَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَجَمْعُهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى۔

حکم در باطنی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت

حضرت ابن طاووس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت  
ابن عباس) حالت عورتوں کو واپسی کی اجازت دیتے تھے  
جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں۔ حضرت طاووس فرماتے  
ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے  
وہ عورت نہیں جاسکتی پھر اس کے بعد ان سے سنا تو فرماتے  
حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص اس گھر کا حج کرے تو  
وہ آفریں بہت اللہ شریف کا طواف بھی کرے البتہ حیض  
والی عورتوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے  
چھوڑنے کی) اجازت دی ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت  
ہوتا ہے کہ حیض والی عورتیں طوافِ صدر سے پہلے جاسکتی ہیں جب  
کہ وہ اس سے پہلے طہارت کی حالت میں طواف زیارت کر چکی ہوں  
یعنی مجاہد کرام مثلاً حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) جو اس  
کے خلاف تھے انہوں نے بھی اسی بات کی طرف رجوع کر لیا تھا  
اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت کو جو اجازت  
دی تھی انہوں نے بھی اسے اجازت قرار دیا اور باقی لوگوں پر جو  
کچھ (طوافِ صدر) واجب کیا تھا اس سے انہیں مستثنیٰ قرار دیا۔  
اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حارث بن اوس کی حدیث اور حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے ان روایات کا نسخ ثابت ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ امام  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔



## بَابُ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حِجِّهِ نُسْكَاقِبْلَ نُسْكَ

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا حَمْدَةَ  
قَالَ سَمِعْنَا سَفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ بْنَ مَسْرُوقٍ التَّوْرِيَّ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ تَرْيَدِ  
بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْضْتُ قَبْلَ أَنْ  
أَخْلُقَ قَالَ اخْلُقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ عَاذُ أَخْرَفُ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ  
وَلَا حَرَجَ -

### بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ الطَّوَاتِ قَبْلَ  
الْخَلْقِ فَقَالَ اخْلُقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ  
ذَلِكَ إِبَاحَةً مِنْهُ لِلطَّوَاتِ قَبْلَ الْخَلْقِ وَتَوْسِيعَةً  
مِنْهُ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ أَنْ يُقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ  
هَذَيْنِ عَلَى صَاحِبِهِمْ وَفِيهِ أَيْضًا أَنْ أَخْرَجَا عَاذُ  
فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ  
فَذَلِكَ أَيْضًا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِي جَوَابِهِ فِي السُّؤَالِ  
الْأَوَّلِ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ -

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْنَا يَحْيَى بْنَ  
يَحْيَى قَالَ سَمِعْنَا هَشِيمَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ  
عَمَّنْ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ

## حج کے افعال میں تقدیم و تاخیر کا بیان

حضرت مسلمی الترمذی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص  
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا :  
یا رسول اللہ! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف اناضہ کر لیا آپ  
نے فرمایا سر منڈا لو کوئی حرج نہیں (حضرت علی الترمذی رضی اللہ عنہ)  
فرماتے ہیں پھر ایک دوسرے شخص نے آکر عرض کیا یا رسول  
اللہ! میں نے گنگریاں مارنے سے پہلے قربانی دی۔ آپ  
نے فرمایا کس گنگریاں مارو کوئی حرج نہیں۔

### بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں  
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق سے قبل طواف کرنے کے  
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سر منڈاؤ اور کوئی حرج نہیں۔ اس  
میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حلق سے پہلے طواف کرنا جائز ہو اور  
اس سلسلے میں آپ کی طرف سے دست دی گئی ہو اور آپ نے عا جی کو  
اجازت دی ہو کہ ان دو افعال میں سے جس کو چاہے پھرے پر  
مقدم کرے اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ دوسرے شخص نے آکر  
عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو آپ نے فرمایا  
واب (اب) ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں اس میں بھی اس بات کا احتمال  
ہے جو ہم نے پہلے مسئلہ کے سلسلہ میں ذکر کیا۔ — اس سلسلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا  
جو ذبح سے پہلے حلق کر دے یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے  
آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔



فَقَالَ لَا حَرْجَ لَا حَرْجَ -

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثنا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثنا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْخُرُوهِ هُوَ مَعْنَى فِي الْخُرُوجِ وَالْحَلْقِ وَ الزُّمِيِّ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأخِيرِ فَقَالَ لَا حَرْجَ -

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ ثنا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنْ قَدَمٍ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا حَرْجَ لَا حَرْجَ -

فَذَلِكَ يَحْتَمِلُ مَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ وَقَدْ رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ - ۱۶۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثنا حُجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرْجَ قَالَ آخِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرْجَ قَالَ آخِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَفَعْتُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرْجَ -

فَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَالْكَلَامُ فِيهِ مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا قَبْلَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ -

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثنا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا أَبُو نُحَيْقٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ تَجَنَّبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُسَيْلَ عَنْ حَلْقٍ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَذُبْحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے قربانی کے دن جبکہ آپ منیٰ میں تھے، قربانی، حلق، رمی اور ان میں تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عمل کو دوسرے عمل سے مقدم کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

تو اس میں بھی اسی بات کا احتمال ہے جس کا احتمال پہلی روایت میں ہے اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا لنگریاں مارو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ذبح سے پہلے حلق کر دیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کر دو کوئی حرج نہیں ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے بہت اللہ شریف کا طوان کر لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو۔

تقریباً پہلی روایات کی طرح ہے اور اس میں اسی طرح کی گفتگو ہے۔ برا سطر حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ضمن میں مروی ہے۔

حضرت زیاد بن علقمہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کر دے یا حلق سے پہلے ذبح کرے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب انہوں نے بار بار پوچھا



قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ فَقَالَ لَا حَرْجَ فَلَمَّا اكْتَرَوْا عَلَيْهِ  
قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رَفِعَ الْحَرْجُ إِلَّا مَنْ اتَّقَى  
مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا ظَلَمًا فَذَاكَ الْحَرْجُ -

فَهَذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا  
أَنْ تَكُونَ قَوْلُهُ لَا حَرْجَ هُوَ عَلَى الْأَثْمَانِ لَا حَرْجَ  
عَلَيْكُمْ فِيمَا نَعْلَمُوهُ مِنْ هَذَا لَا تَكُمُ فَعَلَمُوهُ عَلَى  
الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهِ لَا عَلَى التَّعَمُّدِ بَخْلَافِ السُّنَّةِ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي ذَلِكَ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ  
مُبِينًا مَشْرُوحًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو ثَابِتٍ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
أَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فِي حَجَّتِهِ  
فَقَالَ إِنِّي رَمَيْتُ وَأَفْضَيْتُ وَنَسَيْتُ وَلَمْ أَحِلِّقْ  
قَالَ فَأَحِلِّقْ وَلَا حَرْجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ  
إِنِّي رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسَيْتُ أَنْ أَخْرُقَ قَالَ  
فَاخْرُقْ وَلَا حَرْجَ -

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا وَيُونُسَ حَدَّثَاهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرِو أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا اشْعُرُ فَحَلَقْتُ قَبْلَ  
أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ إِذَا بَحَرَ وَلَا حَرْجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا اشْعُرُ فَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ  
قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرْجَ قَالَ فَمَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ

فرمایا اے لوگو! حرج اٹھایا گیا ہے البتہ جو شخص اپنے  
(مسلمان) بھائی سے زیادتی کے ساتھ کوئی چیز لیتا ہے  
تو یہ حرج ہے۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور ہو سکتا ہے یہاں  
عدم گناہ ملاد ہو یعنی جو کچھ تم نے کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کیوں کہ  
تم نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ لاعلمی میں خلاف سنت یہ عمل کیا ہے  
پس اس سلسلے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔  
اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت  
واضح روایات بھی مروی ہیں۔

حضرت سلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک  
شخص نے اپنے جج کے پاس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے رمی اور طواف کر  
لیا لیکن حلق کر دینا بھول گیا۔ آپ نے فرمایا حلق کر داؤ۔  
کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں  
نے رمی کی اور حلق کر دیا لیکن قربانی گنا بھول گیا، آپ نے  
فرمایا قربانی کر دو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،  
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع  
پر لوگوں کے لیے ٹھہرے، وہ آپ سے (مسائل) پوچھتے تھے  
چنانچہ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے پتہ  
نہ چل سکا اور میں نے ذبیح سے پہلے نہ منڈوایا آپ نے  
فرمایا ذبیح کرو اور کوئی حرج نہیں، دوسرا شخص آیا اور اس نے  
عرض کیا میں نے ناسانہ طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی  
ہے آپ نے فرمایا رمی کر دو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دن آپ سے میں مل میں بھی



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ لَا قَالَ إِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ -

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ سَفِيَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخِرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ -

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يَعْنِي أَنَّهُ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ يَسْأَلُونَهُ فَبَاحَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمَّا شَعُرْتُ فُخِرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا شَعُرْتُ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سِئَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ لَا قَالَ إِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ -

فَدَلَّ مَا ذَكَّرْنَا عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْقَطَ الْحَرَجَ عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ لِلنِّسْيَانِ لَا أَنَّهُ أَبَاحَ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى يَكُونُ لَهُمْ مَبَاحٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فِي الْعَمَدِ وَقَدْ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا -

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقَدَّمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْحُجَّاجِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سِئَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ عَنْ رَجُلٍ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

تقديم و تاخیر سے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا (اسے) کرو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کر دیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے عرض کیا میں نے گٹھیاں مارنے سے پہلے (جانور) ذبح کر لیا ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن ابی رباح نے ان سے بیان کیا انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں نبی آپ حجۃ الوداع کے دن لوگوں کے لیے کھڑے ہوئے وہ آپ سے سوال کرتے تھے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے غیر شوری طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ نے فرمایا رمی کرو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شوری طور پر ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں م

نور جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھولنے کے باعث حرج کو دور فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ ان کے لیے جائز ہے یہاں تک کہ اگر وہ جان بوجھ کر بھی ایسا کریں تو یہ ان کے لیے جائز ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوزبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو جہروں کے درمیان تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمی سے پہلے حلق کر دیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اور اس شخص کے بارے میں (پوچھا گیا) جو

آپ نے فرمایا گٹھیاں مار کر کوئی حرج نہیں۔

میں نے فرمایا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حرج نہیں۔



میں سے پہلے قربانی کرتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج اور تنگی کو دور کر دیا ہے۔ مناسک حج (حج) سیکھو وہ تنہا سے دین سے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو مناسک سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ انہیں اچھی طرح ادا نہیں کرتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس حرج اور تنگی کو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کیا ہے وہ ان کے مناسک حج سے لاعلمی کی بنیاد پر تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی جو روایت اس سے پہلے ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دیہاتیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امور کے بارے میں سوال کیا پھر انہوں نے کہا کہ کیا فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے، فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے حرج کو اٹھایا سوائے اس شخص کے جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی چیز بطور ظلم لیتا ہے پس یہ حرج ماحول ہلاکت ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے دیہاتی تھے انہیں مناسک حج کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب دیا کوئی حرج نہیں یعنی ان کے لیے تعلیم و تاخیر جائز ہے پھر انہیں وہ بات فرمائی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا (آپ نے فرمایا) اپنے مناسک سیکھو۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے جو اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل

قَالَ لَا حَرْجَ وَعَنْ رَجُلٍ ذِي بَحْرٍ قَبْلَ أَنْ يُرْمَى قَالَ لَا حَرْجَ ثُمَّ قَالَ عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَهُ اللَّهُ عَنْ وَجَدٍ الْحَرْجَ وَالضُّيُوقَ وَتَعَلَّمُوا مَنَاسِكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِكِهِمْ لَا تَهُمُّ كَانُوا أَلَا يُحْسِنُوا نَهَا فَدَلًا ذَلِكَ أَنَّ الْحَرْجَ وَالضُّيُوقَ الَّذِي رَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ هُوَ لُجْهِلِهِمْ بِأَمْرِ مَنَاسِكِهِمْ لَا لِغَيْرِ ذَلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثِ أُسَامَةَ ابْنِ شَرِيكٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ أَنَّ الْأَعْرَابَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوا هَلْ عَلَيْنَا حَرْجٌ فِي كَذَا وَهَلْ عَلَيْنَا حَرْجٌ فِي كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ الْحَرْجَ عَنْ عِبَادِهِ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا مَظْلُومًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرْجٌ وَهَلَكٌ۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ السَّائِلِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانُوا أَعْرَابًا لَا يَعْلَمُ لَهُمْ مَنَاسِكُ الْحَجِّ فَأَجَابَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَرْجَ عَلَى إِلَّا بِأَحَدٍ مِنْهُمْ لَهُمْ التَّقْدِيرُ فِي ذَلِكَ وَالتَّأْخِيرُ فِيمَا قَدْ مَوَّاهُ مِنْ ذَلِكَ وَآخِرُ مَا قَالَ لَهُمْ مَا ذَكَرْنَا أَبُو سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَتَعَلَّمُوا مَنَاسِكَكُمْ ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ



يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا  
مِنْ حُجَّتِهِ أَوْ آخَرَهُ فَلْيُهْرَقْ لِذَلِكَ دَمًا -

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْحَصِيبُ  
قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ -

فَهَذَا | ابْنُ عَبَّاسٍ يُوجِبُ عَلَى مَنْ قَدَّمَ  
شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ آخَرَهُ دَمًا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ  
رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَأْسُئِلُ  
يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا آخَرَ مِنْ أَمْرِ الْحَجِّ  
إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَهُ  
مَعْنَى الْإِبَاحَةِ فِي تَقْدِيمِ مَا قَدَّمَ وَلَا فِي  
تَأْخِيرِ مَا آخَرُوا وَمَا ذَكَرْنَا إِذْ كَانَ يُوجِبُ فِي  
ذَلِكَ دَمًا وَلَكِنْ كَانَ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَهُ عَلَى  
أَنَّ الَّذِينَ فَعَلُوهُ فِي حُجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى الْجَهْلِ مِنْهُمْ بِالْحُكْمِ فِيهِ كَيْفَ  
هُوَ قَدْ رُفِعَ عَنْهُمْ بِجَهْلِهِمْ وَأَمْرُهُمْ فِي الْمَسْأَلَةِ  
أَنْ يَتَعَلَّمُوا مَا سَبَقَهُمْ وَتَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ  
هَذَا فِي الْقَارِنِ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ فَقَالَ  
أَبُو حَنِيفَةَ عَلَيْهِ دَمٌ وَقَالَ زُفَرٌ عَلَيْهِ دَمَانِ وَ  
قَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاحْتِجَافِي  
ذَلِكَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلَّذِينَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ عَلَى مَا قَدَّرُونَا فِي  
الْأَثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَبِجَوَابِهِ لَهُمَا لَا حَرَجَ  
عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ  
لَا بِي حَنِيفَةَ وَزُفَرٌ مَا ذَكَرْنَا مِنْ شَرْحٍ مَعًا فِي  
هَذَا الْأَثَارِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ السَّائِلَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْلَمْ هَلْ كَانَ  
قَارِنًا أَوْ مُفْرِدًا أَوْ مُتَعَتِّعًا فَإِنْ كَانَ مُفْرِدًا

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص حج کی کسی بات کو آگے یا  
پیچھے کرے وہ خون بہائے (قربانی کرے)۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر دم (قربانی) واجب  
قرار دیتے ہیں جو حج کے کسی عمل میں تقدیم یا تاخیر کرتا ہے اور آپ  
ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کیا کہ اس دن آپ سے حج کے کسی عمل کی تقدیم و تاخیر کے  
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تو ان کے نزدیک  
اس کا مطلب تقدیم و تاخیر کا جواز نہیں، کیونکہ وہ اس میں قربانی واجب  
قرار دیتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں نے  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر ایسا  
کیا وہ اس کے حکم سے ناواقف تھے تو آپ نے ان کی لاعلمی کے باعث  
ان کو معذور قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ مناسک کو سیکھیں اس  
کے بعد فقہار نے اس قارن کے بارے میں گفتگو کی جو ذبح سے  
پہلے سر منڈواتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس  
پر ایک قربانی واجب ہے۔ حضرت امام ذہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس  
پر قربانیاں لازم ہیں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد  
رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں انہوں نے اس سلسلہ  
میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کیا  
جو آپ نے پرچنے والوں سے فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس کا  
ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس سلسلے میں ان  
دونوں حضرات کے خلاف حضرت امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہما اللہ  
کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے مفہوم کی تشریح بیان کرتے  
ہوئے ذکر کیا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پرچنے والے کے بارے میں معلوم نہیں کیا کہ وہ قارن تھا  
مفرد تھا یا متمتع، اگر وہ مفرد تھا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام زفر



فَأَبُو حَنِيفَةَ وَزُفَرٌ لَا يُنْكَرَانِ أَنْ يَكُونَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ دَمٌ لِأَنَّ ذَلِكَ الذَّبْحُ الَّذِي قُدِّمَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ ذَبْحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ وَلَكِنْ كَانَ فَضْلُ لَهُ أَنْ يُقَدِّمَ الذَّبْحَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَلَكِنَّهُ إِذَا قُدِّمَ الْخَلْقُ أَجْزَاءً وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ قَارِنًا أَوْ مُتَمِّعًا فَكَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ فِي ذَلِكَ عَلَى مَا ذُكِّرْنَا فَقَدْ ذُكِّرْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّقْدِيمِ فِي الْحَجِّ وَالْتِخَافِ أَنْ فِيهِ دَمًا وَأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ لَا يَنْفِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَدُ فَعُذْلِكَ نَلَمَّا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لَا حَرَجَ لَا يَنْفِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجُوبَ الدَّمِ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا لَا يَنْفِيهِ عَنْهُ أَبِي حَنِيفَةَ وَزُفَرٌ وَكَانَ الْقَارِنُ ذَبْحُهُ ذَبْحٌ وَاجِبٌ عَلَيْهِ يَجْعَلُ بِهِ قَارِنًا أَنْ تَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي يَجْعَلُ بِهَا الْحَاجُّ رِزًا آخِرَهَا حَتَّى يَجْعَلَ كَيْفَ مُحْكَمًا فَوَجَدْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ وَلَا تَخْلُقُوا رءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَكَانَ الْمُحْصَرُّ يَخْلُقُ بَعْدَ بُلُوغِ الْهَدْيِ مَحَلَّهُ فَيَجْعَلُ بِذَلِكَ وَأَنْ خَلَقَ قَبْلَ بُلُوغِهِ مَحَلَّهُ وَجِبَ عَلَيْهِ دَمٌ وَهَذَا إجماعٌ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الْقَارِنُ إِذَا قُدِّمَ الْخَلْقُ قَبْلَ الذَّبْحِ الَّذِي يَجْعَلُ بِهِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَمٌ قِيًّا سَأَوْنَظُرًا عَلَى مَا ذُكِّرْنَا مِنْ ذَلِكَ فَيَبْطُلُ بِهَذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ وَحُمَّدٌ وَثَبَتَ مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَوْ مَا قَالَ زُفَرٌ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا هَذَا الْقَارِنُ قَدْ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي وَثَبَتْ الْخَلْقُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَهُوَ فِي حُرْمَةِ حَجَّةٍ وَفِي حُرْمَةِ عُمْرَةٍ وَكَانَ الْقَارِنُ مَا أَصَابَ فِي قَرَانِهِ مِمَّا لَوْ أَصَابَهُ وَهُوَ فِي حَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ أَوْ فِي عُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ وَجِبَ عَلَيْهِ

رحمہا اللہ اس پر قربانی واجب نہ ہونے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اس نے جس قربانی پر حلق کو مقدم کیا وہ واجب نہیں مگر حج سے پہلے ذبح الفحل ہے لیکن جب اس نے حلق کو مقدم کیا تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر وہ قارن یا متمتع تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا وہی مطلب ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے حج میں تقدیم و تاخیر کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس میں قربانی لازم ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و گرامی کہ کوئی حرج نہیں وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔ تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "کوئی حرج نہیں" وجوب قربانی کی نفی نہیں کرتا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اس کی نفی نہیں کرے گا اور قارن کا بانور ذبح کرنا ایسے جائز کا ذبح کرنا ہے جو اس پر واجب تھا اور وہ اس کے نزدیک حرام سے نکلتا ہے۔

ترجمہ نے ارادہ کیا کہ ان امور کو دیکھیں جن کے ذریعے حاجی احرام سے باہر آتا ہے کہ اگر وہ ان کو مؤخر کرے یہاں تک کہ احرام سے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، ترجمہ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد و گرامی پایا ارشاد خداوندی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی گاہ تک پہنچ جائے پس مختصر (جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے کے بعد حلق کر دیتا ہے اور اس سے وہ احرام سے نکل آتا ہے اور اگر وہ اس کے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کر دے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے یہ اجماع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہو کہ جب وہ اس ذبح سے پہلے حلق کر دے جس کے ذریعے وہ احرام سے نکلتا ہے تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب باطل اور حضرت امام ابو حنیفہ یا حضرت امام زفر رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا۔ — پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس قارن نے اس وقت سر نہ اٹایا جب سر نہ اٹانا اس پر حرام تھا یعنی جب وہ



دَمْ فَإِذَا أَصَابَهُ وَهُوَ قَارِنٌ وَجِبَ عَلَيْهِ دَمَانٌ  
فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ حَلْقُهُ أَيْضًا قَبْلَ وَقْتِهِ يُوجِبُ  
عَلَيْهِ أَيْضًا دَمَيْنِ كَمَا قَالَ زُفَرٌ نَظَرْنَا فِي ذَلِكَ  
فَوَجَدْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِي تُوجِبُ عَلَى الْقَارِنِ  
دَمَيْنِ فِيمَا أَصَابَ فِي قَرَانِهِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي  
لَوْ أَصَابَهَا وَهُوَ فِي حُرْمَةِ حُجَّةٍ أَوْ فِي حُرْمَةِ  
عُمْرَةٍ وَجِبَ عَلَيْهِ دَمْ فَإِذَا أَصَابَهَا فِي حُرْمَتِهَا  
وَجِبَ عَلَيْهِ دَمَانٌ كَالْجَمَاعِ وَمَا أَشْبَهَهُ وَ  
كَانَ حَلْقُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ كَحُجْرَةٍ عَلَيْهِ سَبَبُ  
الْعُمْرَةِ خَاصَّةً وَلَا بِسَبَبِ الْحُجَّةِ خَاصَّةً إِنَّمَا  
وَجِبَ عَلَيْهِ بِسَبَبِهَا وَبِحُرْمَةِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا لَا  
بِحُرْمَةِ الْحُجَّةِ خَاصَّةً وَلَا بِحُرْمَةِ الْعُمْرَةِ خَاصَّةً  
فَارْدُنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ مَا يَجِبُ بِالْجَمْعِ هَلْ  
هُوَ شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا  
الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحُجَّةٍ مُفْرَدَةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ  
لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِذَا جَمَعَهُمَا جَمِيعًا وَجِبَ  
عَلَيْهِ تَجْمُعُهُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ يَجِبُ عَلَيْهِ  
فِي إِفْرَادِهِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ  
دَمًا وَاحِدًا فَالْتِظَرُّ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ  
الْحَلْقُ قَبْلَ الذَّبْحِ الَّذِي مَنَعَ مِنْهُ الْجَمْعُ بَيْنَ  
الْعُمْرَةِ وَالْحُجَّةِ فَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لَوْ كَانَتْ  
مُفْرَدَةً أَنْ يَكُونَ الَّذِي يَجِبُ بِهِ فِيهِ دَمْ وَاحِدٌ  
فَيَكُونُ أَصْلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْقَارِنِ فِي إِنْتِهَالِكِهِ  
الْحُرْمِ فِي قَرَانِهِ أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمِ  
تَحْرُمُ بِالْحُجَّةِ خَاصَّةً وَبِالْعُمْرَةِ خَاصَّةً فَإِذَا  
جُمِعَتَا جَمِيعًا تِلْكَ الْحُرْمَةُ مُحَرَّمَةٌ لِشَيْءٍ يَنْتَفِلِقُ  
مُخْتَلِفَيْنِ فَيَكُونُ عَلَى مَنْ إِنْتَهَكَهُمَا كَقَارَتَانِ وَكُلُّ  
حُرْمَةٍ لَا تَحْرُمُهَا الْحُجَّةُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَلَا الْعُمْرَةُ  
عَلَى الْإِنْفِرَادِ إِنَّمَا تَحْرُمُهَا الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا

حج یا عمرہ کے احرام میں ہوا اور قارن جب حالت قرآن میں ایسا عمل کرے کہ  
اگر وہ ٹلے حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرتا تو اس پر ایک قربانی واجب ہوتی۔  
اس قارن پر دو قربانیاں واجب ہوں گی تو اس بات کا احتمال ہے کہ وقت  
سے پہلے حلق کی صورت میں بھی اس پر دو قربانیاں لازم ہوں جیسا کہ حضرت  
امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ بعض ایسے امور  
ہیں جو قارن پر دو قربانیاں واجب کرتے ہیں اور ان ہی امور کا ارتکاب حج  
افراد یا عمرہ کرنے والا کرے تو اس پر ایک قربانی واجب ہوگی قارن،  
حالت احرام میں وہ ٹل کرے تو دو قربانیاں لازم ہوتی ہیں جیسے جماع یا  
اس کے مشابہ امور ہیں اور ذبح سے پہلے حلق کرنا محض عمرہ کی وجہ سے  
حرام نہیں ہوتا اور نہ صرف حج کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ ان دونوں  
(کے اجتماع) کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ صرف حج یا عمرہ کے احرام سے  
حرام نہیں ہوتا۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان دونوں کے جمع ہونے سے کیا  
چیز لازم ہوتی ہے کیا وہ دو چیزیں ہیں یا ایک ہی ہے؟ ہم نے اس پر  
غور کیا تو دیکھا کہ جب کوئی شخص صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے  
تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا اور جب دونوں کو اکٹھا کرتا ہے تو اس  
اجتماع کی وجہ سے وہ چیز لازم آتی ہے جو ہر ایک کو انفرادی صورت  
میں کرنے سے لازم نہ ہوتی اور وہ ایک قربانی ہے تو قیاس کا تقاضا  
ہے کہ ذبح سے پہلے حلق جسے حج اور عمرہ کے اجتماع نے منع کیا ہے اس  
کا حکم بھی یہی ہو۔ پس اگر ان میں سے کوئی ایک (حج یا عمرہ) ہوتا  
تو اسے منع نہ کرتا تو چیز قارن پر حالت قرآن میں حرام کی خلاف ورزی  
پر لازم آتی ہے اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ صرف حج یا صرف عمرہ کے احرام کے  
باعث ہے پس جب وہ دونوں جمع ہو جائیں تو یہ حرمت دو مختلف امور  
کی وجہ سے ہوگئی پس ان دونوں کی خلاف ورزی پر دو کفار سے لازم نہ گئے  
تو یہ وہ حرمت جو صرف حج یا صرف عمرہ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ ان دونوں  
کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے پس جو شخص اسے توڑ دے گا اس پر ایک  
قربانی لازم ہوگی کیونکہ اس نے اس حرمت کو توڑا ہے جو ایک ہی سبب  
سے حرام ہوتی تھی اس باب میں قیاس یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ  
اللہ کا مذہب بھی یہی ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔



أَنْتَهَكْتُ فَعَلَى الَّذِي أَنْتَهَكَهَا دَمٌ وَاحِدٌ لَا نَهْ  
أَنْتَهَكُ حُرْمَةً حُرِّمَتْ عَلَيْهِ يَسْلُبُ وَاحِدٌ قَهْدًا  
هُوَ أَنْتَظِرُ فِي هَذَا الْبَابِ دَهْوَ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
بِهِ نَأْخُذُ -

## بَابُ الْمَكِيِّ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ مِنْ أَيْنَ يَذْبَغِي لَهُ أَنْ يَحْرِمَ بِهَا

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عُمَرُو  
بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرِدَ عَائِشَةَ إِلَى التَّعْيِيمِ  
فَأَعْمَرَهَا -

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ  
حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ أُرِدْتُ اخْتِكَ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّعْيِيمِ  
فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأُكْمَةِ فَمَرَّهَا فَلتَعْمُرْ  
فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ -

## عمرہ کا ارادہ کرنے والا مکی کہاں سے احرام باندھے؟

حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت  
عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے  
پیچھے سوار کر کے تنیم پر لے جاؤں اور ان کو عمرہ کروا لاؤں۔

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا اپنے والد سے  
روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اپنی بہن کو اپنے  
پیچھے سوار کر کے تنیم سے عمرہ کرواؤ۔ جب ٹیلے سے اتر تو  
انہیں کہہ دو کہ وہ احرام باندھ لیں۔ یہ مقبول عمرہ ہے۔

## اہل علم کا قول

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اس کے عمرہ کے لیے  
تنیم کے علاوہ میقات نہیں۔ انہوں نے اہل مکہ کے عمرہ کے لیے مرن

## قول اہل العلم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ  
لِمَنْ كَانَ بِمَكَّةَ لَا وَقْتُ لَهَا غَيْرُ التَّعْيِيمِ وَجَعَلُوا  
التَّعْيِيمَ خَاصَّةً وَقْتُ الْعُمْرَةِ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَالُوا



لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُجَاوِزُوا كَمَا لَا يَنْبَغِي لِغَيْرِهِمْ  
أَنْ يُجَاوِزُوا مِيقَاتًا مَّا وَثَّقَتْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ الْأَحْرَامَ إِلَّا مُحَرَّمًا  
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا وَقْتُ أَهْلِ  
مَكَّةَ الَّذِي يُحْرَمُونَ مِنْهُ بِالْعُمْرَةِ الْحِلُّ فَمِنْ أَيْ  
الْحِلِّ أَحْرَمُوا بِهَا أَجْزَاءَهُمْ ذَلِكَ وَالتَّعْيِيمُ وَغَيْرُهُ  
مَنْ الْحِلِّ عِنْدَهُمْ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنَ  
الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ يُجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا إِلَى التَّعْيِيمِ فِي ذَلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ  
أَقْرَبَ الْحِلِّ مِنْهَا لَا لِأَنَّهُ غَيْرُهُ مِنَ الْحِلِّ لَيْسَ  
هُوَ فِي ذَلِكَ كَهُوَ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ الْأَدَبُ  
الْتَوَقُّتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ فِي الْعُمْرَةِ وَأَنْ لَا يُجَاوِزُوا  
لَهَا إِلَى غَيْرِهِ.

۱۶۵۱۔ قَنَطَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا يَزِيدُ بَيْنَ سَنَيْنِ  
قَدْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو صَالِحُ  
بْنُ رُسْتَمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِرُ  
وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا ذَاكَ قُلْتُ حِضْتُ قَالَ لَا تَبْكِي  
إِصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجَّةُ فَقَدْ مَنَامَكَةَ ثُمَّ أَتَيْنَا  
مِنِّي ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَى عُرْفَةَ ثُمَّ مَرَّ مِينَا الْجُمُرَةَ  
بِلَكَ الْأَيَّامَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفَرِ ارْتَحَلَ فَتَزَلَّ  
الْحَصْبَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا نَزَلَهَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ نَامَرٍ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَحْمَلُ أَخْتَكِ  
فَأَخْرَجَهَا مِنَ الْحَرَمِ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا ذَكَرَ الْجَعْرِانَةَ  
وَلَا التَّعْيِيمَ فَلْتُهُلْ بِعُمْرَةٍ فَكَانَ أَذْنَانَا  
مِنَ الْحَرَمِ التَّعْيِيمَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَطُقْنَا  
بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ  
أَتَيْنَاكَ فَأَرْتَحَلْ.

فَأَخْبَرْتُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

تتیم کو مینقات قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو احرام کا ارادہ  
رکھتے ہیں اس سے احرام کے بغیر گزرنا اسی طرح ناجائز ہے جیسے دوسرے  
لوگوں کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ مینقات سے  
احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات  
ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل مکہ کی مینقات جہاں سے  
انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے وہ حِل (حرم سے باہر کا علاقہ) ہے  
حرم کے باہر سے جس جگہ سے احرام باندھیں انہیں کافی ہے اس سلسلے  
میں حرم سے باہر تنیم اور دوسری جگہیں برابر ہیں۔ اس ضمن میں ان کی  
دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنیم کا ارادہ  
اس لیے کیا ہو کہ وہ قریب ہے یہ مقصد نہیں کہ حرم سے باہر دوسرے  
مقامات اس کی طرح نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے عمرہ کے  
لیے اہل مکہ کی مینقات قرار دینے کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ کہ اس سے  
دوسری جگہوں کی طرف تہجد زہ نہ کریں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں مقامِ سرف  
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں روہی  
مختی آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے حق آیا ہے آپ نے فرمایا  
مت روہ۔ وہ کچھ کرو جو حاجی کرتا ہے پھر ہم مکہ مکرمہ آئے پھر مٹی میں  
گئے اگلی صبح عرفات گئے پھر اپنی دنوں میں ہم نے کنگریاں ماریں جب  
والپسی کا دن ہوا تو آپ نے کوچ فرمایا وادیِ محصب میں اترے اور اللہ  
کی قسم آپ صرف میری وجہ سے اترے تھے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن  
بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیتے ہوئے فرمایا اپنی بہن کو سوار کر کے  
حرم سے باہر لے جاؤ۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں اللہ کی قسم آپ  
نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم عبرانہ سے یا تنیم سے احرام باندھیں (چونکہ) ہمارے  
لیے حرم سے تنیم زیادہ قریب تھا لہذا میں نے (وہاں سے) احرام باندھا  
پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفارہ کے درمیان سعی کی  
پھر واپس آئے تو آپ نے کوچ فرمایا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی



اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں عمرہ مکہ کے ارادہ فرمایا تو صرف غیر حرم کا ارادہ فرمایا خاص طور پر کسی مبین مقام کا قصد نہیں فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تنہا کا مقصد فرمایا کیونکہ وہ جل (حرم سے اہل) کے قریب جگہ ہے اس لیے نہیں کہ وہ کسی وجہ سے دوسرے مقامات سے قناز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کے لیے نئے عمرہ کی میقات جل ہے اور اس ضمن میں تنہا اور دوسرے مقامات برابر ہیں۔ یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لِمَا ارَادَ أَنْ يَعْمُرَهَا إِلَّا إِلَى الْحِلِّ لَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهُ بَعِيْنُهُ خَاصًّا وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ التَّنْعِيمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْحِلِّ إِلَيْهِمْ لَا لِمَعْنَى فِيهِ يَبِيْنُ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرُهُ قَبِيْثٌ بِذَلِكَ أَنَّ وَقْتُ أَهْلِ مَكَّةَ لِعُمْرَتِهِمْ هُوَ الْحِلُّ وَأَنَّ التَّنْعِيمَ فِي ذَلِكَ وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

بَابُ الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ  
هَلْ يَنْبَغِي أَنْ يَدْخُلَ فِي غَيْرِ  
الْحَرَمِ أَمْ لَا

اگر ہدی کو حرم پہنچنے میں رکاوٹ ہو جائے  
تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جاسکتا ہے  
یا نہیں؟

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں  
میں حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے تاکہ آپ ہدی کے گوشت کے بارے میں  
سوال کر دوں۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَاعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْحَدْيِ بَيْتِةٍ أَسْأَلُهُ عَنْ نَحْوِ الْهَدْيِ -

### بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عورت  
اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب ہدی حرم سے ٹک جائے تو اسے حرم  
کے باہر ذبح کیا جائے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا)  
حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جب سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں با نوروں کو ذبح کیا جب کہ وہ حرم سے  
ٹک گئے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کو اپنی ہدی حرم میں  
لے جانے سے روکا جائے وہ اسے حرم سے باہر ذبح کر دے۔ لیکن دور  
حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہدی کو صرف حرم میں ذبح

### بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْهَدْيَ  
إِذَا صَدَّ عَنِ الْحَرَمِ مَخْرَجٌ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَاحْتَجُّوا  
فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَمَّا أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ بِالْحَدْيِ بَيْتِةٍ إِذْ صَدَّ عَنِ  
الْحَرَمِ مَرَدَّ لَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ لِمَنْ مَنَعَ مِنْ إِدْخَالِ  
هَدْيِهِ الْحَرَمَ أَنْ يَذْبَحَهُ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ مَخْرَجُ الْهَدْيِ إِلَّا  
فِي الْحَرَمِ وَكَانَ مِنْ مَجْتَهِيْمٍ فِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ



کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی کعبہ تک پہنچنے والی ہدی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہدی قرار دیا جو کعبہ اللہ تک پہنچتی ہو وہ ان روزوں کی طرح ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کفارہ ظہار اور کفارہ قتل میں مسلسل رکھنے کا حکم دیا ہے وہ غیر مسلسل طور پر جائز نہیں اگر وہ شخص جس پر یہ روزے فرض ہیں مسلسل رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ضرورت کے تحت متفرق طور پر رکنا جائز نہیں اسی طرح جو ہدی کعبہ اللہ تک پہنچنے سے موصوف ہے۔ وہ کعبہ اللہ سے روک دی جائے تو جس شخص پر یہ لازم ہے وہ ضرورت کے تحت بھی اسے دوسری جگہ ذبح نہیں کر سکتا۔

وہ ہدی جو حرم سے رک گئی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حدیبیہ میں ذبح کئے مقامِ قدید میں اس کا گوشت صدقہ کیا اس کے بارے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک جات کے خیال میں آپ نے اسے حرم میں ذبح کیا تھا۔

حضرت ناجیہ بن جندب السلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہدی روک دی گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیجیں تاکہ میں اسے حرم میں ذبح کروں۔ آپ نے فرمایا تم اسے کیسے جاؤ گے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں اسے وادیوں میں سے جاؤں گا وہ لوگ مجھ پر قابو نہیں پاسکیں گے چنانچہ آپ نے میرے ساتھ ہدی بھیج دی اور میں نے اسے حرم میں ذبح کیا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی حرم شریف میں ذبح کی گئی۔ — کچھ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور آپ حرم شریف میں داخل ہونے پر قادر تھے۔ آپ کو صرف بیت اللہ شریف سے رکاوٹ ہوتی تھی۔

وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عروہ، حضرت مسور (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ

عَزَّوَجَلَّ هَدِيًّا بِالْغُرِّ الْكَعْبَةِ فَكَانَ الْهَدْيُ قَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَا بَلَغَ الْكَعْبَةَ فَهُوَ كَالصِّيَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَتَابَعًا فِي كَفَّارَةِ الظَّهْرِ وَكَفَّارَةِ الْقَتْلِ فَلَا يَجُوزُ غَيْرُ مَتَابَعٍ وَإِنْ كَانَ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ غَيْرُ مُطِيقٍ الْإِتْيَانِ بِهِ مَتَابَعًا فَلَا يُبِيحُهُ الضَّرُورَةُ أَنْ يَصُومَهُ مُتَفَرِّقًا فَكَذَا لِكَ الْهَدْيِ الْمَوْصُوفِ بِبُلُوغِ الْكَعْبَةِ لَا يَجُزِي الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ كَذَلِكَ وَإِنْ صَدَّ عَنْ بُلُوغِ الْكَعْبَةِ لِلضَّرُورَةِ أَنْ يَذْبَحَهُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي تَحْرِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ الْهَدْيِ الَّذِي تَحْرَهُ بِالْحَدِيثِ لَمَّا صَدَّ عَنْ الْحَرَمِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهِ بِقَدِيدٍ أَنَّ قَوْمًا قَدْ زَعَمُوا أَنَّ تَحْرَهُ إِيَّاهُ كَانَ فِي الْحَرَمِ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُجَذَّاةَ بِنْتِ زَاهِرٍ عَنْ نَاجِيَةَ بِنْتِ جَنْدَبِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّ الْهَدْيُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِبْعَثْ مَعِيَ بِالْهَدْيِ فَلَا تَحْرَهُ فِي الْحَرَمِ قَالَ وَكَيْفَ تَأْخُذُ بِهِ قُلْتُ أَخَذُ بِهِ فِي أَوْدِيَةٍ لَا يَقْدَرُونَ عَلَى فِيهَا فَبَعَثَهُ مَعِيَ حَتَّى تَحْرَهُ فِي الْحَرَمِ۔

فَقَدْ دَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ غُرِّي فِي الْحَرَمِ وَقَالَ آخَرُونَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدْيِ يَبِيَّةٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى دُخُولِ الْحَرَمِ قَالُوا وَلَمْ يَكُنْ صَدَّ إِلَّا عَنِ الْبَيْتِ۔

۱۶۵۴۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا سَفِيَّانَ بْنَ بِشْرِ الْكُوفِيِّ قَالَ سَمِعْنَا



بُنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ بِالْحَدِيثِ خَبِيرًا فِي الْحِلِّ وَمُصَلَّاهُ  
فِي الْحَرَمِ -

علیہ وسلم مدینہ میں تھے۔ آپ کا غیر حرم سے باہر اور متصل حرم کے اندر  
محلہ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو حرم سے رکاوٹ نہیں ہوتی تھی اور آپ اس کے اجنبی تک  
پہنچ چکے تھے اور کسی بھی عالم (فقیر) کے نزدیک اس شخص کے لیے حرم سے  
باہر ہدی ذبح کرنا جائز نہیں جو حرم کے کسی بھی حصے میں داخل ہونے پر  
قائد ہو۔ ————— توجیب ہماری مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا  
کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حرم کے بعض حصے تک پہنچ چکے تھے  
تو محال ہے کہ آپ نے حرم سے باہر قربانی کی ہو کیونکہ حرم سے باہر ہدی  
ذبح کرنے کا جواز —————

تو اس صحت  
میں ہے جب حرم سے رکاوٹ ہو جائے حرم میں داخل ہونے کی  
طاقت حاصل ہونے کی صحت میں نہیں تو ہماری اس مذکورہ بحث  
سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم سے باہر  
ہدی ذبح کی، یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ  
کا قول ہے۔ ————— ایک جماعت نے حرم سے باہر ہدی ذبح  
کرنے کے بارے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر  
کے اُزاؤ کردہ غلام حضرت ابواسامہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے فرماتے  
ہیں میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ نکلا تو  
مقامِ رقیاء میں حضرت امام حسن (رضی اللہ عنہما) علیل ہو گئے آپ کو برسام  
(ہو گیا انھوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو  
حضرت علی المرتضیٰ نے ان کا سر منڈا دیا اور اونٹ ذبح کر کے دال پانی والوں  
رواں کے باشندوں کو کھلادیا۔

حضرت ابن وریب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت یحییٰ  
سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا تو اپنی سند سے اس  
کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کا ذکر نہیں کیا  
اور نہ ہی یہ بتایا کہ حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) حرم تھے۔ انھوں نے اس حدیث سے

فَثَبِتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ صَدًّا عَنِ الْحَرَمِ وَأَنَّهُ قَدْ كَانَ يَصِلُ  
إِلَى بَعْضِهِمْ وَلَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ  
قَدْ رَعَى عَلَى دُخُولِ شَيْءٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَخْرُجَ هَدْيُهُ  
دُونَ الْحَرَمِ فَلَمَّا ثَبِتَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ إِلَى بَعْضِ  
الْحَرَمِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ خَرَأَ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ  
لَا أَنَّ الَّذِي يُبَيِّعُ خَرَأَ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ إِنَّمَا  
يُبيِّعُهُ فِي حَالِ الصَّدِّ عَنِ الْحَرَمِ لَا فِي حَالِ الْقُدْرَةِ  
عَلَى دُخُولِهِ فَإِنْ تَفَيَّ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ يَكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَأَ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَهَذَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى -

۱۶۵۵۔ وَقَدْ احْتَجَّ تَوَمُّ فِي جَوَازِ خَرَأِ الْهَدْيِ فِي  
غَيْرِ الْحَرَمِ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا أَبُو نَعِيمٍ  
قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ  
بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ قَاشَتَا الْحَسَنَ  
بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَأَصَابَهُ بَرَسًا فَأَوْفَى إِلَى  
رَأْسِهِ فَخَلَقَ عَلَى رَأْسِهِ وَخَرَعَنَهُ جَزُورًا فَطَافَ  
أَهْلَ الْمَاءِ -

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى قَدْ كَرِهَ اسْتِادَهُ مِثْلَهُ غَيْرَ  
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ وَلَا أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ مُحَرَّمًا -  
فَاحْتَجُّوا بِهَذَا الْحَدِيثِ لَا تَفِيهِ أَنْ



سے استدلال کیا کیونکہ اس میں (مذکورہ) ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حرم سے باہر اونٹ ذبح کیا۔ — ان لوگوں کے خلاف حجت یہ ہے کہ جو شخص حرم سے روکا نہ گیا ہو وہ اس کے لیے غیر محرم میں ذبح کرنا جائز قرار نہیں دیتے۔ اختلاف اس صوبہ میں ہے جب رکاوٹ ہبلے۔ —

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے مطابق جب حضرت علی کم البشہ وجہ نے حرم سے باہر ذبح کیا اور آپ حرم تک پہنچنے والے تھے تو آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ نہیں بلکہ دلوں پانی ملاوٹ پر مدد دینا کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا پھر حدیث میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ فرمایا تو جس طرح اسے ہدی قرار دینے والے ہدی پر محمول کر سکتے ہیں۔ ہدی پر محمول نہ کرنے والے اسے غیر ہدی بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نظر و قیاس کا بیان باب کے شروع میں ہو چکا ہے اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اس متمتع کا حکم جس کے پاس ہدی نہ ہو

اور نہ ہی وہ دس دنوں میں روزہ رکھے

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متمتع کے بارے میں جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ دس دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے، فرمایا کہ وہ ایام تشریق میں روزہ رکھے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ اور حضرت سالم حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت صرف محصر یا متمتع کو دی ہے۔

عَلَيْهَا تَحْرَأُ الْجَزُورُ دُونَ الْحَرَمِ فَكَانَ مِنَ الْحَجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُبِيعُونَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مَمْنُوعٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنَّ يَذَّ بِحَرِّ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَإِنَّمَا يَحْتَلِفُونَ إِذَا كَانَ مَمْنُوعًا عَنْهُ فَذَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ عَلَيْنَا لَمَّا نَحَرْنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ إِلَى الْحَرَمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ مَعْنَى أَخْرَجَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِذَلِكَ مَعَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ فَكَمَا يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ بَدَأْنَا بِالنَّظَرِ فِي ذَلِكَ وَذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ فَأَعْنَانَا ذَلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هَهُنَا۔

بَابُ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِي لَا يَجِدُ هَدْيًا وَلَا يَصُومُ فِي الْعَشْرِ

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنَّهُ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَامِلٍ فَصِيلَ بْنَ الْحُسَيْنِ الْجَدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يُرَخَّصْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ



آيَا الشَّرِيقِ إِلَّا لِمُحْضِرٍ أَوْ مُتَمِّعٍ -

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ تَبْرَحُ صَائِنًا لِمُتَمِّعٍ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَكُنْ صَامًا قَبْلَ عَرَفَةَ أَنْ يُصُومَ آيَا الشَّرِيقِ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا وَأَبَاحُوا صِيَامَ آيَا الشَّرِيقِ لِمُتَمِّعٍ وَالْفَارِسِ وَالْمُحْضِرِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَكُنْ نَوَاصِمًا قَبْلَ ذَلِكَ صَامُوا هَذِهِ الْآيَاتِ وَمَنْعُوا مِنْهَا مَنْ سِوَاهُمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ هُوَ كَآءٍ وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ أَنْ يُصُومُوا هَذِهِ الْآيَاتِ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْكُفَّارَاتِ وَلَا فِي تَطَوُّعٍ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ عَلَى الْمُتَمِّعِ وَالْفَارِسِ الْهَدْيُ لِمُنْتَعِهِمَا وَقِرَانُهُمَا وَهَدْيُ آخَرِهِمَا حَلَالٌ بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صَوْمٍ -

۱۶۶۰- وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ مِنَ الْأَثَارِ الْمَرْبُوعَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَرْدُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ تَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَحْلَمٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ مَنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَا الشَّرِيقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ مَأْكَلٌ وَشُرْبٌ -

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں ایسے متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ قربان ذوالحجۃ کے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے انہوں نے متمتع، قارن اور محصر کے یہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا ناجائز قرار دیا ہے جب ان کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی اس سے پہلے انہوں نے روزہ رکھا ہو اور اس کے علاوہ لوگوں کو ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔۔۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ اودان کے علاوہ دوسرے تمام لوگ ایام تشریق میں اس مقصد کے لیے یا کسی کفارہ میں یا نقلی طور پر یا کسی قسم کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا البتہ متمتع اور قارن پر دو دو قربانیاں واجب ہوں گی ایک قرآن و متمتع کی وجہ سے اور دوسری ہدی اور روزے کے بغیر احوام سے باہر آنے کے باعث (واجب ہوگی)۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی باہر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔



۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَمِيْدٍ الْمَدَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَيَّامَ مَرِيٍّ اَنْهَا اَيَّامُ اَكْلِ وَشُرْبٍ وَبَعَالٍ فَلَا صَوْمَ فِيْهَا يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هَاشِمٍ قَالَ اَنَا اِبْنُ اَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ اَيَّامُ اَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ اَللَّيْثَ عَنْ اَبْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِي مَرْثَدَةَ مَوْلَى عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنْهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَلِكَ الْغَدُ اَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحَى فَقَرَّبَ اِلَيْهِمْ عَمْرٌوْ طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌوْ اَفْطِرْ فَإِنَّ هَذِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا اَوْ يَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا فَافْطِرْ عَبْدُ اللهِ فَآكَلَتْ۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنْ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَعَاكَ اِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ التَّائِبَةُ كَذَلِكَ ثُمَّ التَّالِثَةُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ قَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں مری کے دنوں (ایام تشریق) میں اعلان کروں کہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں پس ان دنوں میں روزہ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت عقیل بن ابوطالب کے آٹا ذکر وہ غلام البومہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم (عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانا پیش کیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا روزہ توڑ دو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دنوں میں روزہ توڑنے کا حکم دیتے تھے یا (فرمایا) ہمیں ان دنوں میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ توڑ کر کھانا کھایا۔

حضرت سعید بن کثیر فرماتے ہیں حضرت جعفر بن عبدالمطلب نے ان کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی انھوں نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر دوسری اور تیسری بار یہی جواب دیا تو انھوں نے فرمایا ایسا نہ کرو البتہ اگر تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو (تو ٹھیک ہے) انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایام

اور یہی ہے صحیح



تشریق میں روئے رکھنے سے روکتے تھے۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام تشریق میں طواف کریں (اور اعلان کریں کہ) ستر دنوں میں روزہ نہ رکھو یہ کھانے پینے اور ذکر خداوندی کے دن ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر الہی کے دن ہیں۔

حضرت ابوالملیح ہذلی، حضرت عیشہ ہذلی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن دینار نے خبر دی کہ حضرت نافع بن جبر نے ان کو ایک صحابی سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان کا نام یا تھا لیکن میں بھول گیا (وہ فرماتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي النَّهْيَ عَنِ الصِّيَامِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ -

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَنْ يُتَارَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَتَاهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ -

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ أَنْ يُطَوِّتَ فِي أَيَّامٍ مَنَى إِلَّا لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ -

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمًا قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ هُوَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمًا قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْمَلِجِ الْهَذَلِيِّ عَنْ بُيُوشَةَ الْهَذَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوْحَ بْنَ قَالِ تَنَا ابْنَ جَرِيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَافِعٌ فَسَمِعْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ إِشْرَبِ سَحَابًا



قُمْ قَنَادِي النَّاسِ أَتَهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فِي  
إِيَّامِ مَيِّ -

۱۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ  
بَيْنَ مَنَهَالٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ بَشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ يَزِيدُ بْنُ  
هُرُونَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَنْ حَبِيبِ  
بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ بَشْرِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ تَارُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ الرَّبِيعَ  
بْنَ صَبِيحٍ وَمَرْزُوقِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيِّ قَالَا تَنَاوَلْتُ  
يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ أَنَّ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ الشَّرِيقِ  
الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ -

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ سَعِيدَ  
بْنَ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ  
عَنْ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمِثْلِهِ -

۱۶۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ  
يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ  
عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِينُ فِي أَيَّامِ الشَّرِيقِ  
مَعْنَى لَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ نَاهَا أَيَّامُ مَرَاكِلٍ وَشُرْبٍ -

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْجَبَرِيُّ قَالَ تَنَاوَلْتُ ابْنَ الْأَسْوَدِ  
وَيَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَكْرِ بْنِ قَالَا تَنَاوَلْتُ ابْنَ لَهْيَعَةَ  
عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفَيْصَةَ

بنو غفار قبیلے کے ایک شخص جسے بشر بن سحیم کہا جاتا تھا، سے فرمایا  
اشھاد لوگوں میں اعلان کرو کہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔  
حضرت نافع بن جبیر، حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حبیب بن الوثابت، حضرت نافع بن جبیر سے  
وہ حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یزید زقاشی سے مروی ہے حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یوم نحر کے بعد ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت یزید زقاشی سے وہ  
حضرت انس بن مالک سے اور وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت معمر بن عبد اللہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام  
تشریق میں منیٰ میں بھیجا کہ میں اعلان کروں کہ کوئی شخص  
روزہ نہ رکھے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

حضرت ابوالنضر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سلیمان  
بن یسار اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ  
دونوں حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہما)



بْنِ ذُو يَبِّ مُحَمَّدٍ ثَانٍ عَنْ أَمِّ الْفَضْلِ أُمِّ رَآةٍ  
عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ  
فَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ  
طَعْمٍ وَشُرْبٍ وَذَكَرَ اللَّهُ قَالَتْ فَأَرْسَلْتُ رَسُولًا  
مِنَ الرَّجُلِ وَمِنْ أَمْرَةٍ فَجَاءَنِي الرَّسُولُ فَحَدَّثَنِي  
أَنَّهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ حَدَافَةٌ يَقُولُ أَمَرَ نِي بِهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رُوْحٌ قَالَ  
ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُنْذِرُ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ خَالِدَةَ الزُّرِّيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي أَوْسَطِ  
أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُنَادِي فِي النَّاسِ لَا تَصُومُوا فِي  
هَذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبَعَالٍ۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اسْمَعِيلَ  
عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرِّيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي قَالَتْ لَكَائِي أَنْظِرُنِي إِلَى ابْنِ  
أَبِي طَالِبٍ عَلَى بَغْلَةٍ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْضَاءِ حَتَّى قَامَ إِلَى شُعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ  
يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامٍ صَوْمٍ  
إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذَكَرَ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ۔

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ تَمَامٍ قَالَ  
ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ  
بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَرْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
الْحَكَمِ الزُّرِّيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي فَمِمَّا  
رَأَيْتُ وَأُصِرُّمْ لَا يَصُومُونَ أَحَدٌ مِنْهَا  
أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم ایام تشریق میں رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے تو میں نے ایک پکارنے  
والے (منادی) کو پکارتے ہوئے سنا کہ یہ دن کھانے پینے  
اور ذکرِ خداوندی کے دن ہیں فرماتی ہیں میں نے ایک تاسد  
بھیجا کہ یہ کون شخص ہے اور اسے کس نے حکم دیا ہے قاصد  
نے واپس آکر بتایا کہ یہ ایک شخص ہیں جنہیں حضرت عذافہ رضی  
اللہ عنہ کہا جاتا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے

حضرت عمر بن خالدہ زرقی اپنے والدہ سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام  
تشریق میں سے دوسرے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ  
عنہ کو لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ان دنوں میں  
روزہ نہ رکھو۔ یہ کھانے پینے اور جاع کے دن ہیں۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ  
سے میری والدہ نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں گویا میں حضرت  
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ سرکارِ دو  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوشنی بیضا پر سوار تھے حتیٰ کہ  
آپ انصار کی ایک گھاٹی میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے  
مسلمانو! کے گروہ! یہ روزہ رکھنے کے دن ہیں یہ کھانے  
پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت مخزوم بن بکیر فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان  
بن لیسا سے سنا ان کا خیال ہے کہ انھوں نے ابن حکم زرقی  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا  
کہ وہ منیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو  
انھوں نے ایک سوار کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ کوئی  
شخص روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔



۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ مُضَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَسْعُودًا حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ نَحْوَهُ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَهَبِيُّ قَالَ أَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْسُفَ بْنَ مَسْعُودٍ يُنَاقِضُ الزُّرْقِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي جَدِّي ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُدَّافَةَ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مَنَى فَيَصِيحُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَصُومُ مَنْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَ شُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالُوا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهِ هَذِهِ الْأَثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَكَانَ نَهْيُهُ عَنْ ذَلِكَ مِنِّي وَالْحَاجُّ مُقِيمًا بِهَا وَفِيهِمْ الْمُتَمَتِّعُونَ وَالْقَارِئُونَ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُمْ مُتَمَتِّعًا وَلَا قَارِئًا دَخَلَ الْمُتَمَتِّعُونَ وَالْقَارِئُونَ فِي ذَلِكَ النَّهْيِ أَيْضًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ صَارَ هَذَا أَوَّلِي مَتَارٍ وَيُتِمُّ فِي هَذَا الْبَابِ قِيلَ لَهُ مِنْ قَبْلِ صِحَّةِ مَا جَاءَ فِي هَذَا أَوْ تَوَاتُرِ الْأَثَارِ بِهِ وَفَسَادِ مَا جَاءَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ ذَلِكَ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ عَنْ شُعْبَةَ فَهُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا يُثَبِّتُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالتَّوَاتُؤِ لِيُضْعِفَ يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ عِنْدَهُمْ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَفَسَادُ

حضرت بکیر، حضرت سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ان سے بیان کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے یوسف بن مسعود بن حکم زرقی سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھ سے میری دادی نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسعود بن حکم انصاری ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام منیٰ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اعلان کریں کہ خبردار کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں (وہ صحابی فرماتے ہیں) میں نے ان کو سواری پر یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب ان روایات کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہو گئی اور آپ نے منیٰ میں ان کو منع فرمایا جبکہ حاجی صاحبان ہیں مقیم تھے ان میں متمتع اور قارن بھی تھے اور آپ نے متمتع اور قارن کو مستثنیٰ بھی نہیں فرمایا تو اس نہی میں متمتع اور قارن بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس باب میں مروی روایات سے یہ روایات کیسے اولیٰ قرار پائیں؟ تو اسے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ ان روایات کی صحت و تواتر اور پہلی فصل میں مروی روایات کا فساد ہے۔ اسی سے یحییٰ بن سلام کی حضرت شعبہ سے مروی روایت ہے اور وہ حدیث منکر ہے علماء روایت یحییٰ بن سلام اور ابن ابی لیلیٰ کے ضعف اور فساد حفظ کی وجہ سے اس کو ثابت نہیں مانتے اس کے باوجود میں کسی بھی عالم پر طعن کرنا پسند نہیں کرتا لیکن جو کچھ



حَفِظْهُمَا مَعَ آتِي لَا أُحِبُّ أَنْ أَطْعَنَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ  
الْعُلَمَاءِ بِشَيْءٍ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ مَا تَقُولُ أَهْلُ الزَّوَايِدِ  
فِي ذَلِكَ وَمِنْ ذَلِكَ حَدِيثُ يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ  
الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ  
إِنَّهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ لِأَحَدٍ فِي صَوْمِ أَيَّامِ  
التَّشْرِيقِ إِلَّا لِلْحَصِيِّ أَوْ مُتَمَتِّعٍ فَقَوْلُهُمَا ذَلِكَ  
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا عَنِياً بِهَذِهِ الرُّخْصَةِ مَا قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجَّةِ  
نَعْدَا هَآئِلًا أَيَّامَ التَّشْرِيقِ مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ فَقَالَ رَخَّصَ  
لِلْحَاجِّ الْمُتَمَتِّعِ وَالْمُحْصِرِ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ  
بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَهْذِهِ الْآيَةَ عِنْدَهُمَا  
مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ وَخَفِيَ عَلَيْهِمَا مَا كَانَ مِنْ تَوْقِيفِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْ بَعْدِهِ  
عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَيْسَتْ بِدَاخِلَةٍ فِيمَا أَبَاحَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَهُ مِنْ ذَلِكَ فَهَذَا أَوَّجُهُ هَذَا  
الْبَابُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا  
مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُونَ أَنَّ  
يَوْمَ النُّحْرِ لَا يُصَامُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ إِلَى  
أَيَّامِ الْحَجِّ أَقْرَبُ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِمَا جَاءَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ  
صَوْمِهِ مِمَّا سَنَدُ كَرَاهِي هَذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
تَعَالَى فَلَمَّا كَانَ نَهْيُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ يَدْخُلُ فِيهِ الْمُتَمَتِّعُونَ وَالْقَارُونَ  
وَالْمُحْصِرُونَ كَانَ كَذَلِكَ نَهْيُهُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ  
التَّشْرِيقِ يَدْخُلُونَ فِيهِ أَيْضًا۔

۶۸۲۔ فِيمَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النُّحْرِ مَا حَدَّثَنَا  
ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا ابْنُ  
أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى

اہل روایت نے اس سلسلے میں کہا ہے وہ ذکر کرتا ہوں۔

اسی سے یزید بن سنان کی روایت ہے جسے ہم نے اس کے  
بعد حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا  
دونوں فرماتے ہیں ایام تشریق میں محصر اور متمتع کے علاوہ کسی کو روزہ  
رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی تو ممکن ہے انھوں نے اپنے اس قول سے  
وہ بات مراد لی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے  
چھوٹے دنوں میں تین دن کے روزے ہیں تو انھوں نے ایام تشریق  
کو حج کے دنوں میں سے نکل دیا اور فرمایا کہ متمتع حاجی اور محصر کو  
اس آیت کی بنیاد پر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی  
ہے اور ان کے نزدیک یہ دن ایام حج میں شامل ہیں اور ان سے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر اگاہ کرنا کہ یہ ایام، ان  
دنوں میں سے نہیں جن میں روزہ رکھنا جائز ہے، محضی رہے۔ روایات  
کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور خود فکر  
کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع  
ہے کہ قربانی کے دن کسی قسم کا روزہ رکھنا جائز نہیں اور وہ ایام تشریق  
کی نسبت ایام حج کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ہم  
اس باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تو جس طرح اس نہی  
میں متمتع، قارن اور محصر سب داخل ہیں اسی طرح ایام تشریق میں  
روزہ رکھنے کی ممانعت بھی ان سب کو شامل ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم نحر کے روزے کی  
ممانعت میں وارد احادیث سے یہ ہے۔ ابن ازہر کے اُناد کو وہ فلم  
ابو عبیدہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت علی  
الرضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا وہ



ابْنُ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُمَّتَانِ  
فَكَانَا يُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يَذْكُرَانِ النَّاسَ  
فَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ النَّحْرِ  
وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ  
قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا  
يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ فَأَمَّا  
يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا  
يَوْمُ النَّحْرِ فَيَوْمُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةٌ قَالَ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُوسَى قَالَ أَنَا ابْنُ بَرَاهِيمَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جُمَيْعٍ وَ  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ  
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ الْعِيدَ  
مَعَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ  
قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَصَارِيَّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ  
يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ تَنَا حَجَّاجٌ  
قَالَ تَنَا حَمَّادٌ عَنْ تَادَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ  
عُبَيْدِ الْمَدَنِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ السَّامَنِيَّ حَدَّثَهُ

دونوں نماز سے سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ فرماتے ہیں نے  
ان دونوں کو فرماتے ہوئے تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان دونوں یعنی قربانی کے دن اور عید الفطر میں روزہ رکھنے سے  
منع فرمایا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
میں عید کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن روزوں سے انطاری  
کا دن ہے اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن تم اپنی قربانیاں  
(کے گوشت) سے کھاتے ہو۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت  
ابو عبیدہ فرماتے ہیں میں نے عید کی نماز حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور  
وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ  
آپ نے دو دنوں یعنی عید الفطر اور یوم النحر کا روزہ رکھنے  
سے منع فرمایا۔

حضرت ابو نعرو، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ  
عنہ سے اور وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی  
مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوصالح سمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کی مثل کی غیر دیتے تھے۔



أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَّةً -

۱۶۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَامِرٍ عَنِ الزَّيْغِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ يَزِيدَ الزَّقَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنَ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مَسْلُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفُرْجِ خَارِجًا مِنْ أَكْيَامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمِ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيَاتِ الَّتِي يُصَامُ فِيهَا بِتَهْنِئَةٍ مِنْهُمْ كَذَلِكَ آيَاتُ الشَّرِيعَةِ خَارِجَةٌ مِنْ آيَاتِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمِ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْآيَاتِ الَّتِي تُصَامُ بِتَهْنِئَةٍ عَنْ صَوْمِهَا فَلَبِثَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ آيَاتِ الشَّرِيعَةِ لَيْسَ لِأَحَدٍ صَوْمُهَا فِي مُتَعَةٍ وَلَا قِرَانٍ وَلَا إِخْصَارٍ وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفَّارَاتِ وَلَا مِنَ السَّطَوِعِ وَهَذَا أَقُولُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنُ يُونُسَ وَمُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا -

۱۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ الْأَنْمَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا

حضرت یزید زقاشی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قزعة، حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

توجیب یوم نحر، ان ایام حج سے فارغ ہونے میں اللہ تعالیٰ نے تمتع کو بھی جگہ دے رکھی ہے کہ حکم دیا ہے کہ مکہ مکرمہ کا مدح صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان دنوں سے خارج کر دیا میں روزہ رکھا جائے تو اسی طرح ایام تشریق بھی ان ایام حج سے خارج ہیں میں اللہ تعالیٰ نے تمتع کو بھی جگہ دے رکھی ہے کہ حکم دیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ ان کو روزہ رکھنے کے دنوں سے خارج کر دیا ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ایام تشریق میں کسی شخص کے لیے بھی کسی قسم کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں تمتع ہوا قرآن یا احادیث ہر ایک قسم کے کفار سے روزہ ہر ایک قسم سے روزہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ — حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے



حَاجُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْغُرْفَةِ قَالَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَمَتَّعْتُ وَلَمْ أَهْدِ وَلَمْ  
أَمُحْ فِي الْعَشْرِ فَقَالَ سَلْ فِي قَوْمِكَ ثُمَّ قَالَ  
يَا مُعَيَّيْتُبُ أَعْطَهُ شَاءَ -

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَقُلْ لَهُ فِيهِ  
أَيَّامُ الشَّرِيقِ فَصَمَّهَا فَذَلَّ تَرْكُهُ ذَلِكَ وَامْرَأَةً  
إِيَّاهُ بِالْهَدْيِ أَنَّ أَيَّامَ الْحَجِّ عِنْدَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَمَتِّعَ بِالصَّوْمِ فِيهَا هِيَ قَبْلُ يَوْمِ الْغُرْفَةِ  
وَأَنَّ يَوْمَ الْغُرْفَةِ مَا بَعْدَهُ مِنْ أَيَّامِ الشَّرِيقِ  
كَيْسَ مِنْهَا -

## بَابُ حُكْمِ الْمُحْصَرِّ بِالْحَجِّ

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْبِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ الْقَتَوَانِيَّ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ  
الْحَجَّاجِ بْنِ عُمَرَ وَالْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَمِيَ جَزْأً وَكُسِرَ  
فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حُجَّةٌ أُخْرَى قَالَ لِحَدَّثْتُ بِذَلِكَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ هُرَيْرَةَ فَقَالَ صَدَقَ -

۱۶۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ  
عَنِ الْحَجَّاجِ الْقَتَوَانِيَّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلَهُ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ ذَلِكَ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ -

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ  
ابْنَ حَاطِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا سَأَلْنَا الْحَجَّاجَ  
بْنَ عُمَرَ وَعَمَّنْ حَيْسَ وَهُوَ مُحَرَّرٌ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں نے  
تمہیں کیا لیکن نہ تو میرے پاس ہدی ہے اور نہ ہی میں نے دس  
دنوں میں روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا اپنی قوم سے سوال کرو، پھر  
(ناظم بیت المال سے) فرمایا اے معقیب! اس شخص کو ایک  
بکری دے دو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس  
سے یہ نہیں فرمایا کہ ان ایام تشریق میں روزہ رکھ لو۔ پس آپ کا اس  
بات کو چھوڑ دینا اوسا سے ایام حج میں ہدی کا حکم دینا اس بات پر  
دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک ایام حج میں اللہ تعالیٰ نے تمتع کو  
روزہ رکھنے کا حکم دیا وہ یوم نحر سے پہلے کے دن ہیں اور بعد کے  
ایام تشریق ان دنوں میں شامل نہیں

## حج کے محصر کا حکم

حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ جو شخص ناکر ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ  
جائے وہ احرام سے نکل گیا اوسا پر دوسرا حج (بطور قضا لازم)  
ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات  
حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے  
بیان کی تو انہوں نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔

حضرت ابو ماسم حضرت حجاج صوفی سے روایت کرتے  
ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل بیان کیا لیکن انہوں نے اس بات  
کا ذکر نہیں کیا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس  
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات بیان کی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آقا کو وہ غلام حضرت عبداللہ  
بن رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حجاج بن عمرو  
رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو مالک احرام  
میں (حج سے) کوئی رکاوٹ نہ ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ



رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ ثانی فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب عمرہ کاظم ننگر اہم جلتے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جاتے تو وہ اسی وقت احرام سے نکل آتا ہے اللہ اب احرام کھولنے کے باعث اس پر قضا رہی اگرچہ تھا تو حج کرے اور اگر عمرہ ہو تو اس کی قضا کرے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس وقت تک احرام سے نہیں نکلتا جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ ہو انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت مسود بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دن ملتی سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔

حضرت خزیمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب محرم کے راستہ میں دشمن حائل ہو جائے تو وہ اسی وقت احرام کھول دے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار قریش نے بیت اللہ شریف کے عمرہ سے روکا تو آپ نے ہدی ذبح فرمائی، حلق کر دیا اور احرام کھول دیا صحابہ کرام نے بھی اسی طرح کیا پھر واپس لوٹے حتیٰ کہ آٹھ سال عمرہ کیا۔

تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرہ میں دشمن کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ قربانی کرنے کے بعد احرام

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد کر مثله فحدثت بذلك ابن عباس و آبا هدية فقالوا صدق -

## بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذا هب قوم الى ان المحرم بالبحر او بالعمرة اذا كسر او عرج فقد حل حينئذ وعليه قضاء ما حل منه ان كانت حجة فحجة وان كانت عمرة فعمرة واحجوا في ذلك بهذا الحديث -

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يحل حتى يخرج عنه الهدى فاذا اخرج عنه الهدى حل -

۱۶۹۵ - واحجوا في ذلك بما حدثنا محمد بن

ابن خزيمة قال ثنا محمد بن عمرو بن عبد الله بن الرومي قال ثنا محمد بن الثور قال انا مقرر عن الزهري عن عروة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر يوم الحديبية قبل ان يحلق وامر اصحابه بذلك -

۱۶۹۶ - حدثنا محمد بن عمرو بن تمام قال

ثنا يحيى ابن عبد الله ابن بكير قال حدثني ميمون بن يحيى عن مخرمة بن بكير عن ابيه

قال سمعت نافع مولى بن عمر يقول قال ابن عمر اذا عرض للمحرم عداوة فانه يحل حينئذ

قد فعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حبسته كفار قریش عن البيت فتحر

هذيه وحلق وحل هو واصحابه ثم رجعوا حتى اعتمر وامن العام المقبل -

قلنا كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يحل بالاحصار في عمرته يحصر



الْعَدْوِ اَيَّاهُ حَتَّى تَخْرُجَ الْهَدْيَ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ كَذَلِكَ  
حُكْمَ الْمُحْصَرِّ لَا يَحِلُّ بِأَيِّ حُصَارٍ حَقَّ يَخْرُجَ الْهَدْيُ  
وَلَيْسَ فِيمَا رَوَيْنَاهُ أَوْ لَا خِلَافَ لِهَذَا عِنْدَنَا  
لَا نَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ  
فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحِلَّ لَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ يَذْلِكُ مِنْ  
إِحْرَامِهِ وَيَكُونُ هَذَا كَمَا يُقَالُ قَدْ حَلَّتْ فَلَانَهُ  
لِلرِّجَالِ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهَا مِنْ نَوْجٍ  
قَدْ كَانَ لَهَا قَبْلَ ذَلِكَ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهَا قَدْ  
حَلَّتْ لَهُمْ فَيَكُونُ لَهُمْ وَطِئُهَا وَلَكِنْ عَلَى مَعْنَى  
أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَتَزَوَّجُوا تَزَوُّجًا يَحِلُّ  
لَهُمْ بِهِ وَطِئُهَا هَذَا كَلَامٌ جَائِزٌ مُتَسَاوٍ فَلَمَّا  
كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ اخْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَحَبَاءُ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ  
عُرْوَةَ عَنِ السُّوَرِيِّ مَا قَدْ وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذَلِكَ  
هَذَا التَّأْوِيلُ وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ  
بِقَوْلِهِ عَنْ وَجَلَّ فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ نِسَاءً اسْتَيْسَرَ مِنَ  
الْهَدْيِ وَلَا تَخْلُقُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ  
مَحَلَّهُ فَلَمَّا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُحْصَرَّ أَنْ لَا يَخْلُقَ رَأْسَهُ  
حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ عَلِمَ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ  
الْمُحْصَرُّ مِنْ إِحْرَامِهِ إِلَّا فِي وَثَبَ مَا يَحِلُّ لَهُ حَلُّ  
رَأْسِهِ فَهَذَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَبِيَّةٍ  
وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ ذَلِكَ التَّأْوِيلُ أَيْضًا أَنَّ  
حَدِيثَ الْحُجَّاجِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ  
ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَا صَدَقَ فَصَارَ  
ذَلِكَ الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَيْضًا وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْصَرِّ  
مَا قَدْ دَلَّ عَلَى التَّأْوِيلِ الَّذِي صَرَفْنَا إِلَيْهِ

کھولا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ محصر کا حکم یہ ہے کہ وہ رکاوٹ پیدا  
ہونے کے بعد جب تک جانور ذبح نہ کرے، احرام نہ کھولے  
اور جو کچھ ہم نے شروع میں روایت کیا اس میں ہمارے نزدیک اس  
بات کے خلاف کچھ نہیں، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی  
کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے  
نکل گیا، میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس شخص کے لیے احرام کھولنا  
جائز ہو گیا یہ مطلب نہیں کہ وہ احرام سے نکل گیا یہ اسی طرح ہے کہ جب  
کسی عورت کی عدت ختم ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ عورت مردوں  
کے لیے حلال ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب وہ اس سے وطی  
کر سکتے ہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اب وہ اس سے نکاح کر سکتے  
ہیں جس کے ذریعے اس سے وطی کرنا جائز ہو گا یہ کلام جائز اور صحیح  
ہے۔ — پس جب اس حدیث میں ہماری مذکورہ بات  
کا احتمال ہے اور حضرت مسور سے حضرت عروہ (رضی اللہ عنہا) کی  
روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات آئی ہے جو ہم نے  
بیان کی تو اس سے یہ مفہوم ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب  
میں یوں ارشاد فرمایا "اور اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو ہدی میسر  
ہو (بھیج دو) اور جب تک ہدی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچے اپنے  
سرور کو نہ منڈاؤ" تو جب اللہ تعالیٰ نے محصر کو حکم دیا کہ وہ قربانی (ہدی)  
کے قربان گاہ میں پہنچنے تک سر نہ منڈائے تو اس سے معلوم ہوا کہ محصر  
اس وقت احرام کھولے گا جب اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہو گا اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسی بات پر دلالت کرتا ہے پھر حدیثیہ کے موقع  
پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

اس تاویل کی صحت کی دلیل یہ بھی ہے کہ حجاج بن عمرو کی روایت  
میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ انھوں نے یہ بات  
حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کی  
تو انھوں نے فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں تو یہ حدیث حضرت ابن عباس  
اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی طرف سے بھی قرار پائی۔ پھر  
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے محصر کے بارے میں اس



حَدِيثُ الْحَجَّاجِ -

۱۶۹۷- وَدَلَّ عَلَيْهِ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ  
قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ بَرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَائِمُوا الْجَرَّ وَالْعُمَرَاءَ لِلَّهِ  
فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ إِذَا  
أُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْيَ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ  
حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا  
أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ  
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ  
عَجَلَ فَلَاحِقَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَعَلَيْهِ  
فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ صِيَامٌ  
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقَ عَلَى سِتَّةٍ مَسَاكِينَ كُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ  
صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَإِذَا أَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهِ  
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَإِنْ مَضَى مِنْ وَجْهِهِ  
ذَلِكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ فَإِنْ أَخَّرَ الْعُمْرَةَ إِلَى قَابِلٍ فَعَلَيْهِ  
حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ  
يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَخْرَافًا يَوْمَ عَرَفَةَ  
وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَقَدَ  
ثَلَاثِينَ -

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكْرِيَّا بَنِي  
يَحْيَى قَالَ ثَنَا الْفَرَّايُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ  
فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ قَالَ مَنْ  
حَبِسَ أَوْ مَرَضَ قَالَ بَرَاهِيمُ فَخَدَّثَ بِهِ سَعِيدُ  
بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -

فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْهُ يَحْدُ مِنْ  
أَحْرَامِهِ يَا أَصْحَابَ حَقِّ تَحَرُّعَتِ الْهَدْيُ وَقَدْ  
رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

منہم کے موافق بات فرمائی جو ہم نے حدیث علیہ کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔  
لہذا اس پر حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت دالت کرتے ہیں  
وہ آیت کریمہ اور حج و عمرہ کو پورا کر دے پس اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے  
تو جو جائز ہو (بیچ دو) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کسی  
شخص کو رکاوٹ ہو جائے تو وہ ہی بیچ دے اصرار شاذ و عداوندی  
اور جب تک ہدی قربان گاہ میں پہنچ جائے حتیٰ ذکر واد اور جو کوئی  
تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو رو رو یا صحت  
یا قربانی کے ذریعہ فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے تو اگر بیلہ کر سکتے  
ہوئے ہدی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے سر منڈائے تو اس پر روزے یا  
صحت یا قربانی کے ذریعہ فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں  
کو کھانا کھلاتے ہیں ہر مسکین کو نصف صاع (دو کلو گرام) دیتے ہیں  
”نسک“ بکری ہے جب اس رکاوٹ سے مامون و محفوظ ہو جائے  
تو جو شخص حج کے ساتھ عموکاٹا لادہ بھی اٹھائے تو اگر اس نے اپنا یہ عمل  
جاری رکھا تو اس پر حج لازم ہے اور اگر عمرہ کو دوسرے سال تک  
تو فر کیا تو اس پر حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں (ارشاد و عداوندی) اور جو  
ہدی میسر ہو (ن ذبح کرے) پس جو شخص (ہدی قربان کرے) تو وہ حج  
کے دنوں میں تین روزے رکھے قذری دن تو ذوالحجہ ہے اور سات  
روزہ ہے واپس آکر رکے حضرت ابراہیم (راوی) فرماتے ہیں میں  
نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اقل ہے اور انہوں نے میں کی گروہ بنائی۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ”خَانَ الْعَصَا“ کے  
کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کو لوٹنے سے حرج  
دیا جائے یا وہ بیمار ہو جائے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں  
میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان  
کی تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی  
اسی طرح فرمایا۔ — تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے اصرار (رکاوٹ) کی بنیاد پر اس کے احرام کو اسی وقت کھولنا  
جائز قرار دیا جب اس کی طرف سے ہدی ذبح کر دی جائے انہوں



نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احولم سے مکمل کیا قیہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کے لیے احولم کو نانا جانتے ہیں جیسا کہ ہم نے موقوف اختیار کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر صحابہ کرام

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو ایک زہریلے سانپ نے ڈسا اور انہوں نے عمرے کا احولم باندھا ہوا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن گئی تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کا واقعہ ذکر کیا انہوں نے فرمایا وہ اپنی ہدی بھیجے اور اپنے ساتھیوں سے ایک وقت مقرر کر لے۔ جب اس کی طرف سے ہدی ذبح ہو جائے تو وہ احرام کھول دے۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے بعد اس کے ذمہ عمر ہے۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان الغنوی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قبیلہ نخع کے ایک شخص نے جس کو عمیر بن سعید کہا جاتا تھا، عمرے کا احرام باندھا پھر اسے سانپ نے ڈسا وہ راستے میں پڑا ہوا تھا کہ سواروں کا ایک دستہ آیا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدی بھیجو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک دن مقرر کر دو جب وہ دن آجائے تو وہ احرام کھول دے حضرت حکم فرماتے ہیں حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے تم سے

مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِيَ جَ فَقَدْ حَلَّ فَذَلِكَ أَنَّ مَعْنَى فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهُ أَيُّ لَهْ أَنْ يَحِلَّ عَلَى مَا ذَهَبْنَا فِي ذَلِكَ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ أَيُّضًا مِنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ بْنُ شَدَّادٍ الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَدِرْ غَ صَاحِبٌ لَنَا بَدَاتِ النَّزَائِنِ وَهُوَ مُهْرٌ بِعُمَرَةَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا فَلَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَنَذَرْنَا لَهُ أَمْرًا فَقَالَ يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَيُؤَاعِدُ أَصْحَابَهُ مَوْعِدًا أَنْ حَرَّ عَنْهُ حَلَّ۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْعَمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ بِنْتِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَرَّ عَلَيْنَا عُمَرَةُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَاجِرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هِلْمٍ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَهْلَ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ بِعُمَرَةَ يُقَالُ لَهُ عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ فَلَدِ غَ فَبَيْنَا هُوَ صَرِيْعٌ فِي الطَّرِيقِ إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ فَيُهْمَرُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَيَسْأَلُوهُ فَقَالَ ابْعَثُوا لِهَدْيٍ وَاجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ يَوْمًا مَارَةً فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ وَقَالَ عَمَّارَةُ بِنْتُ عُمَيْرٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِه



عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُسْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ خَدَّاثَةَ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَتْ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءٌ ۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لَكَ حَدَّثَتْهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ الْمُحْصَرُّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنْ اضْطُرَّ إِلَى شَيْءٍ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِي لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا وَالذَّوْءُ صَنَعَ ذَلِكَ وَافْتَدَى -

فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الرِّوَايَاتِ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَ الْحَجَّاجِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هَذَا فِي الْأَخْصَارِ الَّذِي هَذَا أَحْكَمُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِأَيِّ مَعْنَى يَكُونُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُونُ بِكُلِّ حَالٍ مَا يَحْبِسُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُونُسَ وَنَحْنُ وَقَدْ رَوَيْنَا ذَلِكَ أَيْضًا نِيْمًا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ آخَرُونَ لَا يَكُونُ إِلَّا خَصَارُ الَّذِي حُكِمَ مَا وَصَفْنَا إِلَّا بِالْعَدْوِ خَاصَّةً وَلَا يَكُونُ إِلَّا مَرَافِعٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ -

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكْرِيَّا أَبُو شَرَحٍ قَالَ ثنا الْفَرَّائِيُّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَكُونُ إِلَّا خَصَارًا لَا مِنْ عَدْوٍ -

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا لَكَ حَدَّثَتْهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَبَسَ دُونَ الْبَيْتِ مَرَضٍ

مردمی از انصار سے تا انھوں نے حضرت حکم کی روایت کیا

یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر آٹھ سال عمرہ کی قضا ہے حضرت شبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمانؓ حضرت سالمؓ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا عصر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سہی نہ کرے اور اگر اس کے لیے لباس پہنتا یا دوائی استعمال کرنا ضروری ہے تو ایسا کرے اور نذیر دے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے حجاج کی روایت کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

اس کے بعد اس احصار کے بارے میں جس کا یہ (مذکورہ بالا) حکم ہے اختلاف ہوا کہ اس کا باعث کیا چیز ہوتا ہے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص کو بیماری دفیوہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے (وہ عصر ہے) حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ہم نے یہ اس سے پہلے اس باب میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں ہم نے جس احصار کا حکم بیان کیا وہ صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے بیماریوں سے نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے

حضرت نافعؒ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت سالمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف سے رک جائے وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ



کے درمیان سی نہ کرے۔

فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ -

قَلَمَّا وَقَعَ بِي هَذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رَوَيْنَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
حَدِيثِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَآبِي  
هُرَيْرَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ يَعْني النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ عَجَلِيَّ  
حُجَّةً أُخْرَى ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْإِحْصَارَ يَكُونُ  
بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُونُ بِالْعَدُوِّ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا  
الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْأَثَارِ وَأَمَّا  
مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُونَ  
أَنَّ الْإِحْصَارَ الْعَدُوِّ يَحِبُّ بِهِ لِلْمُحْصَرِ الْإِحْلَالَ  
كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ تَوْمٌ  
حُكْمُهُ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ مَنَعَهُ  
مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحُجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ  
آخَرُونَ حُكْمُهُ بَاطِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ فَإِنَّ دَنَا  
أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبَيِّمُ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ  
يَكُونُ مَبَاحًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا  
الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيقُ الْقِيَامَ كَانَ فَرَضُهُ أَنْ  
يُصَلِّيَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ يَخَافُ أَنْ قَامَ أَنْ يُعَارِنَهُ  
الْعَدُوُّ وَيَقْتُلَهُ أَوْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلَى رَأْسِهِ  
فَمَنَعَهُ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ  
أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا أَوْ سَقَطَ عَنْهُ فَرَضُ الْقِيَامِ وَ  
أَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ  
فَمَنَعَهُ ذَلِكَ مِنَ الْقِيَامِ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ  
فَرَضُ الْقِيَامِ وَحَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَدُكِعُ  
وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذَلِكَ أَوْ يُؤْمِي إِنْ كَانَ لَا يُطِيقُ  
ذَلِكَ فَرَأَيْنَا مَا أُبَيِّمُ لَهُ مِنْ هَذَا بِالضَّرُورَةِ  
مِنَ الْعَدُوِّ قَدْ أُبَيِّمُ لَهُ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْمَرَضِ

جب اس مسئلے میں اختلاف واقع ہوا اور ہم حضرت حجاج بن عمرو  
ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جاتے یا وہ لنگڑا ہو جائے وہ  
احرام سے نکل گیا ہے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں کہ اس پر دوسرا حج لازم ہے  
تو اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی  
طرح بیماری کے باعث بھی ہوتا ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار  
سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ دشمن کی وجہ  
سے احصار (رکاوٹ) کی صورت میں محصر بہر احرام کے کھولنے کا وجہ  
متفق علیہ ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن بیماری کے بارے میں اختلاف ہے  
ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سلسلے میں اس کا حکم دشمن کے حکم جیسا ہے  
اس کا حج کو جاری رکھنے سے روکنا دشمن کے روکنے کا طرح ہے لیکن دوسرے  
حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا حکم دشمن کے حکم سے جدا ہے تو ہم نے ارادہ  
کیا کہ دیکھیں آیا وہ کام جو دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہے  
وہ بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہوتا ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب  
کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا  
 لازم ہے اور اگر اسے ڈر ہو کہ کھڑا ہونے کی صورت میں دشمن اسے  
دیکھ کر قتل کر دے گا یا دشمن اس کے سر پر کھڑا ہو اور وہ اسے کھڑا  
ہونے سے روکے تو سب کا اتفاق ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور  
اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی اتفاق  
ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار یا شل ہو جائے اور اس وجہ سے وہ کھڑا نہ  
ہو سکے تو اس سے فرضیت قیام ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے لیے  
بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے طاقت ہو تو رکوع اور سجدہ کرے ورنہ  
اشکے سے پڑھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو کام دشمن کے  
باعث ضرورت کے تحت جائز ہوتا ہے وہ مرض کی وجہ سے بھی حسب  
ضرورت جائز ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص اور پانی کے  
درمیان دشمن مائل ہو جائے تو اس سے وضو کی فرضیت ساقط ہو جاتی



وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا حَالَ الْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ سَقَطَ عَنْهُ فَرَضُ الْوُضُوءِ وَتَيَمَّمَ وَصَلَّى وَكَذَلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ يَضُرُّهَا الْمَاءُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا يَسْقُطُ عَنْهُ فَرَضُ الْوُضُوءِ وَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَكَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ الَّتِي قَدْ عُدَّ فِيهَا بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُدَّ فِيهَا أَيْضًا بِالْمَرَضِ وَكَانَ الْحَالُ فِي ذَلِكَ سَوَاءً ثُمَّ رَأَيْنَا الْحَاجَّ الْمُحْصِرَ بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُدَّ رَجْعُ لَهُ فِي ذَلِكَ أَنْ يَفْعَلَ مَا جُعِلَ لِلْمُحْصِرِ أَنْ يَفْعَلَ حَتَّى يَحِلَّ وَاخْتَلَفُوا فِي الْمُحْصِرِ بِالْمَرَضِ فَالْنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا وَجِبَ لَهُ مِنَ الْعُدْرِ بِالضَّرُورَةِ بِالْعَدُوِّ يَجِبُ لَهُ أَيْضًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ وَيَكُونُ حُكْمُهُ فِي ذَلِكَ سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُهُ فِي ذَلِكَ أَيْضًا سَوَاءً فِي الطَّهَارَاتِ وَالصَّلَوَاتِ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هَذَا فِي الْحُرْمِ بِعُمَرَةٍ يُحْصَرُ بَعْدَ وَادِّ بِمَرَضٍ فَقَالَ قَوْمٌ يَتَّبِعُتْ بِهَدْيٍ وَيُؤَادُّهُ أَنْ يَخْرُجَ عَنْهُ فَإِنَّا نَخْرُجُ حَلًّا وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ يُقِيمُ عَلَى إِحْرَامِهِ أَبَدًا وَلَيْسَ لَهَا وَقْتُ كَوْنِ الْحُجَّةِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا بِالْهَدْيِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ لَنَا أَحْصَرَ بِعُمَرَةٍ زَمَنَ الْحُدُ بِلَبِّهِ حَصْرَتُهُ كَفَّارَةٌ قَرِيشٍ قَصَرَ الْهَدْيِ وَحَلَّ وَلَمْ يَنْتَظِرْ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ إِلَّا حَصْرًا إِذَا كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا كَوْنِ الْحُجَّةِ بَلْ جَعَلَ الْعُدْرَ فِي الْإِحْصَارِ بِأَنْجٍ قُتِلَتْ بِذَلِكَ أَنْ حُكِمَ بِهَا فِي الْإِحْصَارِ فِيهِمَا سَوَاءً وَأَنَّهُ يَتَّبِعُتْ الْهَدْيِ حَتَّى يَحِلَّ بِهِ وَمَا أَحْصَرِيهِ مِنْهُمَا إِلَّا أَنْ عَلَيْهِ فِي الْعُمَرَةِ قَضَاءُ عُمَرَةٍ مَكَانَ عُمَرَةٍ وَعَلَيْهِ فِي الْحُجَّةِ حُجَّةٌ مَكَانَ حُجَّتِهِ وَعُمَرَةٌ لِإِحْلَالِهِ

ہے وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح اگر اسے کوئی ضرر رساں بیماری ہو تو اس صورت میں بھی وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے گی وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے تو ان صورتوں میں جہاں وہ دشمن کی وجہ سے مندر ہوا اور کبھی بیماری کی وجہ سے مندر ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ایک میا حکم ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے تو وہ مندر قرار پاتا ہے اور اسے وہ عمل کرنے کا حکم ہے جو محصر کو کرنا چاہیے حتیٰ کہ وہ احرام کھول دے جبکہ بیماری کی وجہ سے رکنے والے (محصر) کے بارے میں ان (فقہاء اکرام) کا اختلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر تیس کا تقاضا ہے کہ دشمن کی وجہ سے ضرورت کے تحت جو عمل واجب ہے بیماری کے باعث بھی ضرورتاً واجب ہوگا اور ان دونوں کا حکم اسی طرح ایک میا ہوگا جیسے طہارت اور نماز میں دونوں کا حکم برابر ہے۔

پھر اس کے بعد اس شخص کے بارے میں افتقار ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے محصر ہو گیا۔ ایک مجتہد کہتی ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور ان سے وعدہ کر دے اسے اس کی طرف سے ذبح کریں جب وہ ذبح کر لیں تو یہ احرام کھول دے لیکن دوسرے مجتہد فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل احرام باندھے رکھے اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہدی کے ساتھ احرام سے نکل جائے ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ معیت سے جرم لے اس باب کے شروع میں نقل کی ہے کہ جب آپ کو مدینہ کے سال کفار قریش کی وجہ سے رکاوٹ ہو گئی تو آپ نے ہدی ذبح کی اور احرام کھول دیا اللہ اس بنیاد پر احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا کہ اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں بلکہ اس کے لیے رکاوٹ کو اسی طرح مندر قرار دیا جس طرح سے رکاوٹ کے باعث مندر ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ احرام کی صورت میں دونوں کا حکم ایک جیسے ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور اس کے بعد اس احصار کی وجہ سے دونوں کا احرام کھول دے البتہ اس پر عمرو کی صورت میں عمرو کی قضا ہوگی اور حج کی صورت میں بطور قضا ایک حج اور احرام کھولنے کی وجہ سے عمرو لازم ہوگا۔



وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْعُمَرَاءِ أَنَّهُ قَدْ يَكُونُ الْمُحَرَّمُ  
مُحَرَّمًا بِمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَهَذَا أَوْجُهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ  
الْأَثَرِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ  
قَدْ فُرِضَتْ عَلَى الْعِبَادِ مِمَّا جُعِلَ لَهَا وَقْتُ خَاصٌّ  
وَأَشْيَاءُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ مِمَّا جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ  
وَقَدْ رَأَيْنَاهُمَا الصَّلَوَاتُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فِي  
أَوْقَاتٍ خَاصَّةٍ تَوَدَّى فِي تِلْكَ الْأَوْقَاتِ بِأَسْبَابٍ  
مُتَقَدِّمَةٍ لَهَا مِنَ التَّطَهُّرِ بِالمَاءِ وَسُتْرِ الْعَوْرَةِ  
وَمِنْهَا الصِّيَامُ فِي كَفَّارَاتِ الظَّهَارِ وَكَفَّارَاتِ  
الصِّيَامِ وَكَفَّارَاتِ الْقَتْلِ جُعِلَ ذَلِكَ عَلَى الْمَظَاهِرِ  
وَالْقَاتِلِ لَا فِي الْأَيَّامِ بَعَيْنِهَا بَلْ جُعِلَ الدَّهْرُ  
كُلُّهُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ جَعَلَهَا اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْحَاثِمِ فِي عَمَلِهِ وَهِيَ الْطَعَامُ عَشْرَةَ  
مَسَاكِينَ أَوْ كَسَوْتَهُمَا وَتَحَرَّى رُقْبَةً شَعْرَةً  
جَعَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ لِمَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ  
بِالْأَسْبَابِ الَّتِي يَتَقَدَّمُهَا وَالْأَسْبَابِ الْمَفْعُولَةُ  
فِيهَا فِي ذَلِكَ عُدَّةً إِذَا مَنَعَ مِنْهَا فَمِنْ ذَلِكَ مَا  
جُعِلَ لَهُ فِي عُدَّةِ الْمَاءِ مِنْ سُقُوطِ الظَّهَارِ وَ  
بِالمَاءِ وَالتَّيْمُمِ وَمِنْ ذَلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ  
مَنَعَ مِنْ سُتْرِ الْعَوْرَةِ أَنْ يُصَلِّيَ بِأَدَى الْعَوْرَةِ  
وَمِنْ ذَلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مَنَعَ مِنَ الْقِيَلَةِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى غَيْرِ  
قِبْلَةٍ وَمِنْ ذَلِكَ مَا جُعِلَ لِلَّذِي مَنَعَ مِنَ الْقِيَامِ  
أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا أَيْزُكُمُ وَيَسْجُدُ فَإِنْ مَنَعَ مِنْ ذَلِكَ  
أَيْضًا أَوْ مَنَعَ إِيْمَاءً فُجِعَ لَهُ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ قَدْ بَقِيَ  
عَلَيْهِ مِنَ الْوَقْتِ مَا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ  
الْعُدُّ وَيَعُودَ إِلَى حَالِهِ قَبْلَ الْعُدَّةِ وَهُوَ فِي الْوَقْتِ  
لَمْ يَفْتَهُ فَكَذَلِكَ جُعِلَ لِمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ  
فِي الْكَفَّارَاتِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فِيهَا

اس سے پہلے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت نقل کی ہے کہ عمرہ کا محرم بھی کبھی محرم ہوتا ہے، روایات کے  
طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو امور امت  
پر فرض ہیں ان میں سے بعض کے لیے خاص وقت منحصر ہے اور کچھ  
فرض امور عمر بھر کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے نمازیں ہیں جو خاص  
اوقات میں فرض ہیں اور انہی اوقات میں ان اسباب کے ساتھ ادا کی  
جاتی ہیں جو ان (اوقات) سے پہلے پائے جاتے ہیں مثلاً پانی کے  
ساتھ طہارت حاصل کرنا اور ستر ڈھانپنا (وغیرہ) اور ان امور میں سے  
ظہار کے کفارے روزوں کے کفارے اور قتل کے کفارے ہیں جو  
ظہار کرنے والے اور قاتل پر مقرر دنوں میں لازم نہیں بلکہ زندگی میں  
جب چاہے ادا کر سکتا ہے اسی طرح قسم کا کفارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے  
قسم قرآن سے دلے پر لازم کیا اور وہ دس سکنیوں کو کھانا کھانا یا انھیں  
لباس پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ  
نے پہلے سے پائے جانے والے اسباب اور نماز کے اندر پہلے جانے  
والے امور کے ساتھ فرض فرمائی ہے جب ان امور سے رکاوٹ ہو  
جاتے تو اسے مذر قرار دیا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس  
شخص کو پانی نہ ملے اس سے پانی کے ساتھ طہارت سا قسط ہو جاتی ہے  
اور تیمم کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر شتر مگاہ ڈھانپنے  
کے لیے کچھ نہ ملے تو ننگے سر نماز پڑھ لے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص  
قبلہ رخ نہ ہو سکے وہ غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے اور جسے  
قیام سے رکاوٹ ہو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھ لے  
اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے سے پڑھ لے اسے اس بات کی  
اجازت دی گئی اگرچہ اتنا وقت باقی ہو جس میں یہ مذر ختم ہو جائے  
اور وہ اس حالت کی طرف لوٹ آئے جو مذر سے پہلے تھی اور ابھی اس  
سے وقت نہ نکلا ہو اسی طرح جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے کفاروں کے  
روزے واجب کیے ہیں کسی بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ  
ہو تو وہ معذور ہو گا حالانکہ ممکن ہے وہ اس کے بدشعیک ہو جائے اور  
اس کی طاقت بحال ہو جائے اور اسے روزہ رکھنے سے کوئی چیز مانع

۱۔ اگر غلام آزاد نہ کر سکے یا کھانا اور لباس وغیرہ نہ دے سکے تو تین روزے رکھے۔ ۱۲ ہزار دی



الصَّوْمَ لِمَرْضٍ حَلَّ بِهِ مِمَّا قَدْ يَجُوزُ بِرُوءِهَا وَمِنْهُ  
بَعْدَ ذَلِكَ وَرُجُوعُهُ إِلَى حَالِ الطَّاقَةِ لِذَلِكَ الصَّوْمِ  
فَجُعِلَ ذَلِكَ لَهُ عُذْرًا فِي اسْتِقَاطِ الصَّوْمِ عَنْهُ بِهِ وَلَمْ  
يَمْنَعْ مِنْ ذَلِكَ إِذَا كَانَ مَا جُعِلَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ  
لَا وَقْتُ لَهُ وَكَذَلِكَ نِيْمًا ذَكَرْنَا مِنَ الْأَطْعَامِ فِي  
الْكَفَّارَاتِ وَالْعِتَقِ فِيهَا وَالْكَسْوَةِ إِذَا كَانَ الَّذِي  
فُرِضَ ذَلِكَ عَلَيْهِ مُعْدِمًا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَجِدَ  
بَعْدَ ذَلِكَ نَيْكُونُ قَادِرًا عَلَى مَا أَوْحَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ قَوَاتٍ لَوْ قَتَلَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ  
أَوْجَبَ عَلَيْهِ فِعْلُهُ فِيهِ فَلَمَّا كَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ  
يُزُولُ فَرَضُهَا بِالضَّرُورَةِ فِيهَا وَإِنْ كَانَ لَا يَخَافُ  
فَوْتُ وَقْتِهَا فَجُعِلَ ذَلِكَ وَمَا خِيفَ فَوْتُ وَقْتِهِ  
سَوَاءٌ مِمَّنْ الصَّلَاةِ فِي أَوَاخِرِ أَوْ قَاتِبِهَا وَمَا أَشْبَهَ  
ذَلِكَ قَالَ النَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الْعَمْرُ  
وَإِنْ كَانَ لَا وَقْتُ لَهَا أَنْ يُبَاحَ فِي الضَّرُورَةِ فِيهَا  
مَا يُبَاحُ بِالضَّرُورَةِ فِي غَيْرِهَا مِمَّا لَهُ وَقْتُ مَعْلُومٌ  
فَقُتِلَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ قَدْ  
يَكُونُ الْإِحْصَارُ بِالْعَمْرِ كَمَا يَكُونُ الْإِحْصَارُ  
بِالْحَجِّ سَوَاءٌ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ  
وَمُحَمَّدٍ -

## السُّؤَالُ الْآخِرُ

ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هَذَا فِي الْمُحْصَرِّ إِذَا  
تَحَرَّ هَدْيَهُ هَلْ يَحِلُّ رَأْسُهُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ  
عَلَيْهِ أَنْ يَحِلَّ لِأَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ التَّلَكُّ كُلُّهُ  
وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُونَ  
بَلْ يَحِلُّ فَإِنْ لَمْ يَحِلَّ حَلَّ وَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ  
أَبُو يُوسُفَ وَقَالَ آخَرُونَ يَحِلُّ وَيَجِبُ ذَلِكَ  
عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ كَانَ مِنْ

نہ ہو کیونکہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح کفاروں کی صورت میں  
کھانا کھلانے، غلام آزاد کرنے یا لباس پہنانے کا بھی حکم ہے کہ اگر ان میں  
سے کسی پر قادر نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ قادر سمجھا جائے گا اور آئندہ  
کسی وقت حاصل ہونے والی قدرت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو جب  
ضرورت کے وقت ان امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ وقت کے  
فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو یہ امور اور وہ جن میں وقت کے نکلنے کا  
خطرہ ہوتا ہے مثلاً نماز وغیرہ، ایک جیسا حکم رکھتے ہیں۔

توجہ کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ میں کے لیے  
کوئی وقت مقرر نہیں کے لیے بھی ضرورت کے تحت وہ بات جائز ہو جو  
ان امور کے لیے جائز ہے جن کے وقت مقرر ہے اس سے ان لوگوں  
کا مسلک ثابت ہو گیا جو حج کے احصار کی طرح عمرہ کے لیے بھی احصار  
کو تسلیم کرتے ہیں یہ حضرات امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام  
محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## دوسرا مسئلہ

پھر اس سلسلے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ جب محصر کی  
ہی ذبح ہو جائے تو وہ سر منڈوا سکتا ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کہتی ہے  
کہ اس پر حلی لازم نہیں کیونکہ اس کے تمام افعال حج ساقط ہو گئے۔  
حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل  
ہیں لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور اگر وہ حلق  
نہ کروائے تو بھی احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔  
حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں اور کچھ حضرات



حُجَّةَ ابْنِ حَنِيفَةَ وَحُمْدِي فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ  
بِالْأَحْصَارِ جَمِيعُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَذَلِكَ مِمَّا يَحِلُّ الْحُرْمُ مِنْ  
إِحْرَامِهِ أَلَا تَرَى أَنَّهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ  
الْفَرَحِ لَهُ أَنْ يَحِلَّ فَيَحِلَّ لَهُ بِذَلِكَ الطَّيِّبُ  
وَاللِّبَاسُ وَالنِّسَاءُ قَالُوا فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ مِمَّا  
يَفْعَلُهُ حَتَّى يَحِلَّ فَسَقَطَ ذَلِكَ عَنْهُ كُلُّهُ بِالْأَحْصَارِ  
سَقَطَ أَيْضًا عَنْهُ سَائِرُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْحُرْمُ بِسَبَبِ  
الْأَحْصَارِ هَذِهِ حُجَّةٌ لَأَبْنِ حَنِيفَةَ وَحُمْدِي وَكَانَ  
مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ  
مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَرَفْعِ الْجِمَارِ قَدْ صُدَّ عَنْهُ الْحُرْمُ وَحِيلَ بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَهُ فَسَقَطَ عَنْهُ أَنْ يَفْعَلَهُ وَالْحَلُّ لَمْ يَحِلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَهُوَ  
قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَفْعَلَهُ فَمَا كَانَ يَصِلُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَفْعَلَهُ فَحُكْمُهُ  
فِيهِ فِي تَغْيِيرِ حَالِ الْأَحْصَارِ وَمَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَفْعَلَهُ فِي حَالِ  
الْأَحْصَارِ فَهُوَ الَّذِي يَسْقُطُ عَنْهُ بِالْأَحْصَارِ فَهُوَ النَّظَرُ  
عِنْدَنَا وَإِذَا كَانَ حُكْمُهُ فِي وَقْتِ الْحَلِّ وَهُوَ  
مُحْصَرٌ لِحُكْمِهِ فِي وَجُوبِهِ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ  
كَانَ تَرْكُهُ آيَاةً أَيْضًا وَهُوَ مُحْصَرٌ لَتَرْكِهِ آيَاةٌ وَهُوَ  
غَيْرُ مُحْصَرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْحَلِّ  
بَاقٍ عَلَى الْمُحْصَرِينَ كَمَا هُوَ عَلَى مَنْ وَصَلَ إِلَى  
الْبَيْتِ -

۱۰۶. وَذَلِكَ أَنَّ رَبِيعَ الْمُؤَدِّنَ حَدَّثَنَا أَنَّ  
بْنَ مُوسَى قَالَ تَنَاوَحَى بَنُ زَكْرِيَّا بَيْنَ ابْنِ زَائِدَةَ  
قَالَ تَنَاوَحَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي  
نَجِيمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَلَّتْ رِجَالُ  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَقَصَرُوا خُرُونًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُخْلِقِينَ قَالُوا

فرماتے ہیں کہ وہ حلق کر دیتے اور یہ اس پر اسی طرح واجب ہے جیسے  
عاجی یا عمرہ کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام  
ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ احصار کی وجہ  
سے حج کے تمام مناسک مثلاً طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سسی وغیرہ  
ساقط ہو جاتے ہیں اور یہ ان امور میں ہے جن کے فدیے محرم احرام سے  
باہر آتا ہے۔ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب وہ قربانی کے دن بیت اللہ  
شریف کا طواف کرتا ہے تو اس کیلئے حلق جائز ہو جاتا ہے اور اس سے اس  
کے لیے خوشبو لگانا، (سہا ہوا) لباس پہننا اور عورت کے قریب جانا جائز  
ہو جاتا ہے۔ وہ حضرات فرماتے ہیں جب یہ (حلق) ان امور میں سے  
ہے جنہیں عاجی، احرام کھولنے سے پہلے انجام دیتا ہے اور احصار کی  
وجہ سے یہ امور ساقط ہو گئے تو اب وہ تمام امور ساقط ہو جائیں گے  
جنہیں محرم، احصار کے سبب چھوڑ دیتا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ اور  
حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل ہے۔ — اس سلسلے میں دوسرے  
حضرات کی دلیل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے  
درمیان سسی اور جردوں کو کنکریاں مارنے سے فرم کر کاوٹ ہو گئی اور  
اس کے دوران امور کے درمیان احصار مائل ہو گیا تو اس سے ان امور  
کی انجام دہی ساقط ہو گئی لیکن حلق اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں  
وہ اس کو بھالانے پر قادر ہے تو وہ شخص جو حلق کر سکتا ہے احصار کی صورت  
میں اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت احصار کے علاوہ ہے اور جسے وہ  
حالت احصار میں انجام نہیں دے سکتا وہ احصار کی وجہ سے اس سے  
ساقط ہو جائے گا، ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے تو جب احصار کی صورت  
میں جب حلق کا حکم وہی ہے جو احصار کے علاوہ ہے تو اس کے  
چھوڑنے کا حکم بھی حالت احصار میں وہی ہوگا جو محصر نہ ہونے کی صورت میں

حضرت عبادہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن بعض صحابہ نے حلق کر دیا اور بعض نے بال کٹوا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم  
فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور قصر کرنے والوں کا کیا حکم  
ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انہوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! قصر کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ



يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ  
الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ  
وَالْمُقَصِّرِينَ قَالُوا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِينَ ظَاهَرَتْ  
لَهُمْ بِاللَّحْمِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَشْكُوا-

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
قَالَتْ ثَنَا بَنُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَدْ كَذِبَ اسْتَدْرَجَ  
مِثْلَهُ-

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَيْمُونٍ  
قَالَ ثَنَا أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ  
ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
عَلِيٍّ وَسَلَّمَ يَسْتَعْفِفُ يَوْمَ الْحَدِيثِ لِلْمُحَلِّقِينَ  
ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً-

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هُرُونُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَزَّارِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ  
ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيَّ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ يَدِيَّةً اسْتَعْفِفَ لِلْمُحَلِّقِينَ  
مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَحَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رُؤُوسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ  
مِنْ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ-

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا حَلَقُوا جَمِيعًا إِلَّا مَنْ  
قَصَرَ مِنْهُمْ وَفَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَلَّقَ مِنْهُمْ عَلَى مَنْ قَصَرَ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُمْ  
قَدْ كَانُوا عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ وَالْقَصْرُ كَمَا كَانَ عَلَيْهِمُ  
لَوْ وَصَلُوا إِلَى الْبَيْتِ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَمَا كَانُوا فِيهِ  
إِلَّا سَوَاءً وَلَا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِي ذَلِكَ تَفْضِيلٌ عَلَى  
بَعْضٍ فَقِي تَفْضِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

تھلے حلق کرنے والوں پر رحم فرماتے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!  
تھر کرنے والوں کا کیا ہے گا؟ فرمایا: "تھر کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ  
رحم فرماتے۔" انہوں نے پوچھا حلق کرنے والوں کا کیا خصوصیت ہے کہ  
آپ نے ان کو رحمت کی دعا کے ساتھ ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا انہوں  
نے شکایت نہیں کی۔

حضرت ابن ابی شیبہ، حضرت ابن اسحاق سے روایت کرتے  
ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ مدینہ کے دن  
حلق کرنے والوں کے لیے تین بار اور قصر کرنے والوں کے  
لیے ایک بار بخشش مانگ رہے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دن حلق کروانے والوں  
کے لیے تین بار اور قصر کروانے والوں کے لیے ایک بار بخشش  
طلب کی اور سرکارِ دو عالم نیز صحابہ کرام نے حلق کروایا البتہ  
دو آدمیوں ایک انصاری اور ایک قریشی نے حلق نہیں  
کروایا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب  
بعض کے علاوہ سب نے حلق کروایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے قصر کروانے والوں پر حلق کروانے والوں کی فضیلت بیان  
فرمائی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان پر حلق یا قصر لازم تھا جیسا کہ ان  
کے کتبہ شریف تک پہنچنے کی صورت میں لازم ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی  
تو وہ برابر ہوتے۔ بعض کو بعض پر فضیلت نہ ہوتی۔ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کروانے والوں کو قصر کروانے والوں پر



ذَلِكَ الْمُحْكَمِينَ عَلَى الْمُقْصِرِينَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوا فِي ذَلِكَ كَغَيْرِ الْمُحْصِرِينَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذُكِّرْنَا أَنَّ حُكْمَ الْمُحْكَمِ أَوْ الْمُقْصِرِ لَا يُزِيلُهُ إِلَّا حُصَارٌ وَاللَّهُ أَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ.

فضیلت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس سلسلے میں غیر محصرگوں کی طرح تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ احصار، حلق یا قمر کے حکم کو زائل نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

## بَابُ حَجِّ الصَّغِيرِ

## بچے کا حج

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبِيٍّ هَلْ لَهُذَا مِنْ حَجٍّ قَالَ نَعَمْ ذَلِكَ أَجْرٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے ثواب ہے۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَلَحَّجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَكِّيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابراہیم بن عقیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ مکی نے حضرت ابراہیم بن عقیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

## بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ تَوَدُّمٌ إِلَى أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ بُلُوغِهِ أَجْزَاةً ذَلِكَ مِنْ حُجَّةِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ بُلُوغِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُجْزِيهِ مِنْ حُجَّةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْهِ بَعْدَ بُلُوغِهِ حُجَّةٌ أُخْرَى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عِنْدَنَا عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ إِسْنَادُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا لِلْعَبَّاسِيِّ حُجَّاجًا وَهَذَا وَمَتَّقُوا جَمَعَ النَّاسُ جَمِيعًا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ لِلْعَبَّاسِيِّ حُجَّاجًا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک طاعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو یہ اس کے لیے حج اسلام کی جگہ کفایت کرتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس پر حج لازم نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حج اسے حج اسلام (فرض حج) کی جگہ کافی نہیں اور بالغ ہونے کے بعد اس پر دوسرا حج لازم ہے۔ پہلے گروہ کے علما ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں بچے کے حج کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں جیسا کہ







عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِدُنَا الَّذِي  
 ذَلِكَ عَلَى أَنْ ذَلِكَ الْحَجَّ لَا يُجْزِيهِ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ  
**قُلْتُ** قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 رَفَعَ الْقَلَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَقَدْ  
 ذَكَرْتُ ذَلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ  
 مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْقَلَمَ عَنِ الصَّبِيِّ  
 مَرُوعٌ ثَبَتَ أَنَّ الْحَجَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْتُوبٍ وَقَدْ أَجْمَعُوا  
 أَنَّ صَبِيًّا لَوْ دَخَلَ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّاهَا ثُمَّ  
 بَلَغَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي وَقْتِهَا أَنْ عَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَهَا وَهُوَ  
 فِي حُكْمٍ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا فَلَمَّا ثَبَتَ ذَلِكَ مِنْ  
 اتِّفَاقِهِمْ ثَبَتَ أَنَّ الْحَجَّ كَذَلِكَ وَأَنَّهُ إِذَا بَلَغَ وَقَدْ  
 حَجَّ قَبْلَ ذَلِكَ أَنَّهُ فِي حُكْمٍ مَنْ لَمْ يَحْجَّ وَعَلَيْهِ أَنْ  
 يَحْجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِدٌ فَقَدْ رَأَيْتُنِي  
 الْحَجَّ حُكْمًا يَخَالَفُ حُكْمَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْحَجَّ عَلَى مَنْ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيلًا  
 إِلَى الْحَجِّ فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ كَالصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَبْلُغْ ثُمَّ  
 قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ سَبِيلًا إِلَى الْحَجِّ فَعَمِلَ  
 عَلَى نَفْسِهِ وَمَشَى حَتَّى حَجَّ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ وَإِنْ  
 وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيلًا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَحِبَّ عَلَيْهِ أَنْ  
 يَحْجَّ ثَانِيَةً لِلْحَجَّةِ الَّتِي قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وَجُودِ  
 السَّبِيلِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ  
 الصَّبِيُّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوغِ فَعَمِلَ مَا لَوْ حِبَّ عَلَيْهِ أَجْرَاهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَحِبَّ  
 عَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ ثَانِيَةً بَعْدَ الْبُلُوغِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الَّذِي  
 لَا يَجِدُ السَّبِيلَ إِنَّمَا سَقَطَ الْفَرَضُ عَنْهُ لِعَدَمِ الرُّغُولِ  
 إِلَى الْبَيْتِ فَإِذَا مَشَى فَصَارَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَدْ بَلَغَ  
 الْبَيْتَ فَصَارَ مِنَ الْوَاحِدِينَ السَّبِيلَ فَوَجِبَ  
 الْحَجُّ عَلَيْهِ لِذَلِكَ فَلِذَلِكَ قُلْنَا أَنَّهُ أَجْزَاةُ حَجَّةٍ  
 وَلَا تَنْتَهِي بَعْدَ بُلُوغِهِ الْبَيْتِ كَمَنْ كَانَ  
 مِنْهُ لَهُ هُنَالِكَ فَعَلِيَهِ الْحَجُّ وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَمَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کے معنی پر دلیل ہونی چاہیے۔  
 اگر کوئی شخص کہے کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ حج اسے حج اسلام کی جگہ  
 کفایت نہیں کرتا — تو میں جواباً کہتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا، بچہ بیابان تک کہ  
 بڑا ہو جائے (آخر حدیث تک) اور میں نے اس حدیث کو اس کی اسناد  
 کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقامات پر ذکر کیا ہے پس جب ثابت  
 ہوا کہ بچے سے قلم اٹھایا گیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کا حج فرض حج نہیں  
 اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ نماز کے وقت میں نماز پڑھ لے  
 پھر اس کے بعد اس نماز کے وقت میں بالغ ہو جائے تو اس پر (نماز کا)  
 ٹھانا لازم ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا تو جب  
 ان کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ حج کا بھی یہی  
 حکم ہے اور جب وہ حج کرنے کے بعد بالغ ہو تو حج نہ کرنے والے  
 کے حکم میں ہوگا اور اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔ — اگر  
 کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حج کا حکم نماز کے حکم کے خلاف ہے وہ  
 اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حج اس پر فرض فرمایا جسے وہاں تک پہنچنے کی  
 طاقت حاصل ہو اس کے علاوہ پر فرض نہیں کیا تو گویا جس کو وہاں  
 تک پہنچنے کی طاقت نہ ہو اس پر حج فرض نہیں جیسا کہ بچے کے بالغ  
 ہونے تک اس پر فرض نہیں پھر ان (فقہاء) کا اس بات پر اجماع ہے  
 کہ جس شخص کے پاس حج کے لیے خرچ نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو مشقت میں  
 ڈالتے ہوئے پیدل چل کر حج کرے تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا  
 ہے اور اس کے بعد اسے طاقت حاصل ہو جائے تو دوبارہ حج کرنا اس  
 وجہ سے ضروری نہ ہوگا کہ پہلے اس نے طاقت حاصل نہ ہونے کی  
 صورت میں حج کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا بھی یہی  
 حکم ہو جب وہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے اور ابھی اس پر فرض  
 نہ تھا تو یہ اس کے لیے کافی ہے بالغ ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنے  
 کی ضرورت نہیں ہے۔ — اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ  
 جو شخص وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سے فرضیت اس  
 لیے ساقط ہو جاتی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ نہیں سکتا پس  
 اگر وہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف تک پہنچ جائے اور وہاں تک



پہنچنے کی طاقت پانے والوں میں سے ہو جائے تو اس وجہ سے اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حج اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے بعد وہ وہاں کا باشندہ متصور ہوگا اور اس پر حج لازم ہوگا لیکن بچے پر تو بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے اور بد کسی صورت میں حج واجب نہیں کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے پس جب وہ اس کے بعد بالغ ہوگا تو اس وقت اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ جس نے بالغ ہونے سے پہلے مکیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا صحیح ہے۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ حمار تھا۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر معطر (خود) تھا۔ جب آپ نے سر انور سے خود کو ہٹایا تو عرض کیا گیا کہ ابن خطل، کہہ بشارتین کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

الْحَجُّ غَيْرُ وَاجِبٍ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ إِلَى الْبَيْتِ وَ بَعْدَ دُخُولِهِ لِيَرْفَعَ الْقَلَمَ عَنْهُ فَإِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَيَّنْدٍ وَجِبَ عَلَيْهِ فَرَضُ الْحَجِّ فَلِذَلِكَ قُلْنَا إِنَّ مَا قَدْ كَانَ حَجَّهُ قَبْلَ بُلُوغِهِ لَا يَجْزِيهِ وَإِنْ عَلَيْهِ يَسْتَأْنِفُ الْحَجَّ بَعْدَ بُلُوغِهِ كَمَنْ لَمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي هَذِهِ الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

## بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ هَلْ يَصْلَحُ بِغَيْرِ احْرَامٍ

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَدَوِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۴۱۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَى رَأْسِهِ مِعْقَرٌ فَلَمَّا كَشَفَ الْمِعْقَرَ عَنْ رَأْسِهِ قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَدِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ -



وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ  
بِدُخُولِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَاحْتِجُوا فِي ذَلِكَ  
بِهَذِهِ الْأَثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ  
فَقَالُوا لَا يَصِلُ لِأَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهُ مِنْ دُونِ  
الْمِيقَاتِ إِلَى الْأَمْصَارِ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ إِلَّا  
بِإِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هُوَ لَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
وَكَذَلِكَ النَّاسُ جَمِيعًا مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِيقَاتِ  
وَقَبْلَ الْمِيقَاتِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَالَ  
آخَرُونَ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ بَعْضَ الْمِيقَاتِ وَفِيمَا  
بَعْدَهَا إِلَى مَكَّةَ فَلَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ لَمْ يَدْخُلْ  
مَكَّةَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَمَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَبُو  
حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُونَ أَهْلُ  
الْمَوَاقِيتِ حُكْمُهُمْ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ  
وَجَعَلَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ  
أَهْلِ الْمَوَاقِيتِ حُكْمَ مَنْ كَانَ مِنْ دُونِهِمْ إِلَى  
مَكَّةَ وَلَيْسَ النَّظَرُ فِي هَذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوا لَا نَرَى  
رَأْيَنَا مَنْ يُرِيدُ إِلَّا إِحْرَامًا إِذَا جَاوَزَ  
الْمَوَاقِيتَ حَلًّا لَا حَتَّى إِذَا قَرَعَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ  
يَرْجِعْ إِلَى الْمَوَاقِيتِ كَانَ عَلَيْهِ دَمٌ وَمَنْ أَحْرَمَ  
مِنَ الْمَوَاقِيتِ كَانَ مُحْسِنًا وَكَذَلِكَ مَنْ أَحْرَمَ قَبْلَهَا  
كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا فَلَمَّا كَانَ الْإِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِيتِ  
فِي حُكْمِ الْإِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِي حُكْمِ الْإِحْرَامِ  
مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِيتِ حُكْمُ مَا  
قَبْلَهَا لَا حُكْمُ مَا بَعْدَهَا فَلَا يَجُوزُ لَهَا مِنْ  
دُخُولِ الْحَرَمِ إِلَّا مَا يَجُوزُ لِأَهْلِ الْأَمْصَارِ الَّتِي قَبْلَ  
الْمَوَاقِيتِ فَأَنْتَفَى بِهَذَا مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِي حُكْمِ أَهْلِ الْمَوَاقِيتِ  
وَاحْتِجْنَا إِلَى النَّظَرِ فِي الْأَخْبَارِ هَلْ فِيهَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت  
اسی طرف گئی ہے کہ احرام کے بغیر حرم میں جانے میں کوئی حرج نہیں،  
انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال  
کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے  
فرمایا کہ جس شخص کا گھر میقات سے باہر کسی شہر میں ہو اس کا احرام  
کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا صحیح نہیں۔ پھر ان میں بھی اختلاف ہے  
بعض فرماتے ہیں کہ اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کے لیے یہی حکم ہے  
چاہے وہ میقات کے اندر رہتے ہوں یا باہر۔ جبکہ دوسرے حضرات  
کہتے ہیں کہ جس شخص کا گھر کسی میقات پر ہو یا اس سے اندر مکہ مکرمہ کی طرف  
ہو وہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتا ہے اور جس کا گھر میقات سے باہر ہو  
وہ احرام کے بغیر اندر نہیں آ سکتا۔ اس قول کے قائلین میں حضرت  
امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل  
ہیں۔ کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل میقات کا حکم وہی  
ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف  
اور امام محمد رحمہم اللہ نے میقات والوں کو میقات کے اندر رہنے  
والوں کے حکم میں داخل کیا ہے ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے  
نزدیک جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ قیاس کے مطابق نہیں کیونکہ ہم دیکھتے  
ہیں جو شخص احرام کا ارادہ کرے پھر میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے  
حتیٰ کہ حج سے فارغ ہو جائے اور وہ میقات کی طرف نہ لوٹا ہو تو اس  
پر دم (قربانی) لازم ہے اور جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ  
نیکی کرنے والا ہے اسی طرح جو شخص اس سے پہلے احرام باندھے  
وہ بھی نیکی کا رہے۔ توجہ میقات سے احرام باندھنا اس کے باہر سے  
احرام باندھنے کی طرح ہے اندر سے احرام باندھنے کی طرح نہیں  
تو میقات کا حکم ماقبل کے حکم جیسا ہے مابعد کے حکم کی طرح نہیں  
پس میقات والوں کے لیے حرم میں داخل ہونا اسی حالت میں جائز  
ہے جس حالت میں میقات سے باہر ولے داخل ہو سکتے ہیں اس  
(بحث) سے اہل میقات کے حکم سے متعلق حضرت امام ابو حنیفہ، امام  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کے قول کی نفی ہو گئی۔  
ہمیں احادیث میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان میں



مَا يَدْفَعُ دُخُولَ الْحَرَمِ بِغَيْرِ احْتِرَامٍ وَهَلْ فِيهَا مَا يُنَبِّئُ عَنْ مَعْنَى فِي هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ الْمُتَعَدِّيَيْنِ يَجِبُ بِذَلِكَ الْمَعْنَى أَنَّ ذَلِكَ الدُّخُولَ الَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ احْتِرَامٍ خَاصَّةً لَهُ فَاعْتَبَرْنَا فِي ذَلِكَ -

۱۴۱۸- قَاذِ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ شَاعِرُو بَنِي عَوْنٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَلَكَةً يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَضَعَهَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْأَخْشَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُرْفَعُ لِقِطْعَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَقَالَ الْغُبَّاسُ إِلَّا الْاَذْخَرَ فَإِنَّهُ لَا غِنَى لِأَهْلِ مَلَكَةٍ عَنْهُ لِبَيْسَتِهِمْ وَقُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْاَذْخَرَ -

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْقُبَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شَرِيحٍ الْكَلْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَلَكَةً وَلَمْ يَحْرَمْهَا النَّاسُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكُنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يُعْصَدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُرْخِصٌ فَقَالَ قَدْ حَلَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحَلِّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً -

۱۴۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

کوئی ایسی بات ہے جو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونے کی نفی کرتی ہے اور کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان گزشتہ دو حدیثوں کا معنی بتائے جس سے لازم آتا ہو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کے بغیر داخل ہونا آپ کے ساتھ خاص تھا۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

حضرت عباہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں، زمین، سمندر اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو پہاڑوں (ابو قیس اور اس کے مقابل کا پیار) کے درمیان رکھا یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اس کا سبب نہ کاٹنا میرے اور اس کے درخت کاٹنے جائیں اور وہاں گری پڑی چیز کو بھی وہی اٹھا سکتا ہے جس نے اس کی گشتگی کا اعلان کرنا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذقر (گھاس) مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اہل مکہ کو اپنے گھر والے اور قبروں کے لیے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اذقر کے (یعنی اسے کاٹ سکتے ہیں)

حضرت سعید بن ابی سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اسے لوگوں نے حرم نہیں بنایا۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں ہرگز خون نہ پیائے اور نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی رخصت کا قائل اس کی رخصت چاہتے ہوئے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی رخصت ختم کر دی گئی تو (جان لو) بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا اور لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال قرار دیا۔

حضرت سعید بن ابی سعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو شریح خزامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے



عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِيُغْزِيَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ جَلَسْتُ مَعَهُ قَالَ فَحَدَّثَ عَنَّا حَدَّثَ عُمَرُ وَاعْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنَّا جَاءَ بِهِ عُمَرُ قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَتَسَفَّكَ فِيهَا دَمًا وَلَا يَغْضُدَ بِهَا شَيْئًا الْمَرْحَلُ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا هَذِهِ السَّاعَةُ غَضَبًا عَلَى أَهْلِهَا إِلَّا تَمَرُّ قَدِ عَادَتْ كَحُمَمَتِهَا يَا لَأَمْسٍ فَمَنْ قَالَ لَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَحَلَّهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَحِلَّهَا لَكَ فَقَالَ لِي أَنْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْمُ فَخُنُّ أَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَلَنَ خَرِبَةٍ وَلَا خَالٍ طَاعَةٍ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتُ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْلُغَ شَاهِدُنَا غَائِبُنَا وَقَدْ أَبْلَغْتُكَ -

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ عَنْ شُعَيْبِ

ابْنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

میں جب حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ان کے پاس حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا پھر اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف گئے اور بیٹھ گئے میں اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا وہ فرماتے ہیں انہوں نے وہ بات بیان کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول سے روایت کرتے ہوئے ان کو جواب دیا تھا وہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس یہ قیامت تک حرمت خداوندی میں سے ایک حرم ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے اس میں خون بہانا اور اس کے تحت کاٹنا جائز نہیں۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال ہوا اور ایسا وہاں کے رہنے والوں پر غضب کی وجہ سے ہوا۔ پھر کل درگدشت کی طرح اس کی حرمت لوٹ آئی پس اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت کو ختم کیا تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے رسول کے لیے حلال کیا مگر اسے یہ حلال نہیں کیا انہوں نے مجھ سے کہا اے شیخ! واپس چلا جا ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ کہ مکہ کسی خون بہانے والے، تخریب کار، اور باغی کو روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جو حاضر ہو وہ غائب تک پہنچائے اور تحقیق میں نے تم تک بات پہنچا دی۔

حضرت شعیب بن لیث، اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید

قمیری سے اور وہ ابوشریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔



۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا  
ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا بْنُ الدَّرَاوَرِيِّ قَالَ ثنا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجَّوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ  
أَرْضِ اللَّهِ وَاحْتَبَّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ  
كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لَأَحَدٍ بَعْدِي وَمَا أَحَلَّتْ لِي إِلَّا  
سَاعَةٌ مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدُ سَاعَتِهَا هَذِهِ حَرَامٌ  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ ثنا الْحَجَّاجُ  
ابْنُ الْمُنْهَالِ وَأَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُزُّكِيُّ  
قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَكَرِيَّا  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِجْمُودٍ  
قَالَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى  
قَالَ ثنا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا  
فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَكَّةَ قَتَلَتْ هَذِيلُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَبِيٍّ بِقَتِيلٍ  
كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ  
مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ  
وَلَا تَهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ  
بَعْدِي وَإِنَّمَا أَحَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنَ النَّهَارِ وَأَنَّهَا  
سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا  
يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَائِطُهَا إِلَّا لِمُشَدِّدٍ۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ  
ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَذَكَرَ  
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيلَ قَالَ وَلَا يُلْتَقَطُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا:  
اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ  
زمین ہے مجھ سے پہلے بھی تو کسی کے لیے حلال نہ تھی اور میرے  
بعد بھی نہیں ہوگی اور میرے لیے صرف ایک ساعت حلال ہوئی  
اور اس گھڑی کے بعد قیامت تک حرام ہے۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل  
ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حبیب اللہ تعالیٰ  
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ مکرمہ کو فتح  
کیا تو نزل نازل ہوئی کہ ایک شخص کو دو درجہ جاہلیت کے لیے  
ایک مقتول کے بدلے میں قتل کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھ کو روکا  
اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ان پر مسلط کیا یہ  
روک کر مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی  
میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی  
ایک ساعت حلال ہوا اور اس ساعت کے بعد حرام ہے نہ اس کے  
درخت کاٹنے جائیں نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں اور نہ ہی  
اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ جو اس کی گندگ کا اعلان  
حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے  
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر  
کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھ کو روکا  
اور فرمایا کہ وہاں گری ہوئی چیز کا اٹھانا مروت اعلان کرنے کے لیے

۱۔ کہنے والا ہوا ان کا کلمہ



ضَائِلُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ -

فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي هَذِهِ الْأَثَارِ أَنَّ مَكَّةَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلَهُ  
وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ وَإِنَّهَا أَتَتْ لَهَا سَاعَةٌ مِنْ  
نَهَارٍ تَعَادَتْ حَرَمًا كَمَا كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
دَخَلَهَا يَوْمَ دَخَلَهَا وَهِيَ لَهُ حَلَالٌ لَكَ بِذَلِكَ  
دُخُولُهَا بِغَيْرِ أَحْرَامٍ وَهِيَ بَعْدَ حَرَامٍ فَلَا يَدْخُلُهَا  
أَحَدٌ إِلَّا بِأَحْرَامٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ مَعْنَى مَا  
أَحَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا هُوَ شَهْرُ  
السَّلَاحِ فِيهَا لِلْقِتَالِ وَسَفْكَ الدِّمَاءِ لَا غَيْرَ  
ذَلِكَ قِيلَ لَهُ هَذَا مُحَالٌ إِنْ كَانَ الَّذِي أُيْحِمُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا هُوَ مَا ذَكَرْتَ خَاصَّةً  
إِذَا لَمْ يَقُلْ وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ  
أَجْمَعُونَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ لَوْ غَلَبُوا عَلَى مَكَّةَ فَمَنَعُوا  
الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا أَنَّهُ حَلَالٌ لِلْمُسْلِمِينَ قِتَالُهَا  
وَشَهْرُ السَّلَاحِ فِيهَا وَسَفْكَ الدِّمَاءِ وَإِنْ حُكِمَ مِنْ  
بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ  
الْمَعْنَى الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
خُصَّ بِهِ فِيهَا وَأُحِلَّتْ لَهُ مِنْ أَجْلِهِ لَيْسَ هُوَ  
الْقِتَالُ وَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ هُوَ الْقِتَالُ ثَبَتَ  
أَنَّهُ الْأَحْرَامُ لَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ  
سَعْدٍ إِلَّا بِي شَرِيحٍ أَنَّ الْحَرَمَ لَا يَمْنَعُ سَافَكَ  
دَمٍ وَلَا مَانِعَ خَرَبَةٍ وَحَالِ طَاعَةٍ جَوَابًا  
لِمَا حَدَّثَهُ بِهِ أَبُو شَرِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبُو شَرِيحٍ  
وَلَمْ يَقُلْ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَرَادَ بِمَا حَدَّثْتُكَ عَنْهُ أَنَّ الْحَرَمَ قَدْ  
يُجْبَرُ كُلُّ النَّاسِ وَلَكِنَّهُ عَرَفَ ذَلِكَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ

کے لیے جائز ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ  
سے پہلے اور بعد کسی کے لیے بھی مکہ مکرمہ حلال نہیں۔ آپ کے لیے بھی  
دن کی ایک ساعت حلال ہوا پھر قیامت تک اس کی حرمت پہلے کی طرح  
لوٹ آئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے لیے حلال تھا اسی سبب  
سے آپ احرام کے بغیر داخل ہوئے لیکن اس کے بعد وہ حرم ہے پس  
کوئی شخص اس میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے  
اس کے حلال ہونے کا مطلب اس میں ہتھیار نہ لانا، لڑائی اور غزیرہ  
کرنا ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں۔

تو اس شخص کو جواب دیا، کہا جائے گا کہ یہ بات محال ہے اگر  
صرف اسی مقصد کے لیے حلال ہوا ہوتا جو تم نے ذکر کیا تو آپ یہ نہ  
فرماتے کہ میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں۔ — اور ہم دیکھتے  
ہیں کہ فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر مشرکین کا مکہ مکرمہ پر غلبہ  
ہو جائے اور وہ مسلمانوں کو دلوں سے روک دیں تو مسلمانوں کا ان سے  
لڑنا، ہتھیار نہ لانا اور خون بہانا جائز ہے۔ اس سلسلے میں سرکارِ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں کے لیے اس کے جواز کا وہی حکم ہے  
جو آپ کے لیے تھا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے لیے جو بات خاص تھی اور جس مقصد کے لیے یہ آپ  
کے لیے حلال کیا گیا وہ لڑائی نہیں تھی اور جب اس کے لڑائی ہونے کا نفی  
ہو گئی تو ثبات ہو گیا کہ وہ احرام ہو گا۔ — کیا تم نہیں دیکھتے  
کہ حضرت عمرو بن سید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو شریح سے فرمایا کہ حرم  
کسی خون ریز، تخریب کار اور باغی کو نہ پناہ نہیں دیتا تو حضرت ابو شریح  
نے ان کے قول سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی وہی امر ہے جو میں نے بیان کیا کہ ہر قسم کے لوگوں کو پناہ  
دیتا ہے لیکن انہوں نے اسے جانا اور اس کا انکار نہیں کیا۔



وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَى ذَلِكَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى  
لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْحَرَمِ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَسَنَدُ كُرْ  
ذَلِكَ فِي مَوْضِعِهِ انْشَاءً اللَّهُ تَعَالَى قَدْ لَ  
قَوْلُهُ هَذَا أَنَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَجَلَتْ لَهُ لَيْسَ هُوَ عَلَى إِظْهَارِ السَّلَاحِ  
بِهَا وَرَأَى مَا هُوَ عَلَى الْمَعْنَى الْأَخْرَاجُ لَمَّْا اتَّفَقَ  
هَذَا الْقَوْلُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْأَخْرَ  
ثَبَتَ الْقَوْلُ الْأَخْرَ ثُمَّ احْتَجْنَا بَعْدَ هَذَا  
إِلَى النَّظَرِ فِي حُكْمٍ مِنْ بَعْدِ الْمَوَاقِيتِ إِلَى مَكَّةَ  
هَلْ لَهُمْ دُخُولُ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ أَمْ لَا  
فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ لَمْ يَدْخُلْهُ  
إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَسَوَاءً أَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ  
لِإِحْرَامٍ أَوْ لِحَاجَةٍ غَيْرِ إِحْرَامٍ وَرَأَيْنَا مَنْ  
أَرَادَ دُخُولَ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي بَيْنَ الْمَوَاقِيتِ  
وَبَيْنَ الْحَرَمِ لِحَاجَةٍ إِنَّ لَهُ دُخُولَهَا بِغَيْرِ  
إِحْرَامٍ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَ هَذِهِ الْمَوَاضِعِ  
إِذَا كَانَتْ تَدْخُلُ لِلْحَوَاجِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ كَحُكْمِ  
مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ وَأَنَّ أَهْلَهَا لَا يَدْخُلُونَ  
الْحَرَمَ إِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ أَهْلَهُ وَرَأَى  
الْمَوَاقِيتِ إِلَى الْأُفَاقِ فَهَذَا أَهْوَانُ النَّظَرِ عِنْدِي  
فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
أَبِي يُوسُفَ وَحُمَيْدٍ -

۱۷۲۶ - وَذَلِكَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا قَلَّدُوا فِيمَا  
ذَهَبُوا إِلَيْهِ مِنْ هَذَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ  
قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
تَائِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيدُ  
الْمَدِينَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا بَلَغَهُ عَنْ حَيْشٍ

اور یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی پھر اپنی رستے سے فرمایا کہ کوئی شخص  
حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو ہم اس بات کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔  
ان شاء اللہ تعالیٰ — تو ان کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے ملال ہونے سے متعلق  
آپ کا ارشاد گرامی ہتھیاروں کے اظہار پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی دوسرا  
معنی مراد ہے کیونکہ جب اس قول کی نفی ہو گئی اور کوئی دوسرا سبب  
نہیں ہو سکتا تو دوسرا قول (یعنی احرام کا ہونا) ثابت ہو گیا پھر ہم نے  
یہ اس کے بعد ضروری ہے کہ دیکھیں مواقیت کے اندر کہ مکہ تک  
(کے علاوہ) کا کیا حکم ہے کیا وہ لوگ احرام کے بغیر حرم شریف میں داخل  
ہو سکتے ہیں یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص حرم شریف  
میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہوتا  
چاہے وہ حرم میں احرام کے ارادے سے داخل ہو یا کسی اور کام کے لیے  
جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مواقیت اور حرم کے درمیان ان مقامات  
میں جاتا ہے وہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ  
جب ان مقامات میں ضرورت کے سلسلے میں جاتے تو احرام کے بغیر  
جاتے گا جیسا کہ مواقیت سے پہلے (کے مقامات) کا حکم ہے اور  
وہاں کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح میتات  
سے باہر کے آفات کی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اس باب میں میرے امام  
طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابو یوسف  
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنے مذہب کے لیے ان روایات  
کا عقائد باندھا (استدلال کیا ہے) حضرت نايف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے  
نکلے جب مقام قدید میں پہنچے تو انہیں مدینہ طیبہ میں آنے والے ایک  
شکر کی خبر ملی تو وہ واپس لوٹے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل  
ہو گئے۔



قَدْ مَدَّ الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ -  
 ۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا  
 حِجَابًا قَالَ سَمِعْنَا حَمَادًا قَالَ سَمِعْنَا أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
 ابْنِ عُمَرَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ  
 فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا لِقِيَةِ جَيْشِ بْنِ دَلْجَةَ فَرَجَعَ  
 فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا -

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
 أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
 عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ  
 بَلَغَهُ خَبْرُ مَنْ الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ  
 مَكَّةَ حَلَالًا -

فَقُلْتُ وَاذْذِكْ وَاتَّبِعُوهُ وَكَانَ النَّظَرُ  
 عَبْدًا نَاخِلًا مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ  
 عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ مَا يَخَالَفُ هَذَا -  
 ۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا  
 عُثْمَانَ الْمُؤَدِّيَّ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ  
 عَطَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا عُمَرَا عَلَى الْمَكِّي إِلَّا  
 أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا حَرَامًا  
 فَقِيلَ لَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ  
 قَرِيبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضَى حَاجَتُهُ وَيَجْعَلُ مَعَ  
 قَضَائِهَا عُمَرَا -

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا سُلَيْمَ بْنَ  
 حَرْبٍ قَالَ سَمِعْنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
 الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ  
 الْحَرَمَ إِلَّا بِأَحْرَامٍ فَقِيلَ وَلَا الْخَطَايُونَ قَالَ  
 وَلَا الْخَطَايُونَ ثُمَّ قَالَ بَلَغَنِي بَعْدَ أَنَّهُ  
 رَخَّصَ لِلْخَطَايَيْنِ -

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 قَالَ سَمِعْنَا سَعِيدَ بْنَ هَشِيمٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے  
 جب قریب پہنچے تو ابن دلجہ کے لشکر سے ملاقات ہوئی۔  
 چنانچہ آپ لوٹ آئے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل  
 ہو گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لاتے تھے کہ مقام  
 قدید میں پہنچے تو مدینہ طیبہ سے ایک خبر موصول ہوئی چنانچہ  
 آپ لوٹ گئے اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہو گئے۔

تو ان آئمہ کرام نے ان احادیث کو اپنایا اور ان کی اتباع کی  
 اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس ان کے موقف کے خلاف  
 ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غیر سے اس کے خلاف روایت ہے۔  
 حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرو نہیں البتہ یہ کہ وہ حرم سے  
 نکل جائے پس وہ احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے  
 قریب کی طرف نکلے تو بھی؟ فرمایا ہاں اپنی حاجت پوری  
 کرے اور اس کے ساتھ ساتھ عمرہ کرے۔

حضرت علی بن حکم، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص حرم میں احرام کے  
 بغیر داخل نہ ہو کہہا گیا لکڑیاں بیچنے والے بھی؛ انھوں نے  
 فرمایا لکڑیاں بیچنے والے بھی۔ حضرت علی بن حکم فرماتے ہیں  
 پھر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ انھوں نے لکڑیاں بیچنے والوں کو  
 اجازت دے دی۔

حضرت عطاء بن ابورباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی شخص



عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ  
كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ  
حَاجَةٍ إِلَّا وَهُوَ حَرَمٌ -

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ  
أَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ -  
۱۴۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا  
حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ  
إِلَّا حَرَمًا -

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو  
عَامِرٍ لَعَقْدِيُّ قَالَ ثَنَا نَدَحُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ  
إِلَّا حَرَمًا -

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَيْجُوزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ  
الْمَوَاقِيتِ إِلَى مَكَّةَ أَنْ يَتِمَّتْ قِيْلَ لَهُ نَعَمْ  
وَهُوَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا خِلَافُ أَهْلِ مَكَّةَ وَهَذَا  
أَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ أَصْحَابِنَا وَلَكِنَّهُ لِنَظَرٍ  
عِنْدَنَا عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيْنَا وَحَاضِرُ الْمَسْجِدِ  
الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمَا أَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَدْ  
قَالَ هَذَا الْقَوْلَ الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هَذَا  
نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ  
الْأَعْدَجِيُّ -

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْرَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ قَوْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرًا  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَمْ جَوْفُ مَكَّةَ أَمْ حَوْلُهَا قَالَ جَوْفُ  
مَكَّةَ وَقَالَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَعْدَجِيِّ -

تاجر نہ دیا جائے مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت یونس نے حضرت  
حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ  
اسی طرح کہتے تھے۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی  
مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

حضرت الفلاح بن حمید، حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی شخص  
بھی مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا میتات کے اندر مکہ مکرمہ تک  
رکے ملتے ہیں (رہنے والا شخص تمتع کر سکتا ہے۔ اسے وجہاً)  
کہا جائے گا ہاں (کر سکتا ہے) اور اس سلسلے میں بھی اس کا حکم اہل  
مکہ کے خلاف ہے اور یہ بھی ہمارے اصحاب (تینوں حنفی ائمہ) کے  
خلاف ہے لیکن ہمارے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک یہاں  
یہی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بیان کیا ہمارے نزدیک مسجد اہرام کے پاس  
رہنے والوں سے (جن کا قرآن میں ذکر ہے) صرف اہل مکہ مراد ہیں اور  
یہ قول جسے ہم نے اپنایا ہے یہ حضرت نافع (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد  
کرہ غلام) اور حضرت عبدالرحمن بن ہرمز اعرج کا قول ہے۔

حضرت مخزمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کرہ غلام  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں کا  
گھر مسجد اہرام کے پاس نہ ہو اسے خاص مکہ مکرمہ مراد ہے یا اس کا  
ارگرد بھی؟ انہوں نے فرمایا صرف مکہ مکرمہ مراد ہے۔ حضرت  
عبدالرحمن اعرج نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔



## بَابُ الرَّجُلِ يُوجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيَقِيمُ فِي أَهْلِهَا هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَدَ الْهَدْيَ

مکہ مکرمہ کی طرف ہدی بھیجنے والے کا گھر میں حالتِ احرام میں رہنا۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَدٍّ بَنَ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمْرَةَ بَنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ بَنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدْ قَمِيصَةً مِنْ جَبِيهِ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلِيهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِبَدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تَقْلَدَ الْيَوْمَ وَتُسْعَرَ عَلَى مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَلَيْسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثْتُ بِبَدْنِي وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے اپنی قمیص مبارک کو گریبان کی طرف سے پھاڑا حتیٰ کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکال دیا۔ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنے بھیجے جانے والے اونٹوں کے فلاں فلاں مقام پر اشارہ کر کے ان کو قلاوہ ڈالوں۔ پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی تو میرے لیے اس کام کی طرف سے اتارنا بھیج نہ تھا۔ آپ نے ہدی روانہ کر کے خود مدینہ طیبہ ہی میں قیام کیا تھا۔

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک بات اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں رہے اور ہدی کو اشارہ کر کے قلاوہ ڈالے تو وہ (محرم کی طرح) کپڑوں کے بغیر رہے وہ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ لوگ اپنے حج کے احرام سے نکل جائیں۔ انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اسے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيَقِيمُ كَذَلِكَ حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

حضرت عمر بنت عبد الرحمن فرماتی ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ہدی بھیجے اس پر

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ



بْنِ أَبِي سَفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدًى يَحْرُمُ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُخَرَّ هَدْيُهُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهِدًى فَالْتَبَيْتُ إِلَى يَأْمُرِكِ أَوْ مَرِي صَاحِبِ الْهَدْيِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قُلْتُ هَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى خَرَّ الْهَدْيُ -

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَعَثَ هَدْيَهُ وَهُوَ مُقِيمٌ أَمْسَكَ عَمَّا يَسِيكُ عَنْهُ الْحَرَمُ حَتَّى يُخَرَّ هَدْيُهُ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حُجْرٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ بِهِدْيِهِ أَمْسَكَ عَنِ الشَّاءِ -

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجِبُ عَلَى أَحَدٍ تَجَرُّيدٌ وَلَا تَرْكٌ شَيْءٍ مِمَّا يَتَرَكُهُ الْحَرَمُ إِلَّا يَدُ خَوْلِهِ فِي الْأَحْرَامِ إِلَّا بِالْجَوَائِزِ وَالْمَا بِالْعُمَرَةِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّوْا بِهِ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا أَجَابَتْ بِهِ زِيَادًا -

۱۴۴۰ - وَبِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ إِنَّ رَجُلًا لَا هُمْنًا يَبْعَثُونَ بِالْهَدْيِ إِلَى الْبَيْتِ

وہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں جو حاجی پر حرام ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کی ہدیٰ ذبح کر دی جائے تو میں نے بھی ہدیٰ بھیجی ہے مجھے لکھ کر دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے یا صاحب ہدیٰ کو مکہ فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بات اس طرح نہیں میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے لیے قلاوے بٹے ہیں پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے قلاوہ ڈالا پھر میرے والد ماجد کے ہمراہ اسے (ہدیٰ) بھیجا تو ہدیٰ کے ذبح ہونے تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جسے اللہ تعالیٰ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ہدیٰ بھیجتے اور خود مقیم رہتے تو ہدیٰ کے ذبح ہونے تک ہر (اس) چیز سے رک جاتے جس سے محرم رکنا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ہدیٰ بھیجتے تو عورتوں (کے قریب جانے) سے رک جاتے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر ملے ہوئے کپڑوں کے بغیر رہنا یا ایسی چیز کو چھوڑنا جسے محرم چھوڑنا ہے واجب نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی استدلال کیا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں کچھ لوگ ہدیٰ کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور جس کے ساتھ بھیجتے ہیں اس کے



وَيَأْمُرُونَ الَّذِينَ يَبْعَثُونَ مَعَهُ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ  
بِقِلْدٍ وَنَهَاءِ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَزَالُونَ مُحْرِمِينَ حَتَّى  
يَحِلَّ النَّاسُ فَصَفَقَتْ بِيَدِهَا فَسَمِعَتْ ذَلِكَ  
مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ  
أَقْتُلُ قَلَادَةً هَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ  
وَيُقِيمُ فِينَا لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ  
حَتَّى يَذْجَعَ النَّاسُ -

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعَبِّدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
عَبِيدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فَذَكَرَ  
بِاسْتَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعَبِّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
بُنُّ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ بِيَدِي  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ  
بِالْهَدْيِ وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْمَدِينَةِ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ  
الْحِلُّ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ -

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي هَلِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لَمَّا قُتِلَ الْقَلَادَةُ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِلْقَدَاةً ثُمَّ بَعَثَهُ بِهِ  
تَمْ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْحَرَمُ -

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَبِّدٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّادٍ عَنْ  
الْحَكَمِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هَلِيمٍ الْخَنَّاسِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ  
بْنِ بَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَقْلِدُ الشَّاةَ  
فَنُرْسِلُهَا وَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ ثُمَّ لَمْ يَحْرَمْ

ساتھ ایک دن طے کر لیتے ہیں کہ وہ اس دن اسے قلاذہ ڈالیں پھر وہ  
مسلل حالتِ احرام میں رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ احرام کھلتے  
ہیں۔ ام المؤمنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا جسے میں نے پردے کے باہر  
سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے قلاذہ بٹتی تھی پھر آپ  
اسے کعبۃ اللہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے درمیان مقیم رہتے  
اور جو کچھ غیر محرم کرتا ہے اس میں سے کوئی کام بھی ترک نہ کرتے  
حتیٰ کہ لوگ واپس آجاتے۔

حضرت لعلی بن عبید فرماتے ہیں ہم سے حضرت  
اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند  
سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں میں رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہدی کے) اونٹوں کے لیے اپنے  
ہاتھ سے قلاذہ بٹتی پھر آپ ہدی بھیجتے اور خود مدینہ  
طیبہ میں مقیم رہتے اور اس کے بیت اللہ شریف تک پہنچنے  
سے پہلے (بھی) وہ تمام کام کرتے جو غیر محرم کرتا ہے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلاذہ بٹتی پھر آپ اسے قلاذہ  
ڈال کر بھیج دیتے خود ٹھہراتے اور جن کاموں سے  
محرم اجتناب کرتا ہے آپ نہ کرتے۔

حضرت اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بکری کو قلاذہ  
ڈالتے پھر اسے چھوڑ دیا جاتا یا (فرمایا) ہم اسے چھوڑ  
دیتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر مرنے  
اور کسی ایسی چیز کو اپنے اوپر (حرام نہ سمجھتے) جو محرم  
کے لیے حرام ہے)



مِنْهُ شَيْءٌ

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ

قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ رُبَّمَا قُلْتُ الْقَلَاعِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فَيُلْقِدُهُ ثُمَّ يَبْعَثُ

بِهٖ ثُمَّ يَقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّنَّا يَجْتَنِبُ الْحَرَمُ

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

فَدَّ كَرِيْبًا سَنَادُهُ مِثْلُهُ -

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا

الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِعٍ قَالَ ثنا وَهِيْبُ عَنْ

مَنْصُورٍ فَدَّ كَرِيْبًا سَنَادُهُ مِثْلُهُ -

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ

قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

مِثْلُهُ -

۱۴۴۹- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثنا اَبُو

وَهْبٌ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ اِبْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ

عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُهُ -

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ ثنا

شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ اِبْنِ

شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُهُ -

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا رِبْعَةُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ قَالَ

ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مِثْلُهُ -

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُهُ -

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ

رِبْعَةُ الْجَبْرِثِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلاوہ بٹتی پھر آپ اسے قلاوہ ڈال

کر بھیج دیتے اور خود ٹھہر جاتے اور کسی ایسی چیز سے

اجتناب نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

حضرت حماد بن زید، حضرت منصور بن ابراہیم سے

روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل

ذکر کیا۔

حضرت واریب، حضرت منصور سے روایت کرتے

ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عروہ اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما، حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور

وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

کرتے ہیں۔

حضرت الفج، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔



الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
عَائِشَةَ مِثْلَهُ -

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -

۱۴۵۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ  
بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

۱۴۵۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ ثَنَا يَشْرُ  
بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ  
وَزَادَ وَلَا تَعْلَمُ الْحُرْمَةَ يُحِلُّهَا إِلَّا الطَّوَاتُ بِالْبَيْتِ  
۱۴۵۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ  
عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِي  
فِيهِ عَلَى مَا قَبْلَهُ -

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هَذِهِ الْأَثَارُ عَنْ عَائِشَةَ  
بِمَا ذَكَرْنَا بِهَا لَمْ يَتَوَاتَرَ عَنْ غَيْرِهَا بِمَا يُخَالِفُ  
ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ هَذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحٍ  
الْأَسَانِيدُ فَإِنَّ إِسْنَادَ حَدِيثِ عَائِشَةَ هَذَا  
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَا تَنَازُعَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ  
وَلَيْسَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَذَلِكَ لِأَنَّ  
مَنْ رَوَاهُ أَدُونِ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَائِشَةَ  
وَأِنْ كَانَ ذَلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقٍ ظُهُورِ الشَّيْءِ  
وَلَوْ أَنَّ الزِّيَادَةَ بِهِ فَإِنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ أَيْضًا  
أَوَّلِي لِأَنَّ ذَلِكَ مَوْجُودٌ فِيهِ وَمَعْدُومٌ فِي حَدِيثِ  
جَابِرٍ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقٍ النَّظَرِ  
فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَى حَدِيثِ  
جَابِرٍ يَقُولُونَ إِنَّ الْحُرْمَةَ الَّتِي تَحِبُّ عَلَى بَاعِثِ

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت عبدالرحمن بن قاسم  
سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی  
مثل ذکر کیا۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یزید  
بن قاسم نے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے  
اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ ہم صرف بیت اللہ  
شریف کے طواف کو محرم کے احرام سے نکلنے کا سبب  
حضرت ابن ابوبکر، حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں  
لیکن انہوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا جو پہلی  
حدیث میں ہے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایات جس تواتر  
کے ساتھ مروی ہیں ان کے خلاف کسی سے اس تواتر کے ساتھ احادیث  
مروی نہیں ہیں۔ اگر یہ مسئلہ سمیت اصناد کے اعتبار سے اختیار  
کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا اسناد صحیح  
ہیں۔ اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ کی روایت اس درجہ کی نہیں کیونکہ ان کے راوی  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے راویوں سے کم درجہ  
کے عامل ہیں اور اگر اسے کسی چیز کے ظاہر ہونے اور روایت  
کے تواتر کی بنیاد پر اختیار کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ بات حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی روایت میں پائی جاتی ہے اور حضرت جابر رضی  
اللہ عنہ کی روایت میں مفقود ہے اور اگر اس مسئلے کو قیاس  
کے طور پر معلوم کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حضرت جابر رضی



الْهَدْيُ بِتَقْلِيدِهِ إِيَّاهُ وَإِشْعَارِهِ فَيَحِلُّ عَنْهُ  
إِذَا حَلَّ النَّاسُ بِغَيْرِ فِعْلٍ يَفْعَلُهُ هُوَ فَيَحِلُّ بِهِ  
فَارَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَحْرَامِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ هَلْ  
هُوَ كَذَلِكَ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجٍّ  
أَوْ عُمْرَةٍ فَقَدْ صَارَ مُحْرَمًا أَحْرَامًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ  
وَرَأَيْنَاهُ غَيْرَ خَارِجٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا أَحْرَامَ الْأَ  
بْأَعْمَالِ يَفْعَلُهَا فَيَحِلُّ بِهَا مِنْهُ وَلَا يَحِلُّ بِغَيْرِهَا  
إِلَّا تَرَى أَنَّهُ إِذَا كَانَ حَاجِبًا فَلَمْ يَقِفْ بِعَرَّةٍ  
حَتَّى مَضَى وَقْتُهَا إِنْ الْحَجَّ قَدْ قَاتَهُ وَلَا يَحِلُّ إِلَّا  
بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْحُلُقِ أَوْ التَّقْصِيرِ وَلَوْ  
وَقَفَ بِعَرَّةٍ وَقَدْ جَمِيعَ مَا يَفْعَلُهُ الْحَاجُّ  
غَيْرَ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النَّسَاءُ أَبَدًا  
حَتَّى يَطُوفَ الطَّوَافَ الْوَاجِبَ وَكَذَلِكَ الْعُمْرَةُ  
لَا يَحِلُّ مِنْهَا أَبَدًا إِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْحُلُقِ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَتْ هَذِهِ أَحْكَامُ الْأَحْرَامِ  
الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ مَرُورٌ مُدَّةً وَإِنَّمَا  
يُخْرِجُهُ مِنْهُ الْأَفْعَالُ وَكَانَ مِنْ أَحْرَمِ عُمْرَةٍ  
وَسَاقِ الْهَدْيِ وَهُوَ يُرِيدُ التَّمَتُّعَ فَطَافَ  
لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حَجِّهِ  
وَيَخْرُجَ الْهَدْيُ فَكَانَتْ هَذِهِ حُرْمَةٌ زَائِدَةٌ  
بِسَبَبِ الْهَدْيِ لِأَنَّهُ لَوْ لَا الْهَدْيُ لَكَانَتْ  
إِذَا طَافَ لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى حَلَقَ وَحَلَّ لَهُ  
فَإِنَّمَا مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ الْهَدْيُ الَّذِي سَاقَهُ  
ثُمَّ كَانَ إِحْلَالُهُ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمَةِ أَيْضًا إِنَّمَا  
يَكُونُ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ لَا مَرُورٍ وَقَدْ فَكَانَتْ  
هَذِهِ الْأَحْرَامُ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا  
مَرُورًا أَوْ قَاتٍ وَلَا بِأَفْعَالٍ غَيْرِهِ وَلَكِنْ

اللہ عزوجل کی روایت کو اپناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہدی بھیجنے  
والے پر اس کو قلاوہ ڈالنے اور اشارہ کرنے کی وجہ سے حرمت  
واجب ہوتی ہے اس سے اس وقت کسی عمل کے بغیر باہر آ  
جانے کا جب لوگ احرام سے نکل جائیں گے تو ہم نے ارادہ کیا کہ  
دیکھیں کیا متفق علیہ احرام بھی اسی طرح ہے یا نہیں یا تو ہم دیکھتے  
ہیں کہ جب کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو وہ لیے  
احرام سے محرم ہو جاتا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور ہم یہ  
بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اس احرام سے کچھ افعال کے ذریعے باہر آتا  
ہے ان کے علاوہ احرام سے نہیں نکلتا کیا تم نہیں دیکھتے ہیں کہ  
جب وہ حج کر رہا ہو پس وہ عرفات میں وقوف نہ کرے حتیٰ کہ  
اس کا وقت گزر جائے تو اس سے حج فوت ہو جاتا ہے لیکن وہ  
احرام سے کچھ افعال مثلاً بیت اللہ شریف کے طواف صفا مروہ  
کے درمیان سعی، سر منڈانے یا بال کٹوانے کے ذریعے باہر آتا  
ہے اور اگر وہ میدان عرفات میں وقوف کرے اور طواف کے  
علاوہ باقی تمام افعال جن میں حج کرنے والا کرتا ہے بجا لائے  
تو جب تک واجب طواف نہیں کرے گا اس کے لیے عورتیں حلال  
نہیں ہوں گی (جاع جائز نہیں ہوگا) اسی طرح عمرے سے بھی اسی صورت  
میں نازغ ہو سکتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف صفا مروہ کے  
درمیان سعی اور اس کے بعد حلق کر والے۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے  
احکام ہیں۔ وقت کا گزرنا اس احرام سے نکلنے کے باعث نہیں بلکہ اس  
سے نکلنے کے لیے کچھ افعال ہیں اور جو شخص عمرے کا احرام باندھ کر ہدی  
چلائے اور وہ تمتع کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ عمرے کے لیے طواف  
اور سعی کرے تو جب تک حج سے نازغ نہ ہو جائے اور قربانی نہ کر  
ے احرام سے نکل نہیں سکتا تو ہدی کے سبب یہ زائد حرمت آتی  
ہے۔ کیونکہ اگر ہدی نہ ہوتی تو جب اس نے عمرے کے لیے طواف  
اور سعی کی اور سر منڈوایا تھا تو وہ احرام سے نکل جاتا اس سے وہ  
ہدی رکاوٹ بنی جسے اس نے چلایا ہے پھر اس احرام سے بھی  
کسی فعل کے ذریعے باہر آتا ہے وقت گزرنے کے ذریعے نہیں۔  
تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں جس سے وقت گزرنے یا کسی دوسرے



شخص کے افعال سے باہر نہیں آتا بلکہ خود اپنے افعال کے ذریعے باہر آتا ہے اور جو شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں مقیم رہے اور اسے قلابہ ڈالنے اور اشعار کا حکم دے تو ان لوگوں کے نزدیک جو اس کے لیے لباس چھوڑنا واجب قرار دیتے ہیں۔ اسے (سے ہوتے) لباس کے بغیر رہنا ہوگا۔ اس حرمت سے وہ کسی عمل کے ذریعے باہر نہیں آئے گا بلکہ جب لوگ احرام سے نکلیں گے یہ بھی احرام سے نکل جائیگا۔ تو یہ احرام متفق علیہ احرام کے خلاف ہوا تو اس طرح اس کا ثبوت لازم نہیں ہوگا کیونکہ جن اشیاء میں اختلاف ہے وہ اس صورت میں ثابت ہوتی ہیں جب وہ متفق علیہ اشیاء کے مشابہ ہوں اور جب ان کے مشابہ نہیں ہوں گی تو ثابت بھی نہیں ہوں گی البتہ یہ کہ ان کے بارے میں ایسی آگاہی ہو جس سے استدلال کیا جا سکے اس وقت اس کا قول کرنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہوگا تو اختلاف کی نفی ہو جائے گی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول صحیح ثابت ہوا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنا یا اور جن لوگوں نے اس کے خلاف حضرت جابر

بِأَفْعَالٍ يَفْعَلُهَا هُوَ وَكَانَ مَنْ بَعَثَ بِهِدْيٍ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ وَأَمْرَانِ يُقْلَدُ وَيُسْتَعْرَفُ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ التَّجَرُّدُ فِي قَوْلٍ مَنْ يُوجِبُ ذَلِكَ يَحِلُّ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمَةِ لَا يَفْعَلُ يَفْعَلُهُ وَلَكِنْ فِي وَقْتُ مَا يَحِلُّ النَّاسُ فَخَالَفَ ذَلِكَ الْأَحْرَامَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَحِبْ ثَبُوتَهُ كَذَا لَكَ لَا تَهْ إِنَّمَا يَثْبُتُ الْأَشْيَاءُ الْمُخْتَلِفُ فِيهَا إِذَا أَشْبَهَتْ الْأَشْيَاءَ الْمُجْتَمِعَ عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَتْ غَيْرَ مُشَبَّهَةٍ لَهَا لَمْ يَثْبُتْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهَا التَّوَقُّيفُ الَّذِي يَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ فَجَبَّ الْقَوْلُ بِهَذَا ذَلِكَ فَإِذَا وَجِبَ ذَلِكَ انْتَفَى الْإِخْتِلَافُ فَثَبَّتْ بِمَا ذَكَرْنَا صَحَّةَ قَوْلٍ مَنْ ذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَفَسَادَ قَوْلٍ مَنْ خَالَفَ ذَلِكَ إِلَى حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۷۵۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ الْحَارِثِ الثِّمَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ الْهَدِيرِ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا مُقَرَّدًا بِالْعِرَاقِ قَالَ فَسَأَلْتُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوا أَمْرٌ بِهِدْيِهِ أَنْ يُقْلَدَ فَلِذَلِكَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِيعَةُ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ بَدْعُ وَرَبِّ الْكُفَّةِ وَلَا يَجُوزُ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَلَفَ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ بَدْعٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ السُّنَّةَ خَلَّاتُ ذَلِكَ -

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِهِدْيَةً أَيْسِيكَ عَنِ النِّسَاءِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا

حضرت ربیعہ بن عبد اللہ ابن ہدیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عراق میں ایک شخص کو حالت احرام میں دیکھا فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس شخص نے اپنی ہدی کو قلابہ ڈالنے کا حکم دیا اسی لیے اس نے (سلا ہوا) لباس چھوڑ رکھا ہے حضرت ربیعہ فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا "رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے" ہمارے نزدیک حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا اس کے بدعت ہونے پر قسم کھانا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اگر ان کے علم میں بدعت اس کے خلاف ہو۔ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ہدی بھیجتا ہے کہ کیا وہ عہدوں سے دُور رہے۔ (یعنی بیوی سے جامع نہ کرے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما



نے فرمایا کہ ہم یہی جانتے ہیں کہ محرم بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ہی احرام سے نکلتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس محرم پر عودتیں حرام ہیں یہ وہی ہے جو اس حرمت سے اس وقت نکلتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس شخص پر (جو بدیہی تہجیتا ہے اور خود گھر میں ٹھہرتا ہے) طواف نہیں پس اس کے اکتساب کرنے کا کوئی مطلب نہیں اور یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے اس باب میں

### محرم کا نکاح کرنا

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر کے دے اور نہ پیغام نکاح دے۔

حضرت مالک نے حضرت نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حضرت ابان بن عثمان / حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر دے اور نہ ہی پیغام نکاح دے۔

حضرت زید بن علی، حضرت ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے پیغام نکاح نہ دے کے الفاظ نہیں فرمائے۔

عَلِمْنَا الْحَرَّمَ حَيْثُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ -  
فَمَعْنِي هَذَا أَنَّ الْحَرَّمَ الَّذِي يَحْرُمُ  
عَلَيْهِ النِّسَاءَ هُوَ الَّذِي يَحِلُّ مِنْ ذَلِكَ بِالطَّوَافِ  
بِالْبَيْتِ هَذَا إِلَّا طَوَافَ عَلَيْهِ فَلَا مَعْنَى  
لَا جُنَيْنَ بِهِ ذَلِكَ وَهَذَا إِخْلَافٌ مَا قَدَرُوا بَيْنَاهُ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ -

### بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۱۷۶۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بَنِي وَهْبٍ  
أَنَّ مَا لِكَاذًا بَنَ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ ثَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ عَنْ  
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ  
عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ  
۱۷۶۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثنا يَشْرُ  
بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَدْ كَرِهَ سَنَادُهُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا  
يَخْطُبُ -

۱۷۶۲ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثنا أَبُو عَامِرٍ  
الْعَقَدِيُّ قَالَ ثنا فُلَيْمٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ  
الْحَبَّارِ بْنِ ثَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ  
بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ  
وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ -

۱۷۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ حَفْصٍ  
قَالَ ثنا يُونُسُ الْقَطَّانُ قَالَ ثنا أَبُو سَلَمَةَ  
بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ



لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ -

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نُبَيْهَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَرُّ مُلَا يُنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ -

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمًا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يُنْكِحَ وَلَا يُنْكَحَ وَلَا يَخْطُبُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا تَرَى بِذَلِكَ كَلِمَةً بِأَسًا لِلْمُحْرِمِ وَلَكِنَّهُ أَنْ تَزَوَّجَ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يَحِلَّ -

۱۴۶۵ - وَاسْتَحْجَوْا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّدُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمَةَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرُونَ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثنا ابْنُ ابْنِ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَحِيحٍ عَنْ عُمَرَ مَجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ بِمَمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهُوَ حَرَامٌ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا فَاتَّأَلَا حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي نَقْرِ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَقَالُوا إِنَّهُ قَدْ انْقَضَى أَجَلُكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَقَالَ وَمَا عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَكْتُمُوْنِي فَعَرَسْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَصَنَعْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَخَضَرْتُمُوهُ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِي طَعَامِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَخَرَجَ

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ (کسی کا) نکاح کرے دے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے نکاح کرنا، (کسی کا) نکاح کر کے دینا اور پیغام نکاح دینا جائز نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ان تمام کاموں میں محرم کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اگر وہ شادی کرے تو جب تک احرام سے نہ نکلے جماع نہ اٹھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مالت احرام میں نکاح کیا پھر آپ مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرے تعمیرے دن حوطیب بن عبد العزیٰ قریش کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا آپ کی مقررہ مدت پوری ہو چکی ہے لہذا آپ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کہا تھا اگر تم مجھے اجازت دیتے اور میں تمہاری موجودگی میں شادی کرتا اور ہم تمہارے لیے کھانا تیار کرتے جس میں تم شریک ہوتے۔ انھوں نے کہا ہمیں آپ کے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس سے چلے جائیے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر تشریف لے گئے اور مقام سرف میں رخصتی ہوئی۔



نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ بِمِمْوْنَةَ  
حَتَّى عَرَسَ بِهَا بِسَرِيَةٍ -

۱۴۶۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ أَسَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبَاحَ بْنَ  
أَبِي مُعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ بِمِمْوْنَةَ بِنْتِ  
الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرَمٌ -

۱۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ أَسَدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهَيْبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ بْنَ أَبِي خَبِثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۴۶۹ - حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدَ بْنَ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَيْكَلٍ  
بْنَ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَمِعْتُ سَمْعِيْلَ بْنَ يَحْيَى قَالَ  
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ بْنَ عُمَرَ  
بْنَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ عُمَرُو  
فَحَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصْحَمِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مِمْوْنَةَ وَهِيَ  
خَالَتُهُ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ عُمَرُو فَقُلْتُ  
لِلزُّهْرِيِّ وَمَا يُدْرِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصْحَمِ

حضرت عطار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل  
کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام  
میں حضرت ميمونة بنت حارث رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔

حضرت عبد اللہ بن طاووس اپنے والد سے وہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت  
کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل  
کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن دینار فرماتے ہیں مجھ  
سے حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم غیر احرام کی حالت میں حضرت ميمونة رضی اللہ عنہما  
سے نکاح کیا اور وہ ان (حضرت یزید بن اصم) کی خالہ  
تھیں۔ حضرت عمر دیکھتے ہیں میں نے حضرت زہری  
سے پوچھا یزید بن اصم ایک دیہاتی تھا اسے اس حدیث



کی کیا خبر کیا تم انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل سمجھتے ہو۔  
حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
بعض ازواج مطہرات سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں  
نکاح کیا۔

پہلے قول والے ان سے کہتے ہیں کہ کون شخص اس بات  
میں تہاری اتباع کرے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت  
احرام میں نکاح کیا جبکہ حضرت ابو رافع اور حضرت میمونہ رضی اللہ  
عنہما بتاتے ہیں کہ عیال اس وقت ہوا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر محرم تھے۔  
حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو رافع سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے غیر احرام  
کی حالت میں نکاح کیا۔ اسی حالت میں ان کے پاس تشریف لے گئے اور  
میں ان دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔

حضرت یزید بن اصم حضرت میمونہ بنت حارث رضی  
اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں احرام  
کے بغیر تھے اس وقت آپ مکہ مکرمہ سے واپس تشریف لائے  
تھے۔ حضرت ابن خزیمہ نے اپنی روایت میں مکہ مکرمہ سے  
برٹنے کے بعد کے الفاظ نہیں دہرائے۔

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ  
رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

اعرابی بوال اتجعلہ مثل ابن عباس۔  
۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى  
بْنُ أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي  
الْقُحَيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَاءِ هُوَ مُحْرِمٌ۔  
۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

فَقَالَ لَهُمَا هَلْ الْمَقَالَةُ الْأُولَى وَمَنْ  
يُتَابِعُكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهَذَا أَبُو رَافِعٍ وَ  
مَيْمُونَةُ يَذْكُرَانِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَلَالٌ  
۱۴۴۳۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ  
قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا  
حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدِّبُ وَرَبِيعُ الْجَزِينِيُّ  
قَالَ ثَنَا اسَدُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ  
قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ  
بْنِ مَيْمُونٍ بِنِ مَهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ  
مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ وَنَحْنُ حَلَالًا  
بَعْدَ أَنْ رَجَعْنَا مِنْ مَكَّةَ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ  
أَنْ رَجَعْنَا مِنْ مَكَّةَ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قُرَّةَ



سے نکاح کیا تو آپ اہل علم کی حالت میں نہیں تھے۔

يَحْدِثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا -  
فَكَانَ مِنْ تَجَنُّبِنَا عَلَيْهِمْ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ  
كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ صَحَّةِ الْإِسْنَادِ وَاسْتِقْلَامَتِهِ  
وَهَكَذَا مَذْهَبُهُمْ فَإِنَّ حَدِيثَ أَبِي رَافِعٍ الَّذِي  
ذَكَرُوا فَإِنَّ شَارِوَاهُ مَطَرُ الْوَرَّاقِ وَمَطَرُ عِنْدَهُمْ  
لَيْسَ هُوَ مِنْ مَجْمَعِ حَدِيثِهِ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ  
وَهُوَ أَضْبَطُ مِنْهُ وَأَحْقَطُ فَقَطَعَهُ -

یہ روایت صحیح ہے

۱۷۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ  
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مُوَلَّاهُ وَرَجُلًا  
مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَزَوْا جَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ  
وَهَرَبَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ -

وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ فَقَدْ ضَعُفَ  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي خَطَابِهِ لِلزُّهْرِيِّ وَتَرَكَ  
الزُّهْرِيُّ إِلَّا تَكَارَعَهُ وَآخَرَجَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ  
وَجَعَلَهُ أَغْرَابِيًّا بَعْدَ الْوَهْمِ يُضَعِّفُونَ الرَّجُلَ  
بِأَقْلٍ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ وَبِكَلَامٍ مِنْهُ هُوَ أَقْلُ  
مِنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ وَالزُّهْرِيُّ فَكَيْفَ وَقَدْ  
اجْتَمَعَ جَمِيعًا عَلَى الْكَلَامِ بِمَا ذَكَرْنَا فِي يَزِيدَ  
بْنِ الْأَصَمِ وَمَعَ هَذَا فَإِنَّ الْحُجَّةَ عِنْدَكُمْ  
فِي مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ بَرِّقَانَ  
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُنْقَطِعًا -

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا أَبُو عَيمٍ قَالَ ثنا  
جَعْفَرُ بْنُ بَرِّقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ  
كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عَازِبَةَ رَجُلٍ فَقَالَ هَلْ يَتَزَوَّجُ  
الْمُحْرِمُ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَنْ وَجِلٍ  
النِّكَاحَ مُدَّ أَحَلَّهُ قَالَ مَيْمُونٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کو رد  
کی صحت و استقامت کے ذریعے حاصل کیا جائے اور یہی ان کا  
مذہب بھی ہے تو حضرت ابو رافع کی روایت جسے انہوں نے ذکر کیا اس  
کے راوی مطر و راق ہیں اور ان (پہلے گروہ) کے نزدیک مطران  
لوگوں میں سے نہیں جس کی روایت سے استدلال کیا جاسکے۔ اس  
روایت کو حضرت مالک نے روایت کیا جو ان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ثم  
حضرت مالک حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے اور

وہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت  
ابو رافع اور ایک انصاری کو بھیجا انہوں نے حضرت میمونہ  
بنت حارث کے ساتھ آپ کا نکاح کیا۔ اس وقت آپ مدینہ  
طیبہ میں تھے اور ابھی مکہ مکرمہ کی طرف تشریف نہیں لائے تھے۔  
حضرت یزید بن اعم کی روایت کو حضرت عمرو بن دینار نے  
ضعیف قرار دیا۔ جب وہ حضرت زہری سے گفتگو کر رہے تھے  
حضرت زہری نے ان کو منکر قرار دیتے ہوئے چھوڑ دیا اسے اہل  
علم سے خارج قرار دیتے ہوئے دیہاتی بہت پیشاب کرنے والا قرار  
دیا اور وہ کسی شخص کو اس سے کم درجہ کے کلام اور حضرت عمرو بن دینار  
سے کم درجہ شخص کے کلام کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں تو جب  
وہ دونوں یزید بن اعم پر جمع کرنے میں متفق ہو گئے تو وہ کیسے  
ضعیف نہیں ہوگا اور اس کے باوجود تہا سے نزدیک میمون بن  
مہران کے سلسلے میں جعفر بن برقان حجت ہیں اور انہوں نے اس  
حدیث کو منقطع روایت کیا ہے۔

حضرت جعفر بن برقان، حضرت میمون بن مہران سے  
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء رضی اللہ  
عنه کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے پوچھا  
کیا محرم نکاح کر سکتا ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا جب سے  
اللہ تعالیٰ نے نکاح حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کیا۔ حضرت



عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أَنْ أَسْأَلَ يَزِيدَ  
بْنَ الْأَصَمِّ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا أَوْ حَرَامًا فَقَالَ  
يَزِيدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَطَاءُ مَا كُنَّا  
نَأْخُذُ هَذَا إِلَّا عَنْ مَيْمُونَةَ كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ  
حَلَالٌ

فَأَخْبَرَ جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ  
بْنِ مِهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِي لَهُ وَقَعَ إِلَيْهِ هَذَا  
الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ وَأَنَّهُ إِنَّمَا  
كَانَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيدَ لَا عَنْ مَيْمُونَةَ وَلَا  
عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَيْمُونٌ بِهِ عَطَاءً فَذَكَرَهُ  
عَنْ يَزِيدَ وَلَمْ يَجْزِ لَهُ بِهِ فَلَوْلَا كَانَ عِنْدَهُ  
عَمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ لَأَحْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِ لِيُؤَكِّدَ  
بِذَلِكَ حُجَّتَهُ فَهَذَا هُوَ أَصْلُ هَذَا الْحَدِيثِ  
أَيْضًا عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ غَيْرِهِ  
وَالَّذِينَ نَوَّوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ أَهْلُ عِلْمٍ وَاثْبُتَ  
أَصْحَابُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَطَاءُ  
وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَعِكْرِمَةُ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ  
وَهُؤُلَاءِ كُلُّهُمْ أُمَّةٌ فَقَهَاءٌ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ  
وَأَرَادَهُمُ وَالَّذِينَ نَقَلُوا عَنْهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا  
مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نُجَيْمٍ فَهُؤُلَاءِ أَيْضًا أُمَّةٌ  
يُقْتَدَى بِرِوَايَاتِهِمْ ثُمَّ قَدْ رَوَى عَنْ  
عَائِشَةَ أَيْضًا مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهَا مَنْ لَا يَطْعَنُ أَحَدًا  
فِيهِ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي الصَّخْطِيِّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ فَكُلُّ هَؤُلَاءِ عَوَائِدُ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ

میسون فرماتے ہیں میں نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی  
اللہ عنہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں یزید بن اعم سے پوچھوں کہ  
سرکارِ دو عالم نے جب حضرت میسون سے نکاح کیا اس وقت  
حرم تھے یا غیر حرم۔ حضرت یزید نے کہا انھوں نے غیر حرم  
کی حالت میں نکاح کیا۔ حضرت عطاء نے فرمایا ہم یہ حدیث صرف  
حضرت میسون رضی اللہ عنہا سے لیتے ہیں ہم سنتے تھے کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں ان سے نکاح کیا۔

تو حضرت جعفر بن برقان نے حضرت میسون بن مہران سے  
خبر دی کہ اس حدیث کے حضرت یزید بن اعم سے ان تک پہنچنے کا  
سبب کیا تھا نیز یہ حضرت یزید کا قول ہے حضرت میسون رضی اللہ عنہا  
یا ان کے علاوہ کسی شخص کا قول نہیں۔ پھر حضرت میسون نے حضرت عطاء  
سے بحث کرتے ہوئے حضرت یزید بن اعم کا قول نقل کیا تو  
انھوں نے اسے قبول نہ کیا اگر یہ سلسلہ ان یزید سے آگے بڑھتا  
تو حضرت میسون اس سے ضرور استدلال کرتے تاکہ ان کی دلیل مضبوط ہو  
جاتی تو اس حدیث کی اہل یہ ہے کہ یہ یزید بن اعم سے مروی ہے ان کے  
غیر سے نہیں۔ اور جن لوگوں نے روایت کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا وہ اہل علم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کے معتبر شاگرد ہیں یہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء و حضرت  
طاووس، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہم  
ہیں یہ تمام لوگ فقہا رہیں ان کی روایات اور آراء سے استدلال کیا جاتا  
ہے ان سے نقل کرنے والے لوگوں کا بھی یہی منصب ہے۔ ان میں  
حضرت عمرو بن دینار، ایوب سختیانی اور حضرت عبداللہ بن ابونجیح ہیں  
یہ بھی آئمہ ہیں اور ان کی روایات کی اقتدار کی جاتی ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کی روایت کے موافق مروی ہے۔ اور اسے ان لوگوں نے  
روایت کیا ہے جن پر کسی نے طعن نہیں کیا۔ حضرت ابو عوانہ، حضرت مغیرہ  
سے وہ ابو الفتح سے اور وہ حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں یہ  
تمام لوگ ایسے آئمہ ہیں جن کی روایات قابلِ استدلال ہیں تو ان کی



فَمَارَوْا مِنْ ذَلِكَ أَوَّلَى مِمَّا رَوَى مَنْ لَيْسَ كَثَمٌ  
 فِي الضَّبْطِ وَالثَّبُتِ وَالْفِقْهَةِ وَالْأَمَانَةِ وَأَمَّا  
 حَدِيثُ عُثْمَانَ فَإِنَّمَا رَوَاهُ لَا نَبِيَّهُ بْنُ وَهْبٍ وَ  
 لَيْسَ كَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَا كَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَلَا  
 كَمَنْ رَوَى مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
 عَائِشَةَ وَلَا لِنَبِيِّهِ أَيْضًا مَوْضِعٌ فِي الْعِلْمِ  
 كَمَوْضِعِ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فَلَا يَجُوزُ إِذَا كَانَ  
 كَذَلِكَ أَنْ يُعَارِضَ بِهِ جَمِيعٌ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِمَّنْ  
 رَوَى بِخِلَافِ الَّذِي رَوَى هُوَ فَهَذَا حُكْمُ  
 هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَثَرِ فَا مَّا نَنْظُرُ  
 فِي ذَلِكَ فَإِنَّ الْمُحْرَمَ حَرَامٌ عَلَيْهِ جَمَاعُ الْإِسْلَامِ  
 فَاحْتَمَلْنَا أَنْ يَكُونَ عَقْدُ نِكَاحِهِمْ كَذَلِكَ فَتَنْظُرْنَا  
 فِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا هُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَا بَأْسَ  
 عَلَى الْمُحْرَمِ بِأَنْ يُتْبَعَ جَارِيَةٌ وَلَكِنْ لَا يَطْأُهَا  
 حَتَّى يَحِلَّ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ طَيْبًا لِيَتَطَيَّبَ  
 بِهِ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ قَيْصِمًا  
 لِيَلْبِسَهُ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَذَلِكَ الْجَمَاعُ وَالطَّيِّبُ  
 وَاللِّبَاسُ حَرَامٌ عَلَيْهِ كُلُّهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَلَمْ يَكُنْ  
 حُرْمَةُ ذَلِكَ عَلَيْهِ تَمْنَعُهُ عَقْدَ الْبَيْعِ عَلَيْهِ  
 وَرَأَيْنَا الْمُحْرَمَ لَا يَشْتَرِي صَيْدًا فَاحْتَمَلْنَا أَنْ  
 يَكُونَ حُكْمُ عَقْدِ النِّكَاحِ كَحُكْمِ عَقْدِ شَرَى  
 الصَّيْدِ أَوْ كَحُكْمِ عَقْدِ شَرَاءِ مَا وَصَفْنَا مِمَّا  
 سَوِيَ ذَلِكَ فَتَنْظُرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا مِنْ أَحْرَمَ  
 وَفِي يَدِهِ صَيْدٌ أَوْ مَرَأً يُطْلَقُهُ وَمِنْ أَحْرَمَ  
 وَعَلَيْهِ قَيْصٌ وَفِي يَدِهِ طَيْبٌ أَوْ مَرَأً يُطْرَحُ  
 عَنْهُ وَيَرْفَعُهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ كَالصَّيْدِ الَّذِي  
 يُؤْمَرُ بِخَلِيلَتِهِ وَيَتْرَكَ حَبْسَهُ وَرَأَيْنَاهُ إِذَا  
 أَحْرَمَ وَمَعَهُ امْرَأَةٌ لَمْ يُؤْمَرْ بِإِطْلَاقِهَا بَلْ  
 يُؤْمَرُ بِحِفْظِهَا وَصَوْنِهَا فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ فِي

روایات ان لوگوں کی روایات کے مقابلے میں اولیٰ ہیں جو ضبط، ثابت قدری  
 نفع اور امانت میں ان کی مثل نہیں ہیں — جہاں تک حدیث  
 عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبی بن وہب نے  
 روایت کیا ہے وہ حضرت عمرو بن دینار اور جابر بن زید کی طرح نہیں  
 ہیں اور ان لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے اس کے موافق بواسطہ حضرت  
 مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور نہ  
 ہی حضرت نبیہ کا ان لوگوں جیسا علمی مقام ہے جب صورت حال یہ ہے  
 تو وہ ان تمام مذکورہ حضرات جنہوں نے ان کے خلاف روایت کیا کے  
 مقابل نہیں ہو سکتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ مذکورہ  
 بالا بیان ہے۔ اور اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ محرم پر عورتوں سے  
 جماع کرنا حرام ہے۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا بھی یہی حکم ہو۔  
 چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ان کو اس بات پر متفق پایا کہ محرم پر  
 لوٹدی خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ احرام سے نکلنے تک جماع  
 نہیں کر سکتا، خوشبو خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے فراغت  
 کے بعد اسے استعمال کرے گا۔ قسین خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن  
 احرام سے نکلنے کے بعد اسے پہن سکتا ہے تو جماع کرنا، خوشبو لگانا اور  
 لباس پہننا حالت احرام میں حرام ہے لیکن یہ حرمت اسے حصول ملکیت  
 کے مفقود سے منع نہیں کرتی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ محرم شکار خرید نہیں سکتا  
 تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا حکم شکار خریدنے کی طرح ہو یا  
 ان اشیاء کی طرح جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا پس جب ہم نے اس سلسلے میں  
 غور کیا تو (دیکھا کہ) جو شخص احرام باندھے اور اس کے ہاتھ میں شکار ہو  
 تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس نے احرام کے وقت  
 قسین پہنی ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ میں خوشبو ہو تو اسے اس کے  
 چھوڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس شکار کی طرح نہیں جس  
 کو چھوڑنے اور اس کی قید ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں  
 کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس کے ساتھ عورت (بیوی) ہو  
 تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی حفاظت کا حکم دیا  
 جاتا ہے تو اس سلسلے میں عقد نکاح لباس اور خوشبو کی طرح ہے شکار  
 کی طرح نہیں۔ تو اس سلسلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عقد نکاح



سلسلے میں کپڑے اور عرشہ کے عقد ملک کی طرح جو جس کا پھٹا اور استمال کرنا اس کے لیے احرام سے نکلنے کے بعد جائز ہوتا ہے۔

ذَلِكَ كَاللِّبَاسِ وَالطَّيِّبِ لَا كَالصَّيْدِ فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي سِتْقَبَالِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا فِي حُكْمِ سِتْقَبَالِ عَقْدِ الْمَلِكِ عَلَى الْيَابِ وَالطَّيِّبِ الَّذِي يَحِلُّ لَهُ بِهِ لُبْسُ ذَلِكَ وَاسْتِعْمَالُهُ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْأَحْرَامِ فَقَالَ قَائِدٌ فَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ كَانَ نِكَاحُهُ بَاطِلًا وَلَوْ اشْتَرَاهَا كَانَ شَرَاءً جَائِزًا فَكَانَ الشَّرْطُ يَجُوزُ أَنْ يَعْقُدَ إِلَّا عَلَى مَنْ يَحِلُّ وَطَيْبُهَا وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ جَمَاعُهَا فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَحْرُمَ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے اور اگر اسے خریدے تو خریدنا جائز ہے تو اس (عورت) کا خریدنا بھی جائز ہے جس کے ساتھ وطی جائز نہیں لیکن نکاح تو صرف اسی کے ساتھ جائز ہوگا جس سے وطی کرنا جائز ہے اور محرم کے لیے عورت سے جماع کرنا جائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس سے نکاح بھی حرام ہو۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّائِمَ الْمُتَعَتِفَ حَرَامًا عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْجَمَاعُ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ حُرْمَةَ الْجَمَاعِ عَلَيْهِمَا لَا يَنْتَعِيهِمَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ لَا نَفْسُهُمَا إِذَا كَانَ مَا حَرَّمَ الْجَمَاعَ عَلَيْهِمَا مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ حُرْمَةُ دَيْنٍ كَحُرْمَةِ حَيْضِ الْمَرْأَةِ الَّذِي لَا يَنْتَعِيهِمَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَى نَفْسِهِمَا فَحُرْمَةُ الْأَحْرَامِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذَلِكَ وَقَدْ رَأَيْنَا الرِّضَاعَ الَّذِي لَا يَجُوزُ تَزْوِيجُ الْمَرْأَةِ لِمَكَانِهِمْ إِذَا طُرِئَ عَلَى النِّكَاحِ فَسَبَخَ النِّكَاحُ فَكَذَلِكَ لَا يَجُوزُ سِتْقَبَالُ النِّكَاحِ عَلَيْهِ وَكَانَ الْأَحْرَامُ إِذَا طُرِئَ عَلَى النِّكَاحِ تَوَقُّفُهُ فَالْنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ لَا يَنْتَعِي سِتْقَبَالِ عَقْدِ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْجَمَاعِ بِالْأَحْرَامِ كَحُرْمَتِهِ بِالْضِيَامِ سَوَاءً أَذَاكَ أَمْ لَا فَحُرْمَةُ الضِّيَامِ لَا تَنْتَعِي عَقْدَ النِّكَاحِ أَيْضًا فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْيَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ دار اور متعیت پر جماع کرنا حرام ہے اور اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ انہیں جماع کی حرمت نکاح کو منع نہیں کرتی۔ کیونکہ جماع کا حرام ہونا حرمت دین کی وجہ سے ہے جیسا کہ عورت کا حیض جو اس کے ساتھ عقد نکاح کو منع نہیں کرتا تو قیاس کے مطابق حرمت نکاح کی یہی صورت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس رضاعت کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جب وہ نکاح پر طاری ہو تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیا نکاح کرنا بھی جائز نہیں لیکن جب نکاح پر احرام آجائے تو وہ اسے فسخ نہیں کرتا تو اس پر قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نئے نکاح کی ممانعت نہ ہو اور احرام کی وجہ سے جماع کا حرام ہونا روزے کی وجہ سے اس کے حرام ہونے کے برابر ہے تو جب روزے کے باعث حرمت (حرمت جماع) عقد نکاح سے مانع نہیں تو احرام کے باعث حرمت بھی عقد نکاح سے مانع نہیں ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔



۱۷۷۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَ ثَنَا  
حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ  
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَذِي بِأَسَا  
أَنْ يَتَزَوَّجَ الْحُرُّ مَرْ -

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ الْمَعْلَمِ وَقَيْسٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ  
عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَذِي بِأَسَا  
أَنْ يَتَزَوَّجَ الْحُرُّ مَان -

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي فِدَايِكٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ نِكَاحِ الْحُرِّ مَرْ فَقَالَ  
وَمَا بِأَسٍ بِهِ هَذَا هُوَ لَا كَالْبَيْعِ -

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ محرم کے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما محرم عدوت و مرد کے نکاح کرنے  
میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم  
فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس  
میں کوئی حرج نہیں یہ فریاد و فریخت کی طرح ہے۔

الحمد للہ! آج یکم محرم الحرام ۱۴۱۳ھ کو طحاوی شریف جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی غفرلہ



# تلخیص

## باب ۸۴ — صف کے پیچھے تنہا آدمی کا نماز پڑھنا

کیا کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس مسئلے میں دو مسلک ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوں نماز پڑھنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ پہلا گروہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کرتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو اسے نماز ٹٹانے کا حکم دیا۔ حضرت علی بن شیبان سجی سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔ اہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

دوسرا گروہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا چنانچہ میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر صف کے کی طرف بڑھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”تم میں سے کس نے صف کے پیچھے رکوع کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا ”میں نے“ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز ٹٹانے کا حکم نہیں دیا اگر یہ نماز جائز نہ ہوتی تو آپ ان کو نماز ٹٹانے کا حکم دیتے۔

جہاں تک آپ کے ارشادِ گرامی ”لَا تَعْدُ (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا تعلق ہے تو اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ایک یہ کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا بلکہ صف میں شامل ہونا۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ آئندہ نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ سانس پھول جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے متعدد طرق سے مروی روایات میں اس بات کی تائید پائی جاتی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو مل جائے پڑھو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے گروہ کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کسی دوسری وجہ سے نماز ٹٹانے کا حکم دیا ہو اور ایک روایت میں مروی یہ الفاظ کہ ”صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی“ سے مراد کامل نماز بھی ہو سکتی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں یعنی کامل نہیں اور جیسے فرمایا کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد میں ہی ہوتی ہے تو یہاں بھی نماز کا کمال مراد ہے ورنہ گھر میں بھی نماز ہو جاتی ہے اسی

لہ۔ یعنی باجماعت نماز میں کسی شخص کا وصف میں تنہا کھڑا ہونا۔



طرح یہاں بھی کامل نماز کی نفی کی گئی، یہ مطلب نہیں کہ ایسے شخص کی نماز جائز ہی نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے کیونکہ جو شخص دوسری صفت میں نماز پڑھ رہا ہو اور پہلی صفت میں خالی جگہ دیکھے تو اسے اُگے بڑھنا چاہیے۔ اب اس دوران جب وہ دو صفوں کے درمیان ہوگا تو تنہا ہوگا لیکن سب کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بمعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عمل بھی احناف کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ رکوع میں تھے تو وہ چلتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے جہاں سے وہ رکوع کی حالت میں صفت میں پہنچ سکتے تھے۔ وہاں انہوں نے رکوع کیا اور پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے صفت میں جا ملے۔

## باب ۸۵۔ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

اگر کوئی شخص نماز فجر شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج طلوع ہو جائے تو کیا وہ اسے مکمل کر سکتا ہے یا اس کی یہ نماز نہیں ہوتی؟ اس سلسلے میں دو موقعت ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک وہ شخص دوسری رکعت بھی پڑھ لے اگرچہ طلوع آفتاب ہو چکا ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے جمع کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پالیا۔

دوسرا گروہ جس میں تینوں متنفی ائمہ حضرات امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز فرض ہو یا نفل، پڑھنا جائز نہیں چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات کے آخری حصے میں ایک جگہ اتار کر آرام کرنے لگے تو ہم میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا حتیٰ کہ سورج کی دھوپ نے ہمیں بیدار کیا پھر شخص گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہمیں کوپچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا تو ہم اترے۔ ضروریات سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر ہم نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اس مضمون کی احادیث حضرت ابو قتادہ انصاری، حضرت جبیر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

اگر طلوع آفتاب کے وقت یہ نماز جائز ہوتی اور سورج کے طلوع ہونے سے فساد لازم نہ آتا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت یہ نماز پڑھاتے جب بیدار ہوتے تھے کیونکہ خود آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا تعلق ہے تو اس میں ان کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں جہاں ان کی بیان کردہ تاویل کا احتمال ہے وہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو پچھ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا ہو اور اب وہ بالغ ہو جائے تو یہ نماز اس پر فرض ہوگئی اگرچہ اس کی قضا کرے گا اسی طرح حیض والی عورتیں ایسے وقت میں پاک ہو جائیں یا کوئی غیر مسلم، مسلمان ہو جائے کہ ابھی ایک رکعت کا وقت باقی ہے تو ان پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور انہیں اس کی قضا کرنا ہوگی۔ پہلے گروہ نے ایک دوسری روایت بھی پیش کی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت مل گئی اس کی نماز فجر مکمل ہوگئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے یہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو۔ قیاس کے مطابق بھی طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت نوافل سے خاص نہیں بلکہ اس میں قرأتیں بھی شامل ہیں۔ وہ یوں



کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے تو یہ منافعت ہر قسم کے روزے سے متعلق ہے فرض ہو یا نفل، لہذا نماز کی ممانعت میں بھی عموم ہوگا۔

## باب ۸۶ — مریض کی اقتدار میں تندرست کی نماز

امام بیماری کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھاتے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں یا ان کے لیے قیام ضروری ہے، اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں۔ دوسرے قول کے مطابق مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں، کیونکہ ان پر قیام فرض ہے، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ جبکہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پیچھے تندرست کی اقتدار صحیح نہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سناتے کے لیے تکبیر کہتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حالت قیام میں دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم وہ کام کرو جو ایرانی اور رومی اپنے اکابر کے لیے اختیار کرتے ہیں، اپنے ائمہ کی اقتدار کر دو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔ دوسرا گروہ (اخاف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ حضرت ارقم بن شریک فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ سے شام تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ سفر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حبیب مرضی وصال کے ساتھ علیل ہوئے تو اس وقت آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلاؤ، جب یہ تمام حضرات حاضر ہو گئے تو آپ نے سہ مبارک اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو آدمیوں کے ہمارے چل کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا اور صحابہ کرام نے بھی (مطلع کرنے کے لیے) سبج کہی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کر کے اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے قیام شروع کر کے نماز مکمل کی جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو طبیعت میں کچھ بوجھ محسوس کیا چنانچہ دو آدمیوں کے ہمارے واپس تشریف لے گئے اور آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے ہمارے تھے۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔



تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ بحیثیت امام بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور صحابہ کرام مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ اور آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی سے بدکا ہے جو پہلے گروہ کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ گویا پہلی حدیث منسوخ ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایت کے حوالے سے کہا ہے کہ اس نماز میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدار فرمائی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا عمل اس بات کی نفی کرتا ہے کہ چونکہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث روایت کی ہے اس میں ام المؤمنین نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی باتیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امامت کی علامت ہے۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو آپ ان کی باتیں جانب بیٹھتے، نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاں قرأت چھوڑی تھی وہاں سے آپ نے شروع کر کے اسے مکمل کیا یہ بھی آپ کے امام ہونے کی دلیل ہے۔

قیاس بھی احاث کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق کوئی شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو بعض ایسے امور جو اس پر فرض نہیں تھے، فرض ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بات پہلے سے اس پر فرض ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی مثلاً مسافر دو رکعتیں پڑھتا ہے لیکن مقیم امام کے ساتھ اس پر چار رکعتوں کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر مقیم، مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے چار رکعتیں پڑھنا ہوتی ہیں، دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر باقی دو رکعتیں تنہا ادا کرتا ہے اسی طرح مقتدی جب تندرست ہو تو اس پر قیام فرض ہے لہذا بیمار امام کی اقتدار کی وجہ سے قیام کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں غلام پر جبہ فرض نہیں لیکن اگر وہ امام کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جائے تو یہ نماز صحیح ہو جاتی ہے اور ظہر کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے احاث کی تائید ہو رہی ہے کیونکہ غلام پر جبہ فرض نہ تھا جب امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس پر بھی فرض ہو گیا لیکن ظہر کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی بلکہ حجتہ المبارک کی نماز اس کا بدل بن گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم کی یہ نماز آپ کے ساتھ خاص تھی۔ اب کسی بیمار شخص کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز جائز نہیں کیونکہ آپ نے اس نماز میں وہ عمل کیا ہے جس پر اب کوئی شخص عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرأت جہاں چھوڑا وہاں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امامت سے نکل گئے گویا وہ ایک ہی نماز میں امام بھی ہوئے اور مقتدی بھی، اور یہ عمل بالاتفاق اب جائز نہیں۔

### باب ۸۔۔۔ نقل پڑھنے والے کی اقتدار میں فرض نماز پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک نقل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھی جاسکتی ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک نقل پڑھنے والا، فرض پڑھنے والے کی اقتدار کر سکتا ہے لیکن نقل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مساق بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ



عشاء کی نماز پڑھ کر بوسلہ (قبیلے میں) اپنی قوم کے پاس لوٹتے اور انہیں نماز پڑھاتے — ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی ہے۔

احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ کہ ”یہ نماز ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی ہے“ کے بارے میں وضاحت نہیں کہ کس کا قول ہے ہو سکتا ہے حضرت ابن جریج کا قول ہو، ممکن ہے حضرت عمرو کا اور شاید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو، ان میں سے کسی کا بھی قول ہو اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل پر دلالت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہو سکتا ہے حقیقت اس کے خلاف ہو اور اگر یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہو جائے تو بھی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ انھوں نے یہ عمل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا اور نہ یہ کہ انھوں نے آپ کو خبر دی اور آپ نے اسے برقرار رکھا لہذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔ حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوسلہ کا ایک شخص مسیحی سلیم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔ شام کو گھر آکر نماز پڑھتے ہیں پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور نماز کے لیے اذان ہوتی ہے اور وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ (لوگوں کو) قتلے میں نہ ڈالو یا میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور یا اپنی قوم کو پڑھاتے کیونکہ آپ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کو نہ پڑھاؤ اور یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھاؤ۔ چونکہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد گرامی ہے لہذا یہ محبت ہے۔

اور اگر وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کرتے تھے تو گویا وہ دونوں جگہ فرض نماز پڑھتے تھے۔ اور یہ آغاز اسلام کی بات ہے کیونکہ اس وقت اس کی مانعت نہیں تھی۔ بہر حال اس حدیث میں کئی احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔ قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ امام کی نماز، مقتدیوں کی نماز پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی صحت سے ان کی نماز صحیح اور اس کے فساد سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ امام کے ہوسے مقتدی پر بھی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے جبکہ مقتدی کے جھوٹے سے امام اور مقتدی کسی پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا لہذا مقتدی کی ناکامی کی ناکامی کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنا صحیح ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض ہے مثلاً مطلق نماز کی نیت سے نفل نماز شروع کر سکتا ہے فرض نہیں پڑھ سکتا اور جب فرض نماز کی نیت کرے تو فرض نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس میں دو باتیں ہیں ایک وہ جو نفل نماز کا سبب ہے یعنی مطلق نماز کی نیت اور دوسری فرض کی نیت، پس فرض پڑھنے والا امام، نفل پڑھنے والے مقتدی کی نماز کو بھی اپنی نماز میں شامل کر لیتا ہے۔

## باب ۸۸ — نماز میں مقررہ سورتوں کی قرأت

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں قرأت کے لیے سورتیں معین ہیں ان کے علاوہ نہیں پڑھ سکتا۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں پہلی رکعت میں ”سبحہ اسبحہ“



ربك الاعلى۔ اور دوسری میں هل اتاك حديث الغاشية پڑھتے تھے۔

حضرت نمان بن بشیر اور حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ امام کے لیے ان سورتوں کو پڑھنا افضل اور مناسب تو ہے لیکن ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ سورتیں بھی پڑھی ہیں۔ حضرت ابو اقدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدین کی نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ آپ نے ”ق“ اور ”اقتربت الساعة“ وانشق القمر۔ کی تلاوت فرمائی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں بھی سورۃ جمعۃ ”اذا جاءك المنافقون“ اور دیگر سورتوں کے بارے میں روایات موجود ہیں۔

لہذا دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی معین سورت کا قول نہ کیا جائے ورنہ تضاد لازم آئے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۸۹ — مسافر کی نماز

مسافر پر قصر لازم ہے یا پوری نماز بھی پڑھ سکتا ہے، اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ کہ قصر ضروری نہیں چار رکعات بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ گروہ قرآن پاک کی ایکسائٹ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ خداوندی ہے: لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتن ان یفتنکم الذین کفر وا۔ تم پر نماز میں قصر کرنے کے سلسلے میں کوئی حرج نہیں اگر کہیں کفار کی طرف سے قتل کا ڈر ہو۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ آیت مذکورہ بالا کے مطابق قصر لازم نہیں بلکہ اس کی رخصت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو کوئی حرج نہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ سفر میں نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری نماز بھی پڑھی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قصر ضروری ہے۔ اخوان کا موقف بھی یہی ہے۔ حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ شروع شروع میں دو دو رکعتیں فرمائی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل نماز ملا دی۔ نماز مغرب، دن کے وتر میں اور نماز فجر کو طویل قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے (دو دو رکعات پڑھتے)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سفر میں دو دو رکعات پڑھتے تھے اس ضمن میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت انس بن مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ آیت کا جواب یہ ہے کہ ”لجناح“ یہاں معنی جواز کے لیے نہیں بلکہ وجوب کے لیے ہے جیسا کہ حج اور عمر کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے۔



پس جو شخص حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ  
ان دونوں (مقادیر) پر چکر لگائے۔

فمن حج او اعتمر فلا جناح علیہ ان  
یطوف بہما۔

یہاں بھی لاجناح کے الفاظ ہیں لیکن تمام علماء کے نزدیک سنی واجب ہے۔  
اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو خود ان ہی سے مروی ہے۔ کہ شروع شروع میں نماز دو رکعتیں  
تھیں پھر اضافہ ہوا اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی۔ گویا ان سے مروی روایات میں تضاد کی وجہ سے ان سے استدلال نہیں ہوگا۔  
البتہ حضرت عائشہ، حضرت عثمان بن عفان، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ سفر  
میں مکمل نماز پڑھتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے منیٰ میں دو رکعات پڑھنے کے بارے میں مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں جن میں یہ تاویل زیادہ مناسب  
ہے کہ آپ دہاں اقامت کی نیت کرتے تھے، جیسا کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک وہ شخص  
قصر کر سکتا ہے جو کسی شہر میں نہ ٹھہرے بلکہ اپنا زادراہ اٹھائے پھرے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت حذیفہ  
اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسلک بھی یہی معلوم ہے۔

بہر صورت صحابہ کرام کی اکثریت سفر میں قصر کو لازم اور ضروری سمجھتی تھی اور یہی ان کا عمل تھا۔ جن حضرات کے نزدیک گناہ کے سفر یا کسی  
شہر میں نہ ٹھہرنے کی وجہ سے قصر نہیں ہوتا تو ان کا موقف قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ قصر نماز کو بنیاد سفر ہے جس طرح مکمل نماز پڑھنے کے  
کے اقامت بنیاد ہے۔ اور مقیم نیکو کار ہو یا بدکار، شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں چار رکعات پڑھتا ہے تو مسافر بھی ان قیود سے ہٹ کر  
محض سفر کی بنیاد پر دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر  
گہری چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض فرمائی ہے۔

## باب ۹ — سفر میں وتر سواری پر پڑھنا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے تھے۔ وہ جدھر  
بھی متوجہ ہوتا، اور آپ وتر نماز بھی سواری پر پڑھتے تھے۔ البتہ اس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔  
اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ،  
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت  
ہے کہ آپ سواری پر (نفل) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر پڑھتے۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔ پہلی حدیث بھی  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور یہ بھی۔

دونوں احادیث کا تضاد یوں ختم کیا جاسکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں وتر سواری پر پڑھتے تھے لیکن جب  
اس نماز کی زیادہ تاکید ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سامنے آرام فرما ہر تین لیکن جب وتر پڑھنے لگتے تو انہیں آگے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے۔ دیگر احادیث میں وتروں  
کی فضیلت بھی مروی ہے۔ پھر قیاس بھی احادیث کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق قیام پر طاقت ہو تو فرض نماز



بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں اسی طرح حالت سفر میں سواری پر بھی وہی شخص پڑھ سکتا ہے جائز کو قیام کر کے نہ پڑھ سکے پھر یہ بھی متفق علیہ قاعدہ ہے کہ اگر قیام کی طاقت ہو تو وتر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے لہذا اترنے کی طاقت ہو تو سواری پر پڑھنا بھی جائز ہو گا۔  
گویا اس نذر کا وہی حکم ہے جو فرض نماز کا ہے۔

## باب ۹۱ — نماز کی رکعات میں شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار

اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو اسے کیا کرنا چاہیے؟  
اس سلسلے میں تین قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ دو سجدے کر کے آخر میں سلام پھیر دے اس کے علاوہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آئے اور اس پر اس کی نماز مشتتبہ کر دے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ قصد کی حالت میں دو سجدے کرے۔  
دوسرا قول یہ ہے کہ وہ کم تعداد رکعات پر بنیاد رکھتے ہو اتنی نماز پڑھے کہ اسے نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو جائے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نماز کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذاکرہ کرتا تھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور اصحوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اصحوں نے فرمایا ان کیوں نہیں سنائیں اصحوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی ایک کو نماز پڑھتے ہوئے کسی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے معنی کہ زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔  
تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازی اپنی غالب رائے کا اعتبار کر کے اس پر عمل کرے پھر سلام پھیر کر سجدے کرے۔  
اور اگر کوئی رائے قائم نہ ہو سکے تو کم رکعات کا اعتبار کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ جتنی نماز اس پر فرض تھی وہ پڑھ چکا ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جاتے تو سوچ و بچار کرے اور دو سجدے کرے۔  
تمام روایات پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جب یہ میرا قول اپنایا جائے، کیونکہ اس حدیث سے پہلے دو قسم کی احادیث کی نفی نہیں ہوتی جبکہ ان میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے اس حدیث کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ قیاس میں اسی قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس چیز کو یقین کے ساتھ شروع کیا جائے اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین چاہیے مثلاً شعبان کی تیس تاریخ یوم شک ہو تو روزه نہیں رکھتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جاتے تب رکھتے ہیں پھر میں رمضان المبارک کو بھی صغی شک کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تو تب روزہ ترک کرتے ہیں اسی طرح جب نماز کو یقین کے ساتھ شروع کیا تو اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین کی ضرورت ہے۔

## باب ۹۲ — سجدہ سہو کس وقت کیا جائے

سجدہ سہو، سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ سلام پھیرنے سے



پہلے سجدہ سہو کیا جاتے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے فرماتے ہیں۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور قعدہ بھول گئے۔ آپ نے نماز جاری رکھی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہاں فراغت سے مراد سلام سے پہلے کا وقت ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی کے باعث سجدہ سہو لازم ہوا تو وہ سلام سے پہلے ہو گا اور اگر اضافے کی وجہ سے ہوا تو سلام کے بعد ہو گا۔ — ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جس دن حضرت ذوالیدین والا واقعہ ہوا (یہ واقعہ آئندہ باب میں مذکور ہو گا) تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ نماز میں سہو کسی صورت میں ہو سجدہ سہو سلام کے بعد ہو گا۔ اخاف کا موقف بھی یہی ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا ہے تھے کہ آپ سے سہو ہو گیا آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے متوجہ کرنے کے لیے (تیسرے کہیں لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں بھولنے سے کمی واقع ہونے کی صورت میں آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین کے واقعہ میں موجود تھے اور وہاں نماز میں اضافہ کے باعث سجدہ سہو کیا گیا جو سلام سے پہلے تھا لیکن بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز میں سہو سے اضافے کے باعث بھی سلام کے بعد سجدہ کیا — مقتدو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ سجدہ سہو بھولنے کے فوری بعد نہیں ہوتا جبکہ سجدہ تلاوت واجب ہونے کے بعد فوراً ادا کیا جاتا ہے اب اس بارے میں تو اتفاق ہے کہ سجدہ سہو نماز کے آخر میں کیا جاتے گا لیکن اختلاف یہ ہے کہ سلام سے پہلے ہو گا یا بعد میں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب تمام نماز سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی پہلے ہونا چاہیے۔

## باب ۹۳ — نماز کے دوران گفتگو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی چاہے مقتدی امام سے گفتگو کرے یا مقتدی اپنے طور پر اور امام اپنے طور پر بھول کر گفتگو کرے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو جائز نہیں۔ نماز میں صرت تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرأت کی جاسکتی ہے۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر کر تشریف لے گئے۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ (جنہیں ہاتھوں کی لمبائی کی وجہ سے ذوالیدین کہا جاتا تھا) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعات پڑھائی ہیں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے اور آخر میں سلام پھیرا۔ یہ حدیث متفقہ طرق سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا ہوں۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی جانب سے حضرت ذوالیدین کی تصدیق ہونے پر ایک رکعت پڑھائی۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں پہلے گروہ کا موقف ہے



کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے گفتگو کے بعد پہلی نماز پر بنا رکھی۔ اگر کلام کرنے سے نماز ٹوٹتی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نئے سرے سے نماز پڑھاتے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کی دلیل حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھا رہا تھا کہ ایک شخص کو چھپک آئی میں نے یرحمہ اللہ - کہا تو صحابہ کرام مجھے گھوڑے لگے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا کہ مجھے (یوں) دیکھ رہے ہو۔ صحابہ نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھے خاموش کر رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد آپ جیسا معلوم نہیں دیکھا اللہ کی قسم! آپ نے نہ تو مجھے مارا نہ غصہ فرمایا اور نہ بڑا بھلا کہا بلکہ فرمایا لوگوں کا کلام (دینی کلام) ہماری اس نماز کے مناسب نہیں۔ یہ (نماز) تو بحیرہ تسبیح اور تلاوت قرآن (پر مشتمل) ہے۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو یہ بھی بتلایا کہ اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ میں موجود تھے لیکن بعد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے اس کے خلاف عمل کیا یعنی شروع سے نماز پڑھی۔

اگر کہا جائے کہ یہ واقعہ نسخ کلام سے پہلے کا نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ صرف تین سال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس حدیث کے راوی ہیں لیکن وہ اس واقعہ میں شریک نہیں تھے ان کا یہ واقعہ بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت طاؤس نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے اہل تشریف لائے اور آپ نے سبز یوں میں سے کچھ بھی نہ لیا، حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے طاقات نہیں کی تھی۔ وہ عہد رسالت میں بن سے آئے تھے اور اس وقت حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی، تو ان کے قول کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے شہر میں تشریف لاتے۔

پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج، عمرے یا انکشاف میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرے ہر صورت یہ اعمال ٹوٹ جاتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز میں بھول کر کلام کرنے سے بھی نماز ٹوٹ جلتے

## باب ۹۴ — نماز میں اشارہ کرنا

کیا نماز میں اشارہ کیا جاسکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو مذاہب ہیں ایک یہ کہ نماز میں اشارہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ اسے نماز میں کلام کی طرح قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ اشارے کے ساتھ سلام کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ احناف کا مسلک



بھی یہی ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبار میں تشریف لائے تو انصار آپ کے بارے میں سن کر حاضر ہوئے آپ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کہنا شروع کیا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ فرمایا کہ سہیلی مبارک کھلی ہوئی تھی۔

یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں تو اتر کے ساتھ مروی ہے لہذا اس سے اولیٰ ہے اس کی اولویت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اشارہ ایک عضو کی حرکت ہے تو جس طرح دیگر اعضاء کی حرکت سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاتھ کی حرکت سے بھی نہیں ٹوٹتی البتہ سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، لہذا اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی نماز کے دوران سلام عرض کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا حکم چاہے ظاہر فرمادیتا ہے سنن ابو داؤد میں ہے کہ آپ نے نماز کے بعد سلام کا جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جواب نہیں دیا تھا ورنہ بعد میں ضرورت نہ تھی۔ نماز میں سلام کا جواب دینے کی ممانعت پر متعدد احادیث وارد ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ کسی کام کے لیے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا انھوں نے پھر سلام پیش کیا آپ خاموش رہے تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے نماز مانع تھی — اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز میں اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ اس سے ممانعت کے لیے تھا اور اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو میں اسے سلام کرنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرے تو میں اسے (بعد میں) جواب دوں گا چنانچہ ایک دوسری روایت میں ہے حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو تمہیں نماز کی حالت میں سلام کرے تو انھوں نے بتایا کہ نماز ختم ہونے تک جواب نہ دو، حضرت عطاء نے فرمایا ”اے“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔

## باب ۹۵ — نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑنا ہے یا نہیں

ایک جماعت کے نزدیک نمازی کے آگے سے سیاہ کتا، عورت، گدھا گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرات ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے آگے کبادے کے پچھلے حصے ختنی چیز (سترہ) ہو تو کسی (گزرنے والی) چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی اور آپ نے فرمایا عورت گدھے اور سیاہ کتے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے (حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سرخ اور سفید کتے سے سیاہ کتے کے امتیاز کی کیا وجہ ہے تو انھوں نے فرمایا میں نے یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ



عنہا آتے آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے سے گزر کر اندر گئے اور اسے چہرے کے لیے چھوڑ دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں فرمایا، حضرت مصیب کی روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرے اور آپ نماز سے نہیں پھرے۔ — معلوم ہوا کہ نماز کے لگے سے گزرنے کا طبع ناز نہیں۔ — اور پہلے گروہ کی پیشین کردہ حدیث منسوخ ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیاہ کتے کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اُدھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اور اسے حسب استطاعت روکے، اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ — معلوم ہوا کہ نماز سے گزرنے والا شیطان ہے چاہے وہ آدمی ہو یا کتا، (یعنی اس کے ساتھ شیطان ہے)۔ پھر اس بات پر جامع ہے کہ انسان کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حالانکہ اسے بھی شیطان قرار دیا گیا ہے تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

نیز قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا سرخ یا سفید، اور یہ حدیث ان کے رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ذات کے اعتبار سے ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہ ٹوٹے اور جب کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اس کا گوشت حلال ہے تو گیسے کے گزرنے سے بدرجہ اولیٰ نہیں ٹوٹتی، کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اخلاف ہے اس کی حرمت متفق علیہ نہیں۔

## باب ۹۶ — سو جانے یا بھولنے کی وجہ سے رہ جانے والی نماز کی قضا

سو جانے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟  
اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

۱۔ جب یاد آنے یا بیدار ہو تو پڑھ لے پھر آئندہ روز اس کی قضا بھی کرے۔

۲۔ بعد والی فرض نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

۳۔ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اور یہ اس کے لیے کافی ہے آئندہ روز قضا کی ضرورت نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے پہلے گروہ کی دلیل حضرت زونبیر (حضرت نجاشی کے جتنی) کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے ہم سو گئے اور سوج بطنہ ہونے تک جاگ نہ سکے پھر ہم اس جگہ سے ہٹ گئے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب دوسرے دن سوج چکا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آذان و اقامت کا حکم دیا اور نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ کل والی نماز کی جگہ ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال یہ ہے حضرت سمور رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حکم دیتے کہ اگر کسی وجہ سے یا سونے رہنے کی صورت میں نماز اپنے وقت سے رہ جائے اور وقت نکل جائے تو دوسرے وقت کی نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

تیسرے گروہ نے حضرت ابو قتادہ، حضرت عمران اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت آرام فرما رہے تھے اور سوج طلوع ہو گیا تو آپ نے سوج کے بطنہ ہونے کے بعد نماز ادا



کی اور وقت ظہر کا انتظار نہیں کیا۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے ادا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے دو گدھوں کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں۔

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز اپنے اپنے اوقات پر فرض ہے اور روزہ ایک مخصوص مہینے میں فرض قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی شخص کے کچھ روزے رہ جائیں تو بعد میں اتنے روزوں کی قضاء کرتا ہے اور اس پر مزید کفارہ نہیں آتا تو اسی طرح جب نماز کی قضاء کر لی تو بطور کفارہ مزید نماز پڑھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات منقول ہے۔

## باب ۹۷ — دباغت سے مردار کے چمڑے کا پاک ہونا

ایک جماعت کے نزدیک چمڑے کو دباغت دی جلتے تو وہ پاک نہیں ہوتا اور نہ اس پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کو بیچنا، اس سے نفع اٹھانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن حکیم کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا اس وقت ہم مقام جہنیم میں تھے اور میں نوجوان تھا، آپ نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھانا۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتا ممکن ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہو کہ جب تک اسے دباغت نہ دی جلتے اس سے نفع نہ اٹھاؤ جہاں تک دباغت شدہ چمڑے کا تعلق ہے تو مستند روایات میں اس کے پاک ہونے اور اس سے نفع اٹھانے کا ذکر موجود ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہما کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اچھا ہوتا اگر اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ — انہی سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ دباغت سے چمڑے کا پاک ہونا اور اس سے نفع اٹھانے کا جواز مردار کو حرام قرار دینے سے پہلے کی بات ہے جب اسے حرام قرار دے دیا گیا تو اب سے نفع اٹھانا جائز ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مردار کو حرام قرار دینے کے بعد بھی یہ حکم اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بکری مر گئی آپ نے فرمایا اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردار بکری کا چمڑا اتار دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: تم فرماؤ میں نہیں پاتا ہمیں جو میری طرف وحی ہوئی کسی نے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا تو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس بکری کو بھیجا اس کی کمال اتاری گئی اھا اس کو دباغت دے کر مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پُر اند ہو گیا۔

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ مردار کے حرام ہونے کے باوجود اس کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس سے نفع



اٹھانا جائز ہے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا وہ یوں کہ کجور وغیرہ کے نمید (زین) میں جب تک شراب (خمر) کی صفت پیدا نہ ہو اسے پینا حلال ہے۔ شراب بن جائے تو حرام ہوگا پھر اگر وہ سرکہ بن جائے تو اس کا استعمال حلال ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز صفت کے بدلے مختلف احکام کی حامل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موت کی وجہ سے چمڑا حرام ہو جاتا ہے لیکن جب اسے دباغت دی جائے تو اس میں حلت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب صحابہ کرام ایمان لائے تو انہوں نے دور جاہلیت میں مُردار وغیرہ کے چمڑوں سے جو جوتے وغیرہ بنائے تھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتارنے یا پھینکنے کا حکم نہیں دیا اسی طرح جب مسلمان، مشرکین پر فتح حاصل کرتے تو انہیں جوتوں کے اتار پھینکنے کا حکم نہیں دیتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دباغت سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے

## باب ۹۸۔ ران ستر ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک ران ستر نہیں ہے یعنی اس کا ڈھانپنا ضروری نہیں۔ جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ران کا ڈھانپنا ضروری ہے اور وہ اعضائے ستر میں سے ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے گروہ کا استدلال ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے وہ فرماتی ہیں ایک دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا دورانوں کے درمیان تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انہوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں تھے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دی اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپا۔ صحابہ کرام گفتگو کرنے کے بعد تشریف لے گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنے پر آپ اسی حالت پر رہے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے اپنے جسم پر کپڑا ڈال لیا (اس کی وجہ ہے) آپ نے فرمایا کیا میں اس سے جیانہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو اہل بیت کی ایک جماعت نے قہاری روایت کردہ حدیث کے خلاف روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کے لیے اجازت مانگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کی چادر پہنے ہوئے تھے۔ ان کو اجازت دے دی وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ اسی حالت میں رہے وہ بھی فارغ ہو کر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اجازت مانگی تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنا لباس درست کر لو۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام نہیں فرمایا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے کیا۔ آپ نے فرمایا وہ بہت حیا کرنے والے شخص ہیں اگر میں انہیں اسی حالت میں اجازت دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنی حاجت پیش نہ کر سکتے۔

اس حدیث میں ران کے ننگے ہونے کا ذکر نہیں لہذا اس سے ران کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا پھر سرکارِ دو عالم



صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ ران اعضائے ستر سے ہے اور یہ حدیث تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک شخص کی ران بھر (پرہیز) دیکھا تو فرمایا ران، ستر سے ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ محمد بن حجت اور حکم بن جریر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پھر قیاس بھی مسلک احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم عورت ہو یا غیر محرم اس کی ران کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح لونڈی کی ران کو دیکھنا جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ران کا حکم شرمگاہ کے حکم کی طرح ہے۔ ہاتھ، پاؤں، چہرے، پیٹھ اور پیٹ کی طرح نہیں لہذا جس طرح مرد کی شرمگاہ ستر ہے۔ اس طرح اس کی ران بھی اعضائے ستر میں داخل ہے۔

## باب ۹۹ — طول قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت

بعض فقہاء کے نزدیک نفل نماز میں قیام و قرأت کی طوالت سے رکوع و سجود کا زیادہ ہونا (زیادہ رکعات پڑھنا) افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت مخارق کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے گئے تو مقام ربذہ سے گزرتے ہوئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قیام کو لمبا نہیں کرتے اور رکوع اور سجود سے زیادہ کہہ رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک رکوع اور سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بڑھا دیتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

دوسرے فقہاء جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طول قیام افضل ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کا قنوت لمبا ہو یعنی روایات میں ہے جس کا قیام لمبا ہو۔ اس حدیث سے طول قیام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جہاں تک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ جس نے طول قیام کے ساتھ زیادہ رکوع اور سجدے کیے اس کے درجات بلند ہوں اور گناہ مٹ جائیں گے دونوں قسم کی روایات کو جمع کر کے تفاد سے بچا جاسکتا ہے۔

## کتاب الجنائز

### باب — جنائز کے ساتھ چلنے کا طریقہ

مغلزے کو تیز تیز چلتے ہوئے لے جایا جاتے یا آہستہ آہستہ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک جنازہ آرام آرام سے لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس



سے ایک جنازہ گزارا اور وہ تیز تیز جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا آرام سے چلو۔

دوسرے حضرات میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کو تیز لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت عیینہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد الرحمن بن سمرہ یا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں تھے تو لوگ اسے اہمستہ اہمستہ لے جا رہے تھے وہ فرماتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو جھڑک رہے اور آواز بلند کر رہے تھے اور انھوں نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلوانوں کی طرح (تیز تیز) چلتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کو تیز تیز لے جاؤ اگر نیک ہے تو تم اسے میوزک کے نزدیک کر رہے ہو اور اگر وہ بُرا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے اُتار دو۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ جنازہ بہت تیز لے جایا جا رہا ہو اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اعتدال کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ لے جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اتنا تیز نہ چلیں کہ میت ہچکولے کھاتے

## باب — میت کے ساتھ چلنا

ایک جماعت کے نزدیک جنازے کے آگے آگے چلنا افضل ہے جب کہ دوسرا گروہ پیچھے چلنے کو افضل سمجھتا ہے۔ پہلے گروہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔ اسی سے ایک دوسری روایت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

دوسرے گروہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے اور پیچھے (بھی) چلتے تھے۔

اسی طرح حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عمرو بن مرثیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جس طرح فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت ہے۔ پھر خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلنے کی روایت مروی ہے، کے بارے میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ گیا انھوں نے اس کے ساتھ کچھ عورتیں دیکھیں تو فرمایا ان کو واپس کر دو کیونکہ یہ زندہ اور مردہ سب کے لیے فتنہ ہیں پھر آپ جنازے کے پیچھے چلے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے پوچھا اسے ابو عبد الرحمن جنازے کے ساتھ آگے چلنا چاہیے یا پیچھے؟ تو انھوں نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں میں پیچھے چل رہا ہوں۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے لیکن آگے چلنے کی بھی اجازت ہے تاکہ لوگوں کے لیے آسانی ہو، جس طرح وضو میں ایک ایک بار اعضا کو دھونا بھی سنت ہے لیکن تین تین بار دھونا افضل ہے۔



دوسری بات یہ ہے کہ آگے چلنے کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ حضرت سالم یا حضرت زہری کا کلام ہے لہذا وہ حدیث منقطع ہے۔  
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔

## باب ۱۲ جنازے کے لیے کھڑا ہونا

ایک جماعت کے نزدیک جس شخص کے پاس سے جنازہ گزرے اسے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ساتھ جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے نہ بیٹھے۔

جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا اور اس کے رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا ضروری نہیں۔  
پہلے گروہ کا استدلال حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناخ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

نیز حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ رکھ دیا جائے یا آگے نکل جائے۔ دیگر متعدد روایات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازے کے لیے کھڑا ہونا اس لیے نہ تھا کہ یہ جنازے کے طریقے میں سے ہے۔ بلکہ اس کی کوئی وجہ تھی مثلاً اس سے بدبو کا آنا جیسے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس کی بدبو نے مجھے اذیت دی ہے۔ نیز آپ کا کھڑا ہونا نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھی ہوتا تھا۔

چنانچہ حضرت امام حسن اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گزرا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے استدلال کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جہاں تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہو چکا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے لیے کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور پھر آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ معلوم ہوا کہ جنازہ رکھنے تک کھڑا ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۳ نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کہاں کھڑا ہو

نماز جنازہ پڑھانے والا امام میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک عورت اور مرد کا حکم الگ الگ ہے۔ میت مرد ہو تو سر کے سامنے اور عورت ہو تو اس کے وسط جسم کے سامنے کھڑا ہو۔ ان کی دلیل یہ



ہے کہ حضرت ابوالباب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کا جنازہ پڑھاتے ہوئے سر کے سامنے کھڑا ہوتے دیکھا پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر اور عورت کے سرین کے سامنے کھڑے ہوتے۔  
حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں بلکہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول بھی یہی ہے کہ مرد ہر یا عورت اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی تو آپ ان کے وسطِ جسم کے سامنے کھڑے ہوئے۔

## باب ۱۴ — مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا

کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا دھمال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انھیں مسجد میں لے جاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز پڑھوں۔ صحابہ کرام نے انکار کیا تو انھوں نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہبیل بن ضیاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں کسی میت پر نماز پڑھی اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

دونوں قسم کی احادیث پر عمل یوں کیا جاسکتا ہے کہ شروع شروع میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جاسکتی تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار سے بھی اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت امام ابویوسف رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر مسجد صرف نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

## باب ۱۵ — جنازے کی تکبیرات

نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی جاتیں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانچ تکبیریں ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کی تکبیرات چار ہیں۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک بار انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس سلسلے میں ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔



دوسرے گروہ کی دلیل قوا ترک کے ساتھ مروی روایات میں بن میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابوقتاہ، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنازہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، زید بن ثابت، زید بن ارقم، سہل بن صغیف، ابن ابی اوفی، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں بھی چار تکبیرات کا ذکر ہے لہذا انہوں نے جس صحابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں ممکن ہیں وہ اصحابِ بدر سے ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے صحابہ کرام کا تکبیرات کی تعداد میں اختلاف تھا تو آپ نے ان سب کو چار تکبیرات پر جمع فرمایا البتہ کسی خاص وجہ سے پانچ تکبیریں کہی جاتی تھیں جیسے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا یہ اہل بدر سے ہیں۔ اس کے بعد کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو آپ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جنازے کی تکبیرات چار ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

## باب ۱۱۱۔ شہداء کی نماز جنازہ

شہید کی نماز پڑھی جائے یا نہ؟ ایک جماعت کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اگر شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی تو آپ معذرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے تمام شہداء اُحد کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کے حکم سے دس دس شہداء کو رکھا جاتا جن میں ہر بار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت بھی ہوتی باقی نو دیگر شہداء ہوتے اور آپ ان کی نماز پڑھتے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے پل شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا، یا یہ نفل نماز تھی یا ان کے نزدیک شہید کی نماز فوری طور پر پڑھنے کی بجائے کچھ عرصہ ٹھہر کر پڑھی جاتی تھی۔

ان میں سے کوئی بھی صورت ہو یہ بات ثابت ہے کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی ہونے کی وجہ سے خود شہداء اُحد کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم دیا ہو، یا ان تین صورتوں میں سے کوئی بات ہو جن کا ابھی چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھی جائے کیونکہ نماز سے پہلے غسل ضروری ہے جب تک میت کو غسل نہ



دیا جائے نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اور شہید کو غسل نہیں دیا جاتا اگرچہ اس میت کی طرف سے جسے غسل دیا گیا اب نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

## باب ۱۷۸ — بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک بچے کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی، جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک بچے کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی اور انھیں دفن کر دیا گیا۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہوا تو اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

دوسرے گروہ کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچہ کو لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عمیر کا انتقال ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جب دونوں قسم کی احادیث مروی ہیں تو مسلمانوں کے عمل کو دیکھا جائے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ مروج ہے لہذا اس عمل کے ذریعے جنازہ پڑھنے سے متعلق احادیث کو ثابت رکھا جائے گا اور اس کے خلاف کی نفی ہو جائے گی۔

قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ تمام غیر شہید بالغ مسلمانوں کو جو فوت ہو جائیں غسل دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی جبکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا اور ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔  
توقیاس کا تقاضا ہے کہ جب بچے کی میت کو غسل دیا جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

## باب ۱۷۹ — قبرستان میں جو قوت سمیت چلنا

ایک جماعت کے نزدیک قبرستان میں جو قوت کے ساتھ چلنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت بشیر بن خضیمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جو قوت سمیت چلتے دیکھا تو انارنے کا حکم دیا۔  
دوسرے حضرات کے نزدیک قبرستان میں جو قوت سمیت چلنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی گندگی وغیرہ نہ لگی ہو۔  
ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں انھوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میری جان ہے وہ ان کے جو قوت کی آواز بھی سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔



اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر جانے بی کوئی حرج نہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس شخص کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے جوتے اتارنے کا حکم دیا ہو مثلاً ان کے ساتھ نجاست وغیرہ ہو۔ جیسا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے نعلین مبارک اتارنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے ساتھ کچھ غبار وغیرہ تھی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جوتوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں جوتے اتارے تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیئے۔ آپ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان میں سے ایک میں کچھ خرابی ہے تو میں نے انہیں اتار دیا لہذا تم نہ اتارو۔

لیکن متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے تو جب پاک جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے تو قبرستان میں جانا بدرجہ اولیٰ مکروہ نہ ہوگا۔

حضرت امام حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۰۹ — رات کو دفن کرنا

میت کو رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز نہیں، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ بنو نذرہ قبیلہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو آپ نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرمادیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں، احناف کا یہی موقف ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک قبر میں رات کے وقت روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنا ساتھی مجھے دو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔ جہاں تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ ہر فرد ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ اس میں ان کی بھلائی اور فقیلت ہے اس لیے آپ نے فرمایا کہ دن کو نماز جنازہ پڑھو تاکہ میں اس میں شریک ہو سکوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہر فرد ہونے والے مومن کی مجھے خبر نہیں ہوتی لہذا مجھے اطلاع کر دیا کہ وہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں کیونکہ ان (مسلمانوں) پر میری نماز رحمت ہے۔

رات کو دفن کرنے سے ممانعت کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے مردوں کو اچھا کفن نہیں دیتے تھے لہذا رات کو دفن کر دیتے تو آپ نے رات کو دفنانے سے منع فرمایا پھر صحابہ کرام کی موجودگی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین رات کے وقت ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی رات کے وقت دفن کیا گیا۔ علاوہ ازیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ سورج طلوع ہوتے وقت حتیٰ کہ اچھی طرح بلند ہو جاتے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج دھل جاتے اور غروب آفتاب کے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جاتے۔ ان تینوں اوقات میں رات کا وقت شامل نہیں۔



## باب — قبروں پر بیٹھنا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسی معنوں کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے ٹیک لگا کر بیٹھنا) مکروہ ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے ٹیک لگا کر بیٹھنا) جائز ہے۔ البتہ پیشاب اور قضا سے حاجت کے لیے بیٹھنا جائز نہیں اور حدیث پاک میں جو ممانعت آئی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر پیشاب یا قضا سے حاجت کے لیے بیٹھتا ہے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھتا ہے۔ لہذا ممانعت کی یہی وجہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ جاتے اور بیٹھتے بھی تھے۔

## زکوٰۃ کی کتاب

### باب — بنو ہاشم کو صدقہ دینا

بنو ہاشم کے لیے صدقہ جائز ہے یا نہ؟ اور کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد مایل زکوٰۃ بن کر اُجرت لے سکتا ہے یا نہ؟ اس باب میں ان باتوں سے متعلق مختلف مسالک کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک بنو ہاشم کو صدقہ دینا جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک حجازی قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ سامان خرید کر چند اوقیہ پاندی کے نفع پر بیع دیا اور اسے بنو عبدالمطلب کے مساکین پر صدقہ کر دیا پھر فرمایا آئندہ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ وہ ان متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو صدقہ کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ دوسرے لوگوں سے سے الگ اور خاص نہیں کیا، وضو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گدھوں کو گھوڑوں پر نہ چھوڑنا۔

لہذا پہلے گروہ نے جس حدیث کو نقل کیا ہے تو ممکن ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو اس مال سے دیا ہو جو ان پر حرام نہیں جیسے مالدار لوگوں کو صدقہ دینا حرام ہے لیکن ہمہ کے طور پر مال دیا جاسکتا ہے۔ اگر کہا جاتے کہ ہر شخص اس مال کے لیے



سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے لینا جائز ہو جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتونِ جنت کے مطالبہ میراث پر فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھائیں گے تو ان لوگوں کو یوں جواب دیا جاتے گا کہ یہ صدقہ وقف صدقات کی طرح تھا جو مال داروں کے لیے بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صدقہ بنو ہاشم پر حرام کیا وہ صرف زکوٰۃ ہے۔ دوسرے صدقات نہیں، تو اس کو یوں جواب دیا جائے گا کہ روایات اس نظریے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پر چھتے ہر یہ صدقہ یا صدقہ ہا اگر وہ کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھاؤ اور یہ نہ پوچھتے کہ کون سا صدقہ ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہو، کیونکہ اس سلسلے میں ان کا حکم عام مالداروں کی طرح ہے تو جب ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہے تو بنو ہاشم پر بھی حرام ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جس طرح بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہے، ان کے موالی (آزاد کردہ غلاموں) پر بھی اسی طرح حرام ہے کیونکہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابورافع! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انھی میں سے ہے۔

کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد حصولِ زکوٰۃ کے لیے مال بن کر اس سے تنخواہ وصول کر سکتا ہے تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ دینے والے کا یہ مال ان لوگوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے لہذا عامل کا اس میں سے بھجنا کا مالک ہونا صحیح نہیں۔

دوسرے ائمہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب مالدار شخص جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں، صدقہ وصول کرنے پر مقرر ہو سکتا ہے اور اس صدقہ میں سے اسے تنخواہ دی جاسکتی تو بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہے۔ اور اب اس کا حالت بدل جانے کا وجہ سے بھی اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو صدقہ دیا گیا تھا اسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہر یہ۔ تو جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو دیا گیا صدقہ بطور ہر یہ کھانا حلال تھا تو بنو ہاشم کو جو صدقہ بطور تنخواہ دیا جائے گا وہ بھی حلال ہوگا۔

## باب ۱۲ — تندرست توانا فقیر کیلئے صدقہ جائز ہے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک ایسے فقیر کو صدقہ دینا جائز نہیں جو تندرست و توانا ہو ان کا استدلال حضرت ریحان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غنی اور تندرست و توانا (فقیر) کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عبید اللہ بن عدی بن عیار کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا جو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے انہوں نے بھی سوال کیا تو آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکائی۔ انہیں تندرست و توانا دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں اور مالدار نیز طاقت ور کمانے والے کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسرے حضرات میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک علتِ صدقہ کا سبب



فقر ہے چاہے فقیر تندرست صحیح الاعضاء ہو یا معذور۔ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے ان صحابہ کرام کو صدقہ کے مال سے دیا جو تندرست تھے اور ان کے اعضاء سلامت تھے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم فقر کا شکار ہو گئے تو میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ اسے بچاتا ہے جو شخص مستحق رہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو آدمی مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے سوچا اگر میں بچتا رہوں اور استغناء اختیار کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا۔ اور غنی کر دے گا۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! چند دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تقسیم فرمائے تو ہمارے لیے بھی بھیجے پھر جو تقسیم فرمائے تو وہ بھی بھیجے پھر ہم پر دنیا کا مال برسنا شروع ہوا تو اس نے ہمیں ڈبو دیا البتہ میں کو اللہ تعالیٰ نے بچایا۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ آپ کے اہل خانہ کو صدقہ کے مال سے دیا حالانکہ وہ صحیح الاعضاء اور تندرست تھے۔

اس مسئلے سے متعلق متعدد روایات مروی ہیں لہذا دونوں قسم کی احادیث کو یوں جمع کیا جاسکتا ہے کہ پہلے گروہ کی روایت کو وہ احادیث میں آپ نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص تندرست و توانا ہو لیکن فقیر ہو وہ کامل طور پر مستحق نہیں کیونکہ اس کے استحقاق کی ایک ہی جہت یعنی فقر ہے جبکہ شغل اور معذرت آدمی میں دو جہتیں ہیں فقر اور معذور ہونا۔ لہذا وہ کامل طور پر مستحق ہے۔

نیز ان احادیث اور اس قسم کی دیگر احادیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعلیم و تربیت مانگنے اور بالخصوص ضرورت کے لیے نہیں بلکہ مال کی کثرت حاصل کرنے کے لیے مانگنے سے بچنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا جو شخص فقر کے بغیر مانگے وہ انگائے کھاتا ہے۔

## باب ۳ — عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے یا نہ

کیا عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ عمل جائز ہے وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ اپنے مال میں سے اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ کے قریبی تھے اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرچا گیا تو آپ نے فرمایا اہل وہ خرچ کر سکتی ہیں۔ ان کو قرابت کا ثواب بھی ملے گا اور صدقہ کا بھی۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عورت اپنے مال کی زکوٰۃ سے خاوند کو نہیں دے سکتی جیسے خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت زینب جو کچھ اپنے خاوند پر خرچ کرتی تھیں وہ عام صدقہ تھا زکوٰۃ کا مال نہ تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زینب کچھ چیزیں بنا کر بھیجتی تھیں پھر اس مال کو اپنے خاوند حضرت ابن مسعود اور اپنی اس اولاد پر خرچ کرتی تھیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرچا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں قرابت اور صدقہ (دونوں) کا ثواب ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مال نہیں تھا ورنہ اس سے اپنی اولاد پر خرچ نہ کرتیں کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولاد کو مال کی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ پھر ایک دوسری روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مال زکوٰۃ نہیں تھا کیونکہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی ترغیب فرمائی تو حضرت زینب اپنا زیور لے کر چلی پڑیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پرچا کہاں جا رہی ہو تو انہوں نے فرمایا اس کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہیں۔



تاکہ جنہم سے بچ جاؤں۔ انھوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو حضرت زینب نے فرمایا جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دیدی۔ تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مال زکوٰۃ نہ تھا کیونکہ زکوٰۃ میں تمام زیر نہیں دیا جاتا اور یہاں تمام زکوٰۃ کی بات کی گئی تھی اس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جب خاوند اپنی زکوٰۃ کا مال بیوی کو نہیں دے سکتا اگرچہ وہ محتاج ہو تو بیوی بھی زکوٰۃ کا مال اسے نہیں دے سکتی اگرچہ وہ محتاج ہو کیونکہ ان کے درمیان قرابت کا رشتہ اسی طرح قائم ہو گیا جس طرح ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہوتا ہے اور ماں باپ اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے ماں باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی لہذا یہاں بھی وہی حکم ہو گا۔ جس طرح خاوند بیوی کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں ہوتی اس طرح جن لوگوں کے نزدیک بہرہ میں رجوع ہو سکتا ہے ان کے نزدیک میاں بیوی ایک دوسرے کو کوئی چیز بہرہ کر کے واپس نہیں کر سکتے۔ یہ تمام امور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ان کے درمیان یہی طریقہ جاری ہو گا کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔

## باب ۱۱ — چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ

بعض حضرات کے نزدیک اگر گھوڑے ملے جملے (نر اور مادہ) ہوں اور ان کا مالک ان سے اولاد پیدا کرنا چاہتا ہو تو ان گھوڑوں کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وہ کہتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو انسان کے لیے باعثِ اجر ہیں دوسرے وہ ہیں جو اس کے لیے پر دے کا باعث ہیں اور تیسری قسم ان گھوڑوں کی ہے جو انسان کے لیے بوجھ اور گناہ ہیں۔ اس کے لیے ستر بننے والے گھوڑے وہ ہیں جنہیں وہ عزت و آبرو کے لیے اختیار کرتا ہے اور ان کی پیٹھوں اور پیٹھوں کا حق نہیں جڑتا چاہے تنگی کی حالت ہو یا آسانی کی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ ان کی رکاب اور پیٹھوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں جڑتا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے نیز وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عربی گھوڑے کی طرف سے دس اور فارسی گھوڑے کی طرف سے پانچ درہم لیتے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ باطل نہیں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ”اللہ تعالیٰ کا حق نہ جڑے“ سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔

ایک روایت میں ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اڈوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان میں حق ہے اس حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ذرا اونٹ جنتی کے لیے اُحصاء دینا اس کا ڈول بطور اُحصاء دینا اور موٹا تازہ اونٹ بطور علیہ دینا۔ اس سے اُس حق کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی طرف سے مال لیتے تھے تو اس کی وضاحت عمار بن معمر کی روایت میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ کے پاس شام کے کچھ معزز لوگ آئے انھوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ان کا صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے اور یہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دونوں پیش روؤں نے ایسا نہیں کیا میں مسلمانوں سے پوچھوں گا، صحابہ کرام سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اچھا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے جو مشورہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے اگر امر واجب نہ



ہوا اور نہ جزیہ ہو جو ان سے لیا جاتے۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ہر غلام کے بدلے دس اور ہر گھوڑے کے بدلے دس درہم لیے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جو کچھ یا وہ زکوٰۃ نہیں تھی۔  
نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ سنا کر دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ ہے اسی طرح چرنے والے گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہونی چاہیے کیونکہ دونوں کی ساتھ ساتھ نفی کی گئی حالانکہ تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں زکوٰۃ کی نفی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی جو گزشتہ روایت میں منقول ہے زکوٰۃ کی نفی ثابت ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں گھوڑوں کی زکوٰۃ کی مطلقاً نفی مراد ہے چرنے والے ہوں یا دوسرے دیگر متعدد روایات میں بھی غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی مذکور ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے جانور صرف تر ہوں یا صرف مادہ یا طے جملے ان میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن گھوڑوں میں زکوٰۃ کے قائلین اسی صورت میں واجب مانتے ہوں جب طے جملے ہوں اور نسل بڑھانا مقصود ہو اور یہ قیاس کی فطانت ہے۔ نیز گھوڑے لگاتے یا بکری کی بجائے گدھوں اور بچروں کے مشابہ ہیں تو جب ان میں زکوٰۃ واجب نہیں تو ان میں بھی نہیں ہوگی۔ یعنی ان کی زکوٰۃ کا حکم وہی ہوگا جو بچروں اور گدھوں کا ہے۔ گائے اور بکری وغیرہ والا حکم نہیں ہوگا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بھی ان میں زکوٰۃ کی نفی کرتے ہیں۔

## باب ۱۵ — حکم ان زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک حکم ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصول کے لیے کسی کو مقرر کرے بلکہ انھیں اختیار ہے کہ وہ حاکم کے پاس جمع کرائیں پھر وہ اسے اس کے مصارف پر خرچ کرے یا وہ لوگ خود اپنے طور پر مصارف زکوٰۃ پر خرچ کریں، حاکم ان کی مرضی کے بغیر زکوٰۃ وصول نہیں کر سکتا۔

ان کی دلیل حضرت عثمان بن ابوالاعاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ثقیف آیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نہ تو اپنے گھروں سے باہر جا کر عامل زکوٰۃ کو ادائیگی کرو اور نہ تم سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اسی طرح ان کا استاد لال حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے عشر (دسواں حصہ) لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے اموال کی زکوٰۃ اپنے طور پر ادا کرنے کی اجازت دے یا ان سے وصول کر کے مصارف زکوٰۃ پر صرف کرے۔ حضرت حبیب بن عبد اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا انھیں اسلامی احکام کی تعلیم دی اور بتایا کہ وہ کیا کچھ وصول کریں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صدقہ کے علاوہ تمام احکام اسلام سیکھ لیے ہیں کیا میں مسلمانوں سے بھی عشروں (مال کا دسواں حصہ) صرف یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔



معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مائینِ زکوٰۃ مقرر فرمائے اور پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں عشر سے نیکیں مراد ہے وہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا تھا۔ متعدد احادیث میں اس مفہوم کا ذکر کیا گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ مکران کو جب بانوروں اور پھلوں وغیرہ کی زکوٰۃ کے حصول کا اختیار حاصل ہے تو باقی اموال بھی سونے چاندی اور مال تجارت کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار بھی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۱۶ — زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

ایک جماعت کے نزدیک زکوٰۃ میں عیب دار جانور لیا جاسکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آغازِ اسلام میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والے کو بھیجا تو فرمایا کہ بوڑھی اور جوان اور مٹی نیز عیب والے جانور وصول کرو اور لوگوں کے عمدہ مال نہ لینا۔

دوسرے حضرات من میں حنفی ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ میں عیب دار مال نہ لیا جائے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں یہ آغازِ اسلام کی بات ہے بعد میں عیب دار مال لینے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ عمرو بن حزم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط لکھا جس میں فرائض و سنن کا ذکر تھا اس میں آپ نے لکھا مدقہ میں بوڑھا اودھ کا نا جانور بکریوں میں سے نہ لیا جائے۔

## باب ۱۱۷ — زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ

اہلِ مدینہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک فلتہ جب تک پانچ دس (تین سو صاع) نہ ہو اس میں زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ دس سے کم میں صدقہ نہیں نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی سے کم میں صدقہ ہے، یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری، حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمر حضرت ابو ہریرہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

دوسرے حضرات من میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیز کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ میں بارش یا اونٹوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ اور ڈولوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے بیسواں حصہ لوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

اہلِ مدینہ کی طرف سے کہا گیا کہ ان احادیث میں کوئی تقاضا نہیں بلکہ جن روایات سے انھوں نے استدلال کیا ہے وہ دوسرے فریق کی پیش کردہ احادیث کی تفسیر کر رہی ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے کہ ان احادیث میں کوئی مقدار مقرر نہیں کہ کتنے فلتہ پر زکوٰۃ آئے گی بلکہ



آپ نے فرمایا جو کچھ بھی زمین سے نکلے اس میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے تو اس صورت میں وہ احادیث میں مقدار کا ذکر ہے ان کے لیے مفسر کیسے بن سکتی ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ رجم کے سلسلے میں حضرت ماعز نے ہار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے رجم فرمایا اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے پاس بھیجا کہ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو اس سے تم نے ثابت کیا کہ ایک بار اقرار کافی ہے اور دسواں تم نے حضرت ماعز کی روایت کو اس کی تفسیر قرار نہیں دیا تو یہاں کیسے دوسری حدیث کو تفسیر قرار دے رہے ہو۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والے غلہ میں نصاب مقرر نہ ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اموال اور جانور کی زکوٰۃ کے لیے ایک سال گزرنے کی شرط ہے اور نصاب کی مقدار بھی معلوم ہے لیکن زمین سے پیدا ہونے والے غلہ کی زکوٰۃ کے لیے وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی غلہ حاصل ہو عشر دیا جائے پس جب اس کے لیے وقت مقرر نہیں ہے تو مقدار بھی مقرر نہ ہوگی۔

## باب ۱۸۔ پھلوں کا اندازہ لگانا

اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جب پھل درخت پر لگے ہوتے ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ (عشر) کی مقدار مقرر کر لی جائے اور اسے باغ کے مالک کے سپرد کر دیا جائے اور جب پھل پک جاتے تو اس کی مثل زکوٰۃ وصول کی جاتے۔ بعض حضرات کے نزدیک جن پھلوں میں عشر واجب ہے ان میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جبکہ دوسرے حضرات ان کا مخالفت کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر کا علاقہ کسی جنگ کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی حالت میں چھوڑا اور ان سے معاملہ کر لیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اس پھل کا اندازہ لگا کر پھر فرمایا اے یہودیو! میرے نزدیک تم بدترین مخلوق ہو کیونکہ تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، لیکن میری تم سے ناراضگی تم پر ظلم کا باعث نہیں بنے گی۔ میں نے بیس ہزار دینار کھجوروں کا اندازہ لگایا اگر تم چاہو تو رکھ لو اور چاہو تو میرے لیے ہو جائیں۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ ترکھوروں میں عشر متین کر دینے کے بعد اس کے مالک کے حائے کرنا اور پھر خشک کھجوریں لینا، ادھار ہے اور یہ بات نہیں۔ ملاوہ ازیں جس وقت عشر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھل پکنے سے پہلے ضائع بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں اس پر عشر واجب نہ ہوگا۔

جہاں تک پھل کے درخت پر موجود ہونے کی صورت میں اندازہ لگانے کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ مالین زکوٰۃ پھل کا اندازہ لگا کر اس کے تہائی یا چوتھائی پھل کے لیے مالک کو اجازت دے دیں تاکہ وہ اپنے اعزہ و اقارب اور بچے و بیوی وغیرہ کو دے سکیں۔ باقی میں سے عشر دینا ہوگا اور یہ اس وقت واجب ہوگا جب پھل اتاریں گے۔

حضرت سہیل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پھل کا اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ (مالک کے لیے) چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑو۔ اس بات پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ اس حدیث میں جس حصے کو چھوڑنے کا ذکر ہے وہ اس وقت چھوڑا جاتا ہے جب لوگ پھل کھاتے ہیں اور ابھی عشر کی ادائیگی کا وقت نہیں ہوتا۔



دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے۔ شرع شرط میں یہ حکم متاثر نہیں جب سود حرام قرار دیا گیا تو یہ حکم بھی شرع ہو گیا، لہذا بھل پکنے کے بعد اس میں سے عشر دیا جائے گا۔

## باب ۱۱۹ — صدقہ فطر کی مقدار

گندم سے صدقہ فطر کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟  
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر میں گندم دینا چاہے تو باقی چیزوں کی طرح اس کا بھی ایک صاع دے۔  
ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم رمضان میں طعام سے ایک صاع یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع بنیر صدقہ فطر کے طور پر دیتے تھے۔  
دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ گندم سے صدقہ فطر دینا ہو تو نصف صاع دیا جائے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے گھر والوں کی طرف سے چاہے وہ غلام ہوں یا آزاد، دو مد گندم یا ایک صاع کھجور دیتی تھیں ظاہر ہے کہ یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھی اور آپ کے بتانے سے وہ ایسا کرتی تھیں۔ اور دو مد گندم نصف صاع بنتی ہے۔ لہذا گندم سے نصف صاع صدقہ فطر دیا جائے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کی زکوٰۃ بھیجو تو انہوں نے قاصد سے فرمایا کہ مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر صرف اس قدر لازم ہے کہ ہم سال کے بعد عید الفطر کے موقع پر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دیں۔ دونوں قسم کی عادیث میں تطبیق یوں دی جاسکتی کہ صدقہ فطر کی واجب مقدار نصف صاع گندم ہے اور اس سے زائد نقل ہے لہذا جو کچھ نصف صاع سے زیادہ دیتے تھے وہ بطور نقل ہوتا تھا۔

متعدد روایات میں نصف صاع گندم کا ذکر موجود ہے اور خلفاء راشدین بھی اسی بات پر متفق ہیں۔  
پھر قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ قسموں کے کفاروں میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار میں نلکہ دیا جائے۔ بعض حضرات کے نزدیک جو اور کھجوریں ایک ایک صاع اور گندم نصف صاع دی جائے۔

معلوم ہوا کہ صدقہ فطر کے علاوہ بھی جہاں کفار سے دغیر میں نلکہ دیا جاتا ہے جو اور کھجوروں کے مقابلے میں گندم کی نصف مقدار دی جائے، لہذا صدقہ فطر میں بھی یہی بات صحیح ہے۔

## باب ۱۲۰ — صاع کا وزن

صاع کے وزن کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا وزن آٹھ رطل (چار سیر) ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صاع پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی (۸ ۱/۲ رطل) ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔



پہلے گروہ کی دلیل حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم سے کسی نے پانی مانگا چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل اور دس رطل کا اندازہ تھا۔ اس حدیث کی روشنی میں کہا گیا کہ حضرت مجاہد نے آٹھ رطل کے بارے میں شک نہیں کیا۔

ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے معلوم ہوا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے فرماتی ہیں نبی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور وہ "فرق" تھا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں ایک "فرق" تین صاع کا ہوتا ہے اور چونکہ اس برتن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین دونوں غسل فرماتے تھے لہذا ہر ایک کے حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ صاع پانی آیا اور جب آپ نے آٹھ رطل پانی استعمال فرمایا اور وہ ڈیڑھ صاع تھا تو یہ پانچ رطل پورے اور ایک رطل کا تہائی ہوا۔

اس قول پر یہ اعتراض کیا گیا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ برتن بھرا ہوا تھا یا نہ، ممکن ہے ان میں سے ہر ایک کے غسل کے لیے ایک صاع پانی استعمال ہوتا ہو مہیا کہ دوسری روایات اس کی تصدیق بھی کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مٹر پانی سے وضو اور ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو فرماتے اور ایک صاع کے ساتھ غسل۔ انھوں نے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (مد) کے ساتھ وضو اور پانچ مکوک کے ساتھ غسل فرماتے۔ یعنی چار مکوک کے ساتھ غسل کرتے اور غسل کے ساتھ وضو میں ایک مد پانی استعمال فرماتے اور ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے لہذا چار مد آٹھ رطل کے ہوتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاع تھا اس کا اندازہ بھی آٹھ رطل کے ساتھ لگایا گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

## کتاب الصیام

### باب ۱۲ — روزہ دار پر کھانا کب حرام ہوتا ہے

حضرت زہری بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف گیا تو حضرت مذلیفہ رضی اللہ عنہ کے مکان سے گزرتے ہوئے اندر چلا گیا۔ حضرت مذلیفہ رضی اللہ عنہ نے اذان کا دودھ دھونے اور ہنڈیا گرم کرنے کا حکم دیا چہرہ فرمایا کھاؤ۔ میں نے کہا میں نے روزہ رکھنے کا



ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے، پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو جات کھڑی ہو گئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یا فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا۔ حضرت زہری بن حبیش فرماتے ہیں میں نے پوچھا صبح کے بعد، البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ اس حدیث میں مروی ہے احادیث میں اس کے خلاف بھی آیا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم کھاؤ پیو سحری کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں اور آپ نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے دو روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ سوئے ہوئے جاگ جائیں اور عبادت گزار واپس لوٹیں۔ قرآن پاک کی آیت میں بھی طلوع فجر تک کھانے کی اجازت دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”کھاؤ پیو یہاں تک کہ تہا سے لیے سفید و حاکم، سیاہ و حاکم سے ظاہر ہو جائے یعنی فجر ہو جائے۔“

لہذا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے پہلے کے بارے میں ہے۔ امت مسلمہ کا بھی آج تک یہی عمل رہا ہے۔ کہ طلوع فجر سے کھانا پینا بند کر دیتے ہیں لہذا ہو سکتا ہے وہ حکم پہلے کا ہو اور پھر منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۲۲ — طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کو نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔  
اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ طلوع فجر کے بعد نیت کرے۔  
لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع فجر کے بعد بھی نیت کی جاسکتی ہے۔

اس حدیث میں جس روزے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ فرض روزے ہیں جن کے لیے کوئی خاص دن متین نہیں مثلاً کفاروں کے روزے اور قضاے رمضان کے روزے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرنے والے حفاظ حدیث اسے مرزا روایت نہیں کرتے۔ حضرت مالک، سمر اور ابن عیینہ (رحمہم اللہ) جو حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں مجتہد مانے جاتے ہیں وہ اس حدیث کی سند میں اختلاف کرتے ہیں تاہم اس حدیث کو ثابت مانتے ہوئے بھی وہی فرض روزے مراد ہوں گے جنہا کے لیے کوئی دن متین نہیں۔ کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے طلوع فجر کے بعد روزے کا ارادہ فرمایا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاص کھانا پسند فرماتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے تو فرمایا وہ کھانا تہا سے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پس میں روزہ رکھتا ہوں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی اس پر عمل ہے اور اس سے نفی روزہ مراد ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے کے لیے بھی چونکہ دن متین نہیں ہوتا لہذا طلوع فجر کے بعد نیت کی جاسکتی ہے لیکن زوال آفتاب سے پہلے نیت کی جائے۔



## باب ۱۲۳ — ”دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے“ کا کیا مطلب ہے

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے یعنی رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کا کیا مطلب ہے اس پر محدثین نے بحث کی ہے۔ بعض نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں دو مہینے کم نہیں ہوتے ایک مہینے کے دن کم ہو سکتے ہیں لیکن دونوں کے دن کم نہ ہوں گے۔ لیکن یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا ترک کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ لہذا اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ باقی مہینوں کی نسبت ان دو مہینوں کی فضیلت زیادہ ہے گویا یہاں فضیلت کی کمی کا رد کیا جا رہا ہے۔ دنوں کی تعداد مقرر نہیں ہے۔

## باب ۱۲۴ — رمضان المبارک میں جان بوجھ کر جماع کرنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہو گا؟۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

- ۱۔ پہلا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں بلکہ وہ صدقہ کر دے۔
  - ۲۔ دوسرا مسلک یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے روزے رکھے یا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان تینوں باتوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے۔
  - ۳۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام میسر ہو تو اسے آزاد کرے ورنہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یعنی میں چیز کا پہلے ذکر کیا گیا وہ نہ پانے کی صورت میں دوسری بات پر عمل ہو گا۔
- پہلے قول کے قائلین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ کے استفسار پر اس نے بتایا کہ اس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے۔ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

دوسرے حضرات کی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفد میں ایک شخص نے رمضان شریف کا روزہ توڑ دیا تو آپ نے اسے ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینے کے روزے رکھنے یا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں، پھر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جا کر صدقہ کر داس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اسے (خود) کھاؤ۔



تیسرا اگر وہ کہتا ہے کہ اصل حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت بھی داخل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ مہی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کرو، اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کے لیے کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ اس کے بعد اسی طرح مذکور ہے جس طرح پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے، معلوم ہوا کہ اصل حدیث میں اختیار کا ذکر نہیں، یہ امام زہری کا اپنا قول ہے۔

یہ حدیث ان پہلی دونوں روایتوں سے اولیٰ ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو تیسرے گروہ کا ہے۔

## باب ۱۲۵ — سفر میں روزہ رکھنا

ایک جماعت کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھا تو وہ جائز نہ ہوگا بلکہ اس پر قضاء لازم ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ نیز حضرت عمارؓ رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے شخص کو اسے ٹٹالے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اعتبار ہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے۔ دونوں میں سے کوئی بھی افضل نہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں“ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی نہیں بھئی نیکی کی نفی نہیں۔ جس طرح آپ نے فرمایا کہ وہ شخص مسکین نہیں جسے ایک دو لقمے دے کر ٹٹا دیا جلتے، یعنی وہ کامل مسکین نہیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بیا کرے اور اسے حسب ضرورت روزی حاصل نہ ہوا نہ اس کا پتا چلتا ہو کہ اسے کچھ دیا جاتے۔

نیز متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ رکھا۔ البتہ جب آپ نے صحابہ کرام پر اسے مشقت کا باعث خیال فرمایا تو روزہ توڑ دیا گویا ایسے حالات میں جب روزے کی وجہ سے جہاد کے لیے قوت باقی نہ رہے تو روزہ نیکی نہیں۔

تیسرا اگر وہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ رکھنا افضل ہے بشرطیکہ اس سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم اور مسافر پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔

تو جب وجوب کا باعث رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو جو شخص اس مہینے میں روزہ رکھے اس نے افضل کو اختیار کیا۔



## باب ۱۲۶ — نویں ذوالحجہ کا روزہ

ایک جماعت کے نزدیک نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں اس دن کا روزہ عید الاضحیٰ کے روزے کی طرح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسد بانی کے دن ایام تشریق اور یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) مسلمان کے ایام عید ہیں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس دن میدان عرفات میں ہوتے ہیں ان کے لیے یہ عید کا دن ہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں تھے تو انہوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تفصیلت مروی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا جائز ہے۔

## باب ۱۲۷ — عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم، جو اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی، کی طرف بھیجا، اور فرمایا ان سے کہو کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھیں جس کو یوں پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہو وہ آخر میں روزہ رکھے۔

اس حدیث کے حوالے سے بعض حضرات عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس کا نسخ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس تر کھجوریں تھیں۔ انہوں نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا یہ عاشورہ کا دن ہے اور میں روزہ دار ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہمیں رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ علاوہ انہیں یہ روزہ شکرانہ کے طور پر رکھا جاتا ہے اور جو روزہ بطور شکر رکھا جائے وہ اختیاری ہوتا ہے فرض نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، ان کی نسبت تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بھی یوم عاشورہ کے روزہ کے استحباب پر دلالت کرتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

لہذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ محض مستحب ہے اس کا رکھنا باعث ثواب ہے اور چونکہ یہ روزہ فرض نہیں اس لیے اس



کے ساتھ نویں تاریخ کے روزے کا بھی حکم ہے۔ جس طرح جمعہ کے دن روزہ رکھنا ہو تو اس کے آگے یا پیچھے مزید ایک دن کا روزہ رکھا جائے۔ جب کہ رمضان المبارک کے بارے میں یہ بات نہیں کیونکہ وہ مہینہ روزہ رکھنے کے لیے معین و مقصود ہے۔

## باب ۱۲۸ — ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر، اپنی بہن حضرت صہارہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تک ہفتہ کے دن کا روزہ فرض نہ ہو، اسے نہ رکھو اگرچہ تمہیں لکڑی کا ایک چھبکا یا انگور کی لکڑی میسر ہو تو اسے ہی چالو۔ اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات ہفتہ کے دن نقلی روزہ رکھنا مکروہ جانتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ بات درست نہیں کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا البتہ اس کے ساتھ پہلے یا بعد والا دن ہو اور بعد والا دن ہفتہ ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے عاشورہ کے روزے کی ترغیب فرمائی اور وہ ہفتے کا دن بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کو پسند فرمایا، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تو یقیناً ان میں ہفتے کا دن بھی ہوتا۔ ایامِ بیضی (تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) (تاریخوں) کے روزے مستحب ہیں۔ اور ان میں ہفتہ بھی آ سکتا ہے۔ امام زہری نے اس حدیث کا انکار کیا جس میں ہفتہ کے روزے سے ممانعت کا ذکر ہے اور اگر اس حدیث کو ثابت بھی مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اس دن کی تنظیم کے طور پر یہ روزہ نہ رکھو کیونکہ اس طرح یہودیوں سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

## باب ۱۲۹ — نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا

بعض حضرات کے نزدیک نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ (جائز) نہیں۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ان دنوں کا روزہ رکھنا جائز ہے اور اس کی ممانعت نہیں ہے۔ ان حضرات نے متعدد و متواتر احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح آپ ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دنوں میں اعمالِ بارگاہِ ربوبیت میں پیش ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آپ نے شعبان المعظم کے مہینے میں اکثر روزے رکھنے کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور اس سے لوگ غافل ہیں۔ حضرت داؤد کے علیہ السلام کے روزوں کو آپ پسند فرماتے تھے اور وہ ایک دن کا روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ یقیناً ان دنوں میں شعبان کا نصف آخر بھی ہوتا تھا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ کوئی شخص پہلے سے



ان دنوں کے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ لے۔

لہذا پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہو گا کہ اگر شبانہ المسلم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رہے تو یہ روزے نہ رکھے جائیں کیونکہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور یہ نفل۔ اس طرح احادیث میں تضاد قائم نہیں ہو گا۔

### باب ۱۳ — روزہ دار کا بوسہ لینا

کیا روزہ دار کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کی دہلی حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دو دن کا روزہ ٹوٹ گیا۔

اسی مفہوم کی روایات حضرت عمر فاروق، عبداللہ بن مسعود اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ دوسرے گروہ کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، احناف کا بھی یہی مذہب ہے البتہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ لینے سے جلاط کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے۔

اور پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے سلسلے میں روایات مروی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اسی مضمون کی روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دوسروں کو اس کی اجازت نہیں، لیکن یہ قول حدیث کے بھی خلاف ہے اور قیاس کے بھی — حضرت عمار بن یسار فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر اسے سخت محسوس کرتے ہوئے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزے کی حالت میں بوسہ لیتے ہیں۔ اس عورت نے واپس جا کر خاوند کو بتایا تو اس نے اور زیادہ محسوس کیا، چنانچہ اس نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ وہ خاتون دوبارہ حاضر ہوئی تو سرکارِ دو عالم تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا ان کا کیا مسئلہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ ام المومنین نے عرض کیا کہ میں نے اسے بتایا لیکن اس کے خاوند کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جانتا ہوں — معلوم ہوا کہ یہ حکم سب کے لیے برابر ہے۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ روزے کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کرنا دوسرے لوگوں کی طرح حضور علیہ السلام پر بھی حرام تھا تو جب بوسہ لینا آپ کے لیے جائز تھا تو امت کے لیے بھی جائز ہو گا۔



## باب ۳۱ — روزے دار کو قے آنا

ایک جماعت کے نزدیک قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر قے خود بخود آتے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی تو روزہ توڑ دیا۔

دوسرے حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو خود بخود قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔ لہذا جن روایات میں روزہ توڑنے کا ذکر ہے ان کی صحت کو بھی برقرار رکھا جائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ قے کی وجہ سے کمزوری پیدا ہونے کی صورت میں روزہ توڑ دیا۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جن لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ خون کا طرح ہے ان کے نزدیک روزے دار خون نکلوانے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو قے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

## باب ۳۲ — روزے دار کا سینگی لگوانا

ایک جماعت کے نزدیک روزے دار کے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا“ اس حدیث کو حضرت ابو موسیٰ، حضرت عائشہ، معقل اشجعی، حضرت ثوبان، شداد بن اوس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ دوسرے حضرات کے نزدیک سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ روزے کے ٹوٹنے کا سبب سینگی لگوانا ہے ممکن ہے کسی اور وجہ سے روزہ ٹوٹا ہو، حضرت ابوشعث صنائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی ہے کہ وہ دونوں غیبت کرتے تھے اور روزے کے ٹوٹنے سے مراد اجر و ثواب کی کمی ہے۔

صحابہ کرام سے اس کی ایک دوسری وجہ بھی مروی ہے اور وہ کمزوری کا پیدا ہونا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے فرماتے ہیں ہم (یا فرمایا میں) روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو کمزوری کے باعث ناپسند کرتے تھے، حضرت انس، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ پیشاب اور پاخانے کی طرح وضو کا نکلنا بھی وضو کے ٹوٹنے کا باعث ہے اور اس سلسلے میں ان کا ایک جیسا حکم ہے تو جب پیشاب اور پاخانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو خون کے نکلنے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔



## باب ۱۳۳ — جنبی کا روزہ

اگر کوئی شخص رات کو جنبی ہو جائے اور صبح تک جنبی رہے غسل نہ کر سکے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ ہو جائے گا؟  
اس سلسلے میں دو موقف ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کا روزہ جائز نہیں ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت جنبی ہوتے پھر غسل کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس دن روزہ بھی رکھتے۔ یہ حدیث تواتر کے ساتھ مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف سنا تو فرمایا مجھے اس بات کا علم نہیں مجھے تو کسی نے (حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے) بتایا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ازواجِ مطہرات اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔ گویا انہوں نے ازواجِ مطہرات کی روایت کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا۔

اور یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ امت کے لیے بھی یہی حکم ہے چنانچہ جب ایک شخص کے مسئلہ پوچھنے پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی (بعض اوقات) صبح کے وقت حالتِ جنابت میں ہوتا ہوں لیکن غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کیا آپ تو گناہوں سے معصوم ہیں اس پر آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھتا ہوں۔  
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ جائز ہو کیونکہ اگر کسی روزہ دار کو دن کے وقت اعتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو بوقتِ صبح حالتِ جنابت میں ہونے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا چاہیے۔

گویا جو امور روزے کی حالت میں پیدا ہوں اور ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو ان کی موجودگی میں روزہ شروع کرنا بھی جائز نہ ہوگا مثلاً کسی کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر انہیں پہلے سے حیض یا نفاس ہو تو روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا۔

اور جن امور کے روزے کی حالت میں طاری ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کی موجودگی میں بھی روزہ رکھنا جائز ہوگا۔ جنابت کا بھی یہی حکم ہے۔

## باب ۱۳۴ — نفلی روزہ توڑ دینا

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا اس پر تقصیر واجب ہے؟  
اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف ہے کہ اس شخص پر تقصیر واجب نہیں۔ ان کی دلیل حضرت امّ لوی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں میں روزے کی حالت میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوتی آپ نے مجھے اپنے مشروب سے بچا ہوا دیا میں نے نوش کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے دار تھی لیکن میں نے آپ کا تبرک (چھوٹا) روکنا اچھا نہ سمجھا آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان المبارک کا



قضا روزہ تھا تو اس کی جگہ روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو نہ رکھنا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے اخاف کا بھی یہی موقف ہے۔

وہ فرماتے ہیں جس حدیث سے تم نے استدلال کیا اور عابد بن سلمہ کی روایت سے اسے نقل کیا اسی حدیث کو حضرت فیس، ابو عوانہ اور ابوالاحوص نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے پوچھا کیا تم رمضان المبارک کے کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں — تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نفلی روزے کو توڑنے میں کوئی گناہ نہیں نہ یہ کہ قضا بھی واجب نہیں۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس کھانے کا تحفہ آیا۔ ہم نے روزہ توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ قضا کر لینا۔

پہلے گروہ نے اس حدیث کو موقوف قرار دیتے ہوئے تسلیم نہیں کیا لیکن اسی مضمون کی متصل حدیث بھی مروی ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے دل تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لیے صلوہ تیار کر کے رکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن میں عنقریب اس کی جگہ روزہ رکھوں گا۔ قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے، کیونکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ ایسے افعال ہیں کہ انسان ان کی تذمران کر انہیں اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہ افعال شروع کرنے سے بھی لازم ہو جاتے ہیں اور ان کو چھوڑنا جائز نہیں پھر اگر کوئی شخص حج یا عمرہ شروع کر کے کسی وجہ سے باطل کر دیتا ہے تو قضا واجب ہو جاتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح اپنے اوپر لازم کرنے کے اعتبار سے نماز اور روزے کا وہی حکم ہے جو حج اور عمرے کا ہے اسی طرح توڑنے کی صورت میں بھی نماز اور روزے کا حکم وہی ہو جو حج اور عمرے کا ہے یعنی قضا واجب ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نفلی روزہ توڑنے کے بعد اسے قضا کرنے کا قول مروی ہے۔

### باب ۳۵ — یوم شک کاروزہ

بعض حضرات کے نزدیک شک کے دن (شعبان المعظم کی تیس تاریخ) روزہ رکھنا جائز نہیں۔ وہ حضرت عمار کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت صلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھونی ہوتی بکری لائی گئی انہوں نے اہل مجلس سے فرمایا کھاؤ، ایک شخص الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس دن نفلی روزہ رکھنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جس روزے کی کراہت کا ذکر ہے وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے یعنی اسے رمضان المبارک کا روزہ نہ سمجھا جاتے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ یہ روزہ اس روزے کے موافق ہو جاتے جسے وہ پہلے سے رکھتا تھا مثلاً کوئی شخص بدھ جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اب انتیس تیس شعبان المعظم ان ہی دنوں میں آگئیں یا ہر مہینے



کے آخری دو دنوں کا روزہ رکھتا ہے تو وہ ان تاریخوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

## مناسک حج

### باب ۱۳۶۔ محرم کے بغیر عورت کا حج

کیا عورت محرم کے بغیر حج کے لیے سفر کر سکتی ہے؟ اس ضمن میں چھ قول ہیں:

- (۱)۔ محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں قریب کا سفر ہو یا دور کا۔
  - (۲)۔ ایک برید ( ) سے کم مسافت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد نہیں۔
  - (۳)۔ ایک دن سے کم وقت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔
  - (۴)۔ دو راتوں سے کم کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد جائز نہیں۔
  - (۵)۔ تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اس سے کم مسافت پر جا سکتی ہے، امان کا یہی مسک ہے۔
  - (۶)۔ بعض حضرات کے نزدیک عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے کسی وقت کی پابندی نہیں۔
- پہلے قول کے قائلین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ دیا گیا ہے اللہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔
- دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت ایک برید ( ) کی مسافت پر سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذرعم محرم ہو۔
- تیسرے گروہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں۔
- چوتھے گروہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت پر سفر نہ کرے۔
- پانچویں گروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے استدلال کیا جن میں مکرار دعوالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر نہ کرے۔
- چھٹے گروہ کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو محرم میسر نہیں ہوتا۔
- ان مختلف روایات کو سامنے رکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں مطلق سفر ایک برید، ایک رات یا دو راتوں کے سفر کی ممانعت ہے ان کے مطابق بھی تین دن کا سفر ناجائز ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سی روایات مقدم ہیں اور کون سی مؤخر تاکہ ناسخ و منسوخ کا علم ہو سکے۔ اگر تین دن سفر کی ممانعت مطلق روایت مقدم ہو تو دوسری روایت سے یہ حکم منسوخ ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود تین دن کے سفر کی ممانعت برقرار



رہے گی۔ اور اگر تین دنوں کے سفر کی ممانعت سے متعلق روایت متواتر ہو تو یہ ناسخ قرار پائے گی۔ بہر حال دونوں صورتوں میں تین دنوں کی مسافت یا اس سے زائد کا سفر، محرم کے بغیر ناجائز ہی رہے گا لہذا اس حدیث پر ہر اعتبار سے عمل ضرور ہوگا۔ بنا بریں یہ روایت دیگر روایات سے ادنیٰ قرار پائے گی۔ چونکہ چھٹے گروہ کا استدلال بھی ان متواتر روایات کے خلاف ہے لہذا وہ حجت نہ ہوگا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ لونڈیاں سفر کرتی تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت مطلقاً نہیں ہے اور ہو سکتا ہے یہ سفر اس ممانعت کے تحت نہ آتا ہو۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرم کے بغیر سفر کیا تو آپ نے فرمایا تمام لوگ ام المؤمنین کے محرم ہیں باقی عورتوں کی یہ حالت نہیں۔

## باب ۳۷ — مواقیت احرام

حج یا عمرہ کرنے والا شخص جن مقامات سے احرام کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا ان کو مواقیت کہتے ہیں۔ مواقیت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے کہ کیا عراق کے لیے مستقل میقات مقرر ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ عراق کے لیے مستقل میقات مقرر نہیں وہ دیگر مقررہ مواقیت میں سے جس پر پہنچیں احرام باندھ لیں۔ ان حضرات نے حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، اور اہل یمن کے لیے یلمم کو میقات مقرر فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے خود یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ دوسرے حضرات کے نزدیک اہل عراق کے لیے میقات مقرر ہے اور وہ ذاتِ عرق ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق اور یمن والوں کے لیے یلمم کو میقات مقرر فرمایا۔

حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کی روایت میں عراق کا ذکر نہیں اور پہلے گروہ نے اس روایت سے استدلال کیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل کے بعد فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلمم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا پھر فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا ظاہر ہے کہ یہاں لوگوں سے اہل حجت اور سنت کو جاننے والے لوگ مراد ہیں اور وہ ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتے جب تک انھوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت کی صورت میں بھی عراق کے لیے ذاتِ عرق میقات قرار پاتا ہے کیونکہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات میں عراق کے میقات کی نفعی نہیں اور یہاں اثبات ہے لہذا دونوں میں کوئی منافات نہیں۔

بعض حضرات نے اعتراض کیا کہ اس وقت عراق نسیج نہیں ہوا تھا تو اس کے لیے میقات کیسے مقرر ہو سکتا تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ میقات مقرر کرتے وقت شام بھی نسیج نہ ہوا تھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی بنیاد پر ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے کہ اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق میقات ہے۔

....



## باب ۱۳۸ — احرام کہاں سے باندھا جائے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا اس سلسلے میں اختلاف ہے؟  
بعض حضرات کے نزدیک مقام بیدار پر احرام باندھا اور اہل مدینہ کو اب بھی یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فداخلیفہ میں نماز ادا کی، پھر سواری کی پاس تشریف لائے جب اس پر سوار ہو گئے تو مقام بیدار میں احرام باندھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیدار کے مقام پر احرام باندھنا افضل اور سنت نہیں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے ایسا کیا جیسے آپ وادی محصب میں اترے تو اس کی مختلف وجوہات تھیں اس لیے نہیں کہ وہاں اترنا افضل ہے۔

کچھ حضرات کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیدار پر احرام باندھنا ثابت ہی نہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیدار کے بارے میں تم جھوٹ کہتے ہو آپ نے مسجدِ دو اخلیفہ کے پاس احرام باندھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فیصلہ کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف کیوں ہے تو انہوں نے فرمایا دراصل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز ادا کی وہاں سے ہی (مسجدِ دو اخلیفہ سے) احرام باندھا۔ کچھ لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے وہاں کا ذکر کیا پھر آپ سواری پر سوار ہوئے تو کچھ لوگ جبیلے وہاں موجود نہ تھے وہاں حاضر ہوتے انہوں نے آپ سے کلمات احرام سنے تو انہوں نے کہا آپ نے یہاں سے احرام باندھا جب آپ مقام بیدار میں پہنچے تو بعض نے آنے والے حضرات نے یہ کلمات سنے تو انہوں نے کہا یہاں سے احرام باندھا ہے۔ حقیقت میں آپ نے مسجدِ دو اخلیفہ سے احرام باندھا تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۳۹ — تکبیر کے الفاظ

تکبیر کے جو الفاظ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ اور بعض روایات میں وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ کا اضافہ بھی ہے۔

اس پر تو مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تکبیر کے یہی الفاظ کہے جائیں لیکن اس بارے میں اختلاف یہ ہے کہ کیا ان الفاظ پر کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اضافہ ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ "لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ" کا اضافہ فرماتے تھے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کچھ الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک وہی الفاظ کہنے چاہیے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی جنس سے جو الفاظ چاہو کہو بلکہ نماز کی تکبیر کی طرح یہ الفاظ سکھائے ہیں تو میں طرح سیکھوں میں لگتا نہیں ہو سکتا اسی طرح یہاں بھی نہیں ہونا چاہیے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی ان الفاظ پر اضافہ کو پسند نہیں کرتے تھے اضافہ کا بھی یہی موقف ہے۔



## باب ۱۴۰ — احرام کے وقت خوشبو لگانا منع

احرام کی حالت میں خوشبو لگانا منع ہے لیکن احرام کے وقت یعنی اس سے پہلے خوشبو لگائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ حضرت امام محمد اور امام طحاوی رحمہما اللہ کے نزدیک احرام کے وقت خوشبو لگانا مکروہ ہے۔

جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ مقام جبرائیل میں ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اُس پر اُدنی کوٹ تھا اور وارثی اور سر پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں نے احرام باندھا ہے اور میری حالت آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جتہ انار دو اور اپنے آپ سے رنگ دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے تھے وہی عمرہ میں کرو۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی تو فرمایا یہ کس سے آرہی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھ سے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے دھونے کا حکم فرمایا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا وہ "خلوق" نامی خوشبو تھی جو احرام کے علاوہ بھی جائز نہیں پچنانچہ حضرت یحییٰ بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں خلوق کی ممانعت آئی ہے کیونکہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے مردوں کی نہیں۔ جہاں تک خوشبو لگانے کا تعلق ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرانور میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں تھے اور آپ فرماتی ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ بیش قیمت خوشبو لگائی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے کہ جو خوشبو احرام کے وقت لگائی جاتی تھی اسے بد میں دھو دیا جاتا ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے سلاہ کو کپڑا پہن رکھا ہو یا اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو احرام کے بعد وہ کپڑا اتارنا اور شکار کو چھوڑنا ضروری ہے اسی طرح اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو تو احرام کے بعد اسے بھی دھونا ہوگا۔

## باب ۱۴۱ — محرم کا سلعے ہوئے کپڑے پہننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں سنا کہ جو شخص چادر نہ پاتے وہ سلوار پہن لے اور جو آدمی جو تے نہ پاتے وہ موزے پہن لے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جو تہبند نہ پاتے اور وہ محرم ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ بھی کفارہ وغیرہ نہیں اور جو شخص جو تانا نہ پاتے وہ موزے پہن لے اس کے ذمہ بھی کچھ نہیں۔



لیکن دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی اند بھی شامل ہیں کے نزدیک بلا ضرورت سلاہوا کپڑا یا مودہ پہنتا جائز نہیں اور اگر وہ ضرورت کے تحت ایسا کرتا ہے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا البتہ گناہ نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں کفارے کی نفی نہیں اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر اور سوار کو پھاڑ کر پہنے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ ایک شخص کے سوال پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی ہدایت فرمائی۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ضرورت کے تحت سر منڈائے تو اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے تو یہاں بھی یہی حکم ہوگا۔

### باب ۱۲۲ — احرام میں درس اور زعفران ملے ہوئے کپڑے پہننا

جن کپڑوں میں درس (ایک خوشبو) اور زعفران لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں ان کا پہننا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ان کا پہننا جائز نہیں، ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے آپ نے فرمایا (احرام میں) ایسے کپڑے نہ پہنو جن میں درس یا زعفران لگا ہوا ہو۔ دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اس صورت میں ہے جب ان کپڑوں کو دھو کر ان سے خوشبو معد نہ کی گئی ہو اگر ان کو دھویا گیا حتیٰ کہ اب ان سے خوشبو نہیں آتی تو وہ کپڑا اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے گا اور اس کا پہننا جائز ہوگا جیسے ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اب اس میں نماز جائز ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں یہ استثنا موجود ہے کہ اگر وہ دھوتے ہوں تو جائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ (ماہر ابو یوسف) اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

### باب ۱۲۳ — محرم، قمیص کیسے اتارے

اگر کسی محرم نے قمیص پہنی ہوئی ہو تو وہ اسے کیسے اتارے بعض حضرات کہتے ہیں عام لوگوں کی طرح نہ اتارے بلکہ پاؤں کی طرف سے اتارے کیونکہ اگر وہ عام طریقے سے اتارے گا تو سر و نہایت سے گناہ ہوگا اور یہ جائز نہیں، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی آپ کے پاس تھا۔ آپ نے اپنی قمیص کو گرہ باندھ کر پاؤں کی جانب سے نکالا صحابہ کرام نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنے ان اونٹوں کو جنہیں کہ کمرہ کی طرف بھیجا، قلاہ ڈالنے اور اشعار (جائزہ کے ایک پہلو سے خون نکالنا) کا حکم دیا پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں سر کی جانب سے قمیص نہیں اتار سکتا تھا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا شخص عام طریقے کے مطابق قمیص اتارے وہ حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے احرام باندھا اور ان پر جبہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اتارنے کا حکم دیا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت (مذکورہ بالا) سے اس روایت کی سند احسن ہے اگر صحت سند



کے اعتبار سے یہ بات کرنا ہے قویہ حدیث، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔  
اور اگر قیاس سے یہ مسئلہ ثابت کرنا ہے تو قیاس بھی دوسرے گروہ کی تائید کرتا ہے وہ ہیں کہ محرم کے لیے ٹوپی وغیرہ پہننا جائز نہیں جیسے قمیص نہیں پہن سکتا۔ لیکن اگر وہ سر پر کپڑے وغیرہ اٹھائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ کوئی چیز سر پر پہن نہیں رہا اسی طرح اگر قمیص اتارتے وقت وہ سر کے اوپر آجائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سر پر کسی چیز کا پہننا نہیں اور پہننے سے ممانعت ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۲۲ — حجۃ الوداع کے موقع پر سرکارِ دو عالم کا احرام کیسا تھا

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج قرآن (۳) حج تمتع۔  
صرف حج کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ نہ کرنا حج افراد کہلاتا ہے۔  
عمرے کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی حج کا احرام باندھ کر حج کرنا تمتع کہلاتا ہے۔  
حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھ کر جانا اور دونوں سے فراغت کے بعد احرام کھولنے کو حج قرآن کہتے ہیں۔  
بعض حضرات کے نزدیک حج افراد افضل ہے، ایک گروہ حج تمتع کو افضل سمجھتا ہے اور ایک گروہ حج قرآن کو افضل قرار دیتا ہے۔  
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔  
تینوں گروہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام سے استدلال کرتے ہیں، پہلا گروہ حضرت عائشہ، حضرت اسماء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا بعض نے صرف عمرہ کا اور کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔  
دوسرے حضرات جو حج تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا۔

تیسرے گروہ نے جن کے نزدیک قرآن افضل ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔  
بنو تغلب کا ایک شخص ابن مسعود نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے احرام کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا تیرے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تیری راہنمائی کی گئی۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مقام عقیق میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گزشتہ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو ”حج میں عمرہ“

امام لمحادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، تینوں مسالک کے لوگوں نے اپنے اپنے موقف پر اماریت پیش کی ہیں اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اہل اختلاف کہاں سے پیدا ہوا وہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا تو بنو تغلب قرآن کا قول کیا ممکن ہے انہوں نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ اور پھر مسجد سے باہر حج کا تلبیہ سنا ہو جو لوگ حج افراد



کے قائل ہیں انہوں نے صرف حج کا تلبیہ سنا ہو اور اس سے پہلے عمرہ کا تلبیہ نہ سنا ہو تو انہوں نے کہا کہ حج افراد تھا اور بعض حضرات نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ سنا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ نہ سنا اور بعد میں آپ کو حج کے افعال بجالاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ نے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھا لہذا یہ تمتع ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قرآن تھا کیونکہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب آپ کہ کرمہ پیچھے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی چلائی ہے ان کے علاوہ حضرات احرام کھول دیں اور آپ نے خود اس وقت احرام کھولا جب حاجی حج سے فارغ ہو کر احرام کھوتا ہے۔

قرآن کے افضل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ قرآن کے لیے احرام میں تاخیر نہیں ہوتی یعنی حج اور عمرہ کا احرام بیک وقت باندھا جاتا ہے جب کہ تمتع میں تاخیر ہوتی ہے۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کے دنوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو جس کا احرام ہدی باندھا جائے وہ افضل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ”وَأَيُّهُمَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ؟“ (حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ان دونوں کا اپنی بستی سے (اکٹھا) احرام باندھنا اتمام ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

### باب ۱۲۵ — تمتع اور قرآن کے جانور پر سواری کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک تمتع اور قرآن کی ہدی (جانور) پر سواری ہونے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ترویج ہے فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا جانور لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سواری ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سواری ہو جاؤ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے جانور پر ضرورت کے تحت ہی سواری ہونا جائز ہے مطلقاً نہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا ہدی کا جانور لے جا رہا تھا اور وہ تھک گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سواری ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا سواری ہو جاؤ۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی ضرورت کے وقت سواری ہونا ہی مراد ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اشیاء کی دو قسم ہیں ایک وہ جن میں ملکیت مکمل ہوتی ہے اور کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو ملکیت کے احکام کو زائل کر دے مثلاً جس غلام کو ہدی نہ بنایا گیا ہو یا اونٹنی کو ام ولد نہ بنایا گیا ہو اسی طرح جس جانور کو مالک نے کسی سلسلے میں لازم نہ کیا ہو تو ایسی چیزوں کو بیچنا، ان سے نفع اٹھانا اور دوسرے کو نفع اٹھانے کے لیے دینا جائز ہے چاہے اس کا معاوضہ لے یا نہ لے۔

تو جس سے نفع اٹھا سکتا ہے اسے دوسروں کو نفع اٹھانے کے لیے دینا بھی جائز ہے اس کا معاوضہ لے یا نہ لے۔ لیکن جب جانور کا مالک اسے تمتع یا قرآن کے لیے واجب کر دے تو بالاجماع اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں لہذا خود بھی اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔



## باب ۱۴۶ — محرم کن جانوروں کو ہلاک کر سکتا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کیا جاتے، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کُتّا — ایک روایت میں سانپ اور بھیڑیے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”کلب عقور“ سے مراد شیر ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جس ”کلب عقور“ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں قتل کرنا جائز قرار دیا ہے اس سے مراد شیر ہے لہذا حالتِ احرام میں ہر قسم کے درندے کو قتل کرنا جائز ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کلب عقور سے معروف کُتّا ہی مراد ہے شیر مراد نہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں بھی یہ بات مذکور نہیں بلکہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرندے کو قتل کرنا جائز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن ابوعمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بچھو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا یہ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا ”ہاں“ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا ”ہاں“

ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ”یہ شکار ہے“ اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر مینڈل لازم فرمایا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بچھو درندہ ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو ناجائز قرار دیا بلکہ اس کے قتل پر تائید رکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کلب عقور سے ہر درندہ نہیں بلکہ معروف ”بادلا کُتّا“ ہی مراد ہے۔

اگر کہا جلتے کہ اگر تمام درندوں کا یہ حکم نہیں تو بھیڑیے کو قتل کرنا جائز کیوں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں اور پرندوں کا ذکر فرمایا جن کو حرم و احرام میں قتل کیا جاسکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے علاوہ کو قتل کرنا جائز نہیں تو جن حضرات کے نزدیک ان میں بھیڑ یا بھی شامل ہے ان کے نزدیک تمام درندوں کو قتل کرنا جائز ہے لیکن جو بھیڑیے کو قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کُتّے کے علاوہ درندوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی قیاس کرتے ہوئے کہے کہ چونکہ حالتِ احرام میں سانپ کو قتل کرنا جائز ہے اور اسی بنا پر تمام حشرات الارض کو ہلاک کرنا جائز نہیں تو کُتّے کو ہلاک کرنے کی اجازت سے تمام درندوں کو قتل کرنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی بات ہوتی تو جس طرح کُتّے اور چیل کو مارنے کی اجازت ہے تمام پرندوں کے لیے بھی حکم ہوتا حالانکہ باز اور نمکمرے وغیرہ کا شکار جائز نہیں۔ لہذا باڈلے کُتّے کو مارنے کی اجازت سے ہر درندے کو مارنے کی اجازت ثابت نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۴۷ — غیر محرم کا حرم سے باہر کا شکار، محرم کھا سکتا ہے یا نہیں

حالتِ احرام میں شکار کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص جو محرم نہ ہو، محرم کے حکم، اشارے یا مدد کے بغیر خود اپنے لیے



شکار کرے تو اس کا کھانا محرم کے لیے جائز ہے یا نہ؟

- (۱) - بعض حضرات کے نزدیک محرم اس شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا کیونکہ یہ شکار حرام ہے۔ لہذا اس کا گوشت بھی حرام ہے۔  
(۲) - کچھ حضرات کا موقف یہ ہے کہ جو شکار، محرم کے لیے کیا گیا اگرچہ اسے غیر محرم نے کیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے خود محرم نے شکار کیا لہذا حرام ہے۔

(۳) - تیسرے گروہ کا مسلک یہ ہے کہ غیر محرم کا شکار، محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے حلال ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔ پہلے گروہ نے متعدد روایات سے استدلال کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عربی کچھ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو ہم محرم ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے تناول نہ فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا اُبلّا ہوا گوشت پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے واپس لوٹا دیا۔

ان احادیث میں شکار کا گوشت لوٹانے کی علت مذکور نہیں کہ وہ کیا تھی آیا احرام کی وجہ سے رٹایا یا کسی اور وجہ سے لہذا ان سے استدلال صحیح نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی یہ بات مذکور ہے لیکن لوٹانے کی علت واضح نہیں۔ حضرت معتب بن جنامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کی وضاحت ہے لیکن وہ حدیث مضطرب ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے حالت احرام میں شکار کا گوشت حلال ہے جب تک تم خود شکار نہ کرو اور تمہارے لیے شکار نہ کیا جلتے۔ تیسرے گروہ نے ان حضرات کو یوں جواب دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ”جب تک تمہارے لیے شکار کیا جلتے“ میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جلتے۔ اگر یہ بات ہے تو وہ محرم پر حرام ہے۔

وہ فرماتے ہیں متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر غیر محرم، محرم کے لیے اس کے حکم یا مدد کے بغیر شکار کرے تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو محرم تھے لیکن وہ خود محرم نہیں تھے، بارہ تھے تو ایک گورخر دیکھا گھوڑے پر سوار ہونے تو اسے ہلاک کر دیا۔ جب صحابہ کرام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا، خود شکار کیا یا قتل کیا، انھوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس کھاؤ۔ معلوم ہوا کہ محرم پر وہی شکار حرام ہے جو اس نے خود کیا ہو۔

تیسری بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص حرم سے باہر شکار کر کے حرم میں لے جائے تو یہ حرام نہیں اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محرم پر جو چیز حرام ہے وہ زندہ جانور کو شکار کرنا ہے۔  
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔



## باب ۱۳۸۔ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، آغاز نماز میں بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جہروں کے پاس۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔

ان حضرات کے موقف کو حدیث شریف اور قیاس سے تائید حاصل ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ عمل ہے جسے یہود کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند، پہلی حدیث کی سند سے احسن ہے نیز یہ ممکن ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کسی حکم شرعی کے آنے سے پہلے یہودیوں کے اس طریقے پر عمل کا حکم دیا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔

قیاس بھی اس مسئلہ کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ حدیث میں جن مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ اٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) تکبیر نماز کے لیے، (۲) دعا کے لیے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ توجہ حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں وہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کو اس کی علت قرار دیتے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صفا، مروہ اور جہرتین وغیرہ میں جہاں دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہاں احرام کی صورت میں ہاتھ اٹھاتے جاتے ہیں ان مقامات کی تعظیم کے لیے نہیں۔ جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو بیت اللہ شریف کے پاس بھی غیر احرام کی حالت میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے توجہ غیر احرام کی حالت میں پہلے ہاتھ نہیں اٹھاتے تو احرام کی حالت میں بھی نہیں اٹھائے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن مقامات پر دعا کے لیے وقوف ہوتا ہے وہاں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن جہاں وقوف نہیں ہوتا (مثلاً جمرہ عقبہ تو)۔ وہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو بیت شریف کے پاس وقوف نہیں ہوتا تو وہاں بھی ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

## باب ۱۳۹۔ طواف میں رمل کرنا

دونوں کاندھوں کو حرکت دیتے ہوئے پہلوؤں کی طرح چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرنا سنت ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا اور یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا وہ سچ بھی کہتے ہیں اور



جھوٹ بھی، میں نے پوچھا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ فرمایا انہوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ آپ نے رمل فرمایا لیکن اس کے سنت ہمنے کا قول غلط ہے۔ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقان پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین پھیروں میں رمل کرو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رمل سنت نہیں اس موقع پر کفار کو بتانے کے لیے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں، رمل کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر رمل نہیں کیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رمل سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرانہ سے عمرہ کیا تو طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چلے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت مشرکین نہیں دیکھ رہے تھے۔ معلوم ہوا اس کی علت محض مشرکین کو دکھانا نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی اور وجہ بھی تھی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل کے سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے اور اگر مکہ مکرمہ ہی سے تبلیہ شروع کرتے ہو تو طواف کو موخر کرتے اور رمل نہ کرتے۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل یوں مروی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع پر رمل نہ کرنے کے بارے میں حضرت مجاہد کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو وہ منسوخ ہو گئی۔ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی روایت صحیح نہیں۔ معلوم ہوا کہ طواف قدم میں رمل سنت ہے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

### باب ۵۱ — طواف میں ارکان کو بوسہ دینا

بیت اللہ شریف کے چاروں ارکان کو بوسہ دیا جائے یا صرف دو رکھوں کو؟ ایک جماعت کے نزدیک تمام ارکان کو بوسہ دینا (اور اگر ممکن نہ ہو تو چھڑی وغیرہ سے اسے چھو کر اسے چومنا) چاہیے۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو بوسہ دیتے تھے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک صرف دو یعنی رکھوں کو بوسہ دینا چاہیے۔ وہ متواتر روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان دو رکھوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو بوسہ دیتے دوسرے دو رکھوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ اس سلسلے میں روایات تواتر سے کے ساتھ مروی ہیں اور اس اعتبار سے انہیں پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے کہ یہ دو رکن بیت اللہ شریف کے کنارے پر واقع ہیں جبکہ دوسرے دو رکن حطیم کی وجہ سے بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو جس طرح مینے رکھوں کے درمیان والے حصے کو بوسہ نہیں دیا جاتا اسی طرح ان دو رکھوں (غیر مینے رکھوں) کو بھی بوسہ نہ دیا جاتے۔ کیونکہ حطیم جو خانہ کعبہ سے باہر نصف دائرے کی شکل میں ہے خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور اس کی وجہ سے یہ

۱۔ خانہ کعبہ کے چار کونے ارکان کہلاتے ہیں جس کونے میں حجر اسود ہے اسے رکن اسود اور اس کے مقابل والے کونے میں رکن یمانی (مینی)



دوسرے دور کن اندر کا حصہ شمار ہوتے ہیں اس لیے رکن نہیں کہلاتے۔  
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵۱۔ صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں طواف کرتا ہے جس میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تو کیا وہ طواف کے بعد نوافل ادا کر سکتا ہے؟  
اس سلسلے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ادا کر سکتا ہے چاہے کوئی بھی وقت ہو۔ احنوف نے حضرت جابر بن مسلم اور حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبد المطلب! اگر تمہیں اس کام کا  
نگران بنایا جائے تو کسی شخص کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکنا۔ دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔  
دوسرا قول حضرت مجاہد، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے  
وہ فرماتے ہیں عصر کے بعد سورج کے زرد ہونے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے لیکن باقی تین ممنوعہ  
اوقات (طلوع، غروب اور دوپہر) میں نہیں پڑھ سکتا۔ احنوف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ عصر کے بعد  
طواف کرتے اور نوافل ادا کرتے پھر جب سورج کا رنگ ستیر ہو جاتا تو طواف کرتے لیکن نوافل مغرب کی نماز پڑھ کر ادا کرتے۔  
ان حضرات کا استدلال یہ ہے کہ فجر کی نماز کے بعد اور نماز عصر کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا جائز ہے اسی طرح ان  
ان اوقات میں نماز جنازہ بھی جائز ہے لیکن نوافل پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسی طرح جو شخص طواف کرتا ہے تو اس پر نوافل کی ادائیگی  
اسی طرح لازم ہو جاتی ہے جس طرح نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لہذا ان دو وقتوں میں طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے۔  
تیسرا موقف یہ ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد  
رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو جو ہدایت دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر  
کوئی شخص اس طریقے پر طواف کر رہا ہے جبائز ہے تو اسے طواف سے نہ روکو اور اسی طرح اگر ناذک تمام شرائط پوری ہیں تو انہیں  
نوافل پڑھنے دو مطلق طواف یا نماز کی عبادت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا مات جنابت میں طواف کرے تو وہ اسے منع کر سکتے  
ہیں اسی طرح اگر نماز کا وقت نہ ہو تو بھی منع کر سکتے ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا کہ یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں تو ان حضرات  
کو جواب دیا گیا کہ اس بات کو تم خود تسلیم نہیں کرتے بلکہ جس طرح اوقات مکروہہ میں دیگر شہروں میں نماز پڑھنا مکروہہ ہوتا ہے اسی طرح مکروہہ  
میں بھی مکروہہ سمجھتے ہو لہذا تمہارا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ احناف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے بھی استدلال کیا کہ آپ نے صبح  
کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن نوافل نہ پڑھے جب مقامِ دو طونی میں پہنچے تو سورج طلوع ہو گیا تو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن پانچ اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اگر ان اوقات میں طواف کیا جائے

ما شبہ صلحہ سابقہ :- کہتے ہیں اور دونوں کو مینی بھی کہہ دیتے ہیں۔



تو نازبند میں پڑھیں گے۔ احناف کا یہی موقف ہے اور اسے دوسرے مساک پر ترجیح حاصل ہے۔

## باب ۱۵۲ — حاجی کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

بعض حضرات کے نزدیک جو شخص وقوف عرفات سے پہلے طواف کر لے اور وہ ہدی (قربانی کا جانور) بھی نہ لے گیا ہو تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ حج کے تمام افعال مکمل نہ کر لے، طواف یا کسی دوسری وجہ سے اس کا احرام ختم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر لیتا ہے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے وہ ارشاد باری تعالیٰ "ثُمَّ مَجِّئُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْمُعْتَبِقِ" سے استدلال کرتے تھے۔ نیز ان لوگوں نے اس بات کو بھی دلیل بنایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دیں نیز آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہو جاتا جس کا اب علم ہوا تو میں ہدی نہ چلاتا۔

دوسرے گروہ کی طرف سے یوں جواب دیا جاتا ہے کہ "ثُمَّ مَجِّئُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْمُعْتَبِقِ" میں قربانی کے جانور کا ذکر ہے اس سے حاجی مراد نہیں اور بیت العتیق سے مراد احرام مراد ہے لہذا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں۔ — رۛ  
صحابہ کرام کا احرام کھولنا تو یہ ان کے ساتھ اس موقع پر خاص تھا کیونکہ اس وقت حج کے موقع پر عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا تو اب اس کی اجازت ملی انہوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جسے عمرہ میں بدل لایا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدل دے سوائے ان لوگوں کے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام سے فرمایا یہ تہارے ساتھ خاص ہے۔ گویا احرام سے نکلنا اس بنیاد پر تھا یہ مقصد نہیں کہ جو حاجی طواف کر لے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھتا ہے وہ طواف اور سعی کے بعد فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نے اپنے ساتھ حج کے لیے ہدی بھی چلائی ہو وہ اس وقت احرام سے نکلتا ہے جب حج کے تمام افعال سے فارغ ہو جاتا ہے تو جب ہدی کی وجہ سے وہ طواف کے بعد احرام سے نہیں نکلتا تو حج کے شروع کرنے سے اس کا قربانی کے دن سے پہلے احرام سے نہ نکلنا زیادہ لائق ہے۔

## باب ۱۵۳ — قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

جو شخص حج اور عمرہ کے لیے ایک احرام باندھتا ہے اور حج سے فراغت کے بعد احرام سے نکلتا ہے اسے قارن کہتے ہیں قارن پر حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف لازم ہیں یا صرف ایک بار طواف کرنا کافی ہے۔  
اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کو ایک بار طواف کرنا کفایت کرتا ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف کرے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔



پہلے گروہ نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہا کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حج اور عمرہ کو جمع کرے اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر بیک وقت دونوں کے احرام سے باہر آئے۔ دوسرے گروہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ حدیث درودری سے مروی ہے اور اس میں ان سے خطا ہوئی کیونکہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور درودری کی روایت قبول نہیں کرتے تو یہاں کیسے قبول کر لیں۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا یہ قرآن نہیں تھا۔ حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر تمتع کیا تھا۔ آپ نے پہلے عمرہ کیا پھر حج کے لیے احرام باندھا، صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ دراصل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر آئے تھے پھر آپ نے اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدلا اور تمتع کیا۔ آپ نے صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دیا اور اس وقت آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر چکے تھے۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ تمہیں ایک طواف کافی ہے سے مراد طوافِ قدوم ہے جو کیا جا چکا تھا یعنی دو عمرہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا انہوں نے ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا، اس حدیث سے بھی پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے لیکن اس سے مراد قرآن نہیں بلکہ تمتع ہے یعنی وہ ان دونوں کو جمع کرنے کے بعد ایک طواف کریں کیونکہ عمرے کا طواف تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے اور چونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا اس لیے ان پر یومِ نحر سے پہلے طواف نہ تھا جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اس کے جواب میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ ٹوٹیں گے تو آپ نے فرمایا چلو تمہارے لیے حج اور عمرہ کی طرف سے ایک طواف کافی ہے۔ دراصل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عائشہ ہو گئی تھیں اور وہ طواف نہ کر سکیں اور نہ ہی مفاومرہ کے درمیان سعی کی۔ لہذا جب انہوں نے قرآن نہیں کیا تو اس حدیث سے کیسے استدلال کیا جاسکتا ہے بلکہ ام المومنین نے بعد میں تنعیم پر جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا اور اس کے لیے سعی اور طواف کیا۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو طایا اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا، تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس سے مراد صفا اور مردہ کے درمیان سعی کرنا ہے طواف کعبہ مراد نہیں، چنانچہ حضرت ابو زبیر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مردہ کی درمیان صرف ایک بار سعی کی۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھے تو اسے طواف اور سعی کرنا پڑتی ہے اور اگر وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے تو بھی اس پر طواف کعبہ اور سعی لازم ہے اسی طرح اگر وہ جنابت کا ارتکاب کریں تو کفارہ لازم آتا ہے لہذا جب وہ دونوں کو طائیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ ہر ایک لیے طواف بھی کریں اور سعی بھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔



## باب ۱۵۴ — مزدلفہ میں ٹھہرنے کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں وقوف فرض ہے اور اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ان کا استدلال قرآن پاک کی اس آیت سے ہے: **فَإِذَا أَقْبَضْتُم مِّنْ عَرَافَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ** (پس جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری اونٹنی کمزور ہو گئی تھیں کیا میرا حج ہو گیا (یعنی میں اب حاضر ہوا ہوں کیا جو افعال میں نہیں کر سکا ان کی وجہ سے میرے حج میں فرق تو نہیں پڑا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نوافل) پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ وقوف کر لیا، وہ رات یا دن کو میدان عرفات سے ٹوٹا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ میدان عرفات میں وقوف فرائض حج سے ہے لیکن مزدلفہ کا وقوف حج کے فرائض سے نہیں ہے وہ فرماتے آیت کریمہ میں مشعر حرام کے پاس ذکر خداوندی کا ذکر کیا گیا ہے وقوف کا نہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گا (یعنی اس کی وجہ سے فرق نہیں پڑے گا) تو جوابات آیت کریمہ میں مذکور نہیں (یعنی وقوف مزدلفہ) اس کے چھوٹنے سے حج کا مکمل ہونا زیادہ مناسب ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حج سے متعلق کئی باتوں کا ذکر فرمایا لیکن وہ فرض نہیں مثلاً صفا اور مروہ پر سعی کا ذکر کیا گیا لیکن وہ فرض نہیں۔ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اس کا حج مکمل ہو گیا حالانکہ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو شخص رات کو مزدلفہ میں ٹھہرے پھر صبح کے وقت سو جائے اور امام کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ سنی کہ نماز تضا ہو جاتے تو اس کا حج بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے گروہ نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا کہ نجد کے ایک گروہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، حج عرفات کے دن ہوتا ہے پس جس نے صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں وقوف کر لیا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمات کے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے اس لیے آپ نے ایسا جواب دیا جو جامع تھا اگر مزدلفہ میں ٹھہرنا ضروری ہوتا تو آپ اس کا بھی ذکر فرماتے۔

اگر کہا جائے کہ صرف وقوف عرفات فرض نہیں بلکہ طواف زیارت بھی فرض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں حج کے تمام فرائض کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ وقوف کے سلسلے میں وضاحت فرمائی یہ مطلب نہیں کہ اب اس کے ذمہ حج کا کوئی فرض باقی نہیں اس کے بعد طواف زیارت بھی فرض ہے۔

قیاس کے مطابق بھی دوسرے گروہ کا موقف درست قرار پاتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ کمزور لوگ مزدلفہ کی رات منیٰ کی طرف واپس آ سکتے ہیں۔ جیسے ام المؤمنین حضرت سہرہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں ٹھہرنا ساقط ہو گیا جبکہ عذر کے باوجود عرفات میں وقوف ضروری ہے اگر دونوں کا حکم ایک جیسا ہوتا ہے تو عرفات سے واپسی کے لیے بھی عذر کارگر ہوتا، جیسے طواف زیارت



یعنی کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ وہ فرض ہے اور طواف صدر ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ وہ واجب ہے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں وقت فرض نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵۱ — مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا طریقہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں وقت عشاء میں جمع کی جاتی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اذان اور علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی جائے یا یکا صورت اختیار کی جائے اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر کہی جائے یعنی دو اذانیں اور دو تکبیریں ہوں۔ ان کی دلیل حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ تشریف کی طرف نکلا جب وہ مزدلفہ میں تشریف لائے تو دو نمازوں کو جمع کیا اور ان کے لیے الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صرف پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو عمل مذکور ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی نماز کے بعد لوگ بکھر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان کھانے کا وقت رکھا تھا۔ لہذا اگر اس قسم کی صورت ہو تو دوبارہ اذان اور اقامت کہی جاسکتی ہے لیکن جب لوگ موجود ہوں اور پہلی نماز کے بعد کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو جائیں تو پھر ایک اذان اور ایک اقامت کافی ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے اور وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔ دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ایوب انصاری حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں اور دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے چنانچہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید بیان کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ دو نمازوں کو جمع فرمایا۔ نیز چونکہ عرفات میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے لہذا یہاں بھی اسی طرح کیا جائے۔

## باب ۱۵۲ — مزدلفہ سے جلدی واپس آنیوں کے مزدوروں کو کھانے کی جگہ عقیقہ کو کنکریاں یا نیل کا وقت

مزدلفہ سے واپسی پر مہینے میں جمرہ عقیقہ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے لیکن جو لوگ کمزوری وغیرہ کے



باعث رات کو واپس آجائیں تو کیا وہ طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔  
بعض حضرات کے نزدیک وہ طلوع فجر کے بعد کنکریاں مار سکتے ہیں۔

ان کی دلیل حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (جلدی) واپس بھیجا تو ہم نے فجر کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ ہمارے کمزور لوگوں اور عورتوں کو لے جائیں وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھیں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔ وہ فرماتے ہیں پہلے گروہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں ماری گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اندھیرے میں مزدلفہ سے واپسی کا اجازت دی۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی کی اجازت فرماتے لیکن کنکریاں مارنے کی اجازت نہ ہوتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے چچا زاد بھائیو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جلدی چلے جاؤ لیکن طلوع آفتاب تک کنکریاں نہ مارنا۔ اسی طرح دیگر احادیث میں بھی ہے تو پہلے گروہ کی پیشین کردہ احادیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ کمزور مردوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے جلدی واپسی کی اجازت دی گئی۔ کنکریاں مارنے کے لیے طلوع آفتاب کی پابندی تھی البتہ اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل کافی ہوگا لیکن وہ گنہگار ہوگا۔

### باب ۱۵۷ — طلوع فجر سے پہلے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

بعض حضرات کے نزدیک قربانی کے دن طلوع فجر سے پہلے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔  
ان کا استدلال حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ قربانی کے دن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ کی رات فرمایا کہ وہ واپس جاتیں چنانچہ انہوں نے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں جا پڑھی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر اعادہ ضروری ہے ورنہ قربانی دینا ہوگی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔  
ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی واپسی کی اجازت دی ہے تو وہ صرف منیٰ میں آنے کی اجازت تھی کنکریاں مارنے کے بارے میں آپ نے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا۔  
پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے اسی میں حضرت ہشام بن عروہ سے روایت میں اختلاف ہے۔ ایک روایت وہ ہے جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا جبکہ دوسری طریق پر مروی روایت میں ہے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کے دن حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم



کا یہ حکم قربانی کے دن سے نہیں بلکہ بدوہے دنوں سے متعلق ہے اور یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس پر عمل اولیٰ ہے کیونکہ دیگر احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے اور آپ نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہیں کیا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اس سے یوم النحر کی صبح مراد ہو کیونکہ دوسرے دن طلوع فجر سے پہلے رمی کے عدم جواز پر اجماع ہے تو پہلے دن کا بھی یہی حکم ہو گا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس بات پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا۔ یعنی یوم النحر کو آپ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے آپ مکہ مکرمہ میں نہیں تھے۔ لہذا پہلی روایت قابل عمل نہیں ہے۔

## باب ۱۵۸ جو شخص یوم النحر میں کنکریاں نہ مار سکے

اگر کوئی شخص قربانی کے دن کنکریاں نہ مار سکے تو رات کو مارے اور اگر طلوع فجر تک ایسا نہ ہو سکے تو اس پر دم لازم ہو گا۔ یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسک ہے جب کہ طرفین کے نزدیک اگر قربانی کے دنوں میں ہی کنکریاں مار لیتا ہے تو دم لازم نہ ہو گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو (بکریاں) چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

طرفین کی دلیل حضرت ماسم بن عدی کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو آگے پیچھے آنے کی اجازت فرمائی وہ یوم النحر کی صبح کنکریاں مارتے پھر ایک دن رات چھوڑ دیتے پھر اس سے اگلے دن مارتے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ دوسرے دن کی رمی تمیز سے دن کرتے لیکن ان پر دم نہیں آتا تھا۔ وہ قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حج کے مختلف مناسک ہیں بعض ایسے ہیں جن کو زندگی میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے اور ان پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طوافِ صفا ہے۔ بعض اُمد کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اگر انھیں وقت پر نہ کرے تو دم لازم آئے گا تو جس کے لیے وقت باقی ہے اسے دم لازم ہوئے بغیر قضاء کیا جائے گا اور جس کے لیے وقت باقی نہیں اسے قضا نہیں کر سکتا اور دم لازم ہو گا تو جب کنکریاں دوسرے دن ماری جاسکتی ہیں تو معلوم ہوا ان کا وقت باقی ہے لہذا دم لازم نہیں ہو گا۔

## باب ۱۵۹ تلبیہ کہنا کب چھوڑے

بعض حضرات کے نزدیک حاجی میدانِ عرفات میں تلبیہ نہ کہے بلکہ کہ کب تلبیہ کہنا ختم کرے تو بعض کے نزدیک جب میدانِ عرفات کی طرف جانے لگے تو تلبیہ کہنا بند کر دے۔ جب کہ کچھ حضرات کے نزدیک وقوفِ عرفات کے وقت اسے ترک کرے۔



ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ عرفات میں ہم میں سے بعض تکبیر کہتے تھے اور بعض تہلیل، اور کسی کو بھی روکا نہیں جاتا تھا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ کہتے ہیں کہ جن روایات سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے ان میں تلبیہ کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ یوم عرفہ سے پہلے بھی تو حاجی تکبیر و تہلیل کہہ سکتا ہے حالانکہ اس وقت تلبیہ بھی کہا جاتا ہے لہذا ان روایات سے استدلال صحیح نہیں۔ پھر متواتر روایات سے ثابت ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دن تسبیح، تکبیر اور تہلیل کا دن ہے تو حضرت اسود رضی اللہ عنہ منبر پر پہنچ گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کا وقت ہے۔

## باب ۱۶ محرم کب لباس اور خوشبو استعمال کر سکتا ہے

حج کرنے والے کے لیے بلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا کس وقت جائز ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ جب اس کے لیے جماع جائز ہو جاتا ہے اسی وقت بلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد جب سر منڈا لیتا ہے تو لباس پہننا اور خوشبو لگانا دونوں جائز ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حلق کرانے کے بعد لباس تو پہن سکتا ہے لیکن خوشبو کا وہی حکم ہے جو جماع کا ہے جب تک طواف نہ کر لے جماع بھی نہیں کر سکتا اور خوشبو بھی نہیں لگا سکتا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عکاشہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس شام (قربانی کے دن کی شام) تک بیت اللہ شریف کی طرف نہیں لوٹا وہ سب کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔ دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے کنکریاں ماریں اور حلق کر دیا تو تمہارے لیے خوشبو لگانا (سب سے پہلے ہوتے) کپڑے پہننا اور عورتوں سے (جماع) کے سوا باقی تمام امور (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھے) جائز ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب تم نے کنکریاں ماریں تو اب تمہارے لیے عورتوں کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔ ایک شخص نے پوچھا خوشبو بھی؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مہر افرو پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ آپ کے اس ارشاد گرامی میں حلق کے بعد کا ہی ذکر ہے۔



پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو امور حرام ہوتے ہیں وہ تمام امور اہل حرام کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن کیا ان کی علت ایک وقت ہو سکتی ہے تو ایسا نہیں بلکہ ہر ایک کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے لیکن جامع کا حکم اسی طرح باقی رہتا ہے۔ ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خوشبو اور لباس کا حکم حلق کی طرح ہو گا یا جامع کے حکم جیسا؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ حج کا احرام باندھنے والا عرفات میں وقوف سے پہلے جامع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے لیکن اپنے جسم سے بال اتارے یا ناخن کاٹے تو اس پر فدیہ لازم ہوتا ہے اور اگر وقوف عرفات سے پہلے لباس پہنے تو بھی فدیہ لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ لباس کا حکم جامع کی طرح نہیں بلکہ بال اور ناخن اتارنے کے حکم جیسا ہے اور حلق کے بعد ناخن وغیرہ کاٹنا جائز ہو جاتا ہے لہذا لباس پہننا بھی جائز ہو گا۔ خوشبو کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے۔

اگر کہا جائے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بھی حرام ہے حالانکہ وقوف عرفات سے پہلے اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہوتا ہے تو لباس پہننا بھی حرام ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بوسہ اسباب جامع میں سے ہے اور لباس اصلا ح بدن سے ہے لہذا دونوں کا حکم مختلف ہو گا۔

## باب ۱۶۱ — طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

جس عورت کو طواف زیارت کے بعد اور طواف مدر سے پہلے حیض آجائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب تک وہ طواف مدر نہ کر لے واپس نہیں لوٹ سکتی۔ وہ حضرت عمار بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے استدلال کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کا آخری عمل طواف ہونا چاہیے۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی عورت نے طواف زیارت کر لیا پھر اسے حیض آیا تو وہ طواف مدر کے بغیر واپس جاسکتی ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آخر میں طواف کریں البتہ مائتہ عورت پر تخفیف فرمائی۔ حضرت ام سلیم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما کو یہ صورت پیش آئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی بات کی طرف رجوع فرمایا تو اس سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا نسخ ثابت ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۲ — مناسک حج میں تقدیم و تاخیر

اگر کوئی شخص کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈائے یا سر منڈانے سے پہلے طواف کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں متعدد روایات میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس سے بعض حضرات نے استدلال کیا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ ان احادیث میں اگرچہ اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جہالت سے ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں یوں



عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شعری طور پر ذبح سے پہلے حلق کر دیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں — گویا یہ مجھوتے کی صورت تھی، جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ایک دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ آپ نے ان کو یہ بات فرمانے کے بعد کہ کوئی حرج نہیں، فرمایا کہ حج کے احکام سمجھو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی لوگوں نے ایسا کیا اور وہ مسائل سے واقف نہ تھے۔ نیز اس عمل کے عدم جواز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے حج کا کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا تو وہ اس کے لیے خون بہائے (قربانی کرے) اگر قارن ذبح سے پہلے حلق کر دے تو اس پر دم (قربانی) لازم آئے گا یا نہیں، اگر لازم ہوگا تو ایک یا دو؟ اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر ایک دم ہوگا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں دو دم لازم ہوں گے جبکہ صاحبین کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ صاحبین نے ان احادیث سے استدلال کیا جن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن دوسری روایات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا جاسکتا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ دم لازم ہے، صاحبین کے خلاف حجت ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر وہ شخص مغرور ہو تو ذبح کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے لہذا تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں لیکن قارن یا مستح ہونے کی صورت میں قربانی واجب ہے پس تقدیم و تاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر عمر (جسے رکاوٹ پیدا ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے حلق کر دے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے اور اس بات پر اجماع ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر دو دم آئیں گے یا ایک؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قارن یا مستح اگر صرف حج افراد یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوتا۔

جب اس نے دونوں کو جمع کیا تو ایک قربانی لازم ہوتی تو اب تقدیم و تاخیر سے بھی ایک ہی دم لازم ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی حرمت ہے اس لیے اس کا سبب ایک ہے۔ اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہوا۔

### باب ۱۶۳ — اہل مکہ عمرہ کے لیے کہاں احرام باندھیں

عمرہ کرنے والے اہل مکہ کے لیے مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے یا حرم کے باہر کسی بھی مقام سے احرام باندھا جاسکتا ہے؟ کچھ حضرات کے نزدیک مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

ان کا استدلال یوں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم پر لے جائیں وہاں جب ٹیلوں کے پاس آئیں تو انہیں احرام باندھنے کا کہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مقام تنعیم کی پابندی نہیں بلکہ کسی بھی مقام سے احرام باندھا جاسکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعیم پر اس لیے احرام باندھا کہ وہ جبکہ قریب تھی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا یا اللہ! تم! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل یا تنعیم کا ذکر نہیں فرمایا کہ وہاں سے احرام باندھیں لیکن حرم سے تنعیم قریب تھا اس لیے میں نے وہاں سے احرام باندھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ عمرہ کرنے کے لیے حرم کے باہر سے احرام باندھیں، تنعیم کی تخصیص نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔



## باب ۱۶۴۔ قربانی کا جانور حرم سے باہر ذبح کرنا

بعض حضرات کے نزدیک ہدی (قربانی کے جانور) کو حرم میں جانے سے روکا جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جاسکتا ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور ذبح فرمائے۔ نیز ایک موقع پر مقام سقیہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی اور انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے اونٹ ذبح کر کے دلوں کے لوگوں کو کھلایا،

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر جانور حرم کے اندر ذبح کیے گئے کیونکہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ سے روکا گیا تھا حرم سے نہیں۔ چنانچہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں تھے تو آپ کے خیمے حرم سے باہر اور مصالے حرم کے اندر تھا اور حضرت ناحیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے جانور کو حرم میں ذبح کیا، لہذا صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو اونٹ ذبح کیا گیا وہ صدقہ تھا، اور اس کے لیے حرم کی قید نہیں پھر قبس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ جب کفارہ ظہار وغیرہ میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہے تو کسی عذر کی وجہ سے اس تسلسل کو چھوڑنا جائز نہیں اسی طرح جب قرآن مجید میں قربانی کے بارے میں ”کعبہ اللہ (یعنی حرم) تک پہنچنے والی قربانی“ کے الفاظ مذکور ہیں تو حرم سے باہر نہیں ہو سکتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۵۔ ایام تشریق میں روزہ رکھنا

اگر تارن، متمتع اور محصر، قربانی کا جانور نہ پاسکیں اور یوم عرفہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکیں تو ایام تشریق میں روزے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟۔

اس سلسلے میں بعض حضرات کے نزدیک ایسا ہو سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محصر اور متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں مستند روایات میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کو کھانے پینے اور جماع کے ایام قرار دیا۔ یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ، عمر بن عاص، عبداللہ بن حذافہ، ابوسریہ، بیثہ ہذلی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ان روایات میں تارن، متمتع اور محصر کی استثناء نہیں حالانکہ یہ لوگ بھی وہاں موجود تھے لہذا ان روایات کے مقابلے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کمزور ہیں ان میں سے ایک حدیث یحییٰ بن سلام سے مروی ہے اور محدثین اہل علم کے نزدیک یہ شخص ضعیف ہے لہذا یہ حدیث منکر ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دن قرار دیتے ہوئے آیت کریمہ فِصِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَبِجَةِ۔



کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے اہانت ثابت کی، حالانکہ قیاس کا بھی یہی تھا خدا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا سب کے لیے ناجائز ہو کیونکہ دوسری ذوالحجہ کو تارن، متمتع وغیرہ روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکارِ دہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایام تشریق میں ممانعت بھی سب کے لیے ہوگی۔

لہذا یہ حضرات دو قربانیاں دیں گے ایک تمتع یا قرآن وغیرہ کی دوسری پہلی قربانی نہ دینے یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے لازم ہوگی، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

## باب ۱۶۶ — محصر حج کے احکام

جس شخص کو حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے دشمن یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کے لیے احرام سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ اس مسئلے میں چند امور مختلف فیہ ہیں۔

- ۱۔ کیا وہ اسی وقت احرام سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟
- ۲۔ کیا صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ کے باعث اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے یا بیماری بھی عذر قرار پائے گی۔
- ۳۔ کیا اس کے لیے سر کا حلق ضروری ہے یا نہیں؟

پہلے مسئلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ احصار کے ساتھ ہی وہ احرام سے نکل آئے۔ ان کی دلیل حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے پاؤں میں کوئی چوٹ آجائے یا ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت حجاج فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی تو انہوں نے بھی میری تائید کی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ کیا جائے وہ احرام سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ سرکارِ دہم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر حلق سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کرام کرمی اس بات کا حکم دیا لہذا حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے، کا مطلب یہ ہے، کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی جنہوں نے اس حدیث کی تصدیق کی تھی، اس کا یہی مفہوم بیان کرتے ہیں، قرآن پاک کی آیت ”وَلَا تَحْلِقُوا دُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ تَبْلَغَ الْهَدْيَ مَحِلَّهُ“ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص جلدی کرتے ہوئے ہری کے اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کر دے تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔ اخاف کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے؟ تو بعض حضرات نے اس کا انکار کیا۔ وہ فرماتے ہیں صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ معتبر ہے لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا انہوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جبکہ اخاف کی دلیل وہی حدیث ہے جو اس باب کے شروع میں حضرت حجاج بن عمرو، حضرت ابن عباس اور



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی۔ اور اس میں زخمی ہونے کی وجہ سے احصار کا ذکر ہے۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس طرح دشمن کی طرف سے خطرے کے پیش نظر بیٹھ کر ناز پڑھنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے اور جس طرح دشمن سے خطرے کے باعث تیمم کرنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے۔ گویا دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہذا یہاں بھی دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہو گا۔

پھر بعض حضرات کے نزدیک جس شخص کو عمرے کے لیے جاتے ہوئے احصار ہو جائے تو جب اس کی قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے وہ احرام کھول سکتا ہے لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ احصار کے ختم ہونے تک اسی حالت میں رہے گا۔ پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے موقع پر قربانی کے بعد احرام کھول دیا تھا اور احصار کے ختم ہونے کی انتظار نہیں کی۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے اور اسے قیاس سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ جن اُمور کو مذکر کی وجہ سے ساقط کیا جاتا ہے تو اگرچہ وقت باقی ہو انہیں مذکر کی صورت میں رعایت کے ساتھ ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے مثلاً پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے تو اب وقت کا باقی رہنا اس کو ساقط نہیں کرے گا اور وقت نکلنے کی انتظار نہیں کی جائے گی اگرچہ ممکن ہے کہ وقت کے اندر پانی مل جائے۔ اسی طرح عمرے کے لیے بھی اگرچہ کوئی خاص وقت مقرر نہیں لیکن اس عذر کی وجہ سے اسے احرام کھولنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں حج اور عمرے کا حکم ایک جیسا ہے۔

پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا محرم پر حلق لازم ہے یا نہیں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک لازمی ہے طرین فرماتے ہیں جب احصار کی وجہ سے اس سے وہ تمام مناسک حج ساقط ہو گئے جن کی بنیاد پر وہ احرام سے باہر آتا ہے مثلاً طواف اور سعی وغیرہ تو حلق کا بھی وہی حکم ہو گا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ باقی امور سے انہیں رکاوٹ ہو گئی ہے لہذا انہیں چھوڑنا پڑتا ہے جب حلق کرانے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور مدینہ کے موقع پر صحابہ کرام نے بھی حلق کر دیا تھا۔ تو حلق کرنا ضروری ہے۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔

## باب ۱۶ — بچے کا حج

اگر بچہ حج کرے تو کیا بالغ ہونے کے بعد اس پر حج فرض ہو گا یا یہی بچپن کا حج کفایت کرے گا؟ اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کے لیے یہ حج کافی ہے ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے حج ہے فرمایا ہاں اور بتا دیا کہ اسے حج دوسرے حضرات کا موقف ہے کہ بچپن میں کیا ہو حج فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرتا، بالغ ہونے کے بعد بصورت استطاعت حج فرض ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ حج بھی باعث ثواب ہے لیکن فرض حج کی جگہ یہ حج کفایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس حدیث کے مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس بچے نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کیا تو اس نے حج اسلام کو پورا کیا پھر اگر وہ جوان ہو جائے تو اس پر حج لازم ہو گا یعنی بچپن کا حج باعث ثواب ہے۔



لیکن بالغ ہونے کے بعد فرض حج کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آپ کے اس ارشاد سے پہلی حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے فرض حج مرد نہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا، بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے (آخر تک) معلوم ہوا کہ اس پر حج فرض نہیں۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ اگر بچہ کسی وقت کی ناز پڑھ لے پھر اس وقت کے اندر ہی وہ بالغ ہو جائے تو اسے وہ ناز دوبارہ پڑھنا ہوگی کیونکہ پہلی ناز فرض نہ تھی۔

اگر کہا جائے کہ کوئی شخص جس پر عدم استطاعت کی وجہ سے حج فرض نہیں کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو اس سے فرض حج ساقط ہو جاتا ہے تو بچے کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بالغ شخص پیدل چل کر یا کسی بھی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتے تو وہ اہل مکہ کی طرح ہو گیا اب اس پر حج فرض ہے لیکن بچہ مکہ مکرمہ پہنچ بھی جائے تو اس پر حج فرض نہ ہوگا کیونکہ اس سے قلم اٹھایا گیا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

### باب ۱۶۸ — حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونا

حکم احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز ہے، اس سلسلے میں بعض حضرات جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں حرم شریف میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ شریف کو اس دن سے حرم بنایا جب زمین و آسمان کو پیدا فرمایا وہ محراب سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال کیا گیا۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور سرکارِ دو عالم کے اس ارشاد کو گہری مطلب یہ ہے کہ جس دن آپ داخل ہوئے آپ کے لیے احرام کے بغیر داخل ہونا جائز قرار دیا گیا۔ اب قیامت تک احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ احسان کا یہی مسلک ہے۔

پھر ان حضرات کے درمیان بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک صرف اہل مکہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتے ہیں باقی لوگ چاہے وہ میتا کے اندر ہوں یا باہر احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے، دوسرے حضرات کے نزدیک میتا پر رہنے والے اور میتا کے اندر رہائش پذیر لوگ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں میتا سے باہر کے نہیں، حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اہل میتا کا حکم وہی ہے جو میتا سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص میتا سے پہلے یا میتا پر جا کر احرام باندھے تو اس پر دم لازم نہیں ہوتا جبکہ میتا سے احرام کے بغیر اندر جانے والے پر دم لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ میتا سے پہلے اور اس سے باہر کا حکم ایک جیسا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی ”اب قیامت تک اس کی حرمت ٹوٹ آئی ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خون بہانا جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ کافر مکہ مکرمہ پر حملہ کریں تو مسلمانوں کے لیے ان سے لڑنا اور ہتھیار نکالنا جائز ہے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے احرام کے بغیر داخل ہونے کی ممانعت مراد ہے۔



## باب ۱۶۹ — جو شخص اپنی ہدی مکہ مکرمہ بھیجے

جو شخص اپنی ہدی کو قلاوہ ڈالے اور اشعار کر کے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجے تو وہ لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک (سیلا ہوا) باقی رہ سکتا ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اسے لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک حالت احرام میں رہنا چاہیے۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اپنی قمیص کو گرہ بیان کی طرف سے پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے اتارا۔ صحابہ کرام نے آپ کی طرف (تختس کے طور پر) دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو جسے میں نے بھیجا ہے قلاوہ ڈالنے اور فلاں فلاں جگہ اشعار کرنے کا حکم دیا تو میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں اسے سر کی طرف سے اتار نہیں سکتا تھا — آپ نے قربانی کا جانور بھیجا تھا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے رہے۔ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

لیکن دوسرا مسلک یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر کسی ایسی چیز کو چھوڑنا واجب نہیں جسے محرم چھوڑتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ ہدی کا جانور بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے قلاوہ ڈالنے کا حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگوں کے احرام سے نکلنے تک احرام کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس پر ام المومنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (حضرت مسروق فرماتے ہیں) میں نے پردے کے پیچھے سے سنا انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور (ہدی) کے لیے قلاوہ بٹھتی تھی پھر آپ اسے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے پاس ٹھہرتے، آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جسے غیر محرم بجا لاتا ہے۔

یہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستند طرق سے مروی ہے لہذا روایات کے تواتر کی روشنی میں دوسرے گروہ کا قول ثابت ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور اس سلسلے میں کسی کا اختلاف نہیں جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کما یہ صورت نہیں ہے۔

قیاس بھی اسی موقع کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص حج کرتا ہے یا عمرہ، ہدی لے جاتا ہے یا نہیں، احرام سے نکلنے کے لیے اسے کچھ افعال ادا کرنے پڑتے ہیں مثلاً طواف، حلق، سعی وغیرہ، محض وقت کے گزرنے سے احرام سے نہیں نکلتا جبکہ یہ شخص جس کے لیے بعض حضرات نے احرام کو ضروری قرار دیا، کسی عمل کے بغیر محض وقت گزرنے پر احرام سے نکلتا ہے معلوم ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو حج یا عمرہ کرنے والوں کا ہے لہذا اس پر وہ امور حرام نہ ہوں گے جو حج یا عمرہ کرنے والے پر حرام ہوتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۷۰ — محرم کا نکاح

محرم، حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، بعض حضرات کے نزدیک محرم نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی نکاح کا پیغام



دے سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ اس کا نکاح کیا جائے اور نہ ہی وہ پیغام نکاح دے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ تمام امور جائز ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا اور آپ تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ پہلے گروہ نے ابورافع کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے۔ اس حدیث کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت ابورافع کی روایت کو مطر رواق نے روایت کیا اور تمہارے لیے نزدیک وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا اور یہ حضرت عمرو بن دینار جابر بن زید اور دیگر راویوں کی مثل نہیں جنہوں نے حضرت مسروق کی روایت کی مثل روایت کیا۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم کو نڈی خرید سکتا ہے لیکن اس سے جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خرید سکتا ہے لیکن استعمال نہیں کر سکتا، اسی طرح قمیص خرید سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہونے کے باوجود ان کا عقد جائز ہے۔ اسی طرح حالتِ احرام میں جماع حرام ہونے کے باوجود نکاح جائز ہو گا اس کا حکم شکار کی طرح نہ ہو گا کیونکہ جس محرم کے ہاتھ میں شکار ہو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے لیکن جس کے ساتھ بیوی ہو اسے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

اگر کہا جائے کہ رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں لیکن اسے خریدنا جائز ہے معلوم ہوا کہ نکاح اور خریدنے کا حکم الگ الگ ہے لہذا نکاح کو خریدنے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارا استدلال صحیح نہیں کیونکہ رضاعی بہن سے نکاح اور محرم کے نکاح میں فرق ہے کیونکہ نکاح کے بعد رضاعت کا ثبوت نکاح کو فسخ کر دیتا ہے لیکن نکاح کی موجودگی میں احرام نکاح کو نہیں توڑتا۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۳ نومبر بروز ہفتہ دوسری جلد کی تلخیص مکمل ہو گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین





# ریاض الصالحین

(عربی - اُردو)

مکمل سیٹ ۴ جلد

تصنیف: شیخ الاسلام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النورمی آمدسنہ

{ ۵۶۳۱ ————— ۵۶۷۶ }  
{ ۱۲۳۳ ————— ۱۲۷۷ } ع

ترجمہ: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ  
(مترجم باب ترجمہ، شمائل ترمذی و تواتر تعارف علمائے اہل سنت)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور



سُستی ہمیشہ (کامل)  
سُستی زیور

تصنیف: حضرت علامہ مفتی خلیل خاں برکاتی قدس سرہ

سُستی زیور  
مجلد

تصنیف: حضرت علامہ الحاج عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی قدس سرہ

تذکرۃ المحدثین

تصنیف: علامہ غلام رسول سعیدی صاحب

قانون شریعت  
مجلد

تصنیف: حضرت مولانا شمس الدین احمد صاحب

سیر رسول ربی

تصنیف: علامہ نور بخش توکلی قدس سرہ

ہمارا اسلام مکمل

تصنیف: حضرت علامہ مفتی خلیل خاں برکاتی قدس سرہ

دیگر مطبوعات کی فہرست کے لیے جوابی لغافہ ارسال فرمائیں

فریدیک سٹال ۳۸، اردو بازار، لاہور فون ۴۳۱۲۱۴۳  
۴۲۲۴۸۹۹



مَدَنی اِن سَبِيلِکَ رَبِّکَ بِالْحِکْمَهِ وَالْمَوْعِظَاتِ اَلْبَارِئَاتِ  
ترجمہ: رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے

# غذیۃ الطاہرین (اردو)

از محبوبِ بھائی حضرت شیخ عید القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق تہزار دہلی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



فریدی بک سٹال ۳۸، اردو بازار لاہور



## مشکوٰۃ شریف مترجم

جلد ۳  
۴۶۰  
روپے

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ  
مترجم: افاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

## طحاوی شریف مترجم

خلاصہ مضامین  
(سیٹ چار جلد پر مشتمل)

حدیث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ  
مترجم: علامہ صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف راضی الضامین  
جلد اول ۱۶۵ روپے جلد دوم ۱۶۵ روپے۔ سوئم جلد زیر کتابت

## شرح صحیح مسلم

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی  
اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے  
جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔  
● یہ شرح قارئین کو دوسری شرح کے  
بے نیاز کر دے گی۔

## سنن نسائی مترجم

جلد ۳

۴۶  
۲۵۰/-  
روپے

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی  
ترجمہ مولانا دوست محمد شاہ مولانا محمد عبد الستار قادری

## سنن ابن ماجہ مترجم

جلد ۲

۴۶  
۳۰۰/-  
روپے

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربیع القزوی  
مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہان پوری

## سنن ابو داؤد شریف مترجم

جلد ۳

۴۶  
۵۵۰/-  
روپے

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بختانی رحمانہ  
مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

● جلد اول ۱۵۶ روپے ○ جلد چہارم ۱۶۵ روپے  
○ جلد دوم ۲۰۰ روپے ○ جلد پنجم ۱۶۵ روپے  
○ جلد سوم ۲۲۵ روپے ○ جلد ششم ۲۲۵ روپے

## جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی

جلد ۲

۴۶  
۳۷۵/-  
روپے

حدیث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمانہ  
مترجم: مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

## بخاری شریف مترجم

جلدیں ۳

۴۶  
۵۴۰ روپے

امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری  
مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

○ دیگر مطبوعات کے فہرست کے لیے جوابیے لٹاف ارسال فرمائیں

فریدی بک سٹال ○ ۳۸- اردو بازار ○ لاہور فون ۳۱۲۱۴۳  
۴۲۲۸۹۹



